

فتاویٰ فیض الرسول

فقیہ ملت حضرت علامہ

مصنف: مفتی جلال الدین احمد امجدی

مہتمم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

WWW.NAFSEISLAM.COM

انجمالی فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱-۱۲	کلام حقین
۱۲-۱۳	تذکرہ شیعہ الاولیاء الہی اوداد فیض الرسول براؤں شریف
۱۳-۱۴	تعارف فقیر ملت مفتی جمال الدین احمد صاحب ابدی صاحب خاؤی فیض الحرم
۱۴-۱۵	تعارف مفکر ملت حضرت علامہ قلام جلالہ در صاحب علوی سجادہ نشین آستانہ برکات شریف
۱۵-۱۶	تفصیلی فہرست مضامین از کتاب الطلاق تاکتب المیراث
۱۶-۱۷	فتاویٰ
۱۷-۱۸	اطلاعات

عرض حال

شہزادہ شجاع الدین صاحب دارالعلوم علیہ السلام
سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول - انارک
دارالعلوم فیض الرسول

دنیا نے سبیت کی مسلم بزرگ شخصیت شعیب الایوبیہ حضرت شیخ المشائخ الشاہ محمد یار علی
علیہ الرحمہ کی مصیبت تحریر کیا اور اہلسنت کی قابل قدر دینی سرگاہ دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول
علیہ الرحمہ میں دنیا کی اس بات کا ایک نمونہ پیش کیا ہے۔ دارالاشاعت نے اس کی تمام کتابوں کا اولین اشاعتی نمونہ
فتاویٰ فیض الرسول (جلد اول) ہے جو کتاب الامان سے لے کر کتاب الرضا تک ایک جزا ہے اور
فتاویٰ فیض الرسول (جلد دوم) کے تقریباً اسی سو صفحات پر محیط ہے۔ عالم اسلام کے دینی و ملی مفکرین
اس کی اشاعت سے مسرت کی لہر دوڑی۔ بین الاقوامی سطح پر عوام و خواص سے اس کی دینی خدمت کی یکساں
تعمیم کی اور مذہب و ایمان امانہ کو سہارا دینے کی جتنی عاشر شاہ اسماعیل ٹولٹی، علامہ ارشد القادری جیلانی
(اسلامک سٹڈی سنٹر)، علامہ ہدایہ القادری (الایوبیہ)، علامہ الحاج احمد صدیقی (دینیہ)، مولانا فروغ القادری (دوربین
سینٹر) اور فقیر مولانا قرآن حسین دوشن مارکیٹ، کسٹمر ڈاکٹر فیض محمد مسعود، علامہ عبدالکیم شرف قادری، علامہ
الحاج محمد منشاہ، پیش تصدی (پاکستان)، قابل ذکر جنی احمد، نورستان کی تو کثر قابل ذکر خاتونوں کے ذریعہ
اور سرگاہوں کے نظارہ داران اقامت کے منتہاں کریم، اسلامک لائرپے تحقیقی کام کرنے والے اسکالر اور مسلم
قانون دانوں نے "فتاویٰ فیض الرسول" کی اشاعت کو وقت کی اہم ضرورت بتلاتے ہوئے دینی
لایچر میں اسے اچھے عقیم، قابل قدر اور قابل فرسوش انسان اور دیندار انسان کی ایک نمونہ انٹیل
مقدم دارالعلوم فیض الرسول کی اہلسنت سے ملائیں یہ امتیاز جس شخص حاصل ہے کہ اس نے
سب سے پہلے اپنے دارالافتاء سے جاری فتاویٰ کو باب باب منظم و مرتب کر کے صرف شائع کیا بلکہ دہر و
روز ناموں کے دروس اور اہل کو اس طرح کے کام کی تحریک کی اور دین و دنیا

فتاویٰ فیض الرسول کی مقبولیت کا پتہ لگانے کے لیے یہی بات کافی ہوگی کہ عبارت میں
اس کی اشاعت کے چھ ماہ کے اندر ہی لاہور پاکستان سے "شعبہ جاحذ" نے اس عظیم کتب کا خوبصورت

ایڈیشن شائع کرویا۔ ارباب ادارہ اپنی اس کاوش کے قبول عام پر مبارکباد رب العزت میں بدیر شکر عرض کرتے ہیں
اعلان کے مطابق الشہر رسول کے فضل و کرم اور بزرگان دین بالخصوص شیخ الاسلام لیڈر
علیہ السلام کی روایت کے سہارے ہم مفتاوی فیض الرسول جلد دوم کی اشاعت کرنے جا رہے ہیں۔ جو
کتاب اطلاق سے لے کر کتاب الفرائض تک تقریباً ایک ہزار مفتاوی کا مجموعہ ہے۔ فقہ ملت حضرت علامہ الحاج
مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی صدر شعبہ افتاء دارالعلوم فیض الرسول کی قلمی خدمات کا شاہکار
ہے جس کی ایک ایک نوک پلک سوار نے سب انھوں نے پنا خون جگر صرف کیا ہے اور انھیں کی بخوانی میں
ترتیب ہو کر عالم اسلام کے دین پسند قارئین کی تذکیا جا رہا ہے کہ جن کا ہم ہی کسی تصنیف کے مستند و معبر
ہونے کی ضمانت ہے۔ پروردگار عالم فتاویٰ فیض الرسول جلد اول کی طرح اسے بھی مقبول اقام
و مفید خاص و عام فرمائے۔

بڑی ناسپاسی ہوئی اگر فتاویٰ کی اشاعت کے سلسلے میں حوصلہ افزائی پر مستزم صوفی شہرہ افتاء صاحب
ساکن چشتیہ ضلع مدھارہ نگر اور نقل فتاویٰ کے سلسلے میں دارالعلوم کے استاذ مولانا قاری خلیق اللہ
صاحب فیضی دارالعلوم کے فاضل مولانا سعید انور چشتی پھولہ شریف ضلع آبادہ اور اشاعتی امور
میں فاضل مولانا سہیل احمد صاحب مولانا سعید دارالعلوم کا شکریہ ادا کیا جاتے جنھوں نے بڑی عرق
ریزی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ اسی طرح ہم محرم مولانا عبدالباق صاحب ضلعانی و فاکٹر غلام محی
انجم صاحب کے ممنون ہیں۔ جنھوں نے اپنے وقیع مقالے اس اشاعت کے لئے ہمیں عزت ملاتے

غلام عبدالقادر علوی

سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم علی دارالعلوم

فیض الرسول راؤں شریف ضلع مدھارہ نگر (پٹی)

ایم جادی لاٹھی ۱۳۱۳ھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء

کلمہ تحسین

مکتبہ تحسین حضرت علامہ ارشد القادری صاحب دینی و مہتمم جامعہ حضرت نظام الدین علیہ السلام دہلی

یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ ہر مستند عالم دین کو کسی خاص فن سے طبعی مناسبت ہوتی ہے اسی نسبت کے نتیجے میں دوسرے فنون کے مقابلے میں اسی فن کے اندر اسے ایک شان امتیاز حاصل ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر محدث العلماء حضرت مولانا فاضل الرحمن بریلوی کو علم نجومیں شیخ العلماء حضرت مولانا علی گاہی کو فن صرف میں اور محسن العلماء حضرت مولانا قاضی محسن الدین صاحب چوڑی کو معقولیات میں جو طبعی امتیاز حاصل تھی وہ اہل علم پر غنی نہیں ہے۔

نئی نسل کے اندر فقیر ملت حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد صاحب اجپری کو فقہ میں جو ایک خاص مہارت و مناسبت اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرما رہا ہے وہ ان کی گرانقدر تہذیبیات، انوار الیوم و انوار اللیلۃ اور فتاویٰ فیض الرسول سے ظاہر ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول جلد اول کی طباعت کے موقع پر حضرت مفتی صاحب نے کئی بار اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اپنی زندگیوں کی طرعاں اس کتاب میں بھی یہ کوئی کلمہ تقدیرم وہ شامل کر دیں لیکن ان کی خواہش کے احترام کے باوجود سخت مصروفیات اور مسلسل سفر کے باعث میں ان کی اس خواہش کی تکمیل نہ کر سکا اب جبکہ فتاویٰ فیض الرسول کی دوسری جلد پریس کو جا رہی ہے پھر انھوں نے اس خواہش کا اعادہ فرمایا ہے۔ اس بار ان کی دہائی ایک اخلاقی تحریر کی طرعاں میرے اوپر ملانے ہو گئی ہے اس لئے ان کی اس گرانقدر تہذیب سے شعلہ ہند سفر میں بہرہ ور کر رہا ہوں۔

مجھے فرصت کا وقت میرا تو میں نے سوچا تھا کہ ان کے فتاویٰ کا گہری نظر سے بلا امتیاز میں مطالعہ کرنا اور پیش آنے والے نئے نئے سوالات و مسائل میں انھوں نے فقہی اصول و جریات کو روشنی میں

جو جوابات صادر فرمائے ہیں ان پر تبصرہ کر کے ان کی نقی بھیرت پر روشنی ڈالیں۔

اسی کے ساتھ میلہ ارادہ بھی تھا کہ ہمارے یہاں مسائل فقہیہ جو تین طبقات میں منقسم ہیں یعنی مسائل اصول، مسائل ظاہر الروایۃ اور وہ مسائل و اصحاب مذہب کی مریدات پر مشتمل ہیں ان پر بھی ایک سیر حاصل بحث سپرد فرم کرنا۔

اسی طرح فقہاء کے وہ سات طبقات جنہیں ہم

① طبقہ المجتہدین فی الشرع

② طبقہ المجتہدین فی المذہب

③ طبقہ المجتہدین فی المسائل

④ طبقہ اصحاب التفریح من المقلدین

⑤ طبقہ اصحاب الإرجاع من المقلدین

⑥ طبقہ المقلدین القادریں علی التمییز

⑦ طبقہ المقلدین غیر القادریں علی مآذکر

کے اصول سے جانتے ہیں اور جب کمال اور اعلیٰ کے ساتھ تفصیل علم ہر صاحب افتادہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ان پر بھی روشنی ڈالنا کہ رہنما اصول کے طور پر نو آموز عقیدان کلام ان سے استفادہ کر سکتے۔ لیکن میری فطری کمزوری کہنے یا میری مذہبی حس کی خدمت کہ جامعیت و عمق کے کسی شعبے میں بجائی میں غلام برداشت نہیں کر سکتا جس ہر یا جس خطے میں بھی میلہ جانا ہو اور وہاں میں نے مذہبی زندگی کا کوئی غلام محسوس کیا تو اچھی تعلیمی یا تفسیری حرکت کی بنیاد رکھ دی اور وہاں کے خیال و شعور کو آزاد براس کے چلانے کی ذمہ داری ڈال کر آگے بڑھ گیا۔ کسی شاعرہ یہ معروضہ جیسے آشفٹہ حال خواتین کے حق میں کتنا برحق ہے، مگر ہر جا کہ رفت و آمد ہو بارگاہ ساخت

الحیل للہ کہ میری مصروفیات کے لئے میری ذات یا میرے قائدان کا کوئی سبب نہ بنی رہا ہے اور نہ ہے۔ میرے سامنے جو مسئلہ ہے وہ صرف جماعت اور ملک کے طول عرض میں پھیلے ہوئے حق و اداروں کا ہے۔ اپنی مصروفیات کے سلسلے میں لگاؤ اور اسفار اور مسلسل نقل و حرکت کے باعث سکون کے ساتھ مجھے دو چار دن بھی نہیں بیٹھنے کا موقع نہیں مل سکا کہ اپنے پیش نظر مسائل و رسوم الحقی سے متعلق ضروری مباحث طبع کر سکتا۔

پھر بھی اپنی ان ساری مصروفیات کے باوجود میں نے موقوفہ کمال گرفتاری فیض الرسول کے ادراک کا

جب بھی جسے میں مطالعہ کی منتی صاحب کے جوایات سے جزئیات فقیر پران کے ذہنی استحضار اور نفا سے
استشہاد کے سلسلے میں ان کی اتنی بصیرت کا بھرپور اندازہ ہوا۔ مولائے قدیران کے علم و فضل میں پیشا
برکتیں عطا کیے اللہ اسلام و سلیم کی اگر تقدیرات کی انہیں مزید توفیق مرحمت فرمائے۔

اپنے کزن حسین کی اتنی سطرین نگاہ سے نہایت محنت کے ساتھ اپنے اس فن کا اظہار کیا اور
کہاں کہ دوں میں اب ان کے کام کی فنی تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے جس کے نتیجے میں ان کے کام
کے لئے اس دور میں صحیح آدمی کا ملاؤ کوئے شیر لائے ہے کم نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ ہمارے دینی علماء اس
کے تحقیق زندگی کے اس اہم ترین شعبے کی طرف اپنی خصوصی توجہ مبذول فرمائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ کچھ
ادبیر اور سے دور کے باوجود انہم شریعت کے سلسلے میں آج بھی ہمارے معاشرے میں فتوؤں کو ایک اہم مقام
حاصل ہے۔

اس کے ساتھ یہ محسوس کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ دور دینی جذبہ و اخلاص کے فقدان کا دور ہے اس لئے
جب تک ان کی فنی صلاحیت کو معاشی آسودگی کے ساتھ جوڑا نہیں جائے گا طلبہ کے اندر اس کی طلب کا
جذبہ شوق پیدا نہیں ہوگا۔ معقول کی پیداوار میں فنی کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے یہاں ان کے اہم
ترین کام کو اس قدر فنی اور فنی بنا دیا گیا ہے اور اسی حیثیت سے اس کا بل خدمت بھی نہیں کیا جاتا ہے۔
حالانکہ وقت کا کام کرنے والوں کو نئے نئے مسائل میں "م دن اور فکر و قیاس کے جن شکل ترین مراحل سے
گزرنا پڑتا ہے اسے ہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس شکل ترین کام سے شگفتہ ہیں اگر فنی روئے میں کی خدمت
کی شایان شان قدم رانی اور عزت افزائی کی جائے تو ہمیں یقین ہے کہ ان دونوں طبقوں کی پیداوار میں
غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا المصطفیٰ وعلی آلہ وصحبہ ورحمہم اجمعین

دعا

ارشاد القادری

رویل ناروس

مدیر ایالاتی اسکول سلطان پور

ہے جہاں اس مرض کے اظہار قدرت خلق زیادہ کرتے ہیں اور یہ سچ بھی ہے کہ ایمان کے ساتھ خدا کے کوال
کی نیت سے جو اطہار یہ قدرت انجام دیتے ہیں وہ آخرت میں بڑے ثواب کے مستحق ہیں اس اعتبار سے جو خدا
طالع کر کے والے روحانی اطہار (طوائف الجنت و صوفیائے کرام) نے بہت مذہب و دست قدرت خلق انجام
دی۔ لہذا یہ لوگ بڑے ثواب کے مستحق ہوں گے ان کی تعلیمی خدمتوں نے کروڑوں قلوب کی دیرانہ دنیا
کو پاک کر دیا ہے شمار مردہ دلوں کو زندہ کر دیا ہے آسمانِ عظیم و قدیس کے تابندہ ستارے ہیں جن کی حسیات دنیا
سے انھوں نے حکمتِ کد سے نمایاں و درخشاں ہو گئے ان لوگوں نے اگر امر اور انقیار سے تعلقات استوار کئے تو
دنیاوی جاہ و عزت حاصل کرنے کے لئے ان سے جو تیس جہاں کر آئیں اللہ داس و دینہ اللہ نفا ہوں گا کرتی
دینے کے لئے ان کو نام اور دعاوی بلیا، انقیار و فرائد و قولہ ہا متوں کے ساتھ ان کا تعلق جس شخص کے
موتی کے لئے متضاد ہے

صوفیائے کرام و علمائے عظام کی رحمتِ اعلیٰ کے کلمۂ اشکایہ کر تہ ہے کہ ہند پاک کے ہزاروں فقیر
دارالکرام اسلام میں داخل ہو گئے یہاں کے اسلامی صوفیوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ یہ لوگ دوسرے
اصلاحات میں شگوبہ اس کی کو اولیائے کرام و علمائے اسلام نے پورا کیا۔ ان حضرات میں بشاخص حضرت
بشیر، سہروردی، نقشبندی، چشتی، قادری، گیلانی، عظیمی، صوفیوں میں عظیمی، ملا علی، شمس الدین، شیخ
خواجہ صوفی شاہ محمد علی صاحب قیلہ دوسرے حضرت کی ذات گرامی بھی نمایاں نظر آتی ہے آپ
نے ہندوستانی کے باوجود عوام کی اصلاحات کی دینی تعلیم کوئی مسجد نہ تھی۔ خانقاہ تعمیر کروائی۔ دارالعلوم
فیض الرسول کی بنیاد ڈالی۔

زبیر سید و مدرس خانقاہ ہے کہ جو بے پروا و قیل و قال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
شیخ الشیخ صوفی شاہ الامام محمد علی صاحب قیلہ و مدرسہ قیلہ کا شمار میں کیا گیا ہے
نفس اور تقویٰ شمار میں ہیں جو کہ میں پرہیزگار کے ساتھ کہ باطن پر فروغ دیا ہے۔ شاہ صاحب نے
نہایت تقویٰ کی سچ و شام بسر کرنے کے لئے اپنی خواہشات نفس کو جس انداز میں قابو میں کر لیا تھا اس کی مثال
اس دنیا میں نہیں ملے گی کہ آپ نے عقل خریف ہو یا عقلِ طریقت اپنے امتیاز تقویٰ کا دامن کہیں کیا متوں
سے نہیں ہانپا ہے آپ نے نفس پر خدا کی عطا فرمودہ طاقتوں سے اس قدر اقتدار حاصل کیا کہ وہ بیکھروائے

لے تمام ہوں علی علیہ السلام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ

سرزد ہوا، ان کو آپ سرزنش فرماتے۔ المسبب فی اللہ والی بعض فی اللہ آپ کا شیوہ تھا۔

آپ کا لباس آپ کی وضع
سید رضیہ خصوص صوفیائے کرام کی چادر و شوشی والی ٹوپی۔

صلیٰ استعمال فرماتے کسی بغیر صلیٰ کے کسی اور کی پکارتا فرماتے۔ چونکہ مخطوط (دعاری دارم) اس خطے
 جبے جسے، سفید باری آپ کمر خوب تھا اور مال علی کا چوڑے دائرہ یا بیضی تشریب کا پچھلا اور مال استعمال
 فرماتے جب کو کم سرا ہو تو آپ اولیٰ بیچہ کی کر نماز کے لئے آتے تھے تشریب فراموش نماز صافہ اندہ کر رہتے
 صافہ عموماً سفید ہی استعمال فرماتے صرف ٹوٹی ہیں کر بغیر صافہ کے فرض نہیں پڑتے نماز کے اس کے کمر امام
 مقرر فرماتے تو آپ کی ہدایت و دیگر کے سبب صافہ اندہ کو نامت کہتے تھے

استقامت و تعصب فی الدین

چکار کی پیکار نے بالا۔ خرواہیل معاصر ملوکانہ خاندان نے فرمایا الاستقامت فی حق الکرمات استقامت کریمت
سے بڑھ کر ہے استقامت و تسلیم بنی اللہ کی صحبت شاہ محمد یار لگی صاحب دینہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بزر
فضائل کا یہی سب سے درخشاں باب ہے۔ یعنی ہرگز نہ دونوں اختلاف و دو بندیت و غیر تقلدیت کے گڑھ
ہیں لیکن مولیٰ حوالہ نے مذہب اہل سنت و جماعت کی حمایت و میانجی و مشورہ شاعت کے لئے اسی خطہ
کے ایک گناہ دیہات میں اس مولیٰ کا گھر کو بیڑا فرمایا جس نے تنہا صرف اپنی روحانیت سے صرف اس
خطے میں منیت کو در ثروت و غفلت کی آگاہی دے کر ہندوستانی میں قائمہ اخست کے دینی مدارس میں
وہ اختلاف میں ہی حضرت شاہ صاحب کی کہیں نہیں خصوصیت ہے کہ اختلاف سے چھوٹ کر کلمہ کلمہ
فرمایا اور میں نے حضرت امیر شاہ اخست کو کلمہ کلمہ میں بھی بقی و دعا و تلمیذ کے اجلاس میں کلمہ
یہ سلسلہ ایک دو دن ہفتہ دو ہفتہ ہینہ دو ہینہ نہ رہا بلکہ برسوں تک رہا۔ اخست سے سخت خطرہ کی کوئی پر
میں ساتھ نہ چھوڑا جس زمانے میں حضرت خیر شاہ اخست بر محمد فرسہ فیض آباد کے وہاں جیل کے خلاف
دار کر کے تھا حضرت شاہ صاحب کو جب اس مقدمے کی اطلاع ملی تو ایک خلیفہ نام خیر شاہ اخست کو خط لکھ کر
آپ کے تسلیم بنی اللہ بننے کے اس سے بڑی شہادت اور کیا دعا کر چکے تھے کہ حضرت

۱۱ میں تیار تو نماز جماعت کو جماعت جب تکیر اولیٰ نہ سمجھتے کسی نماز اشرے ملا دے گی

حضرت شاہ عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان ہم انک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ
حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ کے دستِ بزرگ کی گہری محبت نے آپ کا اثر میں مثال تھا اسی طرح حضرت
کو آپ کا یقین محبت طوائف کو بھی شعیب الاولیاء کے نمونہ گرم سے دینداری کی مثالی دولت گراں بادین سے
ہوتی۔ علامہ بلبر الدین احمد صاحب قبلہ رضوی طیارِ حر کے اعتراف ہے کہ
میں نے حضرت تعالیٰ اراک حضرت کی زندگی مبارکہ کا زمانہ پایا جس سے دین کی
قیمت تکلیفِ محبت کے مدولی ہے

آپ کا تواضع آپ نرم گو، نرم دل، عطر الزام، متواضع منہ تھے فروتنی و تواضع آپ کے اندر
بدلتے کمال تک پہنچتی تھی تھی بھی مجمعِ عام سے غریب تھے کہ

”ہم گدہ جو یہ کارویں ہم نے کہ جس کی آپ لوگ دعاگو ہیں کہ سخت میں نہات مل جائے“
آپ اپنے گھر کے بچوں کو بھی تواضع کی تعلیم دیتے رہے اسی کا اثر ہے کہ آپ کے صاحبزادے مولوی
صوفی محمد حسین قیام محل صاحب باپ جہ عظیم الشان مجددِ سجادِ شیعہ کے عوامی علماء سے
کے وقت معاشرے کے ساتھ ساتھ ان کی دوست بڑی بگڑ گئے اور آپ کے دوسرے صاحبزادے مولوی
غلام عبدالقادر صاحب بھی جہ طوطی محل کی دوست بڑی کرتے ہیں یہاں کے شہزادگان ہیں
یہ تواضع حضرت شیخ الشیخ طیارِ حر کی حسنِ تربیت کا اثر ہے جت

روحانی تصرف شعیب الاولیاء حضرت شاہ صاحب قبلہ طیارِ حر کے مدد مانی تصرف کے واقعات یہ
کرامات بے شمار ہیں جو آپ کے مقرب بارگاہِ خدا مجتہد پر شاہِ مدلل ہیں مگر کسی
بزرگ شخصیت میں کشف و کرامات دیکھنے سے پہلے اس میں اتنا عجز و شریعت استقامت، تعصبِ فنی
الدین کی تلاش از بس مزدوری ہے کہ نہ کہ در حقیقت وہی معیارِ بزرگی ہیں اس معیار پر حضرت شیخ الشیخ
کی ذات والا صفات پوری طرح منطبق تھی اور وفوق کے ساتھ یہ بات بھی پاسکتی ہے کہ آپ کی سادگی و تواضع
غلام میں سے تھے لیکن یہاں تک کشف و کرامات کا تعلق ہے حضرت شاہ صاحب قبلہ طیارِ حر سے اس

سے جمالِ الہی احمدی حق حرمِ ہند میں برپا ہو چکا ہے غلامِ کبراہی نے کلمہ شہادۃ علی اللہ علیہ وسلم پڑھا ہے
سے لامِ جہانِ علیہ السلام، امانتِ حقِ رسول و مہرِ شہادۃ

کی بھی کمی نہیں حضرت علامہ مفتی شمس الدین الحق انجیل دینی صاحب سربراہ شعبہ افتخار الجامعۃ الاسلامیہ مبارکپور
 رقمطراز ہیں کہ "خود میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ گذرا ہوا ہے کہ میں اسے سوائے کرامت و تصرف کے اور کچھ
 نہیں کہہ سکتا۔ اعتبارِ شوال ۱۳۸۵ میں مجھے بعض بے بنیاد خبریں ملیں تو میں نے یہ طے کر لیا کہ میں براؤں کی
 نہیں جاؤں گا اگرچہ تحقیق کے بعد یہ خبریں بالکل غلط ثابت ہوئیں اسی سال حضرت مفتی اعظم ہند قلم
 نے بھی فیض الرسول کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی و دعوت منظور فرمائی تھی جو یکم ذی قعدہ کو ہو کر تھا حضرت
 کے کلمات سے ایسا ترشح ہوا کہ حضرت اس سفر میں کفایت برادری کے لئے بھی کوئے جانا چاہتے ہیں میں نے
 واقعہ عرض کر کے نہایت مصفاً سے عرض کر دیا کہ میں براؤں کی نہیں جاؤں گا حضرت مفتی اعظم ہند
 قبلہ سلطان وقت ہیں انھیں قدام کی کیا کمی براہم محمد ناصر صاحب حضرت کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے
 لیکن جب بات ہوئی کہ میں نے اپنی فطری تنہا مزاجی کی بنا پر یہ کہہ دیا تھا کہ براؤں نہیں جاؤں گا لیکن جب
 وہ وقت قریب آیا تو عجیب اضطراب پیدا ہو گیا اور دل کھینچ دھماکوں سے ہوتی بات کا تقاضا اور اپنی ہی
 ہوتی بات کا پاس کا پاس میں براؤں جانا بے غیرتی سمجھا تھا لہذا ایک دفعہ منہ سے نکل گیا کہ میں تو نہ جاؤں گا
 شاہ صاحب! صاحب! تصرف میں تو غور فرمائیں۔ حضرت کی روانگی ۱۹ شوال کی شب میں نکشتو ایک کسپر میں
 سے تھی جو تین بجے صبح بریلے سے چھوٹا تھا۔ ناصر میاں تیار ہو گئے مسلمان لے کر عثمان کے وقت ہی آگئے اور
 اب میرے جانے کا کوئی سوال ہی نہیں رہا۔ دو بجے روانگی کے وقت رکشہ آیا مسلمان زیادہ تھا اس لئے دو
 رکشے آئے ایک میں مسلمان کے ساتھ ناصر میاں بیٹھ گئے دوسرے میں تھا حضرت مفتی اعظم بیٹھے میرا اسٹیشن
 بھی جانے کا ارادہ نہیں تھا لیکن حضرت کو رکشے میں تنہا اسٹیشن جانا مجھے مناسب معلوم نہ ہوا میں حضرت کے
 ہمراہ رکشے میں بیٹھ گیا اس نیت سے کہ گاڑی میں بیٹھا کر میں واپس چلا آؤں گا ناصر میاں اچھے خاصے حدیث
 تھے جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو وہ کمر بکڑے ہوئے تھے چہ چہ میں انہیں معلوم ہوا کہ در و گردہ ہو رہا ہے اب کیا
 کیا جائے وقت اب اتنا نہیں کہ کسی اور کو ساتھ کیا جائے مجھے خیال آیا کہ یہ اتفاقاً بات نہیں بلکہ مجھے بلانے
 کا بہانہ ہے میں باوجود سروسامانی کے نہ بشر ہمراہ ہے اور نہ سوائے بدن کے اور کچھ ہے جس میں حضرت
 کے ہمراہ براؤں شریف آگیا۔ ناصر میاں اسٹیشن ہی پر ایک صاحب کے حوالے کر دیئے گئے کہ وہ انھیں صبح
 جب آرام سے رکھیں صبح کو گھر پہنچا دیں صبح ہوتے ہوئے ناصر میاں کا در و گردہ ہو گیا۔
 بتائیے اسے میں سوائے کرامت کے اور کیا کہوں میرے محب وخلص جناب مولانا مفتی قاضی

عبدالرحیم صاحب کی گھڑا تے ہوتے ساتھ چوتھے تھے۔ وہ ان سب باتوں کے چشم دید گواہ ہیں ان باتوں
 کی بنا پر میں نے جیسا کہ مسکا جوں کہ حضرت شاہ صاحب کی ذات اس زمانے میں کبریت العربیہ کی بنا پر تھی
 تھی آپ بلاشبہ مستادِ شاہِ دہلیت پر اسلافِ کرام کے کچھ ہاشمیں تھے یہ
 شیخ الشیخ کا عظیم علمی کارنامہ دارالعلوم فیض الرسول کا قیام
 کو چری و بیسی تھی مدارس اسلامیہ کی

ضرورت و اہمیت پر کافی زور دیتے ہوئے فرماتے۔
 یہ تعلیمی ادارے قائم کرنا بڑے قلب کا کام ہے اول اس نے کہ شریعت کے ضمیمہ طریقت میں
 حاصل ہو سکتی۔ دوسرے اس نے کہ تیرا سرور علیہ صوفی خاندان سے اہلِ ادب و وظائف ہی
 کے لئے انوارِ امین نظر آئے کہ وہ عبادت و اعمال کے ساتھ ہی تعلیمات کی اشاعت
 کے لئے ہی تھے جسے تیرا مذہب سے اہلِ ادب و وظائف سے آدمی خود تو سنبھل سکتا ہے لیکن
 دوسروں کو سنبھالنے کے لئے علم دین کی ضرورت ہے یہ

اس ضرورت کے تحت آپ نے اپنی ننگناہ میں دارالعلوم فیض الرسول کی بنیاد رکھی اور اپنی حیات میں جس
 اسے پہلے چاہئے کی کامیاب ہدایت کی تھی۔ شیخ الاسلام علامہ غلام جیلانی

علیہ الرحمۃ نے ایک بار عرض کیا کہ میں دارالعلوم کا افتتاح آپ نے کیا اس کا نام دارالعلوم فیض الرسول
 رکھا اس کا نام دارالعلوم یا رسولیہ لکھا جائے تو کیا حرج تھا وہ اس پر گاہ نے ہر شاہ و فرما کہ

”ہر ایک دیندار جس کا یہ دینی ادارہ ہے وہ حقیقت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیض
 ہی فیض ہے اس کا نام دارالعلوم فیض الرسول ہونا ہی مناسب ہے کام یا سنی جو با
 اپنے نام و نمود کو دخل دینے سے انکسار پائی نہیں دیتا اس سے محبت و ہمدردی شہرت و ہمدردی
 ہوتی ہے محبت و نمود پسند کی کتابوں پر کتابے کہ وہ خود اور دعوت کا تسلسلہ جو با سب سے یاد آتا
 دہلا جائیں تو افسوس نکتہ ہے یہ۔“

اور اسی جذبہ انکسار کی تاثیر تھی کہ جب شہزادہ سرکارِ اعلیٰ حضرت حضورِ مہدی انکم مہدی علیہ السلام و الرحمۃ

سے خیرین انوارِ مہدی شفیق صدرِ اہلِ شریعت رسولِ بخاری فرمایا۔ تھے شہادتِ عالیٰ تھوڑی دیر اور انہماقِ عالی
 دلی سحرِ شہادہ سے حکمِ روحانی شیخ الاسلام علامہ غلام جیلانی فیض الرسول و رحمۃ اللہ علیہ

برائوں شریف تشریف لائے تو واپس ہو کر بریلی شریف سے اپنا درج ذیل تاثر لکھی مکتوب حضرت شیخ الشانچ کے نام ارسال فرمایا۔

”عجب منت تھیں ملتق مذہب اہلسنت مسلک امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ جناب شاہ محمد یار اہل صاحب دہم بالمواہب و حضرت مدائین اساطین دین و مجمع اراکین خدام کسب و طلباء علوم شریعت مسلمہ ربیعہ و صانعہ عین الشرح و الفتحة - و ھدیکم السلام شرف الاسلام علیکم رحمۃ اللہ و بركاتہ۔“

طالب غیر محکمہ تعالیٰ مع الغیر _____ حضرت شاہ صاحب کی کرم فرمائیاں ان کے صاحبزادہ جنماتھال کی عذرتوں اور مدائین دارا کین و طلباء و خدام دارالرفیع للرسول کی محبتوں کی یاد کو دل کی گہرائیوں میں لے ہوئے و طبع پستی فیض الرسول کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ واقعی یہ فیض الرسول ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم) مولائے کرم عز و جل اسے لفظ افزائی و ترقیائے سطحیہ اور اس کے فیض کو عام تر فرماتے دل بہت مسرور و خواجہ تعلیم اچھا تربیت یافتہ سنیت کی تبلیغ و فتویٰ کی اشاعت، سنت کی ترمیم کا جذبہ جو فیض الرسول میں پلایا کہیں نہ پایا۔ اس فقیر نے یہ توفیق کا حصول و اکرام نہایت اعلیٰ حضرت کے سبب فرمایا جو اس کی ہمیشہ سے کہیں زیادہ تھا اور پھر یہ کہ بعض نے فرمایا کہ کچھ خدمت نہ کر کے طلبہ سے جو جہلے کر دیا گیا جاتا ہے بعد فراغ وہ ہمدرد میں نکلا جاتا ہے جو طالب علم پڑھ کر اپنی جگہ کو سنا کر اس پر گواہ کر لیتا ہے یہ کسی بے مثال چیز ہے جو اور کسی عداوت تو اندر خود کر کسی ضروری امر کی طرف توجہ نہ کر سکا اس سے فقیر بہت زیادہ متاثر ہوا بلکہ جگہ جگہ اس کا فقیر نے ذکر کیا شاہ صاحب اور مدائین کو ہر جگہ دعا کے ساتھ یاد کیا علیہ والسلام

فقیر مصطفیٰ رضا خاں قادری لکھنؤ ۱۳۸۵ھ
آپ کے دارالعلوم فیض الرسول کی بنیاد رکھی اور اس کی تعمیر و ترقی پر پوری توجہ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی سی مدت میں یہ ادارہ اہلسنت کا مرکزی ادارہ بن گیا آج اس دارالعلوم میں اہلسنت کے وہ ممتاز علماء خدمت درس پر مامور ہیں جو طرم و فضل و عزم و تقویٰ و تعصب فی الدین میں متوازن حیثیت کے ایک

لے مصطفیٰ رضا خاں قادری لکھنؤ حضرت مکتوب نام شیخ الشانچ ابنا فیض الرسول اکت ۱۳۸۵ھ

یہاں کہ وہ جسے دال کے اندر داخل ہو جائے گا اس کی ایک خاص دال ہے جس میں وہ داخل ہوگا اور اس کی حیات ظاہری میں آپ کی توجہ کامل سے لہذا آپ کی دوائی تصرفات سے جب کہ ان عظیم احوال میں ایک بین کی تعلیم و تربیت مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ بلکہ طلبہ کی پرورش و پرداخت اور دنیاوی کی ضیافت میں بعض الرسولؐ کو اس خصوص میں بھی درجہ امتیاز حاصل ہے۔ مجھے (مولانا ذکریا خان) نے اس شہرہ رسائی کی طرف اطمینان دیا ہے کہ وہاں واقعہ موجود کرتے ہیں) اپنے طالب علم کی ایک واقعہ جیسا کہ وہ اپنے تیسرا دوا العلوم اشرفیہ مبارکہ میں متوسطات کا طالب علم تھا وہاں شریعت کی تعطیل کا انداز میں ایک طالب علم کسی ضرورت سے ہمارا روبرو کرتے اور اس میں قیام کیا ایسا ہی اسی اہل تہجد و تہذیب سے پہلے کے لوگوں کے لیے کی سلاطین والا حصہ ہے کہ وہاں طالب علم کی نظر پرانی اور تہذیبی کو شرعی مسئلے سے آگاہ کرنے کے لیے کہا کہ ان میں تہجد و تہذیب کو اختیار کیا ہے۔ اور اس تہجد و تہذیب کے ساتھ میں اس مسئلے کو پوری کوشش کے بعد خاص تہذیبی نقطہ نظر سے دیکھا تھا اور حاصل وی تھا جو وہاں طالب علم کے بعد وہ کام تھا لیکن اس طرح حاصل کے جزئیات کی واقفیت کسی طالب علم کے اعلیٰ دنیا کو گناہ کو کرتا تھا یہاں اس درجہ کے طالب علم جس میں فیض ہزاروں کے ہم سے ہر کردہ جانتا ہے۔

[illegible]

۱۔ حضرت ابو اسریٰ بن مرقہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم لوگ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان میں سے جو شخص نے تم کو دیکھا ہے اس سے کہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔

اہل سنت کی یہ امتیازی شان رکھنے والی درسگاہ دینی خدمات کی ایک طویل دستاویز ہے۔ یہ سچ کہ اس کامل وقوع بعض معمولی دشواریوں اور پیچیدگیوں کا حامل ہے مگر اس سے بڑا سچ یہ ہے کہ شہر کی گھما گھمی اور نیرنگی تعلیم و تربیت میں سخت حائل بن جاتی ہے جو قیام مدارس کا اولین مقصد ہے۔ آپ نے اس خطہ دنیا فسادہ کو سامنے ہندوستان کا سرچھو دیکر بنایا اور اس طرح علماء کو خالقانہ سے اور عوام کو مدارس سے قریب ہونے اور فینیا بپ ہونے کا موقع فراہم کیا۔

شعیب الاولیاء شیخ المشائخ نے اپنی پوری زندگی خدمت دین اعلیٰ کے ساتھ اور روحانی فرائض کی بجا آوری میں بسر کرتے ہوئے ۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۶۷ء کا دن گذار کر شب

میں ایک بچکر ۵۸ منٹ پر نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد ایک بچکر چھ منٹ پر باگ حق تعالیٰ سے وصال فرمایا۔ اللہ واثقہ رحمہ جودہ۔ برائوں شریف میں آپ کا مزار ایک سرچھو خانقہ اور منیع فیوض و برکات ہے۔ اور ہر سال ۲۲ محرم کو آپ کا کرمی نہایت اعلیٰ پرانے پر آپ کے فرزند اعلیٰ ہاشم ہاشم حضرت علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام صاحب قلم سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و آلہ وسلم اعلیٰ والا علم کی گواہی و انتظام میں ملنا جاتا ہے جس میں ملک و دیون ملک کے خواجہ و خواجہ عقیدت مند شریک ہو کر اپنے راجہ کو علاج عقیدت میں لے کر اسے اسی موقع پر آپ کی تعلیم یادگار والا علوم فیض الرسول کے نام پر اہل اس میں فارغ التحصیل علماء و کرام و خلائق کرم دستار بندی بھی ادا کی جاتی ہے۔

آپ کی اولاد آپ کی نذر اولیٰ سے چار صاحبزادے (۱) صاحبزادہ مولوی محمد تقی صاحب رحم (۲) میر طریقت سوانا صوفی شاہ محمد و صدیق احمد صاحب طیار الرحمہ سابق سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول (۳) مولوی علی حسین مرحوم (۴) صاحبزادہ مولوی خالق صاحب مرحوم سابق منیر دارالعلوم فیض الرسول اور دو صاحبزادیاں۔ اور دو صاحبزادے (۱) میر طریقت حضرت علامہ غلام عبدالقادر علی صاحب قلم سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و آلہ وسلم اعلیٰ والا علوم مذکور (۲) صاحبزادہ ڈاکٹر غلام عبدالقادر صاحب لیڈر ایم ایس علیگ (۳) صاحبزادہ غلام عبدالقادر صاحب ایل، ایل، ایم، ایگ اور دو صاحبزادیاں۔

نورانی خواب اور قطب مدنیہ کی تعبیر

مولانا محمد نعیم غفری ناٹک شیخ احمد رشت والا علوم محمدیہ بی بی جو شہ ۱۳۸۶ھ میں اپنے سفر حج فیضات پہنچے بیان کرتے

الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی من سبقتہ من الرسل و علی آلہ و صحبہ

ہوئے وقت آپ نے حضرت شاہ صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس طرح ارشاد فرمایا کہ
 "میاں نثار تو نماز جماعت تو جماعت اسب تک پھر اولیٰ نہ چھوٹے اور بھی نماز اترتالی سے
 ڈوے گی۔"

حضرت شاہ عبداللطیف صاحب قہار طبرک کی زبان ملک سے ادا ہونے والے یہ ہیں
 بلکہ حضرت شاہ محول یا رعلی صاحب قبلہ قدس سرہ کے لئے پھر کی کیر بن گئے اس واقعہ کو پیش نظر
 رکھ کر لکھتے تھے لیکن منو حضور صحت کی سخت بیماری کی حالت میں بھی سخت طبیعت کے تاسما نہ کھانا
 اپنا نہنگ کا ام معمول بنائے ہوئے تھے نثار تو نماز جماعت تو جماعت بھی پھر اولیٰ کی آپ سخت تہجد رکھتے
 ہر بات دل سے نکلتی ہے شکر رکھتی ہے
 پر عین طاقت پر داز فکر رکھتی ہے

(۶) سلسلہ نقشبندیہ سہروردی میں آپ کی صحبت شاہ عبدالشکور صاحب قہار جو نوسی طبرک
 البرز والہ فرماواں سے بھی خلافت و ہدایت حاصل کی صحبت شاہ عبدالغفار صاحب قبلہ طبرک نے اپنے
 کے صاحب کشف و کرامت و صاحب عرفیہ بن گئے تھے جو نوسی شریف اتر پوریش کے مشہور شہر الکاؤ
 کے قریب ایک مشہور صاحب قبلہ

حضرت غلام شاکر نے مرقیہ حمیری غرض طیب حضرت کو اپنی ہدایت و خلافت
 آپ کے خلفاء سے سوزا فرمایا میں کے سارے علم و تہذیب کے ساتھ خدمت قبول فرما۔

(۷) یہ طریقہ تہجد و عبادت حضرت صفی شاہ صاحب مدنی اکلانہ صاحب طبرک کے (دست)
 سہادہ نصیب ناکا ایضاً الرسول و آلہ علیہ السلام

آپ کی خصوصیت حضرت نصیب اللہ علیہ السلام کی بیعت کی خصوصیات کے معرجمی آپ کی جماعت و ریاضت تھی
 و طہارت و تسبیح فی اللہ یہ وہ آیتیں ہیں جو میں حضرت شاہ صاحب قبلہ کی جنگ مٹی تھی آپ نے ان تمام
 روایات کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جو حضرت طبرک کے اطلاق و کردار کے لئے قرآن و احادیث میں سلسلہ
 قادیان چشتیہ یا طبرک کی توسیع میں آپ کا خیال کر رکھا ہے آپ کی جماعت و ریاضت و تسبیح فی اللہ میں کو

لے جلال الدین احمد علی مقلعہ دارالعلوم دیوبند دیوبند

جلال الدین احمد علی مقلعہ دارالعلوم دیوبند دیوبند

دیکھ کر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صاحب و حضرت علامہ الحاج الشافعی مصطفیٰ رضا
خال صاحب مفتی اعظم ہند جہاں اللہ تعالیٰ علیہ نے خلافت و اجازت مرحمت فرمائی آپ یار ملوی حضرت ابو عامر سلمانی
الہسن کے اہل میں حضرت خلیفہ صاحب قبلہ کے لقب سے معروف و مشہور ہیں۔ آپ نے طویل عمارت کے
بعد ۱۸ ربیع المرجب ۱۴۱۵ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۹۷ء جمعد کا دن گذار کر شب میں تقریباً ہر نیچے داعی اجل
کو لبیک کہا اور ملکِ حق تعالیٰ سے وصال فرمایا۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ دارالعلوم اور اس
کے متعلق اداروں اور زمین و تسولین کے لئے یہ حادثہ قیامت سے کم نہ تھا کیونکہ دارالعلوم کا وہ عظیم محسن اس
سے رخصت ہو گیا جس نے اپنی پوری زندگی ادارہ کی ترقی و فروغ کے لئے مسلسل جدوجہد کے ساتھ وقف
کر رکھی تھی۔ حضرت خلیفہ صاحب کے انتقال کے بعد صاحبزادہ اکبر و خلیفہ دہماز مولانا غلام
عبدالقادر صاحب شفی نائب اہم دارالعلوم آپ کے جانشین ہیں۔

(۲) پیر طریقت حضرت پیر علی الدین صاحب جملہ بدایہ۔ آپ حضرت شعیب الاولیاء کے مرشد
بیعت حضرت شاہ محبوب علی صاحب قبلہ طراز کے چھوٹے صاحبزادے ہیں اس خصوصیت کی بناء
پر حضرت شعیب الاولیاء کی خصوصی توجہ ان پر رہی چنانچہ موصوف برائوں شریف میں شعیب الاولیاء کے
زیر تربیت رہ کر ظاہری و باطنی علوم و محارف سے بہرہ مند ہوئے اور حضرت شعیب الاولیاء نے ان کو
خلافت و اجازت مرحمت فرما کر ان کو ان کے محبوبی و ملوی فیوض و برکات کے طفیل ایسے نکھرے کہ تقویٰ و
طہارت خراج کی سادگی کی عظمت میں گئے۔ تقدس آپ کے پیر سے تشریح ہوتا رہتا ہے علوم سے دور
اور ایک طرح کی بروقت حرکت فنی کے باوجود خاص کے ایک کثیر طبقہ کے مرجع عقیدت ہیں اور علوم و فرائض
میں یکساں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں مولیٰ تعالیٰ آپ کے سایہ عاطفت کو واسطہ کان سلسلہ
پر مدد فرمائے (آمین)

(۳) پیر طریقت قائد الہسن حضرت علامہ غلام علی بہار قادری صاحب خلیع علوی سجادہ نشین

خانقاہ نعیمیہ الرسول و آلہ علی دارالعلوم

حضور شعیب الاولیاء نے انہیں اپنے دور اخیر میں اجازت و خلافت کی گراں بہا نعمت و اعزاز سے نوازا ہے

۱۔ حنفیہ امام احمد رضا رسول ستیہ رکتورہ ۱۴۱۵ھ ردود دارالعلوم نعیمیہ الرسول فردی سلاطین
۲۔ حنفیہ امام احمد رضا رسول ستیہ رکتورہ ۱۴۱۵ھ ردود دارالعلوم نعیمیہ الرسول ستیہ رکتورہ ۱۴۱۵ھ

یہ ہے کہ مولف پر حضرت علیہ السلام کی خصوصی شفقت و رحمت و کرمیت کا فیض معمولی انداز جہاں دیگر مستحقین کے لئے ہوتی حیثیت تھا وہیں دیگر صاحبزادگان کے لئے باوجود شک کی تھا حصول کی اس فیض معمولی شفقت و کرمیت پر مستحقین کے قہر کو دور کرنے کے لئے ایک بہ صورت نے سرمدیوں مقتدین کے بیچ یہ ہدیہ عطا کیا کہ ان کی آغوش شفقت میں سے کسی نہ کہتے ہوئے غلام کہ

”مجھے اپنے اس بچے پر غم ہے اور وہی ظلمت کے واسطے میں پوری اس سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔“

[illegible]

سلسلہ مذکورہ میں مسلمانوں کو یہ بت کر کے دین اسلام کی اشاعت کرتا ہے۔ مقررے مسلمانوں کی دینی فی مفاد کے پیش نظر خانقاہ فیض الرسول تعمیر کرایا جس میں مکتبہ مسجد دارالعلوم نیز خود مقرر کا رہائشی مکان ہے۔ چوں کہ مقرب متعین العزیز ہو چکا ہے اور ہمیں معلوم کہ پیمانہ عہدہ جو ہوا ہے اس لئے مقررہ حالت درنگ ہوئی و حواس چند مزدوری باقی سپرد قلم کرتا ہے تاکہ آئندہ مقرر کی عدم موجودگی میں کسی قسم کو کوئی رخنہ پیدا نہ ہو سکے۔ مقرر کی روز بروز اولیٰ سے چلا کر کے مستیان محمد یعقوب و محمد صدیق و علی حسین و فاروق اور زبیر ثانی سے دولہ کے مستیان (غلام عبدالقادر سیف اللہ ثانی اور غلام عبدالقادر سیف اللہ ثالث) میں چلے مقرر نے اپنی ہاتھ لگا کر کہ اور حقوق اپنی اولادوں کو تقسیم کر کے لئے مذکورہ بالا لوگوں کو دو قطعہ مکان سفالہ پوش و لگی ری واقع بر اولیٰ انکار و اسٹو اپ پیچھے دیکر مذکورہ اور زبیر ثانی سے دو ٹوں لوگوں کو ایک قطعہ مکان جماعہ فیض الرسول کی مسجد کے شمالی جانب ملحق خانقاہ فیض الرسول واقع ہے دے دیا ہے۔ سب دہا خانقاہ فیض الرسول کا مسئلہ تو اس کے بارے میں قوانین درج ذیل کے ہوتے ہیں۔

۱۔ چوں کہ خانقاہ فیض الرسول جام مسلمانوں کی فلاح و بہبودی سے متعلق ہے اور مقرر نے اس کو مسلمانان اہلسنت جم غفیرہ امام احمد ریلوی و عمرہ الشریعہ کی ملکیت فی ہیل اللہ قرار دے دیا ہے لہذا خانقاہ فیض الرسول کی جائداد کسی شخص یا عاقل کی ملکیت پر گزر قرار نہ پائے گی۔

۲۔ خانقاہ مذکورہ کی سجادہ نشین کا اہل وہ شخص ہو گا جو امام احمد رضا ریلوی امام عقیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ مستند عالم باطل ادا انتظامی امور میں بیدار مغز اور ہوشیار ہو۔ ہندی عالم نہ ہونے کی ضرورت نہیں باقی اوصاف کا حامل ہونے کے کہ مذکورہ انتہائی ہے کہ وہ عقائد حقہ اہلسنت سے آگاہ و جاہل کتابوں کی مجلس سے حسب ضرورت دینی مسائل کو بتا سکے۔

۳۔ سجادہ نشین کے انتخاب کا طریقہ یہ ہو گا کہ پہلے مسئلہ انتخاب کی تاریخ کا مہینہ مریض مسئلہ اور تمام مسلمانوں میں اعلان کیا جائے پھر اس تاریخ میں آتی ہوئی جماعت سلین ایسے چالیس آدمیوں سے ایک وفد تیار کرے جو اہلسنت کے علماء صلحاء و متبعین شریف جم غفیرہ امام احمد رضا پر مشتمل ہو یہی وفد حرام کے جذبات کا لفظ کہنے ہوئے اپنی متفقہ رائے سے سجادہ نشین کا انتخاب کرے۔ وفد

لے جس وقت یہ رجسٹر ہو گا تاہم کی پیش نہ ہونی تھی راج

خود کے دہقان استلاف داتے کی صورت میں نہ شخص سہادہ نشینی مقصود ہوگا جس کے حق میں کشتہ دہان نہ ہو۔
۳۔ اگر میری نسل میں کوئی ایسا شخص موجود ہو جو وہ مذکورہ کے نزدیک دفعہ ۲ کے مطابق اور اپنی
سہادی کا حامل ہے تو وہ مذکورہ کی کو سہادہ نشینی مقرب کرے۔ اور اگر متعدد اشخاص ہوں تو وہ مذکورہ اتفاقاً
یا کوئی داتے سے جس کا انتخاب کر دے وہ سہادہ نشینی مقرب ہوگا۔ پھر اگر میری نسل میں اور ایسی سہادی کوئی
شخص حامل نہ ہو تو وہ مذکورہ میرے مریدوں میں کسی کو منتخب کرے۔ پھر ان میں سے کسی کوئی حامل نہ ہو تو وہ سہادہ
میں کسی کا انتخاب کرے۔ سہادی کی نامزدگی کے وقت دفعہ ۱ کی پابندی ہر حال لازم ہے۔
۴۔ اگر سہادہ نشین اپنا ولی عہد مقرر کرے تو وہ سہادہ دفعہ ۱ کی شرائط کی پابندی لازمی ہوگی۔
۵۔ سہادہ کے جائزہ میں طبعی یا رنگوبہ میں وہی سہادہ نشین ہیست کہ رکنا ہے جو میری جانب سے
بالابت یا بالواسطہ اجازت و خلافت چکا ہو۔

۶۔ دارالعلوم نعیمیہ فیض الرسول کی خطاست علیہ کے فراموش کی تمام دی اور اس کا اختتام و انصراف
۷۔ سہادہ نشین اگر کسی کے ساتھ نشین ہیں تو ان کا تعلق اولیٰ شریف و صاحب شریف اور شریف الہی میں
تقریرات ہیں کہ خانقاہ مذکورہ میں رہنے سے تا کہ ان کے ساتھ سہادہ نشین کے لئے لازم و ضروری ہے۔
۸۔ مقرر فی الحال اپنے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سہادہ نشین مقرب کرنا ہے یا ان کے ساتھ
سہادی کا فقرہ دفعہ ۱ کے مطابق ہی پڑھنا ہے گا۔

۹۔ خانقاہ فیض الرسول و دارالعلوم نعیمیہ فیض الرسول کے داخل و خارج بیجا ملت کی نگرانی کے لئے مقرر
قریب حضرات مستحقان جو دھرم دوست محمد ساکن و خاندان کی جگہ پر مولانا غلام عبدالقادر نعیمی نائب
دارالعلوم مذکورہ کہیں ہیں) و مولانا محمد الہی احمد صمد اللہ سین دارالعلوم مذکورہ نائب ان کی جگہ پر مولانا غلام
صاحب طلوی صمد اللہ سین دارالعلوم و دارالعلوم سکیز و حوراجی گجرات) مولانا محمد صلیف صاحب دوسری
خاندان احمد (نائب ان کی وفات کے بعد ان کی جگہ پر مولانا غلام عبدالقادر طلوی اتر فیض الرسول رکھیں
ہیں) و مولوی محمد اسحاق ساکنان مولوی و مولوی محمد و سٹ ساکنان پانچہ و ابو شیخ احمد صاحب ساکن
حالم پشتمل ایک کیٹی رہتا ہے اور اس کا نام مجلس حاضر کہتا ہے۔ خلیفہ حاضر نے بتی احمد کے لئے مجلس حاضر کا
مشورہ لازم عمل ہے گا اور اس کی طرح ان کے بعد پھر سہادہ نشینان کے لئے بھی۔

۱۰۔ میرے مقرر کردہ سہادہ نشین یا آئندہ سہادہ نشین میں اگر سہادہ نشین کوئی مذہبی خراب پیدا ہو جائے یا

اس کے کسی حرکت سے متصادفانہاد کو نہیں پہنچے تو اس سجادہ نشین کو مجلس عاملہ معزول کر کے خائفانہ
کا اختتام اپنے ہاتھ میں لے کر دفعہ ثانی کے مطابق کسی سجادہ نشین کا تقرر کر دے۔

۱۱۔ مجلس عاملہ میں سے اگر کوئی شخص استعفیٰ دیدے یا انتقال کر جائے تو انکیش صاحب بصیرت و دیوار شرفی
صحیح العقیدہ مسلمانوں کے انتخاب سے وہ جگہ پر کی جائے۔

۱۲۔ اگر کان مجلس عاملہ کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کرام عقیدہ ہونا ضروری ہے ورنہ وہ منصب کفایت
سے قائم ہے اور اس کی جگہ دفعہ ثانی کے مطابق پر کی جائے۔

۱۳۔ مریضین معتقلین اور عام مسلمانان اہلسنت اس نظام کو شل خلافت راشدہ قائم رکھیں اور ہر
سجادہ نشین کو پھر یہ نشین ہو کر صواب کرام و عنوان اشد تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ہو گا۔

نوٹ۔ اس کے بعد دستاویز کے شروع میں مذکور مکاتبات و باتنامہ کی تفصیل اور چوبی و غیر چوبی ہے

و سید محمد یار علی بقلم خود

گواہ محمد یوسف بقلم خود

گواہ محمد اسحاق بقلم خود

تاریخ ۱۱-۵-۱۳۸۵

الحمد لله الذي جعلنا من عباده
الذين لا يملكون

تعارف

فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد اجدری صاحب فتاویٰ فیض الرسول

استاذ گرامی فقیر ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ اجدری مدظلہ
شعبہ افتخار کی تھیں اور فقہی بصیرت کی حامل شخصیت ادارہ فیض الرسول کے اسس گوہر نایاب کی
جیتیت رکھتی ہے جس کی تابانی سے دور دور تک لوگ مستفیع ہو رہے ہیں ان کی شخصیت جو غیر
میں اپنی مذہبی خدمت اور دینی و فکری خدمات کے لئے معروف صاحب طرز فکر حضرت
مولانا محمد الیون صاحب لکھنؤ کے رکن الجمعہ الاسلامیہ مہارکھنؤ کے ارباب دلائل اشاعت
فیض الرسول کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے مطبوعات افتخار خیر فرما کر مفتی صاحب قبلہ کا تعارف
کرتے ہوئے ان کی علمی و فکری خدمات کا بالائے کمال ذکر ہے اور ان کا سبب کو مشعل کی ہے۔ جسے ہم
فتاویٰ صاحب کے شکوہ کے ساتھ مسلسل اشاعت کر رہے ہیں۔

۲۰۲۰

فقیر ملت محمد اہلسنت حضرت مولانا محمد حافظ مفتی جلال الدین احمد اجدری دامت برکاتہم مفتی
واستاذ دارالعلوم فیض الرسول راولپنڈی شریف کی ذات بابرکات، معاصرین اہلسنت ہیں اس لحاظ سے
گرامی مطرود و فخر ہے کہ آپ بیک وقت ایک عظیم عالم، محقق، مفتی، مایہ ناز مدرس، خوش بیان مقرر اور
شائدار مصنف ہیں، اتنی ساری خوبیاں کسی ایک انسان میں شاذ و نادر ہی ملتی ہیں۔

فتاویٰ فیض الرسول کے مصنف حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد اجدری مدظلہ العالی اپنے ذی علم
تکلفہ اور گرانقدر مصلحتی و علمی تصانیف کے ذریعہ ہندوپاک ہی نہیں دیگر بیرون ملک میں بھی مستحق
و معروف ہو چکے ہیں تاہم آپ کی سب سے عظیم فکری خدمت فتاویٰ فیض الرسول مدظلہ کی شکل میں منظر عام پر
جلوہ کر رہی تو جسے اہل علم کی خواہش جو کہ اس کے مصنف مدظلہ العالی کا تعارف اس میں شامل ہے تاہم

تھانبار میں شہزادہ شعیب الاولاد حضرت علامہ غلام محمد القادر ملوی بہتم دارالعلوم فیض الرسول اور بعض دوسرے اصحاب کی درخواست پر اس یحیٰی قادی کے حصہ دوم میں ناچیز حضرت فقیر ملت کی حیات و خدمات کا ایک مختصر سلسلہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جن میں خاص طور سے علمی و اصلاحی اور فنی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

اسانذہ و تلامذہ اور دیگر حالات زندگی کے تفصیلی ذکر سے قصداً صرف نظر کیا جا رہا ہے کہ میں یہ تذکرہ کافی طویل نہ ہو جائے تاہم مختصر تاہم ہی گوشوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)
ذیل میں سب سے پہلے عام حالات مختصر ملاحظہ کریں پھر فتویٰ فیض الرسول و دیگر نقلی خدمات کا بیان ہو گا۔

پیدائش و نسب

۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء کی کسی تاریخ کو اوجھانچ ضلع بستی پونی (حند) میں فقیر ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد اچھری مدظلہ العالی کی پیدائش ہوئی۔ مختصر نسب نامہ یہ ہے۔
جلال الدین احمد بن ہال احمد بن محمد بن غلام رسول بن ضیاء الدین بن محمد سالک بن محمد قاسم بن محمد القادر بن مراد علی۔ آپ کے مورث اسطے جناب مراد علی صاحب پہلے راجپوت گھرانے کے ایک فرد تھے۔ اور نام مراد سنگھ تھا۔ بعد میں آپ اسلامی افوار سے اپنے بچنے کو جنگا کر مراد علی ہو گئے۔
جلال الدین احمد بن ضیاء الدین احمد کے رہنے والے تھے۔ بعد ایمان و شریعت اسلام کی ستم بانیوں سے تنگ آ کر شہر پونی ضلع فیض آباد میں سکونت اختیار کی پھر آپ کی اولاد میں ضیاء الدین صاحب و ہالہ سے منتقل ہو کر اوجھانچ چلے آئے۔

حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد اچھری مدظلہ العالی نے جو تکوین ایک مذہبی اور فاضل اسلامی ماحول میں آنکھ کھولی۔ والدہ ماجدہ وغیرہ دیندار اور دین پرور تھے۔ چنانچہ مذہبی ماحول کا اثر آپ پر بھی بھرپور پڑا جو آگے چل کر عظیم فوائد و برکات کا موجب بنا۔

تعلیم و تدریس

قرآن شریف مجروحہ اور غفلت کی تعلیم اپنے والد کے شاگرد مولوی محمد زکریا صاحب مرحوم سے لے کر جماعت
 بمبئی میں حاصل کی ساتویں سال میں تھکڑہ اور ساتویں سے دس سال کی عمر میں حفظ مکمل کیا فارسی آمد نامہ مولانا
 عبدالرؤف اشفاق بخوی سے پڑھا اور فاضل کی درجہ کتابوں کی تعلیم مولانا محمد ابراہیم ساکن ڈھاکہ
 (فیض آباد) سے حاصل کی۔ موزوں ذکر سے عربی کی ابتدائی کتب کا بھی دور رس آیا۔ اسی دوران کے دس
 ماہ ذات پیش آئے مگر میں دو بار چھوڑاں ہوئی اور ایسی کہانی ہے کہ گلاس تک نہ چھوڑا۔ آپ کے
 جلسے جمالی نظام الدین مرحوم بھی ۱۳۶۳ھ میں انتقال کر گئے۔ والد نے ایسا بھی فرمایا جس سے میں تو
 بھائی گئی مگر زیادہ کام کاج کے نہ رہ گیا۔ چونکہ دینی اور علمی کتب کے دور کا سامنا کرنا پڑا تھا کہ تعلیم
 کے ساتھ ایک رئیس کے وہاں دس روپے ماہانہ پر ملازمت بھی کرتی پڑی مگر تعلیم کا سلسلہ قطع
 نہیں ہونے دیا۔ ۱۹۳۳ء کے چھٹے سال کے بعد آپ ناچور تشریف لے گئے جہاں دن بھر کام کرتے تھے
 سے والدین کی خدمت بجا لاتے اور ہر مرتبہ سے باقی عبادات تک اپنے شیخ استاذ جامعہ ایشیا
 و یورپ رئیس الخیر مناظر اہلسنت حضرت علامہ ارشد قادری صاحب سے اپنے گیارہ ساتھیوں
 سمیت مدرسہ شمس العلوم ناچور میں دو سال تک دینی ۲۴ شہربان ۱۳۷۱ھ ۱۹۵۲ء کو سند فراغت
 و دستا فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

فراغت کے بعد واپس آیا بازار (ضلع بستی) میں اپنے ہی قائم کردہ مدرسہ میں مدرس ہو گئے
 گوداں سے ترقی کی راہ سدود و رک کر مستحق ہو گئے۔ پھر جب حضرت علامہ ارشد قادری صاحب
 نے جمشید پور (ناٹاگرام) بہار میں ہمارے مدرسہ شمس العلوم قائم کیا تو ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۳ء میں آپ کی طلب
 پر حضرت مفتی صاحب وہاں بحیثیت مدرس تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں باطل ابتدائی کتب کی تعلیم
 پر مامور کئے جانے لگا وہ جسے دل برداشتہ ہو کر علامہ کی اجازت سے گھر واپس آ گئے۔ پھر مدرسہ تکریم و تحویہ
 بھاگلپور ضلع بستی میں مدرس مقرر ہوئے۔ پھر جب براؤں شریف میں شعیب اللہ آیا، حضرت
 شاہ صوفی محمد یار علی صاحب علیہ الرحمہ و آلہ السلام نے مکتب فیض الرسول کو دارالعلوم بنادیا تو
 حضرت شاہ صاحب کی طلب پر آپ دارالعلوم فیض الرسول، براؤں شریف ضلع بستی بہار میں شاہ محمد

میں بحیثیت مدرس شعبہ عربی تشریف لے گئے جہاں ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۶ء سے بحسن و خوبی تدریس و افتاء کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جس کو اترتیس سال ہو چکے ہیں اس دوران آپ نے بے شمار تلامذہ بھی علمائے دین کی شکل میں پیدا فرمائے اور خطابت و وعظ کے ذریعہ قوم میں تبلیغ دین فہمک اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت بھی کرتے رہے۔ اور ساتھ ہی تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی قائم رکھا جس سے آپ نے دور دراز تک پڑھنے لکھنے مسلمانوں کو مستفید فرمایا اور دررہیس کے ساتھ سالوں تک دوسرا بڑا کارنامہ جو آپ نے انجام دیا وہ افتاء کا ہے انشاء اللہ آئندہ صفحات میں اس پر بھرپور روشنی ڈالی جائے گی۔

اساتذہ و تلامذہ

دارالعلوم فیض الرسول جیسی عظیم درسگاہ کے سبھی فارغ شدگان تقرباً حضرت مفتی صاحب کے شاگرد اور تربیت یافتہ ہیں جو ملک و بیرون ملک دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اساتذہ میں بعض ابتدائی اساتذہ کو چھوڑ کر (جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے) پورے مدرس نظام کی تکمیل آپ نے رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادی صاحب مدظلہ العالی ہی سے کی جو اس زمانے میں ایک بڑی شخصیت کی بات ہے۔ اسی وجہ سے دونوں اساتذہ شاگردوں میں جو شفقت و محبت اور عقیدت پائی جاتی ہے اس کی مثال بھی مشکل سے ملے گی۔ ثبوت کے طور پر حضرت علامہ کے ایک مکتوب کا اقتباس پیش کیا جا رہا ہے جو حضرت فقیہ ملت کے نام ہے۔

”کسی سوطا میں صرف تمہا آپ کی ذات ہے جس نے شاگردی اور باتاؤ کی کارشتہ نباہا ہے اور ایک نباہ رہا ہے ورنہ کئی نسل کی خود سری، سرکشی اور اصران فراخوشی سے خدا کی پناہ“

(غردہ ۷۱ ص ۱۳۰)

مقدمہ بجا تب حضرت علامہ موصوف حضرت فقیہ ملت کے بارے میں اپنے تاثرات اس طرح سپرد قلم فرماتے ہیں۔

”بزرگاری! حضرت علامہ مفتی جلال الدین اعجازی دامت برکاتہم
کو خداوند کریم نے بہت سی خوبوں سے نوازا ہے وہ بلند پایہ اور راجح اہل

مدرسہ بھی ہیں، عاجز و مارخ اور این نظر ملتی ہیں، خوشیں بیان اور خوشی
خلیب بھی ہیں اور فکر و فکر و جہاں کی جگہ صنف بھی اور ان ساری خوبیوں
کے ساتھ ساتھ تواضع شریف و انقباض اور عالم باطن بھی ہیں، ان کے بیشمار تلامذہ
ان کے دینی تہذیب اور ان کی تقویٰ و شہادہ زندگی کا پیڑ ہیں۔

(مقدمہ سلسلہ الفقہ میں ص ۱۱۱ ص ۱۱۲)

استاذ سے آپ کی عقیدت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آغاز الفقہ پر حضرت علامہ
سے مقدمہ لکھوانے کے لئے آپ نے جمشید پور اور پھر وہاں سے راجپور کا سفر کیا جبکہ براؤن شریف کو
جمشید پور پھر وہاں سے راجپور کی مسافت کافی طویل ہے۔

حضرت علامہ ارشد القادری جو علمائے اہلسنت میں عالمی شہرت کے مالک ہیں اور معاصرین
میں وہ اپنے قلم کا جواب نہیں دیتے ہندو و ہندو مت و دینی ملی، تبلیغی مراکز کے قیام نے بھی
آپ کو خاصا امتیاز بخشا ہے۔ بایں فضل و کمال آپ حضرت فقیر ملت کے علم و تقویٰ پر پورا اٹھاد
رکتے ہیں۔ بلکہ ان کے اقتساب تلذذ کو باعث افتخار محسوس کرتے ہیں، جیسا کہ فقیر ملت کے نام
کے مکتوبات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے ایک مکتوب میں حضرت علامہ نے کھلے فغلوں میں آپ کو
مظہر اسلاف سے یاد فرمایا ہے اسی میں تحریر فرماتے ہیں۔

”فہمائے قدر آپ کو اسلاف کا ظہر بنا دے..... پر انحال ہے
کہ آج کے علماء میں ام الامراض کی حیثیت سے جیسے کی لائی گئیں گئی ہے
یہ بیماری تنہا نہیں بیشمار قضا و عل کو اپنے ساتھ لاتی ہے۔ توکل، انشاء
اور استغنا اسلاف کا لڑا امتیاز رہا ہے اور ماشاء اللہ قضا آپ بھی اسی
راہ پر چل رہے ہیں لیکن اور استقام و پختگی کی ضرورت ہے۔
آپ کی کتاب پر مقدمہ آج سے شروع کر رہا ہوں تاخیر جو کہ بھی ہوتی
ہے بعد کہنے میں ہوتی ہے جہاں جاتا ہوں تو پھر کام آسان ہو جاتا ہے
آپ اطمینان رکھیں۔ آپ کو میں اپنی نجات افزوی لکھ لو گی سمجھتا ہوں۔
میں تو سیاح کار کا سیدہ کار ہوں لیکن آپ نے ہر رضیات الہی کو پایا ہے۔

آپ کی ذات سے دین کو جو تقویت حاصل ہوئی ہے وہ میرے لئے باعث
افتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ علی الخیر کفأعلہ۔ جزاکمہ اللہ تعالیٰ
احسن الجزاء۔

دعا گو۔ ارشد القادری۔ نئی دہلی

۶۸۳-۷-۱۴

دینی خدمات

حضرت فقیر ملت کی دینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے بلکہ سب سے پہلے کی تاریخ میں آپ اس حیثیت سے کوئی شریک حکیم نظر نہیں آتا کہ آپ نے ہر غماز پر انٹل نقوش چھوٹے ہیں۔
 یہاں سے سالہ تدریس کا ایک طویل سلسلہ ہے جو ہنوز جاری ہے تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی آپ اپنے تمام ہوش و حواس سے فائق ہیں۔ مصلحانہ وعظ و خطابت پر بھی آپ کو خوب ملکہ اور دارالافتاء کی تو کیا آپ زینت ہیں آپ جیسا مفتی دوسرے مصلح میں دوسرا کوئی نہیں۔ آج جبکہ آپ نے افتاء کی دوسرا دوسرے سے سیکھ دینی حاصل کر لی ہے پھر بھی اہل علم کسی دوسری طرح آپ سے استفادہ و استشارہ کرتے رہتے ہیں۔ تدریس کا اور ذکر ہو چکا ہے۔ اب ذیل میں بالخصوص تین شعبوں کا ذکر کیا جائے گا۔ افتاء، فتویٰ نویسی، تصنیف و تالیف، اصطلاح و اعلان حق، فتویٰ نویسی

فتویٰ نویسی کا کام تو جہاں ہے کہ ہمارے بھی کوئی اس کو آسان نہیں سمجھتا اور حقیقت یہ کام ہے اہم اور مشکل ہے۔ ہمارے بھی وجہ ہے کہ علماء میں ان حضرات اس خدمت سے گھبراتے ہیں اور طلبہ بالعموم اس کی طرف کوئی رغبت نہیں کرتے اس کی وجہ اہم کی انجام دینی کے لئے علوم اسلامیہ کے تمام ہی شعبوں پر مہارت و مزاوت کی ضرورت ہوتی ہے بالخصوص تفسیر و حدیث پر مکمل عبور کے ساتھ اصول فقہ اور احکامات فقہ کا مستحضر رہنا لازمی ہے اور کسی مذہبی عمل کے سامنے ذائقہ تسلیم کے بغیر تو مفتی بننا تقریباً ناممکن ہے ہاں مگر اگر کوئی شخص آپ کے خصوصی فضل سے کسی کو نفع دے گا تو اس کی دولت اور فتویٰ نویسی کی بصیرت عطا فرمائے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
 یہ حدیث انکوثر علیہ السلام (رحمۃ اللہ علیہ) سے ہے۔
 تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا لہرہ فرماتا ہے تو اس کو دینی کا فقیر بناتا ہے۔

یوں تو ہر عالم دین کو فقیر کہا جا سکتا ہے مگر مفتی وہی ہوتا ہے جو فقیہ کامل ہو اور اصول و
فروع پر اس کی نظر مادی ہو اس خصوص میں حضرت فقیہ ملت علامہ مفتی ہلال الدین احمد
انجیری دامت برکاتہم اللہ سید کی ذات گرامی بھی متفرد و ممتاز ہے کہ آپ نے کسی مفتی کے سامنے
باضابطہ فتویٰ نویسی کی نہیں تھی یعنی اپنی علمی صلاحیتوں اور کوششوں سے فتویٰ نویسی پر عبور حاصل
کر لیا ہاں اپنے بعض معاصرین و اکابر سے وقتاً فوقتاً استصواب و استفادہ ضرور کیا ہے آپ اپنی
فتویٰ نویسی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

۲۴ صفر ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء کو ۲۳ سال کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا پھر
۲۵ سال تک ملک اور بیرون ملک پاکستان اور انڈیا وغیرہ سے آئے
ہوئے ہزاروں سوالات کے جوابات بڑی محنت سے لکھے جو ماہنامہ
فیض الرسول کے علاوہ دوسرے موقر ماہناموں میں عمدہ دراز تک
شائع ہوتے رہے اور قدر کی نگاہوں سے دیکھے گئے یہ ہمارے لئے باعث
مسرت کی بات ہے کہ مدینہ منورہ جو مذہب اسلام کا منبع و مرکز ہے وہاں
میں جہن و گونہ نے بھی فتویٰ کیلئے ہماری طرف رجوع کیا جن کا مدلل جواب
لکھ کر روانہ کیا گیا۔ دین الاول ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں دہلی کی زوری سے
سب فتویٰ نویسی سے مستغنی ہو کر اب دلائل العلوم فیض الرسول کے صرف
شعبہ تعلیم کی خدمت انجام دے ہوں۔

حضرت فقیہ ملت قلم صرف فتویٰ نویسی ہی نہیں چاہتا تھا کہ صرف فقیہ ہے کہ وہ
استفادے مطابق فتویٰ لکھ دے مگر حکم بیان کر دے بلکہ آپ کو جہاں کہیں بھی مشہور ہوتا وہاں
اصل واقعہ کی تحقیق بھی کرنے کی کوشش کرتے۔ جو اصطلاحاتی کی ذمہ داری ہے نہ کہ مفتی کی لیکن
جو محو آنکھ بہت ہے مگر مفتی حضرات کے مجبورے ہیں سے فائدہ اٹھا کر اپنا جائز مقصد پورا
کرتے رہتے ہیں اس لئے حضرت فقیہ ملت مدظلہ العالی کی عادت کہ یہ بھی کجی الامکان و اتقان
کی تحقیق فرما کر ہی فتویٰ لکھتے تاکہ ایک طرف تو احکام شرع کی تبلیغ و اشاعت ہو دوسری طرف
مذہب مفاسد، گویا آپ صرف مفتی نہیں بلکہ ایک مصلح و ناظم بھی ہیں اور بخاری شریف کی حدیث

الذین الصلح لعلی تسلیم (دین) ہے کہ ہر سلطان کے ساتھ اس کی بطلانی کا کام کیا جائے
پر عمل پیرا بھی۔

حضرت فقیر ملت مدظلہ العالی کے فتویٰ نویسی کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ
آپ حتی الامکان جواب لکھتے وقت کتاب و سنت اور اقوال ائمہ کو بطور سند پیش کرتے ہیں
صرف بیان حکم پر اکتفا نہیں فرماتے۔ اگرچہ مفتی کی ذمہ داری تو اس قدر ہے کہ حکم شرع
سائن کر دے آئے مسائل کی ذمہ داری ملتی ہے کہ وہ عالم شرع کے حکم پر عمل پسند ہو
یا شیطان کے کسی دوسرے پر عمل کرتے ہوئے مسترد کر دے اور اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے چنانچہ
آج کل بہت ذمہ کھاجا رہے کہ فٹال کے مطابق اور فائدے کے موافق فتویٰ دیا تو مانا جائے
ردی کی فیکری میں ڈال دیا۔ مگر حضرت فقیر ملت مدظلہ العالی عوام کو حتی الامکان مطمئن کرنے
کی غرض سے بیان حکم کے ساتھ دلائل شرع بھی پیش کرتے ہیں کہ شاید مسائل کو دلائل کا نشان
محسوس ہو اور ان کی جرأت نہ کرے ہاں جو روئے ہی درج سے کوئے اور جیسے دسمن
ہیں ان کو مطمئن کرنے کیلئے دفر کے دفتر پر کراؤ بھی۔ لہذا ایران و حقیقت کی کمزوری اور علماء
سے دوسری کے اس دور میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں کہ مفتیان کرام مختصر ہی ایسی دلائل اختیار
دیا کریں تاکہ فتاویٰ کی وقعت عام کے دلوں میں اور دہ دہلا ہو جائے۔

مولانا ڈاکٹر غلام محی الدین بھٹو کی مصداقی استاذ مجدد و پوزیشی (نئی دہلی) حضرت فقیر
ملت کی فتویٰ نویسی اور فتویٰ میں سرجمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”بستی ضلع کے آپ داد و درجہ فتاویٰ و جدید مفتی ہیں جن کو نہ صرف روح فتویٰ نویسی کا
مکمل ادراک ہے بلکہ فقہ کے فاضل مسائل اور جزیات پر عبور حاصل ہے اور ملک کے عقل مند
کے مفتیان کام میں آپ کا شمار نمبر ہے یہی جذبہ ہے کہ آپ کی شہرت ملک کی سرحد پار کر رہی ہے“
(مترجمہ علامہ سید تقی محمد علیہ السلام)

میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ حضرت فقیر ملت نے باضابطہ کسی سے فتویٰ نویسی نہیں
کی تھی مگر ملی صلاحیت کو کام میں لاکر لوگوں کو دینی احکام سے روشناس کرانے اور عام فہم و
دینی حق الشکر کے جذبہ صداقت کی وجہ سے حضرت فقیر ملت نے قسمتِ اقدار کو سنبھالا اور غلبے

اسے زینت بخش دے جس میں جہاں آپ کی انتھک کوششوں اور وسعت مطالعہ کی کارفرمائیوں کو دخل ہے وہیں حضور صدر الشریعہ علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی خلیفہ مفتی عالم امام احمد رضا بریلوی (قدس سرہا) مصنف بہار شریعت سے بھی حقیقت و محبت اور نسبت و ارادت کا روحانی فیضان بھی ہے۔ جس کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت فقیر ملت محمد ارشد فرماتے ہیں۔

مرد کو اگر پیر سے حقیقت میں خلوص ہو تو پیر کے وصف خاص کا
ملکس ہو جائے گا، ایسا نامور عالم ہے اسی لئے پیر کے وصف خاص کی
جھلک اگر مرد میں نہ پائی جائے تو ہم اسے مرد صادق نہیں سمجھتے۔
سیدی مرشدی محمد راضی الشریعہ علامہ مولانا حکیم ابوالعلا محمد امجد علی
صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جملہ علوم و فنون میں کامل دستگاہ رکھنے
والے، تمامت کا وصف ان میں سب سے ممتاز تھا، تو یہ حضرت صدر الشریعہ
رحمۃ اللہ علیہ بھی کافیض ہے کہ درس و تدریس تصنیف و تالیف اور
دارالعلوم کی دیگر مصروفیات کے ساتھ پچیس سال میں ڈیڑھ ہزار
سے زائد قوادے لکھے جو نقل اسکیپ سائز کے ایک ہزار سے
زائد صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

(علامہ ارشد کے معنی کے حالات رحمۃ اللہ علیہ کی کثیر تعداد)

شر و حظ میں مفتی صاحب یہ کام خارج اوقات میں کیا کرتے تھے مگر جب کام بڑھ گیا تو اوقات
تعلیم میں سے ایک گھنٹہ بھر دے گئے اور جن گھنٹے فتویٰ نویسی کے لئے مختص کر دیئے گئے مگر پھر
بھی اس کے باقی ماندہ کام خارج اوقات کیا کرتے تدریس و تعلیم اور حفظ کے ساتھ اس وقت در
تعداد میں فتاویٰ تحریر کرنا اور انہیں دلائل سے مشابوہ کرنا ایسا کام نہیں جو بغیر تائید غیبی و
فیض روحانی کے انجام پا جائے۔

فتاویٰ فیض الرسول
فتاویٰ فیض الرسول جو حضرت فقیر ملت کے فتوؤں کا مجموعہ اور مفتی
جزیات کا انمول ذخیرہ ہے اس کی جلد اول و دوم لا شاعت
فیض الرسول (بریلوی شریف) کی طرف سے ۱۳۱۱ھ میں شائع ہوئی ہے اس میں کل ۱۰۱۲

(ایک ہزار بارہ) فتاویٰ میں صفحات ۷۷۶ اور سائز ۳۰ x ۲۰ ہے اس میں ۸۲ درازی فتاویٰ
 دیگر علماء و اساتذہ فیض الرسول کے ہیں جن میں سب سے زیادہ یعنی ۳۴ (چوالیس) فتاویٰ بدرالحد
 حضرت علامہ مفتی بدر الدین احمد مدنی رضوی علیہ الرحمہ والرضوان (متوفی ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۳ء) کے
 ہیں ان کے علاوہ تمام فتاویٰ سے فقیر نے محض عصر حضرت علامہ مفتی جمال الدین احمد انجمنی
 مدظلہ العالی کے تحریر فرمودہ ہیں اس طرح آپ ہی فتاویٰ فیض الرسول کے مصنف قرار پائے۔
 اس کی دوسری جلد بھی آپ ہی کے تحریر کردہ فتاویٰ سے پر مشتمل ہے جو اس مقدمے کے ساتھ
 منظر عام پر آ رہی ہے۔ اس کا مسودہ سالہائے اخیر میں بھی تحریر کرتا۔ تاہم یہ
 اولیٰ جلد کے فتاویٰ سے حضرت فقیر ملت کی تقویٰ بصیرت، ژرف نگاہی اور محققانہ طرز تحریر کی
 مشہور تھی تصور ہیں اس جلد میں مندرجہ ذیل باب کے مسائل ہیں۔

کتاب الصلاۃ، کتاب الطہارت، باب الاذان والاقامت، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الجنائز
 کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب الطہار، کتاب الرضاۃ و رخصات یعنی وہ
 کے رشتے کا بیان اس مجموعہ فتاویٰ کی مندرجہ ذیل خصوصیات نمایاں ہیں۔

① زبان نہایت سہل اور آسان استہلال کی گئی ہے کہ عام اردو داں حضرات بھی پورا
 پورا استفادہ کر سکیں۔

② عام فہم انداز ہوتے ہوئے بھی علمی و تحقیقی مواد سے صرف نظر نہیں کیا گیا ہے۔

③ بالعموم جوابات کے ساتھ شرعی دلائل سے حوالہ دیا گیا ہے۔ اور صفحات و جملہ کی
 نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

④ بہت سارے مقالات پر فتاویٰ رضویہ امام احمد رضا فاضل بریلوی وقتاویٰ اچھی
 حضور مدد الرشید علیہ السلام سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

⑤ جدید مسائل پر بھی نہایت محققانہ انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

⑥ مختلف یہ مسائل پر بھی نہایت سیدگی سے قلم اٹھایا گیا ہے۔ اور تہذیب کے دامن

کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کثرے کثرے مخالف بھی متاثر ہوئے
بغیر نہیں رہ سکتا۔

④ دیگر فقہی کتب کی طرح آیات اور احادیث کے حوالے بھی مکمل دئے گئے ہیں تاکہ مزاج
میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔

دیگر بعض خصوصیات کا ذکر تفصیلی ذکر بھی ملاحظہ کریں۔ حضرت مفتی صاحب قبل
نے اپنے فتاویٰ میں جہاں ضرورت محسوس کی مبلغاً اذکار بھی اختیار کیا ہے۔ جبکہ مفتی کی
ذمہ داری صرف نفس سوال کا جواب دینا ہے۔ لیکن آج کے حالات چونکہ اس کے متقاضی
ہیں کہ عوام کو حسب موقع تنبیہ و تبلیغ بھی کی جائے اس لئے حضرت فقیہ ملت نے جلد جلد اس رنگ
کو اختیار کیا ہے۔ تبحر کے بیان میں خصوصاً اور دیگر عنوانات کے تحت بھی جہاں کہیں
کسی شے کی شانہ کی نشاندہی کی گئی ہے حضرت نے زور و جبر تو بہ، تجدد ایمان و تجدد سماج کا حکم
صادر فرمایا ہے اور پھر بعد تو بہ اکثر ایسے مجرموں کو صدقہ و خیرات وغیرہ کی بھی تلقین فرمائی ہے جو
ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

وہ سہارا جس سے ہماری حوریت کے ساتھ ہر حرام کاریاں کی ہیں العباد
باللہ متعلق اللہ سے ملائیرہ تو بہ و استغفار کرے گا کہ کی پابندی کا مجاہد
کرے اور میلاد شریف و قرآن خوانی کرے غریب و مسکین کو کھانا
کھلائے، اور مسجد میں لوٹا و چٹائی رکھے کہ یہ چیزیں قبول (تو بہ) ہیں
معاون ہوں گی قال اللہ تعالیٰ (اور تلافی اور غفران) جو میں تک و عمل
ضائع نہ کرے و جب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور جو توبہ کرے
اور نیک کام کرے تو وہ اللہ کی طرف سے جو عطا فرمائی چاہئے (یعنی عورت
کو گھر سے نکالتے اور توبہ کرنے کے بعد مسلمان اس کے ساتھ کھانا پینا
جاری کریں اگر وہ شخص شرعی طور پر نکاح کے بغیر اس عورت کو لے لے
تو سب مسلمان اس سے دور ہیں اس کے کسی کام میں شریک نہ
ہوں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وَاِنَّا لَنَبْذُلُ

الْبَنَیْکَانَ فَلَا تَمْنَعَنَّ بَعْدَ الَّذِیْ کَرِهَیْنِیْ اَنْتُمْ اَقْدَابِیْنِ (پ ۷ ع ۷)
(ترجمہ اور جو کہیں تجھے شیطان چلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ پہنچ)

(تذکرہ اہل بیت علیہم السلام ج ۱ ص ۱۳۸ بحوالہ طبرستان)

اس خود طوافی میں متعدد جدید مسائل اور بحث کی گئی ایمان کے شرعی و عیسائی جو کچھ
ہر دو قلم کئے گئے ہیں مشافہ

لاؤڈ اسپیکر پر غاز، انجیل کے روزہ نہ ٹھنسنے کی بحث، ریڈیو شیلیفون
سے رویت، جلال کا دم ثبوت، پختی ٹرین پر غاز، ایسے حکامات پر غاز کا حکم جہاں کچھ ایام مشافہ
لاؤڈ ٹرین آتا، شیلیفون پر صحاح، صحاح کی تصدیق اور موجودہ اشعار اور اذان سے اس
کی مطابقت

چند قلم سے تحقیق اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں، اگر ایجاز و اختصار کے باوجود عام فہم
اشعار میں ایسی تحقیق پیش کر عام سے عام کوئی بھی نہ کہانی سمجھ لے۔ اور دونوں میں بہت کم ہی
تجسس اس ضمن میں مشافہ ذیل بہت اہمیت حاصل ہے۔

اذان ثانی چھ مسئلہ اقامت، تعمیل اور ہائیں، خوشی (الذین کے بعد صلاۃ پکارتا)
اذان و اقامت کے وقت درود شریف، یہی رکعت تراویح، اذان قبر۔ وغیرہ سارے مسائل
کو آوی میں اپنے اپنے مقامات پر دیکھ جائے گا۔

طویل تحقیقی فتاویٰ

بعض قلماء کافی طویل اور تحقیقی ہیں جو چلتے خود رسالے کی حیثیت رکھتے ہیں مثلاً ①
لاؤڈ اسپیکر پر غاز، ج ۱ ص ۳۵۸ سے ۳۶۸ تک پھیلا ہوا ہے اس میں سائنس دانوں کے
اقوال سے بھی یہ ثابت کیا گیا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے سنی جانے والی آواز امام کی عین آواز
نہیں ہوتی اس کی نقل ہوتی ہے۔ اور غازی میں امام کی اقتداء فرض ہے نہ کہ تالیف سے کسی
شخص ہائے کسی۔ لہذا لاؤڈ اسپیکر کی اقتداء میں غازی اور اگر تاجا تر نہیں۔ سائنس دانوں

کے اقوال کو انگریزی تائیب میں دے دیا گیا ہے۔

(۷) آیت وَلَسْتَ خَيْرٌ لِّكَ إِلَهًا مَّا تَدْعُوهُم مِّنْ دُونِكَ وَمَا تَأْتِيهِمْ
 میں ذنب کا معنی اور یہ کہ اس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت سے کیا
 مراد ہے؛ چونکہ ان آیات کا ظاہری معنی قسمت انبیاء کے خلاف جاتا ہے، تفسیر کی روشنی
 میں حضرت قتیہ ملت نے بڑی اچھوتی بحث کی ہے جس سے تمام اعتراضات اور شبہات
 یحکمت دور ہو جاتے ہیں، یہ طویل فتویٰ ص ۱۳۶ سے ۱۵۴ تک پھیلا ہوا ہے جو اپنے موضوع
 پر بڑی بڑی مہر اور الطینان بخش ہے۔

(۸) افضلیت صدیق اکبر اور زمانہ جاہلیت میں بھی کفہ و شرک سے آپ کی برادری پر بھی
 ایک نہایت تحقیقی فتویٰ ہے، جو ص ۸۳ سے ۸۸ تک پھیلا ہوا ہے اور دلائل پر اچھلے پر ہے۔
 (۹) مسئلہ بارغذک اہل سنت اور روافض کے درمیان ہمیشہ سے موضوع بحث اور
 معرکہ آرا رہا ہے، حضرت قتیہ ملت وامت پر کاہن نے اس موضوع پر بھی سیر حاصل بحث کی
 ہے اور عقلی و نقلی دلائل کا انبار لگا دیا ہے جس سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی شخصیت بالکل بے غبار ہو کر سامنے آ جاتی ہے، اور شکوک و شبہات کے ساتھ ساتھ پود
 نکھرتے نظر آتے ہیں، یہ طویل فتویٰ ص ۹۰ سے ۱۰۴ تک (پندرہ) صفحات پر مشتمل ہے۔

(۱۰) حدیث قرطاس بھی روافض و اہل سنت میں معرکہ آرا بحث کی حیثیت سے معروف ہو
 روافض یہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں کاغذ مانگا تاکہ حضرت
 علی کی خلاف کار پروانہ لکھ دیں لیکن حضرت سیدنا قاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 لکھنے سے روک دیا۔ اس فتوے میں حدیث قرطاس پر ایسی شاندار بحث فرمائی ہے
 اور روافض کو ایسے دندان شکن جواب دئے ہیں کہ ان کے تمام اعتراضات دھواں ہو جاتا
 ہے۔ یہ طویل فتویٰ بھی ص ۱۰۴ سے ۱۲۳ تک جس صفحات پر مشتمل ہے جو دیکھنے سے تعلق لگتا
 ہے۔ یہ دونوں فتاویٰ بارغذک اور حدیث قرطاس کے نام سے علیحدہ کتابی شکل میں بھی
 شائع ہو گئے ہیں۔

(۱۱) عام طور سے تو یہی شہور ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ذریعہ اللہ ہیں لیکن یہ

بحث پنجم سے پہلے آرہی ہے کہ واقعی آپ کی ذبحِ اہل میں یا حضرت اسماعیل علیہ السلام
 میں ۲۳ برس پہلے میں ایک سوال کا جواب بھی نہایت مختصر کنویں قوم ہے جس میں حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کو ہی ذبحِ اہل نہایت کیا گیا ہے۔ یہ بحث بھی اہل تحقیق کے لئے لائقِ مطالعہ
 ہے جو فتاویٰ کے سات صفحات پر مشتمل ہے۔

⑥ کتاب زحما از یوسف علیہ السلام ص ۵۵۳ تا ۵۵۶ اور ان کے علاوہ بعض دیگر فتاویٰ

تطبیق اقوال فقہاء

اہل سنت سے فتاویٰ ایسے بھی ہیں جو تطبیقِ اقوال و ترجیحِ اشعار سے متعلق ہیں مثلاً

① اب الاوقات ص ۳۵ پر ایک اشعار میں کہا گیا کہ ناز عشا کو تہائی رات تک مؤخر
 کرنے کو فقہائے کرام نے مستحب فرمایا ہے اور اس کی امارت سے بھی ثابت ہے۔ بعض فقہائے
 طلاق بغیر قول کہلہ بعض نے ہائے کی قید لگائی ہے اور گری میں جمیل کو مستحب قرار دیا
 ہے جو اصل حکم کہلہ ہے اور آج کل بعض نے طلاق جمیل کو مستحب قرار دیا ہے اس کی کہاں کہاں کر اس پر
 حضرت فقیر ملت نے جو ملاحد بحث کیا ہے وہ قابلِ دید ہے۔ فقہاء کے اصل حکم تو تاخیر و تاخیر ہی تھا
 ہے۔ اور وہ ہر ملامت کیلئے بلیز۔ پس اگر کسی کاؤں کے لوگ عام طور پر اول وقت کھانی کر سوجانے
 کے مادی ہوں اور تہائی رات تک عشا کے مؤخر کرنے میں ہلکے لوگوں کی جماعت ترک ہو جائے
 جو تو خاص کر اس صورت میں جمیل (یعنی جلد پڑھ لینے) کو مستحب ضرور قرار دیا جائے گا
 جیسا کہ خطا کی تطہیل (بلا تھون) الہیہ شافعی سے ظاہر ہے۔ (ص ۱۴۶)

⑦ قاسم کی اذان کے اعادہ و عدم اعادہ کے متعلق فتاویٰ مصنفین سرکارِ مفتی اعظم
 علیہ الرحمہ والرضوان اور ائمہ اربعہ حضرت فقیر ملت و امامت برکات میں اختلاف کا ذکر
 کرتے ہوئے ایک صاحب نے تعارض و اشکال پیش کیا اور جواب کے طالب ہوئے۔ اس پر
 ڈاکٹارِ مفتی کی بحث کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے جو فکر فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے
 حضرت مفتی اعظم امامت برکات نے ائمہ اربعہ سے جو تحریر فرمایا ہے کہ قاسم کی اذان کر وہ
 گھر سے نوجو جائے گی جائیگی میں ہے۔ چنانچہ اذان الہیہ کی تکرار اس کا مطلب یہ ہے کہ

تصنیفی خدمات

حضرت فخر ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد انجیری دامت برکاتہم العالیہ کی علمی و دینی خدمات میں تعلیمی و فنی خدمات کو جو نمایاں مقام حاصل ہے وہ اپنی علم و شائقین مطالعہ سے پوشیدہ نہیں۔ تصنیف و افتاء اور تعلیمی دوروں کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی کثیر علمی و اصلاحی کتب تصنیف کر ڈالی ہیں کہ میرٹ ہو تو ہے اس سے اندازہ ہو تب کہ کہہ لے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوقات میں اسلاف کی عبادت عطا فرمائی ہے۔ جبکہ تصنیف و تالیف کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ آپ کی تمام تصانیف کا تذکرہ اور ان پر تفصیلی تبصرہ کثیر صفحات کا متقاضی ہے اس لئے صرف اجمالی ذکر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔

① فتاویٰ فیض الرسول: اس ضخیم جلیل نفی شاہکار پر تفصیلی تبصرہ ابھی گزر رہا ہے۔

② انوار الہدیث: ایک سوترہ عنوانیات پر ۵۵۴ احادیث اور ساتھ ہی ۴۴ مسائل کا یہ ایک مستند و با مقصد ذخیرہ ہے جس میں حدیث تفسیر فقہ اور اصول فقہ وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں جامعہ اسلامیہ کے محققین کی طرف سے کثرت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ احباب کی نگاہ کے لیے یہ ایک عام اور نیک پر سہولت مطالعہ کر سکیں۔ اور جبکہ شاد حسین حدیث کے اقوال بھی مذکور ہیں اور ان میں اکثر کے تراجم بھی۔ یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ ملک قبر و ن ملک اب تک اس کے بیس کے قریب ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ حضرت فخر ملت کی اکثر تصانیف اہم ہیں مگر انوار الہدیث اپنی انفرادیت اور عظمت کا وجہ سے سب پر جاری ہے، اس کے کل صفحات ۱۰۵ ہیں اور سائز متوسط، اس پر ۲۰ صفحات کا ایک شاندار و جاندار مقدمہ ہے جسے مصنف کے استاد گرامی حضرت علامہ ارشد القادری صاحب بہتم دیانی جامعہ فیض العلوم حیدرآباد (پہلا) نے اپنے قلم و نگاہ سے پروقرا س فرمایا ہے۔ جو حدیث اور حجیت حدیث پر ایک نہایت قیمتی سرمایہ ہے اور حکمران حدیث کے سرور پر زبردست تازیانہ بھی۔ مقدمہ کے

کے آغاز میں حضرت علامہ تحریر فرماتے ہیں۔

ایک مرحلہ سے اس امام کی مزدورت محسوس کی جا رہی تھی کہ عامہ مسلمین اہلسنت کیلئے اردو زبان میں احادیث مقدسہ کا کوئی مستند مجموعہ تیار کیا جائے لیکن کسی بھی زبان کے مطالب و معانی کو دوسری زبان میں منتقل کرنا جتنا مشکل کام ہے وہ اہل علم و بصیرت پر مبنی نہیں خصوصیت کے ساتھ احادیث نبویہ کا اردو ترجمہ تو اسس لحاظ سے اور بھی زیادہ مشکل ہے کہ ایمان و اسلام کی تفصیلات اور شریعت کے احکام کا وہ اصل ماخذ بھی ہے۔ اس لئے مطالب و معنی کی تعبیر میں الفاظ و بیانی کی ذرا بھی لغزش ہو گئی تو نہ صرف یہ کہ اسلام کے بشارت کا مقصود و مدعا ادا ہونے سے رہ جائے گا۔۔۔۔۔ ترجمہ احادیث کے سلسلے میں صرف اردو زبان کی واقفیت کافی نہیں بلکہ مطالب و معانی کی صحیح تعبیر پر قدرت کے ساتھ ساتھ حدیث بھی کی فہمی بصیرت شروح و تاویلات کا گہرا مطالعہ اسلاف کے دینی و فکری مزاج اور ذات نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غایت درجہ مشق و عقیدت اور ذالہانہ جذبہ و احترام کا تعلق بھی نہایت ضروری ہے۔

فما شکرتہ کہ فاضل جلیل حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی کی زید محمد ام اس عظیم خدمت کی انجام دہی کے لئے آمادہ ہو گئے اور ساہیا سال کی غنت و عرق ریزی کے بعد انھوں نے مستند محدثوں کا ایک اردو مجموعہ مرتب کر کے قوم کے سامنے پیش کیا۔ میں اپنے علم و یقین کی حد تک کہہ سکتا ہوں کہ مولانا موصوف اپنے علم و تقویٰ، بصیرت و ذکاوت اور مشق و وجدان کی لطافتوں، طہارتوں اور سعادتوں کے اعتبار سے قطعاً اس خدمت کے اہل ہیں۔ اور بلاشبہ ان کی یہ خدمت احترام و اعزاز کی نظر سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔

(مقدس انوار الحدیث ص ۵۵-۵۶)

اس کتاب میں بھی مفتی صاحب نے تمام عبارات میں محل حوالوں کے ساتھ سپرد قلم کی ہیں۔ البتہ صرف احادیث میں کتب حدیث کے نام ہی پر اکتفا کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زیادہ تر مدنی مشکوٰۃ المصابیح ہی سے لی گئی ہیں۔ انوار الحدیث اردو کے علاوہ ہندی میں بھی چھپ کر مقبول ہو چکی ہے۔ اب مزدورت ہے اس کے انگریزی ترجمہ کی۔ کاش کوئی فاضل

اس کی طرف متوجہ ہوں گا اور یہ ایم کام کو ڈالیں تو اس کی افادیت انگریزی داس بیٹے تک سام
جو جائے اسی طرح بیکار اور بھرائی توجہ کی بھی ضرورت ہے۔ ان زبانوں کے ماہر سی اہل علم سے
گفتار ہے کہ اس کی طرف توجہ دینا اور سعادت لہری کے حامل ہیں۔

(۳) جائزہ معروف فقہی پریسیل۔ یہ کتاب فقہ حنفی کی انٹینس مستند کتابوں کے حوالے
سے بطور پہلی مرتب کی گئی ہے۔ اور حیرت انگیز فقہی مسائل پر مشتمل ہے۔ قاری اس کے ہر سوال
کو پڑھ کر اچھے میں بڑھا جائے۔ پھر جواب پڑھ کر یہ ان رہ جائے کہ آخر مسئلے کا یہ پہلو بوجہ سے کہیں
پوشیدہ رہ گیا تھا۔ فقہ کے مختلف ابواب کے مطابق ۵۷۷ سوالات اور ہر ان کے جوابات فقہ
کی کتابوں سے مطور دہلے کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ اس کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ ذہن کھلتا رہتا
ہے۔ اور بہت سے فقہی مسائل از پر ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنے طرز کی باطل اور چھوٹی کتاب ہے اور خواہ
ظہر اور شائقین علم ہر ایک کے لئے یکساں مفید۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے مطالعہ
سے فقہی مسائل جاننے کا شوق پیدا ہو جائے۔ اور احکام مسائل کے خلاصہ کی طرف طبیعت
متوجہ رہے۔ اس کے صفحات ۱۰۰ ہیں اور طرز متوسط ہے۔ اس کے شروع میں بھی قرآن مجید
حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کا ایک خطابت پر مندرجہ منہ جو پڑھنے سے تعلق رکھتا
ہے۔ مقررہ نام نے اس میں فقہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے منکرین فقہ کی ایسی طرح خبر لیا ہے۔

(۴) خطبات غرم۔ اس کتاب میں قیام ملت نے غرم کے واعظین کے لئے خاص طور سے
بارہ وعظ تحریر فرمادیئے ہیں جن کا مقصد اصلی امام واعظین کو خطبہ روایات اور غیر مستند خطبات
سے بچانا ہے۔ پہلا وعظ فضائل شہادت پر ہے دوسرا دعائیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے
تذکرے میں اور تیسرا جو تھا یا جو ان پختہ باقریب تلفاتے داشتین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
کے ذکر پر مشتمل ہے۔ ساواں آسمانوں فضائل و مناقب اہل بیت پر۔ خواں حضرت امیر معاویہ
صحابی رسول رضی اللہ عنہ۔ دساواں گیارہواں حضرت امام علی رضی اللہ عنہ سیدنا سرکار حسین و شہداء
کربلا کے دلہ و زینہ کے پر۔ بارہواں واقعات بعد شہادت پر۔ متوسط سائز کے ۵۴۴ صفحات پر
کتاب لکھی ہوئی ہے۔ اور اپنے موضوعات پر لکھ دلا جواب ہے۔ اطر میں فقرہ اور پھر غرم کی
ظہر سوم پر فتاویٰ کا ایک مجموعہ بھی شامل ہے جو پڑھنے پر رادہ آخری کے صفحہ ۵۴۵ سے

۵۴ تک حضرت فقیر ملت دامت برکاتہم العالیہ کے حالات و ہدایات ہیں جو آج کل کے علماء و طلبہ کیلئے خاص طور پر بہترین درس عبرت اور نمونہ عمل ہیں حالات مصنف کی اجمالی فہرست ملاحظہ ہو تاکہ اس کے مندرجات کا اندازہ لگانا آسان ہو، پس دانش و نسب، خاندانی حالات، تحصیل علم شرف بیعت، اعلیٰ حضرت مجددین و ملت سے عقیدت، اندیس و طریقہ تدریس، شہسے طلبہ فتویٰ نویسی کی زندگی کے چند واقعات، تصنیف و تالیف، کتب خانہ المجدد، ایک اہم خدمت (تصحیح قرآن مجید) حق گوئی و بے باکی، تقریر اور اس کا اندازہ و چھانچ کی غلط باتیں اور ان کی اصلاح ناز کے لئے پی پی تائید، شاگردوں کو وصیت۔ میرزا خاں ہے اس میں حالات مصنف نو کم ہیں۔ اصلاح و تربیت کے پہلو زیادہ نمایاں ہیں، اور خاص بات یہ کہ انداز بیان بھی خشک نہیں ہے۔

جب کہ سوانح حیات سے متعلق باعوم معنون خشک ہی ہوتا ہے۔

⑤ انوار شریعت عرف ابھی ناز، یکتاب عام نوگوں کیلئے ایک بیش بہا دینی خزانہ ہے جس میں ۷۷ عنوان کے تحت اکثر اہم ضروری مسائل کو پیش کر دیا گیا ہے جن کی عام طور سے مسلمانوں کو ضرورت پڑتی ہے۔ اجمالی فہرست ملاحظہ ہو۔ عقائد اور کفر و شرک کا بیان، و منوغل سیم اور ناز کا بیان، جمعہ و عیدین کے خطبے، قربانی حقیقہ، ناز جنازہ، زکوٰۃ و عشر، صدقہ و فطر روزہ، نکاح و طلاق، عدت کے مسائل کھائے پئے، لباس و زینت اور سونے اٹھنے کے آداب، فاتحہ کا آسان طریقہ اور اسلامی گئے۔ گویا حضرت فقیر ملت نے دریا کو کوڑہ میں بند کر دیا ہے۔ چھوٹے سائز کی یہ کتاب اردو ہندی دونوں زبانوں میں دستیاب ہے۔ بعض مدارس کے نصاب میں بھی داخل ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

⑥ تعظیم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام اور اسلاف عظام کے اقوال و احوال کی روشنی میں شرعی دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے تعظیم و احترام اس کا نہایت دلنشین اور ایمان افزہ تذکرہ جس کو پڑھنے کے بعد دل میں عظمت رسول کا چرخی روشن ہو جاتا ہے۔ شرعی اور فقہی اعتبار سے تو بین و تعظیم کا کیا مدار ہے۔ اور تعظیم رسول پر کیا کیا اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان سب کا جواب بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ یہ کتاب چھوٹے سائز کے ۹۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اپنے مومنین پر اور دین میں حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔

(۷) کج زیارات : یہ کتاب حضرت فیصلت دامت برکاتہم نے مسند میں جو حدیثیں شریفین کی زیارات و حج سے مشرف ہونے کے بعد تحریر فرمائی جو ایک طرف توجہ و زیارت کے مسائل دوسری طرف تجربات پر مشتمل ہے آج کے زمانے میں اس کتاب کا مطالعہ ہر حاجی کے لئے نہایت درجہ کارآمد ہے۔ کیوں کہ اس میں مسائل کے ساتھ حج کے سفر کی دگر چہ زیارات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کا انداز بیان اس قدر دلنشین ہے کہ اس کو پڑھنے والا خود بھی دیر گئے اپنے آپ کو یادِ حرم کی سیڑ گناہوا محسوس کرنے لگتا ہے۔

(۸) بارغ فیک اور حدیث قرطاس : بارغ فیک اور حدیث قرطاس سے متعلق راضیونے اعترافات کے عقلی و مسکت جوابات دیتے ہیں۔ حضرت فیصلت نے شیخین کریمین سیدنا فیک اور سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شخصیت کو باطل بے غبار ثابت کیا ہے۔

(۹) حیاتِ نافع القرآن : ایمان و عقیدے کو مستحکم کرنے والی چند آیات کریمہ کا انتخاب کر کے ان کا تفسیر اور تفسیرِ چمن کی گئی ہے۔ نہایت عام فہم اور مفید کتاب ہے۔ ۲۸ صفحات۔

(۱۰) ادبِ عمری کا مسئلہ : ادبِ عمری وغیرہ سے متعلق مقبول کرام کے فتاویٰ کا مجموعہ ۲۲ صفحات۔

(۱۱) علم اور علم : قرآنی آیات اور احادیث طیبہ نیز اقوال بزرگانِ دین کی روشنی میں علمِ طہ اور طلبہ کی فضیلت سبہ اعمال اور دنیا دار نیز بدعتیہ عالم کی مذمت سب سے نفیر کتاب، جو بلاشبہ ذریعہ کوثرہ میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ علماء طہ اور عوام سب کے لئے یکساں مفید۔ احادیث حوالے کے ساتھ اور عربی متن مع اعراب درج ہے۔

(۱۲) ہندو ہوں سے رہتے : آج کل ہندو مذہب بالخصوص وہابی مثنیٰ گھروں میں شادیاں نکاح وہابی تحریک کو فروغ دے رہے ہیں اور بھولے بھالے جاہل سلطان اکثر ان کے دام میں آجی جاتے۔ اس لئے اس کی سخت حرمت تھی کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں عام لوگوں کو بدعتیہ سے بچنے پلنے اور شادی بیاہ کرنے کی مذمت و قیاحت بتائی جائے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے یہ کتاب لکھ کر امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اہل غیر حضرات کو چاہئے کہ اس کی ہزاروں کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کریں تاکہ اس اہم علمِ شرعی کا زیادہ سے زیادہ تبلیغ ہو اور سلطانِ عصر حاضر کے ایک بڑے فتنے سے محفوظ ہو جائیں۔

(۱۳) نورانی تعلیم : یہ بچوں کی دینی تعلیم کا ایک بہترین نصاب ہے۔ جو پہلے چار حصوں پر مشتمل تھا۔ اب مفتی صاحب نے دو حصوں کا اضافہ کر دیا ہے۔ قاعدہ اور حصہ اول اس طرح یہ کتاب چھ حصوں پر تقسیم ہے۔ سوال و جواب کے طرز پر مکمل کئی کتابوں میں ایک نہایت ممتاز و مستند اور مفید سلسلہ۔

(۱۴) بزرگوں کے عقیدے : اس کتاب میں مختلف فقہی مسائل پر مستند حوالہ جات کی روشنی میں بزرگان دین و اہل کلام کے عقائد و نظریات پیش کر کے مسلک اہلسنت و جماعت کی حقائق ثابت کی گئی ہے اپنے موضوع پر مفرد کتاب جس سے ہر ایک انصاف پسند کام اثر ہونا لازمی ہے۔ اہلسنت کے مولات و عقائد پر کفر و شرک اور بدعت کا فتویٰ لکھنے والوں کے لئے یہ کتاب بظور خاص نازیاد و عبرت اور درس ہدایت ہے۔ صفحات ۴۱۶۔ سائز متوسط۔

(۱۵) عقائد فیصلہ : یہ کتاب ان آٹھ مختلف فقہی مسائل پر دلائل کا پتھر ہے جو کئے دن موضوع بحث ہو ا کرتے ہیں، اس کے عنوانات ملاحظہ ہوں۔ بدعت، صلاۃ و سلام، انگوٹھا جو منہ اندر و نیساں، اقامت کے وقت بیٹھا، اویان غلطی کی جگہ، بزرگوں کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دینا، ایصال ثواب اور قانعہ۔ یہ کتاب ہندوستان میں اب تک تقریباً پچاس ہزار کی تعداد میں چھپ کر مقبول ہو چکی ہے، سائز خورد، صفحات ۲۸ و ۲۹۔ ہندی ۴۳۔

(۱۶) سید الاولیاء : یہ حضرت سید احمد کبیر رفاقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات، کرامات اور ملفوظات پر مشتمل ہے جو حضور سیدنا شاہ عبد القادر جیلانی رحمی رحمۃ اللہ عنہ کے زمانہ مبارک کے مشہور بزرگ اور آپ کے ملاحین میں سے ہیں۔ کتاب میں خاص کر ملفوظات کا حصہ نہایت مفید و لائق قدر اور اس قابل ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے۔ صفحات ۴۴۔ سائز متوسط۔

(۱۷) مزدوری مسائل : چند ضروری اہم مسائل پر تحقیقی فتاویٰ کا مجموعہ جس کے موضوعات یہ ہیں انجکشن سے روز و ٹوٹا ہے یا نہیں، غار میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیسا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم، اردو اور دوسری غیر عربی زبانوں میں خطبہ جمعہ کا حکم، مسجد میں غار مجازہ جائز یا ناجائز، مسلمانوں کی قبر کسی چوٹی چاہئے؟ قبروں کو سجھ کر تاجا کرے یا نہیں؟ عرب میں کافروں کے وجود پر بحث، صفحات ۸۰۔ سائز خورد،

(۱۸) حرمت مسجدہ معظم : غیر خدا کو سجدہ تعظیم کے حرام اور سجدہ تعبدی کے کفر ہونے پر شافعی بحث اور فقہی دلائل پر مشتمل نہایت مفید رسالہ، صفحات : ۱۶۱۔

(۱۹) گلدستہ مشنوی : مولانا جلال الدین محمد دی جو مولانا دہلوی کے نام سے مشہور ہیں ان کی مشنوی معنوی کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہے تمام زبانوں میں، یہ مشنوی آپ کے مرید خاص حسن حسام الدین چکری کی فرمائش پر لکھی گئی اور سس سال کے عرصہ میں پانچ تکمیل کو پہنچی مولانا کی ولادت ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ھ میں ہوئی اور وفات سنہ ۱۰۰۵ھ کو بتاریخ ۵ جمادی الآخرہ بمقام قونیہ (ترکی) واقع ہوئی۔

گلدستہ مشنوی اسی مشہور عالم مشنوی کی ایک انشائیہ کو مشتمل ہے۔ جسے پہلے شیخ نے گلدستہ مشنوی اور گزاد مشنوی کے نام سے دو قسطوں میں شائع کیا تھا، پھر بعد میں دونوں کو یکجا کر کے گلدستہ مشنوی کے نام شائع فرمایا، مشنوی مولانا کے زعم جو دلچسپ ایمان افروز حکایات و حکمت پر مشتمل ہے اور حد درجہ سنی و مونیہ جو اس کا گویا طرہ و سلی ہے اس کی ازلیت و ابدیت کا اظہار کیا جا سکتا ہے، ہر حکایت اصل فارسی میں اطراپ (دہلوی) کی ہے کے ساتھ ساتھ تکرار و دوایں حضرات بھی ہر آسانی پر آمین پھر اس کا دلکش اور عام فہم ترجمہ کر کے حضرت فقیر ملت نے اس کو عام تر اور مفید تر بنا دیا ہے، صفحات : ۹۶، ساڑھو سولہ۔

(۲۰) سوانح لطیف : یہ شہید الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ قدس سرہ بانی ادارہ فیض الرسول بلاؤں شریفین کے مرشد و اموات قطب وقت حضرت شاہ جواد لطیف سحر مشنوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے عمقر و ملت زندگی پر مشتمل ہے، صفحات : ۱۶۱۔

حضرت فقیر ملت دامت برکاتہم کی تصانیف کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ عام فہم ہوتی ہیں اور علمی مباحث بھی حضرت فقیر ملت آسان و سلیب میں پیش فرماتے ہیں جو آپ کی تمام تصانیف ہاتھوں ہاتھ میں رہی ہیں اور ہندوستان کے ملاوہ پاکستان میں بھی اکثر تصانیف چھپ کر مقبول ہو چکی ہیں کئی کتابیں ہندی زبان میں بھی منتقل ہو چکی ہیں، مثلاً : انوار الہدیہ، انوار الخیریت، مختصر فیصلہ، یہ کتابیں تو چھپ چکی ہیں۔ اور بد مذہبوں سے لڑنے ہندی میں مذہب ہے۔ ضرورت ہے کہ حضرت فقیر ملت کی دیگر کتابیں بھی

ہندی بلکہ انگریزی و گجراتی اور پنجابی زبانوں میں شائع ہوں۔
 بچوں کے دینی نصاب پر لکھی ہوئی آپ کی کتاب ”تورانی تعلیم“ قاعدہ اول تا پنجم پر انگریزی
 درجات میں نہایت مقبول ہے اور براعظم ایشیا کے علاوہ امریکہ، افریقہ، انگلینڈ اور بالینڈ
 وغیرہ ممالک میں بھی داخل نصاب ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور مقبولیت و عطا فرمائے۔ آمین۔

اصلاحی خدمات

حضرت فقیہ ملت و امت برکاتہم العالیہ اس حدیث رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر پڑی

حدیث کا معنی ہے۔

تم میں جو کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو مجھے سکھ
 اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے اور اگر اس کی استطاعت
 نہیں تو اس کو زبان سے روک دے اور اگر اس میں بھی ملوث
 ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا
 گزدر ترین درجہ ہے۔

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
 يَكُونُ لَكُمْ رِجَالٌ مُّسْتَعِينُونَ
 فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ
 غَضَبُ اللَّهِ وَكَانَ فِي الْأُمَمِ
 لَشَرٌّ مِّمَّنْ لَّمْ يَفْعَلْ
 (مشکوٰۃ)

حضرت معنی صاحب کے چش نظر یہ حدیث بھی ہے۔

جب حقے ظاہر ہوں اور بے دینی پھیلنے لگے اور ایسے
 موقع پر عالم دنیا علم و ظاہر کرے تو اس پر اللہ
 کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے
 اللہ تعالیٰ نہ اس کا شر من قبول کرے نہ
 اور نہ نفع۔

إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنَةُ أَوْ قَالَ الْإِلْحُ
 فَلَمْ يُظْهِرِ الْعَالِمُ حُلْمَ عَالِيهِ
 لَفَتْهُ الْمَلَكُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
 أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا
 وَلَا نَصْرًا
 (مسواحن حرمۃ ص ۲)

ان دونوں مذکورہ حدیثوں کی روشنی میں حضرت فقیہ ملت پوری قوت اور توجہ سے امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر پر کاربند ہیں۔ اور دعاہست و مصلحت سے دور رہ کر اعلان حق میں کسی کی پروا
 نہیں فرماتے۔ اس کے لئے تصانیف بھی گواہ ہیں۔ اور آپ کے کلمہ کلام و اعظا بھی خاص طور

سے آپ نے اپنے گاؤں اور جماعت کو بہت سی بدعات اور خلاف شرع رسموں سے پاک کرنے میں جو کوشش فرمائی ہے وہ قابل رشک اور لائق تقلید ہے۔ آپ نے جن بدعات و خرافات کا تفریخ و تخریب فرمایا ہے اللہ کی عترت فرست دے گا کیا جاتا ہے۔

① فرخدا کو سجدہ عظیمی موام اور سجدہ تعبدی کفر ہے۔

② گستاخان رسول، حلال کے دیوبند اور ان کے پیروکاروں کی تردید۔

③ تعزیہ اور اس سے متعلق عجم کی خرافات کا رد۔

④ فاسق و بد عمل اور شریعت کا مذاق اڑانے والے پیروں کی مخالفت۔

⑤ بد مذہبوں اور بد عقیدوں کے وہاں رشتہ داری کی حرمت و مذمت بیان کرنا اور اس مسئلے میں سفیدوں کی رہنمائی کرنا۔

⑥ شادی کی بری رسموں کے خلاف احول حق۔

⑦ خواجہ شمس کے تہوار کے نام سے پھیلائی ہوئی برائیوں کا قلع قمع کرنا۔

⑧ ادھر اسی اور دیگر حرام تہائز اشیا نہ نہیں لوگ عام طور سے کہتے ہیں ان کی حرمت مذمت فرمائی اور کتاب چھاپ کر اس کے مسئلے کو عام سے عام کر دیا۔

⑨ سوام، چہلم وغیرہ کے موقع پر عام مردوں کے نام بھال خواب کی دعوت کی روک تھام کرنا اور صحیح مسئلے پر عمل کی تلقین کرنا۔

⑩ دیوبندیوں اور دیگر گمراہ مصنفوں کی مروجہ کتب مثلاً، ہمیشی زبور، مفتاح الجن، راہ نجات وغیرہ کے خلاف تحریک چلا کر نئی کتب بالخصوص بہار شریعت، قانون شریعت، الا اور شریعت و جزہ کو رد و ابطال دینا۔

⑪ قرآن شریف مع ترجمہ اعلیٰ حضرت مد سہل سرہ اور بہار شریعت از مجدد الشریعہ علیہ الرحمہ میں جو کتابت کی اخلاط طبعی آ رہی تھیں آپ نے ان کی نشاندہی فرمائی اور رسائل و اخبارات کے ذریعہ قوم کو آگاہ کیا۔

اصلاحی پیغام طالبان علوم دینیہ کے نام

حضرت فقیر ملت و امت برکاتہم نے طالبان علوم دینیہ کے نام جو اصلاحی پیغام نشر فرمایا ہے وہ آپ زور سے لکھنے کے لائق ہے۔ ذیل میں اس کا اختصار پیش کیا جاتا ہے۔

- ① علوم کے ساتھ خدمت دین کو زندگی کا مقصد قرار دے دو حصولِ زور کو مقصد زندگی نہ بناؤ۔
- ② مسجدِ مبارک سے کے لازم کے معنی میں عالم نہ بنو نائبِ رسول کے معنی میں عالم بنو۔
- ③ قرآن مجید اور حدیث شریف کے ساتھ فکر کا زیادہ مطالعہ کرو۔
- ④ علمائے اہلسنت خصوصاً اعلیٰ حضرت امامِ کرام رحمۃ اللہ علیہ والرحمۃ والرفقہ کی تعظیمات کا مطالعہ کرو۔
- ⑤ عالم کی سند مل جانے کو کافی نہ سمجھو بلکہ زندگی بھر تحصیلِ علم میں لگے رہو کہ حقیقت میں علم حاصل کرنے کا زمانہ فراغت کے بعد ہی ہے۔
- ⑥ خود بھی باطل عالم بنو اور دوسروں کو بھی باطل بنانے کی کون مالت کو شش کرتے رہو۔
- ⑦ ہر مذہب اور دنیا دار عالم سے دور بھاگو جیسے شیر سے بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ وہ جان لیتا ہو اور یہ ایمان برپا کرتا ہے۔
- ⑧ گورنمنٹ کے احاق سے مدارس کو بھاؤ کہ اس سے اکثر دینی مدارس دنیا دار ہو گئے اور تعلیم بھی بر باد ہو گئی، اور مکر و فریب سے گورنمنٹ کا بھی بیزاری ہو کہ غدر و بے وفائی مطلقاً سب سے حرام ہے، دین میں بھی ممانعت اختیار نہ کرو بلکہ حق گوئی اور بے باکی اپنا شعار بناؤ۔
- ⑨ اپنے رہنے کو تنگ میں رکھنے اور دوسرے کا بنیاد میں نکلانے کی بجائے دینی کام میں لگاؤ، کتاب میں تصنیف کرو اور انھیں پھیلو اگر اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرو۔
- ⑩ اساتذہ کے حقوق کو تمام مسلمانوں کے حقوق پر مقدم رکھو اور انھیں کسی طرح کی ایذا پہنچانا ورنہ علم کی برکت سے محروم ہو جاؤ گے۔ (خطبہ غم ۵۳۲-۵۳۳ غضا)

محمد عبداللہ بن عثمانی قادری رکنِ ریح الاسلامی مبارکپور،

۲۰ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ ۳ اگست ۱۹۸۲ء

دہلی دہلی۔ آستانہ امام احمد رضا قدس سرہ سوگند رکنِ ریح

جلد اول مکاتیب
محمد بن محمد بن علی

مولانا غلام عبد القادر علوی
شخصیت کا تجزیہ جابرہ

[illegible]

یہودی صوبے کے افاضل میں ہندوستان بطور خاص صوبہ احمد ندر میں انیسویں صدی کی شروعات تک
آگے جانے پر کوئی اس کا شائبہ ہی کوئی فرد نہ تھا۔ جو علمائے فرنگی علی، علمائے میرزا و علمائے دینی گنڈ
علمائے ادویہ، علمائے جبر اکوٹ، علمائے گدھی پڑھنا علماء نے انیسویں صدی کے شروع کے سلسلہ میں قوت
دی ہیں اس کی تفصیلات تاریخ کے سینوں میں محفوظ ہیں جس کا مطالعہ اب بھی دولوں کو سکون اور
شکابوں کو سرور دی صرف نہیں بخشا بلکہ ان نفوس قدر سے کہ قوت قدم پر پڑنے کا سانحہ جذبہ بھی پیدا
کرتا ہے۔

خلع یعنی صوبہ اترکھنڈ کا اکثر آبادی والا خلع ہے یہ خلع بھی اپنے پڑوسی اضلاع کی طرف بکھری رہا ہے جس کا نام ہے البتہ مذہب سے لگاؤ اور دین سے وابستگی اس خلع کے لوگوں کی ہر وہ میں خوب لگن

رہی ہے۔ پندرہویں صدی عیسوی میں جب ہنگری کا ہندوستان میں فروغ ہوا تو اس وقت مشہور ہنگرت کبیر داس (م ۱۵۱۵ء) نے بستی ہی میں موضع منگھر کے مقام پر اپنی زندگی کا آخری لمحہ گزارا وہیں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے^(۱)

منلیج بستی اور ملک نیپال کی سرحد پر یعنی بوللاؤ کیل و ستوے مشہور ہے بودھ دھرم کے بانی گوتم بودھ جن کا اصل نام سدھارتھا تھا، متنازع ہیں پیدا ہوئے ان کی تعلیمات سے ان کی شخصیت کے تقدس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اسی تقدس کے پیش نظر بعض اہل الرائے نے قرآن پاک میں ذوالکفل سے ملاؤ کیل و ستوے پیدا ہونے والے گوتم بدھ ہی کو لیا ہے اس منلیج کی قدیم آبادی ان ہی کے معتقدین پر مشتمل تھی یہاں کے بیشتر مقامات پر پائے جانے والے کھنڈرات اب بھی بودھ دھرم کی عظمت رفتہ کے غماز ہیں۔ اس تعلیم شخصیت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حکومت انگریزوں نے ۱۸۹۵ء میں منلیج بستی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے وہ حصہ برسرحد نیپال سے ملتا تھا اس کا نام "سدھارتھ پور" رکھ دیا ہے^(۲)

منلیج سدھارتھ پور میں اشاعت دین حق کا سہرا اعلیٰ نے دیا نہیں اور بزرگان دین کے سر ہے ایک نکلنے میں سید احمد رائے بریلوی کے کچھ معتقدین اسلام کے نام پر اپنے انکار و نظریات کی ترویج و اشاعت میں ضرور شہک تھے لیکن باطنی اسلام کی شیعہ حق و صداقت سے اس منلیج کو روح و تاباک کرنے میں ان جرمگان دین کا لکھنؤ کرنا دلدادہ ہے جو گوشتہ عزلت میں رہ کر خاموش انداز میں اشاعت دین شہین میں مصروف تھے اسی نے ان کے کردار سزا کا ناموں کا حاملہ نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ وہ صوفی علماء جنہیں ہم جہت فروغ اسلام دیکھنے کی تمنا نے چین سے نہ چلنے دیا، شاہانہ و زہدہ ہر مذکر کے قریب و دور کا نام سے تعلق "دعا علیہ السلام" کے کلام فریضہ انجام دیتے تھے۔ ایسے لوگوں میں تقریباً کچھ سال تک مسلسل یکجہ روئی کے ساتھ جرنیلان جماعت والا کرنے والے عابد شہباز محمد والدہ شعیب الاولیاء صوفی شاہ محمدیہ علی تقدس صوفی المولیٰ محمد (م ۱۳۸۵ھ) کی ذات گرامی سرفہرست ہے۔ اس دعویٰ کی دلیل میں حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۹۹۰ء) کا یہ قول برکت ہو گا۔

"شیخ الشیخ شعیب الاولیاء مدظلہ حق حضرت صوفی شاہ محمدیہ علی علیہ الرحمۃ والرضوان اس

(۱) ڈاکٹر غلام محسنی انجم - تذکرہ علماء بستی مست فیض آباد ۱۳۸۵ھ

(۲) ڈاکٹر غلام محسنی انجم - جغرافیہ منلیج سدھارتھ پور مست بستی ۱۳۹۹ھ

نعمتی، حضرت مولانا نعیم الدین احمد رضوی، حضرت مولانا مفتی بلال الدین احمد امجدی، اور حضرت قاری مل مس
نہی جیسے اسباب فضل و کمال کے زیر سایہ کہ جس نظام کی تشکیل کی اور ۱۳۹۵ھ میں علمائے دہلی نے
مقدس اہتماموں سے دستور فضیلت سے فائدے گئے۔^(۱)

تدریسی و تنظیمی ذمہ داریاں درس نظامی کی تشکیل کے بعد ملوی صاحب کی کئی کئی اصلاحات
کے پیش نظر ادارہ کے اراکین نے ۱۳۹۵ھ میں آپ کو منصب تدریس

سپرد کر دیا۔ آپ نے اسی ادارہ میں متوسلات سے لے کر چھٹی کتاہ تک بڑی خود اعتمادی کے ساتھ درس دیا
۱۳۹۵ھ میں جب ادارہ فیض الرسول کے منبر عالی جناب مولوی محمد فاروق یار ملوی کا انتقال ہو گیا تو ایک
بار پھر ادارہ کے اراکین کی ہنگامہ انتخاب، اس اہم ذمہ داری کا بحسن و خوبی انجام دی گئی آپ پر بڑی
اور بھاری ذمہ داریاں ۱۳۹۵ھ میں تدریسی و تنظیمی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر باضابطہ منبر کے عہدہ کو سنبھال لیا جسے آپ
یومِ محرمِ حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے کر ادارہ کو دن و رات چوٹی کی ترقی بخش رہے ہیں۔

ادارہ کے نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لئے دو عہدے برسرِ اہم ہوتے ہیں ایک منبر دوسرا ناظم ادارہ
حضرت مولانا صوفی شاہ محمد صدیقی یار ملوی برسرِ اہم تدریس و تنظیمی ذمہ داریاں ۱۳۹۵ھ میں آپ کو اہم منصب پر
فائز ہونے کے ساتھ ناظم ادارہ کے اہم فرائض بھی انجام دیتے رہے لیکن ادارہ جب ۱۳۹۲ھ میں مطابقی
بہرِ غرضی ۱۳۹۲ھ کو جب ان کا وصال ہو گیا تو ان کا جگہ ناظم ادارہ فیض الرسول نے اپنی خانقاہ
شعب الاولیاء حضور سیدنا شاہ محمد اعلیٰ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی رہبرگی بابت خانقاہ سورہہ مدہ ۱۳۹۲ھ
کی ہدایت کے مطابق بہرِ غرضی ۱۳۹۲ھ کو غازی آباد میں اعلانِ مریدین، مستحقین اور عام مسلمانوں کو جمع کیا پھر حسب
ضابطہ رہبرگی آئی ہوئی جماعتِ مسلمان میں سے چالیس افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے ۱۳۹۲ھ
باتفاق رائے آپ کو خانقاہ فیض الرسول کا سجادہ نشین نامزد کر دیا۔^(۲)

ادارہ کے اصول و ضوابط کے مطابق چونکہ سجادہ نشین ہی ادارہ کا ناظم اعلیٰ ہوتا ہے اس لئے
ناظم اعلیٰ کی اہم ذمہ داری بھی آپ کے سپرد ہو گئی اس وقت ملوی صاحب ادارہ اور خانقاہ دونوں کے
اہم عہدوں پر فائز ہو کر ترویج و ارتقاء کے سلسلہ میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ بحمدِ تعالیٰ آپ کی

(۱) ناظم ادارہ مولانا نعیم الدین احمد رضوی، حضرت مولانا مفتی بلال الدین احمد امجدی، اور حضرت قاری مل مس
(۲) فیض الرسول پاکستان، جنوری ۱۳۹۲ھ ص ۱

تعمیری سرگرمیاں

مسلم قیامت میں امداد دینا دونوں تعلیمی تعمیری اساتذہ تعلیمی ہر مادی پروری طرح سرگرم مل رہے۔ سابق سجادہ نشین حضرت مولانا صوفی محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سجادہ کی اور نظامت کے مسئلہ کو لے کر ادارہ فیض الرسول کیچہ دونوں اطراف قری کی جگہ پر لیکن فضل خداوندی سے کچھ ہی دنوں بعد یہ افتخاری دودھ چو گئی اور طلوی صاحب پرچہ اذان کو لڑھکے دینے میں مصروف ہو گئے بعض ناقص علماء کو مل کر کیا ادارہ بعض علماء کو مل کر کیا ادارہ کمالی تعمیراتی سرگرمیوں کے حوالے سے انھیں کئی غور و خوض کا سامنا کرنا پڑا خاص طور سے ادارہ کتب باطنی سے حلقہ کاروں کے لوگوں نے کئی مادی بنیاد کے مسئلہ ادارے کو متزلزل کرنا یا انکار کرنا شروع کیا اور شیعہ عناصر کے لئے جو کوششیں ہوتی تھیں انھوں نے بھی مدد فرمائی ادارہ کی کل ذمہ داری کا احاطہ کر گئی ایک پریشانی یہ باطنی کرا کے ہی آہم رہا اس کے علاوہ ادارہ کا مسئلہ گینٹ اسپتال کو کھانا وغیرہ کی دوسری خدمت ادارہ پر پیش و پسینہ ہو جانے کو لہذا ہر شکل ادارہ کی مدد و مددگار کی تعمیر کیا کے بڑا دل شہرت کی سرزنش پر طوم و فوٹوں کا ایک چہرہ بیا بیا ہے اور ہر اس شہر کو خوب سے خوب تر بنانے کا عزم رکھتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں

جس زمانے میں حضرت مولانا تاج الدین احمد رضوی دارالعلوم فیض الرسول میں مدرس اول تھے اس زمانے میں ادارہ کا تعلیمی میدان ڈاؤن پائیا ملک کے طول و عرض میں اس ادارہ کی شہرت پھیل گئی آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔ لیکن جب آپ اس ادارہ سے سکندرش ہو کر مدرسہ طوفیہ فیض العلوم پڑھیا پڑھ گئے تو ادارہ کا تعلیمی میدان بھی مضافات و غور و خوض ہو گیا تھی طلبہ کی تعداد میں بڑھ گیا ایک ملک کی احساس ہونے لگا تھو حضرت مولانا احلام علیہ السلام طلوی نے جب ۱۹۶۵ء میں مجدد اہتمام منہاجہ اور حیثیت شہر کام کر شروع کیا تو ادارہ کے تمام امداد پر آپ نے یکسر توجہ فرمائی جس میں آپ قریباً ہر مادی پر کامیاب ہے ادارہ کے تعلیمی میدان کی کو صرف نہیں اون پر کیا بلکہ آپ کی کوششوں سے کچھ نئے تعلیمی شعبے بھی منصفہ شہر پڑ گئے۔ طلوی صاحب کے مجدد اہتمام منہاجہ لانے کے قبل دارالعلوم فیض الرسول میں حدود مختلفہ کے طلبہ تھے کی دعوت کے بغیر مکتا کہتے مسجد ایک کی طلوی صاحب دوسرا آئی تھو تھو لایہ کی اجمیت کے شہر

ہر طالب علم کے لئے تجویز کا جائز لازم قرار دے دیا اور اس کے لئے عمدہ تجویزین کا انتخاب کر کے شعبہ تجویز کو کافی اہم بنا دیا اور اس کے علاوہ درس و نظام کے متوسط درجات تک کے طلبہ کو تجویز بحیثیت ایک مضامین کے بھی پڑھایا جانے لگا تاکہ ادارہ کا ہر سند یافتہ طالب علم مسائل شرعیہ سے صحیح واقفیت کے ساتھ مجرور قرآن بن کر بطور احسن فریضہ لامت بھی انجام دے سکے۔

تعلیمی سرگزینوں کے حوالے سے یہ بات انتہائی قابل ذکر ہے کہ مولانا غلام عبدالقادر علوی ادارہ تجویز میں اس نظام تعلیم کو بھی رائج کرنا چاہتے ہیں۔ جسے عصر حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے تاکہ

اس ادارہ کے ہر فاضل شدہ طالب علم کا رشتہ دولت دین کے حصول کے ساتھ دولت دنیائے مریضہ ملے مگر علوی صاحب اپنے ان ذہنی خاکوں میں رنگ بھرنے میں کامیاب ہو گئے تو شاید یہ ادارہ دنیا کے

سفینت ہی کا نہیں بلکہ عالم اسلام کے ان چند اداروں میں سے ایک ہو جائے گا جنہیں انجمنوں پرگنا جانے کا۔
تعلیمی و اشاعتی خدمات
 عصر حاضر کا ہر فرد میں تصنیف و تالیف کا شغلہ دشوار طلب رہا ہے تصنیف و تالیف جیسی غار زار فادی میں قدم رکھنا اور ہر

مولانا ہر دامن پہاتے ہوئے مصنفین کی اس کاوش کو تار تین کے ہاتھوں تک پہنچا دینا ہر کس و نا کس کی بس کی بات نہیں۔

کوئی معیاری کام کرنا یہی ہی مشکل ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ طباعت کی تمام تر غریبوں کے ساتھ اس کاوش کو منظر عام پہلانے کی بات ہے کہ نظام عبدالقادر علوی تصنیف و تالیف سے صرف دلچسپی ہی نہیں رکھتے بلکہ طباعت کی تمام تر محنتوں کے ساتھ اسے شائع کرنے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں۔ شاید انہی وجوہ

کے پیش نظر والا علوم فیضیہ الرسول میں اضافہ و اضافہ اور اصلاحات کے قیام کا اعلان ہوا اگرچہ ان دونوں شعبوں کا بنیادی خاکہ حضرت مولانا عبد الرحمن احمد رضوی نے تیار کیا تھا مگر کسی وجہ سے ان خاکوں میں

بہر طور تک نہ بھرا جاسکا اس لئے اس ادارہ کے ساتھ وہ خاکے نیا سفیا ہو گئے لیکن اس اشاعتی شعبہ کی اہمیت اپنی نگر مسعودی حضرت مولانا مفتی بلال الدین احمد امجدی نے اس مسئلہ کو پھر سے اٹھایا اس سے

متعلق ارباب علم و فضل کی کئی نشستیں منعقد ہوئیں امجدی صاحب نے اس کی دائمی اہمیت و ضرورت سے ارکان مجلس کو صرف روشناس ہی نہیں کرایا بلکہ اس شعبہ کے قیام کی خاطر ہر طرح کا زمانہ جدوجہد بھی کرنے لگے مفتی صاحب کی مسلسل جدوجہد سے علوی صاحب کو اپنی گونا گوں مصروفیات سے کچھ وقت اس کے

نے مخصوص کرنا پڑا طوی صاحب کی اس مخلصانہ توجہ اور قابل قدر کاوش نے سہول پر شرم اور سونے پر
سہاگہ کا کام کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ طوی صاحب نے اچھی صاحب کی سرپرستی میں جس حضرت مولانا جلال الدین
دعویٰ کو خواب برائوں نے انکار تصنیف و تالیف سے متعلق دیکھا تھا شرمندہ تعبیر کرنے میں کامیاب
ہوئے۔

مولانا طوی کے اس عظیم الشان کارنامے کو جس قدر سراہا جائے کہے انکار کی تو جہاں طرف نہ ہوگا
یہ خدا ہے جسے حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد دہلوی نے کئی سال مسلسل عزت کر کے مستحقین کو سہاگہ
فرمائی ہے ان کے اہل خانہ کو کچھ نظر لازم کر کے کہانے کہانے کے دوست ہمدرد کا شکار ہو جاتے۔
خدا کی فیض اور سہولت ثانی اس شائستگی مسلسل دہلوی کو دی ہے۔ مولانا تعالیٰ جلد اول کی طرح اس جلد ثانی
کی قبولیت عامہ کا دہرہ عنایت فرمائے۔ (آمین)

ناہارہ فیض الرسول جس کا جواز عرم المومنین ۱۳۹۵ھ میں ہوا تھا اس ناہارہ کا آگے ہے
اسلامی، اخلاقی، ادبی مضامین کا حسین گلدستہ ہے کہ شائع ہوتا ہے مولانا طوی اس کو تقریریں کی ادارت
کے لئے فرماتے ہیں۔ اس پر یہ ہے میں چھپنے والے پروردگار نے مضامین سے ان کی فکر لکھ کر
کا اعلانہ کیا جاسکتا ہے۔

ایک وقت تین اہم جہدوں کی ذمہ داری سنبھالنے ہوئے کوئی سیدھی کام کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ
مشکل ترین ہے لیکن اس کے باوجود جہدہ کی مداخلت حسن و خوبی انجام دینے کے علاوہ ایک پاکستانی
مصنف حضرت مولانا مفتی عبدالحق دہلوی کی مرئی تصنیف "دوسرے" کا سلیس اردو میں ترجمہ کر کے
کیا ہے ہر قرات کی ہر مکمل شرح بھی اس کی تصنیف معروفیت کی ناک گواہی ہے مگر طوی صاحب اپنی ہی
معروفیات کا تقویم اساحصہ تصنیفی اس کی طرف دیکھا ہیں تو منطق کی باریک بینی ہر قرات کی شرح کی تکمیل کے
علاوہ بیشتر ایسی معیاری کتابیں ہندو پر آگئی ہیں جن سے عوام و خواص اور طلبہ و اساتذہ یکساں فائدہ
برسکیں گے۔

بیعت و خلافت حضرت مولانا غلام جلال دہلوی کو تاج و تیشہ پوشیہ دونوں سلسلوں میں بیعت و خلافت
مامل ہے جبکہ والدہ ہر شیخ و شاخ حضرت شاہ صاحب قبلہ نے سلسلہ طریقت
محبوبہ و چشمہ لطیفہ میں بیعت کرنے کے بعد خلافت بھی انمول و طے ہے ہر راز فرماتے ہوئے کہا تھا۔

آں عزیز کو مسئلہ مالہ قادریہ مجوسہ و جشیہ لطیفہ کی اجازت و خلافت دیتا ہے کہ جو میرا عورت ان کے پاس کوہ و بیعت کے لئے حاضر ہوا اس سے قہر ہے کہ ان مبارک سلسلوں میں داخل کریں اور مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اسلام و سنت کا متبع بنائیں (۱)

سید العلماء حضرت علامہ سید مال جیلانی دارہ روی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۴۴ھ) نے بھی ملوی صاحب کے سہوکار تاج فضیلت رکھتے وقت سلسلہ برکاتیر کی عقیم دولت سے سرفراز ہوا تھا کہ ملائے شیعی میں ہے۔

(مولانا غلام محمد القادر ملوی نے) ۱۲۹۹ھ میں درس تقاضی کی تکمیل کی اور اسی سال سالانہ جشن و تہوار بڑی کے موقع پر سید العلماء اور ملک کے اکابر ملتان و شاہج کی موجودگی میں سند و تہذیبیت سے نوازے گئے اور اسی موقع سے سید العلماء علیہ الرحمۃ نے دستاویز اپنے کے خود احمد خاندان کے مجمع عام میں سلسلہ برکاتیر کی اجازت و خلافت عطا کی اور آپ کے لئے خاص طور پر دعائیں کیں و اقامہ معروف اس وقت معراج العلوم (مبارک دار) میں انہیں تعلیم تھا اور حسن اتفاق سے اس قریب میں موجود تھا (۱۳)

حضرت مولانا شاہ صوفی محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب تک بقدریات تھے اس وقت تک مولانا غلام محمد القادر ملوی کی فکر ہوا کہ کے خارج و پیرو دیک بھی لیکن ان کے وصال فراتے ہی مجلس عاملہ خانقاہ فیضیہ کے سجادہ نشینی کا اہم منصب بھی آپ کو پختہ طینت، علمی عبقریت، شرافت نفس اور حسن تدبیر کے خوش نظر مجمع عام میں سپرد کر دیا۔ مولانا ملوی اب بحیثیت ناظر اعلیٰ و منبر دار العلوم یعنی المرسل اگر ایک طرف اذانہ کی حمد و جہت ترقیاتی سرگزینوں میں بڑھ چلا کہ حد لیتے ہیں تو دوسری طرف دامنِ ارادت سے وابستہ ہونے والے سرچرین کے علاوہ حاتم المسالین کو رشاد و ہدایت کا یہ غام بہنچا کہ سجادہ نشینی کا اہم فریضہ بھی نبھا دے ہیں۔ مولانا تقاضی مولانا غلام محمد القادر ملوی کو عرض عطا کرنے کے ساتھ ساتھ بھی مدد بھی فرما سکتے کہ خانقاہ قادریہ دونوں مراکز سے اشاعت دین حق کا اہم فریضہ انجام دے کہ والد ماجد شیخ المشائخ شعیب الاولیاء حضرت صوفی شاہ محمد یار مل رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کر سکیں۔ (۱۴)

(۱) مفتی جمال الدین احمد بھٹوی۔ فتاویٰ فیض المرسلین جلد اول ص ۱۱۰ دہلی ۱۳۹۱ھ

(۲) ڈاکٹر غلام محی الدین نجم۔ تذکرہ علمائے بیسی جلد اول ص ۱۱۱

[illegible]

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۱۴۳	شوہر چند چوہدری کی اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی۔	۱۶۳	کے ساتھ اس کا نکاح کرنا جائز نہ ہوگا۔
۱۴۴	زبان طلاق دیکر اور تحریری طلاق دینے کو کیا حکم ہے؟	۱۶۴	ناچاند طور پر صورت دیکھنے والے کو بیکٹ کر دیا گیا تو کم سے کم صاحب بیوی میں تم کو طلاق دیتے ہیں۔
۱۴۵	حاصل طلاق دی تو نکاح وائج ہوگا؟ اور ایک دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟	۱۶۵	تو کیا حکم ہے؟
۱۴۶	کٹھ سے طلاق دے کر دوسری شادی کر لی تو؟	۱۶۶	صحت مسلمان کے ساتھ ہونے والی شوہر چند کے ساتھ ہوگا
۱۴۷	بکری کے جھڑپ نے نکاح کو ختم کیا کیا اجازت دے دی تو؟	۱۶۷	کی شوہر کو نکاح دینے والا اس کا کام لینے سے صحت نکاح سے نکل گیا؟
۱۴۸	بیوی ہندو کے ساتھ فرزند ہوئی کیا شوہر پھر اسے نکاح مجدد کر سکتا ہے؟	۱۶۸	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۴۹	میں بیوی ایک ہی جگہ رہتی تھی مگر دونوں کو یہاں سے نکاح نکال دیا تو؟	۱۶۹	صحت نکاح نکال کر دیا تو؟
۱۵۰	بچہ نکاح میں نہیں ہوئی پھر ایک ایک میں نکاح کیا تو؟	۱۷۰	صحت نکاح میں ہے شوہر نے طلاق دی تو وہ کیا کرے؟
۱۵۱	انکھ کو دیکھ کر ان کی امان دینے والا مرد ہو گیا اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی۔	۱۷۱	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۲	تین طلاق دی پھر وہاں ساتھ نہ چاہتے ہیں تو؟	۱۷۲	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۳	طلاق دیکر دو سال بعد نکاح کی صورت کو بیکٹ کر لیا تو؟	۱۷۳	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۴	میر نکاح میں بیوی کی طرح رہے والوں پر کیا حکم ہے؟	۱۷۴	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۵	مرد والوں کی بیوی کو نکاح دے لیا مگر شوہر طلاق نہ نکالنے سے نکاح نکال کر دے تو؟	۱۷۵	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۶	خود بیوی نے نکاح ترک کیا تو طلاق دی پھر نکاح ہوا تو؟	۱۷۶	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۷	طلاق شوہر کے غم سے نکاح ہوئی تو نکاح کی اجازت ہے؟	۱۷۷	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۸	دوسرے نکاح دے گا تو نکاح کی طلاق دی تو کیا حکم ہے؟	۱۷۸	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۵۹	مرد سے طلاق وائج ہو جانے کا حکم کیا ہے؟ اگر شوہر طلاق نہ نکالے تو؟	۱۷۹	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۰	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۰	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۱	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۱	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۲	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۲	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۳	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۳	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۴	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۴	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۵	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۵	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۶	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۶	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۷	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۷	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۸	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۸	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۶۹	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۸۹	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۰	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۰	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۱	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۱	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۲	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۲	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۳	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۳	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۴	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۴	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۵	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۵	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۶	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۶	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۷	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۷	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۸	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۸	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۷۹	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۱۹۹	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟
۱۸۰	مرد سے طلاق دے کر نکاح کرے تو؟	۲۰۰	نکاح سے پہلے بیوی کو نکاح دینا ہوں تو کیا حکم ہے؟

[illegible]

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۱۱	کب لوگ دیکھیں تو کیا حکم ہے؟	۲۰۰	یہ یس نے جو قرآن میں مرتبہ طلاق دلوئی تو؟
۲۱۲	کب طلاق طلاق سے طلاق کا حکم نہ ہوگا؟	۲۰۱	یہ یس کی کج فہمیت میں کہ طلاق دو بیویوں میں حکم نہیں
۲۱۳	دھوکا سے سادہ کاغذ پر خط لکھ لیا اور پھر اس پر طلاق لکھ لی تو؟	۲۰۲	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟
۲۱۴	طلاق کے تحت پر مبنی نہیں	۲۰۳	یہ یس کی صورت میں کہ طلاق نہیں ہوئی؟
۲۱۵	مات میں طلاق ہوئی کہ نہیں؟ اگر چہ تو اس کی صحت کیا ہے؟	۲۰۴	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۱۶	طلاق کی صورت	۲۰۵	تین مرتبہ طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟
۲۱۷	شوہر اور زوجه کے تو کیا مسائل کی گواہی سے طلاق صحت نہیں ہوگی	۲۰۶	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۱۸	شوہر کے تین طلاق دی تو کیا حکم ہے؟	۲۰۷	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۱۹	کس کے طلاق کی صحت سے میرے طلاق کی صحت کیا ہوگی؟	۲۰۸	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۰	تو کیا حکم ہے؟	۲۰۹	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۱	مستند ہو کہ ہم دو کوں لاؤں دیکھئے تو؟	۲۱۰	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۲	صحت سے کہا کہ طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۱	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۳	کہا کہ طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۲	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۴	کہا کہ میرے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۳	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۵	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۴	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۶	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۵	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۷	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۶	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۸	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۷	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۲۹	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۸	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۰	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۱۹	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۱	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۰	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۲	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۱	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۳	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۲	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۴	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۳	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۵	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۴	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۶	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۵	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۷	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۶	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۸	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۷	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۳۹	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۸	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۰	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۲۹	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۱	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۰	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۲	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۱	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۳	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۲	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۴	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۳	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۵	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۴	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۶	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۵	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۷	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۶	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۸	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۷	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۴۹	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۸	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟
۲۵۰	یہ یس کے لئے طلاق دے۔ شوہر کے لئے طلاق	۲۳۹	یہ یس کے لئے طلاق دے دی تو؟

صفحہ	چترست صفائیں	صفحہ	چترست صفائیں
۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲
۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸
۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴
۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸
۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۱	۲۰۱	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
۲۰۳	۲۰۳	۲۰۳	۲۰۳
۲۰۴	۲۰۴	۲۰۴	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۵	۲۰۵	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۶	۲۰۶	۲۰۶
۲۰۷	۲۰۷	۲۰۷	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸
۲۰۹	۲۰۹	۲۰۹	۲۰۹
۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱
۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲
۲۱۳	۲۱۳	۲۱۳	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۴	۲۱۴	۲۱۴
۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۷	۲۱۷	۲۱۷
۲۱۸	۲۱۸	۲۱۸	۲۱۸
۲۱۹	۲۱۹	۲۱۹	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۱	۲۲۱	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۲	۲۲۲	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۳	۲۲۳	۲۲۳
۲۲۴	۲۲۴	۲۲۴	۲۲۴
۲۲۵	۲۲۵	۲۲۵	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۶	۲۲۶	۲۲۶
۲۲۷	۲۲۷	۲۲۷	۲۲۷
۲۲۸	۲۲۸	۲۲۸	۲۲۸
۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۰	۲۳۰	۲۳۰
۲۳۱	۲۳۱	۲۳۱	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۲	۲۳۲	۲۳۲
۲۳۳	۲۳۳	۲۳۳	۲۳۳
۲۳۴	۲۳۴	۲۳۴	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۵	۲۳۵	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۶	۲۳۶	۲۳۶
۲۳۷	۲۳۷	۲۳۷	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۸	۲۳۸	۲۳۸
۲۳۹	۲۳۹	۲۳۹	۲۳۹
۲۴۰	۲۴۰	۲۴۰	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱
۲۴۲	۲۴۲	۲۴۲	۲۴۲
۲۴۳	۲۴۳	۲۴۳	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۴	۲۴۴	۲۴۴
۲۴۵	۲۴۵	۲۴۵	۲۴۵
۲۴۶	۲۴۶	۲۴۶	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۷	۲۴۷	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۸	۲۴۸	۲۴۸
۲۴۹	۲۴۹	۲۴۹	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰
۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱
۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۳	۲۵۳	۲۵۳
۲۵۴	۲۵۴	۲۵۴	۲۵۴
۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۷	۲۵۷	۲۵۷	۲۵۷
۲۵۸	۲۵۸	۲۵۸	۲۵۸
۲۵۹	۲۵۹	۲۵۹	۲۵۹
۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰
۲۶۱	۲۶۱	۲۶۱	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲
۲۶۳	۲۶۳	۲۶۳	۲۶۳
۲۶۴	۲۶۴	۲۶۴	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۵	۲۶۵	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۶	۲۶۶	۲۶۶
۲۶۷	۲۶۷	۲۶۷	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۸	۲۶۸	۲۶۸
۲۶۹	۲۶۹	۲۶۹	۲۶۹
۲۷۰	۲۷۰	۲۷۰	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۱	۲۷۱	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۲	۲۷۲	۲۷۲
۲۷۳	۲۷۳	۲۷۳	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۴	۲۷۴	۲۷۴
۲۷۵	۲۷۵	۲۷۵	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۶	۲۷۶	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۷	۲۷۷	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۸	۲۷۸	۲۷۸
۲۷۹	۲۷۹	۲۷۹	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۰	۲۸۰	۲۸۰
۲۸۱	۲۸۱	۲۸۱	۲۸۱
۲۸۲	۲۸۲	۲۸۲	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۳	۲۸۳	۲۸۳
۲۸۴	۲۸۴	۲۸۴	۲۸۴
۲۸۵	۲۸۵	۲۸۵	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۶	۲۸۶	۲۸۶
۲۸۷	۲۸۷	۲۸۷	۲۸۷
۲۸۸	۲۸۸	۲۸۸	۲۸۸
۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۰	۲۹۰	۲۹۰
۲۹۱	۲۹۱	۲۹۱	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۲	۲۹۲	۲۹۲
۲۹۳	۲۹۳	۲۹۳	۲۹۳
۲۹۴	۲۹۴	۲۹۴	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۵	۲۹۵	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۶	۲۹۶	۲۹۶
۲۹۷	۲۹۷	۲۹۷	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۸	۲۹۸	۲۹۸
۲۹۹	۲۹۹	۲۹۹	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰

فہرست مضامین	فہرست مضامین
--------------	--------------

<p>۲۳۹ قرآن کریم کے الفاظ میں سے کس کس نے گناہ ہی نہ کیا۔</p> <p>۲۴۰ دھمکی دینے والے کے سبب طلاق نامہ پر لکھو بلا لکھو</p> <p>۲۴۱ مگر جان سے بچو طلاق کا لفظ کس کا دل میں نہت کہو؟</p> <p>۲۴۲ سینہ پر سوار ہو کر یہ لکھو کہ کس کا طلاق نامہ پر لکھو بلا</p> <p>۲۴۳ کاغذ لیا تو کیا حکم ہے؟</p> <p>۲۴۴ یاد آجیسا کہ طلاق دی ہے یا تین؟ تو کتنی طلاق مانی</p> <p>۲۴۵ ہائے جب کہ ایک خطی کا بیان ہے کہ تین طلاق دی گئی</p> <p>۲۴۶ طلاق کے پتے کے لئے خطی کا بیان دینے والا شوہر یا زنا</p> <p>۲۴۷ ہوگا۔</p> <p style="text-align: center;">فصل فی الطلاق قبل النحول</p> <p style="text-align: center;">فہرست مضامین کی طلاق کا بیان</p> <p>۲۴۸ طلاق دینا ہوں۔ تین مرتبہ کہا تو کون سی طلاق پڑی؟</p> <p>۲۴۹ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں میں نے مرتبہ کہا تو طلاق</p> <p>۲۵۰ کی ضرورت پڑے گی یا نہیں؟</p> <p>۲۵۱ تفریق کی صورت میں فہرست خولہ کی تین طلاق ثابت نہیں</p> <p>۲۵۲ ہوتی۔</p> <p>۲۵۳ طلاق دینا ہوں میں نے مرتبہ کہا تو ایک طلاق ہائے حائض</p> <p>۲۵۴ ہوئی اور نہ خولہ پر طلاق منقطع پڑی۔</p> <p>۲۵۵ فہرست خولہ کو چوں کہا کہ میں طلاق نہیں دی تو سب حائض</p> <p>۲۵۶ ہو جائیں گی۔</p> <p style="text-align: center;">المحقق کا ملاحظہ</p> <p style="text-align: center;">باب الکناہ</p> <p style="text-align: center;">طلاق کناہ کا بیان</p> <p>۲۵۷ کہا یا میں نے تجھے طلاق دی تو؟</p> <p>۲۵۸ کہا یا میں اپنی بیوی سے یا یا نہ ہوا یا تو ب کہتے ہوں۔</p> <p>۲۵۹ تو کون سی طلاق پڑی؟</p> <p>۲۶۰ پہلے نہ کہی ہوئی کہ میں توئی واسطہ نہیں اور پھر کہا</p>	<p>۲۳۹ حدیث شریفہ۔</p> <p>۲۴۰ طلاق کے لیے گواہ ہوں تو حکومت کی حکم فضول ہے؟</p> <p>۲۴۱ اور شوہر کی قسم معتبر۔</p> <p>۲۴۲ صورت فرار ہوئی اور شوہر کہتا ہے فہرست طلاق نہیں</p> <p>۲۴۳ دوں گا تو؟</p> <p>۲۴۴ حرم بھری کر کے دل سے رو دھو حکومت کے ساتھ مسلمان کیا</p> <p>۲۴۵ کیا ہوتا کہو؟</p> <p>۲۴۶ طلاق طلاق تین بار کہا تو کیا حکم ہے؟</p> <p>۲۴۷ لانا دے دے طلاق پڑی یا نہیں؟</p> <p>۲۴۸ طلاق بات میں طلاق کی ضرورت نہیں۔</p> <p>۲۴۹ دس گناہ مرتبہ کہا؟</p> <p>۲۵۰ کہا تم کو جسے کہو طلاق پڑی یا نہیں؟</p> <p>۲۵۱ کیا طلاق دی تو شریعت طلاق نامہ پر شوہر سے اس پر</p> <p>۲۵۲ دستخط نہیں کیا کہ خولہ کا لفظ پڑا تو؟</p> <p>۲۵۳ دناؤ لے کر یہ طلاق دیتا ہوں طلاق طلاق تو</p> <p>۲۵۴ کیا حکم ہے؟</p> <p>۲۵۵ کہا شوہر کا جڑا ہوا مال کر سکتا ہے؟</p> <p>۲۵۶ طلاق نامہ پر شوہر نے دستخط کیا مگر اس صورت کے بہنو</p> <p>۲۵۷ دیکھ تو؟</p> <p>۲۵۸ کہا یا میں کہو جو ب دیکھ۔ جواب دیکھ۔ تو</p> <p>۲۵۹ کیا حکم ہے؟</p> <p>۲۶۰ حائض میں طلاق دیکھ ہوئی کہ نہیں؟ مگر حائض ہوئی تو</p> <p>۲۶۱ اس کی صحت کیا ہے؟</p> <p>۲۶۲ حائض میں میں نے طلاق دی تو کیا حکم ہے؟</p> <p>۲۶۳ حرم میں شوہر نے کہ حکومت کی صحت تک نہیں تیرہوں</p> <p>۲۶۴ ہے تو یہ صحیح ہے یا غلط؟</p> <p>۲۶۵ جس حوض میں طلاق دی وہ حوض میں شہد ہو جائیں</p> <p>۲۶۶ طلاق کے تمام کے وقت نماز کے ساتھ کھانے کی گائی</p> <p>۲۶۷ پھر کھانے سے طلاق کے کوئی حد شوہر اہل سے</p> <p>۲۶۸ کھانے کا تو؟</p> <p>۲۶۹ جس نے یہ انکار فرما دیا اس کے لئے فہرست پڑی یا نہیں؟</p>
--	--

[illegible]

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۱۸۹	شہر کی حالت کے کسی فرد سے دوسرا کام ہوا تو؟	۱۸۹	رضعی نہیں ہوئی اور بچہ پیدا ہونے پر طلاق دی تو حق
۱۹۰	یہ حالت طلاق ہوئی اس کی حالت دیکھ کر من ہے۔	۱۹۰	بہاؤ نہیں؟
۱۹۱	اگر وہ طلاق نہ ہو تو حالت طلاق میں دوسرا کام ہے۔	۱۹۱	بچہ نہ ہو تو حق کے بعد اس طلاق پر شوہر نے طلاق دیدی
۱۹۲	ختم ہوتی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۱۹۲	اگر اس نے نکاح طلاق سے پہلے کیا؟
۱۹۳	اگر اس نے نکاح طلاق سے پہلے کیا تو اس کی حالت طلاق	۱۹۳	شوہر طلاق سے پہلے طلاق کے بعد دوسری طلاق کی کر لی
۱۹۴	دوسرا کام کیا گیا؟	۱۹۴	طلاق سے پہلے طلاق کی اگر طلاق دی گئی تو طلاق
۱۹۵	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی	۱۹۵	گواہی ہے؟
۱۹۶	ختم ہوئی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۱۹۶	کب طلاق میں طلاق کا شوہر کا نکاح طلاق سے پہلے
۱۹۷	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی	۱۹۷	بہاؤ؟
۱۹۸	ختم ہوئی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۱۹۸	قبول نام کے لئے کیا کرتا ہے؟
۱۹۹	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی	۱۹۹	طلاق دوسرے کا نکاح دوسرے کے بعد دوسری طلاق کی
۲۰۰	ختم ہوئی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۲۰۰	اگر شوہر طلاق سے پہلے طلاق کی تو طلاق سے پہلے
۲۰۱	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی	۲۰۱	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۰۲	ختم ہوئی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۲۰۲	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۰۳	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی	۲۰۳	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۰۴	ختم ہوئی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۲۰۴	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۰۵	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی	۲۰۵	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۰۶	ختم ہوئی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۲۰۶	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۰۷	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی	۲۰۷	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۰۸	ختم ہوئی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۲۰۸	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۰۹	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی	۲۰۹	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی
۲۱۰	ختم ہوئی ہے جو کوئی دینے والا اس کا حکم؟	۲۱۰	اگر اس نے نکاح طلاق کے بعد دوسرا کام کیا تو اس کی

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۳۷	حقوق دے کر کئی چالاک مگر طوالت اس کے گھر کی نہیں سارے دن اس کے گھر میں اس نے حقوق نامہ لکھا تو عدت کب سے مافی ہائے کی؟	۳۰۰	حاصل عدت کی مدت کیا ہے؟ طلاق والی عدت کی مدت تین مہینہ تیرہ روز خطبے دوسرے کی عدت چھ روزہ عمل ظاہر ہوا پھر کچھ بیوہ ہوا اس کے بہت بعد شوہر نے طلاق دی تیس دن بعد ایک ماہ سے نکاح پر تھوہ ہوا؟
۳۸	دوسرے کے پاس دی گئی اس کے بعد شوہر نے طلاق دی تو عدت کب سے کہیں؟	۳۰۱	بہار شریعت میں ہے نا ایسے کے لئے عدت نہیں اگرچہ حامل ہو۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ حالت عمل میں طلاق دی اور کچھ مہینے بعد دوبارہ نکاح تو عدت ختم ہو گئی یا نہیں؟
۳۹	میاں بیوی کو انکار ہے کہ میں نے ایک دوسرے کو بائند نہیں کیا بلکہ کچھ مہینے بعد طلاق دی تو عدت واجب ہے۔	۳۰۲	طلاق منقطع ہو گئی اس کے بعد کچھ مہینے بعد دوبارہ نکاح کیا جائے؟
۴۰	صحبت نہیں کی کہ طلاق دے دی تو عدت ہے یا نہیں؟	۳۰۳	ایک مہینے بعد دوبارہ نکاح تو عدت ختم ہے؟ غلط فہم ہے یا عدت واجب ہے؟
۴۱	شوہر کو کچھ روز دوسرے کے پاس کاٹھا لانا ہوا تو عدت کے بعد نکاح کیا جائے؟	۳۰۴	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۴۲	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۰۵	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۴۳	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۰۶	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۴۴	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۰۷	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۴۵	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۰۸	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۴۶	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۰۹	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۴۷	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۱۰	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۴۸	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۱۱	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۴۹	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۱۲	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۵۰	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۱۳	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔
۵۱	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔	۳۱۴	شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت ختم ہے۔

بَابُ التَّسْبِیْ

تَسْبِیْہُ النَّسَبِ

شوہر نے طلاق دی تیس سال بعد دوبارہ نکاح کیا تو عدت
ختم ہے۔

[illegible]

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۳۱۱	پیر صبیح چوڑا تاج ہے۔	۳۰۵	جم بیس دسے گرم خیر نہ لایا سونے تو رنگ کا نفع لینا کیا ہے؟
۴	پایہ نے عرض سلطنت سے ہے کہ لاکھوں کو کل مانگا دو دے کر قید دے عداوت کو فروغ دے کہ پاؤں سے صبیح	۴	حرام چور خیر کو دینا کیا ہے؟
۴	چوڑا تے کا مشرب گنہگار ہو گا۔	۴۰۶	ہندوستان و اسلام ہے یا دارالکفر ہے؟
۴	دوسروں کے تاج پہنوں سے ہانی بھرنا کرینا اور دھوکہ دینا ناگوار نہیں۔	۴	چنگ کی بیخ لینا جائز ہے یا نہیں؟
۴	تاج پہنوں کا وہ صبیح نہیں۔	۴	مسلمان کا کبیت رہنا کے کراس سے فائدہ حاصل کرنا حرام ہے۔
۴	چم سے آویس کے ناکانہ سے رقم نکال کر ایک سو روپے	۴	چند ہی کسم کسم کا کبیت نہ کیا ہے؟
۳۱۲	منیجر کو دے دیا تو؟		
۴	صیت مسئلہ کھیل کر فتویٰ حاصل کر کے عالم کی جگہ عزت کیسے حاصل کرے؟ یہ حکم ہے؟	۴۰۷	باب السِّلْمُ بیخ مسلم کی بیان
۳۱۳	کتاب الاجارۃ	۴	مسلم کی روایت مقدسے خیر چنگ بڑا بدستاب
	اجالہ کی بیان	۴	چنانچہ مسلم کی صحت کے فرائد میں سے ہے۔
۴	سورہ سورہ سے کہ دس سال کے لئے نیک کا کثرت	۴	نئے تاج ہیں اور وہ بھی چنگ کی کھیل آتش کا کھیل
۴	پیر شکر صیت کا چارہ تاج داخل ہے۔	۴۰۸	ان کی حق مسلم تاج کر ہے۔
۴	اور جس میں بھول گئے تھے وہ پیر سے پہلے اور	۴	الغالب علی احکام الشریعہ کا ملحقین
۴	کر لیا ہے؟	۴۰۹	اشیا کا انفرادی اور مجموعی میں غلط اور نہ غلط کا
۴	دوسرے دھان پر مال بھر کے لئے کاشت کا کثرت	۴۱۰	مطلب کیا ہے؟
۴	دینا یا کھنڈا کر لینا؟	۴	حق مسلم کے معنی ہیں چنگ کی شرط قدیم علی حقیقت
۳۱۵	کھیت کو تاج کی رویت کی نہیں جا کر تاج دار یا جا کر صیت	۴	قدیم علی حقیقت یا کھنڈا کر ہے۔
۳۱۶	چنگ کی کھیت کے علاوہ دیگر کھیتی باڑی کیا ہے؟		
۴	کر لیا دوسرے کھیت پر بطور ضمانت چھوڑ لیا جائے	۴۱۱	کتاب الہبۃ
۴	گھاٹ کی دھاتی لینا کیا ہے؟ کہ کشتی سے نہ اترے؟		
۴	عامی صرف اشتعال کی اجرت ہے۔		
۴	کھیتوں کی چرائی چنگ کے دوسرے یا چار چنگ کے؟		
۴	پانی کی تھوڑی کس کے دوسرے؟		
۴	انحصار کا ملحقہ خط		
۳۱۷	اگر تھوڑی کھیتی باڑی لینا کیا ہے؟		
۴	۴ کے کھیتی باڑی کو تاج کی بددعا کیا ہے؟		

صفحہ	چترست مضامین	صفحہ	چترست مضامین
۴۱۲	کے ہاتھ پر لکھا ہے ہاں میں نے یہ سب کر کے اس شہوت شکست ہوئی اب میں توں کیا کرے؟ کیا فریاد ہیں کہ کہیں اس کا تلخ فوہل کو دے سکتا ہے؟	۴۱۸	میر ہند کے قرونِ غالی کو یاد کیا ہے؟ یہاں کے لوگوں نے کون کون کیا کیا ہے؟ سنا ہاں میں توں نے شک کیا کیا ہے؟ لام و مکتان اچھوڑ میں جا پڑے گا میں کو یہ ہے اس میں کو تو اب مٹا ہے یا نہیں؟ اچھوڑا دل منتہم ہے مائل و نہ نہیں یوں کہہ سکتے ہیں اس پر قلب کیا ہے یہ ہے
۴۱۳	ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر	۴۱۹	کتاب الغضب غضب کی بیان جہاں کے ہاں ان کی زمین غضب کی تو غضب نہ لایا جہاں کے ہاں ان کی زمین غضب کی تو غضب نہ لایا جہاں کے ہاں ان کی زمین غضب کی تو غضب نہ لایا جہاں کے ہاں ان کی زمین غضب کی تو غضب نہ لایا
۴۱۴	کتاب الذبح ذبح اور طلال و حرام و اہل و عیال کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر	۴۲۰	کتاب الزہن زہن کی بیان کی ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کی ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کی ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کی ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر
۴۱۵	کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر	۴۲۱	کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر کے ہاں میں نے اس شہوت میں سو گدھا کر رکھنا جا کر

[illegible]

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۴۶۰	بیس دن کے چوتھے؟	۴۵۲	بچہ کی پیدائش سے بیس بیس کا جو حصہ بچہ پر تہ سکتے
•	یا جو بکری کی قربانی کن کیا ہے؟	•	اس کا کیا کیا گیا ہے؟
•	بیس بکری میں نو سالہ دو سالہ کی دوا میں پانی	•	کیا قربانی کے بکری کے کامنت دوا میں ضروری ہے؟
•	پانی پورے اس کی قربانی جائز نہیں۔	•	بکری کے جس بچے نے کیا دوا دھلی یا اس کی قربانی
•	قربانی کا کمال تھوڑے کے دھولے تھے میں لگا کر	•	کن کیا گیا؟
۴۶۱	دوا میں پانی کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟	•	بکری کو پانی پر دیا گیا ہے؟
۴۶۲	یا جو بکری کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟	•	بٹنی کی بکری کے بچہ کی قربانی کن کیا گیا ہے؟
•	جو بچہ ۸ مہینہ کا ہے کو پیرا چوٹی اس کے سال بھی اس	•	قربانی کا بیکر سال بھر کر ہے مگر ابھی کامنت نہیں نکلا
•	کی قربانی جائز ہے؟	•	ہے تو؟
•	بکری پر ۹ مہینے کے تھے دار کا دیا گیا ہو اس کی	•	کیا بچہ کا دوا دھلی یا جو صاحب نہیں ہے؟
۴۶۳	قربانی کن کیا گیا؟	•	کیا تین دن قربانی کا جائز ہیں صرف وقت کے ثابت
•	بیس بیس میں حصہ قربانی اور دوا حصہ عقیدہ کا چوتھ	•	•
•	کیا دونوں کی دوا جائز ہیں۔	•	ایک کے بکری اور ایک دونوں دوا دھلی یا تو اس کی
•	ایک یا دوا میں بکری اور عقیدہ دونوں اور تو گوشت	•	قربانی کن کیا گیا؟
•	کے تقسیم کر رہا؟	•	جس کی طرف سے قربانی کی ہے ہم معلوم نہیں اس کے
۴۶۴	ایک بیس ایک بچہ کے ہم عقیدہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟	•	لوگ کے کام معلوم ہے تو؟
•	بکر کر سکتے ہیں تو گوشت کا تین حصہ کر ہی یا مسلت؟	•	قربانی کا گوشت کا فرق کن کیا گیا ہے؟ اگر کسی نے
•	کیا جائز یا غیر عقیدہ کرنے جو مسلت اور کی طرف کر سکتے	•	و کے دوا تو؟
•	جب کہ کسی کا ایک حصہ چاروں کی کا دوا۔	•	خصوصی جس کے پورے نے سچے کئے ہوتے ہیں ان کی
•	عقیدہ کی دوا کا چھ دن مل رہی ہیں	•	قربانی کیجئے جائز ہے؟
•	حضرت طویل علیہ السلام کی کج بھڑ نہ دوتے ہو اور کھانا	•	خصوصی جس کی دوا میں ایک دن کہہ چاہی اس کی قربانی
۴۶۵	سکے دوا اس کا گوشت دیا گیا تھا؟	•	کن کیا گیا ہے؟
•	جو کہ قربان کا گوشت کیا؟ جائز نہیں اس کی دوا	•	بہار شریعت میں ہے جس کے فائدہ نہ چوں اس کی
•	دوا اسلام نے نہیں کھایا ہے۔ تو اس کے ہاتھ	•	قربان کا چھوٹا اس مذہب کا مطلب کیا ہے؟
۴۶۶	میں کی حکم ہے؟	•	قربانی کا بکرانہ ہے مگر سال بھر میں دوا تو کم
•	کیا کر تین دوا دھلی سے قربانی کا گوشت کھایا یا نا	•	ہے تو؟
•	ثابت ہے؟	•	قربان کے بکرانہ کو کس نے دیا یا پھر دوا تمام چھ چوبیس
•	قربانی کے گوشت لکڑی حصہ غیر ہو سکیں دوا ایک	•	تو کی حکم ہے؟
•	جو بچہ کی پھر اسے میری قرب سب میں تقسیم کرنا	•	عیب دوا یا دوا کی قربانی جائز نہیں تو خصوصی کی قربانی
۴۶۷	کیا؟	•	کیجئے چوکی؟
•	قربانی کی نیت سے بکرانہ یا پھر اسے بچہ کرنا یا نا	•	بکری کا بچہ چھ مہینہ بھر کرے جس پر پندرہ

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۱۰۱	میاں محمد قرآن کی قیمت کا معیار طلبہ پر خریدا کرتا ہوگا	۱۰۱	یہ خدا اس پر ہے کہ جو سچا پکارتا ہو
۱۰۲	قرآن کی کتابیں جو بیٹے کا تپا دے بی بی شاکر کے	۱۰۲	مگر کوشت دینا کھاتا ہے
۱۰۳	پانی شکر کرے	۱۰۳	خود ان کا گوشت نہ دے جس پر ختم ہو کر ہے مگر
۱۰۴	قرآن کا اہل ان کی کتاب کا اہل ہے	۱۰۴	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۰۵	دست میں جو ہے جو ان کی کتاب میں ہو وہاں ہر مذہب	۱۰۵	پیش ہو کر ہے کوئی نہیں کرے اس کی کتاب کا اہل ہے
۱۰۶	ہر حق سے چھوڑ کر ان کا ہاتھ جو ہے	۱۰۶	قرآن حقیقہ کے ہاتھ سر پر ہے کہ کوشت کا ہے
۱۰۷	سچا ہے کہ اس کا جو قرآن میں اس طرح ہے	۱۰۷	قرآن کا گوشت ہرگز نہ کھاتا ہوگا
۱۰۸	قرآن کا کھانا جو اس طرح ہے	۱۰۸	قرآن کی کتاب کا اہل ہے اس کا گوشت نہ کھاتا
۱۰۹	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۰۹	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۰	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۰	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۱	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۱	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۲	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۲	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۳	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۳	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۴	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۴	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۵	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۵	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۶	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۶	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۷	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۷	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۸	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۸	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۱۹	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۱۹	خود ان کا گوشت نہ دے
۱۲۰	کہ یہ جو قرآن کی کتاب کی کتاب کی کتاب کی کتاب	۱۲۰	خود ان کا گوشت نہ دے

[illegible]

صفحہ	جہت مضامین	صفحہ	جہت مضامین
۵۳۶	خدا کے کمال نے کئی قرآن کریم سورہ کلم میں گائی وہی ہے اور عزای کہ ہے تو کیا کہنے والے پر کیا حکم ہے؟	۵۳۶	اس کے بعد یہ ہو گیا؟
۵۳۷	کیا کیا لکھنے نے غیر قوم کے بچے کے ساتھ شریعت پر کلفت کیا یا تو؟	۵۳۷	مسافر و مسالماہ و خزان کوئی میں قتل کی طرف سے نہ کرے
۵۳۸	شرع پر کلفت دینے کے سبب عصمت دوسری جگہ پر گئی ہیں اور دیکھو یہاں ہونے والا دوسرا نکاح کرنا پاداشی ہے مگر شرع پر کلفت نہیں دیتا تو؟	۵۳۸	کیا سر کے بعد ہونے کو شوہر نہ ہوا تھا کہ اس کے بعد نہ ہو سکتا ہے اور نہ چنانچہ اٹھتا تھا ہے؟
۵۳۹	جسے لوگ کسی عورت کی تابعدار قتل کر کے رہاں گئی اور چونکہ لاوارث ہوئے کہ عورت کے بہادر شہداء نہ تھے تو ان کے ساتھ کیا کیا جائے؟	۵۳۹	ایک حاجی صاحب کا انتقال ہو گیا اس کی قبر کو کھنت بنانا کیسا؟
۵۴۰	زندہ مرد کا بھائی قتل کر گیا کیا؟	۵۴۰	نماز اور روزہ وغیرہ کا فہرہ ادا کرنا چاہیے۔
۵۴۱	گنہگار کی تابعدار کیا کیا؟	۵۴۱	حاصل ہے تاہم ان کو کچھ سے نکتہ نماز کو ادا کرنا اور نماز میں تھکن، جو اس میں بھی نہیں پیش کر گیا؟
۵۴۲	مسنوری قبر کھدایت حرام ہے۔	۵۴۲	چند مسائل کی طرف توجہ سے ملے گی تاہم حرام و حلال بہت سی بات ہے جس پر توجہ دانا سب سے اہم ہے۔
۵۴۳	بانا اور مسجد کی تابعدار کیا کیا؟	۵۴۳	جو مولوی مرد و عورت وادی کو حضرت کے ثابت نامے اس کے بارے میں لکھا گیا حکم ہے؟
۵۴۴	خیر عرو کے ہاتھ میں ہاتھ کے کر عرو قاتل کو کھدایت کیا؟	۵۴۴	پاسنہ کی عالم کا قاتل کرنا اور مولوی کی خطی میں اس کا قاتل سے کھدے و مولوی کے کیا کیا؟
۵۴۵	کیا کیا؟	۵۴۵	کیا قاتل انصاری کی اجبت و اگر نہیں تو جیسا کہنے والے کے کیا حکم ہے؟
۵۴۶	کیا ایک آدمی کی گواہی سے اولادت کا جرم ثابت ہوگا؟	۵۴۶	مسجد کی زمین دوسرے شخص کو دینے کا فیصلہ کرنے والے کا حکم کیا؟
۵۴۷	معاذ اللہ مگر قسم کھانے سے انکار کرے تو کیا اس کا لالہ ہونا بہت ہوجائے؟	۵۴۷	کیا صلح کیوں ادا ہو نہ ہو اس کے بعد شریعت کے کہنے والا مولوی مسنون کی سبب کلام ہو سکتا ہے؟
۵۴۸	ایک بیوی نے کہا کہ حضور کا ان سے معاملہ کیا؟	۵۴۸	جو لوگ ایسے جہاد میں شرکت کر کے سے انکار کر دیتے ان کے کیا حکم ہے؟
۵۴۹	سند ہے۔ قاتل کے کیا حکم ہے؟	۵۴۹	جور و شریف کے بدلے عداوت اور صلح کیا کیا؟
۵۵۰	خاتم کے وقت باہر جانے پر نماز عرو نے ایک عورت کو چھوڑا تو؟	۵۵۰	مسافر کو چند کی دوا اگر بڑی کی تعلیم میں کرنا بہتر ہے یا نہیں؟
۵۵۱	گناہ سے قوت کرنے والا ہے جیسے کہ کبھی اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔	۵۵۱	جس مضمون میں عید کی چیز پر لڑائی ہوئے اور قصور پر نانی ہوئے اس کا پتہ کیا گیا؟
۵۵۲	ایہ مسئلہ ان سے حضور کا اتفاق نہیں ہوا۔ یہ کہنا کیا؟	۵۵۲	فی کلامی یا جامع ہوتا یا نہ ہو یا نہیں؟
۵۵۳	زنا کی عادت کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟	۵۵۳	تعلیمی جماعت اور اسلامی جماعت کے ساتھ کیسی؟
۵۵۴	شرعی حد قائم کرنے کا اختیار بادشاہ اسلام کو ہے۔	۵۵۴	ان میں اہمیت و جامعہ کا شامل ہونا چاہیے یا نہیں؟
۵۵۵	جہاں بادشاہ اسلام نہ ہو وہاں شرعی حد قائم کرنے کے لئے کسی ایک آدمی کو سزا کر دیں۔		
۵۵۶	اگر شرعی حد قائم نہ ہو تو کیا کریں؟		

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۵۸۷	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟	۵۹۹	مادہ مسلمان کو لایا ویسے دیکھ کے کیا حکم ہے؟
۵۸۸	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		باجو اور تاج کی بکارات میں شرکت کر کے دیکھ کے
۵۸۹	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		کے کیا حکم ہے؟
۵۹۰	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		نہا و دیگر کے قسم سے جرم و وصول کرنا اور اسے سبھ
۵۹۱	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		کی ضروریات پر مبنی کرنا کیا ہے؟
۵۹۲	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		جو عداوت کے ترکہ سے سزا دینے اور وہ سزا کی شکل میں
۵۹۳	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		رہن کا عذر رکھنا اور اگر اس پر لازم ہے یا نہیں؟
۵۹۴	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کئی شاگردوں کیس اور
۵۹۵	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		ان کے کئی اور روایتوں کے سب کے نام کیا ہیں؟
۵۹۶	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		شاہ دی میں سہرا لے کر کیا گیا؟
۵۹۷	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		اگر یہ صحیح ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سہرا لے کر
۵۹۸	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		کام میں نہ کر سب سے نکلا دیا تھا تو وہ کون کون تھے؟
۵۹۹	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام کی راہ میں اپنے اوزار
۶۰۰	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		سے لڑنا شروع تو بڑھ کر ان کے ساتھ سلام پڑھا
۶۰۱	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟
۶۰۲	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		غفلت میں نہ دیکھا اور کسی پر وہ کہہ دے یا نہیں؟
۶۰۳	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		قرآن مجید کی آیتیں کتنی پروردگار کی طرف سے
۶۰۴	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		سود خوردی اور شراب خوردی کا گناہ۔
۶۰۵	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		سود خوردی اور شراب خوردی کا پانچ گنا گناہ۔
۶۰۶	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		ایک مولوی نے سب کو ملایا تو کیا حکم ہے؟
۶۰۷	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		جو غیر راستہ طور پر دہائی کے پورے پانچ سو روپے
۶۰۸	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		اور پھر وہ کہے تو؟
۶۰۹	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		کچھ کہہ کر وہ فریاد ادا کران پڑھ کر اپنی زندگی میں
۶۱۰	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		سے احوال طلب کرے تو؟
۶۱۱	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		خودت کو غیر حرم کے یہاں پناہ غم کے ساتھ ملاؤت
۶۱۲	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		کرنا کیا ہے؟
۶۱۳	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		ستائیس سال کی عمر میں دیکھ کر اسے حشر کیا گیا؟
۶۱۴	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		ہوم و گاہیکار کا حال دیکھ کر کون چڑھا یا تو؟
۶۱۵	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		ایک مسلمان نے ستر کی چھری دو تیس استعمال کی تو؟
۶۱۶	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		مسعود و ارام کا سب سے بڑا غلط فہم کرنا یا نہ کرنا
۶۱۷	بہرہ خاندان صحرانہ کی سرحدیں کیا ہیں؟		کیا ہے؟

[illegible]

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ
۶۲۰	طوائف کے کوہ سے متونکر کیا گیا؟	۶۱۰	کے یہاں قائم کئے جانا گیا؟	
۶۲۱	چند بھٹی مسلمانوں پر لادم ہے یا نہیں اور اس کی	۶۱۱	فرقی قریباً اس کی زیارت کرنا اور قول کیا گیا؟	
۶۲۲	شرطیں کیا ہیں؟	۶۱۲	نعمت رسالت، نعمت نبوتی، نعمت نبوتی و غیرہ کا علاج	
۶۲۳	کسی دھم کے سبب شیخ خطر کو نظر انداز کیا گیا؟	۶۱۳	کے اندر کیسے ہے؟	
۶۲۴	بزرگی کے سلسلہ میں ایسا کرنا واجب ہو گا کسی عرف	۶۱۴	شہر کے کسی ادارہ کا سرکاری بنانا کیا ہے اور چودوی اس کی	
۶۲۵	کامس جگہ سے جانا گیا؟	۶۱۵	چاہیے کہ اس کے بدلے کیا کیا ہے؟	
۶۲۶	اگر کوئی مریض اس کی دھن میں اسلام سے لانا چاہا	۶۱۶	شیخ کے بارے میں اپنی حرکت کا فتویٰ کیا ہے؟	
۶۲۷	جائے تو اسے شہر میں کیا گیا؟	۶۱۷	موتوں کا قول کی زیارت کرنا گیا؟	
۶۲۸	سوتلے پانی کے دانے بٹانا یا سوتلے جوتے مانوں	۶۱۸	جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھو گئے تو	
۶۲۹	کو سنا پانچ کے نام سے بندھا گیا؟	۶۱۹	عزم کے پہلا دو قسم کو چاہئے کہ اسے اس طرح سے	
۶۳۰	لائی فریروں کے ساتھ کیا گیا اور اس کو لائی اور اس	۶۲۰	کئے گئے کہ وہ کیا ہے؟	
۶۳۱	کے باپ پر کیا حکم؟	۶۲۱	جو اس کے ساتھ ہو کر مسلمان اور اس کے ساتھ مسلمان	
۶۳۲	جو غیر مذکورہ حالت رکھے ہوئے ہے اس کے گھر کی	۶۲۲	کیا اعلق ہو گئی؟	
۶۳۳	اس سے غلط فیروں کے گھر سے گھر کا گئے	۶۲۳	ایسا ہے اس کے ساتھ فریروں کی دھن میں اس میں	
۶۳۴	کھا گیا؟	۶۲۴	حرکت کرنا گیا؟	
۶۳۵	جس شخص کے دونوں ہاتھ لٹکے ہوئے ہیں تو	۶۲۵	مسلمان کو گناہ دینے والے کے کیا حکم ہے؟	
۶۳۶	اور عقل پر اجماع طاعت چھوڑا اور ان کا استعمال	۶۲۶	جس وقت کہ میں ان کی آمیزش ہوتی ہے اس کے	
۶۳۷	کیا؟	۶۲۷	ان سے میں کیا حکم ہے؟ کیا قوم کوئی کی زیارت ہوگی	
۶۳۸	دہلی کے یہاں شادی کن اور اس کے یہاں بٹا	۶۲۸	کیا یہ بدعت ہے کہ کسی جنگ کی حالت میں کوئی	
۶۳۹	جو کہ نہ کیا گیا؟	۶۲۹	کے ہم پر نہ کیا جائے کہ وہ بدعت و نام ہے جبکہ	
۶۴۰	کیا دہلی کی لائی لائے میں کوئی حرج نہیں؟	۶۳۰	چاروں میں سے کدہ طالع ہے۔	
۶۴۱	جو دہلی کے یہاں تھا کہ گئے وہ اور اسے ہفت کا	۶۳۱	امارت و مسائل کی ہمارے کے ساتھ ہوں کی	
۶۴۲	نمبر دینے کے لائق ہے یا نہیں؟	۶۳۲	کے یہاں اور ان کے ساتھ چاند لیں۔	
۶۴۳	کیا کسی شخص کا اس کو لیں کہنا کہ ہے؟	۶۳۳	جو شخص فریروں میں سے ہے یا فریروں کے اس	
۶۴۴	جو طلاق منقطع دے کہ فریروں کے ساتھ نہ کیا	۶۳۴	کے کیا حکم ہے؟	
۶۴۵	کے اس اور اس کے ساتھ نہ چھانے والے کو	۶۳۵	قیمت کے دن لوگ اپنی مال باپ کے نام کے	
۶۴۶	کا حکم کیا ہے؟	۶۳۶	ساختہ کے نام سے کیا ہے؟	
۶۴۷	لوگ شخص کے ساتھ ہے میں شادی کی معلوم ہوا	۶۳۷	اور اس کے سوا چاروں تو ان کا نام ہو جائے کہ اس	
۶۴۸	حور کو کا پڑھنے کے قول اس کو فرستے نکال	۶۳۸	فرج کرنا گیا؟	
۶۴۹	دیا تو کیا حکم ہے؟	۶۳۹	ان کا کسے اور اس کے شہر میں اس کو گرائے تو اس کے	
۶۵۰	حور کو کسی شخص کا فیروں کیا گیا؟	۶۴۰	کے کیا حکم ہے؟	

[illegible]

فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ
جو عالم دین کو کہیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟	۹۶۰	گروہ دینی گروہی بھید نے سے بے زندگی کی بھشتوں کو	۹۵۱
غصہ کے توبہ پر دھوکہ کھانے کو کیسے کیا ہے؟	۹۶۱	اختیار کر لیے ہیں۔	۹۵۱
شریعت نے کون مو قعوں پر دھوکہ کھانے کی اجازت	۹۶۲	زیر تحریک چلائے کو بھگنے لگی جناب ایک مسلم شہرت	۹۵۲
دی ہے۔	۹۶۲	سے نکال کر کیا چاہتا ہے تو؟	۹۵۲
پاکستان بنا کر چھوٹے کا قاعدہ کیا ہے؟	۹۶۳	اہلسنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کو کون کون مال	۹۵۳
سیت کے تہذیب پر جو کس شادی کی طرح دھوکہ دھرت	۹۶۴	زیادہ؟	۹۵۳
قیمہ ہے۔	۹۶۴	ساتھ اور اہلسنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ہے؟	۹۵۴
کیا بد مذہب ہیں اور نہ تو ان کا اپنی کشت کرنا جانتا ہے؟	۹۶۵	آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کتنی قسمیں ہیں؟	۹۵۴
شرعی ہانڈ کی کتنے قسمیں ہیں اور عرب میں ہانڈ کی ہانڈ کیا	۹۶۶	ہر قسم میں ہے کہ نہیں جو ان جنت کے سوا اور کیا؟	۹۵۵
ہاں ہے؟ نہیں؟	۹۶۶	دیباہوں میں رسولی اور اہل حق کی ہے؟	۹۵۵
برائے کبریاں اور حکومت بڑا اور کچھ اس کو بتا کر عام	۹۶۷	پرتگال میں علویہ و مسلموں کو کیا ہے؟	۹۵۶
کیا ہر صفر کا آخری پہلے شنبہ خوشی کا دن ہے؟	۹۶۸	کافر کے کیا وظیفہ کا کسی بزرگ کو ایصال کو اب کرنا	۹۵۶
موجودہ لڑائی کو لڑائی اور پہلے کی لڑائی میں کیا فرق ہے؟	۹۶۹	کیا ہے؟	۹۵۷
ان میں زمین و آسمان کی کلی نام کیا ہے؟	۹۷۰	استیلا کا رقص و سہارا کن کیا ہے؟	۹۵۷
قصر و دار کی شہر انداز میں سے ہے یا نہیں؟ جب کہ کو	۹۷۱	جو کھنسی کسی کو فحش دے اس کے لئے کیا حکم ہے؟	۹۵۸
معاذ اللہ وہ شہر انداز میں سے ہیں۔	۹۷۱	چاروں طرف سے آسمان کا پڑنا چاہا جو اعلیٰ حضرت کے مکتوب	۹۵۸
مسلمان کلمت کے باوجود برائی نہیں دیکھیں گے تو ختم	۹۷۲	میں ہے وہ طاقت کی غلطی ہے۔	۹۵۹
تھان عام وہ اس سب کو خطاب دے گا۔	۹۷۳	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی قیمت صحابہ کو	۹۵۹
ان بات کا حکم دیا اور برائی بات دیکھا چھوڑ دینے کے	۹۷۴	علی بن ابی طالب میں نہیں ہو کر کسی صحابی نے کھڑکھڑا کر سلاتا	۹۶۰
سبب جو خطاب نازل ہوا وہ وہ نہ ہوگا اور وہ اس	۹۷۵	در اسلام پڑھا تو ہم کیوں پڑھتے ہیں؟	۹۶۱
کے بارے میں قبول نہ ہوگا۔	۹۷۶	چائے اور پانی پونے کا مہیا کیا ہے؟	۹۶۱
ایک بات کا حکم ہے اور برائی سے روکنا کو چھوڑ دینے	۹۷۷	کیا صحابہ نے کوئی فی حد حد سے نہیں قائم کئے تو	۹۶۲
کے سبب دنیا میں بھی خطاب ہوگا اور اہل حق میں گناہ	۹۷۸	وہ ناچار ہو جائیں گے؟	۹۶۳
گنہگار کو دیکھ کر تکلف تو کی چیز و سیرت ہوئی اس پر بھی	۹۷۹	دو بیٹے سے ثابت ہے کہ برائی بات کرنا برا ہے	۹۶۴
خطاب نازل ہوگا۔	۹۸۰	چاہے وہ کسی حد میں ہو اور بھی بات کا رائج کرنا	۹۶۵
کی عداوتیں مسلم المکتوت تھا؟	۹۸۱	اچھا ہے خواہ وہ کسی حد میں ہو۔	۹۶۶
استیلا کا کیا چارہ پانی پینا کیا ہے؟	۹۸۲	قد امی ایسا ہے اور وہ سیکڑوں برس سے بہت ہے	۹۶۷
کی کوئی حد ہے؟ شریعت ہے کہ سر نشانے دے گا کوئی	۹۸۳	تکوں میں دے گا۔	۹۶۸
سمجھا دے؟	۹۸۴	قیام کے بارے میں اور بیچ مالک کے پند تھا دے۔	۹۶۹
کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ یا سر نشانے	۹۸۵	جس چیز کو اہل اسلام ابھی نہیں دیکھا وہ ان کے نزدیک	۹۷۰
ہے؟	۹۸۶	بیکار ہو گیا ہے۔	۹۷۱

صفحہ	چہرست مضامین	صفحہ	چہرست مضامین
۴۶۲	حرام خنزیر گوشت کے ساتھ کھانے والے گوشت کا کھانا کیا ہے؟	۴۶۲	عالم دین سے بلا وجہ بغض رکھنے میں بھی خوف کفر ہے۔ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہیں کہ وہ عالم ہے تو یہ امر صحیح کفر ہے۔
۴۶۳	کب تک کھانا کھائے تو اس کے لئے کفار کفر؟	۴۶۳	اگر عالم کو اپنی کسی دنیوی خصوصیت کے باعث برا کہتا ہے تو سخت ناقص و فاجر ہے۔
۴۶۴	ایک شخص سے نماز پڑھائی رکھنا کیا ہے؟	۴۶۴	بے سبب عالم سے برا کہنے والا اور جس کا قلب صحت مند ہے اور اس سے کفر کا اندیشہ نہ ہے۔
۴۶۵	کیا جہنمی سے پہلے ہم دھڑکتے کفار کفر؟	۴۶۵	اقتضای عالم کا وہ جہنم کرنے والا ہے۔ لہذا جو اس کو گواہی دے گا کہ اس کا کفر میں گرائے گا۔
۴۶۶	کسب آئینہ کیا ہے؟	۴۶۶	عالم کے لئے عالم کو ملنا کچھ والا کفر ہے۔
۴۶۷	ہے جس میں جہنم نام حسن کے زہر خونی کی نسبت	۴۶۷	مسلمانوں کو عالم دین کے خلاف برا کہنے والے مسلمانوں کے دشمن ہیں۔
۴۶۸	خبردار کی طرف کی گئی ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود کے نزدیک سے نہایت کھلا کر تھیں؟	۴۶۸	عالم کی خطا کوئی اور اس پر برا کہنا حرام ہے۔
۴۶۹	خبردار کے کہ جس کے خلاف ہے، ہر انسان اس کو لیتا ہے	۴۶۹	دینی عالم کو کہنے والوں کی عزت بگڑانے والے شیطان کے مددگار ہیں۔ مسلمانوں کو برا کہنے والے کفر۔
۴۷۰	کیا کسی سے کفر حاصل کرنا جائز ہے؟	۴۷۰	ہاں ہر جو کلام کا ساتھ دے دے اور اس سے فائدہ نہ
۴۷۱	عالم کا غیر کفر صحت کے ساتھ نہ تھا ہی میں جتنا کہتا ہے	۴۷۱	ہوتا ہے۔
۴۷۲	منہ کھانے پر وہ کہتا ہے ہم عالم ہیں ہم پھر عرض نہیں کر سکتے۔	۴۷۲	چلتی کرنا حرام ہے کفر نہیں۔
۴۷۳	سودا صاحب عالم نہیں اور عالم صاحب سودا نہیں تو ان میں عقل کون ہے؟	۴۷۳	لہذا کہ ہر مرتبہ نہ کہ وہ ہیں جو لوگوں میں پھنسلے
۴۷۴	کی عقل عالم عقل نسب سے اعتراف ہے؟	۴۷۴	کھانے پکارتے ہیں۔
۴۷۵	بچہ مکان پر کیا کھاتا ہے؟	۴۷۵	کی خصوصیت بھی حکم مذہب سے مرئی ہو تا نہ دھڑکتا
۴۷۶	جہنم میں سے مسلمانوں سے برا کہنا جائز نہیں؟	۴۷۶	اور اپنے کو حق بتانا جس کے لئے کالی ہے؟
۴۷۷	ہے نہ جہنم سے دور رہنا ہی مغربی اخلاق ہیں اس کو بدعتی سے تعبیر کرنا عقیدہ عقلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف کی بات ہے۔	۴۷۷	کیا جہنم اور ظن کے یہاں کیا بات مطلوب ہے؟
۴۷۸	ہر قسم کی نیکیوں کا تو بے فائدہ اور مردہ دونوں کو بھٹانا جائز ہے۔	۴۷۸	دوسرے کی صورت سے نہ کہ کوئی شخص کے واسطے اس
۴۷۹	پیشہ قصاب کو ذبح نہ کھانا کیا ہے؟	۴۷۹	کمال پہنچا کر ہے۔
۴۸۰	کسی حد میں تعلیم کے لئے کھانا ہونے کو منہ کیا گیا ہے تو اس کا مطلب کیا ہے؟	۴۸۰	قبول کو خوردنی بھی کچھ نہ کہ وہ ہے تو درجہ کمال سے
۴۸۱	کافروں نے خنزیر کا گوشت مسلمانوں کے دانتوں پر رگڑ دیا تو کیا حکم ہے؟	۴۸۱	مکذوب ہے۔
۴۸۲	ہر سر کے روپے سے مسجد کے کونوں کی مرمت کرنا کیا ہے؟	۴۸۲	حرام نہیں؟
			کیا دنیا کے کرام ہر کس ضروری کچھ کرنا ہے؟
			یعنی لوگ فرض نماز کے بعد دنیا بھر میں پیشانی چومنے
			جس سے اس کا مطلب کیا ہے؟

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۶۹۳	۱۰۱۲	۶۹۳	۱۰۱۲
۶۹۵	۱۰۱۴	۶۹۵	۱۰۱۴
۶۹۷	۱۰۱۶	۶۹۷	۱۰۱۶
۶۹۹	۱۰۱۸	۶۹۹	۱۰۱۸
۷۰۱	۱۰۲۰	۷۰۱	۱۰۲۰
۷۰۳	۱۰۲۲	۷۰۳	۱۰۲۲
۷۰۵	۱۰۲۴	۷۰۵	۱۰۲۴
۷۰۷	۱۰۲۶	۷۰۷	۱۰۲۶
۷۰۹	۱۰۲۸	۷۰۹	۱۰۲۸
۷۱۱	۱۰۳۰	۷۱۱	۱۰۳۰
۷۱۳	۱۰۳۲	۷۱۳	۱۰۳۲
۷۱۵	۱۰۳۴	۷۱۵	۱۰۳۴
۷۱۷	۱۰۳۶	۷۱۷	۱۰۳۶
۷۱۹	۱۰۳۸	۷۱۹	۱۰۳۸
۷۲۱	۱۰۴۰	۷۲۱	۱۰۴۰
۷۲۳	۱۰۴۲	۷۲۳	۱۰۴۲
۷۲۵	۱۰۴۴	۷۲۵	۱۰۴۴
۷۲۷	۱۰۴۶	۷۲۷	۱۰۴۶
۷۲۹	۱۰۴۸	۷۲۹	۱۰۴۸
۷۳۱	۱۰۵۰	۷۳۱	۱۰۵۰
۷۳۳	۱۰۵۲	۷۳۳	۱۰۵۲
۷۳۵	۱۰۵۴	۷۳۵	۱۰۵۴
۷۳۷	۱۰۵۶	۷۳۷	۱۰۵۶
۷۳۹	۱۰۵۸	۷۳۹	۱۰۵۸
۷۴۱	۱۰۶۰	۷۴۱	۱۰۶۰
۷۴۳	۱۰۶۲	۷۴۳	۱۰۶۲
۷۴۵	۱۰۶۴	۷۴۵	۱۰۶۴
۷۴۷	۱۰۶۶	۷۴۷	۱۰۶۶
۷۴۹	۱۰۶۸	۷۴۹	۱۰۶۸
۷۵۱	۱۰۷۰	۷۵۱	۱۰۷۰
۷۵۳	۱۰۷۲	۷۵۳	۱۰۷۲
۷۵۵	۱۰۷۴	۷۵۵	۱۰۷۴
۷۵۷	۱۰۷۶	۷۵۷	۱۰۷۶
۷۵۹	۱۰۷۸	۷۵۹	۱۰۷۸
۷۶۱	۱۰۸۰	۷۶۱	۱۰۸۰
۷۶۳	۱۰۸۲	۷۶۳	۱۰۸۲
۷۶۵	۱۰۸۴	۷۶۵	۱۰۸۴
۷۶۷	۱۰۸۶	۷۶۷	۱۰۸۶
۷۶۹	۱۰۸۸	۷۶۹	۱۰۸۸
۷۷۱	۱۰۹۰	۷۷۱	۱۰۹۰
۷۷۳	۱۰۹۲	۷۷۳	۱۰۹۲
۷۷۵	۱۰۹۴	۷۷۵	۱۰۹۴
۷۷۷	۱۰۹۶	۷۷۷	۱۰۹۶
۷۷۹	۱۰۹۸	۷۷۹	۱۰۹۸
۷۸۱	۱۱۰۰	۷۸۱	۱۱۰۰
۷۸۳	۱۱۰۲	۷۸۳	۱۱۰۲
۷۸۵	۱۱۰۴	۷۸۵	۱۱۰۴
۷۸۷	۱۱۰۶	۷۸۷	۱۱۰۶
۷۸۹	۱۱۰۸	۷۸۹	۱۱۰۸
۷۹۱	۱۱۱۰	۷۹۱	۱۱۱۰
۷۹۳	۱۱۱۲	۷۹۳	۱۱۱۲
۷۹۵	۱۱۱۴	۷۹۵	۱۱۱۴
۷۹۷	۱۱۱۶	۷۹۷	۱۱۱۶
۷۹۹	۱۱۱۸	۷۹۹	۱۱۱۸
۸۰۱	۱۱۲۰	۸۰۱	۱۱۲۰
۸۰۳	۱۱۲۲	۸۰۳	۱۱۲۲
۸۰۵	۱۱۲۴	۸۰۵	۱۱۲۴
۸۰۷	۱۱۲۶	۸۰۷	۱۱۲۶
۸۰۹	۱۱۲۸	۸۰۹	۱۱۲۸
۸۱۱	۱۱۳۰	۸۱۱	۱۱۳۰
۸۱۳	۱۱۳۲	۸۱۳	۱۱۳۲
۸۱۵	۱۱۳۴	۸۱۵	۱۱۳۴
۸۱۷	۱۱۳۶	۸۱۷	۱۱۳۶
۸۱۹	۱۱۳۸	۸۱۹	۱۱۳۸
۸۲۱	۱۱۴۰	۸۲۱	۱۱۴۰
۸۲۳	۱۱۴۲	۸۲۳	۱۱۴۲
۸۲۵	۱۱۴۴	۸۲۵	۱۱۴۴
۸۲۷	۱۱۴۶	۸۲۷	۱۱۴۶
۸۲۹	۱		

فہرست مضامین

صفحہ

کتاب الفرائض
وراثت کا بیان

مستند ہجرتوں کی اولاد اور وراثتوں کو یکساں کرنے کا حکم
 صاحب الفرائض کے لکھنے کی وجہ سے۔ وراثت
 پروری کی حالت کی یا نہیں اور ان دونوں کو کتنا کتنا ملے
 ۹۴۲
 بہت سے ترکہ کے بارے میں ترتیب وار مشعل ہو چکی
 اگر ہر مال سے کوئی چیز نکالنے کے بعد سب سے پہلے
 ہر مال کا حصہ ملے گا۔ ہر وصیت پر وراثت کی حالت کو یکساں
 مال و عین میں تفسیر ہو گا۔
 اگر مال باپ سے بیٹا کی چیز یا والد سے فرزند کی تو وہ
 عروم ہوں گے کیا نہیں؟
 مرض الموت سے پہلے مکمل وراثت کو کہہ دینے والے کو
 ہر چیز کو تو وراثت میں لے کر اس کی بیٹی سے یا نہیں؟
 دو لڑکوں اور لڑکیوں کو چھوڑا تو ان کے ترکہ سے ہر
 ایک کو کتنا ملے گا؟
 باپ چھوڑا تو بیٹوں میں ہر مال کو کس طرح تقسیم ہوگی؟
 باپ کے انتقال کے بعد بیٹوں میں وصیت ہو گئی اس کے
 لڑکوں کا حق سب یا نہیں؟
 باپ کی ساری امانتیں اس کے پاس چھوڑا اور بیٹوں میں
 حصہ کر دیا تو اس کے پاس کچھ نہیں رہا؟
 دو لڑکے اور لڑکیاں چھوڑی تو چھوڑا مال وصیت کی کر
 بڑی لڑکے کے لئے کہ نصف مال دینی جائے اور بانی
 وصیت میں دونوں لڑکیوں کا حصہ اور عین میں وصیت صحیح
 ہے؟ اگر نہیں تو اس کی جائداد کیسے تقسیم ہوگی؟
 بوری کا جائداد میں عین وصیت سے پہلے بیٹوں کو دے کر
 بیٹوں کو بوری سے بیٹوں کو بیٹوں کو چھوڑ دیا تو وصیت
 اس کی جائداد کے وارثوں کو ملے گی؟
 بیٹوں کے مال میں باپ یا بھائی نے وصیت کی ہے یا نہیں
 میں تو ان وصیت کا فراموش
 بوری، اس میں وصیت کرنا تو ایک چیز ہے تو بیٹوں کی ہے

فہرست مضامین

صفحہ

تین چوتھائی مالوں کا اور عیال کی جائداد میں خسر کا
 کوئی حصہ نہیں۔
 شوہر ایک بیٹا چھوڑا تو ایک بیٹی نہیں تو چھوڑا مال
 کو کتنا کتنا ملے گا؟
 بیٹوں کے دوسری شادی کرنی تو شوہر کی جائداد میں اس کا
 حصہ یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنا؟ اگر خاندان کے دخل سے
 کوئی خورق ان کے لئے نہ ہو سکے تو شوہر کی وصیت دینا
 ہر کوئی کوئی کر سکتا ہے یا نہیں؟
 بوری فوت کرنی یا بیٹوں کو دینا تو شوہر کی وصیت
 کو دے؟
 بیٹوں کے ہر مال کے لئے بیٹوں کے حصہ میں کتنی وصیت ہونا
 مال و عین ایک لڑکا دو لڑکیاں یا بیٹیوں اور شوہر
 چھوڑا تو ہر ایک کو کتنا ملے گا؟ والد اس کے بیٹوں کی
 ساری مال کا حق کس کو دے؟
 تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہوا۔ تو ان میں
 کو کتنے کے ترکہ سے کتنا کتنا ملے گا؟
 اگر باپ کی وصیت سے تمام میں لڑکیوں کا کوئی حصہ نہیں؟
 چھوڑا تو بیٹوں کے لئے مال کی ساری وصیت چھوڑا تو مال
 کے مکمل حصہ بیٹوں کے چھوڑا تو لڑکیوں کا حصہ یا نہیں؟
 شوہر فوت ہوا تو بیٹوں کا مال کا مال کون؟
 وصیت سے مال باپ اور بیٹوں اور چھوڑا مالوں کو
 چھوڑا تو؟
 باپ ایک بیٹا چھوڑا تو بیٹوں کو کتنی وصیت ہوگی اس کے
 ترکہ سے ان کو کتنا کتنا ملے گا؟ اور بیٹوں کو چھوڑا تو بیٹوں
 پر بیٹوں کا حصہ اس میں لڑکی کا حصہ سے یا نہیں؟
 بیوی تین لڑکے اور دو لڑکیوں کو چھوڑ کر فوت ہوئی تو
 ان کو کتنا کتنا ملے گا؟ اور بیٹوں کو چھوڑ کر فوت ہوئی تو
 یا نہیں جب کہ بیٹی کو وصیت نہ ملے گی۔
 دو بیٹوں اور دو بیٹیوں چھوڑ کر فوت ہوا تو ان کو کتنا کتنا
 حق ہوگا؟
 بیٹوں اور بیٹوں کے وصیت پر وصیت کر کے
 ملک کتنے ہیں۔
 وصیت کی گئی جائداد بوری بوری کی وصیت کے بعد

۹۴۳

۹۴۴

۹۴۵

۹۴۶

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

۹۵۰

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

۹۵۵

۹۵۶

۹۵۷

۹۵۸

۹۵۹

۹۶۰

۹۶۱

۹۶۲

۹۶۳

۹۶۴

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۴۵۳	میں آئینہ دوکان دوسرے کو کھینچا تو؟ بھائی ایک چوڑا چوڑا گرفت ہوا تو موتی کی مانند میں بھاگا کہ جسے وہ نہیں چاہتا تھا پھر بھی کھینچا	۴۵۳	میرزا غلام احمد سے پہلے اپنے بھائی کو ہار دیا اور کہا بھائی میری بیوی کے پاس میری بیوی کی موت کے بعد ہار دیا ہے اس کی پہلی بیوی سے
۴۵۵	نہیں چاہتا۔	۴۵۵	دو لڑکیاں زندہ ہیں۔ بیوی سے کہا ہم سب کو روکنا چاہتے ہیں کہ وہ لڑکی کو بھی نہ دے۔ قتل کر دی
۴۵۶	دو بیویاں اور دو لڑکیاں کو چھوڑ کر فوت ہوا تو؟ جاننا تقسیم کرنے کے دس سال بعد فوت ہوا تو؟ پہلی تقسیم قائم رہے گی یا نئی تقسیم ہوگی؟	۴۵۶	ہاں اس کے متعلق شریعت نہیں حکم ہے؟ فرد احمد اس کی ممانعت نہیں کرتا کیونکہ اس کے ہاتھ سے کتنا کھانا کھا؟ اور خیراتی نہیں کے ساتھ کتنا کھا؟
۴۵۷	ایک بیوی، زمین، عینہ اور دو بیٹوں کو چھوڑا پھر ان میں سے ایک بیٹے نے مال، ایک بیوی، زمین، بیٹیاں دو بیٹیاں اور دو بیٹوں کو چھوڑا پھر صرف علی کی بیوی فوت ہوئی جس نے دو لڑکے اور دو لڑکیوں کو چھوڑا	۴۵۷	سب؟ پہلی لڑکی فوت ہو گیا تو؟ اگر ایک بیوی ایک لڑکی اور ایک بیٹا کو چھوڑ کر فوت ہوا تو؟
۴۵۸	تو صرف علی کی جاننا سے ان سب کو کتنا کھانا کھا؟ موتی کے مال، ایک بیوی، زمین، بیٹیاں اور دو بیٹیاں اور دو بیٹوں کو چھوڑا۔ پھر اس کا انتقال ہوا اس نے دو بیٹا اور دو بیٹیوں کو چھوڑا جب کہ بیٹیاں واپس	۴۵۸	زخمی بچہ کریم ایک لڑکے کے متعلق کو یاد دلاتی اور اس کے انتقال میں یا نہیں؟ ایک بھائی ایک لڑکی اور ایک بیٹا کو اس صحت میں لڑکی کا حصہ ہے یا نہیں؟
۴۵۹	میرزا ہیں تو؟ ایک بیوی ایک بھائی ایک ایک زمین چھوڑ کر فوت ہوا بھائی اپنے حصہ ایک کھس کو دے کر فوت ہوا اس بیوی کے بیٹا حصہ ایک اور زمین دیا یا اب ہوا کہ کیسے	۴۵۹	جواب؟ ایک لڑکی کا دو حصہ کر کے ایک حصہ لڑکے کو دیا اور ایک حصہ زمین لڑکیوں کو دیا پھر زندہ سال کے بعد فوت ہوا تو دینی پہلی تقسیم قائم رہے گی یا ہر ایک کو بازار میں بیٹے؟
۴۶۰	ایک لڑکی کا دو حصہ کر کے ایک حصہ لڑکے کو دیا اور ایک حصہ زمین لڑکیوں کو دیا پھر زندہ سال کے بعد فوت ہوا تو دینی پہلی تقسیم قائم رہے گی یا ہر ایک کو بازار میں بیٹے؟	۴۶۰	ہاں باپ اور بیٹے ایک اور شوہر چھوڑ کر فوت ہوا تو اس کا کس کو دے؟
۴۶۱	بھائی دو لڑکیاں اور دو بیٹیاں کو چھوڑ کر فوت ہوا تو بیٹا کو کیا ورثہ کے لئے وصیت کر گیا جبکہ وہ قرضہ ہے تو پہلے قرض ادا کیا جائے یا وصیت پوری کی جائے؟	۴۶۱	دو لڑکیاں اور دو بیٹیاں چھوڑ کر فوت ہوا تو؟ پہلی لڑکی اور دو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہوا تو اس سے ایک لڑکی فوت ہوا جس نے ایک بیٹا ایک بیٹی اور ایک بیوی کو چھوڑا تو؟
۴۶۲	ایک زمین ایک لڑکی اور ایک بیوی کو چھوڑ کر فوت ہوا مگر بیوی نے دوسرا نکاح کر لیا تو اس کو پہلے شوہر کی جائداد سے حصہ دیا جائے یا نہیں؟ اگر نہ دیا جائے تو کتنا؟	۴۶۲	موتی نے دو لڑکیاں اور دو لڑکی چھوڑ کر فوت ہوا تو ان کو کتنا دے گا؟
۴۶۳	خود نے ایک بھائی اور موت کے لڑکے کو چھوڑا	۴۶۳	بھائی نہیں اور لڑکی چھوڑ کر فوت ہوا شوہر میں ملوث

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ
۴۹۹	فیاضی۔	۴۹۹	تو اس کا دین جس کو ملے گا۔	
۴۹۹	کیونکہ فیاضیت کا لفظ اس کے دلوں کے	۵۰۰	سخت کے لفظ کی نسبت کی ہلکا ہے کوئی حد نہیں	
۴۹۹	کی کہ ہے؟	۵۰۰	عین معصومہ کی شخص کو قرض دیا اور اپنے دلوں سے	
۴۹۹	دوسرے کے دین کا کہہ لینے کے کرتوت میں نہ	۵۰۱	خدا میں تھا اس لئے کہ خدا کو شکر تھوڑا دوسرے کو دے	
۴۹۹	دھڑلا جائے گا۔	۵۰۱	کرتوت ہوا تو قرض کا دین خود دے کے دیا جائے	
۵۰۰	جس نے کسی کی ایک اہستہ زمین زبردستی لے لی	۵۰۱	مخوفی کے ایک بڑی خود بینی یہاں تک کہ خدا کی نعمت	
۵۰۰	زمین سے اتنا حصہ لے لیا کہ اس کے لئے میں خدا کا	۵۰۱	ملک چھائی اور خود خالی ہو کر خود کو چھوڑا۔ تو اس کی ہند	
۵۰۰	خود دوسرے کا لے لے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ	۵۰۱	ان لوگوں میں اس طرح تقسیم ہو جائے گا؟	
۵۰۰	کے کو ڈھکیا ہو گا۔	۵۰۱	وہ شکر ہی نہیں ایک سادہ شکر ہی یہاں ایک سادہ شکر ہی	
۵۰۰	یہ ہم دین پر کا وہ دوسرے کا ہند لے لے گا تو اس میں	۵۰۱	بہت چھوٹ کر گنت ہوا ہے؟	
۵۰۰	کے گا۔	۵۰۱	پہلی بڑی کے دلوں اور دوسری بڑی کے	
۵۰۰	نفسیت اور خوف ہی دلوں کا سبب ہے۔	۵۰۱	عین لوگوں کو چھوڑ کر خوف ہوا پہلی بڑی اس کے	
۵۰۰	سب عالم میں خشیت الہی نہ ہر وہ جانی ہے۔	۵۰۱	اسی مثال کر کے قی۔ پہلی بڑی کا ایک لاکھ	
۵۰۰	عالم میں وہ ہے جسے خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔	۵۰۱	چرا اس کے ایک چھوٹی جہاں ان میں پہلی بڑی	
۵۰۰	جسے خدا تعالیٰ کا خوف نہ ہو وہ عالم نہیں۔	۵۰۱	اور ایک سو گنی اس کو چھوڑا۔ اس کے بعد پہلی بڑی	
۵۰۰	بڑی اور دوسری اور پہلی اس کے بعد چھوٹ کر گنت ہو	۵۰۱	دوسرا لاکھ لاکھ ہوا۔ اس نے پہلی کو چھوڑا۔	
۵۰۰	خدا کے تقسیم ہو جائے گا؟	۵۰۱	تہمید کے لے گا خدا ان سب میں کتنے تقسیم ہو جائے گا؟	
۵۰۰		۵۰۱	ایک پہلی اس کے کہ ہند لے لے گا ایک اور ایک	
۵۰۰		۵۰۱	کی محنت کے بعد اس کا خدا کو لاکھ ہند ہند	
۵۰۰		۵۰۱	پہلی جہاں اور دوسری کو چھوڑا۔ پھر ایک	
۵۰۰		۵۰۱	اور دوسری جہاں کو چھوڑا تو ان سب کا کتنا کتنا	
۵۰۰		۵۰۱	اور ایک لاکھ لے لے گا پہلی جہاں اور دوسری	
۵۰۰		۵۰۱	اس کے لئے کیا حکم ہے؟	
۵۰۰		۵۰۱	یہ اللہ تعالیٰ نے جسے سب اس کے ترکے میں	
۵۰۰		۵۰۱	بڑی زمین لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ	
۵۰۰		۵۰۱	سے اس کا کتنا کتنا حصہ ہے؟	
۵۰۰		۵۰۱	پہلے ایک لاکھ لاکھ نہیں کی اس وقت یہ تو اس کی	
۵۰۰		۵۰۱	کے ترکے کے ہند ہند حصہ ہے؟	
۵۰۰		۵۰۱	یہ ایک سادہ شکر ہی کہ زمین دے کر گنت ہند لاکھ	
۵۰۰		۵۰۱	کی خود قی کے دے ہند لاکھ ہی اس کا حصہ ہے	
۵۰۰		۵۰۱	لاکھوں کی بڑی جہاں شکر ہی ہند لاکھ لاکھ	

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

مسئلہ - اندر جب قاسم پر انصاف ہو سٹ فتور طلع گوئدہ
نیز ہو کہ تاباغ سے اپنے باپ سے اجازت سے بیوی بیوی چندہ کو طلاق دیدی تو یہ طلاق واقع

ہوئی یا نہیں؟
الجواب - جبکہ زید تاباغ سے قاسم کی بیوی چندہ پر طلاق نہیں واقع ہوئی
اور اپنے باپ سے اجازت سے کہ دیتا ہے بھی واقع نہ ہوئی اس لئے کہ تاباغ کی طلاق شرعاً صحیح نہیں ہوئی
فتاویٰ مالگیری جلد اول مطبوعہ مصر ۱۳۵۸ سن فتح القدیر سے ہے۔ لا یجفع طلاق العبدی وان کان یعقل لہ
کمال الدین احمد الامجدی
بدر محمد الحرام ۱۳۸۹ھ

مسئلہ - اندر جب انصاف و راجی بلام و در طلع گوئدہ
نیز نے اپنی زوجہ کو شادی سے نیکر و مکتی سال تک رخصت نہیں کر دیا اور خود شری
بھی ہے۔ چندہ کے والدین نے زید کو ملا کر کہا کہ میری لڑکی کو رخصت کر دے گا انعام کر کے لے جاؤ اگر نہ لے
جانا ہو تو طلاق دیدو۔ زید نے اس الفاظ دہہ کیا کہ میں اپنی شراب نوشی کی عادت چھوڑ دوں گا اور چندہ
کے رہنے کے لئے گھر کا انعام کریں گا اور - سو چھوڑی سن میں سے قبل رخصت کر دوں گا اگر اس نہ کر سکوں
گا تو اس چھوڑی سن میں کو تین بار طلاق سمجھا جائے اب جبکہ زید پانا و دہہ پورا نہ کر سکا اور نہ ہی خسر کے یہاں
آیا کیا الفاظ مذکور سے طلاق واقع ہو گئی؟ بینہ کا قصد نابالغی میں ہوا تھا اور اب تاباغ ہے مگر قصد سے اب تک

نیک کے گھر میں گئی ہے۔ اسی صودت میں مدت سے یا نہیں؟ بیان فرما کر خدا شایع ہو۔

الجواب صودت مستسرو میں نیک کی بیوی بے طلاق نہیں واقع ہوئی۔
 کاؤ علی بن ابی حمزہ سے کہ شہر کا اسم ہے کہ یہی نیک بے طلاق نہیں جاسے طلاق واقع
 نہ ہوئی اور کاؤی قاضی تھاں میں ہے۔ امریہ قاتلہ نیک بے طلاق وہ فقال الزوج وادعہ
 او قال کبرہ انکار لا یقع الطلاق وان خوی کا نہ قال لہا بالمریۃ اسچی انک طالق
 وان قال ذلك لا یقع الطلاق وان خوی امر وهو قاتلہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب
 کی جلال الدین احمد لاہوری
 صریح الاول ۱۴۰۰ھ

مسئلہ اگر ہائی یا دلی شہر پہنچا دلی طبع بستی
 ہند کے گروا والوں نے ایک طلاق نامہ ترتیب کر کے اس کے شہر پہنچا دلی کی بجلی کے
 بعد کیا اور طلاق نامہ پر دست کر لیا تو اس صودت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
الجواب صودت مستسرو میں اگر اکراہ شرعی پایا گیا یعنی نہ کسی صود
 کے کائے جاسے کا یا صوبہ شہر کا صحیح اثر ہے ہو گیا تو اس صودت میں اس نے طلاق نامہ پر دستخط
 کر دیا اگر نہ ان سے اس نے طلاق نہ دی تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اگر نہ ان سے طلاق دی یا اکراہ شرعی
 کے بغیر طلاق نامہ پر دستخط کر دیا تو طلاق واقع ہو گئی کاؤی قاضی تھاں میں ہے نہ یہ پہنچا دلی میں ہے۔
 رجل امریہ بالحبیب والمیس علی ان یکتب طلاق امریہ فلانہ بنت فلان بن فلان
 فکتب امریہ فلانہ بنت فلان بن فلان طالق لا ینقض امریہ فلان الکتابۃ اوقت مقام
 العربۃ باہا بن العربۃ ولا عامۃ فہذا وکی البازرۃ امریہ علی طلاقها فکتب فلانہ بنت
 فلان طالق لہ رفیعہ اور کثر النکاح میں ہے بقی طلاق محض نیک عاقل بائع ولو مکرھا۔
 بحر الرائق میں ہے قولہ ولو مکرھا ای ولو کان الزوج مکرھا علی اشتاء الطلاق لفظاً۔
 وهو قاتلہ اعلم بالصواب۔

کی جلال الدین احمد لاہوری

ہندو کے جس ہندو پر ملک دھوا کر یا ڈیڑھ سال کے بعد اب دھوڑیں چیر کر تھپان لیں اور ایک ساتھ رہنے کے لئے ماضی میں کیا صورت اختیار کر رہی ہیں۔ وہ وہیں ساتھ رہنے لگیں؟

۱۰۔ خدایہ جو ذلی بھاب پر اندوئے شرع عمل کنٹکیا ہے؟

[illegible]

ہرگز کسی طالب علم طالبہ لائق بننا نہ سب

الجواب۔ یہ صورت مستحبہ میں فریاد کی پوزہ نہ ہو بلکہ ملائیں واقع ہو گئیں کہ
بابت حمل اور نہ حمل میں بھی مطلق واقع ہو جائے۔ بلکہ اگر مطلق نہ ہو جائے اور نہ حمل
کے بارے میں لاعلمی شروع ہو تو نہیں پوزہ پر مطلق خلاف واقع ہو گئی کہ مگر بغیر طائفہ کے کہ حاملہ نہیں۔

قال ادله قضاى فان ملحقا فلا تحل له من جد حتى تنكح زوجا غيره (هنا هو دوم ركوع ١٢٤)

۱۰: آزاد کا جواب فتویٰ نہیں ہے بلکہ گواہی ہے اس پر عمل کرنا حرام ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۴۲۹

میں ہے کہ ایک جلسہ میں تین ملاحوں کو جاسم و عجم و ہندو و آریہ و انجیل و تورات و قرآن الہی تعالیٰ حضرت امام احمد علیہ السلام اہل البوکر گیا تو وہی شافعی شرح مسلم شریف علیہما صلوات اللہ علیہما میں تحریر فرماتے ہیں قال الشافعی و مالک و ابو حنیفہ و احمد و جابر و العلماء من السلف و الخلف حق الثلاث انہی من امام شافعی

بعد تحریر ہے کہ آپ عادی لائق ہیں نہ ہم آپ کے لائق ہیں لہذا ہم آپ کی لڑکی کو طلاق دیتا ہوں
میں، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق۔

الجواب صورت مسئلہ میں نیک بیوی بطلاق منقطع واقع ہوئی کہ
اب بیدار وہ نہ کہہ سکے نہ مال نہیں تھا، اذکرہ فاعق خان ملکہ اخلاص لہ من جنس حتی
تک نہ جاغیرہ، و هو حاقی اعلوہ العواجب۔ کمال الدین احمد الاجیری

۳ رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ

مسئلہ۔ از محمد رفیع شاہ موضع جڑ گڑ پوسہ جی کلاں ضلع کوٹہ
پیر بخش نے اپنی بیوی طیب النساء کو ایک طاق کو سے تین طلاق لکھا کہدی، طیب النساء کو وہ کہے
پیر بخش سے ہیں، طلاق کے وقت طیب النساء کو جس نہیں تھا طلاق کے تقریباً جس دن بعد طیب النساء
نے پیر بخش کے بھائی میاں بخش سے نکاح کیا پھر وہ ڈاکٹر جیو ستری سے طلاق دیدی پھر تین طلاق کے بعد
پیر بخش نے طیب النساء کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لیا، اس صورت میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ پیر بخش
کا نکاح نہیں ہوا اگر نکاح پڑھنے والے کا نکاح ٹوٹ گیا تو اس کے پاس سے میں شریعت کا حکم ہو تو
فرمائیں؟

الجواب صورت مسئلہ میں ایک وقت تین طلاقیں دینے کے سبب
پیر بخش کا نکاح باق ہے کہ وہ طیب النساء کا دوبارہ نکاح کرے جس دن بعد طلاق لکھنے سے پہلے
میاں بخش سے دوبارہ مراسم طلاق ادا ہوا ہے، ہرگز مستند نہ ہوا لہذا اس کا طلاق برضا قبول ہوا اور پھر
پیر بخش نے اس صورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کیا وہ بھی ہرگز مستند نہ ہوا لہذا اسے نکاح کے بعد
اگر پیر بخش نے طیب النساء سے میاں بیوی جیسا تعلق رکھا تو وہ دونوں صحت گنہگار ہونے ملائے تو وہ
ماستفادہ کریں اور ایک دو مرتبہ انگ انگ میں ہر گز آپس میں یہاں بھی جیسا تعلق نہ کریں، اگر وہ
نکاح کریں تو حسب سلطان ان دونوں کا بایکاٹ کریں، اور پیر بخش اگر اس صورت کو دوبارہ مستفادہ
تو اس کی صورت یہ ہے کہ طیب النساء پہلی طلاق سے تین طلاق آنے کے بعد اس کا میں و دیان میں
اسے عمل ظاہر ہوا ہو تو پیر بخش نے اسے کسی حق سے مستفادہ سے نکاح کرے وہ شخص طیب النساء
کے ساتھ بہتری کرے پھر اسے باطلاق دیدہ نہ تو دوبارہ صحت گنہگار ہونے کے بعد پیر بخش سے

نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر دوسرے شخص سے بغیر مجبوری طلاق دیدی تو پھر بخشش اس صورت سے نکاح دوبارہ نہیں مل سکتا کیما فی حدیث الصلیقہ اور میان بخشش و پیر بخشش کے ساتھ عدت کے امتداد دوسرے نکاح پر مہینے والے کا نکاح نہیں ٹوٹا اگر وہ صحت نگہ نگار ہوا مسلمانوں کے سامنے علانیہ تو یہ واستغفار کرے اور نکاحا نہ پیسہ بھی واپس کرے کہ پیسہ ہی کے لئے غلط نکاح پڑھا یا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو سب مسلمان ۱۰ کا بھی بایں نکاح کریں۔ **حدیث** لعنہ علی من دہنی و دہنی و رسولہ الاعلیٰ اعلیٰ صل مشاہدہ وصل حدیثہ تصانی علیہ وسلم۔

میں جلال الدین احمد لاہوری
۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۲۷۰ھ

مسئلہ ۱۰۔ روشن علی ماکن نرائن پوریستی

نیدر نے کہنے نے ندرستی ایک سال سے کاغذ پر اس ادا ہے سے انگوٹھا لکوا لیا کہ اس کا معنون یعنی طلاق لکھو دیا جائے گا پھر یہاں شروع ہو گیا کہ کہنے اپنی بیوی کو طلاق دیدی دوبارہ طلاق طلب یہ مسئلہ ہے کہ صرف انگوٹھا لے لینے سے بغیر طلاق کا لفظ زبان سے کہہ لینے سے طلاق واقع ہوگی کہ نہیں؟
الجواب۔ صورت مسئلہ میں انگوٹھا لکوانے کے وقت اگر صرف اداہ تھا کہ بعد میں طلاق کا معنون لکھو دیا جائے گا اگر شوہر سے یہ نہیں کہا گیا کہ اس سادہ کا قدر پر انگوٹھا لگاؤ اس پر تہا رہی بیوی کو طلاق لکھی جائے گی اور وہ شوہر نے زبان ہی طلاق دی ہے تو صرف سادہ کا قدر پر انگوٹھا لکوانے اور لوگوں کے مشہور کر دینے سے طلاق نہیں پڑی۔ **حدیث** لعنہ علی من دہنی و دہنی و رسولہ الاعلیٰ اعلیٰ صل مشاہدہ وصل حدیثہ تصانی علیہ وسلم۔

میں جلال الدین احمد لاہوری
۱۲ شوال المکرم ۱۲۷۰ھ

مسئلہ ۱۱۔ انصاف زادہ شیب الاولیاء مولوی فادوق احمد ششی زیور طالعہ علوم فیض الیوم بلوچ شریف کیا فرماتے ہیں علامتے دین مند و جہیل مسائل میں۔
۱۔ نیدر نے اپنی بیوی پر ہندہ جو کہ حاملہ ہے اس سے یوں کہ نکل جا رہا ہے تمھے طلاق دیتے ہیں نکل جا رہا ہے تمھے طلاق دیتے ہیں۔ نکل جا رہا ہے تمھے طلاق دیتے ہیں تو پھر ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
۲۔ طلاق پڑ جانے کی صورت میں نیدر ہندہ کے نان و نفقہ کا ذمہ دار کب تک ہے؟
۳۔ اگر نیدر نے ہندہ کی بہرہ دار کی ہو تو اسے کتنی بہرہ دینی واجب ہے؟

دے دیا ہے تم بھی سن لو اس پر زید نے انور علی سے کہا کہ ایک مرتبہ نہیں دس مرتبہ طلاق دیدیا ہے تب انور علی نے کہا کہ کاغذ پر لکھ دو تب زید نے کہا کہ زبان سے تو ہم نے طلاق دیدیا اب کاغذ پر کیا تمہیں طلاق ہو گیا یا بیان فرمائیے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب — اللہم هذا لیت الحق والصواب صورت مستفسر میں زندہ پر طلاق واقع ہو گئی۔ واخذه رسولہ اعلمہ دجل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
 محمد بن احمد بن محمد بن ابی اسحاق داؤد العلوی براؤف شریف

مسئلہ — از محمد و صف ملا تحصیل نوکندہ بستی زید نے اپنی بیوی کے پاس سے ایک بار کہا میں طلاق دیتا ہوں تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر زید اپنی بیوی کے ساتھ پھر رہنا چاہے تو کیا صورت ہوئی؟

الجواب — اللہم هذا لیت الحق والصواب صورت مسئلہ میں زید کی بیوی براؤف طلاق دینی واقع ہوئی اب اگر زید پھر اسی عورت کو لکھتا چاہتا ہے تو مدت ختم ہونے سے پہلے رجعت کرے یعنی بغیر نکاح کے اس کے ساتھ نہ رہے اور اگر مدت ختم ہوئی تو اب اس کے ساتھ پھر رہے ہر کے ساتھ نکاح کرے حلال کی کوئی ضرورت نہیں۔

محمد بن احمد بن محمد بن ابی اسحاق داؤد العلوی

مسئلہ — از غنوی علی ساکن کڑی منیع بستی بکرنے اپنی بیوی کے پاس سے یہ تحریر لکھی کہ اگر میں تم کو کسی قسم کی تکلیف دوں یعنی کھانے اور کپڑے میں یا میرے ائمہ نامہ کی شکایت پائی جاوے تو یہ اقرآن نامہ سمجھا جاوے بلکہ طلاق نامہ سمجھا جائے گا اس میں مجھے کوئی حذر نہیں ہے تو دریافت طلب یہ اس پر ہے کہ اگر ان شرطوں میں سے کوئی بھی شرط پائی جاوے تو کونسی طلاق پڑے گی؟

الجواب — اللہم هذا لیت الحق والصواب یہ تحریر کہ اگر میں تم کو کسی قسم کی تکلیف دوں — الی — تو یہ اقرآن نامہ سمجھا جاوے بلکہ طلاق نامہ سمجھا جائے گا۔ یہ کہار ہے اعتبار سے قائمہ میں ہے۔ ولو قال الزوج طهه انکار او قال كرهه انکار لا جفع الطلاق وان نوى كانه قال لجا بالعريضة اسمی انش طالق وان قال ذلک لا جفع

دان جنوی وادھتہ تعالیٰ اعلم۔

میں عیال الدین احمد لاجپوری

۱۳۷۸ھ

مسئلہ۔ از محمد حسین ادوجا گنج خلق بستی

زید اپنی بیوی سے ناراض تھا اس دوران میں بای کے والد اگے وہ اپنے والد کے ساتھ بیٹے کی
گئی چند دن گذرنے کے بعد زید وکرے لانے کے متعلق اگھو جو رہی تھی زید بیوی سے ناراض تو تھا
ہی اس نے کہے کہ میں نے اس کو طلاق دیا تیرے مرتبہ بھی لفظ کہا ان سب باتوں کی اطلاع زید کی
بیوی کو نہیں ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں اب زید اس کو نہ مانا چاہتا ہے

الجواب۔ صورت ہفتہ میں زید کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی

اب اگر زید اس کو نہ مانا چاہتا ہے تو عدالت میں گواہی کے بعد عدالت سے اس کو طلاق
کے بعد پھر طلاق حاصل کرے یا شوہر ثانی سے نکاح کرے پھر دوبارہ عدالت گناہ کے بعد شوہر اول کے
تھا طلاق کر کے ملے۔ اگر شوہر ثانی سے نکاح کرے تو عدالت میں گواہی کے بعد پھر اول کے ساتھ ہر گز
نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا کما قال اللہ تعالیٰ فیما ملکہم اولاد قبل ان یصلوا الیہا

فاحلہ و رسولہ الا علیہ اعلم۔

میں عیال الدین احمد لاجپوری

۱۳۷۸ھ

مسئلہ۔ از محمد حسین ادوجا گنج خلق بستی

زید کی حکمرانہ کے وقت اس نے زید کو نکاح کیا تھا کہ طلاق نامہ کہ طلاق پر زور دتی زید کا
اگر شاہ نے یہ سب دریافت طلب اس سے کہ صورت مذکورہ میں طلاق خارج ہوئی یا نہیں؟

الجواب۔ کہہ میں نہ کہنے سے چکا کہ شری پایا گیا یعنی زید کو ضرر دیا

کا اندیشہ ہوا اس نے نہ کہنے والوں کو ضرر پہنچا دیا بھی اس صورت میں اگر اس نے طلاق نامہ
پر انگوٹھا لگا دیا تو دل میں طلاق دینے کا اندیشہ کیا اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔
اور اگر زید کو ضرر دیا تو کا اندیشہ نہ ہوا تھا یا دخل کے وقت دل میں طلاق کا لفظ ارادہ کر لیا تھا یا دخل
کرنے کے ساتھ اسی وقت یا بعد میں زبان سے طلاق دینے کا اقرار کیا تو ان تمام صورتوں میں طلاق واقع
ہو گئی۔ زید اگر اس سے بے نیل طلاق کیل زوجہ یا غافل و لوم کرے اور وہ اس کے بعد دوبارہ نکاح کرے

فی البصران المراد الإحصاء على التقط بالطلاق فلو احصى على أن يكتب طلاق امرأته فكتب
لا تطلق لأن الكتابة أقيمت مقام البصران باعتبار الحاجة ولا حاجة هناك لثاني الخاتبة أم
هذا ما عندى والعلم بالصواب عند الله تعالى ومن سوله عز اسمه وحمل الله تعالى عليه وسلم.

کے جلال الدین احمد لاہوری

۱۳۰۰ رجب الاول

مسئلہ - مورث کیل احمد دنا قادری

نہ بدے اپنی زوجہ بیوی ہندہ کو دس سال قبل تین طلاقیں نہائی دی تھی ہندہ کے پاس کوئی
طلاق کی تحریر نہیں کیا نہ بانی طلاق متبر ہوئی ہے اب ابھی وصیت میں کیا ہندہ دوسرے سے نکاح کر
سکتی ہے یا نہیں؟ اب زیدہ تو عمری طلاق دیتا ہے اور نہ جاتا ہے اب ہندہ کیا کرے۔ قرآن و
حدیث و اجماع امت کا جو اصل راستہ ہے اس سے آگاہ فرما کر قوم کو رہنمائی کا راستہ دکھائیں تاکہ
قوم اور قاضی کو ہندہ راہ راست پر گمراہ نہ ہو؟

الجواب - وصیت مشرو میں ہر وقت مستفی نہ بدے اگر واقعی تین
طلاقیں نہائی دی ہیں اب اس کی بیوی ہندہ زیدہ پر حرام ہوگئی دفعہ طلاق کے فقرہ ضروری نہیں ہندہ
امت گزارنے کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ حد ما عندی والعلم عند الله تعالى
ورسوله الاحمل جل جلاله وحمل الله تعالى عليه وسلم۔

کے جلال الدین احمد لاہوری

۱۳۰۸ رجب الثانی

مسئلہ - ابو احمد علی احمدی غلام مومن پورہ غلیل آباد ضلع بستی

حرف سے کہ گزیر محمد کے موصیہ پر دو لہائی اجازت سے اپنے بچے آئی اور دو لہا احمد کے دوسرے
دن گزیر کو بلائے آئے گزیر کے دلوشن سے کہا۔ آج رخصت نہیں کریں گے چونکہ شام ہو چکی ہے لہذا آج نہیں
کل جیائے۔ معاملہ کہہ میں ملنا دیکھتا اس نے کل کا وعدہ کیا گیا تاکہ کل دو فیض کو سمجھا بجائے رخصت کر دیا
جائے مگر لیکن دو لہا صاحب اسی بات کو دیکھ کر اڑ گئے اور کہا یہ میرا بیوی بیجو ورنہ طلاق لے لو کہینے کا دشمن
نے دو لہا کو میرا سہی کو کشش کی لیکن ہر کو کشش کے یہ بھی کہتا رہا کہ یہ میرا بیوی بیجو ورنہ طلاق لے لو

کئی بے گھر والوں نے کیفیت دیکھ کر کہا ملاقا نہ کر دو۔ وہاں نہ کیا۔ مجھے کاغذ قلم دو میں ملاقا نہ کر دوں۔ کئی بے گھر والوں نے دوبارہ جواب دیا کہ کاغذ قلم کو کیوں دینا کہ آپ کاغذ کے عزائم میں اس کا فائدہ نہ کر دوں گے۔ صاحب کو ادب پیش آیا اس کا جواب دیا کہ میں یہاں نہیں آؤں ملاقا نامہ لیکر آؤں لکھا کہ کہہ کر آیا۔ اب چار سو پینسٹ گز چاہئے کہ بعد وہاں کے کاروبار میں کئی کی شخصیات کے بارے میں کئی بے گھر والوں سے بات چیت کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ دوبارہ کیا باتوں سے ملاقا فرمایا جن میں وہ انہیں نئی ملاقا میں نامناسب سننے لگے جن میں۔

الجواب۔ اگر شوہر نے دہی بچے کے جو سوال میں ظاہر کئے تھے اس کو شوہر کی باتوں سے نہانی طلاق نہیں واقع ہوئی اور اچھڑی شرعی طلاق دینا یا ایسا اعتدالی کو سخت تپا سنیہ موقوف اور اگر وہ یہ کہ جس اگر حدیث شریف میں ہے اور فقہ الحلال الی اولہ دعائی الطلاق لہذا صرف اتنی سی بات پر جو سوال میں مذکور ہے طلاق یا نہاں نہیں رہتا۔

جلال الدين احمد الايوبي

مهر و خورشید الما اول - ۱۳۰۴

مسئلہ۔ اگر تقاضا الدین اور خیر المومنین کی خاطر مال و دولت خرچ کر دے تو کیا اس سے کفر ہوگا؟

الجوان — تابلاخ کی پوری کو اس کے والدین کی دلی ہونی طلاق واقعہ د
 ہوگی اور بعد تابلاخ کی بھی طلاق واقعہ ہوگی۔ یہاں پر بہت حد تک شہدہ بھی ہے۔ تابلاخ نہ ہو تو طلاق نہ ہو سکتا
 ہے نہ اس کی طرف سے اس کا طلاق اور نہ عاقلی مالک کی طرف سے اس کی طلاق۔ لا یتصل بالانی المبی
 فان كان بمنزل شکل ان فی التذکرہ۔ وهو ضابطی احکم المصوب۔

محمد جمال الدين احمد الامجدى

المرحلة الأولى

مسئلہ۔ اگر ایک حکمت علی شاذ جو بی پوسٹ ولڈرہ طبع ہستی
نہیں ہے اپنی بیوی جہنہ کو اس کے انکسلاطاف نامہ تحریر کیا وہاں میں اپنی بیوی کو طلاق دتا ہوں۔

میں طلاق دیتا ہوں میں طلاق دیتا ہوں۔ نیز زندہ کو مطلق ہونے کے قریب آٹھ یا نو سال کے گزند یا بے سبب اتنے دنوں کے بعد دونوں میاں بیوی رضعی و رضاعہ بنیں۔ مطلق دیا گیا یہ کہ تپے کیا کوئی صورت ہے جس سے دوبارہ دونوں کا عقد ہو جائے۔ مع حوالہ قرآن و حدیث کے جواب بطریقیہ سال کرنے کی ذمت گنہگار نہیں اور نہ گورہ بالا تحریر کے کوئی کسی طلاق ہوئی۔ بیخود و اجود و اہل تشوہب

الجواب

صحت مسئلہ میں ہندو گزند کی مدخل ہے تو اس پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی اب اگر زندہ سے پہلے نکاح میں آنا چاہتا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ عدت گزند جانے کے بعد دوسرے سے نکاح نہیں کرے دوسرا شوہر اسے بہتری کے بعد طلاق دے پھر دوبارہ عدت گزند کرے یہ نکاح کر سکتی ہے یہاں کہ پانچواں دفعہ میں ہے۔ فان طلقھا فلا یحل لہما من بعد حتى یتکلیعوا یتکلیعوا وکذا جاز فی حدیث الشیخین۔ اور اگر زندہ کی مدخل نہیں تھی تو اس پر ایک طلاق بائن واقع ہوئی اس صورت میں اگر طلاق نے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ واضح ہو کہ طلاق دلی صورت اگر نکاح یا نسب میں کوئی اثر نہ ہو تو اس کی عدت تکین نامہ ہے اور اگر مال نہ ہو تو اس کی عدت وضع محل ہے (مطلقہ طلاق) اور اگر مال نہ ہو تو اس کی عدت تین بیٹن ہے خواہ بیٹن میں بیٹن یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ پانچواں دفعہ میں ہے۔ وعلی طلق یتکلیعوا یتکلیعوا وکذا جاز فی حدیث الشیخین۔ لہذا محرم میں جو شوہر ہے کہ مطلقہ کی عدت میں بیٹن یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ وعلی طلق یتکلیعوا یتکلیعوا وکذا جاز فی حدیث الشیخین۔ لہذا محرم میں جو شوہر ہے کہ مطلقہ کی عدت میں بیٹن یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ وعلی طلق یتکلیعوا یتکلیعوا وکذا جاز فی حدیث الشیخین۔ لہذا محرم میں جو شوہر ہے کہ

جلال الدین احمد لاہوری
۱۲۸۹ھ

مسئلہ

از محمد ابراہیم موصی بریتیاں پوسٹ دودھارا ضلع برقی
لینے دینی بیوی ہندہ کے پاس ایک خط لکھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اب مجھے اور تجھے کوئی مطلب نہیں آخر میں لکھا تھا کہ میں نے تجھے جواب دیا میں نے تجھے جواب دیا میں نے تجھے جواب دیا تو اس صورت میں ہندہ پر طلاق پڑ گئی؟
بیخود و اجود

الجواب

یہ ایک مدخلہ صحت پر تین طلاق یعنی طلاق مطلقہ پڑ گئی۔ اب اسی صورت میں ہندہ کو کام اجانت ہے کہ وہ دوسرے سے نکاح کر لے۔ یا اگر وہ اسی شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو دوسرے سے نکاح کرے اب وہ شوہر اس کو طلاق دے اب عدت گزند کرے کے بعد شوہر اول پر طلاق ہو سکتی ہے ورنہ اگر کوئی صحت نہیں بلکہ نے تجھے جواب دیا اور میں نے تجھے طلاق دیا دونوں ایک ہی مفہوم ہے۔ اور اگر

جلال الدین احمد امجدی
۲۵ شوال ۱۴۰۸ھ

مسئلہ

نیکاح عقد بیک کی ایک ذنیب کے ساتھ ہوا تھا طرفین کے اہلین خوش حال و اتفاق ہو گئی اور دن و شب ہر شے کی اتفاق ہو گئی۔ کچھ روز گزرا نہانے کے بعد نہانے اپنی بیوی ذنیب کو اپنے نکاح کے کہا کہ ذنیب تمہارے گھر جانے کے لئے تیار نہیں ہے لہذا تمہارے طلاق دیدہ۔ تو ذنیب نے کہا کہ میں طلاق نہیں ہوں گا بلکہ اسے لے جاؤں گا۔ کہنے کے کہا اگر نہیں طلاق دو گے تو تمہیں ماروں گا اور گریبان پکڑ کر مارنے کے لئے بھی تیار نہ ہوں گا اور اس سے پہلے بیک کی والدہ ایک تحریری طلاق لکھا کھوا کر رکھے ہوئے تھی کہنے والا فاسق ملعون تھا اس پر ضرور مسلمان کی شہادت تھی کہ بیک نے کہا کہ اس پر تم دست بردار تو ذنیب نے کہا کہ یہ طلاق نامہ ہے میں اس پر دست بردار نہیں کروں گا پھر بیک نے سختی کی تو ذنیب نے ٹکڑی دہرے سے اس پر دست بردار کیا پھر بیک نے کہا کہ تم کو کہ میں خدا اور رسول کے یہاں سے طلاق دیتا ہوں تو ذنیب نے اس جملے کے کہنے سے بھی صاف صاف انکار کر دیا مگر بیک نے کہا کہ تم کو زانیہ بھی کہتا ہوں کہ تو کر کے قول بالا پر ذنیب نے ڈھڑکے صرف ہوں کہا اور تیسری مرتبہ اس قول کا اس نے اقرار کر لیا تو ایسی صورت ہو جانے کے بعد اسے گھر اگر ذنیب کے ساتھ بیک نے طلاق نہیں دی ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ اس وقت ڈکڑی دہرے نہ کھسا کر کیا کہتا ہوں تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں بلکہ واقع ہوئی تو کون سی؟ دیکھو، ہاں یہاں غلط ہے۔ بیوقوفو خود

الجواب

لیدنے ڈھڑکے میں ہے اگر ایسے ہے میں کہا کہ میں سے انکار سمجھا جا کہ ہے تو صورت متصور میں صرف ایک طلاق دہی واقع ہوئی اور اگر ایسے انداز میں کہا کہ میں سے اقرار سمجھا جا کہ ہے تو طلاق منخلطہ واقع ہوئی۔ بشرطیکہ صورت منخلطہ اس لئے کہ نیکاح سے پہلے میں نے کہا کہ بیک کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ تحریر بالا بعد از ذکر میں ہے منخلطہ حلالی محل خروج باغیغ ماقول و کلاما احسن تعالیٰ علیہم السلام

جلال الدین احمد امجدی
۵ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

احمد علیہ السلام

مسئلہ

از شریف الدین ولد منیر الدین کہا اہل کلائی داتے بریلی نیک کی اپنی والدہ سے گھر جو سال میں کافی مدت ہوتی رہی۔ محض یہ مدت نیک اور اس کی بیوی سے تعلق رکھتی تھی نیک کی والدہ نے جب نیک کی بیوی کا نام لیا کہ تیری بیوی تو ایسی ہے جس اتنی بات میں ذنیب نے سخت فتنے کی حالت

وقت طلاق وہ حاملہ تھی تو یہ پیدہ ہونے کے بعد اور مگر حاملہ نہ تھی تو تین ماہ میں آنے کے بعد دوسرے سے نکاح کر کے
نواہر تین ماہ میں یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں اور شوہر ثانی اس سے بہتری بھی کرے بعد طلاق ایک
یا مہینے کے بعد عورت عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے مگر ایک حصہ طلاق خان طلقاً فلا متصل لہ من بعد حتی
تتکف من وجاہ غیوہ۔ وهو متعلق لعلہ

جلال الدین احمد لاہوری
۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ

مسئلہ از سید محمد جتینا بزرگ - ضلع بستی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرعیتیں اس مسئلہ میں کہ عورت مرد سے کہتے تھے دونوں نے
مجھ کو کیا ہر نے اپنی محبت کو تین ماہ سے زیادہ کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی ہے پھر اس کے بعد مرد کی محبت کو کر کے
ہوئے۔ اس کے لئے شرعی حکم ہے؟

الجواب

طالعہ تو یہ واسطہ شمار کریں اگر مرد و عورت کو نکاحنا چاہتا ہے تو بعد طلاق اس سے نکاح کر کے قابل اللہ تعالیٰ فان
طلقاً فلا متصل لہ من بعد حتی تتکف من وجاہ غیوہ۔ اور اگر بغیر طلاق کے تو حسب مسائل اس کا کیا حکم کریں ورنہ
وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ وهو متعلق لعلہ

جلال الدین احمد لاہوری
۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ

مسئلہ از سید ابرار غالب بکونی کلاں ضلع بستی

ہمارے بھائی چھ سال پہلے دامان کی خرابی کی وجہ سے گھر چھوڑ کر نکل گئے۔ کچھ دن کے بعد پھر گھر آئے۔ دوچار
مظاہرہ کر دہرے ہیں پھر بڑے جلتے ہیں ان کا کمر کام ہے۔ بات چیت سے پتہ چلتا ہے کہ دامان میں حمل ہے
ان کی بیوی کہتی ہے کہ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ہم سے گھرے کوئی واسطہ نہیں ہے دوچار آدمی بلا کہ ان کے سامنے طلاق
دے دی ہے۔ بیوی نے جو ان کے ایک لڑکا ایک لڑکی ہے دوسری خادی کرنا چاہتی ہے ایسی حالت میں شرع کیا
حکم دیتی ہے؟

الجواب

آپ کے بھائی نے تین لوگوں کے سامنے طلاق دی ہے اگر وہ لوگ طلاق کا
دینا و ہوش دھواں کی درستی میں بخیر طہر ہے تو طلاق واقع ہو گئی اس کی بیوی عدت گزار کر دوسرے
سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

موتی سے نہیں دوسرے کو نکالے تو میرے لئے کرکٹ ہاکی ایک بار ہوا ایک بار طوفان کا کام کرنے
 کی ہے یا نہیں اولاد ہوتے ہوئے خلع کام اپنے شمس کے اہل سے کہا اپنا دست نہیں ہے تو بیکر کے والد
 ایک ایک کمال اللہ ربیع ہے اللہ گورہ اساتذہ میں جگر کے لالہ ان دلے با لالہ اسے ہیں اصول ایک کمال
 یوہر اور مارا مارا ہر باہر ہے اور بیکر اس کے خلع ان دلے یعنی جان پانا د بانی وغیرہ کے بیوی کو جو پہلے اور دوسرے
 چاہا یا تھا زبردستی بیکر کے والد سے والد کے گھر میں کر دیئے ہیں اب والد کو کچھ دے ہوئے ہے کہا اپنا
 دوسرے کے وہاں کرا لیا ہے اسی حالت میں صاف اور صریح فیصلہ عطا فرمائیں اور کون کون کس پر کریں
 گرفتار ہے

الجواب ہندو نے گھر کا تختی زن سرزد ہوا تو دسی محبت کو طلاق دینا بہتر ہے
 مگر دسی نہیں دینی شوہر کر کے طلاق نہ دینا چاہیے تو طلاق نہ دینے کے سبب وہ گھر کا نہیں ہوگا محبت کو
 طلاق تو بہت مستعمل کر لیا جائے اسے ہر دسی کے ساتھ نافذ کرنے کی ہیکل کی جائے غیر مردوں سے میل جول رکھنے
 اور ان سے بات نہایت کرنے سے سختی کے ساتھ روکا جائے قرآن خوان اور سید و شریف کہنے سے غور و سوا کین کو
 کہا جائے اور مسکینوں کو جو چاہیے رکھنے کی تلقین کی جائے ہر اس کے بعد اگر بیکر کا باپ اس محبت کا کیا کیا ہوا
 کہا ہے تو شرعاً اس پر کوئی سزا نہ ہوگا اور جن لوگوں نے ہندو کی ناجائز حرکت کی ہے ان سب کو بھی طلاق
 کو بہت مستعمل کر لیا جائے۔ جو حلقہ اعلیٰ صلیب سے
 جلال ملین احمد لالہ دہلی
 ۲۶ جنوری ۱۹۰۱ء

مسئلہ اگر مرد یمن میں یاں ہو کہ وہ ضلع سنی
 نے کی لڑکی کی شادی خلع کے ساتھ ہوئی تھی لڑکے کی قریب ساٹھ سال تھی ہر شوال کی عرس لڑکے
 کے گھر لڑکے کے طلاق لے لی اور لڑکی کی شادی دوسری ہو کر گئی اب دیانت طلب یہاں سے کہ لڑکی
 کی دوسری شادی مندر شرع درست ہے یا نہیں اور پہلا شوہر کے پاس رہنے کی کیا سبب ہے؟

الجواب اللہ وحدہ یقین علیہ الصواب و العاقبہ
 ہے اس نے اس کی طلاق مندر شرع نافذ ہوئی اور نہ لڑکی کی دوسری شادی مندر شرع صحیح ہے لڑکی
 پر مندر سابق اپنے پہلے شوہر کے نکاح میں باقی ہے اور وہ جب چاہے خلع کے پاس جاسکتی ہے بہر اشتیاق
 نہیں ہے کہ طلاق کے لئے شرط یہ ہے کہ شوہر قاتل یا بانی ہو یا بائیں جنوں نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ کسی

طرف سے اس کا کوئی ولی۔ خدا ما ظہری والی العلم عند افتاد رسولہ

محمد الیاس خاں سالک بادکوبہ
بہر ذوالقعدہ ۱۲۹۲ھ

مسئلہ از ماشی علی حکام و پوسٹ روپ گنڈہ مٹی

بہدی حسن نے اپنی مدخولہ بیوی کے ہاں سے جس سند یہ ذیلی تحریر کہہ کر اپنے خسرو ولی دین کے نام رجسٹری کی جناب بہدی حسن کی طرف سے جو عدالت لکھا کہ ہماری مرضی کے خلاف رہنے کی وجہ سے ہم نے ان کو طلاق دیا طلاق و طلاق و طلاق یہ لکھ کر بہدی حسن کی دریافت پر کہ جسے اس تحریر سے طلاق پڑی یا نہیں، اگر طلاق پڑ گئی اور بہدی حسن پھر اس صورت کو دیکھنا چاہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب تحریر مذکور اگر واقعی بہدی حسن نے لکھی ہے تو اس کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی بہدی حسن تو یہ کہہ کر یہ ایک وقت میں طلاق دینا گناہ ہے بہدی حسن پھر اس صورت کو دیکھنا چاہے تو طلاق کو اپنی رائے سے عدالت گنڈہ مٹی کے بعد عدالت دوسرے سے نکاح منع کہے وہ شخص اس کے ساتھ جوہری کہے پھر رہائے یا طلاق دے تو وہ باطل عدالت گنڈہ مٹی کے بعد بہدی حسن اس سے نکاح کر سکتا ہے اس کا حلیہ صحیح ہے۔

دھوتائی و رسولہ علی علیہ الصواب

جلال الدین احمد لاہوری

۳۱ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ

مسئلہ از عبدمنصور نبی کھر پور شیش گونڈہ

شوہر اگر طلاق نہ دے اور لڑکی کے ماں باپ بچہری سے طلاق نامہ لکھ لیں تو وہ طلاق قابل قبول ہے یا نہیں؟

بیتوا احمد و

الجواب کسی کی بیوی کے لئے بچہری کے حکام کی طلاق ہرگز قابل قبول نہیں کہ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ حکام کو حدیث شریف میں ہے الطلاق لمن اخذ بالنساق۔ خدا ما ظہری و دھو

اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لاہوری

۱۴ ربیع الاول ۱۲۹۱ھ

مسئلہ از محمد اسماعیل دہلوی سند در سخت معلوم گئے ٹیپہ پوسٹ چم و دور گونڈہ

بکر کی شادی ہوئی ہندہ کے ساتھ اور ہندہ بھی خیرہ تھی کہ بکر نے طلاق دے دی پھر ہندہ راضی ہو گئی کہ

کرتی تھی بلکہ نزدیک ہی تا فرمان تھی وہ ایک مرتبہ نہ پیش کی پہلوی میں اس طرح مبتلا ہو گیا کہ چار پائی سے کوئی
 اٹھا کر بیٹھا تب جا کر بیٹھا پاتا تھا حتیٰ کہ بیٹے کی کوئی امید نہ رہ گئی تھی اسے حال میں بھی ہندہ نے نہ کہ اس آٹا مناسب
 نہیں سمجھتی تھی والدین رات بھر شب بیدار کر کے سینکائی اور دیکھ بھال کر لگے تھے اور ہندہ کو بھی وہ سلام ہوتا تھا کہ
 بیٹے کسی نے سمجھا دیا ہو کہ اس کے قریب مت جانا چنانچہ جب نزدیک ہندہ سے بعد کچھ صحت مند ہوا تو ہندہ کے
 پاس جا کر ایک بات کی تحقیق کرنے لگا تو وہ بتانے سے انکار کرتی تھی چنانچہ زید نے ہتھے میں آکر ہندہ کو بازو اور
 کوئی زیادہ بازو بھی نہیں اس پر ہندہ پوری زور زور سے روئی کہ تھی اور ہتھوں تک ہندہ نے زید سے بات چیت کرنا تک
 رکھا چنانچہ ایک روز زید کی بھاری نے ہندہ سے کہا کہ ہا کر ان سے معافی مانگ لے تو ہندہ نے کہا کہ اگر ان کو سنا نہیں ستر
 خوش ہوئی تو وہ اگر مجھ سے جو پس گئے زید نے تم سنا تو وہ بھی زیادہ غصہ نہ کرنا کیونکہ اس نے ہندہ کو اس نے
 ہندہ کو ایک وقت تک ملا تھیں دیکھا سوچا کہ میری وجہ سے میرے والدین مجھ سے ملاخ ہو جائیں گے تو جب
 والدین نے اس معاملہ کو سنا تو زید بھی غریب اور غمگین بھی میری مدد کے تو تھی ہی میرے والدین کی بھی ایسی مٹھی
 تھی کہ ہندہ کو طلاق دیدی چنانچہ زید نے اپنا کام تمام کر دیا بات ختم اب دوسری بات یہ بھی ہے کہ جب اس کے
 پاس سے یہ فیصلہ ہوا تو کالوں کے ایک سولہ صاحب نے ان لوگوں نے بلوایا تو سولہ صاحب بچہ لگے لگائے گئے
 ہزار غلطی کرے مگر میری وہ طلاق کے لائق نہیں ہے سولہ صاحب نے اپنی دلیل پیش کرنے لگے کہ میں اس بات کو مصطفیٰ
 کے سامنے کہہ سکتا ہوں اور ہندہ کے اندر یہ بھی صفت تھی کہ ایک دم جاہل تھا وہ ان پر بھی غارت پرے کا طریقہ
 معلوم نہیں تھا تو زید نے سوچا کہ اس کو گورنر متوڑھا لیں کہ نہ بڑھ سکے اور کچھ دن تک پڑھایا بھی بعد ازیں تمام
 غم ختم ہونے والا تھا مگر جب زید نے دیکھا کہ مگر غریب اور دعا باری میں بھی تو سوچا کہ کسب نہیں پڑھ پائے گی
 اور نہ اذیرے نہ ہو جائے گی اس طرح کی تمام باتیں میں تو یہاں فرمائیں کہ اب اس حال میں طلاق دینا کیسا
 ہے اور جو یہ کہ لڑکی چاہے ہزار غلطی کرے مگر وہ طلاق کے لائق نہیں ہے اور دلیل پیش کرنے کے اس
 بات کو مصطفیٰ کے سامنے کہہ سکتا ہوں اس پر کیا حکم ہے اور وہ کیسا ہے اور میرا کام کرنے سے جو صورت نکلتی
 ہو جائیں وہ کیسے ہیں مدلل تحریر فرمائیں ؟

الجواب

ہندہ کے بارے میں جو باتیں سوائل میں درج ہیں اگر صحیح ہیں تو بیگ
 ہندہ اپنے شوہر زید اور اس کے والدین کو زیادتیوں سے مدلل بھی لائق طلاق تھی طلاق دینے کے سبب زید نہیں لگتا
 نہ ہوا ہذا جو شخص یہ کہتا ہے کہ لڑکی ہزار غلطی کرے مگر وہ لائق طلاق نہیں اور جو لوگ ایسی تا فرمان عورت کو

حکیم ہے؟

الجواب

انگریزات صحیح ہے کہ لڑکے لڑکی کو طلاق کا مالک نہیں بنایا تھا تو اس کے بانی کے کہنے سے لڑکی اپنے لڑکے کو طلاق نہیں دے سکتی اگرچہ شہر کے عوام نے لڑکی کو طلاق کا مالک بنا بھی دیا چونکہ لڑکا جب نابالغ ہوا اس صورت میں بھی ولی طلاق کا مالک نہیں ہوتا اور پھر لڑکی سے طلاق لینا جائز ہے۔
 عذر اصرار ہرگز مستبر نہیں کہ طلاق کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ بھری کو حدیث شریف علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
 لہذا مولوی نے بھری سے طلاق کر رکھتی ہیں کی متاوی دوسری جگہ لکھا ہے اس نے اپنی بہن کو حرام کاری و فحاشی کرنے کے لئے دیا الصداقہ مانتی۔ اور اس مولوی کی تابعدار میں بھری سے طلاق کر دوسری جگہ شایاں کرنے والے نکاح خواں، گواہ اور میاں بھری بننے والے سب کے سب سخت گنہگار ہیں اور سب کے برابر اس برائی کا دروازہ کھولنے والا مولوی تنہا اکتفا ہے حدیث شریف میں ہے من من فی الاسلام سب سبہ فیکان علیہ دوزخا وادخلوا من علیہ من یصلہ من غیر ان ینتھن من او من امر بعد شیء یعنی جو شخص کہ مذہب اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہو گا اور ان لوگوں کے مل کر کے لاکھ گناہ ہو گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور مل کر کے ان لوگوں کے گناہوں کو بھی گناہ ہو گا (مسلم شریف)
 لہذا مولوی نے گواہ پر لازم ہے کہ وہ اپنی بہن کو واپس لے کر آیا تو اس کے شوہر بول کے یا سبجہ اور یا تو باطل طلاق دے کر شرعی طریقہ سے دوسری جگہ شادی کرے اور بھری کی طلاق کے باطل ہونے کا ملان نام کرے۔ اور مولوی خود جتنے ناجائز عقد کرے والے ہیں اور جو لوگ اس میں کسی طرح حصہ لینے والے ہیں سب ملانہ ہو بہ و استغفار کریں۔
 اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو سب مسلمان ان کا ایک کٹ کریں اور وہ بھی گنہگار ہوں گے قال اللہ تعالیٰ ولما یضربک الشیطان فلا تقعد بعد الذکر فی مع النعمان العالین (دک ۱۳۶) و هو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی
 دار الفکر لاہور

مسئلہ

از قسیم النساء ہولاء پور قاضی

میرا شوہر دولت علی ولد جان محمد شہرلی ہے نشہ کی حالت میں دودھ دیتا تھا میں کو ہم پر لڑتا تھا ہے اور شراب پینے سے روکنے پر اتل لڑتا ہے اور بہت سخت انیت دیتا ہے میرا ہاتھ چوکا کر بار بار گھر سے نکال دیتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ ہمیں نے تجھے طلاق دیدیا۔ جب کئی مرتبہ ایسا کرچکا تو میں اپنی جگہ پر اٹھ لی تو آخر تیرہ اس نے مجھے پیر

نہیں تھی کہ میں کیا کہتا ہوں اور وہاں سے کیا نکلا ہے تو اس صورت میں طلاق نہیں پڑی۔ اور اگر یہ حالت نہیں پیدا ہوئی تھی تو طلاق مختلف پڑی کہ غصہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے بلکہ کٹر طلاق غصہ ہی میں دی جاتی ہے۔ اور محمد اسلام کی اس بات سے کہ ہم نے غصہ میں ہو گیا؟ ظاہر ہو گیا ہے کہ پوش و عورت کی اور سنگی میں طلاق دینی ہے لہذا اب اس صورت میں بغیر طلاق عدالت کے نکاح نہیں ہو سکتا۔ مثلاً وہ شادی خان مختلفہ افراد میں ہو سکتی ہے۔ دوسرا جو انبیاء (دہ) طلاق کی صورت یہ ہے کہ عدت گزرنے کے بعد عورت دوسرے سے نکاح کرے۔ دوسرا شوہر اس کے ساتھ کم سے کم ایک بار بچتری کرے پھر وہ مر جائے یا طلاق دیے تو عدت دوبارہ عدت گزارنے کے بعد پھر محمد اسلام سے نکاح کر سکتی ہے۔ مگر دوسرے شوہر نے بغیر بچتری طلاق دیدی تو محمد اسلام سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتی کہانی حدیث العسيلة۔ هذا ما عرفت والاعلم بالحق والصدق

تعلق و مسئولہ جل جلالہ و علیہ السلام

جلال الدین احمد الامجدی

بہارِ عربیہ اسلامیہ لاہوری

۱۰۰

مستعمله از سماء ایستادگی تمام و پوست صمدی گوشه‌های گنج ضلع فیض آباد

میری شادی محمد شمیم ولد آقا حسن کے ساتھ عرصہ سات سال پہلے ہوئی تھی مادہ صحتی بھی ہو گئی تھی۔ میں تین سال تک ان کے گھر آتی رہی اسی دوران ایک لڑکا جس کا نام محمد شمیم ولد ہے پیدا ہوا۔ جب محمد شمیم لڑکا دس برسے بطن میں تھا میرے شوہر نے مجھ کو میرے بیک پر بیک دیا۔ بچہ کی پیدائش کے بعد محمد شمیم بچہ بن گیا اور ایک سال سے زیادہ بیمار تھا میرے شوہر نے اسے میرا شوہر میرے میکا لیا اور دوا دے کر کھانا دیا کہ جسے پانچ دن کی سوئے کی وجہ سے بھرت شادی دی گئی تھی۔ اگلے سال میرے یہ بچہ پرکھ کر کہ جب میرے بچے باپ آتے تھے تب دیکھ جاتے تھے کہ اس نے بلند آواز سے تین بار اے طلاق دیدی مادہ چار لایا۔ اگلے سال کے بعد سے نہیں آیا کیا مذکورہ حالات میں طلاق بائن واقع ہو گئی اور میں دوسرا نکاح کر سکتی ہوں ؟

الجواب اگر واقعی محمد شیم نے تین طلاق دی ہے تو صورت مسئلہ میں طلاق

مختلفہ واقع ہو گئے۔ البتہ شوہر ایک وقت تک طلاق واقع کرنے کے سبب گھبرا ہوا اور کہنے لگا کہ جو عورت بدست گھنڈے کے بعد کسی دوسرے کی طرح تقیہ سے نکاح کر سکتی ہے۔ وہ عورت حق تعالیٰ سے بدست جواب۔

بیلال الدین احمد عابدی

۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۰۲ھ

مسئلہ ازہرہ احمدی شرفی تمام دوست جنابانکہ صلیع ہر ریح شریف (دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سلام علیکم۔ عرض ہے کہ بدینے نہایت ہی خدمت میں اپنی بیوی کو تین ملاقیں ایک وقت دربار حیات طلب امر ہے کہ مطلق ایک ہی واقع ہوئی کہ تینوں بغیر طلاق کے کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟ اگر یہاں بیوی اور حرج ہو سکے ہیں تو کوئی مدت میں بغیر طلاق کے طلاق یہ صورت

الجواب وعلیک سلام در صورت طلاق اگر مدت شمس نکاح کی مدد خواہے تو اس پر تین ملاقیں واقع ہو جائیں کتب وہ صورت بغیر طلاق شوہر طلاق کے طلاق نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ طلاق نہیں ہے مگر ایک ملاقیں میں طلاق ہوئی کہ ایک تہہ میں طلاق تو اس صورت میں طلاق مطلق واقع ہوئی اور اشد اپنی تمنا ہے، فان طلقا فلا یحل لہ من بعد طلق حتی ینقض احدہما طلاقاً (حدیث ج ۱۲) اور شوہر ایک وقت تین ملاقیں کے سبب طلاق ہو گیا ہو کہ ہے۔ اور فقہ میں ہی طلاق واقع ہو جائے کہ ایک کثیر طلاق غصب میں دی جاتی ہے۔ البتہ اگر شدت غم اور عجز و غضب اس مرد کو یہ ہو جائے کہ اس سے طلاق نہ ہو جائے خبر ہے کہ نہ اس سے کیا آیت قبول اور کیا طلاق ہے تو کتب یہ صورت غرض طلاق ہے مگر اس طرح کا غصہ بہت نادر ہے۔ لہذا شخص نکاح اگر اس حالت کو نہیں چاہتا تو صرف خدمت ہو جائے غرض میں طلاق واقع ہو گئی حکم ۱ فی تلخیص النکاح من النکاح فی التلخیص۔ وحوصلہ الامام

جمال الدین احمدی دہلی

مسئلہ ازہرہ اہل مونیہ کوئی ہر صلیع بی

نہیں اپنی بیوی ہندہ کی چند غلطیاں ہندہ کے والد اور اس کی والدہ کے سامنے شمار کیا اور پھر فرمایا کہ ایک میں ہر کی لڑکی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں میں ہر کی لڑکی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں۔ اب اس واقعہ طلب ہمارے کہ ہندہ کوئی طلاق واقع ہوئی کہ نہیں اگر واقع ہوئی تو کس طلاق واقع ہوئی اور اب اس کو اپنے نکاح میں کیے کے کیا صورت ہے؟ بیان فرمائیں۔

الجواب صورت مسئلہ میں ہندہ اگر نکاح کی مدد خواہے تو اس پر طلاق مطلق واقع ہو گئی کتب بغیر طلاق وہ نکاح کے طلاق نہیں۔ قال عائشہ فان طلقها فلا یحل لہ من بعد حتی ینقض احدہما طلاقاً (حدیث ج ۱۲) طلاق کی صورت یہ ہے کہ بعد از ہندہ دوبارے نکاح صحیح کرے وگرنہ

مسئلہ از عہد قیوم ساکن تقریباً پوسٹ مروٹیا یا از دہلی بستی

نہیے انہی کو خور بیوی کے اپنے میں ایک مجمع میں کہا کہ ہم اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہیں۔ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق نامہ لکھ کر تیار کیا گیا۔ نیکہ کے اپنے نیکہ کے کہا کہ یہاں سے بھڑک کر نیکہ کو طلاق نامہ بر نہیں ہوا کاغذ پھاڑ کر پھینک دیا گیا۔ اب پوچھا یہ ہے کہ صرف تم سے جوتے پر طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟ اور سوچنا نکدہ میں نیکہ کی بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں جب کہ طلاق نامہ بر نہیے نے دستخط نہیں کیا۔

۱۱۱

الجواب صورت مستورین غیب نے گرداخمی کیا کہ ہم اپنے بڑی کو طلاق دیتے ہیں۔ طلاق واقعی ہے یا یہ طلاق دہشتہ کی ہو تو اس کی ہر طلاق واقع ہو جاتی اگرچہ زبانی طلاق نامہ پر استعلا نہیں کیا اس لئے کہ وقوع طلاق کے لئے طلاق نامہ لکھنا طلاق نامہ پر دستخط کرنا ضروری نہیں۔ صرف زبان سے کہنے پر بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ حالت مذکور عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ وہ دو سبحان نامہ

وَقَالُوا عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ۔

جلال الدین احمد امجدی

جلال الدین احمد امجدی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

مسئلہ مذکور شریت - ماہم پی

معدوم شریف کے پہلی بیوی کے والد نے ایک طلاق نامہ معدوم شریف کو دیا جس کی نقل درج ہے تاکہ محمد شریف
اسے اپنے ہاتھوں سے نقل کر کے اس پر اپنی دو سندداشت کر دے تاکہ اس کی دوسری زوجہ پنجمہ اس کے نکاح سے
خارج ہو جائے لیکن شریف چونکہ اپنی زوجہ پنجمہ کو طلاق نہیں دینا چاہتا تھا اس لئے اس نے اپنے سسر سے چل
پھرنے کی غرض سے اس طلاق نامہ کو سن کی غیور موجودگی میں ایک دوسرے شخص کے ہاتھوں نقل کروا کر اسی شخص
سے اس پر اپنی نقلی دستخط کروائی اور طلاق نامہ اپنے سسر کے ہاتھ سے محمد شریف کو مراد قلمی طلاق دینے کا نامہ تھا
اور مذکور اس نے اپنے زبان سے طلاق کے الفاظ پڑھ لیے اور نہ تو اس نے اس طلاق نامہ کو اپنے ہاتھوں سے لکھا اور نہ
مذکور اس کے کوئی گواہ پیش کیا اسی صورت میں طلاق واقع ہو گئی۔ ببینہ افواج ودا

تفکّر طلاق نامہ

محمد شریف ابن غلام محمد مقام اہم ہوئی۔ کاتب بنے دلا ہوں چونکہ میری شادی نجم النساء بنت محمد شریف سے ہوئی تھی جو کہ زندہ ماہ کا صوبہ الیک کسی طرح نہا کہ ٹاپا لیکن بلب نہا کہ کوئی صورت نظر نہیں آتی

ماسب ہمارا کہ کسی شخص نے مجھے سے بیعت کر لی ہے لہذا آج بتاؤ کہ وہ شخص کی قسم میں نے اپنی بیوی کو انعامات
کو شریعت کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا۔

(خوف) ہر دین میں نے اپنی مطلقہ بیوی کو پہلی بار دیکھا ہے۔ ہر شخص صحت جس وقت ہا ہے مجھے
دستور انگلیش

الجواب شوہر خود طلاق کے بعد دوسرے کو کہے گا کہ تم نے دو دن صوفیوں
میں طلاق واضح چھوڑا ہے۔ ردائے کدیم ہے۔ لوقال منکب منکب طلاق اس وقت کہان الحوالہ لایطلاق منکب
بیمکتب ام۔ تو صحت مستفسر میں شوہر کو خود کہے گا کہ تو واضح چھوڑا ہے دوسرے کو کہے گا کہ تم کو بھی طلاق
واضح چھوڑی گئی ہے تاثرات یہ ہے کہ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ
انما اور صوفیوں سے صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ
وفی الدیانة فی حق واحد علیہ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ
کے کالی ہے اگر یہ خود کہے گا کہ وہ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ صحت کی قسم طاس اذ استاذ

جلال الدین احمد جلالی
۱۳۹۹ھ جب طرہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ تنظیم طرہ میں خدای مومنین اور اندھ گورکھ
ہر باب قبلہ گاہ مفتی صاحب!

طاسے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ گنہگار ہے کہ ہم خدے سے نہیں ڈرتے اور ہم جنوں کی گالی بھی دیتا
ہے تمام کو برا بھلا بھی کہتے ہیں کہ گنہگار ہے کہ ہم خدے سے نہیں ڈرتے اور ہم جنوں کی گالی بھی دیتا
پچھتید سب باتیں کر چکے ہیں اس کے بعد اپنی بیوی کو تین طلاق ایک دفعہ دے دیا طلاق چھوڑا نہیں اب
پھر اپنی بیوی کو تین دیکھتا ہوتا ہے مذکورہ بالا سوالات کا تفصیل بیان ضرورت فرمائیں؟

الجواب سال ہر طرہ سب نہیں دے تھائی کی شان
میں گنہگار کی انصاف سب سال کو برا بھلا کہتے ہیں وقت کسی دانا وقت سے فتویٰ چھوڑا گیا نہیں ہے اگر نہیں تو
بھلا ہے اور اگر توکل چھوڑا گیا نہیں ہے اگر نہیں تو کیوں؟ اگر توکل چھوڑا گیا نہیں ہے اس کو بھی
کا کہے تعلق ہا اس کو طلاق دینے کی ضرورت پیش آئی ہے پچھتید میں سو لوں کا جواب صحیح طور پر نہیں تو پیر

الجواب

اللہ وحدانیۃ الحق والصلوٰۃ (۱) اگر کوئی عورت نے وقت پر نہیں
 بتایا کہ اس پر تہااری بیوی کا طلاق نامہ لکھا جائیگا اور واقعی وہ کوکے سے سادہ کاغذ پر لکھ لینے کے بعد طلاق نامہ لکھا
 تو شرعاً طلاق نہیں واقع ہوئی۔ وہ مستحقِ عہد (۲) جو شخص یہ کہے کہ تم قرآن و حدیث کو نہیں مانتے وہ کافر ہو گیا
 مسلمانوں پر اس کا بایک کٹ کر لازم ہو گیا اگر ایسا نہ کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ وہ عہدہ متعلق دہرہ موندہ و مہی
 جن جلا بہد علی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم
 جلال الدین احمد لاجپوری

مسئلہ

نیدیا اپنے شوہر سے باہر جا رہا تھا۔ راستے میں اس کی سسرال تھی سسرال والوں نے اسے گھیر لیا اور جان لینے
 کی دھمکی دے کر نہائی اور تھوڑی طلاق لے لیا تو ایسی صورت میں طلاق کی گئی یا نہیں؟ بیونا توجہ دوا

الجواب

عورت مستفسرہ میں طلاق واقع ہو گئی جیسا کہ شامی جلد دوم ص ۱۱۳ میں
 ہے طلاق الکہا باصح اور بہار شریعت جلد ہفتم ص ۱۱۳ میں ہے کہ کسی نے شوہر کو طلاق کہنے پر مجبور کیا اس نے
 کہہ دیا مگر نہ دل میں ارادہ نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہ تو طلاق نہ ہوئی۔ یعنی اگر کہتے وقت دل میں طلاق کا لفظ ہے
 یا زبان سے طلاق کا لفظ کہتا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ مگر نہ لفظ نہ ہی واللہ علیہ الحق عند اللہ تعالیٰ در مسئلہ

جلال الدین احمد لاجپوری

۱۲ رجادی الاخری ۱۳۹۵ھ

مسئلہ

امام محمد باقر علیہ السلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو سوا کسی بیوی یا سنی مسلمان کو نہائی
 ساجدہ کو اپنے شوہر زید کے یہاں سے لے لے آئے ہوں گے اور اسے کہہ دوں بعد ما جہنم کہا کہ مجھ کو میرے
 شوہر نے طلاق دے دیا ہے اور جب ساجدہ کا باپ سراجہ بعد اس کے شوہر کے یہاں طلاق نامہ لے لے جاتا
 ہے تو زید کی غیر موجودگی میں نیدیا کا باپ اصفاقی اور بیچ زید کی طرف سے طلاق نامہ کہہ کر ساجدہ کے باپ سے
 حوالہ کرتا ہے۔ اندوئے شرع زید کے باپ قاضی اور بیچ کا زید کے طرف سے زید کی غیر موجودگی میں طلاق نامہ
 کہہ کر دینا درست ہے؟ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہوئی تو ساجدہ کو عدت گزارنی ہوگی یا نہیں؟
 بیونا توجہ دوا

الجواب

عورت مستفسرہ میں بقول ساجدہ مگر واقعی شوہر نے اسے طلاق

دی ہے تو بس وقت ہی اس وقت طلاق واقع ہوگئی۔ طلاق واقع ہونے کے لئے طلاق کا ضروری نہیں زبانی
 بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ نیز کہ باپ اور خانی وغیرہ نے اگر نیک زبانی طلاق کی تحریر کی گواہی دی ہے تو یہ
 تحریر و قریب طلاق کے لئے ضروری ثابت ہے۔ لیکن طلاق واقع ہونے کی صورت میں عدالت کو طلاق کا موجب ہے نہ کہ
 زمانہ وقوع طلاق سے صاحب ملک کا ادھر شوہر نے طلاق نہیں دی تھی اس کے باپ اور خانی وغیرہ نے نیک زبانی
 سے طلاق نام لکھ دیا تو صاحب پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ لہذا اگر نیک زبانی سے باپ اور خانی لاویں تو نیک زبانی غیر موجود
 میں طلاق نام لکھ دیا تو صاحب کے باپ کے گواہ کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ خدا اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد علی
 دارالرحیم

مسئلہ از مرفوعہ گواہی و مطلع بنتی

اباہیم نے اپنی بیوی کی بیشریت سے اپنے سے ایک تحریر کو لے کر سوچا کہ میں اپنے اہل سے مرتب کی
 جس میں تین نام طلاق لکھے ہیں اس طرف ایک مولوی صاحب کا لکھ دیا تو کوئی نہ کیا تو مولوی صاحب طلاق نام لکھ
 کر دیکھ کر کہہ دیئے کہ مولوی صاحب نے ایک تحریر مرتب کی جس میں صرف ایک طلاق لکھی ہے مولوی صاحب کی کسی
 بیوی کی تحریر پر اباہیم نے اپنا دستخط کیا لہذا غیر مرتب کردہ تحریر کو لکھ کر ایک صاحب حیاتیات طلبہ سے کہ
 بیشریت نہ لکھ کر کسی طلاق لکھی ہوئی ہے اباہیم نے عدالت لکھنے سے پہلے بیشریت لکھ کر پھر دیکھا تو اباہیم نے اپنے پاس ۹ اگر
 نہیں تھا تو اپنے جانے کی کیا صورت ہے۔

الجواب

عدالت معلوم ہوئے اباہیم کی مرتب کی ہوئی تحریر سے بیشریت لکھا ہو گیا طلاق
 واقع ہوگئی اگرچہ وہ پوائی تھی۔ بعد میں مولوی صاحب نے نہ کہ طلاق نام میں صرف ایک طلاق لکھا لہذا اباہیم
 اس دوسرے طلاق نام پر دستخط کرنا صحیح ہے۔ اباہیم نے بیشریت لکھا کہ دوسرے کے ساتھ لکھا تھا پس جس میں
 بیوی کے تعلقات لکھا تو نام مستحق ہے۔ مولوی صاحب نے یہ کہ تو ایک دوسرے سے ایک جواب لکھا
 ملا نہ تو یہ نام مستحق نہیں کریں۔ اگر وہ دونوں یہ نہ کریں تو اس مسئلہ میں کیا حکایت کریں۔ خدا ہی کو جاننا ہے۔
 بیشریت لکھا لہذا اباہیم کے لئے طلاق نہ ہوگی۔ طلاق کی صورت یہ ہے کہ بیشریت لکھا عدالت لکھنے کے بعد کسی
 دوسرے سے لکھا جائے کہ وہ بیشریت لکھ کر اسے طلاق ہے یا عدالت ہو جائے تو بیشریت لکھا ہر صورت
 لکھنے کے بعد اباہیم سے لکھا کر گئی ہے۔ اگر دوسرے نے بیشریت لکھا تو اس سے بیشریت نہیں کی تو طلاق عدالت

بجانب شری سے آگاہ فرمائیں۔

مسئلہ: اگر عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اسے طلاق دیا مگر اس نے نکاح کی حالت میں ہی وفات پائی تو اس کے بعد اس کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے دنیا سے رخصت ہو کر آسمان چلے گئے ہیں اور ان کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی۔

الجواب

نکاح بلا تحریر سے صحیح نہیں ہے بلکہ تحریر و شہادت کی ضرورت ہے۔ اگر عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کے بعد اس کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے دنیا سے رخصت ہو کر آسمان چلے گئے ہیں اور ان کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی۔

جلال الدین احمد لاہوری

مہر شوال المکرم ۱۴۰۸ھ

مسئلہ

اگر عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس نے طلاق دیا مگر اس نے نکاح کی حالت میں ہی وفات پائی تو اس کے بعد اس کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے دنیا سے رخصت ہو کر آسمان چلے گئے ہیں اور ان کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی۔

تاریخ ۱۴۰۸ھ - ۶۷۸ھ

۷۸۹ھ

اگر عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس نے طلاق دیا مگر اس نے نکاح کی حالت میں ہی وفات پائی تو اس کے بعد اس کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے دنیا سے رخصت ہو کر آسمان چلے گئے ہیں اور ان کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی۔

(امری)

ذاتی اثر

(۱) اسلام دین قرعہ و شہادت پر مبنی ہے

(۲) قدرت و علم و ملامت و موعظہ

(۳) رمضان

نکاح بلا تحریر و شہادت صحیح نہیں ہے بلکہ تحریر و شہادت کی ضرورت ہے۔ اگر عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کے بعد اس کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے دنیا سے رخصت ہو کر آسمان چلے گئے ہیں اور ان کی عورت کو نکاح کی ضرورت نہ رہے گی۔

الجواب

کی شرعی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے لہذا صورت مستفسر میں تاؤ فیکہ شرعی گواہی سے طلاق دینا ثابت نہ ہو
و تو یہ طلاق کا حکم نہیں کریں گے لہذا فی الجوزہ الخ اس من القاضی الموضوعیۃ۔ و هو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لا محری

۲۲ سوال المکرم

مسئلہ اتفاقاً عیال پر ہر ماہ سیر عینت باؤ ضلع سوریندر نگر

ایک شخص جس کی شادی ہوئے کئی سال ہوئے بیوی اس سے نفرت کی اور بددیانتی اور میان زنی و شوہر سے
بانتفاق ہوئی جس کی بنا پر لڑکی کے بیکے کے کئی شخص مذکور کو راتے ہیں کہ لڑکی کا قہر پوری ہے کہ اس شخص کو مار
ڈالنے پر تیار ہوئے اور کہا کہ اس صورت پر تم کو چھوڑیں گے کہ تم اپنی صورت کو طلاق دے دو اور توڑا جائے تو قہر
پر ہی کا قہر طلاق نامہ لکھ کر دے گا کہ اس کو چھوڑ دیا جائے نہ یہ شخص طلاق دینا چاہتا ہے اور نہ لڑکی طلاق چاہتی
تھی اسی صورت میں کیا یہ طلاق واقع ہوئی اور اس کی صورت اس کے نکاح سے منحل تھی اور اب یہ صورت دوسری
جگہ اس مال باپ کی رہائشی ہی پر دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب صورت مستفسر میں اگر شخص مذکور نے طلاق نامہ پر دست لگانے سے سوائے
زبان سے بھی طلاق دینی تو طلاق واقع ہوئی اور اگر صرف طلاق نامہ پر دست لکھا اور لکھ لیں نہ طلاق کا ارادہ ہوا اور نہ
زبان سے طلاق کا قصد کیا تو طلاق واقع نہ ہوئی و تاؤ فی الجوزہ یہ مقدمہ ۲۲ میں ہے۔ طلاق کو ٹوٹی جاتی ہے تو اگر
واقع ہو جائے گی نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ شیشہ پر چڑھ کر ٹوٹی ہے پھٹکے جیسے یا خود اپنے سے چھٹ پڑے
شیشہ ہر طرح ٹوٹ جائیگا مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں ہے اگر کسی کے جبر یا کرہ سے صورت کو منحل ہو جس طلاق
کبھی طلاق نامہ لکھا اور نہ زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے تو طلاق نہ پڑے گی تو یہ طلاق نامہ میں ہے بیع طلاق کل زوج
ما یخ عاقل ولو مکرمھا او غنما فی سہا الخ اس من القاضی المذکورہ الخ علی تلفظ بالطلاق فلو اکرمھا علی
ان یتبہ طلاق امرأتہ فکتبہ لا یطلق لان الکتابۃ اخیث مقام العیالۃ باعتبار اس المصلحة ولا یحلج تعذر
مگر یہ اس نصبت میں جب کہ اگرہ کرہ شرعی ہو کہ اس سے ضرر دہاں کا نہ پڑے تو اور نہ مذکورہ بالا پر قاضی ہو صورت
اس قدر کہ اس سے سخت ہمارے سے مجبور کیا اور اس کے لیا گیا اس سے کچھ بی بی کرہ کہنے کا کافی نہیں یوں کہ
گاہ تو طلاق ہو جائے گی انتہی نکاح اور یہاں شریعت ہستم صلا پر ہے کسی نے خود ہر طلاق کہنے پر مجبور کیا اس
نے کھدیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا قصد کیا تو طلاق نہ ہوئی مجبوری سے مرد شرعی مجبوری ہے۔

مسئلہ

زید اور اس کی رخصت ہوئی ہند کے مابین کو تعلق ہو گیا تھا کہ یہی ایام گذرے تھے کہ زید نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگو۔ تو تاکہ اس معاملہ پر چلے جاتے صحت کے جواب دیا کہ میری کوئی غلطی نہیں ہے جو کہ معافی مانگوں۔
شعبہ نے ڈاکٹر اور اس کی غلطیاں بتا کر کہا کہ کیا تو تم معافی مانگو یا مجھ سے طلاق دے دوں تو میں ایک مجلس میں ایک ہی طلاق دوں گا جو یہی مجلس اس نے دیا تھا میں بد چرنا ہندہ صحت نے معافی مانگ لی اور
اب دونوں میں تعلق ہو گیا ہے۔ تو جواب طلب ہو چکا کہ زید کی یہی ہندہ کوئی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
اور اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی کہ ہم جواب دیتے نہ کر غلطی ہو جائے۔

الجواب شعبہ نے گمنام وہی ہے کہ اس میں جو مجلس میں لگے ہیں اس کی یہی ہندہ
بہر کسی قسم کی طلاق نہیں واقع ہوئی لیکن اگر وہ غلط بیان سے کام لے رہا ہے تو اشتباہ اعتباراً اس کی ایک ہی ہندہ
ہے۔ وصوتہا اعلمہ

مسئلہ

انتہی کلامہ بالفاظہ... (لاہوری)
مسند ذیل تحریر سے طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ میں شیعہ بیگم انتہی کلامہ سے دن سو سو کو اپنی خوشی سے
طلاق دیتی ہوں کہ جو میرے شوہر شری علی علیہ السلام سے ہے اس میں غلطی ہو جائے وہاں کسی ہمت نہ ہونے کی
دوسرے میں شیعہ بیگم نے یہی تحریر کی ہے طلاق دیتی ہوں اور اس بارے میں عدالت میں شری علی علیہ السلام
انتہی کلامہ سے ہم کوئی کھڑی نہ کر دیں کی کوئی خوشی سے طلاق دیتی ہوں۔ اور جو لڑکا تھا اس کا نام ہندو تھا
کی شادی کے بعد پیدا ہوا ہے اس کا فیصلہ عدالت کے کی کوئی اس کی شوہر بیگم پہلے بیٹے ہے کسی طرح کے
لیکن دن کے بارے میں عدالت میں کوئی کھڑی نہیں کر دیں گی۔ میں شیعہ بیگم نے کہا کہ میں اس کی خوشی سے
طلاق دیتی ہوں۔
فتاویٰ انگوٹھا زاد علی۔

الجواب تحریر مذکور تو غلط ہے کہ اس سے شیعہ بیگم بطلاق نہیں واقع ہوئی۔
دوسرے تو غلط ہے شوہر یا بد علی کی یہی ہے اس نے کہ طلاق دینے کا تعلق شوہر کو ہے نہ کہ صحت کو یہاں پانچ دہم ہے۔

میں ہے بیدار عقدہ النکاح۔ اور میرٹ شریف میں ہے الطلاق لم یحل عندہ بالاق۔ اور تحریر مذکورہ پر شریعہ کے مفسر نے طلاق واقع ہونے کو بوجہ غلط ہے اس لئے کہ جب وہ طلاق نامہ پر دستخط کرے گا تو پھرے گی اور تحریر مذکورہ چونکہ موت کی طرف سے ہے اس لئے وہ طلاق نامہ نہیں ہے۔ ہذا ما لا یحل فیہ والعلیہ العاقبہ
 علیہ السلام وعلیٰ ائمتہ علیہ السلام

جلال الدین احمد لاہوری
 ہر سوال کا حکم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ از محمد حسین صاحب موضع برکاتی دہلی پست و مصلحہ خلیفہ

ہندہ کا لکڑی کے ساتھ جو اوڑھنا کے بعد جب نفی کا وقت چوتھ ہندہ ہندہ کے دائرہ میں کے صلیان
 کی جگہ ہو گیا یہاں تک کہ ماہیت کی صورت مانگی۔ نیک کے والد کے ہندہ کے والد کو گالیاں وغیرہ دیں جس سے
 بات بڑھ گئی اور نیک اپنی بات سے کہہ دیا جس پر لایہ گئے ہوئے کہ میں درخواست کر کے نہیں نے باؤں لگا کر میں پوچھ
 نے بھی کہا کہ میں اب اس گھر میں جاؤں گی۔ چیز وغیرہ کے سامان واپس کر لئے اور نیک کو لگا کر ایک سادہ کاغذ پر خط
 لے لے اور چھ گولہ بان کے ساتھ نیک سے یہ کہہ کر تم واپس نہیں آئے تو اسی دستخط پر طلاق نامہ لکھ لیا جائے گا مگر نیک
 بالکل خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دے کر چلا گیا اب وہ وہ سال کا ہوا نیک واپس نہیں آیا ایک باہر نکاح ہوئی
 جس میں پہلے کہا کہ تم دونوں فرقی پاؤں میں مصافحہ کرو جس پر نیک کے والد نے جواب دیا کہ قیامت تک آپس
 میں لڑو گا چونکہ ہندہ میں طلاق کو پہنچ گئی ہے نیک اب تک آیا اور نہ ہی ہندہ جانے کے لئے تیار ہے تو اس صورت
 میں ہندہ کی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہو گئی تو صحت بھی واجب ہو گئی یا نہیں؟ اور اگر طلاق نہیں
 ہوئی تو چھ گولہ بان کی صورت ہے؟

الجواب

صورت مستطیل میں ہندہ پر طلاق نہیں واقع ہوئی کہ سادہ کاغذ پر دستخط کرنا
 عند الشریعہ کا ہے۔ اس جب کہ شوہر یہ کہتا کہ میں فلاں وقت تک نہ آؤں تو میری بیوی کو طلاق اس صورت
 میں فلاں وقت تک نہ آئے پر طلاق واقع ہو جاتی اور ثابت کے لئے اس کاغذ پر لکھنا طلاق صحیح ہو جائے گا لیکن جب
 شوہر سے یہ کہا گیا کہ اگر تم واپس نہیں آئے تو اس دستخط پر طلاق نامہ لکھ لیا جائے گا اور اس نے اس بات کی تائید نہیں
 کی بلکہ خاموش رہا تو اس کاغذ پر طلاق لکھنا جائز نہ ہوگا۔ لہذا یہ کہ طلاق حاصل کے بغیر صورت کا دوسرا حکم کرنا
 بزرگوار نہیں کہ نکاح بدستور باقی ہے اگر نیک کے ساتھ ہندہ کے گھر سے کی صورت نہ ہو اور اس کے ساتھ نہ رہتا

ہا ہے تو میں طرح ہی ہوئے اس سے طلاق حاصل کی جائے بغیر طلاق کے اگر دوسرا نکاح کیا جائے تو نکاح کرنے والوں کا سب مسلمان باجماعت کرے۔ قال اللہ تعالیٰ واما بعد فیما علیہ التعلیل من خلافہ الذی مع النکاح

الطلاق (دعویٰ) حنفیہ صحتی وحوادث علیہا صواب

بہار الدین احمد امجدی

۱۲۰۲ھ

۱۲۰۲ھ

نہ نے اپنی بیوی جہدہ کو طلاق مطلقہ دی جہدہ نے طلاق گزاری اور دوسرے شخص سے نکاح کیا اس نے بھی طلاق مطلقہ دی اس کی بھی صحت ہو گئی لیکن ہر دو صحت اس نے شوہر پر دل کے گھر میں ہی گزاری نیز جس طرح کام کاج پہلے کیا کرتی تھی جس طرح سے طلاق دی گئی دیکھ سنی کہ اس نے پہلے باہر سے شوہر کے گھر اور پھر شوہر کی پریش کے بعد زونہ میں مقیم رہا کرتے ہیں کہ ہم نے حدود شرعیہ کے خلاف اس صحت میں کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے فوائیم کہ حکم شرعی پہلے ہی کہ اول شوہر سے نکاح جہدہ کر سکتی ہے یا نہیں ہر دو صحت سے آگاہ فرمایا جائے ؟

جواب صورت مستقر میں اگر جہدہ نے نہ کہ طلاق دینے کے بعد صحت گزاری دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ہو اور دوسرے نے بعد دہائی دہ پڑی طلاق دی ہو اور جہدہ نے ہر دو صحت گزاری تو نہ شوہر طلاق سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے اگر کوئی دوسری صحت نکاح نہ ہو اور نہ صحت میں شوہر اول کے گھر نہ کہ وہاں کہ نکاح کر سکتی ہے اگر کوئی دوسری صحت نکاح نہ ہو اور نہ صحت میں شوہر

بہار الدین احمد امجدی

۱۲۰۲ھ

۱۲۰۲ھ

نہ نے شوہر جہدہ سے نکاح کر لیا ہو اور دوسرے نے بعد دہائی دہ پڑی طلاق دی ہو اور جہدہ نے ہر دو صحت گزاری تو نہ شوہر طلاق سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے اگر کوئی دوسری صحت نکاح نہ ہو اور نہ صحت میں شوہر اول کے گھر نہ کہ وہاں کہ نکاح کر سکتی ہے اگر کوئی دوسری صحت نکاح نہ ہو اور نہ صحت میں شوہر

الجواب خد کی حالت میں ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے بلکہ اکثر طلاق خضر ہی کے سبب دی جاتی ہے یا اگر خضر یا مذکور ہو چکے ہوں تو اس کے سبب طلاق نہیں واقع ہوتی بلکہ اگر خضر نہ ہو گیا کہتا ہوں اور زبان سے کیا نکلتا ہے تو اس صحت کے ساتھ طلاق نہیں واقع ہوتی۔ لہذا صحت منقولہ میں زید اگر اس حالت کو نہیں پہنچا تھا تو صرف خضر ہونے کے بغیر نہیں اس کی بیوی پر طلاق منقطع واقع ہو سکتی۔ چنانچہ خود میں ہی کہا ہوا اس کا یہی غرض ہے۔ زید و ہند کے درمیان پہلے کسی جھگڑے کا نہ ہوا۔ طلاق کے بعد چھ ماہ کو حقیق آنا اور نہ کو پانی غلطی پر خرچ نہ ہوتا۔ یہ ساری باتیں طلاق کے شرائط داخل نہیں کر سکتیں۔ شخص مذکور پر لازم ہے کہ اس صورت کے ساتھ میں بیوی پر طلاق دے۔ اس سے بعد جبری کرنا یا تو گناہ سے ملے ہوئے ہے تو ذاتی قرار دیا جائے گا۔ شریعت کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اولاً وہ طلاق دینا ہوگی اور نہ کہ ہند کے خرم ہوگا۔ اس حالت کو دوبارہ اپنے نکاح میں لانا ناجائز ہے۔ وہ طلاق کے بعد لاکھ لاکھ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حق تنکحہا من قبل (دہش ع ۱۲۳) اگر شخص مذکور اس حالت میں بیوی پر طلاق دے تو سب مسلمانوں خصوصاً رشتہ داروں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اور نہ وہ بھی نکاح کرے۔ قال اللہ تعالیٰ و ما یسبھہا ان یتصلن فلا تقصدن حد الذکر یعنی مع الخوف الملائم دہش ع ۱۲۴ خداوندی دھوکا دہی، علم بالاصواب

جلال الدین احمد لاہوری
ہندو فقہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ از عبد الرشید نام و پوسٹ ملکت گج ضلع فیض آباد (روٹی) ایک شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ تیرا دلوانا ان کا کام کرے۔ جادو کھڑا ہوا۔ اب نہیں رکھیں گے تیرا دلوانا دیکھ لیا ہے۔ تیرا کھد ہے۔ تیرا دلوانا ختم ہو گیا ہے۔ تجھے بھڑکیا ہے۔ تم کہیں اپنا اور نہ کچھ ہم سے تیرا کھد ہے۔ اور تیرا کھد ہے۔ تیرا دلوانا ختم ہو گیا ہے۔ دے رہا ہوں۔ دریافت طلب یہ ہے کہ مذکورہ فقرے طلاق کا ہوتے یا نہیں؟ اگر واقع ہوتے تو کونسی طلاق؟ جواب تحریر فرما کر فریاد نہ راہوں۔

الجواب جسٹس جگر شخص مذکور کی یہ غول ہے تو اس پر طلاق منقطع واقع ہو سکتی کہ سب بغیر ملازم شرمزاد کے لئے طلاق نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حق تنکحہا من قبل (دہش ع ۱۲۳) و ما یسبھہا ان یتصلن فلا تقصدن حد الذکر

جلال الدین احمد لاہوری
ہندو فقہ ۱۴۰۲ھ

از دید ارتداف تاودی در فضای موشی اینجاست - سهولت در خلق کرده

یہ تھا کہ انہیں اس نے اپنی بیوی ہندو کو ایک طریقہ سے خودکشی کے شکل طلاق نامہ کہلا کر دکھائے کہ جس سے شروع سے ختم ایک طلاق نامہ کو کچھ سو کر سنا جس سے طلاق نامہ پر اپنا نشانہ لکھو ثابت کیا۔ طلاق ہندو میں اس صورت کے ساتھ ہی تصور ہے کہ ہندو کو طلاق کی ہندو کو طلاق دینا اس ہندو کو طلاق دینا اس صحت میں کوئی طلاق واقع ہوتی ہے جواب علامہ فرما کر ہندو مذہبی قوانین۔

[illegible]

اب جنھوں نے بھی تلافی سنا لی وہی دوسری جگہ کر دینا چاہتے ہیں، اور بغیر جواب دے کر کیا ہے کہ وہ نہیں دوسرے شوہر کے حوالہ کر دیں گے عظیم الشان جواب دینے پر تیار نہیں، مگر تیار جواب دے کر تو ان کو شکستہ دھت ملے گی۔ غریب ہے وہ نہیں پائے گا کسی حالت میں بتایا جائے کہ وہ کاشحق چوکی کر نہیں، مگر چوکی ہے خود اس کا کار کردہ یا نہیں، اگر نہیں کیا تو کون سا طریقہ اختیار کیا جاوے؟

الجواب

[illegible]

صلى الله عليه وآله وسلم

جلال الدین محمد بن ابی سعید

هرجماوی ملاوی ۹۴ شم

از قسمت دہا شین سترین۔ ای ریوے برجن منج ضلع کو کپورہ۔ (پہلیا)

حضرت شیخ الحدیث قبلہ: اسلام علیکم۔ محدثوں کی خدمت ایسا ایک اہم مسئلہ ہے کہ اگر وہ علماء کے شوہر شہید احمد رضا کے بیوی کی کسی مذاق کے طور پر کہنے میں کوئی چوکنی بات سے تعلق میں کوئی خاص سہارا نہیں ہوا ہے اس میں سے آپ کو خط کے ذریعہ طلاق بھیج رہا ہوں۔ طلاق کا معاملہ دین امر کا ہے نیز ایک ایک ڈیٹسٹ ایک نرل لے کے کا بطور ہر بھیج دیا ہے اعجاز النساء کے ایک لڑکی کی جو کچھ سال ہے بڑے بچے کی قوت کہہ سکتے اور سات لاکھ کا عمل بھی ہے مگر اب بہت نامور اور پریشان ہے اور ہر محنت و اجتناف نہ کر کے لایا جاتا ہے۔ طلاق کا حصول اعجاز النساء سے نہیں چلے گا۔

الجواب صحت مستوفی میں محمد بن یونس کی بخاری فرییدہ یا ابوہریرہ مطلقاً معتقد واقع ہوئی کہ
 تحریر سے بھی واقع ہوئی ہے وہ صحت حال سے بھی روایت نہ کر سکتا کیونکہ یہ حدیث میں جو شخص یہ کہتا ہے کہ تحریر نہ
 سے مطلقاً نہیں واقع ہوئی وہ صحت غلطی پر ہے اور اگر ہم چکے ہیں تو اس سے رجوع کرے اور محمد بن یونس فرییدہ ایک حدیث
 سے ملے ہیں میان بن یونس کے تعلقات ہرگز نہ قائم کریں مگر یہ تو ایک حدیث نہیں کہیں یہاں کا ایک حدیث کریں۔
 قال الله تعالى دام في الدنيا والآخرة ولا تقبلوا منه الا ما كان في صحيحه من القول والظاهر ان التبريد وهو متعلق بالعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

ک
 ۲۱ جولائی ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء

مسئلہ اختلاف میں مؤلفان کا صحیح حدیث یا ابوہریرہ مطلقاً معتقد واقع ہوئی (روٹی)
 نہیں اپنی صحت سے معمولی تکرار کے بعد صحت سے چکے ہیں یہ حدیث تین بار اپنی زبان سے ادا کئے ہیں جو
 دیا۔ میر نے جواب دیا میں نے جواب دیا۔ مالا کہ شوہر کا اور وہ حدیث مطلقاً دینے کا نہیں تھا کیونکہ اس حدیث کا الفاظ کے
 کہنے سے مطلقاً واقع ہوئی ہوگی اگر مطلقاً ہوگی تو یہ حدیث اس شوہر کے لئے کہے مطلقاً ہوگی؟

الجواب جواب دینا اگر ہاں کے معاہدہ میں مطلقاً کے الفاظ صریح سے سمجھا جاتا ہے کہ
 جب صحت کی نسبت اس کو بولنا ہے مطلقاً ہی مفہوم ہوتی ہے تو یہ حدیث اس کی مدخل ہے تو اس پر مطلقاً غلط
 واقع ہوئی اگر شوہر نے مطلقاً کی نیت نہ کی ہو اس لئے کہ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں اور شوہر ایک وقت میں
 مطلقاً واقع کرنے کے سبب گنہگار ہو گا کہ وہ اب نیز مطلقاً صحت مذکورہ شوہر اور اہل کے لئے مطلقاً نہیں۔
 ہرادر شریعت صحت مفہوم میں ہے کہ صریح وہ ہے جس سے مطلقاً مراد ہو جائے اور اکثر مطلقاً میں اس کا استعمال ہوا ہے
 وہ کسی زبان کا لفظ ہوا۔ ملاحظہ فرمائی و اللہ اعلم بالصواب عند اللہ تعالیٰ و صلی اللہ علیہ وسلم و خیر شہداء و صلوات اللہ علیہم
 صلح۔

جلال الدین احمد لاہوری

ک
 ۲۱ جولائی ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء

مسئلہ از صحت علی موقوفہ آؤں سے پورا ہنسی متعلق ہستی
 صحت علی کی مدخل ہوئی تعلیم لیسار اپنے بیکہ جس کی توجہت ملانے ایک مطلقاً نامہ ان موقوفوں کے ساتھ کہ کہ
 تعلیم لیسار کے باب کے نام بدلہ ہو گیا مگر وہ مطلقاً نامہ تعلیم لیسار کے باب کو نہیں ملاحظہ و صحت کا معاملہ
 ہوا کی ظاہر ہوتا ہے تو ایسی صحت میں صحت پر مطلقاً واقع ہوئی یا نہیں؟ مطلقاً نامہ کے الفاظ میں کہ میں ہوں

مسئلہ از اضافہ فی اضافی پرست و مقام مندرجہ مندرجہ۔

ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی اور وہ بھی زندگی بسر کر رہے تھے جب ہندہ زید کے ساتھ رہنے کے لئے تیار نہیں رہے اور ہندہ کے گھر والے نے اپنے بیٹے کو ہندہ سے طلاق دیدی ہے لیکن یہ بات ہندہ خود نہیں کہتی ہے اور ایک آدمی کہتا ہے کہ میں گو اپنی دستاویزوں کو زید سے مجھے کہہ تھا تو میں نے ایک طلاق غم کے چاند میں دیا تھا اور ایک طلاق کی اور بیعت میں رہا تھا ہے اور زید کہتا ہے کہ میں نے ہم کو کسکھوں کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو اس صحت میں کس کی بات مانی جائے گی زید کی یا وہ کہ جو گواہی دینے کے لئے چاہتا ہے تاکہ قرآن ہے لیکن ساتھ ہی وہ چور ہے اور چوری میں چکا گیا ہے لیکن قرآن نے کہ قسم کھائی کہ میں نے چوری نہیں کی بعد میں بتایا کہ میں نے ہی چوری کی تھی اور نہ نماز کھا ہنسے اور بھٹ بھی بولتا ہے تو اس صحت میں اس گواہ کی بات مانی جائے گی یا نہیں؟ اور اگر وہ گواہوں ایک تو جو اپنے منہ سے کہے اور دوسرے کوئی کہے اب وہ گواہوں کے ساتھ بھی نہ کہتا ہے کہ میں قرآن نے کہ قسم کھائی کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو یہ کی بات مانی جائے گی یا دوسرے گواہوں کی؟

الجواب دوسرا ایک مرد اور دوسرا جو حقیقی اور برسرِ کار ہیں ان کی گواہیوں سے طلاق ثابت ہوگی ایک شخص کی گواہی سے اگر نہ ہوگی اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے برسرِ کار نہ ہوں اور شخص مذکور جو گواہی دیتا ہے اگرچہ وہ حافظ قرآن ہے لیکن نماز کھانا زید میں اور بھٹ بھی بولتا ہے تو اس کے ساتھ دوسرا اگر حقیقی ہو تب بھی طلاق ثابت نہ ہوگی اور شوہر کو طلاق دینے کا حکم کرنا ہے تو بعد قسم اس کی بات مان لی جائے گی یہی شرط ہے لیکن اسے علیحدہ علیحدہ دیکھنا چاہیے کہ شوہر کو جہتی قسم کھانے کا تو اس کا وبال اس پر ہوگا اور نہ شوہر باقی ہے کہ شوہر نے سے ایک یا دو طلاق بائن دی ہے تو اسے تجدید نکاح پر مجبور کرے اور اگر بائن ہے کہ اس نے تین طلاقیں دی ہیں تو اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وجہ ہے یا طلاق مطلقاً حاصل کرے۔ وھو علیٰ غلہ

جلال الدین احمد امجدی
ک
۵ ہر شوال ۱۳۸۵ھ

مسئلہ از ریث محمد بن احمد لاری۔ کہ کھڑکھڑا ستری باطلہ سے عداوت کرے

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تاج یکے علی گئی تو تم کو طلاق دے دوں گا اور اپنی ماں سے بھی کہ کہ اگر تاج یکے علی گئی تو اس کو طلاق دے دوں گا لیکن بیوی نے یہ نہیں کہ اس کو دے دے کہ نہیں گئی لیکن اس کے سینکے جانے کے باوجود زید نے اپنی ماں سے چوری کی کہ اس کی شادی کرے کہا یہ کیسے ہوئی ہے اس کو میں نے طلاق دے دیا ہے اور بیوی کو بھی

غالب کیا کہ قبول فرمائی ہوئی ہے تم کو میں نے طلاق دینا لہذا اگر دلش ہے کہ اس کا مکمل جواب دیں کہ طلاق
واقع ہوئی یا نہیں؟ اور ہوتی تو کون سی ہوئی؟

الجواب صحت مسئلہ میں مرد حق مستحق صحت ہے۔ طلاق رسمی واقع ہوئی۔ شوہر
صحت کے بعد صحت کے مرضی کے بغیر وصیت کر سکتا ہے اور بعد صحت صحت کی مرضی سے بعد بابت نکاح کر سکتا ہے
طلاق کی ضرورت نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ انکاحی مہرکات قال اللہ تعالیٰ بصرہ و خا و قس یج بالاحسان (پ، ۱۲۶) و
تعلانی بالعد و علیہ انکاح حکم۔

جلال الدین احمد الامجدی
۳۳ ربیع الآخر ۱۳۱۱ھ

مسئلہ از محمد صریحی تاجر و شہر طالع بستی (دہلی)

نیک کی شادی ہندو سے ہوئی وہ ملا کے تھے ہندو ہے شوہر نے کے مرضی و رضی میں تادیب ہے کہ نکاح نکاح
مسلمان نہیں ملائی تھم سے کہ ایک گنیز ہے اپا دیں گے تب میں ملائی تھی وہ تھے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے
صحت آگاہ اس اب میری تعلق ہے شہر ہے کہ میں میں نہیں کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے
کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے
کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے
کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے کہ ایک گنیز ہے

الجواب صحت مسئلہ میں نیک کی بیوی سے بعد طلاق واقع ہو گئی۔ صحت مسئلہ
کے بعد کہ کسی شہر میں مقیم ہے وہ مرد نکاح کر سکتی ہے۔ دو وجہ ان کے بعد کہ وہ جواب

جلال الدین احمد الامجدی
۳۳ ربیع الآخر ۱۳۱۱ھ

مسئلہ از مبارک حسین قادری شہر طالع بستی

نیک کی بیوی نیک ہے لیکن نیک ایک ہندو کے ساتھ فرمود گئی اس کے ساتھ ہندو ہو گئی یعنی شوہر
الادب پر وہ مسلمان بننا چاہتی ہے اور وہ سر کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے تادیب میں صحت میں شوہر اصل
سے طلاق لیا جائے گا یا نہیں؟ یہاں وہ خود مکر فرماویں۔

الجواب

اٹلی حضرت امام احمد رضا قاسم بریلوی قدس سرہ العزیز قادیانی رضویہ جلد
 پنجم ص ۱۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں اگر وحدت ممانعت نہ ہو تو میں کی ہو گئی۔ دینی تہذیب ہو گئی اور دینی سہاؤ نکاح کا نفع
 نہ ہوا۔ علی ساقی السواد کہہ دیتا کہ الاختصاص فی هذا الصنفات فی هذا الباب۔ مگر مرد کو اس سے قربت حرام ہو گئی
 جب تک اسلام نہ ملے۔ لہذا کہ لا ینقضہ لیس باہل ان ینقضہ لیس باہل کا خلاصہ ان سانس کی تحقیق
 روا ہے نہ نہیں ہے۔ اتنی محکمہ اس سے معلوم ہوا کہ صورت مستقر میں مطلق ماحول کن ماحول کی ہے۔ پھر اگر
 ماحول ہے تو یہ وحدت دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ وہ مطلقاً دوسرے ماحول کی ہے۔

جلال الدین احمد لاہوری

بیمب جلیب ۱۵

مسئلہ

ان نظام فحش حدیث میں سے ضویہ اشرفیہ میں معلوم ہو گا کہ یہ بیان ہے منقطع ہستی

عروس نے کفری جملہ اعمال کیلئے سنی ماحول سے نفوس جل جلالہ کی شان اقدس میں کہا کہ اللہ جس سے دفعہ بدلتہ
 صحت دے اس کفری جملہ سے غور و نگاہ اس کی یوہی ہند سے تو کیا نہیں؟ اور اس کی بیعت پر قرآن ہی یا ختم
 ہو گئی؟ (۲) عروس کے مذکورہ کفری جملہ کی اس کے تیز زہ کو اطلاع ہوئی لیکن اس نے اپنے سر پر عروس کو براہ راست نہیں
 کی تحقیق نہ کہ ایک حکم سے عروس کو جب یہ حکم تجدید نکاح و تجدید بیعت شرعی کا حکم دیا پہلے تو عروس کو اس پر ہوا مسلول
 کے ہاتھ سے تار پھو کر اور اس پر تیز کے کچے پر تو بدیا تجدید اسلام کیا پھر جب عروس کو اس نے تجدید نکاح کا احکام
 کیا تو اس نے جواب دیا کہ میرے تیز زہ نے تجدید نکاح اور تجدید بیعت سے روک دیا ہے اور کہا ہے کہ نکاح اور بیعت
 پر قرآن ہے گہرائی کی ضرورت نہیں ہم لوگ فقیری کا حق کے قوی ہیں شریعت پر اتنا کہاں عمل کر سکتے ہیں فقیری
 اور شریعت میں بہت دھڑکی ہے دعا فطلب سر ہے کہ مذہب کا کھلم کھلا کر نکاح کو برقرار مانا اور تجدید نکاح
 سے روک دینا اور شریعت کو فقیری سے دور ٹھہرا کر شرعاً کیسا ہے اور یہ بد شرعائی حکم ہے ان حالات میں لیکر نہ مال
 کا نام بنانا اور اس کے باوجود بیعت ہی کیسا ہے؟

الجواب

(۱) کہندہ کھلم کھلا اس کی یوہی ہند سے ٹوٹ گیا اور اس کی
 بیعت ختم ہو گئی وہ مطلقاً اعلیٰ۔

(۲) خدا کے تعالیٰ کو جو کچھ دالے کے نکاح کو برقرار مانا اور تجدید نکاح سے روک دینا اور شریعت کو فقیری
 سے دور ٹھہرا کر شرعی ہے۔ تجدید مذہب اور اگر (۳) اس کو نہ مال کا نام بنانا اور اس سے بیعت ہو جائز نہیں۔

درست است

جلال الدین احمد لاہوری
ہر ذی الحجہ ۱۰۸۸ھ

مسئلہ

نہ ہونے اپنی بیوی ہندہ کو بھگوانے کے بعد میان عرض یک مرتبہ کہا کہ تجھے طلاق ہے کہ تھے میں ہندہ طلاق نکالا
تھے ہی تیری کے ساتھ اپنے گھر میں رہی تھی نہ بدلے سے اپنے کو طلاق یہ واقعہ ہندہ کے کہے میں واقع ہوا تھا
دو مہینہ گذر گیا اب پھر نہ ہندہ کو بھگوانا چاہتا ہے اور وہ رہا بھی چاہتا ہے تو دریافت طلب ہو رہے ہیں کہ ہندہ میں
ایک نکتہ طلاق سے کوئی طلاق واقع ہوئی یا نہ ہوئی اس مسئلہ کی صحت میں مذکور کتاب کے اندر کے شرع اکابر فرماتے ہیں

الجواب

ہم نہیں لیا گیا ہے نہ ہی نہ ہونے عرض یک ہی مرتبہ کہا کہ تجھے طلاق ہے تو رد قول ہونے کی صحت میں ایک طلاق
رہا واقع ہوئی اس صحت کی صحت کے بعد رجعت کر سکتا ہے حال ہیضہ طلاق مردانہ غلطی سے
عوض دینا و دفعہ بیع مخصوص (دین ۷۴) اور اگر طلاق گذر گئی تو ہندہ کی اس مرتبہ سے ہر کے ساتھ ہندہ کا
نہ ہونے طلاق کی ضرورت نہیں اور اگر وہ نکاح نہیں ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اس صحت میں رجعت
نہیں کر سکتا اس صحت کی ضرورت نہیں ہے ہر کے ساتھ ہندہ کا نکاح کر سکتا ہے و حود علیہ السلام

جلال الدین احمد لاہوری
۱۰۸۸ھ

مسئلہ

نہ ہونے اپنی بیوی ہندہ کو نکاح طلاق سے نکالا و بھگوانے کے بعد میان عرض یک مرتبہ کہا کہ تجھے طلاق ہے کہ تھے میں ہندہ طلاق نکالا
تھے ہی تیری کے ساتھ اپنے گھر میں رہی تھی نہ بدلے سے اپنے کو طلاق یہ واقعہ ہندہ کے کہے میں واقع ہوا تھا
دو مہینہ گذر گیا اب پھر نہ ہندہ کو بھگوانا چاہتا ہے اور وہ رہا بھی چاہتا ہے تو دریافت طلب ہو رہے ہیں کہ ہندہ میں
ایک نکتہ طلاق سے کوئی طلاق واقع ہوئی یا نہ ہوئی اس مسئلہ کی صحت میں مذکور کتاب کے اندر کے شرع اکابر فرماتے ہیں
ہم نہیں لیا گیا ہے نہ ہی نہ ہونے عرض یک ہی مرتبہ کہا کہ تجھے طلاق ہے تو رد قول ہونے کی صحت میں ایک طلاق
رہا واقع ہوئی اس صحت کی صحت کے بعد رجعت کر سکتا ہے حال ہیضہ طلاق مردانہ غلطی سے
عوض دینا و دفعہ بیع مخصوص (دین ۷۴) اور اگر طلاق گذر گئی تو ہندہ کی اس مرتبہ سے ہر کے ساتھ ہندہ کا
نہ ہونے طلاق کی ضرورت نہیں اور اگر وہ نکاح نہیں ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اس صحت میں رجعت
نہیں کر سکتا اس صحت کی ضرورت نہیں ہے ہر کے ساتھ ہندہ کا نکاح کر سکتا ہے و حود علیہ السلام

ہونے والی ہے یا انٹریٹ ملائے ہوئے ہو۔ اس صورت میں اس صورت میں ملک کی بہت کم قیمت کو کیا یاد کیا جائے۔

(نوٹ) بعد اعلان جوہر نے پہلے کوئی دعوے میں یہاں جوہر کا رشتہ بھی قائم رہا اور دونوں میں باہم کسی طرح کے دعوے اور سندھے ذمہ نہ بنانے سے رجوع نہ کیا اور جواب شرعی سے منع عدالت کی حکمت کے اہم مطالبہ فرما کے نفاذ اور جرم کا مسئلہ حل فرمادیں۔ القرب العزت اور عظیم علی لکھا۔

الحجوات

[illegible]

جلال الدین احمد لائبریری

روزنامه‌ی اطلاعات ۱۳۹۳ هجری

مکمل

مسئلہ مسئلہ عثمان غنی درلہ شکر اللہ موضع راج منڈل خود مرف بر گندی ضلع گوردکپور

نہید نے اچھا قول بولی ہند کو طلاق دی پھر اس کی تصویر بھی دکھ دی اس کا طلاق دینے پر میں اپنی خوشی دیکھنا مندی سے اپنی محبت کو طلاق دینے سے پہلے میں اس کا کھڑے ہو کر دیکھا تھا کہ وقت عزت و انعام دینا تھا طلب اس سے کہ صورت منگول میں کوئی طلاق واضح ہوئی تیرے زہد و جہت کر سکتا ہے یا نہیں ؟

الاجواب

الجواب موت مؤمنین بعد از مستحق نیک کی پوری ہند پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی لہذا نہ وصیت کے اندر نہ وصیت کے بغیر بھی وصیت کر سکتا ہے اور نہ وصیت ہند کی نفاذ کے لئے

مسئلہ از نوامس شاہ پیر پوریا (ذیلیا)

احمد نے اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر پھپھالی پر رکھ دیا۔ اس کے کچھ دن بعد ہم طلاق دے گئے تو گول نے احمد کو سہا اور طلاق بتا کر اس کے بھائی کی کٹ میں رکھ دیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اب وہ رجعت کر سکتا ہے؟

الجواب صورت مسئلہ میں احمد نے جس وقت طلاق لکھی یا دوسرے کو لکھے یا حکم کیا وہی وقت اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی اور شاہد و انکار میں ہے۔ لکن یہ کہ خط و کتابت احمد نے خود لکھی ہے تو بعد عدلت اور غیر عدلت کے تو رجعت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور بناوٹیکہ طلاق نامہ کے الفاظ کو غائب کیا جائے رجعت کے متبع ہوئے نہ ہوئے کام میں نہیں آتا یا جاسکتا کہ ہر شق کا حکم بتانا خلاف مصلحت شرعی ہے۔ لکن عدلت الا مام احمد رضا البانی، بی بی بلخیز، والحقاس من الفتاویٰ المصنویۃ دھوتعلیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ

مسئلہ از محمد رفیع ساسی دیوبند ابو پوسٹ بھٹی خٹک ضلع دیوبند

محنت تین چار سال سے اپنے چیکے میں ہے اس کا بیان ہے کہ شوہر نے مجھے بہت پہلے طلاق دیدی ہے۔ اور دوسرے کئی لوگوں کا بھی بیان ہے کہ شوہر نے ان لوگوں سے کہا ہے کہ مجھ نے اپنی بیوی کو بچھڑا دیا ہے اور اس نے دوسرا نکاح بھی کر لیا ہے تو محنت بھی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب طلاق کے بارے میں محنت کا بیان قابل اعتبار نہیں لہذا عدالت مسلمانوں کے سامنے شوہر سے دریافت کیا جائے کہ اس نے طلاق دی ہے یا نہیں۔ اگر وہ اقرار کرے کہ اس نے طلاق دی ہے تو پھر پوچھا جائے کہ کب طلاق دی ہے۔ جب وہ طلاق دینا بتائے اس وقت سے محنت عین مابعدی آنے کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے مادہ اگر وہ دریافت پر طلاق کا اقرار نہ کرے تو جن لوگوں کے سامنے اس نے کہا ہے کہ مجھ نے اپنی بیوی کو بچھڑا دیا ہے ان میں سے دو تہ پر بیڑ گزار مسلمانوں کی تجوی سے عدت مضر عاقل ثابت ہو جائے گی۔ فاشق و فاشق کی گواہیوں سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ دھوتعلیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ

۱۴ جمادی الاول ۱۳۲۰ھ

مسئلہ از محمد رفیع بھٹی پوسٹ بیتیاں ضلع گونڈہ (دیوبند)

نیکہ کا نکاح ہندہ سے ہوا ہے۔ اب ہندہ کا باپ اس کو رجعت نہیں کرنا چاہتا ہے۔ اور کہتا ہے نیکہ کے

بپنے وہابی کی امامت میں احمد کی نفاذ فرمائی ہے جس سے نیک کے بپ کا کلاں ٹوٹ گیا وہ نیک کا بھی کلاں ختم ہو گیا
اور اسی نیک کے بپ نے وہابی کے بچے نفاذ فرمائی لیکن ان کو پتہ نہیں تھا کہ یہ شخص جو امامت کر رہا ہے وہاں ہے
ناواشغلی میں نفاذ اس کی امامت میں نہ رہی بلکہ طلبہ اس پر سب کندی کے بپ احمد نیک کا کلاں شرفا ٹوٹ گیا،
بینہ اتھوڑا

الجواب صحت مستقویں نیک احمد نیک کے بپ کا کلاں شرفا نہیں ٹوٹا بلکہ
بپ کا قول غلط ہے البتہ نیک کا بپ وہابی کے بچے نفاذ فرماتے تو یہ کہ۔ خدا خدا عندی والہ علم مستند اعلیٰ
تعالیٰ و رسولہ الامین جل جلالہ وسلمی خدا تعالیٰ علیہ وسلم
بہال الدین احمد لاہوری
از حسن جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ

مسئلہ الامید از ان انصاری۔ لہذا از ان گور کچھ
نہایت سے اپنی ہوشیاری کو ادا فرمائی اگر نہ کہ کو تین مرتبہ طلاق دیا اس وقت وہاں گواہان مرد و عورت سے بیان
طعن کے ساتھ دہندہ فرمائی ہے اور اس طعن پر بھی میں پیش ہوا ہندو اپنے شوہر نیک کو چھوڑ کر عرو کے ساتھ اپنی گھر
چلی گئی ہے۔ ہندو کا گور کچھ میں کوئی گواہ نہ ہو کہ وہاں ہے اس وقت میں عرو کے دوست و احباب نے عرو سے
قطع تعلق کر لیا ہے۔ لہذا ہندو کا عرو کے ساتھ نکاح و دست اور کھا لینا جائز ہے کہ نہیں؟ شرعی رو سے الطلاق
فرماتیں۔

الجواب صحت مستولی میں گواہ و قریب کہ گواہان مادل سے ہندو کو اس کے شوہر کا طلاق
دینا متحقق نہ ہوا ہے صرف صحت کے ظنیہ ان سے نہ انشراح طلاق ثابت نہ ہوئی۔ البتہ عرو کے ساتھ اس کا
دوسرا نکاح کرنا جائز ہوگا۔ البتہ عرو پر لازم ہے کہ اس صحت کا اپنے فہم سے نکالے اور مظاہرہ و دستاویز کے
انکار گواہان نہ کرے تو سب مسلمان اس سے سلام و کلام اور ہر قسم کے اسلامی تعلقات برقرار رکھیں ورنہ وہ بھی گنہگار
ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ وما یضبط فلا تقصد وحد الذکری مع اقوام الظالمین و یحییٰ ع
والدینہ اعلم بالصواب۔

بہال الدین احمد لاہوری
۱۲ ریادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

مسئلہ مذکورہ میں منشی بیجان بی
نہایت سے اپنی ہوشیاری کو ادا فرمائی اگر نہ کہ کو تین مرتبہ طلاق دیا اس وقت وہاں گواہان مرد و عورت سے بیان
طعن کے ساتھ دہندہ فرمائی ہے اور اس طعن پر بھی میں پیش ہوا ہندو اپنے شوہر نیک کو چھوڑ کر عرو کے ساتھ اپنی گھر
چلی گئی ہے۔ ہندو کا گور کچھ میں کوئی گواہ نہ ہو کہ وہاں ہے اس وقت میں عرو کے دوست و احباب نے عرو سے
قطع تعلق کر لیا ہے۔ لہذا ہندو کا عرو کے ساتھ نکاح و دست اور کھا لینا جائز ہے کہ نہیں؟ شرعی رو سے الطلاق
فرماتیں۔

میں شرع کا کیا حکم ہے؟ بیواؤں پر حرام

الجواب - اللہ عزوجل نے الحق والصلوٰۃ صورت مستقیم میں ہر صدق زید کی بیوی زینب پر ایک طلاق درجی واقع ہوئی اور زید کے اس جملے سے کہ ہم کو تم سے کچھ مطلب نہیں کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں واقع ہوئی۔ حکم خدا کا حال صدقہ شریعت فی بہا شریعت تا فلا من القادری المذنبۃ اب اگر زید زینب کو اپنے نکاح میں رکھنا چاہتا ہے اور ایسا حکمت نہیں ختم ہوئی ہے تو رجعت کرے اور اگر حکمت ختم ہو گئی ہو تو زینب کی مرضی سے نئے ہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کرے۔ **ہذا ما عندی والعلم بالحق عند الله تعالى** ورسولہ الاعلیٰ جل جلالہ وعلیٰ الخوفی تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الاچری

مرزی عالم ۱۳۸۸ھ

مسئلہ - زید مقتدر سنی ہذا کے متعلق جو کچھ

زید کی بیوی بکر کے ساتھ فرار ہو گئی۔ بکر کے یہاں سے ایک غیر مسلم کے ساتھ جلی غمی اور ہندو حرم قبول کر لیا۔ اس و حرم کے مطابق پہچانٹ کئے جی پر کچھ خصل جنتیہ کے ساتھ جلی غمی اور ہندو انعمہ اسلام قبول کیا۔ آپ وہ خصل کے ساتھ نکاح کر لیا۔ جی ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب - مذہب اسلام قبول کرنے کے بعد ہندو زید جی سے شہید نکاح پر مجبور کی جائے گی۔ احتیاطاً حاصل المذہب ہندو ہندو اگر زید کے ساتھ شہید چاہے تو جس طرح بھی ہو سکے اس سے طلاق حاصل کرے۔ تاوقتیکہ زید طلاق نہ دے ہندو کبھی دوسرے کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی۔ بدعتاً تو اس ہے۔ فقہی علی الاسلام وحق تعالیٰ انکاح من جواہرہا بھریہو کہ نہ سنا ہونے علیہ الفتویٰ احو۔ وھو تعالیٰ د رسولہ الاعلیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الاچری

مرزی عالم ۱۳۸۸ھ

مسئلہ

مرزی عالمی احسان علی مدرس مدرسہ نور العلوم میر پور مٹھ بٹول۔ ریاست نیپال اگر کسی عورت نے اپنے شوہر کو گناہ دی یا شوہر کا نام لے لیا تو کیا عورت اپنے شوہر کے نکاح سے نکل جاتی؟

الجواب - عورت اپنے شوہر کو گناہ دے یا اس کا نام لے دونوں صورتوں میں نکاح سے باہر نہ ہوئی لیکن شوہر کو گناہ دینے اور اس کا تحقیر نام لینے سے گنہگار ہو جی۔ اس پر توبہ لازم ہے اور اگر اس بات سے شوہر واقف ہو گیا تو اس سے ملانی بھی مانگی منہوی ہو گی۔ اور اگر عورت نے کسی عورت سے اپنے شوہر کا نام

یہ ہے تو اس صورت میں دعا مجرم نہیں۔ دعوتِ عالم

محمد عسدي

۹۰ جمادی الاخری ۱۳۱۴ھ

مسئلہ اناندر علی بدھمان اہتروا۔ ضلع بستی۔

نہیں نے اسی کشتی میں جا کر اپنی بیوی کے بارے میں خدا کا لکھنا تو ایک چاہتیں جو اب نے کو نہیں نوشی ہے
جواب دیتا ہوں آپ کے دل میں چاہے وہاں کھڑے تو اس جہاز سے نہ کیڑی چند پر ملا کر مری یا نہیں ؟

الجواب جلد نہ گنبدے کی عورت ہند پر حلاق واقع ہو گئی لای خود، چاہے وہ
 ہوں، معنی قولہ اللہ تعالیٰ امر قل خذوا زینتکم والیوم لعلکم تلاحظون والیوم لعلکم تلاحظون
 تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد لاہوری

جمال الدين احمد الاقدي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمه
عبدالعزیز صوفی و مولف دیگر بحثا کا گاندھتری پانڈت بقا۔

ہندو ملک یہاں کہتا ہے کہ میرے شوہر نے راجا سے مجھے پنج علاقہ دیے ہیں اور شوہر ہی حلف کے ساتھ یہاں
 آئے ہیں کہ میرے علاقہ نہیں دیے ہوں تو اس کے بہانے میں شہریت کا کیا حکم ہے یہ بیان فرما کر اندیشہ بھرا ہوا
 شوہر نے گڑبگڑائی میں حلف دے دیا ہے تو اس کی حکومت ہندہ اس میں دردم

إلى الله مرجعهم وألهم

جلال الدین احمد امجدی

۱۹ رجبی الاخری ۱۳۰۱ ھ

مسئلہ ارشاد محمد موصوف کو زاپرست جنگوا۔ منقطع گوشت۔

از طرف شاہ محمد یحییٰ ع۔ ۳۳۳۳ جناب داد صاحب السلام علیکم وعلیٰ اہل بیتہ۔
دیگر احوال یہ ہے کہ یہ خانہ کی مال کو باک نہ آؤ اور کہ نہیں لائے جو قریب آئندہ دوں گا۔ اور دونوں بچوں کو
نہیں سمجھا پائی ہے کہ نہیں لائے جو تو میں مانگو ایک صحت نہیں رکھوں گا اور وہ پریشان رہے گی۔ جب میں روپیہ
نہیں دوں گا تو وہ کھائے بغیر مر جائے گی اور تم خلیا تے ہی قیور نہیں لائے جو تو میں اب اس پر شادی کروں گا اور تمہاری
لڑکی کو طلاق دیدوں گا کیونکہ تم جانتا تھا کہ کام لائے میں اس کو اب نہیں رکھاؤں گا اور وہ چاہے قابل نہیں ہے
یہ آخری خط ہے میں اس کو طلاق دے رہا ہوں اور جو چیز تمہارے پاس ہے آج سے جاری تمہاری رشتہ داری
ختم ہو گئی۔ اگر وہ لڑکیاں کو لے کر تو شک ہے نہیں جو جانے کون کو چھوڑ دے ہے طلاق نامہ۔ جو تمہارے طلب کیا
آئے وہ اس کا اگر نہیں لائے جو تو وہاں سے ہی ہٹا کر لے گئے وہاں سے کہیں کوئی خط لکھ دیا ہوں چاہے تم اب کتنا
بھی کر دو مگر میں اب نہیں رکھوں گا تمہارے لڑکی کو نہ تو کوئی بات حرجت کرنے کا طریق ہے اور نہ تو اور کچھ اور میں قسم
لگا کر لکھ دیا ہوں کہ میں طلاق دے چکا ہوں یہ خط ہے اور یہ سبنا کیہ خط طلاق نامہ ہے بلکہ یہ خط نہیں ہے طلاق نامہ
ہے یہاں سے چکا تمہاری لڑکی کو چھوڑ دیا ہوں اور جو کچھ میرے ساتھ وہ لے گئے دوسری لڑکی کی شادی کہتے ہو
اس کا بھی کہیں ڈھونڈ کر کر دے شادی نہ میں نہیں رکھوں گا ایک منٹ۔ باقی بد نصیب شاہ محمد
تم لوگ ہم کو چھوڑ دیا اور میں اب چھوڑ دیتا ہوں اور اس کے بعد طلاق نامہ کو کرنا نہ چاہتا ہوں۔
کیا فرماتے ہیں اللہ کے دین و دنیا میں شرع متین اور پرکھے ہوئے خط سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ جیسا چاہو

الجواب حضرت مولانا شاہ محمد علی ہمدانی مدظلہ العالی۔ دھو دھانی

جلال الدین احمد لاہوری
ک
عالم محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

مسئلہ از رفاقت خاں مخدوم صاحب سہر شاہ آباد۔ ہمدونی۔
نہیں نے طلاق کے لفظ اپنی صحبت کو اپنی زبان سے نہ کہے اور نہ لڑکی نیت اور ارادہ نہ کیا وہ طلاق دے رہا ہے
مگر نہ میں دوسرے لوگوں کے کیا دیکھتے پر طلاق نامہ پڑ گیا تو کھوٹا لگا دیا تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا
نہیں؟

الجواب

والله اعلم بالصواب
دوسرے کی کہ غلطی میں طلاق نامہ پڑا تو شاکہ کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی کہ دو طلاق کے لئے زبان سے
کیا ضروری نہیں بلکہ تحریر سے بھی طلاق واقع واقع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ الاشباح والانتظامات میں ہے اکثر صاحب
مطالعہ طالب احکام نے کہا کہ کسی بیوی سے طلاق کے لئے کسی بھی طرح سے طلاق نامہ لیا جائے تو طلاق ہو جاتا ہے
مگر اس میں شرط ضروری نہیں اسی طرح تحریری طلاق صرف اس کی وجہ سے نہیں جب کہ ملاجیر واکراہ شرعی
افواہ و دوسرے لوگوں کا کیا نہ کہنا اگر اکر اکر شرعی نہیں و حوت صاف دوسرے والا حق اعلیٰ علیہ بالصواب

جلال الدین احمد لاہوری

۱۰۰ طرہ الامام

مسئلہ از محمد صاحب ساکن دہلی کہ اگر کسی نے کسی بیوی سے طلاق نامہ لیا تو شاکہ کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی کہ دو طلاق کے لئے زبان سے

نہیں اس طرح پر مبنی بیوی سے حق میں طلاق کی کہ میں نے کسی بیوی سے طلاق لیا تو شاکہ کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی کہ دو طلاق کے لئے زبان سے
کیا ضروری نہیں بلکہ تحریر سے بھی طلاق واقع واقع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ الاشباح والانتظامات میں ہے اکثر صاحب
مطالعہ طالب احکام نے کہا کہ کسی بیوی سے طلاق کے لئے کسی بھی طرح سے طلاق نامہ لیا جائے تو طلاق ہو جاتا ہے
مگر اس میں شرط ضروری نہیں اسی طرح تحریری طلاق صرف اس کی وجہ سے نہیں جب کہ ملاجیر واکراہ شرعی
افواہ و دوسرے لوگوں کا کیا نہ کہنا اگر اکر اکر شرعی نہیں و حوت صاف دوسرے والا حق اعلیٰ علیہ بالصواب

الجواب

والله اعلم بالصواب
دوسرے کی کہ غلطی میں طلاق نامہ پڑا تو شاکہ کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی کہ دو طلاق کے لئے زبان سے
کیا ضروری نہیں بلکہ تحریر سے بھی طلاق واقع واقع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ الاشباح والانتظامات میں ہے اکثر صاحب
مطالعہ طالب احکام نے کہا کہ کسی بیوی سے طلاق کے لئے کسی بھی طرح سے طلاق نامہ لیا جائے تو طلاق ہو جاتا ہے
مگر اس میں شرط ضروری نہیں اسی طرح تحریری طلاق صرف اس کی وجہ سے نہیں جب کہ ملاجیر واکراہ شرعی
افواہ و دوسرے لوگوں کا کیا نہ کہنا اگر اکر اکر شرعی نہیں و حوت صاف دوسرے والا حق اعلیٰ علیہ بالصواب

جلال الدین احمد لاہوری

۱۰۰ طرہ الامام

مسئلہ از ابو نصر گندوی سکنی کہ اگر کسی نے کسی بیوی سے طلاق نامہ لیا تو شاکہ کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی کہ دو طلاق کے لئے زبان سے

نہیں اس طرح پر مبنی بیوی سے حق میں طلاق کی کہ میں نے کسی بیوی سے طلاق لیا تو شاکہ کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی کہ دو طلاق کے لئے زبان سے
کیا ضروری نہیں بلکہ تحریر سے بھی طلاق واقع واقع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ الاشباح والانتظامات میں ہے اکثر صاحب
مطالعہ طالب احکام نے کہا کہ کسی بیوی سے طلاق کے لئے کسی بھی طرح سے طلاق نامہ لیا جائے تو طلاق ہو جاتا ہے
مگر اس میں شرط ضروری نہیں اسی طرح تحریری طلاق صرف اس کی وجہ سے نہیں جب کہ ملاجیر واکراہ شرعی
افواہ و دوسرے لوگوں کا کیا نہ کہنا اگر اکر اکر شرعی نہیں و حوت صاف دوسرے والا حق اعلیٰ علیہ بالصواب

کو بکے پاس بھیجائی کہ اس نے طلاق دی ہے یا نہیں بک نے دریافت کرنے پر کہا کہ طلاق تو میں نے دیدیا ہے
 دنیا لت طلبہ : امر ہے کہ مذہب کی چیز کا دوسرا عقد نہ ہو گیا ۱

الجواب

الجواب صحت مستقویں میں نیک نہی ہر مطلق واقع ہوئی رہی یہ بات کہ کتب واقع ہوئی تو اگر اس مطلق نامہ میں نیک کی ہر مطلق کو کسی بھی قسم کو یا اگر نیک نہی ہو گیا اور مطلق کو کسی شرط کے ساتھ مستحق نہیں کیا تھا تو مطلق نامہ کہنے کے وقت مطلق واقع ہوئی اور اگر کسی شرط کے ساتھ مستحق کیا تھا تو شرط پاس نہ جانے کے وقت مطلق واقع ہوئی اور مطلق واقع ہونے کے وقت سے پوری مدت گزارنے کے بعد اگر نیک نہی ہر مطلق کا دوسرا نکاح ہوا تو صحیح ہو گیا شرعاً کوئی جرم نہیں اور اگر تحریر میں مطلق نہیں لکھی یا مطلق کو کسی شرط پر مستحق کیا تھا اور وہ شرط نہیں پائی تھی تو اس وقت مطلق نہیں واقع ہوئی لیکن جب وہ مطلق دیے کا اثر اکر کرے گا تو درمیان میں جب بھی اس نے مطلق دی یا کسی وقت واقع ہوئی تو اس صورت میں بھی دونوں مطلق کے وقت سے مدت گزارنے پر اگر نیک نہی ہر مطلق کا دوسرا نکاح صحیح ہو گیا اور بیٹوں آدمیوں کے دریافت کرنے سے پہلے اس نے مطلق نہیں دی تھی اور جو کتب کہا کہ "مطلق تو میں نے دے دی ہے" تو اس سے دریافت کرنے کے دن مطلق واقع ہوئی اور اس صورت میں نیک نہی ہر مطلق کا دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا غلط یہ کہ جس سے دریافت کیا جائے کہ اس نے کتب مطلق دی ہے جس وقت وہ مطلق دریافت نہ کیا ہو اس سے کسی وقت مطلق دینا ثابت ہوا اس وقت سے مدت گزارنے کے بعد اگر دوسرا نکاح ہوا تو صحیح ہو گیا اور مدت گزارنے سے پہلے دوسرا نکاح ہوا تو صحیح نہ ہوا اور جو نیک نہی کے مطلق نامہ طلب کرنے پر معذرت دلا کہ میرے پاس مطلق نامہ موجود ہے تو اس معذرت کے سبب نیک نہی تو جو کہے کہ معذرت دلائے وہ اپنے ان کی لغت سے جو وہ حقانی اعلیٰ

جلال الدین محمد بن ابوالفتح

۱۲ شعبان المعظم ۱۳۹۷ هـ

مسئله از خود بخود برطرف نمیشود

زید کا کہنا ہے کہ اگر آپ نے پہلے بھائی کی بے عزتی کی ہے تو بے عزتی کی ہے۔ اس نے آپ اپنی لڑکی کو بھائی کی سادی پہنا دیں میں آپ کی لڑکی کو اسلامی طریقے سے طلاق دیتا ہوں یہ نہ سمجھنا کہ خدا دے رہا ہوں بلکہ میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ میں آپ کی لڑکی کو اسلامی طریقے سے طلاق دیتا ہوں۔ خط میں دو جگہ یہ طلاق لکھا ہے زید شرعاً مکمل نہیں ہے۔ نہ قیاس پر اور نہ شہادی لگ ہے اور نہ یحییٰ ہے۔ اور دوسرے خط میں لکھا ہے کہ شعلی سے میرے

مکمل دواؤں کی صفائی ہمارا نہیں تو اس کا کیا عقد ملنا چاہیے اور صحت مسکنے پر ابھی ہے واضح ہو کہ صورتِ مردِ نولہ

الجواب

الجواب محبت مستغروسہ اور شوہر نے دو طلاق کئے کا حکم ہوا اس کی بیوی پر دو طلاق رسمی واقع ہوئی۔ میں کا مطلب یہ ہے کہ شوہر محبت کی غرض سے بغیر محبت کے از خود طلاق کر سکتا ہے اور ایسا بدعت است کہ محبت کی غرض سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ خداوندی والہ علیہ الحق خداوند متعالیٰ اور رسول اللہ جل جلالہ وعلیہ السلام علیہ وسلم

جمال الدين احمد الايوبي

۲۴ رزقہ ۹۰

س

نہیں ہے اپنی ہونکا کہ چکے جرم کا ایک سال کچھ دیر جس سے کہ وہ سب غیبی ہائی نہ چلے ہوئی کہ کھڑے یا اس
 کوئی کے اس پہلے نے اندر کی یہ ہوئے کہ وہاں وہ ایک ستون کھڑے کی گئے کہ وہ کھڑے تیار نہ کھڑے نہ خیر یہ اب تیار ہے
 یہاں نہیں ہاؤلی گی۔ تو یہ نے کہا کہ اگر تم کو بولے سے کہ وہ ہے تو میں نے تم کو طلاق دیا اور کوئی مرتبہ یہاں کہا کہ وہ اب
 بچا ہوا ہے۔ مگر یہ نہ بولے کہ یہ ہوئی کو بے جا تین کے تو یہ نہ کا حق ہے انہیں وہ اس کی طلاق واضح ہوئی
 کہ نہیں اسکی حالت میں یہی نہیں کہ کہ نہیں کہ کہ اسکا ہے انہیں وہ شریعت کا کیا حکم ہے۔ یہ نہ کہ وہاں

الجواب

فکر کرنے سے انکار کیا تو اس پر طلاق منکرہ واقع ہو گئی اس وقت کو بابت ہے کہ جو دستِ نیک کے علاوہ اس میں سستی
میں احتیاط سے نکاح کرنا چاہیے کہ کوئی ہے۔ پہلی نگہداشتِ نیک ہی سے نکاح کیا جائے تو اس کے لئے مالاہ
شرط ہے۔ مالاہ کی محنت یہ ہے کہ جو دستِ نیک کے علاوہ کسی دوسرے کے نکاح کرے مالاہ دوسرا اشہر
اس سے وہی کہ جس پر طلاق سے اب رجعت پڑی اور جو اول سے نکاح کر گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی
رجعت نہیں۔ - و اللہ اعلم بالصواب

محمد رفیع احمد انجم عثمانی

عدد فقرات المظهر ٤٠ ١٣٣ م

مجلس

نیا اہلہ کی بیوی کو گواہوں سے قریب بندہ لانے کے لیے کہہ کر پوچھا کہ جو تک ایک دن نیکی کی بیوی ہونے کی بات چیت کر نیوے کہہ کر تم نے جملے سے مل کر پشیمان کیا ہے فی نے ہنسنے سے کہا کہ اگر تم نے سنا کہ

مناجایک دن نیدی بیوی ہند۔

یہ ہے جس سے ہمارا خدا قسم

سے نکاح نہیں کر سکتی تا وقتیکہ قہر سے شوہر کو خزانہ نہ ملے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۲) اور دینی
مالگیری جلد اول مصری ص ۳۳ میں ہے۔ انکس الحلالی منقادہ عقل و عیسیٰ سنج۔ روحانیہ و سکناسیہ سکناس
بہا و شریعتہا و اویجوت منقادہ انانی الہدیہ ہم۔ ظہور یکہ فیضی جہتہری مالک دست نہیں مگر فیضی و مالک کے
حکمت پہلے شوہر سے نکاح کرے تو مسلمان دونوں کا ایک کٹ کر دیں ورنہ وہ بھی ایک کٹ کر دیں گے۔ قابل اعتناء فی
دامہ و نہ غلط الشیخ فلاکتہ بعد الذکر فی مع القوم الظالمین (رب ۱۲۶) و هو تالی اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۲۹ ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ درمختص بہ غرضی دوست ہندول ضلع ہنسی

زید کی دو شادیاں ہوتیں۔ پہلی شادی والے زید کے لاچر قیمت رکھتے ہیں کہ تم جتنی شادی والی بیوی کے بچے
والوں کو دے دینے بہتہ ہو اس سے زیادہ تم بھی کھاؤ بکریں تو جی حصر والوں کے یہاں نہ چلا جاؤں اور نہ
تم جی قسم کوئی ادا کروں گا اس قسم پر بھی پہلی اسریں والی بیوی کو چین نہیں جب ہندو اہمیت رکھتے تھے تو یہ
مجدد ہو کر پہلی بیوی کو یہ کہہ کر نہ کی قسم میں تم کو نہیں رکھوں گا جس رکھوں گا نہیں رکھوں گا۔ پھر اس کے بعد اس
نے کہا کہ تم کو جواب دیتا ہوں۔ جواب دیتا ہوں۔ یہ عین بات کہہ دینے کے بعد کہا کہ تم کو ادا
دوں گی۔ اب شرع کی رو سے جواب سے مطلع فرمائیں۔

الجواب جواب دینا قطعاً ہنسی کے معاملہ میں طلاق کے الفاظ ضروری ہے سہاوا
ہے کہ صورت کی نسبت اس کے کہنے سے طلاق ہی منہم ہوتی ہے۔ لہذا نیک محبت سے طلاق منقطعہ و قطع ہوتی
ہو چکے وہ غول ہو اگرچہ شوہر نے طلاق کی نیت نہ کی ہو اس لئے کہ مریض میں نیت کی ضرورت نہیں۔ لہذا دینی
رہنہ جلد دوم ص ۵۲ میں ہے کہ اگر غرضی دینا دیاں کے معاملہ میں طلاق کے الفاظ ضروری ہے سہاوا کہ یہ بیساکہ
یہاں کی بعض اقوام میں ہے کہ صورت کی نسبت اس کے کہنے سے طلاق ہی منہم ہوتی ہے جب کہ وہ طلاق دینا
ہو تو اس بار یہ بار شریعت حصہ چشم مل میں ہے مریض وہ جس سے طلاق مراد ہوتا ظاہر ہوا اکثر طلاق میں اس کا
استعمال ہوا اگرچہ دکان ان الفاظ میں اور جوہر و غیرہ جلد دوم ص ۵۲ میں ہے۔ لہذا حال اس حال بہتہ تراز
نہا فاعلم بان ہذا بہ الخلافۃ استعمال اہل خراسان و اہل عراقی و اہل عراق و اہل عراق و اہل عراق

مورت میں بغیر تحریری طلاق کے وہ مورت نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ ہم لوگ چاہتے ہیں اس سے تحریری طلاق مانگے
تھے اس سے نکاح کر دیا اور کہا کہ ہم تم پر تحریری طلاق دیں گے اور نہ ہم اس کو کہیں گے زانی طلاق دیدی ہے۔ تو اب
حکم شرع کیا ہے؟

الجواب صیبت مستغیر میں اگر شوہر نے زانی طلاق دیدی ہے تو اس کی بیوی پر
طلاق واقع ہوئی تحریری طلاق کی ضرورت نہیں پاتی ہے بعد عدلت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور جو
شخص اس مورت کو ایک سال پہلے سے رکھے ہوئے ہے وہ سخت گنہگار ہے عذاب قہار ہے طایفہ توبہ واجبہ
کے وہ اللہ تعالیٰ دوسو سالہ الامتی بعد بالمصوب

جلال الدین احمد لاہوری
۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

مسئلہ از محمد اور میں تہوں ضلع بقی

نہی نے اپنی بیوی ہندہ کو عدلت محل میں تین طلاق دیدی تو طلاق کب واقع ہوگی؟ اولے کئے دنوں کے
بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب عدلت محل میں طلاق واقع ہوئی۔ بعد وضع عدلت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔
اس لئے کہ اس کی عدلت وضع عدلت ہی ہے کہ عدلت عدلت عدلت عدلت عدلت عدلت عدلت عدلت عدلت عدلت
دہا سہ سالہ سو سالہ طلاق دوسو سالہ الامتی بعد بالمصوب

جلال الدین احمد لاہوری
۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

مسئلہ از میر محمد افندی متفرع ضلع بہار شریف

نہی کی لڑکی بکے کے ساتھ بیوی بنی کچھ دنوں تک لڑکی کے ساتھ رہا عدلت کرتی رہی بعد میں نہی اپنی لڑکی لینے
گیا بکے نے کہا کہ ابھی میں نہیں بیچوں گا۔ نہی نے موقع پا کر لڑکی کو فرو کر کے اپنے گھر لے آیا اس کے بعد بکرا بار
آیا کہ میری عدلت بیچو ہر دفعہ نہی نے انکار کیا پھر جملہ مسلمانان لاہور برادریوں نے سمجھا کہ لڑکی کو اس کے گھر سے
نہی جواب دیتا ہے کہ میں تہا سے یہاں نہیں بیچوں گا اور دوسری شادی بھی کروں گا تب بکے نے کہا دوسری شادی
کیسے کروں گے میں اپنی عدلت کو طلاق پیش دوں گا تب پھر نہی نے کہا کہ اگر تم طلاق نہیں دو گے تو میں ہندہ سے
عدالت طلاق لے لوں گا پھر نہی نے ایسا ہی کیا کہ عدلت میں لڑکی سے دو حاجات دلا کر نکاح فسخ کر لیا اور
دوسری لڑکی کر لی اب لڑکی عدلت میں نہی دیکر پرانہ دوسرے شرع شریف کیا حکم ہے عاف تحریر فرمائیں یا کم

اور یہ اتنا تجدید پر بیان بھی ضروری ہے کہ جو تجدید کا معنی کر لینا اسباب ہے۔ اور اگر معاذ اللہ شکیب مشرک کے ساتھ
 بجائے جانے کے درمیان ہندو سے کوئی کفری قول یا شرک کا فعل صادر ہوا تو اس صورت میں اس پر تو تجدید پر بیان
 اور تجدید کا معنی فرض ہے۔ بعض گناہ کی رو کے انتساب سے ہندو مومن قلعہ قذیران نہیں ہوتا شرعاً حلال لاشیٰ^{۱۸}
 میں ہے۔ انکبوت و فتحناج العبد المؤمن من الامم۔ واما متعلق و رسولہ الام علی اعلمہ جل جلالہ و
 صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد علی اس خاں مالک الیہ الیہ الیہ

۱۹ ربیع الآخر ۱۲۹۱ھ

مسئلہ

بکرے اپنی بوی ہندہ کو سن بوناس میں پوش دیا اس کے ساتھ تین ملائیں مالک جنگ دیں۔ ہندو کی رخصتی بکر
 کے گھر نہیں ہوئی تھی۔ شادی تمام فی میں ہوئی تھی۔ طلاق بکرے نے بائغ ہونے کے بعد دی ہے۔ اور بعد شادی میاں
 بیوی ایک ہی جگہ رہتے تھے علیٰ غشی کے مال میں بعد بائغ ہونے کے بعد بھی کچھ مدت ساتھ میں رہے۔ بکر کا بیان ہے
 کہ طلاق صحیح نہیں ہوئی ہے اور ہندہ بھی کسی طرح بران دیتی ہے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اب بکر پر اس لاشیٰ
 سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو صرف نکاح سے کام چل سکتا ہے یا طلاق کی ضرورت ہے؟

جواب۔ بکر اور ہندہ قبل بوناس اور بعد بوناس ایک ساتھ رہتے تھے پھر بعد طلاق بکر
 اور ہندہ کا یہ کہنا کہ طلاق صحیح نہیں ہوئی ہے۔ یہ بات قرین قیاس نہیں۔ بکر اور ہندہ ہندو تھا اس کے خلاف ہے
 نہیں۔ بھوت اور کوفہ قریب سے کام نہ لیں۔ اگر چہ تری یا طلاق صحیح ہوئی ہو تو اگر کر دیں۔ پھر حسب بیان سوال کہ
 کہ وہ کر دیں اور اگر کرنا نہ کریں تو وہ طلاق نہیں ہوگی اور اس کے بعد نفوی دیا جائے گا۔ غیظ

جلال الدین احمد الامجدی

۱۹ ربیع الآخر ۱۲۹۱ھ

مسئلہ

بکر کا کہنا ہے کہ اس سے ہم بالکل نہیں شستے اور اس کا بیان نہیں کی گئی دیتا ہے۔ مذہب اسلام کو برا بھلا بھی
 کہتا ہے۔ بکر کے ہندو معمر یا چھلے ہندو معمر کی تعریف کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ یہ دھن کا روٹہ وہ لکے
 جس کے گوشے کا تانہ ہو۔ عالم مانندہ و لوی کو بہت بہت ماحولی دیتا ہے یہاں تک کہ گاؤں کے پورے سناؤنا
 کی گالی دیتا ہے اور اس سے بھگتا ہے۔ جب کہ بکر کی تعظیم اور عزت کی جانکاری اچھی ہے یہاں تک کہ نصف مولوی ہے

جان بوجھ کر دل و جان سے شہرت کرنا ہے بزرگی اس حرکت کے بدلے میں پستی و ناکامی کے ساتھ کم فراموش کیا بزرگ
 کی طرح ثابت کیا۔ اس بلا اندک اور مسئول کا وہاں سے جلد عزت فرمائیں۔

ابو جبرائیلؑ کی یہی اس کے محبوب سے نقل تھی۔ صحت گفتار کے مجدد کو دوسرے ہی کی بھی نصیحت ہے

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

مستقیم از غذای سهواً بلعیده شرف حاصل می‌گردد.

نہیں ہے۔ اگراپنی مداخلت سے یہی کہیں کو تین حقوق دی پھر دونوں ساتھ پہنچا رہے ہیں تو اس کی کیا صورت

[illegible]

عمر علی نبی
۲۴ شعبان المظفر ۱۳۸۵ھ

۳۰۰

نہیستے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیا تو اس نے غلط فہم ہو کر اس سے بدرفتاری کرنا شروع کر دی۔ اس کے بعد اس نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیا تو اس نے غلط فہم ہو کر اس سے بدرفتاری کرنا شروع کر دی۔ اس کے بعد اس نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیا تو اس نے غلط فہم ہو کر اس سے بدرفتاری کرنا شروع کر دی۔

الجواب

زید نے گڑبڑی بیوی ہندہ کو نہ کھہہ بالا الفاظ میں طلاق دی اور طلاق کے وقت ہندہ زید کی بدخود تھی تو ایک طلاق صحیح واقع ہوئی علت کے اندر اگر زید نے رجعت نہ کی تو بعد عدت وہ یا نہ ہو گئی اور اگر ہندہ زید کی بدخود نہ تھی تو نہ کو نہ بالا الفاظ سے طلاق بائن واقع ہوئی ان دونوں صورتوں میں اگر زید پھر ایسی علت کو لکھنا چاہتا تھا تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری تھا کہ غیر نکاح میں زید کی بیوی ہرگز نہیں قرار پائے گی لہذا زید پر فرض ہے کہ غیر نکاح اسے ہرگز نہ لکھے ورنہ ہندہ غیر نکاح میں بیوی کی طرح رہنے کے سبب جو بچہ پیدا ہوئے اس سے دونوں کو علانیہ توبہ واستغفار کرنا یا جانے ان کو نافرمانی یا بزدلی کی تاکید کی جائے اور قرآن ان کو اللہ میلا دشمنوں کہنے پر آمادہ نہ کرے کہ ان کو کھانا کھلانے اور سجدہ میں لایا جائے کی تلقین کی جائے کہ یہ چیزیں قبول نہ ہیں معاذ ان ہوں کہ وہ حق تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

بحر ریح الاول ۱۴۰۱ھ

مسئلہ

ازدھریں میں موضع بڑیا پوٹ ہر پنج باڑو ضلع کپڑہ ستو قو لہوا (دیشپال) زبیدہ کا نکاح محمد کے ساتھ ہوا زبیدہ ایک لڑاکی ماں بھی ہو گئی کچھ دنوں بعد اس بیوی میں اختلاف ہوا تو احمد نے زبیدہ کے والد کے پاس دو بار ضروری کیا پنی لڑکی کو نہ جاؤ ہم اسے لکھا نہیں چاہتے ہیں ہم نے اس کو جواب دیا زبیدہ کے والد اسے لینے کے لئے نہ جا سکے کہ وہ خود اپنے میکہ آگئی تو زبیدہ کے والد دو بار آدمی کو ساتھ لے کر محمد کے گھر گئے احمد نے طاقت نہ ہو کر اس کے پرہیزیوں اور اس کے گھر والوں کا بیان ہے کہ احمد نے زبیدہ کو جواب دے کر بھیجا ہے پانچ سال کا عمر ہو کر احمد طلاق نامہ دینے سے ٹال مٹال کر تباہ کر دیا فت طلب اس پر ہے کہ عدت مذکورہ میں زبیدہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

ہم اسے لکھنا نہیں چاہتے اور ہم نے اس کو جواب دیا یا احمد اس کے پرہیزیوں اور اس کے گھر والوں کا بیان صحیح ہے کہ احمد نے اپنی بیوی کو جواب دے کر اس کے سینے بھیجا ہے تو زبیدہ عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے طلاق واقع ہونے کے لئے طلاق صحیح ضروری نہیں بلکہ بانی بھی طلاق بڑیا پوٹ ہے مگر بہتر یہ ہے کہ جن لوگوں کا بیان ہے کہ احمد نے زبیدہ کو طلاق دی ہے ان کو تو اس سے تحریری گواہی لیکر اپنے پاس رکھنے تاکہ وقت ضرورت کام آئے وہ حق تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد لاہوری

۴۴ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ از ناچہ میں توئی سائیکل در کس بیشین سہو متعلی جلاؤ ذوق تبرتن سادک پورہ لایا ہر
 ایک شخص نے غصہ میں آکر اپنی بیوی کو طلاق دے کر تکیہ کیا کہ میں نے تم کو طلاق دیدی لیکن بعد میں اپنے کئے پر سزا دہ
 تادم ہوا تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر بیوی شخص مذکور کی نہ دخول نہیں ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوتی اس
 صورت میں محبت کی مرئی سے ہر کے ساتھ وہ طلاق نکاح کا ہے قادی مالگیری جلاؤ اول مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ میں
 ہے لہذا طلاق سرجل سرجل ثلثا قبل الدخول بعد وقوع علیہا فان طلاق بائن بالاحاق و لیس
 قطع الثانیہ و الثالثہ و ذلک من دخول انتہ طلاق طلاق۔ اگر محبت شخص مذکور کی نہ دخول تو اس پر
 طلاق سرجل بائن ہو گئی کہ اس پر طلاق شہم اول کے لئے طلاق نہیں علی اللہ فان طلقا غیر فصل بل ہما بعد
 علی ایک ایک وقت طلاق ہو گئی (۱) اور طلاق ایک وقت میں طلاق دینے سے سبب طلاق ہوا تو اگر کسی نے اول طلاق
 میں ہی طلاق واقع ہو جائے بلکہ اگر طلاق غصہ ہی میں دی جاتی ہے تو بھی میں نہیں دی جاتی بلکہ اگر غصہ غیظ
 و خروش و غضب اس مذکور ہو جائے کہ اس سے مثل زائل ہو جائے غیر غصہ ہے کہ ابنا ہوں بل ان سے کیا طلاق ہے
 تو بے شک یہ صورت غصہ طلاق ہے اور اگر اس حالت کو شخص مذکور یہ ہو جائے تو صرف غصہ ہوا سے مفید
 نہیں طلاق واقع ہو گئی۔ حکم خلاف خبر المتاس من المتناوی السمریہ۔ و حواصلی احادیث۔

ک
 بخلاف الذین استدلوا بحدی
 بحر ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ

مسئلہ از شامہ مری خیال

نیا دوسرے کا نکاح چھ کچھ دنوں میں داخل ہوا بیوی بستی ہو در خوشی سے آپس میں زندگی گذری کہ دوسرے
 بعد نیت سے صلہ کے ساتھ جیسا ظاہر حالیا جو قابل برداشت ہوئی اور جب صلہ اپنے بیٹے کی آئی تو اس کے ماں اپنے
 کہا کہ کہوں گی آئی تو اس نے صریح جواب دیا کہ پہلے شوہر نے تم کو طلاق دیدی ہے وہی وہ سے میں لائی مسئلہ
 کے فالو وارن کے جواب مذکور کی یہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ نیت نہیں ہے تو صلہ کے والد نے کہا کہ میری لڑکی صلہ سے
 لیا صلہ کہ کیسے اس وقت یہ ظاہر ہو کہ نیت نے صلہ کو طلاق دی اور اول صلہ والوں کے کانوں میں یہ بھی آئی کہ
 نیت نے صلہ کو ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ طلاق دی اور ہم لوگوں نے سنا کہ نیت کی بیوی میں لائی اس سے پوچھا گیا کہ
 نے واقعی طلاق دی تو ان کی بڑی مائی نے کہا کہ میری بات ہے نیت نے طلاق دی ہے۔ تو صورت صلہ کو میں طلاق

واقعہ ہوئی یا نہیں بیان لوگوں کے سامنے طلاق دی گئی۔ گواہوں کے نام۔ محضیف۔ محمد عیوب۔ محمد رتن۔ محمد

ہو تو ہے یا کم ہے کم دو مائل شرعی کو پہلوں کی شہادت ہے یعنی خاسق و خافہ جی کی شہادت سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔ لہذا صحت مستفسوس اگر مسلمہ کا شوہر طلاق دے کہ کافر کرے یا وہ گواہان مائل ہوں تو طلاق کے واقع ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر گواہان مذکور خاسق و خافہ ہوں تو ان کی شہادت سے وقوع طلاق کا حکم نہیں کیا جائے گا۔ خذ یہ خلاصہ مافی کتب التقدر و حوت علیٰ علمہ بالحوادث

جمال احمد خان الرضوي

۱۳۰۰ هجری قمری

مسئلہ

ہندہ نیک کی بیوی ہے آپس میں امتحان کی وجہ سے نیک نے ہندہ کے درشتہ دل کو جسے کہا کہ اسٹامپ لادو
طلاق دے دوں دیا کھائے کہ وہ حاملہ تھی کچھ وقفہ کے بعد نیک نے کہا کہ مجھے باؤں نے طلاق دیا ہے باؤں
نے طلاق دیا تھا اس جلسہ ہندہ پر گنہ گاری طلاق واقع ہوئی ہندہ کو پھر نیک کے عقد میں آنے کے لئے یہاں پہنچا

الجواب صورت سولہ میں شوہر نے اگر نفاذ لے جاوے تو بھی طلاق کی نیت کی ہے اس کی بیوی پر طلاق حلفاً واقع ہو گئی اور اسی صافی صاف سے اس کا یہ حلف اس وقت طلاق علی النیت اس صورت میں نیکہ کو طلاق کے بعد نکاح میں دوبارہ لاسکتا ہے اور اگر شوہر نے صرف دوبارہ بول دیا کہ "اے جاو میں نے طلاق دی" لے جاو میں نے طلاق دی صورت نفاذ لے جاوے تو اس نے طلاق کی نیت نہیں کی ہے تو کس کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا اس صورت میں اس کی بیوی پر دوبارہ طلاق رجعی واقع ہوئی تو نیت طلاق اگر بیوی کا طالع قلمی یا کچھ پر مبنی ہونے سے پہلے رجعت کر سکتا ہے اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ دوبارہ ان کے ساتھ نیکہ کرے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجعت کر لی تو وہ رجعت بدستور اس کی بیوی کو طلاق سے اس صورت میں دوبارہ نکاح کی بھی ضرورت نہیں اور اگر رجعی یا جو طلاق رجعی سے رجعت کی مرضی سے نہ ہو کہ ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے طالعہ کی ضرورت نہیں قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فله رجعت علیہ من حیث ما مضی (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۷)

وہو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الماحدی
سہ ماہی الاخریٰ مستقیم

مثلاً از محاسب علی شیرپاوردی بود ضلع گود کج بود

[illegible]

الاجواب

الجواب - صحت مستطردہ ہو تو ہوں کی کو بھی لینے اور ان سے قسم کھانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر بعد کے خلاف کہنے پر جب اس نے کہا وہ میں نے اپنی بیوی کا نام لے کر کہا ہے اس کے خلاف تاہم تو کاطلاق درست ہے۔ تاکہ اگر انہی اس نے پہلے طلاق دینی تھی تو دیکھ لو تھی اور اگر پہلے نہ دی تھی تو اس افتر سے اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوتے تو اس کا حکم کیا ہوتا۔ اگرچہ اس نے بیعت بیان دیا ہو تو تالی بولنے جابر خیمہ میں ہے افتر سے طلاق ہو جائے تو مکمل دیا جائے گا اگرچہ عدالت طلاق نہ ہو جبکہ کہ جھوٹ کہا ہو گا لی الفتاویٰ المتعبدہ علیہ من قبلہ الطلاق کا نہ تھا اور ملخصاً - دعوتی ملخصاً

جلال الدین محمد احمدی
مرحومہ دایہ لاخری ۱۳۰۰ھ

م

مسئله از می‌تواند بر مبنای روشی موضوع بیان شود و از آنجا که به‌طور کلیت موضوع گفته می‌شود.

عید دینے اپنی مدد و خیریت کے لئے کہا کہ جب وہ بہانے اور آنے سے انکار کیا تبھی میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ میں

جنت النساء کو طلاق دیا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ جب عید کو اقرار ہے کہ میں بیت بیٹہ کہہ چکا ہوں کہ میں جنت النساء کو طلاق دیتا ہوں تو اگر وہ تحریر طلاق نہ دے تو جنت النساء دوسرے مکان کو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب طلاق کے لئے تحریر ضروری نہیں نہانی ہی طلاق واقع ہوا کرتا ہے لہذا جبکہ عید کو اقرار ہے کہ جب وہ برائی ہو گئی ہے انکار کیا گیا تھا جس نے کہا یا تھا کہ میں جنت النساء کو طلاق دیتا ہوں تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی محض جنت کے بعد وہ دوسرے مکان کو سکتی ہے۔ اگر شوہر نے واقعی جنت کے لئے انکار کر کے وقت جنت نکو کر کہا تھا تو اسی وقت سے عدت کا زمانہ شمار کیا جائے گا اور اگر اس وقت نہ کہا تھا تو جب شوہر نے انکار کیا اس وقت سے عدت جنت نکو کر دوسرے مکان کو سکتی ہے اور عدت نکو کر اگر عدت نہ ہو تو اس کی عدت تین جہنم ہے خواہ وہ تین ماہ یا تین سال یا اس نے کیا وہ میں تیس ماہ اور جو مہ میں جو شوہر ہے کہ طلاق دلی صورت کی عدت تین مہینہ تیرو دن ہے تو وہ بالکل غلط ہے۔ قال اللہ تعالیٰ والخطفہ یکرہون ما یضربون ثلاثۃ مہینہ (دعویٰ ۱۳ ع ۱۳) دھو صفائی لعلہ۔

جلال الدین احمد امجدی

۱۸ ربیع المرجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ از محمد جلال الدین تانین خیال

نہد کی بیوی بچہ نہد کے گھر سے نکلی ہوئی کسی طرح سے نہد بندہ کو اپنے مکان پر واپس لایا اور شوہر سے اس کو تحریر برائے لفظ انکشاف لیا کہ شوہر کی ماں واپس میرا کوئی حق نہیں ہے میں کسی قسم کا شوہر کی ماں نہاد بیوی نہیں کر سکتی بعد اس کو مکان سے باہر کر دیا تاں عقد بھی دیا کہ نہد کو یہاں بندہ چاہتا ہے کہ نہد سے طلاق حاصل کر کے دوسرے مکان کے رہنے لگے نہد کہہ کہ میں بندہ کو بھی طلاق نہیں دوں اگر نہد تاں عقد دوں گا بیوی عدت میں بندہ نہد سے کسی طرح بچکا حاصل کرے۔

الجواب گرام بیانات یا اتفاقی حکام کے دوائے میں طرح بھی ہو سکے طلاق حاصل کر کے اگر نہد پر لازم ہے کہ جب وہ نہد کو نہد نہیں چاہتا ہے تو اسے طلاق دیدے۔ اگر نہد بندہ کے لئے برائی راہی نہ چلا دے نہی طلاق دینے پر تیار ہو تو سب مسلمان اس کا مکمل یا ایک کٹ کر اس کے ساتھ اٹھا بیٹھا، کھا پیٹا، بزرگ کر دیں عدت ظالم نہد کے ساتھ وہ لگ رہی ہوگی ہوں گے خلاف مقتدا فی حدیثین وہ یضیقن فلا یضیق بعد نکاح مع النعمان (دعویٰ ۱۳ ع ۱۳) دھو صفائی لعلہ۔

جلال الدین احمد امجدی

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ از محمد رفیق و محمد سعید موضح تہذیب اوسٹ جنرل اول ضلع بستی

نہی کے بدل میں ایک خزانہ کی چیز ان کا تھا شہیت دود سے بہ تر ہو کر نہ بکھرے کوئی دود اور نہ اس کی شاکر
نے شہادت دے دی۔ شکی دوسرے کے کہ گاہ سے تو آتا تھا میں بھی ہو گئی کسی شہ کی کہہ دے میں شہ کا شہ
ہوئی ہو مجھے بھی کسی دوسرے شہ کی دیکھائی دے میں اس کی ہوئی نہ ہے میں سمجھتی ہوئی تھی چھٹے کے
نے بڑا استیلا کر دیا تھا اس کے صاف کرنے میں دس منٹ کی دیر لگی۔ لہذا شہ دوسرے کی حالت میں نہی نے اپنی
بد خواہی سے کہا کہ ہم تم کو طلاق دے رہے ہیں۔ دے رہے ہیں۔ دے رہے ہیں۔ پوش میں آنے کے بعد
نہی نے کہا کہ شہ اور خدا کسی چیز میں جو گھر کو رہا دگر دیں گی اس نے لوگوں سے کہا میری غلطی کو صاف کریں۔ ہم
اور یہی دندلوں راہی ہیں۔ دوسرے راہی ہیں۔ شہ دوسرے کی بات پر گھر میں کہ نہ کو نہ الا تمام باتیں۔ صبح
ہیں۔ پیٹھا دھو چکا

الجواب صورت مستحسن میں اگر واقعی نہی نے اپنی ہوئی سے ہی کہا کہ ہم تم کو
طلاق دے رہے ہیں۔ دے رہے ہیں۔ دے رہے ہیں۔ تو اس کی بیوی پر ایک طلاق دینی واجب ہوئی اب اگر
نہی اپنے نکاح میں رہنا چاہتا ہے تو صحت کے اندر صحت کہ کہ کہ نکاح کی صحت نہیں۔ اور صحت کا
مستحسن طریقہ یہ ہے کہ کسی الفت سے صحت کے شکاروں کے کہ میں نے اپنی غلطی سے صحت کر لی اور صحت
پر وہاں تک کہ وہ نکاح ہو جائے۔ اور اگر صحت گھر گھر ہے تو صحت کی برائی سے وہاں نکاح کو مکمل ہے خدا
ما اظہر ہای حالہ عند خدا و رسولہ جل جلالہ علی ملو فی تہذیب علیہ وسلم

باللہ رب العالمین احمد عابدی
آخری الاخری ۱۴۲۹ھ

مسئلہ از محمد رفیق و محمد سعید موضح تہذیب اوسٹ جنرل اول ضلع بستی (دوبی)
نہی شادی شدہ ہے البتہ ابھی اس کی بیوی اس کے گھر آتی ہیں۔ یہ لیکن نہی کہ اس کا کہ اس بات پر
بہتر کہ اسے کہ نہی اپنی بیوی کو غیر کسی غلطی کے طلاق دے تو اس صورت میں نہی طلاق دے جائیں۔ اور نہیں
تو اس میں باپ کی نافرمانی ہوتی ہے۔ یہی خواہد چکا

الجواب صورت مستحسن میں نہی پر طلاق دینا لازم ہے اگر نہیں طلاق دے گا
تو باپ کا نافرمان قرار دیا جائے گا اس نے کہ طلاق امر مباح میں سے ہے اور امر مباح میں باپ کی اطاعت

لازم ہے خدا تعالیٰ و اللہ اعلم عندہ اذنا تعالیٰ و رسولہ و علیہ السَّلَام

ک
جلال الدین احمد الاجوری
۵۵ رجب المرجب ۱۲۳۲ھ

مسئلہ از عموماتین موضع برائوں شریف ضلع بستی

زیست نے اپنی لڑکی تابانہ کو بچہ کے نابالغ ہونے کے ساتھ نکاح کر دیا جب لڑکی نابالغ ہو گئی اور لاہور پہنچ کر نابالغ ہے۔ زید نے بچہ کے گھر والے سے قید جواب دیا کہ میرے لڑکے کے ساتھ نکاح ہی نہیں ہوا ہے متعدد بار اس کے مکان پر زبردستی آدھیوں کے ساتھ گیا لیکن صاف صاف یہ جواب دیتا ہے کہ آپ لوگ یہاں میرے مکان پر آتے ہیں میرے لڑکے کی شادی تمہاری لڑکی کے ساتھ ہوئی ہی نہیں ہے میں کس طرح رخصت کرالوں یا بچہ شریعت چاہے پر کسی جواب طلبہ ایسی صورت میں علماء کے علم سے کیا کیا فتویٰ ہے؟ یہ خداوند جودا

الجواب صورت مستفویہ میں لڑکی اپنے شوہر کے نابالغ ہونے کا اعتقاد کرے پھر جب شوہر نابالغ ہو جائے تو اسے اپنی بیوی کے رخصت کرانے پر مجبور کیا جائے یا کسی طرح اس سے طلاق لی جائے اس لئے کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی و صورت خلاف مذکور

جلال الدین احمد الاجوری

مسئلہ از منشی مختصر علی مقام بکس ڈپو محمد علی پوری درجہ دوم بدین پورہ اسٹیشن بدین پورہ مالہ ہزار پانچ

زیست نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور گھر سے نکال دیا ہندو طلاق پہنچنے تک میں تقریباً ایک سال تک اس کے بعد ہندو کا کار طلاق کے ایک دوسرے کے ساتھ ہوا نکاح کی وجہ اس نے بغیر جبری کے ہندو کا طلاق دے دی اب ہندو عدالت نے یہ کہ اس نکاح کو رد کیا ہے۔ جس طلاق میں یہ نکاح کیا گیا ہے کہ عدالت درست نہیں ہوا تو اس بارے میں حکم شروع کیا ہے؟

الجواب بدین صورت مستفویہ میں طلاق درست نہ ہو کہ طلاق صحیح ہونے کے لئے شوہر کا جبری کن شرط ہے اگر بغیر جبری اس نے طلاق دیدی تو ہندو شوہر اول سے ہرگز نکاح نہیں کر سکتی سی فی حدیث العیلة اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول صریحاً ہے کہ اگر طلاق صحیح نہ ہو تو نکاح باطل ہے۔ حق تعالیٰ نہ دو خائفین نہ نکاح صحیحہ اوید خل و ہاشد و طلاق باعد موت عہدہ اور دوسرے شوہر نے جو جبری طلاق و طلاق میسر کے طلاق دے دی ہے تو اس طلاق کی نیت نہیں ہو سکتی کہ پادہ ۱۲۲ کو ۲۲ میں ہے اذ نکاح

نے جو ان کے لائق ہو جائے یہاں تک کہ اپنے باپ سے ارمیت کی نوبت پر نہ دھکے دوں اور ان کے ڈانٹ دینے سے کب مان سکتا ہے۔ غلام یہ کہ صورت مستقیمہ میں نہ کرے کی جو یہ ملاقا منظر واقع ہوگی اگر وہ دونوں بغیر حلالہ نہ نکاح میاں بیوی یہاں آئیں تو اعلیٰ رئیس کو سب مسلمانوں میں اس اسلامی بائیکاٹ کی خبر نہ دھونچائی اعلیٰ

جلال الدین احمد مجیدی

1001

مسئلہ از محمد حسن رضا گلا، بمبئی ۷۷

بکھرنے اپنی بیوی ہندہ کو ایک مرتبہ تو اس طرح دھرتیہ کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا مگر کچھ دن کے بعد نباتا
 طوطک رو ادا دہی کی موجودگی میں تنبیہ تفہیک اور یہ معاملہ بھی ایک علاوہ مباح بیوی اور گواہوں کے کسی اور نظام
 میں کیا۔ آج تقریباً دو سال کے بعد اس طرح سے معاملہ پیش آیا کہ بکھرنے اپنی بیوی ہندہ کو اس عقد کے ساتھ تعمیر کیا
 کہ اگر میں تم کو رکھوں تو بی بی ماں کے ساتھ گھاٹ کروں میں بارہ اور چھ دو گھنٹہ کے بعد بزم خوش اپنے قول کی
 تہدیا اس طرح کرتا ہے کہ اگر میں تم کو چھ گھنٹوں تو بی بی ماں کے ساتھ گھاٹ کروں میں بارہ دو گھنٹوں مسرت مذکورہ
 کے اندر بکھرنے ہندہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ مطلع فرمائیں۔ یہی واقعہ جردا

الجواب

اس کی بیوی ہے یہاں کہ آئندہ دوہم کو ۱۲ اس ہے۔ اطلاق میں تین خلفاء کے بعد صرف ایک صاحبزادہ۔ لیکن اگر چند بوقت طلاق ہو جائے تو آئندہ ایک ہی طلاق سے وہ غلط ہو جائے گی کہ بغیر مالہ وہ پھر بچہ کے لئے طلاق نہ ہوگی کافی حد تک الصیغہ۔ وقولہ لا تطلقا غلٹ ہے جس میں بعد حق تکلیف نہ جائے حدیث میں ۱۴ اور اگر وہ بوقت طلاق بچہ نہ ہو تو حق و صورت متصور ہیں اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوئی آئندہ دو طلاق دینے سے غلط ہوگی لہذا یہی اطلاق خیات بالادریٰ اولہ قطع التلاکین صحیح کما فی المجموع ۱۹ الاول من التلاکین صحیح یہ ۳۴۹۔ اور جبکہ طلاق دینا مشہور ہے تو دفع ہمت کے لئے تجبیل نکاح کی شہرت بھی ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے اتقوا ایضا صیغ التہود اور جو کہنے لہی بیوی سے تین بار یہ کہہ کہ اگر میں تجھ کو رکھوں تو اپنی ماں سے گھاٹ کر دوں اور پھر دونوں بعد یہ کہہ کہ میں تجھ کو چھوڑوں تو اپنی ماں سے گھاٹ کر دوں۔ تو یہ ان کا طلاق نہیں بلکہ وہ نہ شرعاً قسم ہیں۔ لہذا اگر چند بار طلاق نہیں پڑی اور نہ بکرہ شرعاً کوئی کفائہ لازم ہوا۔ لیکن الفاظ کا کد سے اس نے اپنی ماں کی توہین کی ہے جس کے سبب وہ بھی غلٹ ہوگا۔

۱۱۔ اس پر غلامیہ تو یہ مستغناؤں کو ادا واجب ہے۔ غلامیہ گنہگار ہے تو اس سے موافق طلب کرنا اگلا لازم ہے۔ دعو

فتاویٰ اعظمی

بطل الدین احمد امیری

١٠٠

۲۴ جمادی الاول ۱۲۰۱

مسئله از مجموع توشی نال خلدی و صابون غده سلاویه گیش اور ضلع بستی

نیکو کینا پس ہر جگہ میں نے اپنی مدد کو بیوی کو ایک یاد و نفاق کی ہے اور میں نفاق دینے کا اقرار نہیں کرتا بلکہ تو کیا نیکو کینا میں تسلیم کر لیا جائے گا اور اس کا بیان تسلیم کر لینے کی صورت میں اگر کسی صورت کو اپنے نفاق میں رکھنا پسے تو کیا اس کے ملا کر نہ لے گئے گی یا نہیں ؟

الاجواب

[illegible]

جمال الدین احمد ظاہری

میں

مع الاصل مستقيم

مثله از کیم علی ماکس گاس بور یوست گاس بور ضلع فیض آباد (پونی)

الجواب بکرنے اگر واقعی اپنی زبان سے طلاق دیتی ہے تو اس کی پوری طلاق واقع ہوگئی طلاق واقع ہونے کے لئے کلمہ ضروری نہیں لیکن اگر وہ زبان سے ہی طلاق دینے کا اقرار نہیں کرتا یعنی کہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو دوسری چیز پر مکرر اور ماحول کو اجہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو جائے گی۔ فاسق سے یہ نہ مافی اور مادی مسئلہ ہے غیرو کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہونے کی صورت میں وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد الامجدی
ک
۱۴ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ

مسئلہ از ملن زیات سر یا ضلع ہستی
ہندہ کا شوہر بعد دوسرے سے بھی رہتا ہے اس نے ہندہ کو بانی گئی بار طلاق دی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں تمہارا کوئی نہیں ہوں تم کہیں بھی رہو میں نے تم کو طلاق دی ہے اس کے علاوہ خط کے ذریعہ بھی لکھ کر بھیجا ہے۔ یعنی سے کہنے والے لوگوں سے بھی طلاق کا بیان دیا ہے۔ اب ایسی صورت میں ہندہ دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب تحریر سے ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور بانی بھی الاستیفاء نہیں ہے۔
«الکتاب کا المصناب» لہذا اگر شوہر نے واقعی طلاق دی ہے تو ہندہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے لیکن اگر شوہر بعد میں کہے کہ میں نے تمہاری طلاق دی ہے اور نہ بانی تو دو دفعہ سنی ماحول شری کو اجہوں کے بغیر طلاق ثابت نہ ہوگی۔ شوہر کے قسم کھانے کے بعد ہندہ اسے جبراً اجاہیں دلائی جائے گی اس لئے کہ بانی طلاق بلا شہادۃ شریعہ یا بغیر اقرار شوہر کے ثابت نہیں ہوتی یہی حکم تحریری طلاق کا بھی ہے۔ «لأن الخطیۃ فی الخطا والخطا فی الخطا»
شعبۃ الخطا حکم فی الہندیۃ وغیرہا» و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی
ک
۱۴ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ

مسئلہ از غرضین خان مونیخ سپہنیاں کلاں پوچھا وگوئے
زید نے اپنی مدلولہ پوری ہندہ کو کہا میں نے تجھے طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا۔ تو دریافت طلب یہ سہر ہے کہ ہندہ پر کون سی طلاق واقع ہوئی اور کیا زید کے لئے ہندہ بغیر طلاق کے طالع ہے یا نہیں؟

جی کہ چاہے کی برادر دونوں کا اپنی اپنی جوی کو طلاق دینا ملے ہوا۔ بچاوت میں طلاق نامہ مرتب ہوا مرنے کہا
پہلے بکھڑا طلاق دیدے تو ہم بھی طلاق دیدیں گے یا دیدیے۔ بکھڑے پہلے طلاق دیدی کہ پرچہ لکھنے کے سامنے طلاق
نامہ پیش ہوا تو وہ دستخط کے بغیر طلاق نامہ کے کردار ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ مرنے جوی کہا تھا کہ ہم طلاق دیدیں گے
یا دیدیے۔ تو اس جملے سے طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ اگر نہیں تو آئندہ ایسے موقع پر کیا طریقہ اختیار کرنا

چاہیے؟
الجواب مرنے کے اس جملے سے کہ "ہم بھی طلاق دیدیں گے یا دیدیے" طلاق
نہیں واقع ہوئی کہ نہ جملہ طلاق کے الفاظ میں سے نہیں ہے بلکہ طلاق کا مدعا ہے۔ اور تا وقتیکہ طلاق نہ دے
صرف طلاق کے وعدہ سے طلاق نہیں ہوتی۔ آئندہ ایسے موقع پر یہ اختیار کیا جائے کہ ان میں سے ایک کہے کہ اگر
فلاں میری بہن کو طلاق دے تو میری بہن کو طلاق "اس صحت میں جب کہنے والی نہ بہن کو فلاں طلاق
دے گا تو اس کی جوی کو طلاق پڑے گی اور اگر نہیں دے گا تو نہیں پڑے گی" دو صورتوں میں مسئلہ الاصل معلوم
جلال الدین احمد لاہوری
۱۳۰۱ھ
۱۳۰۱ھ

مسئلہ ازنان مذکور موضع ڈہرو۔ پلاست بستر مخفی ضلع سلطان پور
زید کی دختر ہندہ سے زنا ہو تو ہندہ کے شوہر نے طلاق دے دیا ہندہ نے یہ مکان پر پہنچ کر زید اور ہندہ کے
بارے میں کیا ہونا چاہیے؟

الجواب ہندہ سے اگر واقعی زنا ہو تو ہندہ کو اللہ تعالیٰ تو وہ سخت گنہگار
مستحق سزا ہے اگر حکومت مسلمہ جو قیوں سے سخت سزا دی جاتی موجود نہ ہو تو حال میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسے طلاق
توبہ و استغفار کر لیا جائے۔ الا اس کی بابت زید کو لڑائی مٹی کو بوم اور بے پردہ گھمنے سے منع نہیں کرتا تھا اور بھرتے
کے باوجود غلط روی سے لڑائی نہیں تھا تو اسے بھی توبہ و استغفار کر لیا جائے۔ اور دونوں کو اپنی ہندی نازکی آئینہ کی بات
نیز سزا و شرف و غیرہ کے لئے غم و اندوہ نہ کرنا چاہئے اور مسجد میں لوٹا جہاں رکھنے کی ترفیہ دی جائے کہ جو
قبول توبہ میں معاون ہو گا وہ جہاد میں لڑے گا۔ قال اللہ تعالیٰ من تاب و اتقى و تاب اللہ مغفر و رحیم
میتا ہے کہ کتنے لوگ اللہ غفور و رحیم ہیں (۲۴) خدا اللہ تعالیٰ وہو اعلم بالصواب۔
جلال الدین احمد لاہوری
۱۳۰۱ھ

مسئلہ از مشیر الحسن ترمذی من تراکن منع بری

سلیم النساء کو اس کے شوہر رحمت اللہ نے طلاق مطلق دیدی۔ سلیم النساء فرمود کے یہاں جنت گنہگار بنی کیلئے محل ظاہر ہوا تو جب بچہ پیدا ہونے کے بعد اس مرد کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

نہ نہ ہمت میں جو سلیم النساء کو محل ظاہر ہوا اس بچہ کے پیدا ہونے کے بعد رحمت اللہ کے علاوہ سلیم النساء کو بھی طلاق مطلقہ کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ کہ جب رحمت اللہ نے طلاق مطلقہ دیدی ہے تو غیر مطلقہ اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتی اور غیر مرد کے غیر رحمت اللہ نے کے سبب

سلیم النساء رحمت اللہ کی طلاق مطلقہ کے بعد اس مرد سے یہاں بھی ایسا تعلق قائم کیا اور دونوں رحمت اللہ کی طلاق مطلقہ سے نکاح کر سکتے۔ ان دونوں کو توبہ واستغفار کرایا جائے پانہ دی کے ساتھ زنا کرنے کی ناکہ دینی جائے اور میلاد شریف

و قرآن خوانی کرنے اور نیکو کلمہ لکھانے اور مسجد میں بیٹھ چٹائی رکھنے کی تلقین کی جائے کہ یہاں غیر قبول اللہ بن مسعود بن ہون گئے۔ و حوتانی احمد

جلال الدین احمد امجدی
۱۱۰ شوال المکرم ۱۴۱۰ھ

مسئلہ از مشیر الحسن ترمذی من تراکن منع بری

نہ شوہر طلاق دینے پر تیار تھا جو طلاق نامہ نہ لکھا جائے پر سوال دیے پر نہ لکھا اور نہ لکھی تری کہ چکا کہ میں طلاق دیتا ہوں تو اسی صورت میں طلاق واقع ہوتی یا نہیں؟

الجواب

طلاق نامہ نہ لکھا جائے اور نہ لکھی تری کہ چکا کہ میں طلاق دیتا ہوں تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر واقعی شوہر نے کوئی تری کہ میں طلاق دیتا ہوں تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی البتہ ثبوت طلاق کے لئے تحریر کی ضرورت ہے تو بہنوں کے سامنے شوہر نے زانی طلاق دی ہے وہ

لوگ ایک گواہی نامہ کہ رحمت کو دیدی کہ ہم لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ ظلال بن ظلال ساکن موضع ظلال نے اپنی بیوی ظلال بنت ظلال کو ظلال نامہ تحریر میں طلاق دی ہے کہ وہ مکمل ہوں گے تو اس طرح بھی طلاق ثابت ہو جائے گی۔ و حوتانی احمد

جلال الدین احمد امجدی
۱۱۰ شوال المکرم ۱۴۱۰ھ

مسئلہ از محمد بن زید پوری۔

نہ نے بقی بیوی سے جدا کیا بعد اس کو ان فقہوں سے طلاق دی کہ باجمہ کو طلاق ہے طلاق آیا

اب وہ صحت نہ دے کہ اس سے بے یار نہیں؟ دوسرے یہ کہ اس وقت نہیں ہے بالفاظ ادا کے جس تقریباً صحت کو
ہر ایک کامل بھی تھا لہذا اس صحت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کوئی بہ فصل مع اقسام طلاق و احکام تحریر
فرما دیں۔ مزید برآں کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ محل کی صحت میں طلاق نہیں ہوئی لہذا کیا محل مانع طلاق ہے جواب
یہ ہے تو نہیں۔

الجواب

صحت مستور میں برہوردی مستحقہ کی برہوردی طلاق مطلقہ و تحریری
اب بغیر طلاق نہ دے کہ طلاق نہ ہوئی کہ محل مانع طلاق نہیں اور اس کی صحت وضع محل ہے مجھ پر یاد ہونے سے پہلے
و کمی دوسرے یہ کہ اس میں کوئی نہ تھا۔ قال الله تعالى ذلک لعلکم تحذرون۔ انک لعلکم تحذرون۔ انک لعلکم تحذرون۔
طلاق) و هو حکایا علم

جلال الدین احمد لاہوری
ک
ماہ شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

مسئلہ

از محمد منصف مقام بر سلاطین و کفر و عدا۔ پیر مرزا۔ ضلع گورداسپور (دیوبند)
نہیں ہے اپنی مدعوں کی کوئی طلاق دی اصحاب اس کو اپنی زندگی میں لکھا چاہتا ہے تو کیا وہ اس سے نکاح
کر سکتا ہے یا براءت کی ضرورت ہے اور یہ بھی فرماتے کہ طلاق بائن ہوئی یا ان بھی مطلقہ جواب سے جلد ہی لائیں
میں کرم ہوگا۔

الجواب

صحت مستور میں نہ دے کہ اپنی مدعوں کی کوئی طلاق دی
دی ہے اور طلاق رجعی دی ہے و عدت کے اندر صحت کی عمر کی بفرجی صحت کر سکتا ہے البتہ عدت صحت
کی عمر کی عمر کے ساتھ عدت نکاح کر سکتا ہے اور اگر طلاق بائن دی ہے تو شوہر صحت کے اندر عدت نکاح
عدت کی عمر کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے کہ دو طلاق کی صحت میں طلاق کی ضرورت نہیں لیکن اگر نہ یہ مطلقہ یا
کام لیتا ہے کہ حقیقت میں تین طلاق دی ہے مگر صرف دو طلاق بتا سکتا ہے تو اس صورت میں طلاق مطلقہ و تحریری
ہو گئی کہ بغیر طلاق نہ دے کہ طلاق نہیں قال الله تعالى فان طلقها فترجع اليه من بعد حقی تکلیف زوجا
خبر علیہ اللہ۔ اور سوال میں طلاق کے الفاظ جو کہ نہ تحریر نہیں اس لئے دو طلاق سے طلاق رجعی یا بائن کی تعیین نہیں
کی جا سکتی۔ و هو حکایا علم بالصواب والیہ المراجع والمآب۔

جلال الدین احمد لاہوری
ک
ماہ شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

مسئله از مجموع موضع کتب از این حلقه

نہی کر کے ملا ہے۔ ایسی کچھ باتوں میں تو تو میں ہوں ہی تھی اسی دوران مجھ نے اپنے لاکے سے کیا کہ تم میری بیوی کے گریہ سے مل کر ملے۔ مگر یہ تو میرے غم میں سب سے بڑا غم تھا۔ میں ہوا اس پر نہ بے کہا کہ اب تم مجھ سے اور آپ سے ہوا ہے تو اس میں بیوی کی کیا قصور ہے۔ اور آپ مجھ سے کل جانے ہی کو کہہ رہے ہیں تو میں اس کو طلاق دیتوں گا طلاق طلاق طلاق اس کے آگے مجھ کو یاد نہیں کہ کتنی بار طلاق کا لفظ کہا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟ بیناؤاد قد جرحا

الجواب صورت سوال میں مذکور بیوی پر طلاق مستطافہ واقع ہو چکی ہے اس لیے کہ یہ طلاق

شرع کے 2 سال نہ ہو چکی ہے۔ حالانکہ طلاق کا اثر یہ ہے کہ بعد از طلاق نکاح منہی ہے۔ لہذا یہ

طوال الدین اسلام آباد لاہور

جلال الدین احمد لاہوری
۸۸ جہاد کی آخری سیر

مستمل از شوق ملی گشت کوچه بیتی

حضرت علامہ طوسی صاحب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے پہلے سے
 ملاحق نامہ کے گریجیو یا اسی طرحیوں کو کہنا کہ پچیس کوئے اور اس کا واسطہ چھوڑ دو جہاں بھی چاہیے ملی جائے اور اپنے
 پہنوں کے نام سے سات بیٹھ کر چھت خرید کر دینے کو کہنا اور پچیس کو لایک یا بیٹھ کر بھی بیٹھنا اس کے پہنوں
 نے جیسے لائق دیکھا۔ حضرت علی کے خسر کو خبر ہوئی تو اس نے بی بی خدیجہ کو بلا کر حضرت علیؑ سے یہ خط تحریر کیا جو کہ
 ہندی میں ہے انہیں غفلتوں کے ساتھ خدا کا بیان ہے وہ خطاب بھی اس کی بیوی کے پاس ملا جو ہے اللہ
 پر خدا کو تم ہو گیا ہے۔

END

حضرت چنانچہ صاحب السلام علیہ السلام کے حضور ہو کر ایک بار غور شدہ قیامت کا ایک وہ چٹا پتھر ہے
 اعلیٰ مقام آپ کے پاس جواب دیا ہے کہ آپ لوگ اس کو نہایت قریب کیا کر دوں گی نے ملت سوروں دیا
 ہوں مگر وہ تو اکثر ادا ہوں سب جہاد تہذیب کو کوئی دشمن نہیں ہے جو شریعت سے جائز تہادہ میں نے کرایا انہوں
 بنیا ادا نہیں گئی ہے اتنی کہیں کر دیا ہے پاس روگو کیا سمجھو دیا کہ وہ آپ جسے کوئی مطلب نہیں ہے
 اس کے بعد میرے والد صاحب نے محبت علی کے گھوڑوں آگے چال دی تھی جو جہاد کی تھی موضع کے لوگوں کو جاکر
 بھارت کرایا ان دونوں ایک محبت علی کی عمر آج کا حال نہایت نے محبت علی کو قلیل کی اور یہ کہا کہ اس کے گھوڑوں میں راہ

اس کو اندھ کر کے لے کر بھی بچلت کے لوگ تیار ہوتے ہیں حال ہی طرح بچوں نے یہ فعل کیا کہ لڑکھنوں میں اسے کئی
صحت ملی اسکے گا اور آخر بچلت دے گا کچھ دنوں کے بعد صحت ملی میری بی بی ملا کہ جس کچھ دنوں تک مرضی کے کچھ پنا
اور وہ بچیل کا کڑواہ کرتی رہی مجھ پر کرتے والے کئی سال سے تھک چکا تھا لڑکھنوں میں اپنے والد صاحب
کے پاس ہوں اسی صبا میں میرے والد صاحب کا ایک بڑی صحبت ملی اس کے کئی کے پاس سے گھر آئے ان کے بچوں
کے لئے شیرینی دینے کو کہا تو صحبت ملی نے کہا میں کیا باتوں میں کچھ نہیں دوں گا اس نے یقینی میں دوسری شادی کرنی
ہے اور وہ ہیں بوجہ پاش اختیار کر لیا ہے اب میرا کڑا والد صاحب کے پاس لکھے ہو سکتا ہے میں دوسری شادی
کرنا چاہتی ہوں تو میرے باپ سے میں شریعت و علم کو کا حکم ہو بہت جلد تحریر فرما دیں انہی بھی واضح فرما دیں کہ
بیجان کس کے سپرد کر دی جائیں ؟ نقطہ اسلام

آیت عائشہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

الحواد استقامت میں جو حالت متعلق ہیں ان کے صحیح ہیں تو صحبت ملی کی بیوی پر
طلاق واقع ہو گئی صحت گنہگار کے بعد دوسرے کی صحیح العقیدے سے نکاح کر سکتی ہے اور بچیل کے اصل گناہ
نکاح مال کی پرورش میں رہیں گی میں کا ساتھ بچیل کے باپ کو اور ان کے بچوں کی صحت کے ساتھ ایک پر لیا
کا ساتھ نہیں پائے گی اور بچیل کو عین گناہ سے پہلے نکاح کر لیا تو حق پر حال
ساقط ہو جائے گا جو ہر دوسرے میں ہے اذا وقعت الطهقة بین النہ وجب فراقہم بحق بالجماع حق متعین
ملخصہ ام - وانشاء وکسولہ احمد

جلال الدین احمد لاہوری

دار حامی لاہوری سنہ ۱۳۸۴ھ

مسئلہ از شیر میں موضع لہور اور بکھدا (راجستان)

میدیت کہ چھٹا کا آدمی ہے اس نے اس کو صحیح طرح مضمون نگاری کا سبقہ مسلم نہیں کہ اس کی طرح کی بنا
بجاس نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دینے کے بعد اسے کے کاغذ کا حکم اختیار کرتے ہیں تو گویا کی بیوی پر
کئے میں نیک کے ہاتھ نہ لگے تب نیک ایک طلاق کھنے کے بعد اس طلاق اس طرح سے طلاق تاک کہ کھڑا کھڑا
اور اس کے بدل میں صرف ایک طلاق کھنے کی ہی مجلس میں بعد ہی اس طرح سے طلاق والا کھنڈ کی نیت
صرف ایک طلاق کی ہی مجلس میں دھارنے کے لئے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ مذکور کے اس تحریر سے اس کی
بیوی پر کون سی طلاق واقع ہوئی ؟

کو طلاق نہیں دیا جو نکاح ہوا ہے وہ ناجائز ہے اس پر ہماری برادری کے ایک قروے ایماندار مجذول نے بیان دیا
 بکر کی بکری بوی سب تک اپنے میک میں موجود ہے جو اپنے والدین پر بار باری ہے آج سورہ ۱۸ بار ۱۹۷۵ء تک
 یحییٰ مستی حیات محمد ولد اس مجھ سلطت بیان کیا کہ کمرے میں سے یہ سوال کیا کہ ممالی کلکتہ میں اور کمرہ میں جو ایسی
 صورت میں یہ بات کچھ اچھی نہیں معلوم ہوتی اسے چھوڑ دیجئے۔ اس وقت انھوں نے جواب دیا کہ میں ان کو دیکھوں
 مرتبہ طلاق دے چکا ہوں۔ ایسی صورت میں حیات محمد کے طریق بیان سے طلاق ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

⑤ بکر نے ہند سے جو نکاح کیا ہے وہ جائز ہے یا ناجائز؟ ⑥ بکر کی بوی جو اپنے میک میں بیٹھی ہے اور
 بکر سے طلاق پا چکی ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ⑦ بکر کے والدین کا جو مٹا طعن ثابت ہوا تو اس کا کیا حکم ہے

ہے؟ بیضا الوجہ و

الجواب اللہ تعالیٰ ہدایۃ الحق والحق علیہ ① طلاق کے ثبوت کے لئے

مسلمان مرد و عاقل لائق شہادت شری کی شہادت ضروری ہے لہذا صرف حیات کے طریق بیان سے طلاق
 کا ثبوت نہ ہوگا جیسا کہ فقیرات احمیہ طبعہ صغیرہ ص ۱۱۵ میں ہے فی غیر الحدود و القصاص ان کان مضافا

یطلق علیہ الترحیل یقبل بشہادۃ رجلین اور رجل واحد و سرائین سواہ کانی مالا اور غیر مال عندنا۔

② صورت مسکرو میں بکر کا ہند سے نکاح کرنا شرعاً باطل ہے ہرگز ہرگز منقطع نہ ہوا۔ ③ اگر بکر کی بوی کو بیان

و نفقہ دے سکے ہے اور حشون سلوک و عدل و انصاف کے ساتھ شاہ جہاں کو رکھے کے لئے تیار ہے تو اس پر لازم

ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ رہے۔ اور اگر بکر شاہ جہاں کو بیان و نفقہ نہیں دے سکے یا بیان و نفقہ دے سکے ہے

مگر حشون سلوک و عدل و انصاف کے ساتھ پیش نہیں آئے گا تو بکر پر لازم ہے کہ وہ شاہ جہاں کو طلاق دیدے

پھر بعد انقضائے مدت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے طلاق و مدت سے پہلے وہ نہرے سے نکاح ہرگز ہرگز

منقطع نہ ہوگا۔ ④ نہ آئندہ کے واسطے میں قسم کا کرنا تو اُس کے لئے لازم آتا ہے اور زمانہ گذشتہ کے

بالے میں جو قسم کھانے پر شرعاً کوئی تفتان مقرر نہیں فرمایا ہے اس قسم جوئی نہ آئندہ گذشتہ کے بارے

میں ضایہ کھائی گئی ہو اس قسم کے جوئی ہونے کا طعن کرنا اور صرف دل سے ضایہ توہر و استغفار کرنا واجب ہوگا

هذا ما خلاہ فی العلم بالحق عند اللہ تعالیٰ جل جلالہ و علی اللہ تعالیٰ صلواتہ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لکھنوی

تجہ

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ

مسئلہ ازہم مذہبم گویند پست ہو کر بیٹو۔ ضلع گوردکھ۔

نہیں ہے اپنی مدخلہ بیوی ہندہ کو طلاق دیکر نہ کہتا ہے کہ غصب کی حالت میں طلاق واقع نہ ہوگی اس وجہ سے ہندہ ابھی تک میری بیوی ہے کیونکہ کہتا ہے کہ ہندہ کی ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی ہے مگر واقع ہوئی تو کوئی طلاق اور اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب اللہ تعالیٰ ہدایتہ الخ و الصواب عندہ اگر اس مرد کو پہنچ جائے کہ اس سے عقل نائل ہو جائے خبر نہ رہے کہ کیا کہتا ہے اور زبان سے کیا نکلتا ہے تو ایسی حالت کی طلاق دائم نہیں ہوتی۔ لیکن غصب کی حالت میں طلاق مستعمل نہیں آتا اگر اس حالت کو نہ ہم اپنا قاضی صرف غصب اپنا اسے مفید نہیں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی کہ طلاق اکثر غصب ہی میں دیکھائی ہے مگر غصب اس سے پہلے اسے اور طلاق نہ اسے چکا ہو اور یہ و طلاق رجوع کی ہو تو شوہر عدت کے اندر عدت کی عمر میں کے بغیر بھی رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدت عدت کی عمر میں سے ہر کے ساتھ عدت نکاح کر سکتا ہے اور اگر عدت طلاق یا نہ دی ہو تو شوہر عدت کے اندر اور بعد عدت عدت کی عمر میں سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے رجعت نہیں کر سکتا۔ اور اگر عدت سے پہلے اس عدت کو اور طلاق سے پہلے یہ باوجود مذکور پر حقیقت میں تین طلاق دیکر ہے مگر غصب پرانی سے کام لیتے ہوئے صرف وہ طلاق بتا رہا ہے تو ان عدتوں میں طلاق کے بغیر یہ اس عدت سے دوبارہ نکاح کرنا جائز نہیں۔ کلام اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکحہ بغيرہ (پارہ ۲۸، کتاب النکاح) دھرم و حق تعالیٰ اعلم

ک
جلال الدین محمد علی بیدی
۳۳ شوال المکرم ۱۳۵۹ھ

مسئلہ ازہم سائلیند پست ہو کر بیٹو یا نادر ضلع بستی

گھنٹن بانو کی شادی غیر محرم سے ہوئی۔ گھنٹن بانو پہلی رخصتی میں ایک بات اپنے شوہر کے ساتھ ہی پھر دوسری رخصتی میں ان طلاق دہی کی کہ طلاق ہی کی بنا پر گھنٹن بانو کے گھر والوں نے غیر محرم سے زبردستی طلاق لینا پاجی و غیر محرم سے کہا کہ زبردستی طلاق لینا جائز نہیں لیکن آپ لوگ جب چاہتے ہیں تو میں طلاق دے دوں گا۔ اس پر ایک مولوی صاحب نے کہا کہ اگر ہم نام کے طلاق دے دوں تو اس میں پھر دوبارہ اپنی بیوی کا نام نہ کر طلاق دی۔ اور کیا اس دل سے طلاق نہیں دے رہا ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نہ کہ وہ عدت میں طلاق واقع ہوئی کیا نہیں ہے اب گھنٹن بانو کے گھر والے اسے غیر محرم کے ساتھ بیٹھا چاہتے ہیں تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے ؟ بتیو اور حرجو

الجواب

فقیر محمد نے جس وقت یہ کہ گزبردستی طلاق لینا جائز نہیں بلکہ جب آپ لوگ چاہتے ہیں تو میں طلاق دیتا ہوں۔ اس جملہ سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔ چرچ اس نے دوبار اپنی بیوی کا ہم سے طلاق دیا تو اس پر بھی طلاق واقع ہو گئی کہ جب فقیر طلاق دے تو خود قبول کرے گئے طلاق نہیں سوال اللہ تعالیٰ جان طلاقہ فلا یصل لہ من بعد حق تکلیف نہ و جلیف نہ (پ ۳۶) اور ان بات سے طلاق دینے پر طلاق ہو جاتی ہے اگرچہ زبردستی ہو اور دل سے نہ ہو یہ کہ گزبردستی طلاق دینا جائز ہے یا نہیں یہ فیق حلاق کل نہ و چ مانع عاقل و لوم کہ عاقل و لوم نہ لاء۔ خدا اما ظہری و الاظہر بالحق عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل شانہ و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد لکھنوی

۱۴۲۷ شوال الحکمہ ۱۳۰۲

مسئلہ

از محمد امین کھڑو جو عمل شامری نگر کلاں دروڈ بیہوشی وضع قادیان ایک شخص نے اپنے غم کے پاس اپنی دھول پیوی کے بارے میں نہ لکھا کہ آپ اپنی لڑکی کو اپنے ہمراہ لے جاتے ہاڈ یہ شخص آپ کی لڑکی سے بے ہوش ہو گیا ہے اور اس غم میں جب بھی رہتا ہوں طلاق طلاق طلاق اب آپ کی لڑکی سے میں کوئی واسطہ نہیں ہے۔ سالہ ہے کہ غم نہ لکھ کر کہ کوئی یہ طلاق واقع ہوئی کہ نہیں وہیں کہ شخص قہور کے کو بیہوشی میں آکر بھی کر چکا ہے۔ جس لوگ بچے ہیں کہ لڑکی طلاق کے وقت چہ کہ ماہ قہور اس نے طلاق نہیں پڑنے گی۔ اگر شخص نہ لکھ کر کہ کوئی کو لکھا ہے کہ اس کے لئے کیا صحت ہے؟

الجواب

صحت مستند میں غم نہ لکھ کر کہ کوئی یہ طلاق طلاق واقع ہو گئی اگرچہ وہ حالت میں تھی کہ مل جائے طلاق نہیں۔ یہ سمجھو کہ حالت کل میں طلاق نہیں پڑتی نہ قلعہ ہے لہذا اب فقیر طلاق نہ لکھا اپنی اس بیوی کو دوبار نہیں کہہ سکتا۔ فلا یصل لہ من بعد حق تکلیف نہ و جلیف نہ (پ ۳۶) اور ان بات سے طلاق دینے پر طلاق ہو جاتی ہے اگرچہ زبردستی ہو اور دل سے نہ ہو یہ کہ گزبردستی طلاق دینا جائز ہے یا نہیں یہ فیق حلاق کل نہ و چ مانع عاقل و لوم کہ عاقل و لوم نہ لاء۔ خدا اما ظہری و الاظہر بالحق عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل شانہ و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد لکھنوی

۱۴۲۷ شوال الحکمہ ۱۳۰۲

مسئلہ

از جمال الدین ساکن باہر ضلع پر تاپ گڑھ (پوٹی) ایک شخص نے اپنی دھول پیوی کے بارے میں کہہ کر کہ کیا گزبردستی میں طلاق دے رہا ہوں نہ یہ میں نہیں طلاق دے رہا ہوں۔ زبردستی میں نہیں طلاق دے رہا ہوں۔ تو زبردستی یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

بیہوش و اجروا

الجواب

شخص مذکور نے اگر واقعی اپنی بیوی زبردہ کسی قسم کی تحریر لکھ کر دلا نہ کی ہے تو زبردہ پر طلاق منقطعہ واقع ہوگئی لان للطلاق لا حد للسانین۔ عت گذارنے کے بعد زبردہ کسی قسمی صحیح العقیدہ سے دوسرا نکاح کر سکتا ہے۔ ہذا ما عندی وهو اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لاہوری
کتبہ
عالم عربیہ طبرستان ۱۳۲۲ھ

مسئلہ

ایک شخص نے اپنی مدغلہ بیوی کو تین یا اس سے زیادہ نکاح نامہ لکھا ہے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر نہائی دی اور لکھ کر نہیں دی یا لکھا ہوا خود نہیں لکھا یا اس پر مدغلیہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر دی شوہر پر اس صورت کو رکھنا چاہے تو کیا حکم ہے؟ یہ خواجہ خندا

الجواب

مذکورہ صورت اگر اپنے شوہر کی مدغلہ ہے اور شوہر نے اس کو کہے کہ تین طلاق دی ہے تو چاہے لکھ کر دی ہو یا لانی اور خود لکھا ہو یا دوسرے نے لکھنے کے کہا ہو اور لکھنے کے بعد مستطاب کیا ہو یا نہ کیا ہو ہر صورت صورت پر طلاق منقطعہ واقع ہوگئی۔ اگر دی شوہر پر اس صورت کو رکھنا چاہے تو صورت عدت گذارنے کے بعد دوسرے سے صحیح نکاح کرے دوسرا شوہر اس کے ساتھ ہجرت کی کہ پھر وہ سوائے یا طلاق دیے۔ تو صورت عدت گذارنے کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دوسرے شوہر نے ہجرت نہیں کی اور نگہا طلاق دیدی تو اس صورت میں پہلا شوہر اس سے نکاح نہیں کر سکتا کما فی حدیث علیہ السلام اس طرح دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے کو طلاق کہتے ہیں۔ مگر طلاق کے بغیر پہلا شوہر اسے بیوی بنائے تو سب مسلمان اس کا اجماع کریں ورنہ مدغلیہ لکھ کر دیے اور شدہ خداوندی ہے وہاں سینہ الشیطان فلا تتعد بعد الذکر فی مع القوم الکلامین (پ ۳ ع ۱۲) وهو سبحانه وتعالى اعلم

جلال الدین احمد لاہوری
کتبہ
۱۳۲۲ھ طبری لاہوری ۱۳۲۲ھ

مسئلہ

مرد اپنی بیوی کو کسی بنا پر مدغلیہ لکھا تو وقت تھا کہ وہ نکاح کے پایہ پر واپس آئے مگر مرد نے کہا تم نے اپنی بیوی کو کیوں مدغلیہ لکھ کر دیا؟ میں نے مدغلیہ خوف کے بارے میں لکھا ہے کہ میں جس گیا بنا پر واپس

لے اس کا چکر کر مکان کے اندر سے نکالے اس پر حیران ہو کر باؤ نکال کر میرے سامنے تم اپنی بیوی کو طلاق دو ورنہ لوگو
اور بند ہی کر دو گا اس قسم کی بہت سی حکایتیں ہیں جو سننے پر عیس کے خوف سے اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق
دیا جس سے تم کو یہ غصے پر عیس کے کہوانے پر کہا۔ عروا بیوی کو اس کے بعد گناہ اپنے گھر کے ہونے سے تو اس
کے شرمناک کیا ہے؟

الجواب صحت مستور میں جب عروا نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ کہا کہ میں نے تجھے
طلاق دی تو اس کی بیوی پر طلاق منقطع واقع ہو گئی لہذا عروا اس صحت سے یہاں بیوی کے تعلقات و گزشتہ تمام در کے
وہ نہ وہ فوں صحت و تمام کار و زیار لائق طلاق قبلہ اللہ دین دنیا میں روپیہ و خرما ہوں گے بعد طلاق اسے ہر پہنے
نکاح میں ملا سکتا ہے۔ وہ حلق احلہ۔

ہلال الدین احمد قری
۱۰ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

مسئلہ از محمد شفیق صاحب مدظلہ العالی
ایک شخص نے اپنی بیوی کو کچھ عیادت میں تین مرتبہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں میں طلاق دیتا ہوں میں طلاق
دیتا ہوں مگر وہی یہ نہیں پایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اب اگر دونوں میاں بیوی کی طلاق اس میں بدل لکھیں
تو شرعاً تہ ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ بدلہ ساتھ بنا جائیں تو کیا صحت ہو سکتی ہے؟

الجواب شخص مذکور کی بیوی پر طلاق منقطع واقع ہو گئی فوراً ایک خود سے
بہا ہوا چلتا اس اور نہیں میں یہاں بیوی کے تعلقات ہر گز قائم نہ کریں ورنہ وہ فوں دین و دنیا میں روپیہ و خرما ہوں گے
اور لائق طلاق کہا ہوں گے۔ اگر شخص مذکور اس صحت سے ہر گز نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی بیوی صحت گناہ گھر
سے نکاح کرے یہ دوسرے شوہر اس سے بہتری کہنے کے بعد طلاق دینے کو طبع صحت گناہ گھر شوہر اول کے ساتھ جلا
نکاح کر سکتی ہے اگر شوہر ثانی نے بہتری کے بغیر طلاق دیدی تو شوہر اول کے ساتھ ہر گز نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہلال الدین احمد قری
۱۰ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

مسئلہ از شیخ محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی
زید اپنی بیوی ہندہ کو رخصت کرنے کے لیے گیا تو ہندہ کے دل سے کہہ کر کہ تم میری طلاق کی طلاق دینا
تم نے زید کو طلاق ملے لوں گا تو زید نے انہیں کہنے کے لئے مجبور طلاق دیدی۔ تو یہ طلاق نیک بیوی ہندہ پر

واقع ہوئی یا نہیں؟ بتینوا تو جروا

الجواب

اگر اگر شرعی یا ایلیا شہادہ کے واسطے تکل کرنے یا اجیر تو نہ ہے
کی دیکھی دی اور نہ ہے جانک اگر میں طلاق نہیں دیتا ہوں تو یہ جیسا کہ اس کے کٹانے کے واسطے اس صحت میں مگر نہ ہے
صرف طلاق نامہ لکھ دیا مگر نہ دل میں طلاق کی نیت تھی اور نہ زبان سے کہا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ اور اگر اگر شرعی
نہیں کیا یا ایلیا اور طلاق لکھ دی یا زبان سے طلاق دی ہے تو ان صورتوں میں واقع ہوئی تو یہ برابر صحت میں ہے طلاق
کے واسطے یا ایلیا یا ایلیا کا دل و لکھ دیا۔ وھو تصانیح و سولہ الا علی ما علم

جلال الدین احمد عجمی

۴۰۲ھ

مسئلہ اگر عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
نہیں سمجھ کی ہوئی کو غیر طلاق کے رکھ لی عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
۱۰ روپے لکھا یا ہوئی کو طلاق دے دی طلاق نامہ لکھا گیا اور غیر مسلم ہے اور طلاق نامہ لکھا گیا کسی کے پاس ہے غیر روپے
کے واسطے ہے کے لکھا گیا ہے اور عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
دعا فات طلب امر ہے کہ عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
صحت مستور میں عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
غیر صحت گزارنے کے بعد دوسرے کے نکاح کر سکتی ہے وادبہ تصانیح ما علم

جلال الدین احمد عجمی

۴۰۲ھ

مسئلہ اگر عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
عظیم طلاق ہے جو شہادہ میں لکھا گیا ہوئی کو طلاق دے دی طلاق نامہ لکھا گیا اور غیر مسلم ہے اور طلاق نامہ لکھا گیا کسی کے پاس ہے غیر روپے
کے واسطے ہے کے لکھا گیا ہے اور عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
دعا فات طلب امر ہے کہ عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
صحت مستور میں عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
غیر صحت گزارنے کے بعد دوسرے کے نکاح کر سکتی ہے وادبہ تصانیح ما علم

الجواب صحت مستور میں عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
ہوئی کر میں اگر عظیم طلاق ہے جو شہادہ میں لکھا گیا ہوئی کو طلاق دے دی طلاق نامہ لکھا گیا اور غیر مسلم ہے اور طلاق نامہ لکھا گیا کسی کے پاس ہے غیر روپے
کے واسطے ہے کے لکھا گیا ہے اور عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
دعا فات طلب امر ہے کہ عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
صحت مستور میں عجلت میں سوخت جیسا کہ ہر پاسٹ پاسٹ میں طلاق قبول (دعا فیال)
غیر صحت گزارنے کے بعد دوسرے کے نکاح کر سکتی ہے وادبہ تصانیح ما علم

اگر شوہر نے یوں کہا کہ تیسرے طلاق کہہ دو اس کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی کہ بغیر طلاق شوہر اول کے نے
 طلاق نہ ہوگی مگر اس سلسلے میں کئے والے ہندو کی گواہی معتبر نہ ہوگی شوہر پر واجب ہے کہ وہ صحیح بیان دے ورنہ
 سخت گنہگار حرام کاروائی طلاق قبہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ک بحال الدین احمد امجدی ج ۱
 مارچ ۱۲۸۵ھ

مسئلہ اگر مرد ایسی مومنہ شامہ پر طلاق بی

نید نے اپنی مدلول سے کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ اب
 نید اپنی بیوی کو رکنا چاہتا ہے تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب صحت مسئلہ میں نید کی مدلول بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی بغیر
 طلاق وہ لہجے کے طلاق نہ ہوگی۔ طلاق کی صحت یہ ہے کہ صحت نہ کر دھت لگانے کے بعد مدح
 کے نکاح صحیح کہے اور وہ شوہر اس کے ساتھ جیستی کرے پھر دوسرا شوہر موطاۃ طلاق دینے کو عدت پوری
 ہونے کے بعد لیا اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ اگر بغیر جیستی کے طلاق دینی تو نید اس سے نکاح نہیں کر سکتا
 ہے کہما قال اللہ تعالیٰ فلا طلاقا فلا تعلل من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (دع ۱۳) اور حضرت
 شریف فرماتے ہیں عیدہ ما شئت قلت حاکم الامور الخ رجعة الفرج الخیاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم فقالت انی کنت عند رجعة فطی فبیت طلاق فتنو جئت بعدد عبد الرحمن بن النضر
 واما عند الامثال فحکمة الثواب فقال انريدون ان تنکحوا الخ رجعة قالت نعم قال لا یحق تنکح
 عیلتہ ویبذل ویبذل مودا الخ ایضا ویبذل المسلمہ (مشکوٰۃ شریف) وهو تعالیٰ اعلم

ک بحال الدین احمد امجدی ج ۱
 مارچ ۱۲۸۵ھ

مسئلہ اگر مرد جو اس نیا باندہ کا تہابہ (نیپال)

ہندہ تھا صحیح عقیدہ کی شادی بکرہ صحیح العقیدہ کے ساتھ ہوگی کچھ عرصے کے بعد زیادتی کرے اور بکرہ کے
 باعث ہندہ اپنے بیکے باپ کے پاس چلی گئی ہندہ کو کھسکے باپ نے اپنے والد بکرہ سے کہا کہ تم میری لڑکی ہندہ
 کو طلاق دید لیکن بکرہ نے طلاق نہیں دیا۔ جب بکرہ نے طلاق نہیں دیا تو ہندہ کے باپ نے والد سے دعویٰ کا کہ
 نکاح کر ہندہ کی شادی ایک دہائی نید کے ساتھ کر دی اور ہندہ کو بکرہ کے گھر لے کر نید کے گھر لے گیا

میں وہ باندھ جانے سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ نہ وہ اپنی ہے میں وہیں نہیں ہوں گی۔ میں بکری کے ساتھ ہونگی
سوال یہ ہے کہ کیا بکری کو پہلا شوہر ہے چند نکاح اولیٰ ہو سکے گا کہ نہ نکاح کی ضرورت ہے انھیں کے
ساتھ غیر نکاح کے طلاق دے جو کہ چند نکاح درست ہو گیا تھا کہ نہیں نہ ہو گیا طلاق نہیں دیتا ہے۔ بکر کو جو پہلا
شوہر ہے چند نکاح سے پہلے سے وہ اپنی ہے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ وہ بیہودہ تو جوہر

الجواب صورت مستفہ میں جب کہ بکر نے اپنی بیوی باندھ کو طلاق نہیں دی تھی
تو اب بھی بد شوہر ہو بکر کی بیوی ہے کہ طلاق کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ بکری کو ہر وقت شریف میں ہے اطلاق طلاق
معدنہ بالطلاق حاصل کے بغیر نکاح نہیں کے ساتھ ہوا وہ بکر کو درست نکاح ہوا اگرچہ وہ بکری کی بیوی نہ ہو
اور نکاح کے ساتھ نکاح ہوا اس کے طلاق حاصل کے لئے نہیں اطلاق کے ساتھ نکاح ہوا نکاح کے لئے
کی ضرورت ہے۔ البتہ چند نکاح کے بعد شوہر کو نکاح کے سبب سخت گنہگار ہوتی تو یہ کہے اور اس کا سبب
نکاح کے لئے طلاق حاصل کے بغیر نکاح ہوا نکاح کے لئے طلاق کے ساتھ نکاح ہوا نکاح کے لئے طلاق کے ساتھ نکاح ہوا
خواب خاصہ۔ یاد رکھو کہ وہ طلاق نہیں دستاوردہ کرے اور اپنے گناہ پر تادم شوہر نہ ہو سبب سلطان اس کا سبب
بائے نکاح کیوں نکاح دیا گیا تھا کہ نہیں گئے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا یفسد فیہ شیء منہ لیس فلا یفسد بعد الذلۃ کی
مع القوم الظالمین و یستحقون عذاباً عظیماً

جلال الدین احمد امجدی

دارالافتاء

مسئلہ از محمد مسلم گھڑی سلفہ داخل نکاح دیوید (روپی)

نہ ایک سخت مرض میں گرفتار تھا اور اس مرض میں نہ وہ سکریٹ کا آپہیشن بھی ہوا اور نہ ایک ایسی دوا
ملنے کوئی تھی جس میں نہ تھا جس میں نہ تھا وہ نکاح کے لئے تھا اس کی بیوی سے نکاح علیٰ بوقت نہ ہوئے ایک
ہی کہ طلاق طلاق تو بواہش مرتبہ کہیا۔ طلاق دیتا ہوں یا طلاق دیا اس طرح کا طلاق سوال نہیں کیا بلکہ اس مسئلہ
میں شریعت مسلمہ کا کیا حکم ہے؟ بلا و کو ہم جواب سے فائدہ۔

الجواب حالت نشتر میں ہی حلق دینے پر ہوتی ہے لہذا شوہر نے جبکہ بیوی سے
باز رہی کی حالت میں طلاق طلاق کا لفظ نکاح کے لئے کہ اگرچہ طلاق دیتا ہوں یا دیا اس طرح کا کوئی لفظ استعمال نہ کیا
تو طلاق منقطع کے واقع ہونے کا حکم کیا جائے گا نہ طلاق کی صورت میں۔ اور غیر مذکورہ ایک بات فقہانی حلق
و حلقہ بتولی المسراشو لیکن مگر شوہر حالت کے ساتھ بیان کرے کہ میرے پیش و کوسم پہا تھے اور میری نیت طلاق

واقعہ کرنے کی۔ یہ سچی بلکہ طلاق کا لازمی کریم ہی کو شہادہ و تصدیق کا مطلب تھا کہ طلاق دے دوں گا تو شوہر کا بیان
 وائے تسلیم کر لیا جائے گا کہ طلاق کے واقعہ ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا۔ لہذا یہ لینا فی الاجتناب عن نفسه و قد
 اتقیت ما یحکمہ کلامہ۔ مگر شوہر کا بیان ہی سے کام لے گا تو زندگی بھر بڑا باری لگتا اور بالاس کے سر پر کلمہ العیاذ
 یا اللہ تعالیٰ۔ و هو سبب منہ حقیقۃً علیہ

بجائے اللہ بن محمد لا یموت

بیم و یحیٰ انور

مسئلہ از محدثان علیہ السلام بارخ شریفین آباد

مستقر عبد القیم و از شہر لای ساکن علیہ السلام بارخ شریفین آباد کا تاج سماوات زیب النساء و دختر لکای ساکن علیہ السلام
 مقبولہ طہریں آباد کے ساتھ حرمہ تفریقاً ایک سال کا ہوتا ہے سب شرع محمدی و دواغ بلندی بیٹے ایک سو چوبیس برس پہلے
 چھ گندھ ہائی کہ ہر چار سال کا ہوتا ہے سماوات زیب النساء و دختر بیچیت نعت و شوہر کے مستقر کے مکان پر علیہ السلام بارخ میں رہنے
 لگا اور وہی طرح قریب چار سال کا ہوا گندھ لکای کے بعد مستقر اور اس کی بیوی زیب النساء کے درمیان تعلقات قریب
 ہو گئے اور مستقر کی بیوی اپنے بیٹے کی نئی اہلیہ ایک واپس نہیں آئی اس درمیان میں مستقر کی مرتبہ اپنی بیوی کا کفایت
 کرنے کی ضرورت سے اپنے سر پر لکای کیکن نہ تو اس کے گھر والوں نے اسے نہ مستقر کی اہلیہ کو وہ میرے ساتھ آنے کے
 لئے دینی ہوئی۔ ہاں مستقر نے ہمارے ساتھ چلی اور ایک قطعہ زمین و بستی شدہ اپنی سماوات زیب النساء کو دیا
 جس میں اس نے اپنے لئے ایک گھر دیا اس کے بعد بھی مستقر نے لوگوں کو اپنے سر پر لکای کی بیوی کو رخصت کرنے کے لئے بھیجا
 لیکن وہ مستقر کے یہاں آنے کے لئے تیار نہ ہوئی اس تمام حالات کے پیش نظر مستقر اس نتیجے پر پہنچا کہ ہم یہاں بیوی میں
 بحیثیت زن و شوہر کے گناہ کرنے کی کوئی صحت ممکن نہیں ہے لہذا ہم دونوں کسے کسے پر توبہ کے ایک دوسرے سے
 علیحدگی اختیار کریں۔ لہذا صاحب سوچ حکم کر کے کسی دہانے کے دو بڑے گاہن میں مستقر نے مستقر کے آج بتا رہے ہیں کہ
 ۱۲۰۰ھ کو اپنی بیوی سماوات زیب النساء کو طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا اب ہمارے مستقر نے مستقر نے سماوات زیب النساء کے کسی قسم
 کا واسطہ دوسرے کو نہیں دیا۔ مستقر ہر بیٹے ایک سو چوبیس برس پہلے آگیا چھپائی اور فرمایا ہم صحت نیز سالانہ بیز و زمرہ دینے
 کے لئے تیار ہے۔ سماوات زیب النساء کو کیا ہے کہ جس وقت بھی وہ چاہے رقم و خرچہ صحت اور سامان
 بیز و زمرہ کے لئے ہے۔

دستخط مستقر عبد القیم

دستخط گوہ محمد علیہ السلام ۲۳ ۱۱۹۹ ۲۳

اب کیا فرماتے ہیں علما نے و انصحت منہ و بلا میں کہ طلاق واقع ہوئی کہ نہیں جب کہ درستی لینے سے

[illegible]

مسئلہ از مسودہ ثانی - سر و جہرہ - گورکھ پور

منشی طمان نے اپنی بیوی کو پیکر میں چھوڑ کر کہنے - منشی علی کا بیوی بھلا ہے محتیمیا بیس سال کی ہے نہ منشی علی نے جاکیہ اور نہ اپنی طلاق دیتا ہے۔ جب کوئی سولہ کی تہہ تک کیوں اپنی بیوی کو نہیں دیتے اور تو جواب دہی ہے کہ اس کو طلاق دے دیا ہے۔ ہاں کہیں مگر کہنے کو یہ جواب اس کا ہے ہے وہاں دی طلاق ملتی کہیں ہے کہہ لے کہ کوئی سولہ سال پہلے اصل کا ہے منشی علی کا کہہ رہا ہے کہ وہ لوگوں کی اور لوگوں کے بھی وہاں دی تصدیق کرتے ہیں تو لوگوں نے دو سال پہلے ان کے گھر کر لیا کہ کوئی اس کو جو ان کے کام میں منشی علی سے طلاق نام کہہ لے تاکہ یہ حرام نہ رہی چھٹ جاتے مگر منشی علی نے منشی علی طلاق دینے سے راضی نہیں ہوا چاہتا ہے کہ حرام نہ رہی ہو تو ہے تو کیا اس کے الگ جواب سے اس کا طلاق ہوا کہ نہیں اگر نہیں تو پھر کہ صورت اختیار کی جاتے کہ جس سے حرام نہ رہی چھٹ جاتے خدا شرعاً بیسا اور

پیشکش کے لئے لکھا ہے چنانچہ ان کے حوالہ

[illegible]

کی گواہیوں سے طلاق دینا ثابت نہ ہو سکے اور متشی علی دعوہ داخل مردوں کے پرانے طلاق دینے کا انکار بھی نہ کرے
تو طلاق واقع ہونے کا حکم نہیں کیا جائے گا۔ اس صورت میں تقاضا یا حکام وغیرہ کے حقائق سے جس طرح بھی ہو سکے طلاق
مائل کی جائے اور جب تک کہ شرعی طور پر دوسرا نکاح صحیح نہ ہو صورت مذکورہ کو اس کے ساتھ شوہر سے الگ دکھا
جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

مسئلہ از جعفر علی کجری - خلع بستی

ہندو کا نکاح نیسے بچپن میں ہوئے ہے پھر بڑی بیاہ لیا اور نکاح کا جب تک سائیکل پر بیٹھ کر
اور سولے کی انگلیوں پر دیا گیا ہے پھر درخت منکھ نہیں ہے پھر آگے کھڑے ہو کر نکاح کی گواہیوں کے
میں کہ ایسے عیب ہیں کہ ہم سے اس صورت کے فاق نہیں ہوں۔ میں یہ کہہ چکا کہ میں اپنے حق سے الگ ہو رہا
اس صورت پر میری کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ کوئی حق باقی ہے۔ سوال یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں طلاق
واقع ہوتی یا نہیں؟ اگر ہوتی تو کونسی طلاق واقع فرمائیں؟

الجواب

اگر باپ دادا کا سو اور اختیار نہ عظم ہو تو ان کا کیا ہوا نکاح لازم ہو جاتا
ہے کہ بعد بلوغ لڑکے کو اس کے قبضے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اور اگر باپ دادا کے قبضے کا تو بعد بلوغ فوراً اسی قبضے
میں فسخ نکاح کا اختیار ہوتا ہے۔ جس کے لئے قبضے کا معنی بھی شرط ہے لہذا اگر قبضے کے بعد استیضائی کا
کی قبضے کا کہہ کر قبضے سے اختیار فسخ جائے گا اس طلاق دے سکے ہے مگر اس صورت میں مقدمہ ہر کس نصف
اسے دینا پڑے گا کہ طلاق قبل دخول میں حقوق ہر کس نصف واجب ہوتا ہے درخت منکھ ہے نہ نکاح ہوا نہیں
خاص بنیاد قہرہ ادبیہ کہ تو ان کا نکاح الیٰ ابی الذجد الیٰ صرف منہا سوم الاستیضائی لازم۔ اور
قویٰ عالمگیری بلذوال مصری ۲۶۷ میں ہے ان منہما غیر الیٰ ابی الذجد فکل منہما المستیضائی اذا
بلغ ان شاء انکاح علی النکاح وان شاء لم یصح وخذ عند ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ ویشترط
غیر التناکذ ان فی الہدایہ اور ذیہ کاملہ میں یہ لکھ لیتے ہیں کہ میں اپنے حق کے عیب کی طلاق واقع ہونے کے سوال
نہیں پیدا ہوا افتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۱۷۱ میں ہے کہ شوہر کے اس اجلاسے کہ میری زوجہ کو طلاق بھی جائے
طلاق واقع نہ ہوتی اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے اسرواۃ قالت لہو حیوا وطلاق دہا قتل الزوج
دادہ انگلستان اسرواۃ کہ وہ انکار لا یتبع الطلاق وان لوی کان قتل لہا بالعربیۃ احسب انہ

طلاق نامکھدا تو اگرچہ زبان سے طلاق کا لفظ نہیں کہ اس کی بیوی پر طلاق منتقل واقع ہوگئی کہ اب بغیر طلاق زید کے
نے طلاق نہ ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ فلا تقلوا من بعد حتی تنکحوا غیرہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم
بالصواب۔

ک
جلال الدین احمد لاہوری
تبہ
۱۲۶۹ھ

مسئلہ از موش گریہ بہانہ وضع بقی مرسلہ سجاد میں

یونس جس کی عمر بھی گیا نہ سال ہے بنا ہے اس نے اپنی بیوی جھک کو طلاق دی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟
اگر طلاق واقع ہوگئی تو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے کے مدت گنتی ضروری ہے یا نہیں؟ نکاح کئے بغیر
جھک کو ایک شخص اپنے گھر کئے ہوئے ہے اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

سب سے متفقہ یہ ہے یونس جس کی عمر بھی گیا نہ سال ہے اور نابالغ ہے تو
اس کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی اس کے کہ طلاق واقع ہونے کے لئے طلاق دینے والے کا عقل بالٹھونا
ضروری ہے بہادر شریعت جلد ششم ص ۴۰ پر ہے۔ طلاق کے لئے شرط یہ ہے کہ شہرہ باقل بالغ ہو تب نابالغ یا مجنون نہ
خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا ولی۔ فتاویٰ مالکیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۳۳ میں ہے لا یصح
طلاق الصبی وان کان یعقل فیکذا فی فتح القدیر یعنی بچہ کی دی ہوئی طلاق واقع نہ ہوگی اگرچہ ہوشیار دماغی
فرد فتح القدیر ص ۱۳ ہے اور باریک نظرانہ جلد سوم صفحہ ۴۰ پر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل طلاق جائز
الاطلاق الصبی والصبی یعنی بچہ اور بچہ کی طرف سے طلاق ہر طلاق جائز ہے۔ لہذا بچہ نابالغ ہونے کے بعد
پھر سے طلاق دے گا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کے بعد سہا جھک دوسرا نکاح کر سکے گی ورنہ بدستور مابین
وہ شریک یونس کی بیوی رہے گی۔ جو شخص سہا جھک کو اپنے گھر نہ گئے ہوئے ہے اس پر لازم ہے کہ
فوراً جھک کو اپنے گھر سے نکال دے اور جھک کے ساتھ اگر اس نے میلہ بیوی کا تعلق پیدا کیا ہے تو اس زمانہ میں حکم
یہ ہے کہ دونوں طلاق توہ کریں اگر حکومت اسلامیہ ہوئی تو کوڑا مارا جائے یا اسکا زکریا جاکا۔ اگر شخص نہ کوڑا جھک کو
اپنے گھر سے نہ نکالے تو مسلمان اس کے ساتھ نکاح نہ کرے، اٹھنا بیٹھنا اور ہر قسم کے اسلامی تعلقات ختم کر دیں اگر ایسا
نہ کریں گے تو سب مسلمانان گنہگار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ک
جلال الدین احمد لاہوری
تبہ
۱۲۶۹ھ

عائلیہ کی پھر قادی رضویہ میں ہے۔ مگر ان میں بہت حد تک اختلاف ہے۔ اس لئے کہ یہ اختلاف بالذات و بالاعتبار ہے۔
 جس میں طلاق و اطلاق عینت اسرائی قیام و ان لحدیث شیعہ و یقیناً اس طلاق سے کہ اگر وہ اطلاق کے اپنی
 بیوی پر طلاق واقع کرنے کی نیت کا اثر اگر کے تو نیت طلاق میں واضح ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ ہذا اما حندی و حوا عندہ
 بحال الدین احمد الامجدی
 باب المصواب

۱۲۸۸ھ
 ۱۲۸۸ھ

مسئلہ از علی محمد قریبانی مسجد گوگنی (کامام)

زید کی بیوی علیہ اور زید کی ماں کے درمیان جھگڑا ہو کر تاحات ایک دن زید مقدمہ کے سلسلے میں پکڑی گیا۔
 زید کی ماں وہاں پہلے سے موجود تھی اس نے زید کے کہا کہ تم میرے جگڑا ہو رہے تم فوراً چلے جاؤ جب زید چلے گا تو پکڑی
 کے منشی نے زید کے سامنے ایک سادہ کاغذ پیش کیا اور کہا کہ اس پر خط لکھ کر کے جاؤ ضروری کاغذ ہے زید نے اس
 سادہ کاغذ پر دستخط بنادیا اور کہہ دیا کہ اس کاغذ پر خط لکھ کر اس کو زید کے پاس لے کر دے گا۔ پھر وہ اپنے شام کو زید کی ماں پکڑی سے واپس
 آئی اور اس نے زید کو اس کاغذ کاغذ کاغذ اس کو زید کے پاس لے کر دے گا۔ پھر وہ اپنے شام کو زید کی ماں پکڑی سے واپس
 لے کر آئی۔ زید نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی علیہ کو کب طلاق دیا ہے کہ یہ کاغذ بنوا دیا ہو میں اپنی بیوی کو طلاق
 نہیں دے گا۔ پھر زید تمام چلا آیا اور ایسا ہی ہے۔ عدلیہ فت طلب کر رہے کہ زید کی بیوی علیہ پر طلاق
 پڑی یا نہیں؟ و بیخوات جروا

الجواب موت مستقرہ میں برمدی مستحق زید کی بیوی علیہ پر طلاق نہیں واقع
 ہوئی۔ ہذا اما حندی و حوا عندہ اللہ تعالیٰ و اسوہ الاموال علیہ السلام و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بحال الدین احمد الامجدی
 ۱۲۸۸ھ
 ۱۲۸۸ھ

مسئلہ از ظہار رسول و جان محمد عام ہر چند ہی ضلع گوگنی

بکر نے اپنی بیوی شاکرہ کو آپس کے جھگڑے میں متور بد کہا کہ میں نے تم کو طلاق دی اب تم جاوے کسی
 کام کے وقت آؤں۔ جو اس موقع پر ایک مسلم اور عین کاغذ پر جو دستخط لکھنے کے لئے تیار ہیں۔ بکر نے
 پہلے ایک ناک کی گیل اور صرف آٹھ آنے پیسے دیئے گئے۔ مذکورہ سلمان کو بڑی سختی کے ساتھ حوالہ کر لیا۔
 اور کہتا ہے کہ جب طلاق دے چکا تو اپنا سلمان کیوں نہلاں اس واقعات کو عرض میں سال گزرا ہے جس سب

اب بشر طالع را پمگے پیر طالع نہ ہوگی و اللہ تعالیٰ اعلم
 جلال الدین احمد لاہوری
 ۱۸۰۳ سن ثول ۱۲۸۴

مسئلہ از محمد رفیع شلم مدر فرشتہ یعنی علوم زریعہ پست کھڑی رہی
 نیک کی خدمت ہندہ مدول بجاو کر کے کر فرار ہو گیا کچھ دنوں کے بعد جب ککھٹ کر اپنے آئی تو کچھ لوگوں نے
 کہے کہ کیا کاکر لائی ہوئی اس کے بچے سے لے آؤ تو اس نے جواب دیا کہ ہم لوگوں میں دیکھ رہی ہیں ہم اس کو نہیں
 دیکھیں مگر اس کا صاحب کو کہہ دیا تو کاکر لائی واپس چو گئی یا نہیں؟ اگر چو گئی تو کون سی طلاق ہوتی ہے
 یا اگر واپس فرماتیں۔

الجواب صورت مستقر میں نیک کی خدمت پر طلاق نہیں واقع ہوتی۔ خدا اس
 عندی والے علم خدا تعالیٰ سے سولہ سال قبل چلائے و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد لاہوری
 ۱۸۰۳ سن ذی الحجہ ۱۲۸۴

مسئلہ از محمد رفیع شلم مدر فرشتہ یعنی علوم زریعہ پست کھڑی رہی (دویم)
 نیک اور اس کی بیوی میں جراح ہو اس قدر کہ بیوی کو اس کی بیوی نے کہا کہ مجھے ادا مت اسل اپنے
 باپ کے ہوتے کہ جواب دے دو اس پر نیک نے ہاؤ ڈو نہیں بولا کہ اسے جواب اسے جواب دیکھا اس وقت
 نیک نے کہا حالت میں تھا اس وقت کھٹکے کے چلا شمس بھی ہو جو جسے وہ لوگ بھی اس وقت اس کی تصدیق کرتے
 ہیں۔ پھر اس نے وقت دیا اور نیک نے کہا کہ اسے جواب اسے جواب اس کے بعد کھٹکے سماعت نے نیک کو بلوایا اور
 اس کا گریہ ان بچا کر کہا کہ تم نے جواب دے دیا نیک نے کہا جواب دیا۔ بوائے کر مہر میں چہرے مطلع فرمادیا کہ کسی حالت
 میں اس نیک کی بیوی کا طلاق ہوا کہ نہیں؟

الجواب طلاق واقع ہو گئی و جو تعالیٰ اعلم باللہ و اللہ اعلم بیچ طالع

جلال الدین احمد لاہوری
 ۱۸۰۳ سن ذی الحجہ ۱۲۸۴

مسئلہ از محمد رفیع شلم مدر فرشتہ یعنی علوم زریعہ پست کھڑی رہی
 نیک کا لڑکا و لڑکی غیر انساں کا لڑکا و لڑکی جو عمر سال میں ہو کر علیہ السلام کے ساتھ ہو جائے تو نیک کی لڑکی و لڑکا غیر انساں کی

رضعتی نہ ہوئی تھی وہ اس وقت تک ہی تالیف ہے اور اپنے بیکے کی ہیں ہے محمد سلیم تالیف ہے۔ اور اشارہ اندر بدرستی پوش و ہوا میں اس نے ایک روز چتر تالیف کے سامنے جس میں دو مسلمان بھائی بھی اس موقع پر موجود تھے یہ کہا کہ میں نے زید کی دختر سمیرہ النصار کو طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا، اب محمد سلیم کے گھر والے کہتے ہیں کہ طلاق نہیں ہوا اور آپ کو بڑی ہمارے گھر رخصت کرنا ہے زید کہتا ہے کہ طلاق ہو گئی اب کس طرح میں لوگ رخصت کروں، آپ دشمنی فاولت کے مطابق بتلائیں کہ طلاق ہو گئی کہ نہیں؟ اور سمیرہ النصار کی رضعتی اب اس کے گھر کی جائے یا نہیں اور بڑی کے وٹار لڑکے سے دین ہر کام طالعہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب صحت مستقرہ میں بر صمدی مستحق سمیرہ النصار پر طلاق واقع ہو گئی اب سمیرہ النصار کو محمد سلیم کے یہاں رخصت کرنا حرام، خرم، سخت و قلم ہے۔ محمد سلیم پر لعین ہونا واجب ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید پانچہ دوم رکوع میں ہے۔ **وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی ۚ ذٰلِكَ جَزَاُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ۚ لَٰکِنّٰی لَیۡسَ بَیۡنَکُمۡ فِیۡ حِلِّیۡنَۃٍ ۚ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ عٰثَرُوۡا عِندَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ یُحٰکَمُوۡنَ اِلَیَّ ۚ اَلَا عِلٰی ۙ عَلٰی جَلِّ جَلٰلَہٗ وَحَلٰی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلٰم۔**

جلال الرحمن الامام ابو ہریرہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہما

مسئلہ زفر محمد صوفی موضح پیری بزرگ پوسٹ افواہ۔

زید نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ کہا کہ میں تجھ کو جواب دیتا ہوں، جواب دیتا ہوں، جواب دیتا ہوں۔ اس کے بعد پھر کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں۔ زید کہتا ہے کہ طلاق کا نام دھرتی لیا ہوں اور زید کی بیوی کہتی ہے کہ میں نے صرف ایک مرتبہ طلاق مناسبتہ اولیٰ ایک محبت نے کہا ہے کہ میں نے تین مرتبہ طلاق دیتے مناسبتہ اولیٰ دوسری محبت شہادت دیتی ہے کہ میں نے سات آٹھ مرتبہ مناسبتہ اولیٰ میری محبت شہادت دیتی ہے کہ میں نے دشمن پندرہ مرتبہ مناسبتہ اولیٰ چوتھی دوستی بجا گوہری دیتی ہے کہ میں نے کئی زبان مرتبہ طلاق دیتے مناسبتہ آپ سے استعاضا ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا جواب بتا دیں۔ فقط

الجواب صحت مستقرہ میں بر صمدی مستحق زید کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی کہ اب بغیر طالعہ زید کے لئے ہرگز نکاح نہ ہوگی قرآن کریم پانچہ دوم میں ہے **فَاَن طَلَقَ فَاَن تَحْلٰہُ مِنْۢ بَعْدِ حَقِّہِۚ** نہ دیا جائے ورنہ خدا ماحضہ کی واصلہ عند اللہ تعالیٰ در سولہ الاصحیٰ جلد جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الرحمن الامام ابو ہریرہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہما

ہے کہ زید و ہند کا بایکٹ کریں اور جو اس صحبت میں نہ ملے گا وہ بایکٹ نہ کرے اس کا بایکٹ کرنا بھی مسلمانوں پر لازم ہے قال غفرلہما علیہما فی النبیون فلا تعد بعدا لکما علی مع لاقوم الظالمین الذبیۃ۔ (۲) ہند دوسرے سے نکاح کرے وہ ہند کے ساتھ ہمبستی کرے بے طلاق دے اور طلاق قبول نہ کرے گناہ نہ لے کے بعد زید سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے کہ فی الکتاب الفقہیۃ خدا کا عہد ہے والاعلم بحق عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و علی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال ملوکین اسلام آباد
۲۰۹۸

۱۰ روزی انقضائے ۹۸

مسئلہ از سید ابوالخیر احمد قادری مالٹوی (دفعہ چہارم پیش)

امیر علی چاندلہ جو ایک رنگ عالم ہے انھوں نے کہا کہ چونکہ طالع کی شرط گریبہ نہیں آتی آپ اس ذلت سے بچنا چاہتے ہیں اس لیے میں کہیں کہیں کسی نفس بدستور آدمی انسان سے معاملہ کر کے کہہ شاد باجو سے دستا فائنا نکاح کرے اور پھر فدا ہا طلاق دیتے اس طرح طالع کی شرط پوری ہو جائے گی اور آپ کی عزت بھی میل نہ ہوگی۔ دنیا طلب اس پر ہے کہ نہ کہ وہ بلا ہو، نہ مہجور، نہ عیب دار، نہ عجز دار، نہ عیاش، نہ کاذب، نہ کفار، نہ اعدائے اسلام، نہ اعدائے اہل حق دینے سے طالع صحیح نہ ہوگا اس کے کمال صحیح ہونے کے لیے ہم سب سے شرط ہے لہذا صحیح مسئلہ تحریر فرما کر عند اشتداد بخور ہوں۔

الجواب امیر علی باغداد کا نقل و نقل کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں بلکہ گمراہانہ کلام کا
دست ہے جبکہ کلمت نے اجماع دیکھا ہے اور بعد کلام جس سے استوار کر لیا جو کہ بغیر جہت شرعی و فروعی اطلاق
دینے سے حلال صحیح نہ ہوگا کہ کلمت حلال کے لئے جہت شرعی شرط ہے اس کی طرح حاکم کی مالکیری حلال و مل معمری
حلال ہے اس اطلاق سے ہے اور بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث شریف مروی ہے
انھوں نے فرمایا کہ رافضی کہہ دیتی ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں تمہارے
کے پاس تھی تو انھوں نے مجھے طلاق دے دی پھر میری طلاق خطی کر دی (یعنی مجھے تین طلاقیں دیدیں) اس کے بعد میں
ابو الحسن بن تہیر سے نکاح کر لیا اور پھر میرے من کا در حضور (ص) مگر کپڑے کے وزن کی طرح (یعنی وہ جہت شرعی
کی قدرت نہیں رکھتے) تو حضور نے فرمایا کیا تم لوٹ کر دفعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہاں۔
حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک اس کی طرف لوٹ کر نہیں جا سکتی جو جب تک کہ عبد الرحمن سے تم اور تم

سے وہ ضعیف نہ حاصل کر لیں (مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۴) اور قرآن مجید پانچ دہم رکوع ۳۴ میں ہے غان طلقھا
 فلا تحمل لہ من بعد حق تنکح نہ چکا ہو۔ یعنی اگر کسی طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے
 طالع نہ ہوگی جب تک کہ دوسرے خاوند کے پاس رہے درجہ صبیح اس آیت کریمہ کی تفسیر میں صدیق افاض
 حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علی مرتضیٰ دہلوی فرماتے ہیں کہ تین طلاقوں کے بعد عورت
 شوہر پر حرمت مطلقہ حرم ہو جاتی ہے۔ اب نہ اس سے رجوع کر سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ طالع نہ
 ہو یعنی بعد مدت دوسرے سے نکاح کہے اور وہ بعد صحت طلاق دے (یا مرجعے) پھر عورت نکاح سے رجوع
 فعلی اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی
 ک
 اردو القصد ۱۳۰۱ھ

مسئلہ از شیخ محمد عوام، قاضی مسجد ست دہم یوسف ضلع جوت علی دہلی (اشرف)
 تامل میں ایک لڑکی کا نکاح جو اس کے شوہر نے تاملی کی حالت میں تین طلاقیں دیدیں پھر لڑکی نکاح
 ہوئی اور بعد ہی شوہر نے نکاح منہ پانچ ہے تو کیا بغیر طالع کے اس سے نکاح کر سکتا ہے؟

الجواب ہوں طلاق ثلاثہ یعنی تین طلاق صاحب صورت نہ کرے میں طلاق کے وقت
 اگر لڑکا نکاح تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی میرا کہ کوئی مالکیری جلاول صریح ہے لا یتبع حلیہ نفس
 واجب کا بدلہ صحت ام۔ اور اگر لڑکی نکاح تھی مگر لڑکا نکاح تھا تو طلاق واقع ہو گئی کہ وقوع طلاق کے لئے لڑکی کا
 واقع ہونا شرط نہیں ہے اگر طلاق کے وقت لڑکی اپنے شوہر کی مدلولہ تھی اور لڑکے نے تینوں طلاق کے الفاظ
 کا ایک ایک کہا مثلاً میری بیوی کو طلاق طلاق طلاق یا میری بیوی کو طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا
 ہوں تو صرف ایک بات واقع ہوئی اس صحت میں لڑکی بغیر طالع شوہر اول سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔

تو کوئی مالکیری جلاول وقت میں ہے اس صحت الطلاق ہاں بعد از وقت وقوع الطلاق نہ واقع ہوا
 مثل ان یقول انت طالق طالق طالق ام۔ اور اگر لڑکی حق کے وقت مدلولہ تھی اور شوہر نے تین طلاقیں دینا
 یا بغیر مدلولہ تھی اور شوہر نے ایک دفعہ طلاق مستطہ دی مثلاً یوں کہا کہ میں تین طلاقیں دیتا ہوں یا استلانی
 مستطہ دیتا ہوں تو ان صورتوں میں بغیر طالع وہ شوہر اول سے نکاح نہیں کر سکتی حال انکہ تعالیٰ
 غان طلقھا فلا تحمل لہ من بعد حق تنکح نہ چکا ہو (دفعہ ۱۳) اور تکرار بلا عذر
 دور فقہار میں ہے۔ حال انکہ وجہ غیر المہجول بسھا انت طالق ثلاثا و قسم

۵۱۔ وهو تعالى اعلم۔

بقال الدین احمد الاجیری

ہرمصر المنظر ۱۲۹۸ھ

مسئلہ اشکال محمد بنی گوری سادہ سوختہ ہوا بگل ملے گا کہ کہہ

نیدک شادی ہندہ کے ساتھ ہوئی۔ ہندہ عورتاً آٹھ سال تک نیدک کے نکاح میں تھی اور نیدک کی خدمت کرتی چلی آئی ہے۔ ہندہ کو اس شوہر سے دیکھ کر پید ہوئے۔ مہولی کتابت پر نیدک نے ہندہ کو طلاق منقطع دیدی۔ اب ہندہ نیدک کی محبت میں بے قرار ہے اور نیدک ہندہ سے نیدک سے قرب و جوار سے مسکد یافتہ کیا اس پر ان طلاق کے جواب دیا کہ بغیر طلاق کے ہندہ نیدک کے نکاح میں نہیں آ سکتی ہے۔ اب نیدک نے ناز گشتہ پر فرمایا کہ نکاح طلاق سے والا کا فی فی منقطع تھا۔ اب حضور کی ہر گاہ میں فرمادینا ہے کہ ہندہ ابھی تک ہندہ کے نکاح میں تھی وہ نکاح صحیح تھا یا نہیں؟ اور اب نیدک نے ہندہ کو طلاق دے دیا اور ہندہ کو اپنے نکاح میں ملنے کے لیے بے قرار ہے۔ اس نے صاحب اس صورت میں حال کیا کہ ضروری ہے یا ہندہ بغیر طلاق کے نیدک کے نکاح میں آ سکتی ہے۔ شریعت مطہرہ کا جو حکم ہو وہی حکم پر مسئلہ کو بحال فرما کر لکھو کہ سو فی صلیت فرمایا۔ شان پاک میں جو بے ادبیوں ہوئی ہوں اسے عرشہ درگاہ فرمائیں۔ (خود بخود) دشمنوں اور منافقوں کو دکھانے کے لئے فتویٰ تحریر کرنے کے ساتھ مالہ العلم کا ہر ضروری ہے۔

الجواب

صورت مسئلہ میں نیدک کی بیوی ہندہ پر طلاق منقطع واقع ہوئی کہ اب بغیر طلاق نیدک کا نکاح اس سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حال منقطع فی خاص منقطعاً فلا یحل لہ من بعد حق تنکح ہندہ جاً غیراً۔ (ج ۱ ص ۱۲) کیا نیدک نے ناز گشتہ پر اس نے خود کیا کہ آٹھ سال تک اس کو اور ہندہ کو نہ نکاح کرنے والا قرار دیا جائے؟ اور دونوں بچوں کو حرامی شمار کیا جائے تو گویا ہے مگر ہندہ جو اس کے نکاح سے نکل چکی وہ دوسرے کے نکاح کر لے گی اس میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ فی منقطع کے نکاح پر حرام جائز نہیں کہ اس صورت میں ہندہ بچ کی تکلیف ہے لیکن اگر اس نے پڑھ دیا تو نکاح منقطع ہو جائے گا مسکن اقل الامام احمد رضا اللہ تعالیٰ عنہما

بقال الدین احمد الاجیری

۲۴ شوال المکرم ۱۲۹۸ھ

مسئلہ ازین الحی شہرت گڑھ منقطع

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زینہ نے اپنی مرنی ہوئی ہندہ کو دھرم قہر ت گلام بندہ لکھا

یہ تحریر روان کیا کہ تم اپنا تکرر کر لو میں تم کو آزاد کر دیوں۔ اسی طرح خاکشیرہ جیہ کو اس نے تین دفعہ تحریر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ تم اپنا تکرر کر لو میں تم کو آزاد کر دیوں۔ اسی صورت میں حلق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر مطلق واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی ہے

الجواب اللہم هذا فیہ المعلق والمضروب صحت مسئلہ میں اگر زمینہ مطلق کی نیت کی ہے تو طلاق منقطع واقع ہوئی مگر تحریر سے طلاق واقع ہونے میں یہ ضروری ہے کہ شوہر اقراہ کرے کہ میں نے تمہیں یا تمہواری یا صحت اس پر گواہی پیش کی ہے کہ میں اس کے خلع سے مشابہ بنایا اس کے بعد دستخط ہو گیا یا اس کی کسی اور گواہی نہیں۔ اس اگر صحت کو اطمینان دے کر غلبہ لگائے کہ یہ تحریر ای کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی صحت کا جائز ہے مگر جب شوہر اس کے تفسیر فرما دے تو اس سے شک کا کتب مطلقہ مطلقہ مطلقہ مطلقہ

محمد علی النکاحی المرقوم

۱۲ جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ

مسئلہ از محمد علی مرقوم شوہر کی دوست پر حوا (گفتہ)

ایسا اس کی شادی مطلقہ کا وقت سے ہوئی شادی کے تیس سال بعد ایک بار مرقوم کو وہاں سے پہلے ہی دن زبردستی سے ہر صاف کر لیا اس کے تیسرے چوتھے خانہ بعد ایسا سے یہ کہا کہ مجھے صحت کی کوئی ضرورت نہیں زبردستی میرے ساتھ شادی کر دی گئی تین سال تک طبعہ کو طرح طرح کی تکلیف دیتا اب ان دنوں طبعہ کے دلانیے لگنے سے جیسے کہ وہ ایسا کی بیوی نہیں بلکہ باہر بنا شروع کر دیتا تین سال کے دوران ایسا نے تمہارا پر زور تو اس کے سامنے طبعہ کے کہا کہ مجھے صحت کی کوئی ضرورت نہیں تم اپنی صحت پر زور دیتے ہو تمہارا طبعہ اس سے کہ تمہارا طبعہ اس کے سامنے طبعہ کے کہا کہ مجھے صحت کی کوئی ضرورت نہیں اگر تو نہیں جانتے گی تو میں بتا دوں گا اس پر طبعہ کے کہا کہ میں آپ کے لاف نہیں ہوں تو مجھے چاہیے کہ اس پر ایسا نے کہا تو اپنے بھائیوں کو بلو کر مطلقہ جان کرانے طبعہ کے بھائیوں کے پوچھنے پر ایسا نے جواب دیا کہ اس کا قصد وہ نہیں اس کی مرضی یہ ہے کہ یہ یا جائے تین سال تک طبعہ اس کی مرضی نہ کرے گی ایسا نے کہا کہ میں اس کی مرضی یہ ہے کہ یہ یا جائے تین سال تک طبعہ اس کی مرضی نہ کرے گی اس کے بھائیوں کے پوچھنے پر ایسا نے جواب دیا کہ اس کا قصد وہ نہیں اس کی مرضی یہ ہے کہ یہ یا جائے تین سال تک طبعہ اس کی مرضی نہ کرے گی اس کو کہنے سے اسے تحریر ایک سال بعد اسے نہایا اس طبعہ کو طلاق دی دیتا ہے اور نہ لکھا ہے پوچھنے پر غلبہ دیتا

ہے کہ نرس لاؤں گا نہ طلاق دلاؤں گا غرض چوتھیں گے دیانت طلب مرتبہ کلب ماہرہ کیا کرے شری حکم سے قطع فرمائے۔ بیہوا تو حردا

الجواب بپلیت یا عتادہ وغیرہ حکم کے دائرے میں طرح بھی ہو کے طلاق حاصل کی جائے طلاق حاصل کے بغیر ماہرہ خاتون کا دوسرے سے عقد کرنا ہرگز جائز نہیں۔ وہ عقد حلال و حلالہ ہاں صواب۔

جلال الدین احمد لاہوری
کے
بارگاہی لاہوری ۱۳۹۵ھ

مسئلہ از محمد علی بن عثمان قادری رسائی خلیب جامع مسجد گاہ شریف امام بختی خاندانے مندہ ذیل تحریر طلاق مطلق کے طور پر اپنی بیوی فرزانہ کو نکاح کر دی۔ میں سنی۔ محمد خالد اپنے پوش و لباس پر قرار رکھتے ہوئے اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ کے روز اپنی زوجہ فرزانہ سے نکاح کر لیا اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے طلاق مطلق دیا ہے کہ اس نے نکاحی حاجت کے بغیر میری مدخل نکاحی کرتے ہوئے امام ربیع الثانی میں قدم رکھا تو میرے نکاح سے خارج تصور کی جائے گی۔ مذکورہ بالا تحریر کے تقریباً ۱۵ ماہ کے بعد فرزانہ نے خیالی میں ایک ایسی ٹرین پر سوار ہو گئی جہاں پر بڑے اسٹیشن سے نکلتی ہے اس اسٹیشن پر امام ربیع الثانی میں تحریر ہے لیکن مساتہ فرزانہ اس اسٹیشن پر اتری ہیں اور آگے نکل گئی۔ اب مذکورہ تحریر طلاق کے پیش نظر تحریر فرمائیے کہ آیا فرزانہ پر اس طلاق مطلق کا طلاق ہو گیا یا نہیں مگر ہو گا تو کون سی طلاق ہو گی؟ بیہوا تو حردا۔

الجواب صورت مستفروض میں فرزانہ بیکم پر طلاق نہیں واقع ہوئی اس لئے کہ شوہر کا یہ قول کہ "میرے نکاح سے خارج تصور کی جائے گی" انشاء کے طاق میں ہے نہیں ہے کہ نکاح سے خارج تصور کیسے طلاق نہیں پڑتی اہل حضرات امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحریر فرمایا کہ شوہر کے اس قول سے کہ میری زوجہ کو طلاق قطعی سمجھا جائے طلاق نہ ہوئی (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۳۷۳) اور فتاویٰ قاضی خاں فتح آباد جلد اول ص ۳۷۳ میں ہے "امنا انما قتلت شوہر جہاں طلاق وہ قتال النساء و جہاد کا انکار و قتال کہ حدہ انکار لا یتبع الطلاق وان قوی کا نہ قال لہا بالعربیۃ صحیح انہ طلاق وان قال ذلک لا یتبع ومن قوی فہم لا یفادون ما لکیری جلد اول مصری ص ۳۷۳ میں ہے "امراة قتلت شوہر جہاں طلاق وہ قتال النساء و جہاد کا انکار و قتال کہ حدہ لا یتبع وان قوی فہم۔" وہو فتاویٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد لاہوری
کے
۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

قسم کی باتیں کہیں چند مطلق و غیر کو باتیں سن کر نید کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور اس کے والدین بھی اس کو رخصت کرنے پر راضی نہ ہوئے یہ معاملہ بچوں کے سامنے پیش کیا نہ یہ بچوں سے کہا کہ اگر ہم میرے یہاں جا سکیں گے تو ہم کو بھی چندہ سے ملے گا بات کر لیتے دو اگر وہ رضامند نہ ہو تو مطلق سمجھ لو نید کو چندہ سے بات کہنے کا موقع دیا گیا مگر چندہ راضی نہ ہوئی اس پر بچے کے لوگوں نے نید سے کہا کہ تم مطلق تحریر کرو نید نے جواب دیا کہ آپ لوگ تم کو تین ماہ کی حلیت دیں چاہے جسے کلام پاک اٹھوا لو میں خود مطلق دے دوں گا لوگوں نے کہا کہ تم وقت مقرر کرو تمہاری بات کا کوئی ٹھکانہ نہیں تم کسی معتبر آدمی کو فومہ دار بناؤ نید نے کہا اگر ہم چندہ دن تک نہ آئیں تو باطل مطلق سمجھ لیا جائے نید و عدہ کے مطابق چندہ دن میں نہیں آیا اس کے علاوہ نید نے بچے کے سامنے ایک اقرار نامہ میں یہاں تک لکھ دیا کہ اگر ہم چندہ روزہ کے اندر پہنچا دیں تو چندہ کو نہ مانند نہ کر سکیں تو اس اقرار نامہ کو بطور مطلق نامہ مان لیا جائے ایسی صورت میں چندہ میرے مطلق واقع ہوئی یا نہیں وہ مدلل و مفصل جواب تحریر فرمائیں بیوقوف و جاہل۔

الجواب

جئے کہ۔ جلد اولیٰ کلام جائے گا اور میں فورا کماں کو مطلق دیدل گا۔ صرف مطلق دے دینے کے بعد اسے یہاں جب مطلق دے گا تو واقع ہوگی ورنہ ہمیں اس کے یہ سب کرنا اگر وہ رضامند نہ ہو تو مطلق سمجھ لو اگر ہم چندہ دن تک نہ آئیں تو باطل مطلق سمجھ لیا جائے اور اگر ہم چندہ روزہ کے اندر پہنچا دیں تو چندہ کو نہ مانند نہ کر سکیں تو اس اقرار نامہ کو بطور مطلق نامہ مان لیا جائے یہ سب شرط مطلق کی تعلیق نہیں مگر شرطیں پائی گئی ہیں تو یہی مطلق واقع ہوگی فساد فی رضویہ جلد پنجم ص ۱۱۱ میں ہے کوئی کہے کہ اگر میں نہ آؤں تو دیوار کو مطلق سمجھ لیا گیا اس کے کہنے یا کسی کے کہنے سے دیوار مطلق بن جائے گی لہذا وہ اقرار نہیں ہے اور مطلق اصل نہ ہوئی ام ٹھکانہ اور قاضی قاضی خاں تہ ہند یہ جلد اول ص ۲۲۱ میں ہے ام آفت خلت لہ وجہا مطلق وہ خلت لہ وجہا دادہ انکار اولیٰ کردہ انکار واقع مطلق وانی نوئی کا نہ قال لہا بالعریۃ احیانا مطلق وانی قال ذلک لا یشیع المطلق وانی نوئی ام اور فساد فی مالگیری جلد اول ص ۲۵۵ میں ہے ام آفت خلت لہ وجہا مطلق وہ خلت دادہ انکار او کردہ انکار لا یشیع وانی نوئی ۱۔ - وہو قتالی اعلم۔

جلال الدین احمد دہلوی

مکتبہ رحمت اللعلعل

مسئلہ از اغفر لی ذل اسطر موضع نوا پوسٹ بہادر پور ضلع بستی

زید کا نکاح چندہ سے ہوا تھا مگر کچھ عرصہ کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ زید ایک دوسری عورت کو کہنے کر کہیں چلا گیا آٹھ یا نچ سال کے زیادہ عرصہ گزرا کہ اس کی عورت نہیں لگ رہا ہے چندہ کے والد کی کڑوری والی ہے اسی وجہ سے لیس کہ اپنے گھر سے ہانپے ہوئی کسی طرح معاف نہ نہیں تھا اس کو کہا بھی گیا لیکن اس نے دیوں باریسی جو بوجہ کیا کہ میں اپنی بیوی چندہ کو نہیں لے جاؤں مگر وہ یہ جملہ بہادر کہا کہ اس کو طلاق دے دوں گا توں بھوکہ میں نے اپنی بیوی (چندہ) کو طلاق دے دیا۔ ان جملوں سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ براہ کرم منسل جواب سے پہلی فرسٹ میں نوٹری سخت نشہ دہی ہے۔

الجواب مذکورہ بالا دونوں جملوں سے طلاق نہیں واقع ہوئی اس لئے کہ پہلے جملے میں یہ ہے اور دوسرا جملہ شرط کا نشانہ کے طلاق نہیں تھا تو تکی کا بھی خاص میں ہے اس آیت کا لغت لغت وجہ امر طلاق وہ فکال المزوج فادہ انکشاف کمال کر وہ انکار لا ینفع الطلاق وان فوی کانه قال بالعاریۃ احیى انک طالق وان قال لا ینفع الطلاق وان فوی ام حکم فی الفتاویٰ الرضویۃ والفتاویٰ حنفیۃ وھو علی اعلم۔

ک جلال الدین احمد لاہوری
۱۲۸۸ھ

مسئلہ از محمدان علی نوہوی ضلع بستی

چندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی لیکن زید نے دوسری شادی کر لی اور چندہ کو اس کے والدین کے سامنے طلاق دیدی لیکن کوئی تحریر نہیں دی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ چندہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب نصبت مسئلہ میں چندہ کو طلاق واقع ہوئی تھی تحریر دینا ضروری نہیں ہے بعد ازاں خلع نصبت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ وسولہ الامین اعلم۔

ک جلال الدین احمد لاہوری
۱۲۸۸ھ

مسئلہ از فتح محمد حسن جوہا بازار ضلع بستی

زید نے اپنے چاکر لڑائی زینب سے نکاح کیا تھا پچاس سال پہلے ہے وہ دونوں بھائیوں کے درمیان

شواری ہو جانے کے بعد زن و شوہر میں کچھ غائی جھگڑا ہوتا رہا مگر دونوں کی اپنی زندگی بسر کرتے رہے زینب کا والد غائی جھگڑوں کو نہ برداشت کر سکا ایک طلاق نامہ بغیر نیک کی رضا کے مرتب کر لیا جس کا علم نیک کو تھا اس سے کہا کہ اس پر انگوٹھا لگا دو نیک انگوٹھا لگاتے وقت برابر یہ کہہ رہا تھا کہ چاہے دس طلاق نامہ لکھ کر انگوٹھ کا نشان لے لو مگر میں طلاق نہیں دوں گا اور اس طلاق نامہ پر صرف ایک چاہل فاش کی دستخط ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور ہوئی تو کون سی اب نیک و زینب پھر ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کس طرح رہیں؟

الجواب صورت مستفہ میں نیک کی بیوی زینب پر ایسی تفصیل طلاق واقع ہو گئی۔ اگر طلاق نامہ پر ایک یا دو طلاق کے الفاظ لکھے گئے ہیں یا ایک طلاق رجعی یا دو طلاق رجعی یا فقط طلاق کا لفظ لکھا گیا ایک یا دو رجعی غیر رجعی کی کوئی تہ نہیں لکھی گئی اور مذکور بالا الفاظ میں سے جو کما گیا نیک یا زینب کو چاہنا تھا تو پہلی تیسری اور یا چوتھی صورت میں ایک طلاق رجعی اور دوسری و چوتھی صورت میں دو طلاق رجعی واقع ہو گئی جس کا حکم یہ ہے کہ قبل انعقاد عدت شوہر بقیہ عدت کی رضا کے بھی رجعت کر سکتا ہے قانونی مالگیری یا بلا اول ملبورہ مصرعہ ۲۲۸ میں ہے۔ اذ اطلاق الرجل من امرأته تطلقہ تمام صحیحہ و لا تخلیقہ نہیں غلطہ انی اور رجوعھا فی عدتھا سہیبت المرأة تہذیب لکھت اولہ شرف حکمت انی المہذیۃ یعنی جب مرد نے اپنی عدت کو ایک یا دو طلاق رجعی دی تو عدت کے اندر رجعت سے رجعت کر سکتا ہے خواہ عدت رجعی ہو یا نہ رجعی ہو اسی طرح ہدایہ میں ہے۔ اور اگر عدت ختم ہو گئی تو اب شوہر کو عدت کی رضا کے بغیر کنیز کے گھلا کر کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کو ایک طلاق کنایہ یا دو طلاق کنایہ پر ایک طلاق یا تین یا دو طلاق بائن لکھی گئی ہو نیک یا زینب کا ساتھ تو صورت اولی و ثانیہ میں ایک بائن اور صورت ثانیہ و ثانیہ میں دو بائن واقع ہو گئی جس کا حکم یہ ہے کہ شوہر قبل انعقاد عدت و بعد انعقاد عدت شوہر کی رضا کے دو انداز نکاح کر سکتا ہے اور اگر تین رجعی یا تین بائن یا دو رجعی ایک بائن یا دو بائن ایک رجعی بھی گئی تو عدت مغلطہ ہو گئی بغیر شوہر اول کے نئے طلاق نہ ہوگی کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ منہن بعد حق تکلیف نہ ہو جائیگا (۲۲۸) و اللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری
۲۵ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ

مسئلہ از محمد امجد ماکن پٹنہ بازو ضلع کوٹکچر

نصرہ نے اپنی مدغول بیوی کے بارے میں تین مرتبے سے نیک کہا کہ ہم نے اسے طلاق دیا تو اس کی بیوی کے

دارین کا شرط کو مطلق ہو کر لے جانے کے لئے مجبور کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب عورت مستولہ میں نصرہ شک کی ہوئی مطلق مظہر واقع ہونے کی وجہ سے
 اگر شرط کو مطلق کر دیا جائے تو وہ عورت لے جانے کے لئے مجبور کرنا جائز نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

ک
 جلال الدین احمد لاہوری رحمہ اللہ
 ۱۳۴۸ھ

مسئلہ بچہ نے اپنی بیوی کے بارے میں یہ تحریر بھیجی کہ اگر میں تم کو کسی قسم کی تکلیف دوں
 یعنی کھانے اور پہننے میں یا میرے اندام مردی کی شکایت پائی جائے تو یہ آقرار نامہ نہ سمجھا جاوے بلکہ طلاق نامہ
 سمجھا جائے گا اس پر لے کوئی غصہ نہیں ہے تو یہ صاف مطلب یہ ہے کہ اگر ان شرطوں میں سے کوئی بھی شرط پائی
 جاوے تو کوئی بھی طلاق پڑے گی؟

الجواب یہ تحریر کہ اگر میں تم کو کسی قسم کی تکلیف دوں۔ ای۔ تو یہ آقرار نامہ نہ
 سمجھا جاوے بلکہ طلاق نامہ سمجھا جائے گا۔ بے کار ہے اعتبار ہے غائب میں ہے و لوقال عند جواد انا سواد
 قال کہ وہ اس کا صریح مطلق و ان کوئی کلمہ قال لھا یا عصبیۃ اھم حلیا قال و ان قال غلط
 لا یتصح و ان کوئی و اللہ تعالیٰ اعلم

ک
 جلال الدین احمد لاہوری رحمہ اللہ
 ۱۳۴۸ھ

مسئلہ اگر سببیاں کلاں منقطع ہوئے مرد ملہ طلاق
 ہندہ کی شادی کر کے ساتھ ہوئی لیکن ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ماکم کے سبب نے عروہ نے یہ بیان دیا کہ
 ہماری شادی ابھی نہیں ہوئی ہے مگر ہندہ سے مخاطب ہو کر میں کہہ تاؤ اس صحبت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟
الجواب عورت مستولہ میں اگر کلام بیان بھٹ پر معمول کیا جائے گا جس سے
 توہ ازہم ہے طلاق واقع نہ ہوگی و اللہ و مسولہ اعلم

ک
 جلال الدین احمد لاہوری رحمہ اللہ
 ۱۳۴۸ھ

مسئلہ اگر تحریر کا قصد رشیدے و طلاق مومنان۔ پالی ملو وائر۔
 ایک شخص نے طلاق پڑھنے کی وجہ سے نکاح چڑھایا اور مدت کو عورت سے شرم دیا کہ وجہ سے
 صحبت نہیں کی اور صحیح طلاق دے دی اور مرد عورت اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں تو بے شوہر اول کے

مسئلہ از یہاں دیکھیں کہ پورے پورے ہر ایک کو قطع فیض آباد

نہیں، نہ خدا کا عقد باطنی حالت میں چھوڑنا، نہ حق کی بھی نہیں ہوتی ہے اب جب کہ دونوں باطل ہو گئے ہیں اور یہ ایک کا پردہ سرے آئی ہے طلاق طلاق نکلو اگر دستکار دی اور دو گنا چار سے بھی دستکار کر دی، چونکہ زینب نے یہ طلاق نامہ بغیر والدین کی مرضی کے مرتب کیا تھا اب والدین کو تسلیم ہو اور انھوں نے تیار ہو گئی ظاہر کر کہ زینب نے سنے اور اس پر کھار دے جو پیش لاء اس کا طلاق نہیں ہوتی مگر اس کا کہ وہ طلاق دینے کی غرض سے منگائی اور وہ کہ وہ طلاق نامہ لکھ کر کی تو کیا طلاق واضح ہو گئی ؟

الحوادث : ہوتا ہوا امور میں سے کسی ایک کو کہتے ہیں۔

جلال الدین احمد الاھدی

مارس في القضاة

مقدمه

لینا کہ کوئلہ جو کھجورے میں گھس رہا تھا وہاں تک کہ چوٹی کیفیت ملاوی ہو گئی اسکا حالت میں اس نے اپنی
 نزل پر ہی کو حلق دی۔ تو گوں کا یہاں ہے کہ اس نے تین ملائی دی ہے مگر شوہر کہتا ہے کہ جس کا یہاں ہے کہ
 نے کتنی ملائی دیا اور اب وہی شوہر اس صورت کو کہنا چاہتا ہے تو اس کے لئے کی صورت ہے

الجواب یہ محبت کے شہر کے زمانہ کی بیان دیا کہ تین طلاق دینا ہمیں یاد

ہے لہذا اس کی بیوی پر ملائی مختلف واقعہ ہو گئی کہ باب بیبر ملا خود ہر اول کے لئے کسی طرح مال نہیں۔ قتل ملتا

کتابی میں مذکور فلاں محل میں بعد از حق بنکے شہزادہ خیر و مراد (۱۳۸۷) ظالمانہ صورت پر ہے کہ محبت

حکومت کے لئے دوسرے سے نکاح کا کہہ دیا اور پھر اس کے ساتھ چھتری کی کہہ کر پھر مر جانے یا طلاق دینے

وہاں ایک لڑکی تھی جس کا نام سہارو تھا۔ وہ بھی ایک بڑی ہی دلکش لڑکی تھی۔ وہ بھی اپنے والدین کی طرح ایک ہیٹھلے رنگ کی تھی۔ وہ بھی اپنے والدین کی طرح ایک ہیٹھلے رنگ کی تھی۔ وہ بھی اپنے والدین کی طرح ایک ہیٹھلے رنگ کی تھی۔

یہ تو نواس کی علت تین حصے ہے۔ خواہ تین حصے تین و اتین رال اس سے زیادہ میں آئیں کہ ماقبل اللہ تعالیٰ

والملقعة من قطن بانصاف ثلثة قرواح (دیت ۱۳۶) اور قوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی موت کی مدت

نہیں کہیں تیرا دل ہے آفتابِ اہل قلم ادبِ خیال ہے۔ وہو علم ہے

۱۴۰۲/۱۲/۲۵

مسئلہ از عمر و نس خان مقام قصبہ - گوٹھ

زید نے اپنی بیوی سے غصہ کی حالت میں تین مرتبہ کہا کہ میں نے تجھے طلاق دیدی۔ زید اب پھر اس کی کوکنا پاتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

اللہم جدد ابدیۃ الحق والصواب غصہ اگر اس حد کو پہنچ جائے کہ اس سے عقل زائل ہو جائے یعنی خبر نہ رہے کہ کیا کہتا ہوں زبان سے کیا نکلتا ہے تو ایسی حالت کی طلاق نہیں واقع ہوتی مگر غصہ کی یہ حالت بہت نادر ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں اگر زید اس حالت کو نہ پہنچا تھا تو صرف غصہ ہونا اسے مفید نہیں اس کی بیوی پر طلاق منقطعہ واقع ہو گئی کہ لب بغیر طلاق زید کے لئے طلاق نہ ہوگی قال الفقہ اعادانی فان طلقا فلا تحلل لہما من بعد حتی تنکحہا غیرہ (دفعہ ۱۳) طلاق کا مطلب یہ ہے کہ عدت گزارنے کے بعد نکاح دوسرے سے صحیح نکاح کر لے۔ دوسرا شوہر اس کے ساتھ چہتری کرے۔ پھر اگر وہ طلاق دیدے یا مرنے تو پھر دوسری عدت گزارنے کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دوسرے شوہر نے بغیر چہتری کے طلاق دیدی تو پہلے شوہر سے نکاح کن احرام ہے ہرگز ہرگز جائز نہیں اس حد تک ہی وقت میں تین طلاق دینے کے باعث زید گنہگار ہوا تو یہ کرے۔ وهو متعلق بالاصواب

جمال احمد خان مرقنوی

۹ ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ

مسئلہ

انعام دیوان پارپوٹ روڈ منڈی شاہ منٹھ کوکچور محلہ محمد ریح الدین خان

زید نے اپنی بیوی چندہ کو خط کے ذریعہ اس الفاظ طلاق دی۔ میں تین طلاقیں میں ہر میں علی ترتیب الشریعہ دیتا ہوں پھر لوگوں کے کہنے سے پر تیرہویں دن چندہ کو اپنے نکاح میں رکھنے پر رضی ہو گیا بلکہ بیوی اس وقت اپنے بچے میں غمی تو اسے اپنے غصہ سے اپنے یہاں بھیجے کہ کو کہا اب حلیات طلب امر ہے کہ زید کا یہ عمل شرکاً رجعت ہوا یا نہیں؟ پھر یہ رجعت صحیح ہے یا غلط اور مذکورہ تین طلاقیں فی انفراد یک وقت واقع ہوں گی یا تین طہریں یا ترتیب مکمل ہوں گی؟ ایک مولوی صاحب لکھتا ہے کہ مذکورہ طلاقیں فی انفراد یک وقت واقع ہو گئیں تو ایسا کہنا صحیح ہے یا غلط؟

الجواب

صورت مسئلہ میں چندہ پر تینوں طلاقیں ایک وقت ہرگز واقع نہ ہوگی جس نے تینوں طلاقیں فی انفراد واقع ہوئے کو کہا وہ علم فقہ سے جاہل ہے یہ وہ ہے جب زید اپنے کلام کو طلاق ثابت سے خود ہی متذکر رہا ہے تو فی انفراد واقع ہوئے لکھا مطلب۔ مزید برآں علی ترتیب الشریعہ کا لفظ تو مذکور ہے۔

خاص کہ یہاں ہے تو ہر ایک وقت وقوع طلاق کا ایک مصلحتی بکھڑا ہوتا ہے۔ اس کا یہ کہنا کہ جس سنت کے مطابق دینائین طلاق پڑتا ہوں تو جب بھی یہ طلاق ہر ایک وقت واقع نہ ہو جس پہنچاؤ کی دینی مالگیری کے جواز اول ۱۸۷۲ء میں ہے۔ لوقالہ انت طالق ششہ طہرۃ وقع عند کل طہر تطہیرۃ لہ بعد طہرۃ عینہ من ذی قعدۃ ۱۸۷۲ء میں کسی نے بڑی ہے کہا کہ سنت کے مطابق دو طلاق ہے تو ہر اس طہر میں ایک ایک طلاق واقع ہوگی جس میں شوہر نے بڑی ہے جاری نہ کیا ہو یا یہی طہر نہ ہو۔ نیز رد المحتار میں ہے قال لا وطوۃ وحوصلہ کونہا طہرۃ من حیض انت طالق ششہ طہرۃ طہرۃ وقع عند کل طہر طہرۃ وقع لہ انہی طہرۃ لا وطوۃ فیہ یعنی کسی نے ہی مصلحتی بڑی کو سنت کے مطابق دویا یہ طلاقیں دو ہیں تو اگر حرجت کو حیف شمار رہتا ہو تو ہر طہر میں ایک طلاق واقع ہوگی جس میں ہی طلاق سے طہر میں واقع ہوگی جس میں سے ہونے ہوگی سے دلی (عجری) مذکور ہو۔

فائدہ یہ کہ طہر وقت میں سے جس دن کے لئے نذکرہ ہے، موطوءہ جس سے بہتر ہوگی مکی ہو۔ نذکرہ پہل
 طہر وقت میں سے جو دن کے لئے نذکرہ ہے، موطوءہ یا باطل۔ رجعت باقبول شمس کے رجعت کی اپنے گناہ
 میں واپس لینا و طہر کا نذکرہ رجعت بافضل شمس کی ہے بہتر ہو جائیگا ثبوت سے اس کے کسی عضو کو بوسہ لینا
 رجعت قوی اور قلیل کی اور بھی صورتیں ہیں مگر یہاں کوئی بھی صورت متصور نہیں بلکہ نذکرہ غلہ رجعت کے
 کے حق میں مضبوط نہیں اور اگر کسی نے رجعت کی ہو جائی تو وہ ایک ملائقی عہد طہر میں بہر حال واقع ہوں گی جس کی
 اعتدال کتب صورت منقولہ کیونکہ نہ کریں وقت نذکرہ اس وقت اس کی ہوگی اگر عقل کی حالت میں
 تھی یا پس طہر میں تھی جس میں نذکرہ اس سے دینی کہہ سکتا اس وقت طلاق نہ ہوتی بلکہ اس کے بعد جو طہر منسل
 ہوگی اس میں صرف ایک طلاق واقع ہوگی ایسا تحصیل کر گناہ اس کے لئے کہ موطوءہ تھی تو ایک نذکرہ ہوگی اور دوسرے
 طہر میں دوسری طلاق رجعی اور تیسرے میں تیسری طلاق ہو کر صورت متعلقہ ہو جائیگی۔ اور اگر وہ موطوءہ نہ تھی اس
 کے ساتھ صرف ثبوت مجرہ ہی ہوتی تھی تو پہلی طلاق بائن ہوگی اور دوسرے طہر میں دوسری بائن اور تیسرے طہر میں
 تیسری بائن اور اگر ثبوت مجرہ ہی نہ ہوتی تھی تو پہلی طلاق بائن ہوگی اور جب تک دوسری یا اس کے نکاح میں نہ
 آئے گی دوسری طلاق نہ ہوگی۔ اور اگر اس وقت صورت ایسے طہر میں تھی جس میں نذکرہ اس سے دینی نہ کی تھی تو
 اسی وقت ایک طلاق ہوگی اگر پہلے سے نہ کی ہو موطوءہ تھی تو تیسری ہوگی ورنہ بائن و موطوءہ تھی تو موطوءہ اور موطوءہ

جمال الدین احمد لایبوری

2

از من و منظر

مسئلہ از محمد شیر دولت پور گزشت کوئٹہ

حکمہ مندر علی ولد سرشار ساکن گوندہ قاضی احمد شکر تحصیل اترولہ پرگنہ پوڑھا پور ضلع کوئٹہ کاہوں میں اپنی بیوی
سماۃ کلثوم بنت اسماعیل ساکن دولت پور گزشت تحصیل اترولہ قلعہ سمند شکر پرگنہ پوڑھا پور ضلع کوئٹہ جوکہ اٹھارہ سال
سے میرے قلعہ نگار میں تھی آج تاریخ کھل کو میں اپنے ہوش و حواس کی مدد سے طلاق بین دیا غیر بھی ادا کر دیا
سمات کلثوم کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے اپنا مقدر نکاح کر سکتی ہے طلاق نامہ اس نے لکھ دیا کہ وقت ضرورت پر کام
آگے۔ دقت مندر علی ولد سرشار گوندہ گواہ کو موقع گوندہ گواہ محمد شفیع موضع گوندہ اور سماۃ کلثوم کے رضامندی
پر یا اس کے سامنے یہ طلاق نہیں ہوا تھا نہ طلاق نامہ لکھا گیا تھا اور نہ کلثوم طلاق لینے کو کہتی ہے نہ طلاق لینے پر رضامند
تھی تو اس تحریر کی بنا پر طلاق ہو گیا کہ نہیں اس واقعہ کے کئی ماہ بعد مندر علی و کلثوم دونوں رضامند ہو گئے تو بغیر وقت
مطلوع نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ طلاق رجعی۔ طلاق بائن۔ اور طلاق مطلقہ کیا مطلب ہے؟

الجواب اللہ تعالیٰ اعلم ایۃ الحق والصلوٰۃ۔ صحت مسئلہ میں مندر علی بیوی کلثوم
پر ایک طلاق بائن واقع ہو گئی خواہ کلثوم رجعی ہو یا ارجعی۔ طلاق اس کے سامنے دی اور نکھی گئی ہو یا قیبت میں۔
ایک ماہ بعد وہیں تو رہا نہ تھا نہ ہی اس کا دل بدعت بھی نکاح کرنا ہوتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں کہ با صراحہ
بہ فی کتاب الفکھ طلاق رجعی کا مطلب یہ ہے کہ شوہر ہمت کے اندر اپنی بیوی سے بغیر اس کی رضامندی کے
رجوع کر سکتا ہے نکاح کی ضرورت نہیں اور بدعت صحت کی رضامندی سے نکاح میں لا سکتا ہے طلاق کی ضرورت
نہیں۔ اور بائن میں بھی طلاق کی ضرورت نہیں مگر نکاح کے لئے ہمت کے اندر بدعت دونوں صورتوں میں
صحت کی رضامندی ضروری ہے۔ اور طلاق مطلقہ خواہ تین رجعی ہو یا عین بائن یا دور رجعی ایک بائن یا ایک دور
بائن سے بغیر طلاق شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد مجاہدی
ک
امیر حبیب الرحمن

مسئلہ از غلام رسول بستی

علاؤ الدین کا بیٹی مندر علی بیوی سے ایک گھر میں ملال میں اختلاف ہو گیا تو اس نے خدیجہ میں آکر اپنی بیوی کو
تین طلاق زبانی دے دی برادر کی کہ لوگوں نے طلاق لینے کو جاکر پوچھا تو اس نے کہا کہ ہاں میں نے طلاق
دی ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ علاؤ الدین کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر طلاق ہو گئی تو طلاق

پھر اسی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا صورت ہوگی؟

الجواب

صحت مستور میں طلاق نہ دینے کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو چکی لہذا اگر نکاح کرے تو اس سے پھر نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی استطاعت ہوگی صحت گذر کر دوسرے سے نکاح کرنا کہنے پر دوسرا شوہر اس سے بہتری کے بعد طلاق دینے سے یا طلاق کے بعد بہتر سے نکاح کرنا کہنے کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر شوہر نکاح کے بغیر طلاق کے بعد بہتر سے نکاح کرے تو طلاق نہ دینے کے ساتھ ہرگز نکاح نہیں ہو سکتا۔

بسم اللہ تعالیٰ خان طلقہ طلاق مطلقہ من بعد حق تکلیف نہ ہو چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ وسوسلہ الامام علیہ السلام

جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ

از محمد عبدالرشید علیہ السلام اور میری

طلاق کرنے والے مرد و عورت سے کیا کسی بھی شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان سے یہ حیثیات کرے کہ تم دونوں نے بعد نکاح بہتری کی ہے یا نہیں؟ و بیسوا تو جودا

الجواب

جو حق اللہ تعالیٰ صاحب پر ہے کہ طلاق میں شوہر نکاح بہتری کی یا بہتری کی یا شریعہ سے یا کہ قرآن و حدیث اور فقہ سے ثابت ہے اور اس زمانہ میں لوگ اپنی جمالیات سے عرف نکاح ہی کہتے تو طلاق کہتے ہیں یا کہ تجربہ ہے۔ اس نے شوہر نکاح کو چاہتے گذر کر دوسرے سے بہتری کرنے کو ذکر کر کے تاکہ لوگوں کو طلاق کی صحت پر یقین ہو جائے اگر شوہر نکاح سے بیان نہیں کیا تو نکاح نکاح نہیں ہے کہ شوہر نکاح کے ساتھ نکاح پر طلاق کے پہلے طلاق کی صحت کے بارے میں تحقیق کرنے لیں شوہر نکاح کو بہتری کرنے کے بارے میں عام لوگوں سے بیان نہیں کرنا چاہیے اور عام لوگوں کو اس سے حیثیات بھی نہیں کرنا چاہیے کہ ان کو کوئی ضرورت نہیں۔ خدا ما ظہری فی دہ طلعہ الحق عندہ شہادت علیہ وسلم الامام علیہ السلام واللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

۱۳۸۹ھ

مسئلہ

از محمد عبدالرشید علیہ السلام اور میری

نہ نے اپنی مدخلہ بیوی کو ایک ہی جگہ میں میں طلاق دی کہ اس پر ایک واپی مفتی نے فتویٰ دیا کہ مجلس ماہر کی تین طلاقیں ایک ہی طلاق کے حکم میں ہیں اور حوالہ میں یہ عبارت ہے شریعت میں طلاق حق عہد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم واپس پہنچے تو تین سو عورتیں حاضر تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس وقت تک نہیں دیکھی کہ کسی عورت نے اپنے شوہر کو طلاق دیا ہو۔

الجواب صورت مستحب میں نیک بیوی پر تین طلاقیں لگائیں۔ اب بغیر طلاق ان دونوں کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلے کے ایک بلاق کا فتویٰ دیا ہے وہ غیر معتد دیا ہے۔ اس نے صحیح مسئلہ بتلنے میں خاموشی کے کام لیا ہے۔ اور اس نے وہ حدیث پوری نقل نہ کی کہ الفاظ یہ ہیں۔ فقال عمر بن الخطاب ان الناس قد استحلوا فرجهم کانت بغيره۔ اس حدیث کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ وقد اجعلت العلماء یحرمون کمال وصراتہ انت طلاق ثلاثا فقال الشافعی ومالك و ابو حنیفہ و احمد و جماہور العلماء من السلف و الخلف طبع و نظف۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان سجد قال لعبد اللہ بن عباس انی طلق امرأتی سارۃ فطلقتہا فادعی امری فقلت لعلہ بن عباس طلق ثلاثا بثلث و صبح و تسعود و الطلاق بعد ایات اللہ کفر و ادعی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دینا شروع کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تیری تین طلاقیں اس پر واقع ہو چکی ہیں اور تیرے طلاقوں سے تو نے آیات اللہ کا کیل کیا۔ یہ فتویٰ فقہ اور مفتی صوابی ابن صوابی کا ہے کہ تینوں طلاقیں دفعہ واحد واقع ہوئیں۔ حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو نکاح اللہ کے ساتھ طلاق دی اور حاضر بارگاہ ہو کر واقعہ عرض کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم کا تباؤ اگر اللہ سے تمہاری مراد تھی طلاق نہیں انھوں نے تم کے ساتھ تین بار تکرار کیا کہ ایک طلاق مرد تو بھی حضور کے فرمایا ایک ہی واقع ہوئی۔ حضرت امام نووی اس کی شرح میں مکتبہ میں فرماتے ہیں فخذ دلیل علی انہ و اسرار الثلاث لوقوع الانفکاح یکون لصلیہ معنی یہ حدیث شریف میں بر دلیل ہے کہ اگر وہ تین طلاقوں کا ارادہ کرتے تو تینوں طلاقیں یکساں لگ جائیں۔ ورنہ ان سے قسم کھانے کا کیا معنی ہے۔ احمد کہہ سکتا ہے کہ اس کی کتب سے واضح ہو گیا جس سے دہائی مفتی نے تین کو ایک بتانے کی کوشش کی۔ لیکن حدیث اور ظاہر کے راسخین اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ اوّل ہی ہے کہ جس واحد میں دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی دہائی کا فتویٰ غلط اور باطل ہے۔ دہائی اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر ہیں انھارے فتویٰ شرعی حاصل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ واللہ و رسولہ جلال الدین احمد لاہوری

اعلم۔

میں نے جب کو طلاق دی۔ جا میں نے جب کو طلاق دی۔ عسکیک اہ کے بعد جب ہندہ اپنے میکے آئی تو اپنے بھائیوں سے ذکر کیا کہ زید نے مجھ کو طلاق دے دی ہے۔ ہندہ کے بھائیوں نے فریضے پورا کیا کہ تم نے ہندہ کو طلاق دیدی ہے تو فریضے انکار کر دیا اور کہا کہ میں باطلت کہتا ہوں کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے اس پر ہندہ نے کہا کہ میں بھی باطلت کہتی ہوں کہ زید نے مجھ کو طلاق دی ہے ایسی صورت میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ جب دونوں کے پاس گواہ نہیں ہیں تو کس کا قول عمل اور شرعاً مستحب ہے؟ یہ خواہد لایں

الجواب صورت مستفسر میں جب کہ گواہ نہیں ہیں تو ہندہ کی قسم مقبول ہے اس لئے کہ لایں لایں اللہ زید کی قسم مستحب ہے اس لئے کہ وہ منکبہ ہے اور زید کی طہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے =

البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر بخروج البینۃ وهو عن ج فی المصنوعین بلفظ البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ ولا حرج ومن کفنی صوفیاً البینۃ علی من ادعی والیمین علی من انکما۔ لہذا ہندہ کی قسم سے طلاق حجت نہ ہوگی مگر زید نے واقعی طلاق دے دی ہے تو بھولی قسم کا وہاں اس پر ہندہ کو طلاق دینے کا مقصد ہے تو جس طرح بھی ہو سکے روپیہ وغیرہ دے کر زید سے بھولا کر حاصل کر لے۔ اگر اس طرح بھی نہ چھوڑے تو جیسے بھی منکبہ ہوا اس سے دفع ہے اسے اپنے ادب پر قابو نہ دے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی خواہش سے کبھی اس کے ساتھ خیال یو کی کاربناؤ نہ کرے اور نہ زید کے بعد نہ کرے پر راضی ہو ورنہ وہ بھی سخت گنہگار لائق غلاب قرار ہوگی و اللہ تعالیٰ و رسولہ اللہ علیہ وسلم اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

کتبہ

مسئلہ از محمد فصیح اللہ متاغمذ بازار ضلع بستی

ابراہیم نے اپنی بیوی بشر النساء کے بارے میں ایک تحریر لوگوں کی موجودگی میں اپنے ہاتھ سے مرتب کی جس میں تین بار طلاق لکھی اس طرف ایک مولوی صاحب کا گنہ ہوا لوگوں نے کہا کہ مولوی صاحب طلاق نامہ آپ نے ایک سے کہہ دیجئے تو مولوی صاحب نے ایک تحریر مرتب کی جس میں صرف ایک طلاق لکھی ہوئی صاحب کی لکھی ہوئی تحریر پر ابراہیم نے اپنا دستخط کیا اور اپنی مرتب کردہ تحریر کو پھاڑ کر پھینک دی اب دریافت طلب یہ امور ہیں کہ بشر النساء پر کون سی طلاق واقع ہوئی؟ ابراہیم نے حث گناہنے سے پہلے بشر النساء کو بھڑکایا تو جانتا ہے یا نہیں؟ مگر نہیں تو جانتا ہے نہ کی کیا صورت ہے؟ یہ خواہد جروا

الجواب

صورت مستور میں ابراہیم کی ستر کی چوٹی تحریر سے بشر النسا پر تین
ظاہر ہیں واضح ہو کہ اگر وہ چھڑی نہیں لایا، نکاح کا مطلب لایا، اولیٰ صاحبہ کو نکاح طلاق نامہ میں
صرف ایک طلاق لکھا، ابراہیم کا اس دوسرے طلاق نامہ پر مستحکم تھا، جو ابراہیم و بشر النسا کا ایک دوسرے کے
ساتھ بنا لایا، کہیں میں میلان ہوئی کے تعلقات نکاح حرام، زہم، سخت حرام ہے۔ ان دونوں پر واجب ہے کہ فخر
ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں، نور ملائے تو یہ واستقلال کریں، اگر وہ دونوں یہاں نہ کریں تو تمام مسلمان ان کا
باہکات کریں ورنہ وہ بھی گناہگار ہوں گے۔ بشر طالعہ ہوا، ابراہیم کے لئے بشر النسا طالعہ نہ ہوئی۔ طالعہ کی صورت یہ
ہے کہ بشر النسا عدت گذرنے کے بعد دوسرے سے صحیح نکاح کرے دوسرے شوہر جیسے ہی کے بعد اسے طلاق
دے نہ اہمیت ہو جائے تو بشر النسا پر عدت گذرانے کے بعد ابراہیم سے نکاح کر سکتا ہے اگر دوسرے شوہر نے
بشر النسا سے چھڑی نہیں کی اور طلاق نہ دے دی تو وہ ابراہیم کے لئے طالعہ نہ ہوئی جیسا کہ بارہ ۲ کو دیکھ ۱۲ میں ہے
طالعہ طالعہ طالعہ طالعہ من بعد حقی تکلیف نہ جانی ہو۔ دوسری عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاحات
جاءتہا امرأتھا طاعة لغيري في رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اني كنت غائبة فاعاد
فطلقني فبنت طلاق فتزوجت بعد ذلك بعد ان كان بيني وبينه وبينهم من الاصل حديثه الشوب فقال
اتزوجين ان تزوجي اني ما طاعة فقلت نعم قال لا حقي في ذوق عيبك ونبذ عيبك في مثق عليه
وكله (مسند) فان ابا عبد الله والاصحاب عندنا متفقون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال لما انزل الله اية

مسئلہ از عبد شکر گورکھپور

ایک عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے کر اس کو میکہ پر لے جایا، پھر ایک سال تک وہ پردہ میں
تھا وہاں سے واپس کے بعد اس نے کہا کہ میں طلاق کی اس سے کہیں ہوں کہ میں نے اپنی بیوی طلاق نہیں دی ہے
اور لو کہ میں باطن میں کرتی ہے کہ مجھے طلاق دی ہے مگر کوئی گواہ نہیں ہے ایسی صورت میں طلاق واضح
ہوئی یا نہیں؟ بینوا تو جروا

الجواب

جب کہ گواہ نہیں ہیں تو عورت کی قسم قبول ہے اس لئے کہ وہ دفعہ
طلاق کی عہد ہے اور شوہر کی قسم معتبر ہے اس لئے کہ طلاق کا حکم اور مدعی طبعی ہے حدیث شریف میں ہے

مسئلہ

عہد الزوف کی مدخل ہوی نے جگہ سے جس عہد الزوف کو برائے جگہ تو عہد الزوف نے کہا کہ طلاق، طلاق، طلاق
جا۔ تو اس صورت سے طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر پڑی تو کون سی طلاق۔ عہد الزوف اگر کسی بیوی کو نکاح چاہے تو کیا
صورت ہوگی؟

الجواب

عہد الزوف نے عہد الزوف کو تین بار کہا اور اس سے اپنی بیوی کو طلاق دینے
کا قصد کیا تو اس کی بیوی پر طلاق منقطع واقع ہو گئی اور اس صورت میں بغیر طلاق عہد الزوف کے لئے وہ بیوی طلاق
نہ ہوگی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ طلاق منقطع کے بعد بھی ممکن ہو گا عہد الزوف اور اگر وہ طلاق کے
بعد اگر الزوف کے لئے طلاق کا حکم نہ ہو گا پر اگر واقعی طلاق کی نیت تھی مگر وہ اقرار نہیں کرتا ہے تو
ہوٹ کا بدلہ اس کے سر پر ہو گا استحقاق طلاق نہ ہو گا اور اس صورت سے بہتر یہ کہ اس سے عہد الزوف کو نکاح
کا لکھری پھر حق واقعی رہو جس سے سکھان صحت منہ اس بات سے عہد الزوف نہ بظاہر باطل ہو بلکہ باطل ہو جس سے
طلاق ان قال علیہ اس بات واقعی واقع و اس لئے باطل نہیں واقع ہو گا۔ غرض یہ ہے کہ اگر وہ طلاق کے اپنی
بیوی پر طلاق واقع کرنے کی نیت کا اقرار کرے تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو دریافت کیا
جائے کہ لفظ عہد الزوف سے طلاق کی نیت تھا یا نہیں؟ اگر طلاق کی نیت تھی تو ایک طلاق واقع ہوئی اس صورت میں
طلاق کی ضرورت نہیں۔ صحت کے لئے عہد الزوف کی صحت کی ضرورت سے وہ بارہ نکاح کر سکتا ہے اور اگر قسم
کا کہہ کر طلاق کی نیت نہ تھی تو اس شخص سے بھی وقوع طلاق کا حکم نہ کریں گے۔ لہذا عہد الزوف باطل ہوگا
غیر صحت علی النیت حکمذا فی الدعا المستعار اگر جوئی قسم کرے گا تو صحت گنہگار طلاق منقطع کہہ کر جو کا دھوکا
الطہر۔

جلال الدین احمد امجدی

مسئلہ

نہی کی بیوی جو اس کے ساتھ رہتی ہے نہی کے اسے طلاق کہے کہہ کہہ میں کہہ کہہ طلاق دیتا ہوں،
جائیں کہہ کہہ طلاق دیتا ہوں دس گیارہ بار اسی طرح کہہ کہہ یہ بھی کہہ کہہ ہوش و حواس کے ساتھ طلاق دیتا ہوں

اس کے بعد پراسی کو کہے جوتے ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بیان فرما کر خدا رضا ہو رہوں۔

الجواب زید کی بیوی پر طلاق مفاد وقوع ہو گئی اب اگر زید میاں بیوی کے تعلقات اس سے رکھتا ہے تو وہ سخت گنہگار و حرام کا طلاق عذاب قہا ہے زید پر واجب ہے کہ علاوہ توبہ و استغفار کرے اور اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دے اگر توبہ ایسا نہ کرے تو سب مسلمان اس کا بیکٹ کر دیں اور ہر قسم کے تعلقات اس سے ختم کر دیں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے و حوث علیہ السلام

مسئلہ از محمد یوسف سنہ ۱۲۸۱ھ بمطابق ۱۸۶۵ء
زید نے اپنی بیوی زینب سے کہا کہ تم سے کہ مطلب نہیں میں تم کو طلاق دیتا ہوں زینب نے زید کی بات کو
سے دیا ف طلب یہاں ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور زید اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہے تو کیا صورت ہوگی؟

الجواب زید کی بیوی زینب پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی اور زید کے اس حمل
سے کہ ہم کو تم سے کہ مطلب نہیں کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں واقع ہوئی ممکن انی الفتویٰ الوضوئہ اب اگر زینب
کو اپنے خاں میں رکھنا چاہتا ہے اور انکی صحت نہیں ختم ہوئی ہے تو رجعت کر لے اور اگر صحت ختم ہو گئی ہو تو زینب
کی مرضی سے نئے گھر کے ساتھ باہر نکال کر کہلے و اللہ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی

مسئلہ از عبد القیم ساکن شہر انکلاں ٹانکا نزد میر علی علیہ السلام
نے اپنی بیوی کو کہے کہ میں ایک بیگ میں کہا کہ ہم اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہیں طلاق کہتے ہیں
طلاق کہتے ہیں، طلاق کہہ کر تیار کیا گیا کہ باپ نے زید سے کہا کہ کہاں سے چلوں زید کا دستخط طلاق نامہ پر نہیں
ہوا تو زید چلا کر پھینک دیا گیا اب پوچھنا ہے کہ صرف سند سے جیسے یہ طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟ اور صورت مذکورہ
میں زید کی بیوی پر طلاق پڑی کہ نہیں جب کہ طلاق نامہ پر زید نے دستخط نہیں کیا۔

الجواب زید نے اگر واقعی یہ کہا کہ ہم اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہیں اور تین بار یہی
کہہ کر ان کو اس کی بیوی پر طلاق مفاد وقوع ہو گئی اگرچہ زید نے طلاق نامہ پر دستخط نہیں کیا اس لئے کہ وقوع طلاق

کے لئے طلاق نامہ مکمل یا اطلاق نامہ پر دستخط کی ضرورت نہیں صرف زبان سے کہنے پر طلاق واقع ہوتا ہے عورت مذکورہ عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی

مسئلہ

اکرم حسین نے گھر پر کے ذباؤ لانے کی وجہ سے اپنی بیوی انوری کو منہ بچہ ذیل الفاظ میں طلاق دی اور کہہ بھی دی۔ میں اپنی بیوی کو راضی خوشی سے طاق دیتا ہوں طلاق مطلقہ و طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کون سی؟ طلاق کن پڑے گا یا نہیں؟ اگر ام حسین کے بڑے بھائی خوشامد شہ اور بیل بچے دالے ہیں ان کے ساتھ طلاق ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب عدت مستول میں انوری پر طلاق واقع ہو گئی پھر انوری اگر اکرم حسین کی غیر مطلقہ ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اس صورت میں بیہ طلاق دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور اگر انوری نکاح میں کن ہو جائے تو طلاق مطلقہ واقع ہو گئی بیہ طلاق مکرم حسین کے لئے دوبارہ طلاق نہ ہوگی۔ اور اکرم حسین کے بڑے بھائی اگر خوشامد شہ اور بیل بچے دالے ہیں ان کے ساتھ طلاق شرعاً جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی

ازمادی الاخری ۱۳۸۶ھ

مسئلہ

نیکو کار مولوی ہادی ہندو کے ہاں سے میں طلاق نامہ مرتب کیا گیا اس پر مذید نے جوش و خروش کی دلہن میں بیہ چروکا دھندلک اور گویا ہوں نے مجھ کو تنہا مقرر مذید نے وہ طاق نامہ ہندو کے سپرد کیا تو ہندو پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ وہ دوسرے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب صورت مستول میں ہندو پر طلاق واقع ہو گئی بعد اعتدائے عدت وہ دھندلک نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی

۱۳۸۶ھ

الجواب

(۱) نیکو نے گراپی بیوی شامہ کو طلاق کی حالت میں تین طلاق دی تو یہ
 گناہ بڑھا تو یہ کہ وہ طلاق شرعاً واقع ہو گئی و شامہ عدل (۲) عوام میں جو بیو شہرہ ہے کہ عدت تین چہرہ تیرہ دن
 ہے یہ بالکل غلط باطل الہدیٰ ہے زیادہ ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ مطلقہ عالمہ ہو تو اس کی عدت وضع محل ہے۔
 قرآن پاک میں ہے و لو ان لا حول ولا جہل من ان یقضیٰ منکم عدتکم (یعنی مکہ ۲۸) یعنی عالمہ عورتوں کی عدت وضع
 محل ہے اور اگر نا بالغ یا آنکھ سے کچھ سال ہو تو اس کی عدت عربی حینہ سے تین ماہ ہے اور اگر مطلقہ آنکھ سے نا بالغہ
 ہو بلکہ حین والی ہو تو اس کی عدت تین حین ہے جیسا کہ قرآن پاک پانچ سو دوم رکوع ۱۲ میں ہے و الحائضتین و النفسان
 یا نفسین ثلثہ قروا و بی مطلقہ عورتیں (یعنی حین والی) تین حین آئے تک نکاح کرنے سے رک رہیں لہذا عورتا
 تین حین سے پہلے ختم ہوئی تو وہ بیرون حین دواہ، تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آنکھ سے اور جس
 حین میں نیکو نے اپنی بیوی شامہ کو طلاق مثلاً دی وہ حین عدت میں محسوب ہوگا۔ و هو متعلق بالعدت۔

جلال الدین احمد لاہوری
 ۱۵ مئی ۱۳۸۰ھ

مسئلہ

از محمد صدیق چٹان فولاد شہر بمبئی ۱۹۴۳ء

شوہر نے اپنی مرنے والی بیوی زینب کو حرمہ جو طلاق دیا اب بیوی چاہتی ہے کہ میں اپنے شوہر کے پاس
 جاؤں اور حال یہ ہے کہ زینب کا نکاح ایک نابالغ لڑکے کے ساتھ شام کے وقت پڑھ لیا گیا اور دوسرے روز
 صبح کے وقت طلاق دلو لے کر شوہر اول کے ساتھ اسی روز پھر نکاح پڑھ لیا۔ تو یہ نکاح درست ہوا یا نہیں بعد
 یہ کہ اس نکاح خوالہ کے بچے نہ ہوئی یا نہیں؟ بینوا فوجی

الجواب

صحت مستوفیہ میں زینب نے اگر نکاح گنہگارنے کے بعد نابالغ سے
 نکاح کیا تھا تو وہ نکاح منقطع ہو گیا۔ لیکن نابالغ کا بالغ ہونے سے پہلے طلاق دینا شرعاً معتبر نہیں اس لئے
 زینب کا نکاح شوہر اول سے جائز نہ ہوا تو اس کی مالکیری بطور اول مطبوعہ مصر ص ۳۳ میں ہے لا یصح طلاق بیعت
 و ان کاہن بیعت یعنی باغاثہ اگرچہ بھڑا ہو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ لہذا زینب شوہر اول کے ساتھ میاں
 بیوی کے تعلقات ہرگز ہرگز قائم نہ کرے ورنہ وہاں سمیت حرمہ کا، نہایت بدکار، زنا کار، لائق ظاہر
 اور دین دنیا میں اور سیاہ و خسران ہوں گے۔ اور نکاح خوالہ نے اگر ان حالات پر مطلع ہوتے ہوئے شوہر
 اول سے نکاح پڑھا دیا تو اس پر طلاق تو یہ کہ نا موجب اور لازم ہے۔ لہذا طلاق یہ تو یہ کہ لینے کے بعد اس کے

پہلے نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں، عکذہ اللہ، کتاب الفقیہۃ والفتاویٰ، دوسرے سولہ اعلیٰ اعلیٰ۔

جلال الدین احمد انجمی رحمہ اللہ

مذکورہ بالا فتویٰ سے متعلق ایک سولہ اور اس کا جواب

مسئلہ مسودہ محمدی

نکاح خوں نے اپنی غلطی محسوس کر کے بالاعلان توبہ کر لی لیکن زید اور زینب جن پر شریعت مسلّمہ و کاسیہ حکم ہے کہ ان کا نکاح شرعاً جائز ہے وہ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آتے بلکہ دن و شب ہر کے تعلقات بدستور قائم رکھتے ہیں، نکاح خوں نے زید اور زینب کو شرعی حکم بتلایا کہ ان کا نکاح شرعاً منعقد ہی نہ ہوا ان دونوں کو اطلاع ہو جانا چاہیے لیکن وہ نہیں بلانگے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح خوں بعد توبہ اپنے اس جرم سے بری ہے یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب

نکاح خوں نے جب اپنی غلطی پر توبہ کر لی تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے، انشاء اللہ، سب سے مذہب کہیں ولا ینبہ (الحدیث) گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس سے گناہ نہیں ہوا تھا۔ لہذا اب نکاح خوں کے پیچھے بشرط امامت نماز پڑھنے سے ہرگز کوئی تعارض نہ کیا جاتے۔

زید اور زینب اس وقت تک حرم اور حلال نہ بنائے کہ تکب رڑیں گے جب تک کہ زینب کا حقیقی شوکار بالغ ہو کر ہوش و حواس کے ساتھ طلاق نہ دیدے اور پھر یوں زینب، عدت گزار کر نکاح نہ کرے نہ زید اور زینب پر فرض ہے کہ یہاں دیوبندی کے تعلقات قائم کر دیں اور اگر اس حرکت سے باز نہیں آتے تو مسلمانوں کو ان دونوں سے قطع رحم کر دینا لازم و واجب ہے ان دونوں سے لعین و عین ان کے یہاں لکھا جائیگا، بات چیت، آنا جانا، سب ترک کریں ان کا نکاح شرعاً صحیح ہو جانے پر اور توبہ ہو جانے پر تعلقات جائز ہوں گے، واللہ اعلم۔

العبد نعیم الدین احمد صدیقی مفتی رحمہ اللہ

۱۲۷۰ھ

مسئلہ چند مسلمانوں اور ہندوؤں نے زید کی بیوی ہندو کے بارے میں طلاق نامہ مرتب کر کے زید کو نفائی انگوٹھا لگانے پر مجبور کیا اور وہ لگی دلی کہ طلاق دیدہ و دردہ نہ ٹھیک نہ ہو گا اس وقت زید تنہا

نہ اس کا کوئی عین و ہمکار نہ تھا اس نے ٹھک رہے تھے۔ انکی نشانیاں دیکھ کر انکی اندھا دلی سے دل سے ہریت کی ہندہ کے دھڑکنے سے اس کا دوسرا جگہ نکلا کر دیا کہ دونوں کے بعد ہندہ پھر پردے کے پیوں چلا آئی وہ یافت طلب یہ امر ہے کہ ہندہ پر وہ طلاق واقع ہوئی تھی یا نہیں اور اب نیکو پھر سے نکاح کرنا چاہتے تھے یا نہیں؟

الجواب صورت مستورہ میں مذکور اگر لوگوں نے اس طرح مجبور کیا کہ جس میں قتل کرنا تھا مصلحتاً طلاق دے کر پھر شادی کی صبح دیکھ کر انکی اندھا دلی سے دل سے ہریت کی ہندہ کے دھڑکنے سے اس کا دوسرا جگہ نکلا کر دیا کہ دونوں کے بعد ہندہ پھر پردے کے پیوں چلا آئی وہ یافت طلب یہ امر ہے کہ ہندہ پر وہ طلاق واقع ہوئی تھی یا نہیں اور اب نیکو پھر سے نکاح کرنا چاہتے تھے یا نہیں؟

کہا تو ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوئی نہ اب دوبارہ نکاح کی حاجت ہے۔ ہندہ نیکو کے لئے جیسے پہلے تھی ویسے اب بھی ہے۔ لیکن یہاں شریعت صحت پر ہے۔ کسی نے جو ہر کو طلاق دیکھے پھر جو دیکھا اس نے کچھ دیکھا مگر نہ دل میں اور نہ اندھا دلی سے طلاق کا لفظ کہا تو ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوئی نہ اب دوبارہ نکاح کی حاجت ہے۔ ہندہ نیکو کے لئے جیسے پہلے تھی ویسے اب بھی ہے۔ لیکن یہاں شریعت صحت پر ہے۔ کسی نے جو ہر کو طلاق دیکھے پھر جو دیکھا اس نے کچھ دیکھا مگر نہ دل میں اور نہ اندھا دلی سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر وہ واضح ہو کہ مجبور سے شری مجبور سے ملنے سے کسی کے ہر کو کرنا پر گھڑا۔ یا بڑا ہے اس کی بات کیسے ٹالی جائے یہ مجبور نہیں۔ اس شری مجبور کو اور ہر کی حاجت۔ "حق کرنا ہے" مصلحتاً طلاق دے کر پھر شادی کی صبح دیکھ کر انکی اندھا دلی سے دل سے ہریت کی ہندہ کے دھڑکنے سے اس کا دوسرا جگہ نکلا کر دیا کہ دونوں کے بعد ہندہ پھر پردے کے پیوں چلا آئی وہ یافت طلب یہ امر ہے کہ ہندہ پر وہ طلاق واقع ہوئی تھی یا نہیں اور اب نیکو پھر سے نکاح کرنا چاہتے تھے یا نہیں؟

نصیر الدین احمد علی رحمہ اللہ

مسئلہ اندھیلہ بچان ایسی شرط سے نکاح ہوتا ہے کہ نکاح کے وقت ایک شخص ایک عورت کو اپنے کالی عرصہ ہوا حجب بچان کو ابھی تک یہ نہیں معلوم تھا کہ عورت بے طلاق ہے اب تک ہم لوگ اس کے ساتھ نکاح کر کے رہے ایک شخص میں اس کا طوطا ہر آیا اس نے بیان کیا کہ اندھیلہ رسول کے درمیان میں یہ کہا ہوں کہ ابھی تک میں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے اندھیلہ بڑی جھڑپ سے طلاق کے لئے میرے سینے پر سوار ہو کر بھلائی تو کہ حکم کیا کہ تم طلاق نامہ پڑا ہے انکو طے کی نشانیاں نکال کر طلاق دے دینا چاہئے ختم کر دیں گے میں نے اسے دھت اور ہانپ کر پکڑنے کے لئے طلاق نامہ پڑا تو انکا ارا منی خوشی سے نہیں۔ میں خود چڑی دو اور دو چڑیا ہوں میں اپنے ہاتھ سے برابر کہ چڑیا رکھتا ہوں انکو بچھڑا دیتی ہوں تو انکو ٹھاکریوں لگتا بلکہ طلاق نامہ نکلتا۔ یہ طلاق صحت کے عین میں کی گئی اور

اور دوسری شادی جو عورت نے کی تو یہی حلی طلاق نامہ دکھا کر کی۔ اب دریافت طلب ہر سبب کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور دوسرے نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب مصوت مستفسر میں اگر شخص مذکور کے سینے پر سوار ہو کر اور ہر چٹائی لوٹ دکھا کر طلاق نامہ پراگھٹا کر نشان گلوں یا گئی تھا اگر شخص مذکور نے نہ دل میں طلاق کا ارادہ کیا تھا اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی تھی لہذا دوسرے شخص کا اس صحبت کو اپنے نکاح میں لانا شرعاً درست نہیں بلکہ وہ عورت بدستور شخص اول کی بیوی ہے تو دوسرا شخص حکم شرعی مطوم ہونے کے بعد اس صحبت کے ساتھ میں بیوی کے تعلقات ہرگز ہرگز قائم نہ رکھے ورنہ دونوں سخت حرام کار نہایت بدکار بن جائیں گے لائق عذاب تہار سا اور دین و دنیا میں رویا و دھڑسار ہوں گے اور اس سے پہلے جو کچھ گناہ ہوا اس سے سزا ملے

جلال الدین احمد لاہوری
۳۳۳۳

مسئلہ از عبدالرحمن بن مسعود۔ پوسٹ گیش پور ضلع بستی
زید کو اقرب کہے کہ تم نے طلاق دی ہے مگر وہ کہتا ہے کہ ہم کو یاد نہیں کہ وہ طلاق دی ہے یا نہیں؟ البتہ ایک شخص کا بیان ہے کہ اس نے یہ طلاق دی ہے تو اس مصوت میں وہ طلاق مانی جائے یا نہیں؟

الجواب جب کہ اس بات میں شک ہے کہ وہ طلاق دی ہے یا نہیں؟ تو اس مصوت میں وہ ہی طلاق مانی جائے گی جیسا کہ درغیر سے شای جلد دوم ص ۱۶۳ میں ہے لہذا یہ اطلاق واحد اور اکثریتی علی الاطلاق اور ایک شخص کی گواہی سے حکم نہ کیا جائے گا تو فقہاء دو عادل گواہوں سے اس کا شہادت ہے البتہ اگر شہر کو تین طلاق دینا یا وہ بدستور ہو تو اس سے شک کے لئے اس طرح گواہیاں ایسا ہے تو وہ زنا کار و مستحق عذاب نار ہوگا۔ خدا امانندی و هو اعلم بالصواب۔

انوار احمد کادری
ک

فصل فی الطلاق قبل الدخول

غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

مسئلہ مرد و عورت طلع ہی

عمولے اپنی بیوی زینب سے کہا کہ تم کو میں عقل و ہوش کے ساتھ طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں
طلاق دیتا ہوں زینب بابت جس ایسی غلط سمجھ تک نہیں ہوئی ہے تم کو فرمائیں کہ کون سی طلاق واقع
ہوئی؟

الجواب صورت مسئلہ میں اگر عرو نے اپنی غیر مدخولہ بیوی زینب کو انگ
اٹک تین طلاقیں دیں تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اور باقی دو دفعہ ہو گئیں لہذا عرو اپنی مطلقہ باندہ بیوی سے
روابطہ نکاح کر سکتا ہے تاہم اگر مالگیری بدلہ اول و بطور مصلحت سے ہے تو طلاق امر بین امراتہ تلاشی
قبل الدخول بہا و قعن علیہا فان لم یزکھا فطلاق بائنہ بالاصح و لیس علیہا الثانية و الثالثة کذا فی
الحدود ایہ یعنی اگر کسی نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دیں (مشتاقین کہائیں) تب بھی تین طلاقیں ہو گئیں
تو تینوں واقع ہو جائیں گی (اور محبت منقطع ہو جائے گی) اور اگر طلاق میں تفریق کی (جیسا کہ سوال میں مذکور
ہے) تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور دوسری و تیسری لغو ہو جائیں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری
۳۳ صفر النفر ۱۳۸۲ھ

مسئلہ از سرید خوشربانی متعلم و معلوم ربانی علی حج (بلند)
نید کی شادی ہندو کے ساتھ ہوئی بعد نکاح اس حال میں کہ نہ دخول کیا نہ طہارت کی زینب نے ہندو طلاق

دیدہ۔ طلاق کے الفاظ یہ ہیں۔ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ میں اپنی بیوی کو طلاق ہوں۔ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ اب پھر زید بندہ ہے جس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو طلاق کی ضرورت پڑے گی یا نہیں؟ بعض فقہاء کو اہم فرماتے ہیں کہ طلاق کی ضرورت نہیں پڑے گی ان کی دلیل ہے کہ طلاق بائن ہوئی۔ بعض متقیان عظام فرماتے ہیں کہ طلاق کی ضرورت پڑے گی۔ وہ دلیل میں یہ آیت خاتم طلقها فلا تحل الخ ثم پیش کرتے ہیں۔ تو کیا صحیح ہے تحریر فرما کر عند الشما جود ہوں۔

الجواب بعون اللہ العالیٰ۔ انوہاب صورت مستفسر میں زید کی غیر مدخولہ بیوی ہندہ پر صرف ایک طلاق بائن والی ہوئی لہذا زید کے دوبارہ بغیر طلاق اپنے نکاح میں آسکتا ہے۔ لغت الکا مالگیری جلد اول ص ۳۳۹ میں ہے اذا طلق المہمل المہملات ثلاثا قبل الدخول بہا وقعت علیہا فان فراق الطلاق بانہ انت ہذا لاق ولم تقع الثانیۃ والثالثۃ وخلاف عقل ان بقول انت طالق طالق طالق ام۔ اور آیت کریمہ خاتم طلقها فلا تحل الخ غیر مدخولہ عورت کے بارے میں ہے کہ اس کا تعلق ما قبل کی آیت نہ کہ طلاق مہملات الخ ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے ولعلہ ان وقوع آتیۃ الخلع فیما بین ہاتین الایتین کا معنی او معنی ونظیر لایہ الطلاق مرتان فاسد الخ بمعنی وہاں یہ طلاق خاتم فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی یتکلم فیہا غیرہ۔ اور اگر آیت مذکورہ مدخولہ کے ساتھ خاص نہیں تو اس کا معنی ہے کہ اگر تین طلاقیں ثابت ہوں فلا تحل الخ اور تفریق کی صورت میں غیر مدخولہ کے لئے تین طلاق ثابت نہیں ہوتی کہ پہلی کے بعد وہ وقوع طلاق کا محل نہیں رہتی چارویں میں ہے والمعن فان ثبت طلقها ثلاثا فی مرتۃ او مرات طلقها فلا تحل الخ کما اذا قال لہا انت طالق ثلاثا ام وهو تعالیٰ اعلم۔

بلائی الدین احمد الامجدی

۳۳۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

مسئلہ مرسلہ مولانا محمد احسان علی مدظلہ فیض الاسلام جلد اول ص ۱۲۱ خالہ نے پہلی طلاق مدخولہ بیوی زینب سے کہہ کر میں حجر کو قتل و جوش کے ساتھ طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

الجواب ایک طلاق بائن واقع ہوئی اور باقی دو طلاقیں لغو ہو گئیں لہذا خالہ اپنی مطلقہ باندہ بیوی زینب کے ساتھ اس کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں۔

اور عیناً جس ہے اس فرق بانست بالاحاق ولہ تمع التفتیۃ بخلاف المولودۃ تھیث یقع انک ملخصاً۔
یعنی اگر غیر مذکور کو الگ الگ طلاق دی (جیسا کہ مولیٰ میں مذکور ہے) تو یہی طلاق سے ہائے ہو جائے گی اور
دوسری نہیں پڑے گی بخلاف مذکور کے کہ اس پر سبب پڑ جائے گی اور عیناً وہی مالگیری جلد اول ۲۵۲ میں
ہے اذ اطلاق المرحول امرائتہ فلا یقع قبل المدخول مہا و قس علیہا فلی فرق الطلاق بانک مالا و قی ولہ
تقع للثانیۃ والثالثۃ کذا فی المدلیۃ یعنی اگر کسی نے اپنی غیر مذکور بیوی کو تین طلاقیں دیں (مثلاً یوں کہا
میں نے تجھے تین طلاقیں دیں) تو تینوں واقع ہو جائیں گی (اور عورت مطلق ہو جائے گی بغیر طلاق سوم اول
کے لئے طلاق دوم ہوگی) اور اگر طلاق میں تفریق کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور دوسری دوسری طلاق ہو
جائے گی واللہ اعلم بالصواب وصولہ لا علی المدخل۔

جلال الدین احمد قادری

مسئلہ مستولہ مولیٰ قیام عیناً و عیناً موضع چہا پوسٹ لوشن مطلق ہستی
زید اپنی غیر مذکور بیوی کے بارے میں چاہتا تھا کہ وہ بکر کے یہاں نہ جائے کیونکہ دعائی نہیں تھی تاہم
زید کو غصہ آیا اور اس نے کہا اگر وہ بکر کے یہاں گئی تو اس پر طلاق پھر ایک طلاق اور پھر ایک طلاق۔ لڑکی
کے باپ نے کہا نہ کہ وہاں سے روکے کا قیاد نہیں ہے۔ جب اس کے یہاں جانے کی تہ روکے گئے
اس بنا پر مالک نے کہا کہ وہاں تک طلاق نہیں گئی تھی اس طلاق واقع ہوئی انہیں سے مالک نے کہا کہ وہاں تک
کیا نہ لے دو یہاں سے نکاح میں لا سکتا ہے؟۔ یہ خواجہ جواد۔

الجواب۔ صحت مستولہ میں چونکہ صحت غیر مذکور ہے اس لئے تفریق طلاق
واقع ہوئی اور باقی دو لغو ہو گئے۔ زید صحت کی طرف سے گئے ہر کے ساتھ اس کو دوبارہ اپنے نکاح میں لا سکتا
ہے حالانکہ ضرورت نہیں۔ بہار شریعت ص ۱۳۳ مسئلہ ۱۲۱۲ غیر مذکور کی طلاق کے بیان میں ہے کہ اگر یوں کہا کہ اگر تفرق
میں گئی تو تجھے ایک طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوگی۔ اور درخت شامی جلد دوم ص ۲۰۲ میں ہے تمع واحد
انہ قدم الشہادۃ لاس طلاق کما یضہر۔ وهو صوابی وصولہ لا علی المدخل جلالہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ

وصلیہ۔

انوار احمد قادری

ک

بَابُ الْكِتَابَةِ

طَلَاقُ كِتَابِيَّةٍ كَابِيَانِ

مسئلہ در اختلاف علی سائن ہر دو پوسٹ بھر لانا اور علی بھی
نیدلانی ہوی ہندہ بدقلہ سے کسی بات پر چکر رہا تھا اولاس نے اسی مدد بیان اپنی ہوی سے یہ
جی کہا کہ نہا کی قسم میں تجھے طلاق دیدوں گا، دیدوں گا، دیدوں گا اور جو حق مرتبہ اس نے کہا ہا میں نے
تجھے طلاق سے دیا تو ہندہ پر طلاق واضح ہوئی یا نہیں؟ وینوا تو ہوا۔

الجواب۔ صورت مسئلہ میں ایک طلاق دینی طرح ہوئی۔ صحت کے اندر
جنسیت کی مرضی کے بغیر بھی اس سے رجعت کر سکتا ہے نکاح کی جنسیت نہیں اور بعد عدت اس
کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے حالانکہ کی جنسیت نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ
والرحمۃ ان تحریر فرماتے ہیں۔ فی الذی یعرفہ مسئلہ فی حل قال لزوجہ روئی طالق حل تطلق مطلقاً
صحیحاً ام یا نکاحاً اذا اطلق صحیحاً فی الفرض بینہ وصیہ ما اذا اقتصروا علی قولہ روئی ناو یا
یہ الطلاق حیث اقصیم ہانہ یا ثن اجاب بکنہ فی قولہ روئی طالق معنا روئی بصفۃ
الطلاق فوقع بالصحیح بخلاف روئی فان وقوعہ بلفظ کتابیۃ در قادیان وغیرہ جلد پنجم نمبر ۵۸
وہو حقانی اعلیٰ بالصواب۔

محمد جلال الدین احمد لاہوری
۲۵ شوال ۱۳۳۵ھ

مسئلہ مدارشمن الہدی فیصل آباد ضلع بستی

رئیسہ قانون کے شوہر محمد القدوس نے اپنی حاملہ بیوی کے بھائی کے پاس متوجہ ذیل تحریر ہندی میں دفعہ کی جو آمد میں نقل ہے ماسٹر آپ اپنی بہن کا امر ڈوبہ مات بھیجا کیونکہ تمہاری بہن سے ہم سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور اب بے اپنے گھر والوں سے بھی کوئی مطلب نہیں ہے اور جو سامان ہے مقولہ مات اگس نے جانا کیونکہ ہم اس کے گھر والے استعمال میں کرتے پاویں جو کہنا سننا ہو گا اللہ کہنا ہو گا واللہ القدوس سے کہنا آپ اللہ ہونی محمد القدوس۔ ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء

تحریر کو لکھ لایا جیسے کے بعد دوسرے دن اس نے ایک کانفرنس میں گھر پرانی بیوی کے بھائی کے پاس بھیجی کہ ریشہ کو طلاق دینا چاہوں جس کے نیچے پڑنا و متنا کیلئے تیسرے دن پہلے دیکھ کے ساتھ تحریر تحریر بھیجی کہ ریشہ کو طلاق اسب حلیاقت طلب واسر ہے کہ ریشہ قانون پر طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر اس کا شوہر محمد ریشہ کو کہنا چاہے تو اس کی صورت قدوس نے شرح کیا ہے؟

انجوائے پہلی تحریر کے اس مسئلے کے کہ تمہاری بہن سے ہم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اگر طلاق کی نیت کی تھی تو ریشہ قانون پر ایک طلاق بائن واقع ہونی لائن فی الواسطہ من کنایات الطلاق اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔ محمد سے محمد سے کوئی واسطہ نہیں ہے یہ ضرور کیا بات طلاق سے ہے (دعاویٰ دفعہ جلد یکم ص ۳۵) اور محمد بعد کی دفعہ جلد سے دو طلاق پر ذکر ملاحظہ ہو گئی۔ اس صورت میں ایضہ علامہ محمد القدوس ریشہ قانون سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا قال امامہ قدس فی ذلک ملحقاً فلا دخل لہ من جہد حق تنکح نہ تنکحہ وہ اور محمد پہلی ذاتی تحریر سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو صرف دو طلاق رجعی واقع ہوئی اس صورت میں ایضہ علامہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اگر عدلت پوری ہو گئی ہو اور اگر عدلت نہ لگندی ہو تو رجعت کر سکتا ہے۔ حذامتہ صریح و صحت قدس اعلیٰ صواب۔

مسئلہ مدارشمن الہدی فیصل آباد ضلع بہرائچ
زید نے غصہ کی حالت میں اپنی منکوحہ سے زیورات اور عین ماہ کاچہ سمیت بیکریہ کیا جو چاہے

کہا کہ اگر سے نکل جائے تو میرے کچھ واسطہ نہیں کہہ کر اپنے گھر سے نکال دیا۔ منگوہ زید اپنے والدین کے
گھر آکر وہ ایک سال کے رہی لیکن اس عرصہ میں بھی باہم رخصت نہ ہوئے تھے۔ جو کہ اس وقت رخصت نہیں ہوا
پھر بھی ماں کی بھائی سے زید کی گھر رفت ہو کر انھیں ہی کی وجہ سے زید کو غریبی طلاق دینے سے انکار
ہے۔ صودت سولہ میں اگر زید کی بیوی بدکاری کرے تو زید بھی گنہگار ہے کہ نہیں ہو۔ منگوہ یا انفلوں
سے منگوہ زید کو طلاق ہوا یا نہیں۔ وہ اپنا نکاح ثانی دوسرے سے کر سکتی ہے یا نہیں ہو۔ منگوہ تو چار۔

الجواب اللہ اعلم بالصواب لیسے کہ منگوہ یا انفلوں سے گھر سے
نکل جائے تو میرے کچھ واسطہ نہیں اگر زیت طلاق یا نکاح طلاق میں کہا تو اس کی بیوی پر طلاق یا
واقع ہوئی۔ بدعت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ اھل گمیت طلاق یا نکاح طلاق نہیں کہا
بلکہ انکار انرا حلی کے لئے کہا تو اس کی بیوی پر طلاق نہیں واقع ہوئی۔ اس صودت میں طلاق حاصل
کئے بغیر دوسرے سے نکاح کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ اگر زید غریبی طلاق دینے سے انکار کرتا ہے تو چار
آنہوں کے سامنے ثبانی طلاق حاصل کی جائے کہ پھر بدعت محمدت دوسرے سے نکاح کرے۔ زید
اپنی بیوی کو طلاق نہ دے اور نہ اپنے پاس رکھے اور محمدت اس صودت میں بدکاری کرے وہاں انکار
تو محمدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ مذکورہ
جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ جلال الدین احمد لاہوری رحمہ

۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

مسئلہ۔ طلاق اکثر بیگولیہ بستی ہوئی

ایک صودت ہے جس کا شوہر تقریباً پانچ چھ سال سے نہ تو اپنے گھر سے جاتا ہے اور نہ صاف
نفوں میں طلاق دیتا ہے۔ ایسا تو انکار کئی مرتبہ کہہ چکا ہے جب اس سے کہا جاتا ہے کہ بھائی یا تو خود
کو لے جاؤ یا طلاق دو تو وہ جواب دیتا ہے کہ مجھے اس کا جہاں بی جا ہے ہم کو اس کی ضرورت نہیں
ہے وہ جہاں سے قابل نہیں ہے میں اس کو نہیں رکھوں گا وہ کہتا ہے کہ جو اس کو لے جائے گا میں
بند بے علمت اس سے ایک ہزار روپیہ وصول کر دوں گا ان باتوں پر کئی لوگ گواہ ہیں اور خیر ہے

وغیرہ بھی اس کو کچھ نہیں دیتا ہے ایک بار عدوت کے چلنے کے لوگ اس کے گھر آئے تھے تو اس نے کہا کہ جاؤ ہم حضرت کے قابل نہیں ہیں۔ اتنا کہ کم شرعی احکام سے جلد از جلد مطلع فرمائیں میں بہرانی ہوئی اور کوئی مصدق نکاح کا ہو تو تحریر فرمائیے۔

الجواب۔ عدوت مستفسرہ میں طلاق کے مطالبہ پر شوہر کو کہنا ہے کہ چائے اس کا جہاں جی چاہے تو اس جملہ سے اگر وہ طلاق کی نیت کرتا ہے تو طلاق بائن ہو گئی ورنہ نہیں لہذا اس کی نیت دریافت کی جائے اگر وہ اپنی نیت نہ بتائے اور طلاق دینے سے بھی انکار کرے تو تجارت پر بیس وغیرہ حکام کے دہاؤ اور دھکیلے جس طرح بھی ہو سکے طلاق حاصل کی جائے۔ طلاق حاصل کئے بغیر دوسرے سے نکاح کرنا ہرگز نہیں شوہر پر لازم ہے کہ وہ یا تو طلاق دے دے یا تو اپنی بیوی کا نان و نفقہ وغیرہ ادا کرے اور وہ ایسا نہ کرے تو اس کے قلم و زبانی کی صورت میں گواہوں کا جواب پر لازم ہے کہ اس کا بایں نکاح کیوں سدا دیکھتے تھے اعلیٰ۔

بحوالہ الدین احمد لاچپوری

۸۰ درجہ المرجب ۱۳۹۱ھ

مسئلہ۔ مسئلہ نورانیس و دہری موضع بٹن پورہ ضلع بستی

نہی نے اپنی عدوت کا نام بکریچن بھلا یاد کیا کہ وہاں کو کتنا نہیں رکھتا تو زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کونسی ادا اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب۔ اگر زید نے جملہ مذکورہ سے طلاق کی نیت کی تو اس کی بیوی پر صرف ایک طلاق بائن واقع ہوئی لہذا الباشن لا یصلح الباشن شککذا افعال الدائمہ لہذا اس صورت میں بغیر طلاق زید سے دوبارہ کر سکتی ہے اور اگر زید کی مدقولہ نہیں ہے تو بعد طلاق نوکرا دوسرے سے بھی نکاح کر سکتی ہے اور اگر مدقولہ ہے تو قبل انقضائے عدوت دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی اور اگر زید نے جملہ مذکورہ سے طلاق کی نیت نہیں کی ہے تو کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔ دو

بحوالہ الدین احمد لاچپوری

۸۰ درجہ المرجب ۱۳۹۱ھ

مسئلہ - از دہلوی منقولہ احمد رضا اسٹوڈنٹس لیجورہ منقطع بستی
نہیدہ نے اپنی بیوی ہندہ کے بارے میں اپنے خسر کے نام ایک طویل خط لکھا جس میں خط کشیدہ
جواب میں بھی لکھیں تو ہندہ مطلق واقع ہوئی یا نہیں یہ خط کشیدہ جملہ میں آپ اپنی لڑکی کی
شادی دوسرے کے یہاں کر دینا آپ اپنی لڑکی کی شادی دوسرے کے یہاں کر لینا ہمارا
اور شادی پر شہدہ داری ختم ہو گئی تھا حکم شرع پر ان فرما کر منقطع ہو گئیں۔

الحمد للہ بعد از اس وقت کہ جو صاحب غرض مند اور واقعی ہندہ کے شوہر
نے کہی ہے اور خط کشیدہ ملامت کو طلاق کی نیت سے لکھا ہے یا نہ کہ طلاق میں لکھا ہے تو
ہندہ مطلقا بائن واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا اور اگر نہ کہ طلاق دہوا و طلاق کی نیت سے
لکھے گا بھی انکار کرے تو قسم کے ساتھ اس کا قتل مان لیا جائے گا مگر اس صورت میں بھی وہ ہلاکت
کام کرے۔ وہ وقت تک اعلیٰ صاحب۔

بھلال الدین احمد لکھنؤی
۱۱ ذی القعدہ ۱۳۱۲ھ

مسئلہ - دو مسلم بی بی تھیں قیصر علی علیہ السلام
نہیدہ اور جادہ خاندان سے ہیں لیکن مسلسل بی اتفاق اس کی ساس دلتے ہیں اب لکھی نہیدہ کو
طالب کر کے اس کی ساس نے کہا کہ ہندہ کو رخصت کر کے لے جاؤ ورنہ نہیدہ دوسری جگہ جا رہا تھا
اس نے اس نے منقطع میں کیا اور کہا کہ جب میں واپس لوٹوں گا تو بہت جلد اس کو رخصت کر دیا
لیجائے گا اس پر ہندہ کی والدہ نے کہا کہ اگر بی بی اتفاق اس کا معاملہ صاف کر دے نہیدہ نے جواب دیا کہ
معاملہ صاف ہے تمہارا جہاں بی بی چاہے کہ وہاں تنہی جہاں جا رہا تھا چلا گیا۔ دو چار یوم کے بعد جب
واپس ہوا تو قانون سے کہا کہ نکاح ختم ہو گیا اور طلاق دینی ہو گئی تو کیا اتنی سی بات کہنے سے طلاق
واقع ہو سکتی ہے اور دھتے شرع شریف منقطع فرمایا جائے۔

(نوٹ) نہیدہ کی بیویات اس کی ساس سے بھٹی تھی وہاں پر اس کی بیوی ہندہ موجود نہیں تھی
اب ہندہ نہیدہ کے گھر آ گئی ہے اور نہیدہ نے بیویات ہندہ کی والدہ سے کہی تھی اس نے بیویات کے سامنے
بیان کر دیا سچ یہی ہے۔ سننے والوں کے دستخط موجود ہیں۔

الجواب - اللہ وحدہ لیق الحق والصواب صورت مستقیم ہو نہ کہ زید کا یہ قول مدعا عامہ صاف ہے نہ کہ اس میں کسی چیز کا رد ہے اس لئے زید سے دبیافت کیا جائے کہ یہ نقطہ تم کس نیت سے ہوئے ہو اگر وہ کہے کہ میں طلاق کی نیت سے بولا ہوں تو اس کی بیوی ہرندہ پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی پھر اس صورت میں زید ہرندہ کو نکاحنا چاہے تو اس کی بیعتا مندری سے دوبارہ نکاح کرے۔ بلا نکاح اگر زید کے کا تو سخت گنہگار لائق عقاب تار ہوگا اور اگر وہ کہے کہ وہ حملہ بلا نیت طلاق یعنی اقرار تلافی کے لئے بولا تھا تو طلاق بائن نہ ہوگی زید پر فرض ہے کہ بلا رعایت اپنی نیت بیان کر دے۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وعلیٰ المولیٰ نقی علیہ وسلم

محمد الیوم القادری الاشرقی

المجواب حصہ

مجلد الدین احمد رضوی

مجلد الشریعۃ ص ۱۸۰

مسئلہ - اگر ہر گز مقام دوسٹ پلویا۔ بستی ہوئی زید نے اپنی بیوی کو نکاحنا چاہا اس سے وہ اپنے ایک علی گئی پھر زیدی دن کے بعد اس کا باپ اسے لکر زید کے گھر آیا اور زید سے کہا کہ تم اہل مال سے گھر گئی تم تہا سے پاس لے آئے اب پہلے اہل اثر و رسول کے واسطے ہمیں دیدہ بے تو زید نے کہا کہ ہم نے دیدہ یا باپ دبیافت طلب یہ اس سے کہ زید کے مذکورہ بالا الفاظ سے اس کی بیوی ہرندہ پر طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر طلاق پڑی تو کونسی اور اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب - اگر زید نے لکر مذکورہ نیت طلاق کہا تو اس کی بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ ص ۵۵ میں ہے اس طلاق کا حکم ہے کہ شوہر عدت کے اندر یا بعد عدت عدت کی طرف سے نہ بھرے مگر وہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں۔ حکم ذاتی کتب الفقہ و هو اعلم بالصواب۔

محمد الیوم القادری

بارم محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

مکملہ مدد الہیہ بشری و حقیکینا پرست کا قورح علی بستی (بولی)

نہایت کی پوری خاطر ہے اور حالت محل میں نہایت ہے سر کے پاس خطا لکھا کہ آپ کی طبیعت آباد
مالی کی نہیں ہے اس لیے آپ نے کہا کہ انسانی کردار یا اس کے غرضت نہیں ہے چاہے
اس خط کو خدانہ بھیجے بلکہ طلاق صحیح کہہ کر میں۔ اگر آپ نہیں لیا میں گے قیام کے سر پر دہانی آئے گی کیونکہ
وہ فاسد ہے۔ آپ اس خط کو طلاق نامہ ہی کہیں گے اس کو جلدی سے لیا میں ورنہ معاملہ خراب ہو
جائے گا۔ اور نہایت نیت افتخار کہ یہ طلاق کی تھی۔ اب ایسی صورت میں کوئی طلاق واقع ہوگی۔
اور نہایت وقع محل ہے یاد دہان حالت ہی میں نکاح کر سکتی ہے بیٹا خود بولادہ الشعیہ۔

الجواب۔ صورت مذکورہ میں اگر نہایت ہی نیت طلاق الفاظ کا یہ کہے تو اس
کے اس جملے سے کہ اس نے کھجور اگر خدای کر دیں اگر تین طلاق کی نیت کی ہے تو طلاق مغلطہ واقع ہوگی
قدت ایک بات۔ فتاویٰ مالگیری جلد اول ص ۳۵۲ میں ہے لو قال تزوجی و خوی الطلاق اھا الثلاث
مع وان لم یخوی شینا لم یفسخ فی ذی العتبیہ امہ او ایک بات واقع ہونے کے بعد پھر نکاح
سے دوسری بات نہیں واقع ہوتی ہے مدخل میں ہے لا یعلق بالیائش البائش اس کے تحت رد المحتار
جلد دوم ص ۳۳ میں ہے المراء بالیائش الذی لا یعلق حواکات بلفظ الکتابۃ لانه حوالہ الذی
لیس بظہری فی الحتام الطلاق کذا فی الفتح امہ اور اگر پھر مرتضیٰ بان اور یائش مرتضیٰ کو لاحق ہوتی ہے
تو یہ الیہ را اور مدخل میں ہے المراء بلفظ المراء و یعلق البائش و البائش یعلق المراء لیکن نیت
کے اس جملے سے کہ اس خط کو خدانہ بھیجے بلکہ طلاق صحیح کہہ کر میں اور اب اس خط کو طلاق نامہ ہی کہیں گے
بسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ فتاویٰ قاضی تہاں مع ہندہ جلد اول ص ۳۷۲ میں ہے امراۃ
قالت لزوجه امر بالطلاق وہ فقال الزوج مادہ انکارا وقال کمرہ انکارا یفسخ الطلاق وان خوی
کانتہ قال لاجبا العربیۃ اسحی فیہ طلاق وان قال ذلك لا یفسخ الطلاق وان خوی امہ۔ اور
فتاویٰ مالگیری جلد اول ص ۳۵۵ میں ہے امراۃ قالت لزوجه امر بالطلاق وہ فقال مادہ انکارا کمرہ
انکارا لا یفسخ وان خوی امہ او اس کی عدت وقع محل ہے اس سے پہلے دوسرے شوہر سے نکاح
نہیں ہو سکتا قال ادھ فتاویٰ واولات الاحمال لاجل من یفسخ من حواکات ربت سورہ طلاق

اس ایک بائن واقع ہونے کی صورت میں شوہر و عورت کی مرضی سے ہر کے ساتھ عدلت کے اندر بھی
دوبارہ نکاح کر سکتا ہے فتاویٰ عالمگیری ص ۳۳۱ جلد اول میں ہے اذاکت الطلاق بائنا و
الثلاث فله ان یقربھا فی المدۃ و جدنا ختضا مجاہد و حوت علی و در مولد الاعلیٰ اعلم۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری

۱۱۰۰ھ ۱۱۳۰ھ

مسئلہ ۱۰ حافظ عبد اللہ اسحاقی علیہ السلام

ایک شخص نے اپنی عورت سے اپنے گھر پر کہا کہ ابھی تو اپنے گھر نہ جاتا اگر ہاڈی تو ہم تم کو طلاق
دے دیں گے۔ عورت نے گھر پر ایک سرکاری اسکول میں ملازم ہے وہ مذہبی اور اپنے گھر پر بھی اس کے
کچھ عرصے کے بعد شوہر نہ لوانے ایک نوٹس بندی میں لکھ کر عورت کے پاس بھیج دیا جس کا معنون حسب
ذیل ہے نوٹس ہو میں نے یہاں پر کہا تھا کہ شریعتی شاہراں تم کو سوچت کیا جاتا ہے کہ کچھ برسوں
سے میں تمہارے طبیب کو دیکھتا رہا ہوں اب بھی میرے مانا جاتا رہا میں نے دیکھا لیکن
تم نہ مائیں اور پیشہ کی طرح زبردستی بنا رہو کہ اپنے گھر چلی ہی گئی (۲) تو میں نوٹس کے دفعہ رقم
اپنا درشتہ رقم کرتا ہوں، ختم کرتا ہوں، ختم کرتا ہوں کیونکہ کچھ برسوں سے تم مجھ کو اجازت کرتی چلی آئی
ہو جس میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ جاتا اور محض یہ معنون نوٹس ہے ہر مانی فرما
کہ جواب مرحمت فرمائیے کہ اس سے طلاق ہوئی یا نہیں کر رہو گا؟

الجواب صورت مسئلہ میں اگر اس نے درشتہ رقم کرتا ہوں کا جملہ طلاق کی
نیت سے لکھا تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہو گئی و حوت علیٰ اعلم بالحواب۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری

۱۱۰۰ھ ۱۱۳۰ھ

مسئلہ ۱۱ حافظ محمد رفیق چوڑی گاندھی صاحب مدد (راجستھان)

میں قمر الدین طہر قلام رسول جی منصوری ساکن حیت پورہ ضلع جتوڑ لکھنؤ مقیم حال اودھ سے پورہ

راجستھان تالوہہ پانوا تالہ۔

وان نوى ام اود قادیان فوج جلد غم والا میں ہے کہ میری زندگی بکری طلاق قطعی بھی جائے اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوئی ہے لہذا عدوت مستمرہ میں اگر قرالین اپنی شرط پوری نہ کرے تو اس کی بیوی بطلاق واقع نہ ہوگی۔ وادھہ صفا علیہ

جلال الدین احمد قادری
۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ محمد اویس احمدی غلام ترقی تھیں پہلا دل خلع بستی
نہا ہے یہاں الٹ نشانی بیوی ہندہ سے گریب کی حالت میں کہا کہ اب میں تم کو طلاق دیدیگا
تم گھر سے نکل جاؤ اب میں تم کو نہیں دیکھوں گا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو
کونسی واقع ہوئی؟

الجواب۔ زندہ نے اگر نیت طلاق پہلا کہا کہ تم گھر سے نکل جاؤ تو اس کی
بیوی پر طلاق بائن واقع ہوگئی ورنہ تم نہیں پھر اگر ایک کی نیت کی ہے تو ایک اور اگر تین کی نیت کی
ہے تو تینوں واقع ہو گئے۔ مستار میں ہے دفعہ طلاق مستحکم و لو فی ذی ادھشیش او اخذت او بیع
ذیہا بعد دفعی اور نہ بار خیریت میں ہے کہ۔ نشر والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل
کے حکم میں ہے اور نہ غلطہ شراب پینے سے ہو یا ہنگ و غیرہ کسی اور چیز سے انہوں کی ہنگ میں
طلاق دی جب بھی واقع ہو جائے گی اور درختار میں ہے۔ غیر دفعی وادھہ عقل وادھہ صفا
اور ہر بار خیریت میں ہے کہ اگر وہ کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت
طلاق نہیں اور درختار میں ہے دفعہ ثلاث ان فواد للوحدۃ البتہ اعم لمحضہ وادھہ صفا
اعلم الخاطب صحیح

جلال الدین احمد قادری

جلال الدین احمد قادری

مسئلہ۔ داؤد محمد العزیز قادری مدرسہ مدرسہ جہان خلع بستی
زندہ سے اس کی بیوی ہندہ کے طلاق حاصل کرنے کے سلسلہ میں گفتگو ہو رہی تھی مگر زندہ نے
مرض لفظ طلاق اپنی زبان سے نہ کہا صرف اتنا کہا کہ ہندہ میری بیوی نہیں بلکہ وہ بکری بیوی ہے

تو اس جملہ سے طلاق پڑی یا نہیں؟ بیخود تو رہا۔

الجواب۔ ہندہ میری بیوی نہیں بلکہ وہ بیکری کی بیوی ہے۔ ان الفاظ سے مذہب
میں طلاق نہیں واقع ہوئی یہاں تک کہ شوہر نے بہت طلاق کہا ہو تب بھی واقع نہ ہوئی۔ فتاویٰ
مالکیری جلد اول صفحہ ۳۶ میں ہے احوال قتل من ہی لا یقتل فان حوی حول المختکر
کذا فی جواهر الاصلاح وحوا علیہ بالغہ واجب۔

ی بھلال الدین احمد لاہوری

۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۱ھ

مسئلہ۔ اگر ارشاد حسین علی بنی علی علیہ السلام کہ ان طلاق سے نکاح منع ہر دوئی
نہی ہے اپنی مدخلہ بیوی کہہ دے میں کہا کہ میں نے اسے آزاد کر دیا تو اس جملہ سے اس کی
بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بیخود تو رہا۔

الجواب۔ ہندہ نے اگر طلاق کی نیت سے نہیں کہا ہے تو کسی قسم
کی کوئی طلاق نہیں واقع ہوئی۔ اور اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق بائن واقع ہوئی اور محرمات
اس کے نکاح سے نکل گئی۔

فتاویٰ مالکیری جلد اول

میری ص ۳۵۲ میں ہے لو قال استحل طلاقک یا لکھ کذا فی معنی اللہ ما یقہ اور در مختار
صفحہ ۳۵۲ میں ہے کہ نہ نکاح و نہ نکاح اسی الطلاق و احق لہ و غیرہ۔
هذا ما اظهرنی والعلیہ ما کفی عند اللہ قتالی و مرسلہ جلیل معبدہ و صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم۔

ی بھلال الدین احمد لاہوری

۶ ربیع الاخر ۱۳۱۲ھ

بَابُ تَفْوِیْضِ الطَّلَاقِ

طلاق پر کر کے کا بیان

مسئلہ از ظم تحف امیری دلی مسجد ہندی کی بیٹی ۳۳ ربيع الثانی ۱۲۸۴ھ

بکری نے اپنی سرسری والدہ کے طلاق کے لئے اپنی ندو جو ہند کو حسب ذیل تحریر رقمبرست ۱۹۸۰ کی کہ
 گودی ۲۰ مجھ سے متفقہ ہار شدہ طلیاں ہوتی ہیں سے میری بیوی ہند کے والدین اور بھائیوں کی دلی اجازت
 ہوتی ہیں کی میں عنایت ہا ہا ہوں۔ آئندہ اگر مجھے کوئی کسی طلاق سرزد ہوئی جس سے کسی کی آزادی ہوتی تو
 میری بیوی ہند کو اتنا کہ جبکہ چاہے طلاق واقع اپنے اوپر واقع کرے گی اس تحریر کی مطابقت کے بعد
 بکری نے اپنی سابقہ کا دست کے مطابق اپنے قول و عمل سے ویسا سو سرزد کر کے جس سے ہند کے ماں باپ کو
 دکھ ہو چکا تو ہند نے عقاد میوں کے ساتھ کہا کہ میں نے اپنی ذات پر ایک طلاق بائن واقع کر لی۔ اب
 ویسا فط طلب امر ہے کہ صورت مستور میں ہند پر طلاق بائن واقع ہوئی یا نہیں؟ بیسوا قبحہ ۱

الجواب صورت مستور میں ہند پر طلاق بائن نہیں واقع ہوئی بلکہ یہی واقع
 ہوئی لانہا حالت فی جواب جب وہ چاہے طلاق واقع اپنے اوپر واقع کرے گی فیس لہا ایقاع البائن
 بل مطلق الطلاق فی قولہا میں نے اپنی ذات پر ایک طلاق بائن واقع کر لی بطلت صفة البینونة وجی
 مطلق الطلاق وھو لا یلزم انما یتلزم بحسب ما یلزم من وجہ التزوج و التزوج منکھا بلفظ الطلاق وھی
 لا یعقب البینونة وان انت بانطلاق البائن وھو مطلق البائن

جلال الدین احمد امیری
 ۲۳ رجب الاولیٰ ۱۲۸۴ھ

مسئلہ از محمد شیر سائن دولت پور گرنٹ ضلع گونڈ

رمضان نے قرآن نامہ لکھا کہ میں اپنی بیوی خیر النساء کو کسی قسم کی تکلیف نہ دوں گا اور نہ کوئی نامائزیت

بھوں کو اگر اس کے خلاف کروں تو میری بیوی کو طلاق دینا (بائیں) کا احتیاج ہے وہ جب چاہے اپنے آپ کو طلاق دے کر جہاں چاہے قہر کرے کبھی کوئی احتیاج نہیں ہے۔ پھر کچھ دھن بعد رمضان اور اس کے سال باپ نے خیر النساء کو تکلیف دی تو اس نے اپنے آپ کو طلاق بائن دیا اور رمضان وغیرہ کا خیر النساء کو تکلیف دینا بظاہر میں ثابت تھا۔ اذیافت طلب یہ امر ہے کہ اس صحبت میں خیر النساء پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو عدت کب سے شمار ہوگی؟

الجواب — صحبت مستفویہ میں رمضان نے اگر واقعی خیر النساء کو تکلیف دی ہے تو خیر النساء کا رمضان کی تحریر کے مطابق اپنے آپ کو طلاق دینا شرعاً صحیح ہے طلاق واقع ہو گئی یا نہیں اس طرح طلاق سے طلاق کی عدت گذر کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ وهو بعد منہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الاقری
۱۲۸۲ھ

مسئلہ مستولہ مولوی قیام الدین، محمد علی و شیخ بشیر اچسٹ نوشی ضلع بستی زید پور شرب پینے کا اس کی بیوی ہندو تھی اس نے زینب کو نکاح کیا تھا ایک ایک بچہ صحبت ہے اور عدت وفات گذر گئی ہے زینب نے کہا کہ شرب پینے میں اس نے اس بچہ سے نکاح نہیں کروں گی زینب نے کہا اب میں کبھی شرب نہیں پوں گا زینب نے کہا تو میں ہی شرب کے ساتھ آپ سے نکاح کروں گی کہ اگر آپ نے شرب پینا تو مجھے آپ کو طلاق دینے کا اختیار ہوگا زینب نے اس کا کہنا کیا پھر عدت کے نکاح میں اس طرح اس کا نکاح ہو جائے ورنہ زینب سے کہا کہ میں نے زینب بنت جحر کو نکاح کیا تھا اس نے زینب سے کہا کہ میں اس شرب دیا کرتا تھا پھر زینب نے کہا کہ آپ نے وہ طلاق بائن واقع کرنے کا حکم دیا تھا زینب نے کہا میں نے اس شرب سے زینب کو نکاح کیا تھا میں نے خود لیکر دیا تھا شرب پینے پر طلاق بائن واقع کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب — صحبت مستولہ میں زینب کو اس مجلس میں شرب پینے سے شرب پینے سے نکاح نہیں ہو سکتا اس کا یہ طلاق بائن واقع کرنے کا حکم ہے جو عدت کے دوران میں تھا لہذا یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا اور اگر عدت کے بعد ہو گیا ہے تو اس میں شرب پینے سے نکاح نہیں ہو سکتا اس کے بعد نکاح کی طلاق بائن واقع کر سکتی ہے یا نہیں؟ نکاح میں دیکھو کہ میں نے اس شرب کو لیکر دیا تھا تو میں نے طلاق ہو گئی شرب پینے سے نکاح نہیں ہو سکتا تو طلاق دینے کا احتیاج ہے ان شاء اللہ تعالیٰ وهو بعد منہ تعالیٰ اعلم

انوار محمد قاسمی

بَابُ الْحَافِيَا لِطَلَاق

طلاق کی تعلیق کا بیان

مسئلہ از عبد اللہ مسکنوں طلع کوٹھ

ایک شخص نے مندرجہ ذیل اقوال نہ کھا ہر سات چھینک وہ نہیں آیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اقوال یہ ہے۔

میں کہ میرے من و دل طلع کا دوسرا ساں بجلی گاؤں بازار طلع کوٹھ۔ منگ اپنا ہوش و حواس درست کر کے گواہوں کے سامنے اپنی بیوی اور اس کے ساتھ دفعہ مندرجہ ساں مسکنوں طلع کوٹھ سے اقرار کیا ہوں کہ میں اپنی بیوی کا ایک ماہ کا خرچہ اور ایک چوڑا کپڑا دینے کو رضامند ہوں۔ مطابق ۲۹ شوال سے ۱۰ ذی الحجہ تک موافق ماہ ہے۔ اگر اس کا رخ ملک ہم نہیں آئے جو ہم نے اپنی زبان سے اقرار کیا ہوں نہ پورا کر سکتے ہیں اس اقرار نامہ کو بطور تحن طلاق مان لیا جائے۔

○ فضلی انگوٹھا محمد حسن

الجواب

مذکورہ صورت میں اقوال کے مطابق عمل نہ کرنے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں واقع ہوتی کہ طلاق دینے سے واقع ہوتی ہے کسی چیز کو طلاق مان لینے سے طلاق نہیں پڑتی

فتاویٰ مالگیری جلد اول مصری ۲۵۵ میں ہے اس آیت فقالت فزوجها ما اطلاق دعا فقال ما اطلاق
او کما دعا انکسما لا یقع وان نوحی و هو یصانہ و تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الاجوری
بہر شوال الحکم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ از جواہر حسن خاں مستقری بی ایم بی ہند اول طلع بستی

زید کہیں سے آیا اور اس کی بیوی کو پر کام کر رہی تھی۔ آتے ہی بیوی نے زید کو کام کے واسطے بول

شروع کر دیا۔ زینب نے کہا کہ میرا دل الجھاپے پریشان نہ کرو ورنہ مطلقاً اس کی بیوی ہندہ نے کہا اس بار اگر تم ملے گے تو میں بھی مطلق گی۔ آئناں گزیدہ کو غصہ آئی اور کہا کہ اگر تم دو گے تو طلاق طلاق طلاق، صورت مسئلہ میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

الجواب صورت مسئلہ میں اگر زینب نے طلاق کی نیت کی ہے اور غصہ

میں ہے تو اس کے اذکار کے بعد طلاق واقع ہو گئی۔ اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو اس صورت میں طلاق کی نیت سے یہ جملہ استعمال کیا یہی مقصد یہ تھا کہ اگر تو ناسخ کو کہتی ہے تو طلاق، تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ وہ ناسخ ہے۔ یہی طلاق کی اہانت ہے اور اتفاقاً ثابت مانی جائے گی۔ یوں کہ بہار شریعت حصہ ششم ص ۳۳ کے اس جملے میں مذکور ہے کہ اگر تجھے میں آئے تو طلاق ہے۔ تو بعض کی اقل مدت ہوئی ہونے پر اس وقت سے طلاق کا حکم دے گے کہ محبت نے جب سے ختم ہو گیا ہے

۱۸ ملخصاً۔ وهو حال اعلیٰ بالصواب۔
جلال الدین احمد الامجدی تہ

مسئلہ اگر محمد علی صاحب جان مسجد مکہ و قرینہ امیر ہجری علیہ

زینب نے اپنی بیوی ہندہ سے کہا کہ اگر تم میری اجانت کے بغیر مسجد مکہ کا بیسویں گھر میں داخل ہو گئی تو مجھے طلاق۔ چنانچہ ہندہ اپنے شوہر کی اجانت کے بغیر مسجد کے گھر میں داخل ہو گئی تو یہ بیسویں گھر واقع ہوئی و اگر ہوئی تو کون سی طلاق و بیخود تو جہاں۔

الجواب صورت مسئلہ میں زینب کی بیوی ہندہ بر طلاق واقع ہو گئی۔ پھر اگر

ہندہ زینب کی عدول ہے تو ایک طلاق رہی واقع ہوئی۔ اور اگر عدول نہیں ہے تو ایک طلاق بائناں۔ وہو تحقیق اہل۔

جلال الدین احمد الامجدی تہ

۱۲۰ روح الاول ۱۳۸۴ھ

محمد بن و نفع علی مسجد مکہ

مسئلہ مرزا مولوی شمس الدین صاحب دہشت ترمذی اور شمس الدین (بحال)

زینب نے ہندہ سے عہدہ جو شادی کیا تھا کہ زینب ہندہ اپنے بچے کے بدلے آئی بن کو تین، چار سال جو گئے مدیاں میں زینب ایک بار صحتی کر لے گیا۔ ہندہ زینب کے یہاں آتا نہیں جانتی وہ کہتی ہے کہ

ہمارے تہذیبی زیورات جو تم نے پہنیں وہ اس کو تم نے کیوں لے لیا جب تک نہیں دو گے میں نہیں
 جاؤں گی۔ کچھ دنوں کے بعد کچھ لوگوں کے ہمراہ زید صرف ایک نہیوے کر گیا ہندو کے یہاں کے لوگ اس پر
 ملامت ہوئے کہ تم تمام زیورات کیوں نہیں لائے ہندو جانے کو دھمکی نہیں ہوتی ہے اور تم ہم لوگوں کو اتنا پریشان
 کرتے ہو آج تم کو بغیر کچھ ملے ہوئے چلے نہیں دیا جائے گا زید نے وعدہ کیا کہ اگر کل یعنی دوسرے دن
 تمام زیورات وغیرہ کے ساتھ رخصتی کرانے نہ آؤں تو ہماری بیوی ہندو کو ایک دو تین تھاق بڑ جائے گا کہ
 پرہیزگاری کر دیا ہے اور یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ہندو پر ہمارا کوئی اختیار نہ ہے گلاب زید ہندو کے گھر ایک تو
 وعدہ کے خلاف کئی روز کے بعد گیا اور پھر غلط بات کہی صرف وہی زید نے کہہ دیا جس پر ہندو نے کہا کہ نہ تو
 تم زید کے لئے کر آئے اور نہ حسب وعدہ تم پہنچے لہذا ہماری ہندو کو تین تھاق بڑی ہوئی یہ دلیل ہے
 واذا اختلف الطلاق الى شئ، ط وقع عقيب الشئ، ط مثل ان يقول لامه انك من عندنا حلفت بالطلاق
 طاق اور جبکہ کتاب کے زید نے جو یہ جوہری چان کے خوف سے وعدہ کر لیا تھا طلاق نہیں پڑے گی۔ کیا مرد
 کا قول صحیح ہے یا جھگڑا جو کہ جوہری پھر یسین یا بدلیل و توجروا عند الجلیل۔

الجواب جعون الاطلاق الوهاب، صورت مستقر میں زید نے اگر واقعی اپنی
 زبان سے یہ جملہ کہا کہ وہ اگر کل تمام زیورات کے ساتھ رخصتی کرانے نہ آؤں تو ہماری بیوی ہندو پر ایک دو
 اور تین تھاق بڑ جائے گی پھر دوسرے روز تمام زیورات کے ساتھ رخصت کرانے کے لئے نہ آیا تو اس کی بیوی
 ہندو پر طلاق منقطعہ واقع ہوئی اگرچہ زید نے جملہ مذکورہ کو جان کے خوف سے کہا جو۔ درمیان اور کثر الدقائق
 میں ہے يقع طلاق على كل شيء ط وقع عقيب الشئ، ط مثل ان يقول لامه انك من عندنا حلفت بالطلاق
 على اختلاف الطلاق غلو اكس، ط ان يكتسب طلاق، ط انك عقيب ان تقول لامه انك من عندنا حلفت بالطلاق
 کی صورت میں جملہ مذکورہ واقع ہوئے مگر نہ دل میں ارادہ کرتا اور نہ اس جملہ کو زبان سے کہتا تو اس کی بیوی پر
 طلاق واقع نہ ہوتی یہاں شریعت طہر شہم مہیا پر ہے کسی نے شوہر کو طلاق کہنے پر مجبور کیا اس نے کہہ دیا
 مگر نہ دل میں ارادہ ہے اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی انھنی بالغاظم۔ یعنی اگر
 کی صورت میں کہنے کے ساتھ اگر زبان سے بھی کہا یا دل میں ارادہ کیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔
 اور مسئلہ اگر اہل علی الطلاق میں تعلیق و تخیس نہ کیا ہے۔ کما فی البصر الشائعت
 هذا اما عندی والعلم بالحق عند الله وسوله جل جلاله وصلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الاثری
۱۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ

مسئلہ از غریب منہ بچی پور پوسٹ سیلوہ۔ ضلع بیسی

میں کہ بکر مقام پیر ویر کا جوں جو صد سال سے قائم ہو گیا میں اپنے بال بچوں کے نان و نفقہ کا بندوبست نہ کر سکا لہذا آج بتاؤ صبح ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء کو اقربو کرتا ہوں کہ آج سے دواہ کے اندر میں اپنے بال بچوں کے نان و نفقہ کا پورا بندوبست کروں گا اگر دواہ کے اندر میں اپنے بال بچوں کا بندوبست نہ کر سکا تو میری طرف سے عین ملاقین میری بیوی قمر النساء پر عائد ہوں دو بار مجھ سے طلاق لینے کی ضرورت نہیں۔ یہ اقرا نامہ دواہ کی مدت ختم ہونے پر ملاق نامہ چوبائے گاہذا لڑکی کے والدین کا اختیار ہے کہ کہیں بھی اپنی لڑکی کی شادی کر سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ رسید کو دیا ہے کہ سند ہے وقت پر کام آئے یہ اقرا نامہ میں نے طلاق نامہ سمجھ کر لکھا ہے انتہی۔

اس سے بچ کر لڑکی پر طلاق ہوئی کہ نہیں؟ کیونکہ دواہ کی مدت ختم ہو چکی ہے اگر قمر النساء پر طلاق واقع ہوئی تو کیا دوسری جگہ اس کا نکاح کر سکتے ہیں؟
الجواب بحون اللہ العالیٰ العظمیٰ موجب مستفسر میں ہم مدتی متعلق ہو کر اقرا نامہ لکھنے کے بعد اگر دواہ گذر گئے اور اس نے اپنی بیوی کے نان و نفقہ کا انتظام نہ کیا تو اس کو لڑکی پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ بعد ختم مدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ وسوسلہ الامان

احمد جلال دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
جلال الدین احمد الاثری
۱۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ

مسئلہ اندام خیر ایڈیٹر ضلع بیسی مرسلہ محمد مصطفیٰ مدنی

اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس لے کر تو ظان تدریج تک نہ آئی تو ظان تدریج کو سمجھنا کہ طلاق ہو گیا اور یہ الفاظ تین مرتبہ لکھے تو واقع طلاق ہوئی کہ نہیں جس کے لئے یہاں کے مقامی مولانا نے یہ جواب لکھا ہے۔

الجواب قادی قاضی خاں علی ماش الہدیہ ۳۷ میں ہے۔ قلت مر

حالاتی کا مقامی دادہ انگلہ لکھا کہ لا یتبع الطلاق جان خود اور لڑکی میں یہ ہے احسن

طابق وادہ قال ذہب و شیعہ وان خوی۔ اور قناتی ہنزویہ ۱۲۵۰ میں ہے۔ قنات میں ملاحی دہ (نقہ قولہ) خنقا
دادہ انگار وادہ قال کہ وہ انگار شیعہ وان خوی۔ ابن جبار توں سے معلوم ہوا کہ شوہر کے جس جملہ کے لکھے
سے کہ اگر قناتیں تار بن گئیں۔ نہ انی تو فلاں تار بنے گا۔ کبھی کہ طاق ہو گئی پہلے ایک بار لکھے یا تین بار لکھے کوئی طاق
پر پڑی کیونکہ یہ الفاظ محض دھمکی کے ہیں ایسا کہ نہیں ہیں۔ کیا یہ جواب صحیح ہے؟ (۲) اگر طاق رسی پڑ
جاتے اصطلاح کے اندر نہ بنے کہا ہو کہ میں نے اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں واپس لیا یا یہ کہے کہ کد میری
بیوی ہے اور اس کے لئے وہ کسی گواہ رکھتا ہو۔ لیکن اپنی بیوی سے سال بھر مل سکا ہو نہ تو نے دیکھ سکا ہو
تو رجعت ہو گئی کہ نہیں؟

الجواب:

[illegible]

جلال الدین احمد الامجدی

١٧ ربيع المرجب ١٢٠٠ م

مسئلہ انہم علی الذی سبانی مدبرہ سبانیہ صباح العظمیٰ ملاؤ الذین پور مگر ہوا گوشت
اگر کسی نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر توجہ ملاؤ تو مجھے تو مجھ کو طلاق دے اور اگر نہ کرے تو مجھ کو طلاق دے
تو عورت کے نماز پڑھنے سے طلاق اس پر واقع ہو جائے گی یا نہیں جب کہ عورت میں قرأت فرض ہے ؟
الحواحب۔ بے شک قرأت کے ساتھ نماز پڑھنے سے عورت پر طلاق واقع ہو

جائے گی۔ بشرطیکہ کسی سبب سے نماز قاسم نہ ہوئی ہو۔ روا تھما کہ جلد موم ۱۲۵ میں ہے قال فی المسار
 خاتمة عن الخلاصة النکاح والطلاق کل فعل یقتضی سببہ علی اللہ تعالیٰ علی ما یصحیح دون الفاسد
 وهو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد عیسیٰ
 ۱۲۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۰ م

مسئلہ ہمت علی نفس ندی طلاق پور (روانی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان خیر عتین مسائل ذیل میں کہ زید کا ہندہ کے ہمراہ نکاح ہوا مگر
 زید نے ہندہ کو شرعی قاعدہ کے مطابق نہیں رکھا۔ اس نے ہندہ کو تین بیٹے تک کھانے اور کپڑے اور خیر
 نہ دے کر اوہار پیٹ کر سخت لذت پہونچائی جس نے گھر کر ہندہ اپنے بیکے پٹی گئے اور اس نے اپنے فحش
 زین پر بھگری میں نہیں چمکے لئے مقدمہ دائر کر دیا ایک دفعہ دیکھتا ہوا پہونچنے کے اگر ہندہ کے والد سے
 مطالبہ مانگی یا تحریر ہو کر کہ اس بات پر مقدمہ اٹھالیا گیا یا پرچہ دے گئے کے سادے اسٹامپ پر زید نے وظف
 کر دیا یہ کہہ کر کہ اگر تھوہ چلاری ہی حرکتیں کریں تو آپ کو اختیار کی ہوگا کہ اس پر میری طرف سے آپ خود طلاق کا
 لکھ لیں۔ یہ ہندہ کے کہ ہندہ کو زید کے ہمراہ بیچ دیا گیا مگر زید نے وعدہ خلافی کی اور پھر اپنی مادہوں کے مطابق
 ہندہ کو لذت دی مالا پیا اور خود ہی ہندہ کو اس کے بیکے کر کے فراد ہو گیا اور آٹا ایک ماہ لگنا فراری
 ہے۔ تو دیوانہ طلب امر یہ ہے کہ کیا ہندہ کے والد کو یہ حکم شری ہو چکا ہے کہ وہ خود اس اسٹامپ پر طلاق
 نامہ لکھے۔ بیان فرمائیں لکھ لکھ مکمل ہے تو ہندہ پر بدعت طلاق کب سے ہے؟

الجواب

الہمد للہ اذہ الحق والصدق انما لا یمکن ان کتابہ کتفلاً
 لہذا اگر زید نے واقعی یہ جملہ کہا کہ مگر تھوہ چلاری ہی حرکتیں کریں تو آپ کو اختیار کی ہوگا کہ اس پر میری طرف
 سے آپ خود طلاق نامہ لکھ لیں۔ اور پھر زید نے وہی حرکتیں کیں تو ہندہ کے والد کو اختیار ہے کہ اس کا خود پر
 طلاق لکھ لے۔ اور چونکہ جس روز ہندہ کا والد اس پر طلاق لکھے گا وہی روز طلاق واقع ہوگی اس لئے اسی
 دن سے ہمت شمار کی جائے گی۔ وهو تعالیٰ اعلم علیہ صلواتہ۔

جلال الدین احمد عیسیٰ
 ہر چوائی ملا خیر سنہ ۱۳۴۰ م

مسئلہ از کبر علی مومنت پیری بزرگ پورٹ بعد ذکر طلاق نبی

زید نے اپنے خسر کو اپنی مومن بیوی کے بارے میں ایک طویل خط لکھا جس میں یہ بھی لکھا کہ اپنی اہلی کا

ساتھ لے کر جلد از جلد پیری آؤ اگر نہیں آتے ہو تو میں طلاق نامہ لکھا ہوں اگر آجاتے ہو تو طلاق نہیں ہے اور خط سے نہیں آتے ہو تو تین بار طلاق لکھا ہوں اس خط سے کہ تقریباً ایک ماہ بعد زید کے خسر پیری آئے تو انہیں آتے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب صورت مسئلہ میں زید کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی کاب بغیر علانہ زید کے لئے طال نہیں کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا یحل لہ من بعد حتی تنکح من وجہا غیرہ۔ وحوصلی اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری
تبہ
۱۴۹۹ھ

مسئلہ از اورج محمد کاظم مرچنٹ ساکن چاولی باندر پوسٹ ہونڈھا ضلع بستی کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان حکام مندرجہ ذیل آقرار نامے کے بارے میں کہ اس کے برکس جو نے پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

آقرار نامہ۔ ہم کہ محمد نسیم ولد علی بخش ساکن برہ پور تھانہ بیکولیہ ضلع بستی کا ہوں ہم سے چند غلطی ایسی ہو گئی ہے کہ جس کی بنا پر میری عورت خود ہم سے بیزاری ہے اور میں اس سے پشیمان ہوں۔ اپنی غلطی تسلیم کرنے پر بھی اس کے بچے والے میرے یہاں بیٹھے کو تیار نہیں تھے اور نہ بذات خود بیٹائے کو تیار تھی۔ پختاریت ہوئی جلد پنج ہمارے اس معاملے پر چارے یہاں لڑکی بھیجنے کو مجبور کرتے کہ میں آئینہ لڑکی بد غلطی عادت چھوڑ دوں گا اور بیوی کو کسی قسم کی لذت نہیں پہنچاؤں گا۔ شرع کے خلاف اور دعاؤں، دھڑپڈ مار حال غلطی نہیں کروں گا ان ساری باتوں کا میں صاف دل سے آقرار کرتا ہوں ناشر انمولی تعالیٰ اس کے برکس میں کبھی نہیں ہاؤں گا۔ اگر گیا تو اس آقرار نامہ کو تین طلاق نامہ مان لیا جائے گا اور جلد میری بیوی کا تین طلاق ہو جائے گا۔ باقی شرعی فریضہ دینے کا میں مستعد ہوں گا میں ہوش و حواس کی درستگی کے ساتھ اس آقرار نامہ کو تحریر کر اگر دستخط کر لیا ہوں کہ مستند ہے وقت ضرورت پر کام آئے۔

دستخط محمد نسیم برہ پور

اگر اس آقرار نامے سے طلاق پڑی ہو تو کون سی طلاق پڑی یا اس میں شرع کے دعوے کوئی گنجائش ہے یا نہیں؟

الجواب — اللہ تعالیٰ تعالیٰ تحقیق و الصواب اگر اسی تحریر میں نے ہوش و تدبیر کی درستگی میں تحریر مذکورہ کے مضامین پر مطلع ہونے کے بعد اس پر رد شدہ کیا ہے تو یہ مصدقہ کی جگہ سے یعنی اس تحریر کے بعد اگر وہ اپنے اقرار مذکورہ کے خلاف کہے تو اس کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو جائے گی کہ بغیر طلاق پھر اس کے لئے طلاق نہ ہوگی کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غیرہا (بہت نکاح) اور اگر محمد نسیم اپنے اقرار مذکورہ کے خلاف کہیں نہ کہے تو اس تحریر سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی بخلاف انما الکتاب المعتبر وہ حجتنا علیہم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد لاہوری تہ

مسئلہ از عہد الرشید مال پان دہکان دھکی ڈیہ جشیہ پور دہارا
 نہیں لے کہا اگر میں ہندو کے علاوہ کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کو تین طلاق سب ہندہ کے علاوہ کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے کی کوئی صحت ہے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں مدال تحریر فرمائیں؟

الجواب — صحت مستفرد میں ہندہ کے علاوہ کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے کی صحت یہ ہے کہ تھوڑی سی جس کو نہیں نکاح کا وکیل نہ کیا ہو بغیر اس کے حکم کے کسی عورت سے نکاح کرنے اور جب اسے خبر ہو چکے تو زبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا کام کرے جس سے اجازت ہو جائے مثلاً ہر کاکل حبیبہ کو اس عورت کے پاس بھیج دے۔ یا اس کے ساتھ جہان کرے یا شہوت کے ساتھ بائیں لگے یا بوسہ لے یا لوگ مہار کیا دیں تو خاموش رہے یا اس طرح نکاح ہو جائے گا۔ اور طلاق نہ پڑے گی۔ (بہار شریعت جلد ۱۲ ص ۱۲۳) بحوالہ تحریر۔ (رواۃ احمد بن حنبلہ) و حجتنا علیہم بالصواب

ک جلال الدین احمد لاہوری تہ

۳۳ جلد اولیٰ ص ۱۰۰

بَابُ الْخُلْعِ

خلع کا بیان

مسئلہ از محمد حسین مفتی عبدالمصطفیٰ شکیل علیہ صلوٰۃ و سلام بیرونی ضلع تھانہ (دہرا دھار)

بچپن ہی میں ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی۔ ہندہ کے باغ چھنے کے بعد اس کے والد نے زید کے گھر رخصتی کے لئے متحدہ خبر بھیجی۔ باہر سے بھیجنے کے بعد ہندہ کی رخصتی ہوئی مگر جب رخصتی ہوئی تو زید گھر سے باہر ہی رہا کیوں کہ شوہر کو وہ ہے اور ہندہ تندرست۔ فرض ایک ماہ ہو کر ہندہ کی زید سے ملاقات نہ ہو سکی اور حالت یہ ہے کہ ہندہ کے ضبط سے باہر ہے اسی اثنا میں ہندہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ کوئی فراہ ہو گئی اس کا شوہر زید بھی جی ہی میں تھا۔ چنانچہ ایک ذمہ دار شخص نے اس صورت کو اپنی حفاظت میں رکھ کر اس کے شوہر زید کو بتا کر اس کے حوالے کیا مگر زید کے والد نے گھر سے خط لکھا کہ ہندہ کو اپنے پاس مت رکھنا وہ گنہہ ہو چکی ہے تمہارے لائق نہیں۔ جس سے زید نے ہندہ کو پھر اسی ذمہ دار شخص کے پاس واپس کر دیا اور کہا کہ اب یہ ہمارے لائق نہیں اس پر زید سے کہا گیا کہ جب یہ تمہارے کام کی نہیں تو تم طلاق دے دو زید کے جواب دیا کہ جب تک ہمارے والد کچھ کہیں گے ہمیں کچھ نہیں کر سکتے جب اس کے والد گھر سے آئے تو انہوں نے کہا کہ شادی کا خرچہ دو تو میں طلاق دو تو ادوں کا وہ نہ نہیں اور نہ ہی بچاؤ جماعت میں آؤں گا غلامی سے کہ زید طلاق بھی نہیں دے رہا ہے اور نہ ہی کہنے کو تیار ہے اور خلع کی صورت میں اتنے روپے مانگتا ہے جتنا لڑکی کا والد ادا نہیں کر سکتا تو اسی صورت میں والد نے شرع لڑکی کے بچات حاصل کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

الجواب صورت مسئلہ میں جس طرح بھی ہو سکے زید سے طلاق حاصل کی جائے اس کے علاوہ پٹکارے کی کوئی شکل نہیں اور جب کہ زید کی شوہر کی جانب سے ہے جیسا کہ سوال میں ظاہر

کیا گیا ہے کہ وہ حق نہایت نہیں اور اگر کہہ تو طلاق دینے کے لئے اسے رو بہ طلب کرنا طلاق نہیں۔ اور
 طلق پر اتنے روپے کا مالک نہ کرنا اور اگر پر رقت گراں ہو بہت بڑا ظلم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ
 مصر ص ۱۰۳ میں ہے ان کلمات الشوہر من قبل التزوج فلا یصل لہ من ذل شیء من العوض علی الخلع کذا
 فی التبعہ الخ۔ شوہر پر لازم ہے کہ بلا معاوضہ طلاق دے دے۔ اگر کہ ایسا نہ کرے تو سب سلمان اس کا
 بائیکاٹ کریں قال اللہ تعالیٰ واما فیہ الذل الشیطن فلا تعدد بعد الذل کمای مع القوم الظالمین بربک
 کما ۱۲) و هو طلق لعدم المصواب۔

ک
 جلال الدین احمد الامجدی
 ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ

مسئلہ از محمد نور علی پردہ خان موضع اہلردا پورٹ اٹکے واقع محج۔ ضلع بستی
 ہند نے اپنے شوہر سے طلق کیا لیکن ابھی تک طے شدہ رقم نہیں ادا کی اور دوسرے کے نکاح
 کر لیا تو یہ نکاح شرعاً معتد ہوگا کہ نہیں؟ و بیضا و جوا
الجواب ہر یکہ نفس طلق سے طلاق بائن پڑ جائی ہے عورت فواء اسی وقت
 مال ادا کرے یا کہ دونوں بعد اس کے دوسرے کے نکاح شرعاً معتد ہو گیا ہا یہ اولین مسئلہ باب الطلق
 میں ہے فاذا اخلت بزوجہ و قبح بالخلع فطلیقہ بائنہ و منہا الی۔ یعنی جب شوہر مال کے بدلے
 طلق کرے تو طلق کی وجہ سے عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گی اور اس کو مال دینا واجب ہوگا۔ خدا اس
 ظہری و العلم بالحق عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و علی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

ک
 جلال الدین احمد الامجدی
 یکم جمادی الاول ۱۳۸۴ھ

بَابُ الْعَيْنِ

عین کا بیان

مسئلہ از بر محمد بن مویز عن حماد بن عمار۔ قلع بقی

تقریباً پانچ سال پہلے ہند کی شاہی زمین کے ساتھ ہوئی اس دور بیان میں کئی بار ہندہ زحمت ہو گئی ہے
شوہر زمین کے پاس گئی۔ ہندہ کا بیان ہے کہ اس کا شوہر زمیندار ہے۔ تو دریافت طلب یہ بات ہے کہ ہندہ
طلاق حاصل کئے بغیر دوسرے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ بیسواؤ جرحا

الجواب۔ ہمارا حکم یہ ہے کہ اس کی محبت اگر ہمارے ساتھ نہ جائے
تو قاضی کے پاس ہو جی کہ نہ قاضی شوہر سے دریافت کئے اگر شوہر ہمارے ہونے کا اقرار کرے تو ملاقات
کے ایک سال کی جہت سے دہائی کے قبل کا زمانہ سب میں مذاقے کا بلکہ دہائی کے بعد ایک سال کی
مدت تک اسے تو اگر مال کے اندر شوہر نے ہمبستی کرنی تو محبت کا دعویٰ ساقط ہو جائے گا اور اگر ہمبستی
نہ کی اور محبت، جہاں کی خواہش ہو تو قاضی شوہر کو طلاق دینے کے لئے کہے اگر وہ طلاق دینے سے غبار دہ
قاضی تفریق کر دے تو دہائی کا فیصلہ اول جہت میں ہے اور اس وقت الحرام نہ جہاں فی القاضی وادعت
انہ عین طلبہ الفریقۃ فان القاضی فی ہر حال اصل الیہا لا یندر فیصل فان اقرار نہ فیصل اجلہ
سنۃ ۱۰۔ اور اسی میں ہے۔ ابتداء التاجیل من وقت الفیاضۃ کذا فی المحيط پیرای میں
ہے لایکون لهذا التاجیل الا عند قاضی مصر او مدینۃ فان اجلہ المراثۃ او اجلہ ضیمہ
القاضی لا یعتبر بطلان کذا فی فتاویٰ قاضی خاں احمد۔ اور جہاں قاضی شرع نہیں جیسے آج کل
ہندوستان تو وہاں صلح کا سب سے بڑا منی صحیح العقیدہ عالم دین جو مرجع فتاویٰ ہو قاضی شرع ہے
خکنا فی الحدیقۃ النذیبۃ۔ محبت مذکور شرعی طور پر چلکارا حاصل کئے بغیر دوسرے نکاح ہرگز نہیں

سرگتی و هویت اعلیٰ۔

بہارِ عربین احمد الامجدی

یکم ذی الحجه ۹۹

یکم ذی الحجه

از محمد سیاح مدد بیگ پوشت مدد ازار ضلع گنده (پوپی)

مذہب صاحبین پر اس قدر بڑی کافی چوبانے کہ۔ خدا خلاصہ مافی البکس النعمیۃ وهو سبحانه وتعالى اعلم
بالمصائب۔

جلال الدین احمد امجدی

۳۴۴۴۴۴۴۴

مسئلہ از سید خوشترابی سلم دارالعلوم رباتیہ علی گنج۔

کثیر فاطمہ کی شادی کو جوہر ہمارا مال ہوا شادی جوہر احمد کے ساتھ ہوئی۔ جوہر احمد بے ٹھیک تھا اس سے
بہت کم مال ہوا۔ جوہر احمد کے مال کو جوہر احمد کے مال کے برابر ہوا۔ جوہر احمد کے مال کو جوہر احمد کے مال کے برابر ہوا۔

یہی سیدی بایں کر تہہ کوئی کام کاج نہیں کرتا اور نہ کہنے کی امید ہے۔ اکثر لوگوں اور ملکوں کا علاج کافی
کر لیا گیا ہے۔ دماغ میں تھوڑی بڑی کرانے کے لئے کوئی فائدہ نہیں اور نہ امید ہے۔ لڑکی کسی بھی حال میں جانے
کو تیار نہیں ہے۔ اور لڑکا طلاق دینے کو تیار نہیں ہے۔ اب یہی حالت میں شرعی نقطہ نظر سے چلی لدا حاصل
کرنے کا راستہ کیا ہے۔ لڑکے کے باپ بھائی وغیرہ بھی طلاق دلا نہیں سکتے۔ اکثر و بیشتر شہرہ و کھوکھو
سارہ تسلیم ہے۔ جوہر دیکھو ہمارا چلی لڑکی غیر فاطمہ کو زمین پر چمک دے۔ ہاتھ لگوں نے اس کو پکڑ لیا اگر کوئی نہ پکڑا
تو لڑکی ختم ہو جاتی گیونکہ زمین پر پڑ جائے۔ لڑکی کی مانی کی گردن دبا دی تھی جس کی وجہ سے آٹھ دس
دن تک سوچیں رہی ہماری ٹانوی پھیری رہتی ہے کسی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کان ہوتا ہے آنکھوں میں بائیک
باریک دانے ہو جاتے ہیں کبھی کبھی لوگوں کو دانے لگتا ہے علاج پانچ سال سے زیادہ سے ہو رہا ہے
پھر بھی کوئی فائدہ نہیں۔

(خود) زمانہ کو دیکھتے ہوئے یہی اشریت اجازت دیتی ہے کہ لڑکی موجودہ کپڑوں کے ذریعہ نکاح
فرج کرا سکتی ہے یا نہیں۔ جب کہ لڑکا نہ طلاق دیتا ہے نہ بیوی کو خرچہ دیتا ہے اور اس کی حالت بھی ایسی ہے
جیسی کہ اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ لہذا شرعی نقطہ نظر سے مطلع کیا جائے۔

الجواب

مفت مسطورہ میں صحت حاکم شرع کے حضور کوئی کہے وہ
ثبوت جنون نے کہ روز تلاش سے ایک سال کامل کی صحت دے اگر اس صحت میں شوہر اچھا ہو گیا اچھا ہو گیا
اچھا ہو اور صحت نے پھر رجوع کیا اور حاکم کو ثابت ہو کہ شوہر جنون جنون ہے تو اب وہ صحت کو اختیار دینا

کہ پہلے اپنے شوہر کو اختیار کر لے یا اپنے نفس کو اگر بغیر بدلتے سے پہلے عورت نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا تو
اب ماک تفریق کر دے گا اس دفعہ عورت طلاق کی عدت بیٹھے عدت کے بعد جس سے نکاح جائز ہو نکاح
کو کہتے ہیں یہ اس صورت میں ہے کہ قاضی شرع کو جنوں ثابت ہو اور اس کا ملحق ہونا ثابت نہ ہوا۔ اور اگر مکمل
کو ثابت ہو جائے کہ واقعی بدلتے دوا لگنے لگتیں کہ یہ شخص مجنون ہے اور ازم نہیں ہو سکے جنوں اس کا ملحق
یعنی لازم و حتم ہے تو اب سال کی عدت نہ دے گا بلکہ نفی الفور عورت کو اختیار دے گا کہ شوہر کو اختیار کرے یا
اپنے نفس کو قیادگی یا کسی اور مرد اول بصری مانا ۴۴ میں ہے اذ کان بائعاً وجنونا وحرماً او جذا ام فلا
خیار لہا کذا فی الکافی قال محمد بن احمد بن محمد بن علی بن ابی شیبہ ان الجنون حاد ثابتاً علیہ منۃ کالعنفۃ ثم
یصلی الیہ ان بعد الطول اذ لا یبرأ من ان کان مطلقاً فہو کالمکمل و یجوز ان یخذل کذا فی الہدای القضا
بہر مال یہ تفریق ہے مکمل یا کم شرع نہیں ہو سکتی۔ جہاں قاضی شرع نہ ہو وہاں جو سنی صحیح القیادہ مرجع فتویٰ مسلم
طلعت بلہ جو ایسے امور میں ماک تفریق ہے کما نص فی الحدیث لا تنسی عن الامام العطاء بن محمد و انما
تھا و هو یجوز انہ اعلم۔

جلال الدین احمد لا الہدی
۳۳ جہادی الاولی ۱۹۹۳

مسئلہ از سید محمد علی حسینی تھادی رضوی جاکو ضلع مندر (ایم جی)

(۱) ہندہ کا شوہر ایک مفلوج ہو جان ہے شوہر سے طلاق حاصل کئے بغیر ہندہ کا نکاح ایک دوسرے
شخص سے کر دیا گیا۔ آیا یہ نکاح ہو گیا یا نہیں؟ (۲) ایک پیر صاحب اور خود سابقہ شری کیٹی نے مفلوج شوہر
کا نکاح طبع کر دیا۔ کیا نکاح طبع ہو گیا۔ (۳) ہندہ مذکورہ کا نکاح طبع قرار دے کر جب دوسری جگہ اس
کا نکاح کیا گیا تو اس مجلس نکاح میں شریک ہونے والوں انھیں نکاح سے راضی نہ بنے والوں پر شرعاً کیا
گناہ وارد ہوتا ہے۔ اور اب ان کو کیا کرنا چاہیئے؟

الجواب (۱) صورت مستقر میں نکاح مذکور نہیں ہوا (۲) مفلوج شوہر
کی عدت کو فتح نکاح کا اختیار نہیں اور اختیار العین میں ہے۔ لا یختار احد النکاحین حبیب الانحرار
فدحضام اور ہذا شریعت حصہ ہفتم ۱۱۱ میں ہے۔ اگر شوہر میں محبوب اور عین ہونے کے علاوہ اور کوئی
عیب ہے تو طبع کا اختیار نہیں ام مفسدات اور بعض صورتوں میں جو عدت کو طبع کا اختیار ہے تو اس کے
لئے عدت کے قاضی شریعہ اور جہاں قاضی شرع نہ ہو وہاں ضلع کا سب سے بڑا عالم سنی صحیح عقیدہ مستند

حقن مقلی اس کے قائم مقام ہوگا کسی پیر یا خود ساختہ نام نہاد شری کی کسی کو کسی صورت میں قح نکاح کا امتیاز
 نہیں تھا وئی رضویہ چارم ۱۳۹۵ھ پر مدینہ منورہ سے بے اخلاص انھما من سلطان ذی کفایت
 فالامور مملکت الی الصالحین وینہم الامۃ المرجوع الیہم وھم یرون ولات فاذنہم جندھم علی
 واحد استعقل کل قطر یا اتباع علمائہ فان کثروا فالقیع اعلمھم فان استوداوا فربما بینہم ھو
 تعالیٰ اعلم۔ (۳) ہندو کے نکاح کو قح قرار دے کر دوسری جگہ نکاح کرنے والے مجلس نکاح میں شرکت
 کرنے والے اور اس نکاح سے راضی رہنے والے سب لوگ سخت گنہگار لائق مذہب تبار ہیں ان پر علانیہ
 توبہ واستغفار کرنا اور نکاح مذکور کے ناجائز ہونے کا اعلان عام کرنا واجب اور لازم ہے وھو سہانہ
 فصل الیہ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی
 تہ

۱۲۰۹ھ

مسئلہ اگر کوثر میں چوک بازار سیوان (دہراد)

ہندہ کا نکاح نہیں ہوا۔ ہندو نے نزدیک کے ساتھ تک جنگ پانچ سال تک ازدواجی زندگی گزار لی
 اب ہندو کا طوطا ہوا کہ نزدیک کو لڑکا مرض ہے تو ہندو کے گھر والے اور ہندو نہیں چاہتی کہ ساتھ رہے لہذا یہ
 طلاق نہیں دے رہا ہے مایہ صحت میں شریعت طہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب نزدیک بیوی ہندو بغیر طلاق حاصل کئے دوسرے سے نکاح ہو کر
 نہیں کر سکتی قادیانی عالمگیری جلد اول صفحہ ۳۷۷ میں ہے اذا کان بالہندو ج نیز ص اد ج ذام فلا
 یحیاتر لھا کذا فی الکافی ام ملخصا۔ دھو تعالیٰ اعلم بالاموال۔

جمال احمد غاں رضوی
 تہ

۱۲۰۹ھ

مسئلہ ازموافقہ من ہر یا خرد و سوت پوند پوند من گور کھیر

ہندہ کی شادی عمر چار سال نزدیک کے ساتھ ہوئی چار ماہ بعد ہندو کے والد اور والدہ کو معلوم ہوا کہ نزدیک
 کے گھر والوں کو بڑا کم عائد ہے اب ہندو بالغ ہو چکی ہے اور سسرال جانے سے انکار کرتی ہے ہندو
 سسر والدین مرض کی جانکاری کے بعد ہی سے اس کو شش میں سہے کہ نزدیک طلاق دیدے لیکن نزدیک طلاق
 دینے کے لیے تیار نہیں ہوا اب ہندو نزدیک سے طلاق لے بغیر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب صورت مسئلہ میں چندہ زید سے طلاق حاصل کئے بغیر شرعاً دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ و اللہ اعلم۔

جلال الدین احمد کادوری
۱۲۸۳ھ ذی القعدة ۱۲۸۳ھ

مسئلہ از عبدالحق سہری دوسرا بیع خلع بستی مقبول احمد ولد ابو کا نکاح اسراف النساء کے ساتھ چوتھا نکاح کے بعد مقبول احمد بیع ہو گیا اس سے بغیر طلاق لئے ہوئے اسراف النساء کا نکاح چڑھا دیا گیا دریافت طلب یہ ہے کہ اسراف النساء کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب مقبول احمد جب تک اسراف النساء کو طلاق نہ دے اس وقت تک اسراف النساء کا نکاح کسی دوسرے سے ہرگز نہیں ہو سکتا لہذا اسراف النساء کا یہ نیا نکاح شرطاً باطل ہے۔ و اللہ اعلم۔

جلال الدین احمد دہلوی

مسئلہ از عبدالحق سہری دوسرا بیع خلع بستی زہیدہ کی شادی خالد سے ہوئی زہیدہ جب رخصت ہو کر خالد کے یہاں گئی تو اس کو معلوم ہوا کہ خالد کا سفید دماغ کی بیماری ہے لہذا زہیدہ نے خالد سے نکاح خلع کر کے یہاں سے نکاح کر کے اس کا باپ بھی اسے خالد کے یہاں نہیں پھرنا چاہتا۔ تو زہیدہ اس صورت میں خالد سے اپنا نکاح فسخ کر کے یا کوئی بے طلاق حاصل کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب صورت مسئلہ میں اپنے نکاح کے فسخ کرنے کا زہیدہ کو اختیار نہیں۔ جیسا کہ قاضی مالکیری طراز اول فرماتے ہیں۔ لہذا نکاح خلع جو نکاح ہے جس کو خلع یا خلعاً نکاح کہتے ہیں اور طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ عورت کو۔ قرآن مجید پانچواں سورہ اہل ابی ہے۔ **مَنْ مَلَكَ** اور طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ عورت کو۔ لہذا خود شوہر طلاق دے یا عورت کے ساتھ طلاق دے تو زہیدہ اس کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ خدا اعلم۔ و اللہ اعلم۔

جلال الدین احمد کادوری

فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے اس کا کلام کسی سے ہرگز نہ ہو گا۔ انہیں اس شخصیت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر
فرماتے ہیں کہ اس کے مذہب میں وہ نکاح نہیں کر سکتی جب تک شوہر کی عمر سے عشر سال گزر کر اس کی موت کا
حکم نہ دیا جائے اس وقت وہ بدعت و فحش نکاح کر سکتی ہے مذہب امام احمد کا بھی ہے اور اسی طرف
امام شافعی کے رجوع فرمائی۔ امام مالک کی پیروی میں فرماتے ہیں وہ اس کے کم ہونے کے دن سے نہیں
بلکہ قاضی کے یہاں مراجعہ کے دن سے خود امام مالک نے کتاب مدونہ میں تصریح فرمائی کہ مراجعہ سے
پہلے اگرچہ بیس برس گزر چکے ہوں ان کا قیام نہیں (نکاح و زانیہ میں بدلہ نعمت) اور یہاں سلطان اسلام
واقعی شرع نہ ہوں یہاں اہل کتاب سے جو شافعی مسلک اختیار کیا ہے اس کا قائم مقام ہے نہ کہ یہاں
کے پہلے اس کے بنیادیت۔ حدیث مذہبہ مطلوبہ مصرعہ اول میں ہے اخلا الخلفاء من سلطان
فی کفایتہ فالاحمد و مولانا ابی الامام السجود الیہم ویسروا ولا یفادعس
جسہم علی ولحدہ استقلال کل قطر ہاتباع علماہ فان کثر ذلک یطبع علیہم فان استووا اقرع
بینہما م۔ وھو تعالیٰ ورسولہ الان علی اجل جلالہ وعلی الخوف تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدين احمد لايقدي عليه
مرمر الحرام

مرکز الحرام ۱۳۸۰

مسئلہ از جیل احمدیہ کلونی مقام بھمبر ضلع بستی
ہندہ کا شوہر تقریباً بیس برس سے گم ہے اس کی موت خدائی کا کچھ پہ نہیں ہے تو ہندو درج
سے نکاح کیا چاہتی ہے اس کے لئے شرعی احکام سے بیسواؤ جو رہا

الجواب بعون المظفر الوهاب جس گمشدہ مرد کی موت و زندگی کا مال معلوم نہ ہو وہ مفقود الخیر ہے مفقود کی بیوی کے لئے مذہب عینی میں یہ حکم ہے کہ وہ اپنے شوہر کی عمر قتلے سال جوئے تک انتظار کرے اور امام ابن پیام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ تحریر ہے کہ شوہر کو اگر ستر سال ہونے تک انتظار کرے فقوہ علیہ السلام اعمامنا احقہ باین المائتین الی سبعین موقوف غفلت طبعہ مفقود کی عورت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر عمل کی یہ نصت ہے ان کے مذہب کے مطابق مفقود کی عورت طلاق کے سب سے بڑے سنی صحیح عقیدہ عالم کے حضور فرج لیں کہ وہ عورتی کہے وہ عالم اس کا درویشی میں کہہ کر مال کی مدت مقرر کرے۔ اگر مفقود کی عورت نے کسی عالم کے حضور فرج

نکاح کا دعویٰ نہ کیا اور طوٹتہ چار سال انتظار کرتی رہی تو بعدت حساب میں شمار نہ ہوگی بلکہ دعویٰ کے بعد
 چار سال تک عدالت درکار ہے اس عدالت میں اس کے شوہر کی موت و زندگی معلوم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں
 جب یہ مدت گزر جائے اور اس کے شوہر کی موت و زندگی نہ معلوم ہو سکے تو وہ عدالت اسی عالم کے حضور مستحق
 پیش کرے اس وقت وہ عالم اس کے شوہر پر موت کا حکم کرے گا پھر عدالت عدالت وفات گزار کر جس سے صحیح
 البقیہ سے پہلے نکاح کر سکتی ہے اس کے پہلے اس کا نکاح کسی سے ہرگز جائز نہیں و اللہ تعالیٰ مدد دے

جلال الدین احمد لاہوری

۱۹۸۰ء

۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

(نوٹ) عدالت مذکورہ نے اپنا دعویٰ ۲۲ محرم ۱۴۱۵ھ کو حضرت شیخ العلماء علامہ غلام جیلانی صاحب
 شیخ الحدیث کے سامنے پیش کیا حضرت نے اس کا دعویٰ سن کر شوہر کے انتظار و تلاش کے لئے چار سال
 کی مدت مقرر فرمادی ہے۔

جلال الدین احمد لاہوری

۲۲ محرم ۱۴۱۵ھ

چاند برس سے زیادہ انتظار کر کے اور شوہر کی تلاش کے بعد حکم شریعہ کے مطابق مستغنیہ نے میرے
 روبرو اپنا معاملہ پیش کیا اللہ میں نے ماضی کے تمام کاغذات فتاویٰ اور اخباری نوٹوں کا معائنہ کر کے آج
 بتا دیجئے ۲۳ سوال ۱۴۱۵ھ ۱۸ بجے ۵۰ منٹ کے وقت دن میں مفتی داؤد العلوم فیض الرسول حضرت مولانا مفتی
 جلال الدین احمد امجدی صاحب قبلہ مظلہ العالی و مولوی سرساج احمد صاحب ساکن بھیراکی موجودگی میں ان کے
 شرع بحیثیت قاضی مستغنیہ کو یہ فیصلہ سنایا کہ اس کے شوہر کا انتقال ہو چکا اور تو بیوہ ہو چکی اب طہر پر لازم
 ہے کہ یکم ذیقعدہ ۱۴۱۵ھ سے دس ربیع الاول ۱۴۱۶ھ تک چار بیسے دس دن عدالت وفات گزارے
 اس کے بعد تو کسی شخص سے اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط و اللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمصطفیٰ الاعظمیٰ مفتی مد

۲۳ سوال ۱۴۱۵ھ

بَابُ الْعِدَّةِ

عدت کا بیان

مسئلہ از محمد بن یونس ثعلبیؒ ہوا ضلع کوئٹہ

ہندہ کا نکاح باپ کی ولایت سے پہلے میں نیکہ کے ساتھ ہوا۔ ہندہ کی رخصتی نہیں ہوئی اور نہ کسرال
آئی تھی اور بکر کے ساتھ فرار ہو گئی تا جاکہ محل سے بچہ پیدا ہوا۔ نیکہ نے بچہ پیدا ہونے پر طلاق دے دی تو کیا
ہندہ طلاق دینے پر فوراً نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب ہندہ عدت گناہ سے بغیر دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اور عدت
ہو کہ ایسی عدت کی عدت طلاق کے بعد تین یا چار ماہ تک یا اس سے زیادہ عیس
آئیں۔ سورۃ بقرہ ۲۴۰ میں ہے: وَالْمَلَاطِ بِتَرْصُصٍ بَاخِصَّةٍ ثَلَاثًا قَرَوًا۔ ہذا لہذا عدت ہی وہ معلوم
بالصواب۔

جلال الدین احمد امجدی
تبہ

۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

مسئلہ از محمد بن یونس ثعلبیؒ فی الزمبول براؤن شریف۔ ضلع بسوی

ہندہ کی خادی نیکہ کے ساتھ ہوئی۔ ہندہ نیکہ کے یہاں رخصت ہو کر گئی اور دو دنوں میں طہت نہ نہائی
ہوئی۔ ہندہ کا ایک دوسرے شخص سے ناجائز شوق ہو گیا ہندہ کو محل ظاہر ہوا تو نیکہ نے طلاق دے دی۔ اب
عدیافت طلب یہ امر ہے کہ محل کی حالت میں ہندہ کا دوسرے سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب صورت مستقر میں بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہندہ کا دوسرے سے نکاح
کرنا ہرگز ناجائز نہیں اس لئے کہ اس کی عدت وضع محل ہے جس کا پلاؤ ۲۸، سورۃ طلاق میں ہے: وَلِلنِّسَاءِ
الْأَمْوَالُ الَّتِي لھنَّ مِنْ بَيْنِھِمْ مَحَلَّةً لَّھُمْ۔ وہو محلی لظہر۔
جلال الدین احمد امجدی
۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

مسئلہ از مطہ الرحمن مطہر و ابوالعلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی

ہندہ کی شادی بکر سے ہوئی کچھ دن بعد بکر بھگور چلا گیا۔ بکر کے پتہ نہ ہونے کے باوجود ہندہ ہائی کورٹ سے طلاق کے کوہ سے ٹھہرے شادی کر لی۔ اور دوسرے شخص سے تین لڑکے ہیں تقریباً ۱۲ سال کے بعد بکر واپس آیا۔ تو ہندہ شوہر اول سے طلاق حاصل کر کے والدین کے یہاں عدت گزارنا چاہتی ہے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ ہندہ کے والدین ہندہ اور اس کے بچوں کے ساتھ تعلق قائم رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور مذکورہ بلا لگانہ کے اور تکلیف سے ہندہ پر کیا حکم ملتا ہوتا ہے؟

الجواب

کہ پانچ ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے لا تغیر جوہن من بیوتہن ولا یغیر جن ایلا ایساتین بظاہر حاشۃ مبیینۃ۔ یعنی طلاق والی عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر جب کہ وہ گلی ہوئی بنے حیاتی کریں۔ ہاں اگر طلاق ہوتی یا منقطع کی عدت ہو اور شوہر فاسق ہو اور کوئی وہاں ایسا نہ ہو کہ اگر اس کی نیت بد ہو تو تک کے۔ ایسی حالت میں البتہ مکان بنے کا حکم ہے۔ کورٹ سے طلاق کے کر دوسرے سے شادی کر کے ہندہ حرام بکری میں مبتلا رہی جس کے سبب وہ سخت لگتا ہوئی اس پر لازم ہے کہ طانیہ تو بد و استغفار کرے اس کے بعد ہندہ کے والدین اس کے ساتھ تعلق رکھیں۔ اور ہندہ کو چاہیے کہ وہ فرائض پابندی کرے۔ نیز یہ یاد ضرورت و قرآن خوانی کرے۔ خرابو سائن کو کھانا کھائے۔ اور بیوی میں لونا دھانی کرے کہ یہ چیزیں بھولے تو بد میں معاویہ و معد کار ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ ومن تاب و عمل صالحا فلنعم العابد انما اظہر من ہا (پہل ۳) وهو سبحانه اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی
ہمدانی المقتدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ از نور الدین سیوراء ضلع بستی

شاہرہ کی شادی بکر کے ساتھ ہوئی۔ اور شاہرہ پہلی بار رخصت ہو کر بکر کے گھر گئی لیکن بکر اور شاہرہ کے کسی بات میں متن بنی ہوئے پر بکر نے شاہرہ کو بغیر طلاق اپنے مکان سے نکال دیا اور شاہرہ دو برس تک کسی صحبت سے گزارا وقت کر کے زید کے پاس چلی گئی۔ زید کے گھر میں شاہرہ کے ایک بچہ پیدا ہو کر مر گیا پھر اس کے پہلے شوہر نے تحریری طلاق دی تو زید شاہرہ سے کب نکاح کر سکتا ہے؟

الجواب اگر واقعی بکرتے شاکرہ کو طلاق دے دی ہے تو وہ مدت گزرنے کے بعد نہی سے نکاح کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں۔ اور واضح ہو کہ طلاق کے وقت اگر شاکرہ حاملہ نہ ہو تو تا وقتیکہ وہ آئندہ ۵ سالہ نہ ہو جائے اس کی مدت تین عین ہے پہلے تین عین تین ماہ تین سال یا تین سال میں آئیں۔ وهو اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لاجپوری رحمہ اللہ

مسئلہ از محمد وکیل ساکن بھٹہ ضلع بستی

زینب اور میمونہ دو لڑکی ہیں زینب کی شادی محمود کے ساتھ ہو چکی ہے۔ انہما میں رات کے وقت محمود نے میمونہ کو اپنی بیوی سمجھ کر دینی کر لیا سب دلیافت طلب یہ امر ہے کہ زینب محمود کے نکاح میں ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کے ساتھ محمود کوئی کر ملک ہے کہ نہیں؟

الجواب زینب محمود کے نکاح میں باقی ہے اور میمونہ پر ولی بالشہبہ کی مدت لازم ہے۔ لہذا تا وقتیکہ میمونہ ولی بالشہبہ کی مدت سے نہ نکلے محمود کو اپنی بیوی کو ہاتھ لگانا حرام ہے لہذا البصیحہ میں الحاح ہم عدت۔ جب میمونہ کی مدت ختم ہو جائے گی تو زینب محمود کے لئے بدستور طلاق ہو جائے گی۔ پھر الراقی جلد سوم حلالہ میں ہے لود علی انخت امر الخ بشبهة تخرم علیہا مائت مالم تنقض عدت ذات الشبهة ام۔ وهو تعالى اعلم

جلال الدین احمد لاجپوری رحمہ اللہ

حد جیب الحجب ۳۴۸

مسئلہ از محمد علی ساکن پورہ ضلع بستی

زید ہندہ کو بغیر طلاق بھاگ لایا سال بھر سے ناکہ حرم کاری کرتا رہا تو کچھ بھی ہوا نہ بعد شوہر اول نے طلاق دے دی طلاق کے بعد سب سوم کے اندر ہی ایک صاحب نے زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ کر دیا اگر کوئی صورت جواز کی ہو تو تحریر فرمائیں ورنہ جو حکم شرع چوبیان فرمائیں؟

الجواب صورت مسئلہ میں جب کہ کچھ پید ہونے کے بعد شوہر اول نے طلاق دی تو تا وقتیکہ وہ سن یا اس کو نہ پیونچ جائے یعنی ۵ سالہ نہ ہو جائے اس کی مدت تین عین ہے خواہ تین عین تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں چارہ دوم رکوع اور میں ہے والی الخ تین عین تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں چارہ دوم رکوع اور میں ہے والی الخ تین عین تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں چارہ دوم رکوع اور میں ہے والی الخ

سے اگر جان بوجھ کر ایسا نکاح پڑھایا تو اس پر طلاق تو سب سے مستغفار کرنا لازم ہے اور وہ نکاح مذکور کے ناجائز
 ہونے کا اعلان عام کرے اور نکاح نامہ پیر بھی واپس کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو تمام مسلمان اس کا بھی بائیکاٹ
 کریں۔ وھو متعلق العلماء۔

جلال الدین احمد امجدی

مسئلہ از رمضان علی را چند خورد و برگہی پختہ بود منوع گوار کیجود
 مائدے اپنی بیوی ہندہ کو گھر سے نکال دیا۔ ہندہ قریب ایک سال تک اپنے بیکہ بی بی اس کے بعد
 بغیر طلاق حاصل کئے وہ محمود کے ساتھ چلی گئی قریب ۲۰ سال سے ہندہ محمود کے ساتھ رہتی ہے اور اس
 سے ناجائز تعلق بھی ہے۔ آج سات ماہ پہلے مائدے ہندہ کو طلاق دے دی۔ محمود پر زوری سے سختی کی
 اب وہ چاہتا ہے کہ ہندہ سے نکاح کر لے۔ اسی صورت میں ہندہ کا نکاح خود بخود ہو سکتا ہے یا اب سے دست
 کشا زنی ہے گی؟ ویسا حکم پورا کر کے کم فورا جواب سے فرمائیے۔

الجواب صورت مذکورہ میں ہندہ بغیر مدت گذارے محمود سے نکاح نہیں
 کر سکتی۔ لہذا اگر وہ طلاق کے وقت مائدہ تھی تو بعد منوع محل نکاح کر سکتی ہے۔ پارہ ۱۸۱۱ مائدہ طلاق میں
 ہے واولا حق الاحمال اجماعاً ایضاً منصوص ہے۔ اور اگر طلاق کے وقت مائدہ تھی تو اس وقت
 سے تین مہینے آنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے خواہ تین مہینے یا تین ماہ تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں
 یا نہ دوم ذکر کیا گیا ہے والمطلقات یتزوون بانفسھن ثلاثۃ قمریہ۔ اور عوام میں جو مشہور ہے
 کہ طلاق والی عورت کی مدت تین مہینے تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے جس کی بشریت میں
 کوئی اصل نہیں۔ وھو متعلق العلماء۔

جلال الدین احمد امجدی

۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۹ھ

مسئلہ از فیض اللہ موضع گوار ضلع بستی
 پانچو ساکن گوار ضلع بستی ایک منکوحہ عورت کو بگایا کچھ دنوں کے بعد عورت کو لڑکا پیدا ہوا اس
 کے بعد عورت کے خواہر اول نے طلاق دے دی دریافت طلب یہ امر ہے کیا پانچو اس عورت سے
 نکاح کب جائز ہوگا؟ اور پانچو کے اوپر کوئی کفانہ لگا ہوگا یا نہیں؟
الجواب صورت مذکورہ میں پانچو پر شرعاً کوئی کفانہ واجب نہیں لیکن پانچو

نہ ادا اس صورت کو ملائیہ تو یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا اس سے زیادہ بیکار کی کہنے کی تلقین کی جائے ادا کیا کہ وہ اس سے اس طرح انگ کر دیا جائے کہ وہ آپس میں سیال بیوی کے خطرات ہرگز ہرگز قائم رکھیں ہر جب حد تک ختم ہو جائے تیس اس صورت کو ملائیہ کے بعد عین جیسے آیتیں چاہتے تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں تو اس کے بعد پھر اس صورت سے نکاح کا پانچواں اور تین سو ہوا کرتے تھے پہلے نکاح ہرگز ہرگز جائز نہ ہو گا کہ نہ ان کی کتاب اللہ ص ۱۰۰ و اللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد اعلمی

جلال الدین احمد لاهوری

مهرج الاول ۱۳۵۹

مسلمہ از منشی رضا گورداد انتر ضلع پرتاب محلہ

سماۃ از یونان و صمد ڈھائی جن سال سے بڑھ چکی اس لئے اپنا دوسرا کارِ زندگی سے کر لیا تاکہ اس سے پہلے
 وہاں تک زندگی نہ کرے کہ وہاں پہنچے تو وہاں سے اپنے شوہر زندگی سے ملائے لے کر انہیں دین کر لے
 سے تیسرا کارِ زندگی کر لیا یہ تیسرا کارِ زندگی کا تو نہیں ہے؟

[illegible]

جلال الدین احمد انجمی
معارف مجرب المصنف ۱۳۸۵ھ

ایک صورت کا تاج ہو گا مگر تختی سے پہلے مٹی شوہر نے جماعت اور غلوٹ سے پہلے طلاق دیدی
اس صورت کے لئے مدت ہے یا نہیں ؟

الجواب صورت مسئلہ میں حکومت غیر ملت گذارے دوسرے نکاح کر سکتی ہے قرآن پاک میں ہے اذ انکست ولو نكحت شرط طلاق ومن قبل من غسوهن فما انکسر علیهن من علقہ تعدد نہایت جتنی بات غور و فکر سے نکاح کرو پھر مباشرت کرنے سے پہلے ان کو طلاق دے دو تو ان کو رتوں پر عدت نہیں (پت ۳۷) لہذا فیروز خور مطلقہ اگر چاہے تو بعد طلاق فوراً نکاح کر سکتی ہے۔ شرعاً کوئی گناہ نہیں دھوئے تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الاجیری

مسئلہ اگر کوہ کپور مرسلہ محمد سلیمان

حمیدہ بیگم کا نکاح زید سے ہوا کچھ ہی روز کے بعد زید کا انتقال ہو گیا۔ پھر کچھ لوگوں نے پاہی عدت کے اندر ہی حمیدہ بیگم کا نکاح بکر کے ساتھ ہو جانے پر نچر نکاح چڑھانے کے لئے مولوی صاحب بلانے گئے مگر وہ مولوی صاحب کو معلوم ہوا کہ حمیدہ بیگم کی عدت پوری نہیں ہوئی ہے تو انھوں نے نکاح چڑھانے سے انکار کر دیا اس بات پر حمیدہ بیگم کے برادر ہی میں سے دو آدمیوں نے انگریزوں کے ساتھ گواہی دی کہ حمیدہ بیگم کی عدت پوری ہو چکی ہے اس پر برادر ہی کے سب لوگوں نے بے ہوشی سے حمیدہ بیگم کے گھر والوں نے بھی اس کی تائید کی تو مولوی صاحب نے حمیدہ بیگم کا نکاح بکر کے ساتھ چڑھ دیا تو اب دیانت طلب یہاں ہے کہ شرعاً نکاح ہوا یا نہیں؟

الجواب حمیدہ بیگم زید کے انتقال کے وقت حاملہ تھی تو اس کی عدت وضع حمل ہے قرآن مجید پاہ ۲۸ رکوع ۴۸ میں ہے واولات لا حلال لہن ان یصلن حملہن جس کا ظاہر یہ ہے کہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔ اور اگر شوہر کی موت کے وقت حاملہ نہ تھی تو اس کی عدت پانچ ماہ و عشر روز ہے جیسا کہ پاہ ۱۲ رکوع ۱۴ میں ہے والذین یوفون منکم وہ ذہود انہو ا جائیز حسن بانفسہن اس حدیث مشہورہ عشرۃ الذین یولون تم میں سے مرہائیں اور عورتوں کو چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ و دس دن دوسرا نکاح کرنے سے رکھیں۔ لہذا حمیدہ بیگم کے اگر عدت ختم ہونے سے پہلے دوسرا نکاح بکر کے ساتھ کر لیا تو وہ شرعاً ناجائز ہے اور اس حدیث میں جن لوگوں نے ختم عدت کی جھوٹی گواہی دی وہ لوگوں کے ساتھ علانیہ کو بی کریں اور نکاح خواہ مولوی نکاح مذکور کے ناجائز ہونے

کا امن وام کرے۔ اور تیرہ بجے کے ساتھ میاں بیوی کے تعلقات ہرگز قائم نہ کسے ورنہ دونوں دین
 و دنیا میں دوسرا دوسرے کا قاتل قرار دیا جائے گا۔ اگر اس حکم شری کے معلوم ہونے سے پہلے
 دونوں میاں بیوی کے تعلقات قائم کر کے قاتل ہرگز ایک دوسرے کے قریب نہ جائیں اور دونوں ملکیہ
 قویہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین محمد لاہوری
 ۱۱/ محرم الحرام ۱۲۸۲ھ

مسئلہ از مدعی علی قصبہ دلائی گنج ضلع فیض آباد

تقدیر النعام کے شوہر کا انتقال ہو گیا جس روز انتقال ہوا اسی روز موت کے پہلے فیض آباد میں
 کے جلائیوں میں افلا یا اور چاندی کے دن کی موت گوارا کر کے ملکی دوسرے طور سے گوارا کر کے النعام
 نے جو نکاح کیا ہے اس کو کچھ لوگ خدا بتاتے ہیں۔ اس لئے کہ جس حد موت پانچ سو دلوں ہے اس کو نکاح
 دیکر تھا ان کے دل میں برائی کو چھاندیں۔ برائی کا چھاند لینا حکم شریعت کیسا ہے اور نکاح کا فائدہ
 ہو اگر نہیں جواب سے مطلع فرمائیں۔ قصبہ حاد بیجا

الجواب

التمہ و ہدایۃ الحق و العصب صورت مسئلہ میں تقدیر النعام
 پر چار سو دن حد گذرنا فرض ہے۔ یہاں کہ قرآن حکیم میں پندرہ سال کا رشتہ ہے۔ حال میں یہ خود
 مسئلہ دین و دنیا کا ہے۔ اس لئے کہ رشتہ اشہد و عشا یعنی تم میں جو رشتہ اور بیواں بچوں میں
 وہ چار سو دن اپنے آپ کو دے دیں (پت ع ۱۳) پھر جو نکاح اس نے حد گذرے سے پہلے
 نکاح کیا اس نکاح کا یہ نکاح جائز نہیں۔ اس پر تو برکتا فرض ہے اور اس دوسرے شوہر سے جدا ہونا
 لازم ہے۔ بہار شریعت حصہ ششم مسئلہ پہلے اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور ملک
 ہے دھرم کا خوف و خطر سماجی کستے اور ان پر اصرار کرتے اور کوئی شخص کسے تو بار نہیں آتے اگر مسلمان
 مشتاق ہو کر یہی چیزیں جو برکتا ہیں جن سے عبرت ہو اور یہ بے باکی اور برکت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت
 صاحب فاضل ہو گا۔ اسے شریعت کی زبان میں تحریر کئے ہیں۔ اور بہار شریعت حصہ ششم مسئلہ پہلے
 کی بعض صورتیں یہ ہیں قید کرنا کہ کوٹھے پرانا، گوشالی کرنا، دانٹا ترشونی سے ان کی طرف ہنسنا، انکر کرنا،
 تقریباً مال یعنی جبراً لینا جائز نہیں اور مالگیری جلدی مسئلہ پہلے دیکھو نہ واحد من المسلمین اخذ
 مال اخذ بغیر موجب شہادی۔ کسی مسلمان کو کسی مسلمان کا مال بغیر کسی وجہ شری کے لینا جائز نہیں۔ پنجاب

میں بھی بعض تو میں بعض جگہ برائے ہی ہیں انہیں اس سے بڑا ناچاہئے (بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۱۵) عورت
مستولی میں تعدیر لٹا کر کے والدین سے ان کے برادری کا حرام نہ لینا ان کے شرع جائز نہیں اور جو لوگ
کہتے ہیں کہ حرام نہ دینا چاہئے وہ غلط کہتے ہیں۔ ہذا ما عندی والعلومہ بالعق عند المولی تعالیٰ دوسرے
المولیٰ جل وعلا مولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم محمد الیاس خاں ماکہ لاؤنگوکی

۲۳ صفر ۱۳۴۰ھ

مسئلہ از مولوی فخری احمد

(۱) ایک شخص ایک عورت کو بھگایا اس کا شوہر موجود ہے مگر بغیر طلاق کے بچے وہاں رکھا اور وہ تعلقات
نہ ہونا چاہئے تھا وہ قائم رہا ایک لڑکا بھی پیدا ہوا اس کے بعد اس عورت کے شوہر نے کوشش کے بعد طلاق دیا
طلاق نامہ ملنے کے بعد وہ عورت اسی گھر میں رہی اور عورت پوری کی پوری ایک مولوی نے اس کا نکاح چڑھا دیا
کے وقت عورت حاملہ تھی وہ بچہ بھی مٹی میں ملتا تھا تاہم یہی وہاں اب ایسی عورت میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں
اس شخص کے لئے جو اتنے دنوں تک ناجائز تعلق رکھا پھر ایک ہی جگہ رہ کر کیسے صحت پوری کی اس کی شریعت
ہے یا بغیر کفارہ کیسے نکاح ہو گیا یا دوسرے جگہ ناجائز تعلق بھی ہو چکا ہے اور ایسے مولوی پر جس نے نکاح
چڑھا کیا حکم صادر فرماتے ہیں طلاق کے نام اور اس بچے کا کیا شرع ہو گا اس کے لئے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ فقط
(۲) ایک شخص عورت بھگایا شوہر زندہ ہے عورت نکاح کے بعد باپ ہے جب بھڑائی سے بھڑک
گیا تو دوسرے صاحب کسی عورت سے طلاق نامہ لیا اور ایک جگہ رہ کر عورت پوری کی ادا اسی مولوی نے جو نکاح
نکاح چڑھا دیا ہے اسی نے اس کا بھی نکاح چڑھا بغیر کفارہ کے کیسے نکاح ہوا یا ماکہ طلاق نامہ صحیح ہے مگر
اتنے دنوں تک ناجائز تعلق رہا اس کا کیا فیصلہ ہے حکم صادر فرمائیں تاکہ اس پر عمل قائم ہو سکے۔
صحت کی جو شرطیں ہیں اس کو حوالہ دے کر کہیں کہیں میں سمجھنے میں قادر ہوں کہ ایک جگہ رہ کر کیسے صحت پوری
ہو سکتی ہے۔ فقط

الجواب

(۱) عورت مذکورہ اگر طلاق کے وقت حاملہ تھی یا طلاق کے بعد مین
ماہواری آنے سے پہلے طلاق ہوئی تو اس کی صحت وضع عمل یعنی پھر پید کرنا ہے اس عورت میں بھی پید
ہونے سے پہلے نکاح نہیں ہوا نکاح چڑھنے والا مولوی جس کے دن مسجد میں مسلمانوں کے سامنے ملائین
تہبہ واستغفار کرے اور نکاح غلط کر کے نہ ہونے کا اعلان عام کرے اور عورت مذکورہ کو طلاق کے بعد مین

ماہواری آتی اس کے بعد حمل ہوا قحالت حمل میں نکاح ہو گیا۔

(ج) اگر حکومت اسلامی چوتی تو محبت و مروت آپس میں تاجا و تعلق رکھتے تھے سخت سزا دی جاتی۔
 نہ نہ موجودہ میں حکم یہ ہے کہ دونوں طائفہ توبہ و استغفار کریں۔ ان لوگوں سے تادان یعنی ڈاکٹر کفارہ کے نام
 سے کچھ رقم لینا جائز نہیں۔ ان تصنیف و تصانیف منسوخ و المصلح علی المنسوخ حرام ہیں ان دونوں کو فزادہ
 پڑھنے کی تاکید نہ جائے اور قرآن خوانی ایسا دشریت کہے ہیں غریب و مسکین مسعود و مسکینہ لیا دے کہنے کی
 تلقین کی جائے زبردستی نہ کی جائے۔ زمانہ صحت میں عورت کا کسی مرد سے ناجائز تعلق نہ کرنا حرام سخت مجرم ہے
 لیکن صحت کا وقت گذر کر یہ صحت ختم ہو جائے گی۔ (۲) نکاح مذکور اگر صحت کے بعد ہوا تو منصف ہو گیا
 نہ کہ شرع نے کوئی کفارہ نہیں مقرر کیا ہے دونوں طائفہ توبہ و استغفار کریں نماز کی پابندی کریں اور
 قرآن خوانی میلاد شریف وغیرہ کا ذکر کریں کہ ان الفضائل یذہب عن السيئات۔ هذا ما عندی والصلو
 بالحق عند استغفار من سولہ جلیل جلالتہ و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری
 ۱۸ رخیال ۱۳۸۳ھ

مسئلہ اربعہ

نہینے اپنی بیوی نہیجہ کو طلاق بائن دے دی۔ عرو نے دس دین کے بعد نہیجہ کو نکاح نہیجہ کے
 ساتھ شریعتاً تو ایسی صحت میں عرو کے لئے اور گواہ کیل اور نکاح کی فعل میں شرکت کرنے والے کے
 لئے شریعت کیا حکم رکھتا ہے؟ نہیجہ نے اپنی بیوی فاطمہ کو طلاق مطلقہ دے دی۔ عرو نے دس دین کے
 بعد فاطمہ کا نکاح نہیجہ کے ساتھ شریعتاً تو ایسی صحت میں عرو گواہ کیل اور نکاح کی فعل میں شرکت
 کرنے والوں کے لئے شریعت کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب۔ بحون المصنف الوہاب زید اگر اپنی بیوی نہیجہ کو ایک یا دو طلاق
 بائن دی پھر نہیجہ نے صحت گفدے سے پہلے نہیجہ سے دوبارہ نکاح کر لیا تو اس میں شرعاً کوئی تہا ہے
 جس لامیصل المزوج کا حیات بقا شریعتی عدت چاہے کہ انی شہاح الوقایہ۔ اور اگر نہیجہ نے فاطمہ
 کو طلاق مطلقہ دی تو پھر فاطمہ نے کے لئے فاطمہ کو نکاح نہیں ہے نکاح خواہ وہ غیر و غیرہ جو لوگ اس
 نکاح سے راضی نہ ہوں سب طائفہ توبہ و استغفار کریں اور عرو پر لازم ہے کہ نکاح مذکور کے باطل ہونے

کا اعلان عام کرے اور زنا و فحشاء پر واجب ہے کہ ایک دوسرے سے الگ رہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو تمام مسلمان ان سے ترک تعلق کریں۔ **ہذا ما عذرہ فی دلائلہ عند اللہ تعالیٰ رسولہ جل جلالہ و علی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم**

جلال الدین احمد الامجدی
۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

مسئلہ از محمد مدنی شام سہیلیاں کلاں گوٹہ

عمر نے اپنی بیوی کو غیر طلاق گھر سے نکال دیا پھر کچھ دنوں کے بعد تخریری تین طلاق دی زناہ کے والدین نے عدت ختم ہونے سے پہلے زناہ کو ایک شخص کے سپرد کر دیا کہ تم لے جاؤ بعد عدت نکاح کر دیا جائے گا ابھی زناہ کو لائے ہوئے دوا بھی نہیں گندے کہ اسے کل ظاہر ہوا اب دریافت طلب یہ امور ہیں کہ زناہ سے نکاح کر لیا جائے کہ ہے؟ اور خیر نکاح زناہ کو اپنے گھر میں لانے والا حرام ہے یا نہیں؟ نیز اس کے گھر کا نام کیا ہے؟

الجواب عدت مستور میں زناہ کی عدت وضع محل ہے لہذا قبل وضع محل زناہ سے نکاح کرنا شرعاً درست نہیں تھا کوئی مالگیری جلد اولیٰ ملبوسہ مصرعت میں ہے عدت الحاصل ان تضع حملها کذا فی الکافی سواء کانت حاملاً وقت وجوب العدۃ یا وجبت بعد التوجک کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔ یعنی حاملہ کی عدت وضع محل ہے جیسا کہ کافی میں ہے فتاویٰ وجوب عدت کے ساتھ۔ جامعہ ترمذیہ و دیگر عدت حاملہ کو آسان اور آگاہی خان میں ہے۔ اور بغیر نکاح زناہ کو اپنے گھر لانے والا شرعاً حرام ہے تا وقتیکہ زناہ کو اپنے گھر سے نکال کر شخص مذکور طائیفہ نہ کرے مسلمان اس کے ماحول کا نام لیا اظہار طائفہ بند کریں۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

جلال الدین احمد الامجدی
۱۵ صفر المکرم ۱۳۵۸ھ

مسئلہ مسئلہ محمد مدنی مقام پٹری ضلع سٹی

نہی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی عورت مذکورہ نے تین جن کے بعد دوسرا نکاح کر لیا ایک دہائی پہلے ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں۔ حیافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں نیز وہابی کا قول کیا ہے؟

الجواب عدت مستور میں عورت مذکورہ تین جن کے بعد نکاح کرنا شرعاً

ما تر ہے اگر کوئی دوسری وجہ مانع نکاح نہ ہو قرآن مجید پارہ دوم رکوع ۱۳ میں ہے واللہ اعلم بالصواب
بالصحت والحدود یعنی مطلقہ عورتیں تین میں سے ایک تک نکاح کر سکتے ہیں۔ دیکھیں نکاح مذکور کو ناجائز
کہنے والا ذیابی چاہل ہے۔ دھو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ عیب منشا شرعاً تمام و پوست بحدوں۔ ضعیف ہستی
نہی ہے اپنی ذمہ داری کو تین مطلقہ سے دی جس سے کئی بچے جن کی والدہ شوہر کے گھر میں رہ کر محبت
نکاح سے یاد دوسرے کے گھر میں نہیں چاہتا ہے کہ محبت گذارنے کے بعد مطلقہ ہو جائے پھر وہ دوبارہ نکاح
کے واسطے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب مطلقہ مطلقہ کی محبت کو بھی شوہر کے مکان میں رہ کر محبت کرنا ہے تاکہ
حکم ہے بیا کر پارہ ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے ولا تغن جوہن من بیوتہن۔ لہذا محبت مذکور شوہر کے
گھر میں رہ کر محبت گذارنے کے لیکن اگر شوہر غائب ہے پھر شوہر نہیں ہے جس سے برائی کا اندیشہ ہے تو حکم ہے
کہ شوہر کے گھر میں محبت نہ گذارے (مالگیری درمیان بہار شریعت ج ۸ ص ۸۸) اور محبت مذکور اگر طالب ہے
تو اس کی محبت کو پھر اپنا ہوتا ہے۔ اور طالب نہ ہو اور شوہر سالہ نہ ہو تو اس کی محبت ممکن نہیں ہے۔ اور یہ جو
عوام میں جو مشہور ہے کہ مطلقہ دلی محبت کی محبت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔ اور طلاق
کے لئے ضروری ہے کہ دوسرا شوہر محبت کے ساتھ ہمبستری کرے اگر ہمبستری کے بغیر دوسرے شوہر نے
طلاق سے دی تو وہ پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی کہ کافی حدیث الطبیعة۔ دھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۲۲ رمضان العظم ۱۴۱۸ھ

مسئلہ از شرکائی کو کہہ دے

ایک لڑکی کی شادی ہوئی وہ صرف تین دن اپنے شوہر کے پاس رہی اس کے بعد اپنے نیکے میں چلی
گئی اور شوہر چاہا کہ اپنے نیکے میں رہی شوہر سے کوئی واسطہ سوگند نہیں چھوڑا کہ بعد شوہر کی موت سے واپس
اپنے شوہر آیا اور لڑکی کو طلاق سے دیا۔ مورخہ ۹۸ جنوری ۱۳۵۷ء کو طلاق ہو گیا اب سوال یہ ہے کہ لڑکی اپنا
شوہر نہ چاہتی ہے کہ اس کی بیوی نہیں ہے بغیر محبت گذارنے سے جو کہ اس کے گھر میں رہ کر محبت گذارے ہو سکے۔

مفضل تحریر کرنے کی ہر پائی فرمائیں (۱) عدت کا کیا مطلب ہے (۲) عدت کتنے دن کا ہوگا (۳) عدت کن عورتوں کے لئے ہے (۴) کیا یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ اگر عدت حلال سے ہو تو عدت گزار کر عقد کر سکتی ہے

کہ نہیں ۹

الجواب

نکاح کے بعد سے طلاق تک اگر شوہر نے لڑکی مذکورہ سے کسی چیز کی یادوں میں کسی غلط سمجھ بانی گئی یا وقت طلاق لڑکی مذکورہ کو مل تھا تو عدت گزارنا لازم ہے۔ عدت گزارنے بغیر دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ (۱) طلاق یا موت کے بعد شریعت کے مقرر کردہ اوقات تک عورت کا نکاح اسے پانچ دن بعد سے کئے ہیں۔ (۲) اگر عدت کا شوہر ہو گیا ہوا عورت مالم نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینہ دس روز ہے۔ جیسا کہ سورہ بقرہ پارہ دوم میں ہے۔ والذین یتوفون عنکم وینذون امنوا وایاتیرس ما فعلن منہم قلعہم و عسرا۔ اور اگر شوہر کی موت کے وقت مالم نہ ہو تو اس کی عدت وضع محل ہے جیسا کہ پارہ اٹھائیسویں سورہ طلاق میں ہے۔ واذلک من اجل انکم لم تملکوا اجسادکم و انکم لعلی حملن اور اگر عورت مطلقہ یا ثانیہ ہوئی پچھن سال ہے تو اس کی عدت عری مہینہ سے تین مہینہ ہے جیسا کہ پارہ اٹھائیسویں سورہ طلاق میں ہے۔ والقی یشرب منہ من شرب من فمک انما منہم شرب فعدتہن ثلثۃ اشہار والقی منہ یحصن۔ اور اگر طلاق پانچ والی عدت مالم نہ ہو تو اس کی عدت وضع محل ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ واولات من حملن من یمن یمن حملن اور اگر طلاق والی عدت تا بالذات ثانیہ یا مالم نہیں ہے تو بیعتی یعنی والی ہے تو اس کی عدت بیعتی میں ہے خواہ تین بیعتیں تین ماہ تین سال یا تیس برس ہیں آئینہ پارہ دوم سورہ بقرہ میں ہے والمطلف یتزو منہ بالیمن وینقض فیہ زوج اور عوام میں جو شہد ہے کہ طلاق والی عدت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ باطل ظاہر الہی ہے بنیاد ہے۔ (۳) جس عورت کو کہ بستی اور خلوت صیغہ سے پہلے طلاق دی گئی ہے اور وقت طلاق اسے محل بھی نہیں ہے تو بیعتی عدت کے لئے عدت نہیں باقی ہر طرح کی مطلقہ اور بیوہ عورتوں کے لئے عدت ہے۔ پارہ باتیسواں سورہ احزاب میں ہے۔ اذا نکحت المؤمنات بشرط تنکح من قبلہن تمسوهن فما نکح علیہن من عدۃ۔

(۴) شوہر کی موت کے وقت یا طلاق کے وقت اگر عدت مالم نہ ہو تو بیعتی عدت کی بجا بیعتی عدت سے پہلے ہرگز نکاح نہیں کر سکتی جیسا کہ سورہ طلاق کی مذکورہ بالا آیت کریمہ سے واضح ہے۔ ہذا ما عندی والعلم بالمحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وعلی ائمہ تعالیٰ علیہ

وسلم۔

ک جلال الدین احمد الامیری
سہری النجیہ ۸۹ھ

مسئلہ از نور حسین بک بیلہریاستی

نیزہ ہندہ کو بے طلاق بچا لیا ہندہ زید سے طلق ہوئی اور زید ہی کے گروہ وضع حمل بھی ہوا ایک مرد سے
بعد بچہ نے طلاق دی ہندہ اب بھی زید کے گروہ ہے یہی صحت میں ہندہ کی کیا حالت ہے بچہ کے طلاق دینے
کے بعد میں دل کے بعد ایک صاحب کے نکاح پڑھ دیا بہار شریعت و قانون شریعت ہندہ کے لئے صحت
نہیں اگرچہ طلق چھ ماہ پہلے نکاح کر سکتی ہے کا حالہ فیہے ہوئے نکاح صحت چھ ماہ نہیں زید ہندہ کو زانی
ہوئے کہ نہیں ایک صاحب کہتے ہیں کہ یہ قانون شریعت و بہار شریعت کا مسئلہ کہ میں نہیں کہ زانیہ ہندہ کو زانی
ہوئے زانی نہیں بہار شریعت و قانون شریعت میں مسئلہ دو حصے وہ فیہر کو حوا مشہ کے لئے ہے کیا یہ
درست ہے؟ جواب طاعت فرما کر مشکو فرمائیں۔ خدا تو خبردار

الجواب سورت سنو میں تا وقتیکہ ہندہ کو ایس کو نہ پہنچ جائے اس کی
صحت صحیح ہے اور اگر طلق مل ہی تو وضع حمل ہے اور زید نے اگر ہندہ سے نکاح کیا ہے تو
دونوں ضرور زانی ہوئے بہار شریعت و قانون شریعت کی جلدیت کا مطلب یہ ہے کہ یہی صحت ہو گئی اس کے
نکاح میں نہ ہو اس نے زانیہ کیا تو نکاح کہنے کے لئے کہ نہ اندہ کے لئے کہ نکاح کی ضرورت نہیں۔ یہی حال وقت
جو کسی کے نکاح میں ہو اور بچہ والی ہو جس نے زانیہ کیا اور شوہر نے طلق دی یا اگر کیا تو وہ صحت گذارے بغیر
دوسرے نکاح نہیں کر سکتی۔ وہ صحت لایا معلوم

ک جلال الدین احمد الامیری
سہری النجیہ ۸۹ھ

مسئلہ از محمد نسیم مونس پنجاب دی پوسٹ سندھ دی ضلع کوئٹہ

نیزہ کی بیوی ہندہ مل سے نفی اور حالت حمل میں زید سے ہندہ کو طلاق دے دی اور حمل ساقط ہو
گیا جب کہ بچہ کے اعضا ظاہر ہو چکے تھے تو عدت ختم ہو گئی یا نہیں؟

الجواب جب کہ بچہ کے اعضا ظاہر ہو چکے تھے چنانچہ کہ کوئل میں مکمل ہوا
تو عدت ختم ہو گئی اور اگر بچہ کے اعضا ظاہر نہ ہوئے تھے تو عدت ختم نہ ہوئی تو کوئی مالگیری جلد اول مہری بتا
نیزہ کے اعضا ظاہر سے ہے شہر حافظ نام خدا والحدائق انیکو رساوندت قدس متان خفہ خان علیہ السلام

خلفہ، اسباب استقطعت عنہا من حقہ لم تنقض العقد۔ وهو جوازہ وصافی اعلم۔

جلال الدین احمد لاجپوری

مسئلہ از نور محمد ارمو صبح چکا پور۔ پوسٹ جگدیش پور ضلع گوردکپور
ایک حافظہ جس نے اپنی بیوی سے جھگڑا کیا بیوی کے پتی گئی تو حافظہ جی نے اپنی بیوی کو طلاق مطلقاً
دی اور بعد میں رجعت کا اعلان کیا، اس بیوی کو اگر باس، بھروسہ اور ملاوٹ ہو؟ کہ کچھ پرہیزوارہ عورت اپنے میکے
حافظہ جی کے گھر آئی حافظہ نے اس کا نکاح اپنے چھوٹے بھائی سے کر دیا جو بالائے شبہ بھرا بھائی ہے طلاق
دلوادی اور عدت کے گزرنے کے بعد ایک مولوی صاحب سے اپنے ساتھ نکاح پڑھوایا تو یہ نکاح ہو کہ نہیں اور
حافظہ جی دلوادی صاحب کے شریعت کا حکم ہے ان کے پیچھے نہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب صورت مسئلہ میں جب کہ عدت کو بعد طلاق کچھ پرہیزوارہ عورت اس
کی عدت ختم ہو گئی کہ حاملہ عورت کی عدت وضع محل ہے جیسا کہ پارہ ۲۸ سورہ طلاق میں ہے دلوادی
اور حلال احمدی ان میں سے نہ ہیں تو بعد عدت جب کہ نابالغ بچے کے ساتھ نکاح ہوا تو صحیح ہو گیا اگر اس
کا طلاق دینا صحیح نہیں کہ نابالغ کی دی ہوئی طلاق نہیں پڑتی تاہم اگر کسی مالکیری میں ہے لا یتبع طلاق لاجبی
وان کا میں یسئل یعنی بچہ کی طلاق نہیں واقع ہوتی اگرچہ سمجھ دار ہو لہذا عدت اسی نابالغ بچہ کی بیوی ہے۔
مراہق یا نابالغ ہونے کے بعد جب اس عورت سے ہمبستری کرے پھر رہتا ہے یا نابالغ ہونے کے بعد طلاق
دینے تو بعد عدت عورت کا نکاح حافظہ کے ساتھ ہو سکتا ہے نکاح پڑھا سکتا ہے حافظہ کے ساتھ ہرگز نہ ہو کہ دوبارہ
کی بیوی ہے مولوی مذکور جس نے حافظہ کے ساتھ دوبارہ نکاح پڑھا سکتا ہے گنہگار نہ ہو اسب مسلمانوں کے سامنے
توبہ کرے نکاح کے ناجائز ہونے کا اعلان عام کرے اور نکاح مانع نہیں وہاں کہ اسے اور حافظہ پر لازم ہے کہ
اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی کے ساتھ میاں بیوی کا تعلق ہرگز نہ قائم کرے اور اگر مذمت ہو کہ میاں بیوی کا تعلق
قائم ہو جائے گا تو اس کا چھوٹا بھائی اپنی اس بیوی کو لے کر لگ رہے یا اس کے ماں باپ کے یہاں بروقت
ان سے پہنچا دے اور حافظہ علانیہ توبہ واستغفار کرے مگر مولوی مذکور اور حافظہ اس حکم شرع پر عمل نہ کریں تو ان
کے پیچھے نہ پڑھنا جائے اور ان دونوں کا مکمل اجماع کیا جائے قال اللہ تعالیٰ ولا یمنی بدم فیہن
فلا تعد بعد الذکر لکی ۴۴ القوم المفلحین اور حافظہ نے اس معاملہ میں سخت وعادتی کی ہے اسے

پانیچہ کہ قرآن خوانی و میلاد شریف کرے غراب و ساکین کو کھانا کھائے اور مسجد میں لواتا پڑائی وغیرہ رکھے کہ
 یہ چیزیں قبولی قوبہ میں معاون ہوں گی۔ دھو متعلق مصلحت۔ م
 جلال الدین احمد امجدی تبہ
 ۱۲ رمضان القدر ۱۳۹۳ھ

مسئلہ ہر عمر حینت پتر ٹنگا کر نہ جینی کلاں مصلح گوئدہ
 ہندہ کی شادی نزدیک کے ساتھ ہوئی۔ ہندہ اپنے شوہر کے ساتھ تفریبا چھ ماہ رہی پھر اس کے بعد میں لیا
 اپنے باپ کے گھر میں رہی تو اس کے شوہر نے اسے اس حالت میں ملائی دی۔ طلاق کے تین دن بعد
 عمل کی حالت میں نکاح کے اس کا نکاح بیکہ کے ساتھ پڑھا تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ
 بیکہ کا نکاح ہو گیا البتہ نکاح پڑھانے والے کا نکاح ٹھٹ ٹھٹ تو اس مسئلہ میں جو شریعت کا حکم ہو اسے تحریر
 فرما کر مندرجہ بالا ہو۔

الجواب صورت مسئلہ میں جب کہ ہندہ کے شوہر نے حالت عمل میں طلاق
 دی تو اس کی عدت وضع عمل ہے۔ قبل منقطع و ولادت الاصل احلہ ان یمنع حملہا ۱۰ ماہ
 صاف ہے لہذا نکاح مذکورہ حالت عمل میں جائز نہ ہوا۔ ہندہ پر لازم ہے کہ بیکہ سے تنگ رہے اس کے ساتھ
 میں بیوی کے تعلقات ہرگز قائم نہ کرے پھر بیکہ پر ہونے کے بعد میں کئی صبح التعمید سے پہلے نکاح
 کر سکتی ہے ادا جائز نکاح پڑھانے کے سبب نکاح پڑھانے والے کا نکاح نہیں تو البتہ اس پر لازم
 ہے کہ نکاح مذکورہ کے جائز ہونے کا اعلان عام کرے، طائفہ قوبہ واستغفار کرے اور نکاحا ہندہ بھی واپس
 کرے نکاح پڑھنے والا اگر اس نکاح کے ناجائز ہونے کا اعلان نہ کرے۔ یا طائفہ قوبہ واستغفار نہ کرے
 یا نکاحا ہندہ واپس نہ کرے تو مسلمان اس کا سختی کے ساتھ بھگت کریں۔ دھو متعلق مصلحت

جلال الدین احمد امجدی
 م برآمدی لاہوری سن ۱۳۹۳ھ

مسئلہ از غلام حضرت مقام گیارہ سوٹ و تھوٹ مصلح گورکھپور
 ماجد کی بیوی نہ کمانہ خاتون ایک سال اپنے شوہر کے پاس رہی پھر ماجد کے گھر لٹی اور سال بھر
 اس کے پاس رہی اب رکمانہ خاتون کو ساجد کا ناجائز حمل ہے۔ جب تین ماہ حمل کہ ہوئے تو ماجد نے طلاق
 دی۔ اب ماجد کی کمانہ کے نکاح کرنا جائز ہے۔ کیا یہ پیدا ہونے سے پہلے نکاح کر سکتا ہے۔ بیسوا

توضیح دیا۔

الجواب

جسکے شوہر اول نے حالت خل میں طلاق دی ہے تو اسے نکاح
خاتون سے بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح کر سکتا ہے۔ قبل وضع حمل نکاح باطل ہے اس لئے کہ اس کی طلاق
بچہ پیدا ہونے سے چھ ماہ پہلے ۴۸ سہ ماہ طلاق میں ہے۔ دولت الاموال بچہ حاملہ میں جنہیں بچہ حاملہ اور
کادھیکہ بعد عدت میں نکاح رکھنا خاتون کے شوہر کے لئے ایک دوسرے سے انگ نہ ہیں۔ آپس
میں میاں بیوی کے حقوق ہرگز نہ قائم کریں۔ اور اس سے پہلے جو نکاح ہونے والوں پر اس سے ملائیم
قوبہ واستحقاق کرنا واجب ہے اور ان دونوں کو پابندی نکاح کی تاکید کریں۔ اور قرآن خوانی و میلاد شریف کیلئے
فراہم سائیں کو کھانا کھلانے اور سب میں لڑائی چٹائی رکھنے کی تلقین کریں کہ یہ چیزیں قوبہ کی مقبولیت میں مددگار
ہوں گی۔ وہو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاجپوری

۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

مسئلہ

انزوہ پوری وف شیر احمد لاجپوری۔ دہلے پور ضلع گونڈ

زید نے اپنی مطلقہ بیوی ہندہ کو دوبارہ اپنی عقد میں لانے کے لئے طلاق کی رائے دی۔ ہندہ
ہو نہ کہ اپنے شوہر اول کو دل سے چاہتی تھی اس لئے اس کی رائے پر ہندہ نے اتفاق کیا اور بچے اس
لئے طلاق کے طور پر عقد کر لی بچے اس کے ساتھ ایک شب گزارا اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دی
بعد ازینے اسے سنی ہندہ کو کہا کہ بچہ چاہے ہی گھر میں حیض کی مدت گزارو عدت کے بعد تم سے عقد
کر لیں گے اس پر ہندہ راضی ہو گئی اور اپنے شوہر اول کے گھر وکعت گزار دی ہے دن بھر ہندہ اپنے
گھر رہتی ہے شام کو پڑوسی کے یہاں سوئی ہے لہذا مول موجود ہندہ کا شرفا کیسا ہے کیا واقعی ہندہ عصمت کی
حفاظت اور برہنہ ہو گئی ہے کام لے رہی ہے اس پر بھی زید کی برادری اسے اپنی محفل میں بیٹھانا نظر انداز کر رہی
ہے برادری کا نظریہ یہ ہے کہ زید اپنی مطلقہ کو اپنے گھر چلے آئے اتفاقاً اسے عدت کے دن تک باہر پر دس
چلا جاتا چاہے زید کیوں نہیں باہر گیا اس سے زید شری غرم ہے آیا صورت مذکورہ میں زید واقعی شری غرم ہے
اگر غرم ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے اور اگر زید غرم نہیں تو زید کو غرم قرار دینے والے غرم تو ہیں۔ لہذا اس کا
جواب جلد مرحمت فرمائیں۔

الجواب

جب کہ ہندہ نے بچے کے ساتھ نکاح کیا تو وہ بکری بیوی ہو گئی اور

میں تینوں بچوں کے پیدائش کے بعد اس حکومت کے پہلے شوہر نے طلاق دیا (یعنی وہ پریس تھا) اب جو مر کی بہن کا نکاح اسی حکومت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تین حواری لڑکیاں یہ نکاح چڑھے تو کس طرح توہر کرے گی اور کچھ عجیب

تَجَرُّوا

الحجوات

الجواب الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبي بعده
 زیادت کے سبب دینی کے قابل نہیں رہ گئے لیکن اس کے باوجود دعوت کلاس سے تعلقات رکھنا سخت ناچار
 و گناہ ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اسے تعلقی نہ رکھنے سے روکیں اور بانڈیا میں تو سختی کریں۔ بسم اللہ اور اس کے
 ساتھ تاجانہ نیت سے رہنے والی دعوت دونوں کو ملانی تو بہرہ و استفادہ کر لیا جائے۔ نماز پڑھنے کی تاکید کی جائے
 قرآن و صحیفہ کو گھانا کھانے نیز سیر و شرف و قرآن خوانی وغیرہ کرنے کی تلقین کی جائے زبردستی نہ کی جائے
 اور دعوت مذکورہ اگر طلاق کے وقت حاملہ تھی تو بچہ پیدا ہونے سے پہلے نکاح ہو کر جائز نہیں۔ اور اگر طلاق کے
 وقت حاملہ نہ تھی تو جب تک حین ماہواری نہ آجائے کسی سے نکاح نہیں کر سکتی۔ خواہ تین ماہ وازی تین ماہ وازی
 سال یا اس سے زیادہ میں آئے اور تا وقتیکہ شرعی طریقہ پر نکاح نہ ہو جائے دونوں کو ایک دوسرے سے الگ
 رہنا واجب ہے۔ وھو تعالیٰ و سبیلہ الاموال علیہ

جلال الدین احمد لاجپوری

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

۳۱ سفر القمر ۹۹ م

مسئلہ عبد الغنی ابوبی ڈومریا مخفی ضلع ہستی

چند روز ہو گئے زیر کا احوال جو اتنا کسی کی ہوئی ہے صحت بھی نہیں تھا اور اس کے دو بٹے لڑکے باقی اور بچے والے ہیں۔ کیا وہ شادی وغیرہ کے موقع پر پڑھنیوں اور رشتہ داروں کے یہاں جا سکتی ہے ؟

الحوائف

الجواب۔ یہ عورت اگر حاملہ ہے تو اس کی عفت وضع عمل ہے جیسا کہ بارہ
۲۸ سورہ طلاق میں ہے واولات الاحمل اجمل ان یعنی جن حملوں اور اگر حاملہ نہیں ہے تو اس کی
عدت چار مہینہ دس دن ہے جیسا کہ بارہ دوم وکراۃ ۱۴ میں ہے والذین یتوختون سکروہن ذوات الزواجا
ہر تفرق من فضہن مہینۃ اشہد وعشرا۔ اور موت کی عدت میں بھی عورت کو بلا حاجت شدیدہ گھر سے
نکلنا جائز نہیں۔ لہذا عفت مذکورہ کو شرادی وغیرہ کے موقع پر عزیزوں اور مشرکہ دلوں کے ہاں بلانے
کی اجازت نہیں۔ بال اگر لڑکا وغیرہ گھر کا کوئی دوسرا ذرہ شرادی میں شرکت کرنے والا نہ ہو تو یہ خاص عزیز
داروں کے ہاں دن میں اور رات کے کچھ حصہ میں شرکت کے لئے جاسکتی ہے کہ اسے رات کا کچھ حصہ

اسے یہ مکان پر گزارنا ضروری ہے۔ وجہ تعالیٰ اعلم۔
جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ
۱۱ رجب المرجب ۱۲۸۵ھ

مسئلہ از موضع ڈیرا ضلع سلطان پور مرہٹان اتر

ہندہ روپیہ والی ہے ہندہ کے والد نے اپنی بیٹی سے اس نکاح نیک کے ساتھ گروا نہ دے کے مگر
ہائے پر ہندہ کو معلوم ہوا کہ وہ ہندہ بانی ہے اس لئے ہندہ نے بیٹی سے نکاح کر دیا اور تیسرے دن نیک
سے ملاقات کی پھر ایک ماہ بعد جسے نکاح کیا تو یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟ اور نکاح ثانی میں شریک
ہونے والے، گواہ اور قاضی کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

ہندہ مگر کسی کے نکاح اور عدت میں نہ تھی تو اس کے والد کا کیا
ہو نکاح نیک کے ساتھ صحیح ہو گیا تو اگر نیک نے بیٹی سے نکاح کر لیا تو اس کی عدت و مہر کی ایسی انتہائی
کہ وہ نیک ہندہ ہوا کہ فی غیر مانع بیٹی سے نکاح پائی گئی ۱۱۱ اس کے بعد بچے نے طلاق دی تو ہندہ پر عدت
گزارنا واجب ہے قبل انقضائے عدت دوسرے سے نکاح جائز نہ ہوا تا کوئی عالمگیری جہاں اول عدت ۱۱۱
میں ہے مسجد شہزادہ اس کے نکاح کا حلیہ شروع ہوا بعد از دخول او بعد از انقضائے عدت ۱۱۱
علیہ العدة کنانی فتاویٰ قاضی خانہ۔ لہذا اس صورت میں ہندہ و بیکہ ایک دوسرے سے الگ رہیں
اور میاں بیوی کے تعلقات آپس میں ہرگز قائم نہ کریں ورنہ دونوں سخت گنہگار و ظالم کار ہوں گے۔ اور
اس نکاح سے راضی رہنے والے، شریک ہونے والے، گواہ اور نکاح خواں سب طائفہ تو بہ کریں اور نکاح
کے ناجائز ہونے کا اعلان کریں۔ اور اگر نکاح صحیح بھی نہیں پائی گئی تو عدت واجب نہیں۔ لہذا اس صورت
میں ایک ماہ بعد دوسرے نکاح صحیح ہو گیا مگر کوئی دوسری وجہ مانع نکاح نہ ہوتے و اللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ
۱۱ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ

مسئلہ از محمد سلیمان مدرس مدرسہ اسلامیہ نوادوں دنگہ ضلع گونڈہ

جنو اپنی مدد کو یوں شہزاد کو طلاق دے کر بھی چلا گیا لیکن چونکہ والد نے شہزاد کو روکے
رکھا وہ چھوٹا تھا جسے تین سال بعد ہندہ یا جو شہزاد کو گھر سے نکالے ہوئے تھا کہ میں تم کو طلاق دے
چکا ہوں اب کسی صورت میں نہیں رکھ سکتا پھر شہزاد کے والد نے چند آدمیوں کے ساتھ بیٹے کے گھر

کی تو جھٹنے کہا کہ خدا شاہد ہے تین سال ہوئے میں اس کو طلاق دے چکا ہوں۔ پھر طلاق نامہ لکھوا لیا اور بابت طلب یہ امر ہے کہ نبی جانے سے قبل جو طلاق دی اس وقت سے عدت شمار ہوگی یا طلاق نامہ تحریر کرنے کے وقت سے۔ اگر پہلے طلاق کے وقت سے عدت گذر کر شہر اتقائے دوسرے نکاح کر لیا تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب صورت مستور میں جو نے نبی جانے سے پہلے جو طلاق دی اسی وقت طلاق واقع ہوگئی بعد میں طلاق نامہ لکھوا صرف ثبوت کے لئے ہے لہذا شہر اتقائے اگر پہلی طلاق کے وقت سے عدت گذر کر دوسرا نکاح کر لیا تو شرعاً جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

تنبیہ عہد میں جو یہ شہور ہے کہ طلاق والی عدت کی مدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ اصل غلط فہم اور بے بنیاد ہے کسی کوئی اصل نہیں بلکہ اگر مطلقہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے قرآن پاک میں ہے واذا طلت الاصل فاجلعت من حیضتک حملت (نساء ع ۱۲) یعنی حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے اور قرآن کی مالکیری طلاق اول بطور دھرم ۳۰۰ میں ہے وعدۃ الحاصل ان تکمل حملہا کذا فی النکاح۔ یعنی حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اسی طرح کافی میں ہے انکاح طلاق۔ مالک لکھتا ہے کہ چھ ماہ ہو تو اس کی عدت مہینہ تین مہینہ سے تین ماہ ہے۔ اور اگر حاملہ آئندہ ہو تو بیض والی ہو تو اس کی عدت تین مہینہ ہے جیسا کہ قرآن پاک چارہ دو مہینہ ۳۰ میں ہے والحائض یتروصن بانفسھن ثلثۃ قروا۔ یعنی مطلقہ عورتیں تین مہینہ تک ٹھہر کر نکاح کرنے سے رکھیں لہذا تین مہینہ سے پہلے عدت ختم نہ ہوگی خواہ یہ تین مہینہ تین ماہ، تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی
کتاب
۱۸۰۰ قمر الفہام ۱۳۸۲ھ

مسئلہ از عبد الستار مقلد دار العلوم نوشہریہ بانکوا پوسٹ گھوٹا بازار ضلع گوردکھ پور
زید کی لڑکی چندہ جس کا نکاح خالد کے ہوا تھا۔ خالد کے پاس کچھ دن گذرے پھر بکر کے ساتھ بغیر طلاق کے دو سال تک رہی۔ دو سال کا عرصہ گزار گزرنے کے بعد خالد نے طلاق نامہ دیا تو اب چندہ پر عدت ہے کہ نہیں؟

الجواب صورت مستور میں عورت پر عدت گذرنا لازم ہے بغیر عدت دوسرے سے نکاح کرنا حرام ہے و ناجائز ہے پھر عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

یسا کہ پارہ ۳۸ سورۃ طلاق میں ہے۔ واولات الاحمال احبوا من حیض حملهن اور اگر حاملہ میں حیض
والی ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے خواہ تین حیض تین ماہ میں سال یا اس سے زیادہ میں آئیں پارہ دوم
میں ہے۔ والطفقت بترحمین من حیضین ثلثہ قمرہ یعنی طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو
بند کر لیں۔ کہ اگر عوام میں یہ غلط شہو ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے۔ اللہ
بیش طلاق والی عورت ابوبکر کے ساتھ رہی تو دو دنوں سخت گنہگار ہوئے ان کو علانیہ تو یہ واسطہ قرار پایا
پابندی کے ساتھ نہ لگا تا کہ یہ جلتے اور میلاد شریف و قرآن خوانی کئے، غرض اس آیت میں کہ کھا نا کھانے پر اور
سیر و گشت و آنا پڑنا نہ کئے کی تلقین کی جاتے کہ یہ چیزیں قبول تو ہیں مگر حد و کھار ہوں گی قال اللہ
تعالیٰ من تاب و عمل صالحا فان یثوب اللہ ما یستتاب۔ (پارہ ۱۳) وھو تعالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین احمد امجدی
۱۲ ذوالقعدہ ۱۳۸۴ھ

مسئلہ ہندہ کا نکاح ہندہ کے باپ سے نابالغ کی صورت میں نہیں کر دیا تھا ہندہ
جب بالغ ہوئی تو ہندہ کے باپ نے ہندہ کو نکاح کی اطلاع دے دی کہ تمہارا نکاح نہیں کر دیا تھا
ہندہ جب بالغ ہوئی تو بیکہ کے ساتھ ہندہ کی آشتی ہوئی اور بیکہ نے کہ ہندہ بھال گئی کچھ عرصہ تک اپنی
اور ہندہ کے ایک بچہ پر ملا ہوا نہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے ہندہ کو بائیسے چھوایا نہیں ہے۔ ہندہ کہہ رہی
ہے کہ نہیں ہے اس پر چھو اوروں آدمی اکثر کہتے ہیں اس نے ہندہ کو طلاق مغلطہ سے دیا تو ہندہ
پر ایسی صورت میں شریعت عدت کے نسبت کیا حکم دیتی ہے۔

الجواب ہندہ پر عدت گزارنا واجب ہے۔ عدت گزارنے پر ہندہ کے
نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ خداوندی و العیون عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و علیہ السلام علیہ وسلم۔

ک جلال الدین احمد امجدی
۳۱ من ریح الاول ۱۳۸۴ھ

مسئلہ از محمد خیر قادری چشتی دقلیہ ضلع موئذہ
نہی نے اپنی بیوی ہندہ غیر مذکورہ دینی جس سے نہی نے صحبت نہیں کی ہے اس کو طلاق دیا تو ہندہ
پر عدت گزارنا واجب ہے یا نہیں؟ اگر نہان عدت میں کسی نے ہندہ کا نکاح کر لیا تو نکاح پڑھے و لا یجوز

ہے یا نہیں؟

الجواب

نہی نے اپنی بیوی ہندہ کو جس سے اس نے صحبت نہیں کیا تھا اگر طلاق دے دیا تو ہندہ پر سنت نہیں لہذا بعد طلاق ہندہ کا فوراً نکاح طہا اجرم نہیں دھوا علحدہ۔

بہار الدین احمد الرضوی

۲۷ رذی الحجہ ۱۲۸۴ھ

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ مطلقہ عورت کے نکاح کی کیا مدت ہے یعنی کتنے دن کے بعد وہ نکاح کرے؟ بینوا فقہاء

الجواب

مطلقہ عورت کی مدت طلاق کے بعد تین حیض ہے اور اگر عورت آتی تکمیل ہے کہ ابھی حیض نہیں آیا یا سن لباس کو پہنچ چکی ہے تو مدت تین ماہ ہے، اور اگر حیض آتا تھا مگر کسی بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے تو جب تک تین حیض نہ آجائیں تو مدت ختم نہ ہوگی اور اگر مطلقہ مایہ پستیاں کی مدت وضع حمل ہے۔ واللہ اعلم

جلال الدین احمد الاجوری

۱۷ رجب الاول ۱۲۸۴ھ

مسئلہ

از محمد سعید ہر یا تحصیل نام من علی بیٹی

نہی کی بیوی ہندہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسری جگہ کر کے ساتھ چلی گئی قریب اٹھارہ ماہ کے ساتھ رہنے کے بعد جب اسے کچھ پیدا ہوا تو نہی نے اسے طلاق دی۔ اب ہندہ کی مدت طلاق پانے کے بعد کتنے دن کی ہے؟

الجواب

جب کہ نہی نے اپنی بیوی ہندہ کو کچھ پیدا ہونے کے بعد طلاق دی تو اس کی مدت تین حیض ہے۔ چاہے تین حیض تین چار سال کے بعد آئیں یا آٹھ دس سال کے بعد ہاں اگر بچپن سال کی عمر تک تین حیض نہ آئیں تو اس کی مدت عربی حیض سے تین ماہ ہے۔ اور عوم میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی مدت تین حیض تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط ہے بنیاد ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔ پانچہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والمطقت یترومن بانفسھن ثلثۃ فمردہ۔ یعنی طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک (دکرا ح) روکے رہیں۔ وهو تعالیٰ

اعظم بالصواب۔

جلال الدین احمد لاہوری

۱۴۰۲ھ

مسئلہ از جب علی حقیر اندر۔ منقطع گوئید

نہیے اپنی بیوی کو کسی وجہ سے بڑھاپے میں طلاق دے دی۔ نہیے کے کئی بیٹے ہوئے خود کفیل۔
 وندہ واپس۔ برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ نہیہ اپنی بیوی کو اس کے بچے کے دے اور پھر گاؤں میں وہ نہ
 آئے مگر نہیہ کے لاکے کہتے ہیں کہ دونوں ہمارے والدین ہیں ہم اپنے گھر میں دونوں کو والدین کی حیثیت
 سے رکھیں گے اس طرح کہ میں اپنے بہوؤں کے ساتھ رہے گی ادھاپ باہر والے گھر میں۔ وہ آپس میں
 میل ملاپ نہیں رکھیں گے مگر برادری کے لوگوں نے یہ کہہ بکھلے کہ جب تک دونوں میں سے کوئی
 ایک بالکل گھر نہ چھوڑ دے ہم لوگ نہیں مانتے گے تو اس کے بچے کیا گھر ہے؟ نہیہ اس کے بچے سب
 کس طرح رہیں؟ یہ تو اچھا ہے۔

الجواب

مطلوبہ کے لئے اگر ایک یا دو طلاق رجعی دی ہے تو عدت کے لئے
 رجعت کرنے یا بعد عدت عدت کی سرخصی سے دوبارہ نکاح کرے۔ اور اگر ایک یا دو طلاق بائن دی ہے
 تو عدت گزر چکی ہو یا پانی ہو یا نہ ہو رجعت عدت کی سرخصی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ اور اگر طلاق مطلقہ یعنی
 تین طلاق دی ہو تو عدت و مرد ایک دوسرے سے دور ہیں اس طرح کہ عدت اپنے بعض لڑکوں کے
 ساتھ ایک مکان میں رہے اور مرد بعض لڑکوں کے ساتھ ایک مکان میں رہے۔ کوئی دوسری صورت اختیار
 کرے جس سے لوگوں کو تہمت کا موقع نہ ملے ورنہ شرعاً یہ گناہ ہے۔ اتقوا مواضع التعمہ اور التعمہ اللہ و اللہ ہے
 من کان یومس بالکفر والیوراء الخ فلا یحضر موافق التعمہ خذنا انظر فی وہامہ بالحق عند اللہ
 تعالیٰ و مسوئہ عن شائئہ و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۴۰۲ھ

مسئلہ از محمد صدیق گوئید

نہیے اپنی بیوی زاہدہ کو طلاق دی ابھی وہاں ہی نہیں گئے کہ زاہدہ کو حمل ظاہر ہوا تو اس
 صہمت میں زاہدہ دوسرے سے نکاح کر گئی ہے۔
 الجواب زاہدہ کی عدت وضع حمل ہے لہذا بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ

دوسرے سے نکاح کر سکتا ہے اس سے پہلے بائرنہیں کی اور کسی مالگیری جلد اول صہری ۳۴۹ میں ہے عدت
الحاصل ان قطع حملہ اگر باقی ان کا بی سوا کہنت حاملہ وقت وجوب العدة او حلت بعد الوجوب
کذا فی فتاویٰ قاضی خان ۱ ص۔ و اللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری
تبہ

مسئلہ از عبد الرحمن جو دھری قصبہ جنداول ضلع بستی

زید نے اپنی بیوی زبیرہ کو بعد وضع حمل طلاق مطلقہ دی۔ طلاق دینے کے بعد سے اب تک قریب
ایک سال ہو رہے ہیں زبیرہ کو باوجود بی بی زبیرہ کی تولد ہی صحت میں زبیرہ دوسرے سے نکاح کر سکتی
ہے یا نہیں؟

الجواب اگر زبیرہ طالعیا ائمہ میں پچھن مالدہ ہو تو اس کی عدت تین مہینے
ہے جیسا کہ قرآن کریم پارہ دوم رکوع ۳۴ میں ہے والطلفتین تر دوسرے بالاضمان ثلثة قروہ اور فتاویٰ
مالگیری جلد اول ص ۳۴ میں ہے اذا طلق الرجل امراتہ طلاقاً بائناً وجبوا اولئک او قعتن للفرقة
بینہما بغیر طلاق فی حرقہ من فیض بعد ثلثة اشھر او کانت لفرقة مسلمة او کتابیة کذا
فی البصائر الوہاج۔ لہذا تین مہینے سے پہلے عدت ختم نہ ہوگی خواہ یہ تین مہینے یا تین سال یا اس
کے زیادہ ہیں یا تین۔ اور زبیرہ عدت گذارنے سے پہلے دوسرا نکاح کر گز نہیں کر سکتی۔ وحو بہانہ
و تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری
تبہ

مسئلہ از مولوی عبد الحکیم لکھنؤی ڈاکھانہ کپتان گنج ضلع بستی

عدت کی مدت گنتی ہے؟ و لالہ کے ساتھ تحریر فرمائیں۔

الجواب بیوہ عدت اگر طالع نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینہ دس دن ہے
جیسا کہ قرآن شریف پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والذین یتوفون منکم و یذہبون ازہولیاتہن فین
بالضمان السبعة اشھر و عشرۃ ما ذہ اور فتاویٰ مالگیری جلد اول صہری ۳۴۹ میں ہے عدت الحیة فی
الوفات السبعة اشھر و عشرۃ ایام سوا کہنت عدت حویلا و لا مسلمة او کتابیة تحت مسلمہ

صلوات لایکیرہ آؤ آئیں و نہو جہاں اوجہ ہاں حاضرت فی ہذہ اللہ اولہ قصوں و طویر ہاں
 کی ذاتی فتح القدریہ دم۔ اور طالع عمت کی عمت وضع حمل ہے خواہ وہ چہ ہو یا طلاق والی ہو اور خواہ
 و چوب عمت کے وقت طالع عمت میں قرآن مجید پڑھا ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے و اولات الاحمال
 ان یضعن حملہن ذلک اولہا من الجنان جلد سوم ۱۹۶ میں ہے کہ عی عن محمد بن شعیب عن بابیہ
 عن جده قال قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولہ تعالیٰ و اولات الاحمال ایضعن
 حملہن انہا فی الخلق ام فی الجنان؟ عنہا نہو جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا
 جمیعہ وقت سوئے ہم سہلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سہلہ بنت الحارث الاسدیہ وضعت بعد ثلث
 نہو جہاں یضعن و عشرین لیلة فصرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان تزوج اہم۔ اور قاضی
 قاضی خاں نے ہند پر جلد اول ۵۲ میں ہے فان کان فی العتق من المطلق او الودع من شہدۃ او
 الموت بحال لا تعد نہو جہاں وضع الحمل سواء كانت حاملًا وقت وجوب العتق او حلت بعدہا
 ام۔ اور طلاق والی مدخلہ عمت یعنی جس کے صحت کر چکے ہیں اگر انہیں آئیں یعنی پہن سال ہو تو اس
 کی عمت میں نہیں ہے قرآن مجید پڑھا ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے والشی یؤمن من الخفی من نسائکم
 ان اذبحن بعد عتقہن ثلثہ مشہور الخ یعنی نہو جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عمت
 انہا شہدۃ و عمت عتقہا ثلثہ مشہور۔ اور طلاق والی مدخلہ عمت اگر طالع آئیں اور یا بالقدنہ ہو
 یعنی عمت والی جو تو اس کی عمت میں نہو جہاں عمت میں نہو جہاں عمت والی سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔
 قرآن پاک پانچواں کور ۱۲ میں ہے و المطلق یتزوج من بعد عتقہ ثلثہ قہ وہ ذلک اور قاضی مالکی ہی میں ہے
 اذا طلق الرجل امرأہ مطلقاً بالطلاق لم یجوز لہ ان یعتقہا و لا یکفر فیہا غیر طلاق و علی حدیث
 من صحیحہ بعد ثلثہ اہم۔ او سواء كانت المطلقہ مسلمة او کتبیة کذا فی المراجعی
 اہم۔ اور اگر عمت کو چہتری اور قوت صحت کے پہلے طلاق دی گئی تو اس کے لئے عمت نہیں
 بعد طلاق وہ فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے قرآن مجید پڑھا ۲۲ رکوع ۴ میں ہے یا یہاں الذین آمنوا
 اذا نکحتہن المؤمنات قبل ان یقضوا فاکفر علیہن من حدیثہن عتق و نہو جہاں
 اور فتح القدری میں ہے المطلق قبل الذی یجوز لا یجوز فیہ العتق ام۔ و ہوا عدم
 بحال الذین یجوز لا یجوز

بَابُ النِّسْبِ

ثبوت نسب کا بیان

مسئلہ از زعفران دیوبند شریعت گو کچھو

میسوند فاقون کو نکاح کے چھ ماہ بعد از کاہد ہوا تو وہ ۹ مہینہ

تقدیراً۔

الجواب جب میسوند فاقون کو نکاح کے چھ ماہ بعد از کاہد ہوا تو وہ ۹ مہینہ
شرعیاً بت النسب ہو گا یعنی شوہر ہی کا مانا جائے گا اس لئے کہ حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال اندک ہے
سے کم جو ماہ ہے میرا کہ فاقون کی مالکیری جلد بولن مطلوبہ مصرعہ میں ہے کہ خبر منہ الحمل سنتان وقل
مدتہ الحمل سنتان شہرہ کن فی النکاح۔ اور روایت میں ہے اقلہا (ای مدتہ الحمل) سنتان شہراً وقل
اور فقہ القدریر میں ہے لا خلاف للعلماء فیہ فتولدت علی وحملہ وخصالہ ثلثین شہراً۔ لہذا شوہر کا
انکار نہیں مانا جائے گا جب تک کہ احسان نہ ہو۔ اور اگر کسی وجہ سے احسان نہ ہو جس کے جب بھی ان کا ثابت
النسب ہو گا۔ واللہ تعالیٰ وسولہ الامین علیہ وسلم۔

کمال الدین احمد لاہوری
۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۶ھ

مسئلہ از محمد اور میں تنویر ضلع بستی

زید بچی گیا تو ہندہ سے زید کی بدائی کے گیلہ ماہ بعد از کاہد ہوا تو ہندہ زانیہ قرار پائے گی یا نہیں؟
اور وہ لا کا شرعاً کس کا مانا جائے گا؟ مسجد کے امام کا ہندہ سے نکاح کرنا کیا ہے؟

الجواب وہ لا کا شرعیاً بت النسب ہو گا یعنی شوہر ہی کا مانا جائے گا

اور ہندہ کو ہرگز زانیہ نہیں قرار دیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے الولد للہنہ شی یعنی لڑکا شوہر ہی کا ہے۔ لہذا اگر شوہر انکار کرے تو نہیں مانا جائے گا جب تک کہ انان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے انان نہ ہو سکے جب بھی لڑکا شوہر ہی کا مانا جائے گا اور جس کے تمام کا ہندہ سے نکاح کرتے ہیں کوئی قباحت نہیں۔ اگر کوئی اور دوسری وجہ مانے جو انفرجوت۔ وہ محتلفی علیہ

جلال الدین احمد الامجدی
۱۰ رواجی الاثری ۱۳۸۵ھ

مسئلہ از عبد الرحمن مدرس منظر اسلام النکاح عن صلیح فیض آباد
نہی کی منکوحہ حاملہ محنت کو بکرنے کا جب تک کہ وہ چار ماہ اور دین ماہ اور دھڑا دھڑا کر کے بچہ نہ دے نکاح کر لیا اور نکاح کے چار یا سات ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا۔ نہی کہ بچہ ہے کہ لڑکا میرا ہے اور بچہ کہتا ہے کہ میرا ہے۔ ایسی صورت میں لڑکا شرعاً کس کا ہوا اور نکاح جو کچھ نہیں؟

الجواب صورت ستون میں وہ لڑکا شرعاً میرا ہے حدیث شریف میں ہے الولد للہنہ شی۔ لہذا نکاح مذکور ہرگز نہ ہو اگر مستحکم ہو اور عورت مذکور اور بچہ دونوں پر واجب ہے کہ اولاً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور طلاق قبہ واستحکم کریں۔ اگر وہ دونوں ایسا نہ کریں تو جب مسلمان ان کا ایک کٹ کریں وہ بچہ بھی گنہگار ہوں گے قال اللہ تعالیٰ و ما یسبہ منہ الشیطان فلا یفقد بعد الذکر فی مع المقوم المظاہیر۔ وہ محتلفی علیہ

جلال الدین احمد الامجدی
۱۰ رواجی القیومہ ۱۳۸۵ھ

مسئلہ از احمد علی عطفی ملا پورہ۔ لڑکا نہ پیدا اسلٹ علی صلیح فیض آباد
ایک لڑکی بالغہ جس کی شادی ہو چکی تھی اپنے گھر آئی جاتی تھی پھر بیس سال بھر آتی باقی رہی اپنے گھر جانے سے انکار کر دیا۔ اب اس کے باپ و غیرہ طلاق پر آمادہ ہو گئے۔ لڑکی کے خسرو غیر جانے کے داہلے آتے جاتے تھے لیکن نہ بیس سال کاؤں دلوں سے بھی سمجھا کہ بیس دو سو گز نہیں بیس یا بیس سال تک کہ طلاق کی نوبت ہو گئی اور طلاق ہو گئی۔ لڑکی نے خسرو بھی مزا زلت نکاتے کہ ہم کو نکاح کے ہوتے سارے کھڑے کئے ہوئے تھے اللہ بہت کہہ باتیں کہیں۔ یہاں آہ اپنے میکہ میں رہا کہ طلاق نہ۔ کچھ دنوں کے بعد یہ چڑچلا کہ محل ہے۔ ۲۰ جولائی ۱۹۸۲ء کو لوگ پنجاب کی صورت میں جمع ہوئے اور یہ پوچھا کہ محل کس کا ہے تو اس نے بتایا کہ محل کس کا ہے دوسرے کا بتایا جس کا نام شوکت علی ہے۔ لڑکے سے دریافت کیا

تو اس نے کہا یہ میرے اوپر جھوٹا الزام ہے۔ حمل میرا نہیں ہے۔ دریافت کرنے پر بتایا کہ چاندہ کا حمل ہے۔
لوگوں نے سخت مبالغہ کو کوئی ثبوت نہ لے سکا۔ تاہم شوکت لڑکی کی بڑی والدہ نے دیکھا کہ مہینوں
میں شوکت علی کو گھاس ڈھکیے دیکھا اور کمال پرستے دیکھا۔ لوگوں نے پوچھا کسی سے کہی تو وہ خاموش ہو گئی۔ بڑی
سے پوچھا جب شوکت علی نے پھر نہائی کی تب سہی سے نہی۔ خاموش ہو گئی۔ طلاق لینے کے بعد اس کے ماں باپ
کوئی کسڑول لڑکی پر نہ کئے برابر ابرو مٹو مٹو حق تعالیٰ آزاد کر رکھا تھا۔ آج تک مدت حمل چھ ماہ کے قریب ہو چکی ہے
اور سات ماہ کے قریب طلاق کے بھی ہو چکے ہیں۔ لڑکی کی بڑی والدہ سے پوچھا جب کی بات ہے جب کہ تم
نے دیکھا تھا۔ تین ماہ ہوئے اب قریب پانچ ماہ ہو چکے ہیں۔ لوگوں نے شوکت علی کو بائیکاٹ سنی کھانے
پینے سے منع کر دیا ہے۔ لڑکی کا مشہد قابل الطمانین ہے۔ صحت مذکورہ میں شریعت مطہرہ کا
کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ جواب صادر فرمائیں۔

الجواب لڑکی یا اس کی صرف والدہ کے بیان پر شوکت علی کا بائیکاٹ کرنا
فلسفہ جہاں اگر شوکت علی کے اقارب شریعی کو جوں سے کہ از کر انتہائی ثابت ہو جائے کہ اس نے لڑکی کا
حال پہنچا تو اس کا بائیکاٹ صحیح ہے کی جہی صحت کا حال پہنچا تو جی حرام ہے۔ اور لڑکی کے والدین نے
اگر اسے حتی المقدور باہر رکھوئے نہیں روکا اور آزاد کر رکھا تو ان کا بائیکاٹ کرنا مضر کی اور لازم ہے۔
قال الله تعالى واما ينسبوا الذنوب فلا تصعد بعد الذنوب مع العقوم الخاصمین (پہ ۶ ص ۱۰۱) اور
جب کہ نسبت صحت میں حمل ظاہر ہو تو اس صورت میں اگر وقت طلاق سے دو سال کے اندر یہ بچہ پیدا ہوا
تو شوہر ہی کا ہے جیسا کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں۔ اگر یہ بچہ طلاق شوہر سے
دو برس کے اندر پیدا ہو تو شوہر ہی کا ہے (فتاویٰ رضویہ بریلوی ص ۱۰۱) و حوتی اعدہ

جہاں الدین احمد لاہوری
ک ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ

مسئلہ از محمد یوسف موضع شہنشاہ پوسٹ ہرما ضلع بسکی
زید ہندہ کو جو اس کی بیوی کی بہن سنی سالی ہے اپنی بیوی کی موجودگی میں نے آیا۔ اس کے بارے
میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ پھر اس نے ہندہ کو اپنے بھائی کے سپرد کر دیا کہ وہ اس سے نکاح کرنے
اسی درمیان ہندہ کو بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ کیسا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہندہ کو اس کے والدین نے زید کو

اس لیے دیا تھا کہ وہ اس کا کہیں نکاح کر دے۔ ایسی حالت میں زید کے اوپر کیا جرم ہے؟ یہ یونہی جرح

الجواب زید نے اگر ہندو کے ساتھ فعل عزم میں کیا تو سنت گم نہ ہو اس پر توبہ واستغفار لازم ہے۔ بخاری نہ ہو تو نماز کی پابندی کر کے سارے قرآن خوانی و میلاد شریف کرے، غرض اساکین کو کھانا کلائے اور مسجد میں لوٹا دینا ہی رکھے کہ یہ چیزیں قبول توبہ میں مدد ملے گی۔ قل اللہ تعالیٰ و من تاب و عمل صالحا فانت یثوب اللہ غفر لہ (یعنی ۴۶) اور عورت مذکورہ اگر کسی کے نکاح یا عدت میں نہ تھی یا نکاح ہونے کے بعد چھ مہینے کے کم پر لا کا پیدا ہوا تو وہ بچہ ناجائز ہے قادی مالگیری و غیر میں ہے اقل مدۃ الحمل ستہ اشہار۔ وھو تعالیٰ اعلم۔
جلال الدین احمد لاہوری
۶ ربیع الآخر ۱۲۸۵ھ

مسئلہ از مقام ڈیرہ ضلع سلطان پور در سہ شان سنہ
زید نے ہندو سے عقد کی بعد عقد ایک بچہ بھی پیدا ہونے بعد میں زید نے بی بی چلا گیا ڈیرہ سال کے بعد شوہر کے نام سے کسی نے تدبیر کیا کہ تیار الا سمیت پہلے ہی عقد لے آئے وہ خوری طور پر چلا آیا۔ لیکن الا کا بیار نہیں تھا۔ پھر رام لوگ اس کے گھر آیا کہ اس کے زید نے بی بی سے مکان پر مدعا شریف کے تیسرے یا چوتھے دن آ کیا زید کی بیوی مکان پر موجود تھی مدعا شریف بعد زید مکان پر قیام پذیر ہوا عدت کی پانچویں تاریخ کو زید بچہ بھی چلا گیا جانے کے بعد سال سے سات ماہ پر لا کی پیدا ہوئی بیسے لوہا پر بچے پیدا ہوتے ہیں تو وہ لا کی شرعاً زید کی مانی جائے گی یا نہیں؟

الجواب عدت مستحلہ میں وہ لا کی شرعاً زید کی مانی جائے گی۔ حکم کافی
سماں کتب الفقہ و الشہادۃ و رسول اللہ علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام

جلال الدین احمد لاہوری
بکرمہ القصد ۱۲۸۵ھ

مسئلہ از منشی ہارساکن دمدھوں پورٹ ہولانی ضلع سیدی
نکاح ہونے کے بعد کم سے کم کتنے دن بعد لا کا پیدا ہو تو شوہر کا مانا جائے گا؟
الجواب نکاح ہونے کے بعد کم سے کم چھ مہینے پر لا کا پیدا ہو گا تو لا کا ثابت الغب ہو گا یعنی شوہر کا مانا جائے گا اور اگر چھ مہینے کے کم میں پیدا ہوا تو ثابت الغب نہ ہو گا قادی

مالگیری میں ہے اذا تزوج الرجل امرأته فجاءت بالولد لا قبل من سنة اشهر منذ تزوجها لم
يشك نسبہ وانما جاءت بها سنة اشهر فصاعدا ثبت نسبہ منہ اعترف به الزوج او رکت
مذانی احمدیہ یعنی جب مرد نے کسی عورت سے شادی کی تو اس عورت کو وقت نکاح سے چھ مہینہ
سے کم میں بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ ثابت النسب نہ ہوگا اور اگر چھ مہینہ یا زیادہ پر پیدا ہوا تو اگر کا اسی شوہر کا ہے
شوہر اعتراف کرے یا سکوت کرے اسی طرح برابہ میں ہے۔ اور اگر انکار کرے تو انکار نہیں مانا جائے
مگر جب تک کہ لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی انکار ثابت النسب ہوگا۔ واللہ اعلم
جلال الدین احمد لاہوری
۳۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ

مسئلہ انہی میں سے جو عورتیں عہد القیوم عہد المینہ تمام ہلی۔ ضلع گوردوارہ
زید کے لئے جو عورتیں عہد کے اپنے شوہر کے انتقال کے تقریباً مین مہینہ بعد مجھے کہا
کہ مجھے ملے۔ ان کو کہتے تھے زید مہینہ نکاح کر دیا جائے میں نے اس عورت ہندہ سے وجہ دریافت کی
اور شہدہ کی بنا پر میں نے اس سے کہہ سوجھت کے تو اس نے اس محل کے بارے میں بتایا کہ میرے شوہر کا
ہے لیکن پھر مزید عرض اور گریہ پر اس نے کہا کہ آپ میرا علاج کروادیں تو مجھے بتا دوں گی اور ایک بار اس نے
کہا کہ اگر میں بتا دوں تو میرا دل سر پر نہیں رہے گا یہ بایں زید نے ہندہ کی زندگی میں اپنے گناہوں کے پر
صاحب کی محفل میں ذکر کیا جس پر میرے اہل محل نے زید کے فیالہت کی تردید کی اور اس سلسلے میں عورت
سے کوئی گفتگو کسی نہ ہو کی اور ہندہ کا انتقال ہو گیا پھر زید نے گناہوں کی پچائیت میں عورت کے انتقال
کے بعد انھیں باتوں کا مطالبہ کیا اور زید بتایا کہ ہندہ کے شوہر کے انتقال کے بعد ایک بار ہندہ کی آیا جس
سے اس دعویٰ کی حقیت ملتی ہے کہ ہندہ کا محل ناجائز ہے پچائیت نے ہندہ کے شوہر کے بڑے بھائی کا
جس کی دیکھ بھال میں عورت رہتی تھی پہنچا کر دیا کہ جب تک اس کے بارے میں کوئی شرعی فتویٰ نہ مل
جائے گا ہم اپنا بیٹھاٹ بادی رکھیں گے۔ دریافت طلب یہ امور ہیں (۱) کیا ہندہ کا وہ محل ایسی صورت
میں جائز ہے یا ناجائز؟ (۲) اس بارے میں زید کا حلیہ بیان قابل تسلیم ہوگا یا نہیں؟ (۳) پچائیت کا
ہندہ کے شوہر کے بڑے بھائی کا بیٹھاٹ درست ہے یا نہیں؟ (۴) ہندہ پر اس کے محل کے ناجائز ہونے
کا الزام لگانا درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو طہر ام لگائے والوں کے لئے شرعی حکم ہے؟ (۵) اگر عورت

نے اپنے محل کے اسے میں اپنے سینکے والوں سے کہا چونکہ یہ محل میرے شوہر کا نہیں ہے بلکہ فلاں کا ہے
تو اس کا یہ قول معتبر ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون اللہ العالیٰ (۱) صورت مستفویٰ میں ہندہ کا محل

نکاح یا نہ ہے اور اگر اس کے شوہر کا ہے تو شرعاً طلاق یا نکاح میں ہے نہ مستفویٰ میں نہ فی
وقت بین الوفاقات میں مستفویٰ جو اس کا شوہر کی وفات کے بعد دو سال کے اندر پیدا ہوا وہ اس کا
ثابت النسب یعنی متوفی شوہر کا ہوگا اسی طرح حدباء اور فتحہ میں ہے لیکن اگر عورت نے بار
ہیندہ کو اس دن بعد عدت گذرنے کے کافر لیا کیا پھر وقت اقرار سے چھ ماہ پر نہ پیدا ہوا تو وہ اس کا متوفی شوہر کا
نہ ہوگا اور اگر وفات اقرار سے چھ ہیندہ کے پر لیا کیا پھر شوہر کا وہ اس کا ثابت النسب یعنی متوفی شوہر کا
ہوگا اور عدت گذرنے کے بارے میں عدت کا قیام غلط یا جائز کا جیسا کہ قادی قاضی خاں میں ہے

ان اقرات بانقضاء العدة بعد نكاحه فمما لا يثبت فيه العدتة ستة اشهر من وقت الاقرار

بأنه ثبت فيه من الزوج وان ولدت لأقل من ذلك لا يثبت النسب وبطلان النكاح اذ لو كان

عالمگیری بطل اول مطبوعہ ۱۲۴۷ میں ہے لولدت عن اقبل الدخول بعد عدتہ وجماعت بولن

من وقت الوفاقات انی ستین یثبت النسب عن واثب جماعت بہ وکثر من ستین من وقت

الوفاقات لا یثبت النسب هذا کلامه اذ المرء یقضی بالعدۃ وان اقرت وفاته فی عدۃ تنقض فی

مثله العدۃ ثم جماعت بہ لا یقل من ستة اشهر من وقت الاقرار یثبت النسب والا فلا

یصلح لخطبہ وحوصلہ علی اعلیٰ (۲) نہ چکا طبعی یا انکار کا محل نا چاہیہ یا یہ یا انکار کہ عدت سے محل

کے نا چاہنے والوں کے اشارہ کیلئے فی الشرع ہر گز قابل تسلیم نہیں (۳) کسی مسلمان کے بارے میں

بنگانی کہنا حرام ہے بجاہت کا بلا دیر شری صرف ایک شہید کی بنا پر ہندہ کے شوہر کے بڑے بھائی کا

بائیکات کرنا ہرگز جائز نہیں قرآن کریم میں ۳۱ سورہ تحریم میں ہے یا جماعۃ من انما الجنت بکثیر

من الظن ان بعض الظن بشر اور حدیث شریف میں ہے ظن المؤمنین خیر لہ وھو تعالیٰ اعلم

(۴) ہندہ پر اس کے محل کے نا چاہنے والوں کے لازم کا تاہر گز ہر گز دہشت نہیں لازم لگے ۱۱ لے

سخت گرجا مستحق مذبذب ناویں ان پر تو بلا لازم ہے وھو تعالیٰ اعلم (۵) عدت کا یہ قول کہ محل

میرے شوہر کا نہیں ہے بلکہ فلاں کا ہے عدت مستولہ میں ہر گز معتبر نہیں اگر حقیقہ محل ہوا ثابت ہوا

تو لانا بہت مناسب ہو تاہاں اگر لانا شوہر کے انتقال کے دو سال بعد پیدا ہوا تو اس صورت میں ثابت
النسب نہ ہوتا لہذا فی الجملہ لا یمکن فی البطن اکثر من ستین۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری
۳۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۶ھ

مسئلہ از عمر مستقیم کرشنا منگر (نیپال)

زیب نے زینب سے جو ایک غصہ سے بوجہ قہری شادی کی شادی کے آٹھ مہینے بعد زینب کے بچہ
پیدا ہوا اب معلوم یہ کہ تاسہ کہ وہ بچہ اندھے شرع کس کا مانا جائے گا جب کہ اکثر عورتوں کا بچہ پیدا ہونے
کی یہ عادت ہوتی ہے کہ تاسہ اور اکثر کثرت کثرت ہی مہینہ ہوتا ہے۔ بیوقوف ہوا۔

الجواب وہ بچہ شرعاً زینب کے شوہر زید کا ہے اس لئے کہ حمل کی مدت
کم سے کم چھ ماہ ہے جیسا کہ فتاویٰ مالگیری جلد اول ص ۳۳ میں کافی ہے اقل مدت نولہ صدقہ
اشہد انہما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری
۳۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۶ھ

مسئلہ از نیرم ہزار پوسٹ دستام او جگت سنگھ

ایک عورت کی شادی ہوتی ہے بچہ بھی پیدا ہوا پھر کچھ دنوں کے بعد شوہر اول نے طلاق دے دی اتفاق
کے بعد تقریباً آٹھ سال بعد اس نے دوسری شادی کر لی دوسرے شوہر کے یہاں تقریباً ساٹھ چھ ماہ
بچہ پیدا ہوا۔ حیرت کی بات ہے کہ نکاح سے پہلے جسے زینا کا گناہ ہوا تھا یہ بچہ دوسرے کا ہے تو اس معاملہ
میں شرع کا کیا حکم ہے؟ صحت منکر کا دوسرا نکاح شرعاً درست ہوا تھا یا نہیں؟

الجواب صورت مستقر میں عورت مذکور نے اگر صحت گزرنے کے بعد
دوسرا نکاح کیا ہے تو وہ نکاح شرعاً معتقد ہوگا اور لڑکا اگر نکاح کے بعد چھ ماہ سے زائد پہلے پیدا ہوا جیسا کہ اصل
میں مذکور ہے تو وہ لڑکا شرعاً کے نزدیک شوہر زینابی کا ہے اور عورت کا یہ کہتا ہے کہ دوسرے کا ہے شرعاً غلط
ہے اس لئے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے شرعاً وقایہ جلد دوم جلدی ص ۱۴۵ میں ہے کہ شہودہ بعد
ستین و اقلہا ستہ اشہد یعنی حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے اور کم سے کم چھ ماہ ہے اور
در فتاویٰ شامی ص ۲۳۱ میں ہے۔ اقلہا ستہ اشہد اجماعاً یعنی تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ

مل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔ اور یہاں طہرائی مرتبہ میں ہے۔ ان رجائوت بہ طہرۃ استہضاعاً
 بیت خبیثہ منہ یعنی اگر عورت چھ ماہ سے زائد پر لا کھائے تو شرکاً لاکھائی شخص کا ہے کہ عورت جس کے
 نکاح میں ہے اور عداویٰ ملگری جلد اول صفری ص ۱۷۷ میں ہے۔ انا تخرج طہرجل امراتہ غیبات۔ باطن
 لا یقل من ستۃ شہر منہ تزوج حالہ بیت خبیثہ وان رجاءوت بہ طہرۃ استہضاعاً اثبتہ تنہ
 منہ۔ یعنی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت نکاح کے وقت سے چھ پہلے سے کم پر لا کھائی تو
 وہ نکاح ثابت النسب نہ ہوگا۔ (یعنی شوہر کا نہیں مانا جائے گا) اور اگر چھ ماہ سے زیادہ لائی تو شرع
 کے نزدیک وہ لا کھ شوہر کہے۔ قادی کا مٹی میں جلد اول ص ۱۷۷ میں ہے۔ ان ولدت لستۃ شہر من
 وقت نکاح الحائضی حالہ طہرائی۔ یعنی اگر نکاح ثانی کے بعد چھ پہلے پر نہ ہو تو چھ شہر ثانی کا ہے
 اور اگر عورت سے زنا سرزد ہوا جیسا کہ مستثنیٰ نے کہا ہے تو عورت کو توبہ کرایا جائے نماز پڑھنے کی تاکید
 کی جائے اور دیگر کار خیر شرافت قرآن خوانی اور میلاد شریف وغیرہ کرنے کی تلقین کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد اعظمی
 ک
 جزیب ۱۳۸۸ھ

مسئلہ از علی رضا قاسم جوہرہ ضلع بستی

ہندہ کنواری کا نکاح ۲۹ مئی ۱۹۸۸ کو نیک کے ساتھ ہوا اور وہ اپنے کسر مل گئی اکثر برہنہ کے
 آخری ہفتہ میں ہندہ کے صحیح و سالم ہندہ بچہ پیدا ہوا تو دیافت طلب یہ امر ہے کہ ہندہ شرع بچہ نیک کا
 جائے گا یا نہیں؟ اور وہ بائہ نکاح کے بغیر زیندہ ہندہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس مولوی نے ہندہ کا
 نکاح پڑھا وہ ہندہ شرع حرم ہے یا نہیں؟

الجواب صورت مستفہ میں بچہ مذکور شرعاً نیک نہیں اس لئے نکاح

کے بعد وہ چھ ماہ سے کم پر پیدا ہوا اور مل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔ بقولہ تعالیٰ وحملہ و فصلہ
 ثلثون شہراً (۳۰ شہر) و فصلہ فی عامین (دو سال) فقہی فعل ستۃ شہرا اور دو باہ
 نکاح کے بغیر زیندہ کو رکھ سکتا ہے لہذا صحیح نکاح حقیقی منہ نکاح فی عقب العقیقۃ۔ اور جب
 نکاح صحیح ہے تو نانیہ حاملہ کا نکاح پڑھا جائے والا عندہ شرع حرم نہیں لیکن اگر ایسے شخص کے ساتھ نکاح
 ہو کہ جس کے زنا کا عمل نہیں تو جب تک کہ بچہ نہ پیدا ہو جائے اسے زانیہ حاملہ سے دھکی کرنا جائز نہیں

اگر ایسے شخص نے اس حالت میں دلی کی توبہ کرے بقول مصلیٰ علیہ السلام لا یصل لرحمہ
 یؤمن بآئینہ الیوم والاخرتہ فی حق ما جہل منہ من عینہ۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی۔ و هو تعالیٰ اعلم
 بالصواب۔

ک جلال الدین احمد امجدی
 تبہ

۸ رمضان ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ازلیات علی دیواری متعلم فیض مکرمل برادر شریف ضلع بستی

زید کی شادی زینب سے ہوئی جو زید کے گھر آتی جاتی رہی اس کے بعد فیہ ۱۲ رجب ۹۹۹ھ کو باہر
 چلا گیا اور یکم رجب ۱۰۰۰ھ کو واپس ہوا تو کیا دیکھا کہ زینب مایوسہ توبہ کو شک ہو کر پہل میں نہیں
 اور رجب ۱۰۰۰ھ کو زید نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ میں کس کام سے بہت پوچھنے کے بعد زینب نے کہا میں
 دوسرے کام سے۔ جب زید نے اتنی بات سنی تو اس کو غصہ آیا کہ زینب نے کہا مجھے غلطی ہو گئی میں
 قہم کرتی ہوں پھر آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی۔ زید نے زینب کو توبہ کرانی۔ ۱۲ رجب ۱۰۰۰ھ کو زینب
 کے بیٹ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد پھر زید نے اپنی بیوی سے پوچھا یہ لڑکی کس کی ہے اس
 کا نام بتا دو۔ زینب نے کہا یہ لڑکی آپ کی ہے نہ لڑکی قسم کیا کر رہی ہوں کہ یہ لڑکی آپ کی ہی ہے کسی
 دوسرے کی نہیں ہے۔ میں نے آپ کے ذہن کو جسے کہا تھا کہ یہ دوسرے کی لڑکی ہے اس کو زینب
 کے زنا کرنے کی گواہی مل رہی ہے۔ لہذا زید اس صورت میں کس بات پر عمل کرے؟ اور اگر زینب ثابت
 ہو جائے تو یہی صورت کو اپنی محبت میں رکھنا کیسا ہے؟ اس کو چھوڑ دینے میں بھلائی ہے یا اس کے میں؟

الجواب۔ قادی مالگیری جلد اول مسئلہ ۲۸۸ میں ہے کہ خود حق المصل
 مستحبہ میں عمل کی صحت و حلال ہے لہذا زینب سے زنا سرزد ہوا جو زیاد ہوا ہو بہر صورت وہ لڑکی
 زید کی ہے۔ باب اگر زینب زنا کا قرا کر کے یا چار عادل گواہوں سے زنا ثابت ہو تو زینب کو حلال توبہ
 و استغفار دیا جائے اور اس صورت میں شوہر کو اپنے لئے بہتر ہے کہ وہ کہے میں اپنے ساتھ تھکے تو
 جائز ہے اور طلاق دے کر اپنے سے الگ کر دے تو بھی شرعاً کوئی موانعہ نہیں۔ و هو تعالیٰ اعلم

ک جلال الدین احمد امجدی
 تبہ
 ۶ ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ از محمد عمران انصاری معرفت عبد الرؤف صاحب شوشا کی بی بی ازین زبانی منقول
 زید نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ عدت کے دوران ہندہ چلا کہ ہندہ حمل سے ہے جب کہ
 زید کا دعویٰ ہے کہ حمل اس کا نہیں ہے۔ اب شرعی قوانین کے مطابق زید کے لئے کیا حکم ہے؟
 (۲) زمانہ حمل کہے کہ ازین زیادہ سے زیادہ کتنا ہے؟

الجواب اللہم ہدایۃ الحق والصواب جب کہ فقہ عدت سے پہلے
 حمل ظاہر ہوا اور عدت کی مدت طبعی عمل ہے۔ اور اگر وقت طلاق سے دو سال یا اس سے کم ہو لا کما یندر
 ہو تو وہ طلاق دینے والے شوہر کا ہے اس کا انکار کرنا بالکل غلط ہے۔ عدت الشرع ہرگز منسوخ نہ زمانہ حمل
 وضع عمل اور یہ کہ برورش وغیرہ کا سبب فیہ پر واجب ہے۔ ازین کی موت کے بعد جبکہ اس کی
 جائداد کا وارث بھی ہوگا۔ قال فقہ حنفی واولات الاحمال ان یصلحن حائض (یعنی منہ طہ)
 البتہ قاضی کا نظریہ ہلا دل ملطوہ معروفہ میں ہے عدت الحائض ان یصلحن حائضہا کذا فی الکافی
 سوا واکانت حامل وقت وجوب النفقة او حملت بعد الوجوب کذا فی فتاویٰ قاضی خاں۔ و
 سوا واکانت عن الطلاق او وفات او ما سبکہ لا وحی بشیء کذا فی الفہم الفائق۔ اور اسی کتاب میں
 جلد کے ۳۹۹ میں ہے لوطقہا بعد الدخول شرعاً جازت جولد یثبت النسیب الی ستین و تنقض
 العدۃ ما۔ پھر اسی کتاب میں جلد کے ۳۹۹ میں ہے لودجبت للعدۃ علی المرأة فادعت انھا
 حامل کان لھا النفقة من وقت الطلاق یا من تنقض عدتها کذا فی فتاویٰ قاضی خاں الطحطا
 وھو تعالیٰ اعلم۔ (۲) حمل کا زمانہ کہے کہ چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال ہے جیسا کہ فتاویٰ
 مالگیری مصری جلد اول ۳۹۷ میں ہے اکثر مدۃ الحمل سنتان و اقل مدۃ الحمل ستة اشھر
 کذا فی الکافی۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی
 تہ

دوا لہم

مسئلہ از نکاحات خاں متوکل ریویں (مدھیہ ریویں)

گزارش ہے کہ جلد سے یہاں ایک ایسی بیوہ کا نکاح ہو گیا ہے کہ جس کے پیٹ میں نکاح سے پہلے
 بچہ تھا تو نکاح اس کی اودی سے ہوا جس کا پیٹ میں بچہ تھا اور جب نکاح ہوا تھا تو کوئی طاعت پیٹ میں
 بچہ ہونے کی ظاہر نہیں ہوئی مگر جب آٹھ ماہ میں پیدا ہو گیا تو لوگوں نے تہمت و عرائی ہونے کا قرار

دیتے ہیں۔ نیز نکاح پھر سے کروانے کو بہ دفعہ ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ حضور سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث سے صحیح صحیح بتانے کی کثرت فرمائیں؟

الجواب

جب کہ بچہ آٹھ ماہ میں پیدا ہوا تو یہ کہ نکاح سے پہلے بیٹ میں بھی نفاش خاطر ہے اس لئے کہ نکاح ہونے کے بعد کم از کم چھ مہینے پر لا سہل ہوتا تو شوہر کی کاما نا جانے سے صرا اور اگر چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو شوہر کا نہیں قرار دیا جائے گا۔ فساد کی حالت گیری میں ہے انداز زوج الاول انہر آتہ فیماوت بالولد لا قلی من متناشہ من متناشہ العریضات نسبہ وانما حیوت بہ ملتھا ثم فصلت انہیت نسبہ کذا فی الہدایہ تا۔ یعنی جب مرد نے کسی عورت سے شادی کی تو اس عورت کو وقت نکاح سے چھ مہینے کے کم میں پیدا ہوا تو وہ بچہ ثابت النسب نہ ہوگا۔ یعنی شوہر کا نہیں قرار دیا جائے گا۔ اور اگر چھ مہینے یا زیادہ پر پیدا ہوا تو لڑکا ہی شوہر کا ہے۔ یعنی اصل بعد نکاح قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح حد آیہ میں ہے اور بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۱۳۱ پر ہے کہ ہر کسی عورت سے نکلیا پھر اس سے نکلا کیا اور جو چھ مہینے یا زیادہ میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے۔ یعنی لڑکا حلالی قرار نہیں دیا جائے گا۔ اس لئے کہ اصل کی مدت کہے کہ چھ ماہ ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری اور در مختار اور شرح وقایہ و طہر و تمام کتب فقہ میں تصریح ہے لہذا جو لوگ آٹھ ماہ میں بچہ پیدا ہونے پر عورت پر توبہ نکلتے اور ان کے کو حرامی قرار دیتے وہ لوگ گنہگار ہوتے تو بہ کریں اور عورت مرد پر دوبارہ نکاح کرنا اور کرنا اور کفارہ ادا کرنا لازم نہیں۔ ہاں اگر قبل از نکاح زنا کرنے کا قرار ہو تو ان پر توبہ واستغفار لازم ہے مگر اس صحت میں بھی بچہ کو حرامی نہیں قرار دیا جائے گا۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک
جلال الدین احمد لاہوری
۵ شوال ۱۳۹۸ھ

مسئلہ از مقصود احمدی امجدیہ الامین ہند اول دستی

زید نے آج سے تقریباً ہر سال قبل اپنی شادی ہند سے کیا ہندہ رخصت ہو کر زید سے گھر آئی دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے رہنے لگے پھر عہدہ جد ایک لڑکا سنی بچہ پیدا ہوا مگر کی پیدائش کے تقریباً چار سال بعد ایک لڑکا سنی خالد پیدا ہوا خالد کی پیدائش کے تقریباً سہ ماہ بعد زید نے اپنی بیوی پر سہیلی کا لڑم لگایا اور کہا کہ چونکہ میں سہ ماہ یا زیادہ اس لئے یہ دوسرا لڑکا خالد حرامی ہے جبکہ

پہلے لڑکے کو اس نے طلاق تسلیم کیا اس الزام کے بعد نیک نے اپنی بیوی کو طلاق بھی دے دیا اور صرف پہلے لڑکے کو اپنے ساتھ رکھ لیا۔ دیا طلاق طلب میرے ہے کہ صرف زید کے کہہ دینے سے کیا فالد بشرط نما حرامی ہونے کا حکم لگایا جائے گا جہاں برادری اس وقت سخت پریشان ہے کہ لڑکے لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ زید نے جب خود اپنی زبان سے حرامی کہا تو یہ حرامی مانا جائے گا اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ فقط زید کے کہہ دینے سے حرامی ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

الجواب صرف زید نہیں بلکہ اگر ساری دنیا کے تب بھی فالد کو شرط نما حرامی قرار نہیں دیا جاسکتا حدیث شریف میں ہے لا یدخلہ فیہ یعنی حضور صید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچا اس کا ہے جس کا فرش (یعنی عورت جس کی حکومت یہ لیتا ہو) لہذا فالد زید کا الزام ہے اور زید کی موت کے بعد اس کی جائیداد کا اس نے زید کے انکار کرنے سے اس کا نسب متنی نہ ہوگا۔ جب تک کہ لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی نسب ثابت ہو گا۔ حکم احوال صدام الشریعة مسحة الامانة علیہ فی المیزان الثامن من جہاں شریعت ناقلا من الفتاویٰ الحدیثیہ لہ ہونہا علیہ

الحمد للہ رب العالمین

۱۹ ذی القعدة ۱۳۹۹ھ

مسئلہ از غفلت علی بہادیا بازار دکانانہ میں ٹیکر دیا سرتی ٹکر ضلع بستی ہندہ کی شادی ہوئی کچھ دنوں بعد شوہر نے اسے طلاق دے دی پھر ہندہ کی شادی دوسری جگہ ہوئی پھر طلاق ہوئی اب ہندہ اپنے ماں باپ کے پاس رہنے لگی۔ عدت گند جانے کے انتظار اب تک ہندہ کو زید نے اپنے شوہر کا ٹیکر تیسری جگہ شادی کر دی جب کہ زید ہندہ کا بیٹو نہ لیا ہے۔ ہندہ جب تیسری جگہ پہنچی تو اسی دن پہرہ بھلا کہ ہندہ کو حمل ہے۔ زید کو بھلا گیا۔ بات دیا طلاق کی گئی۔ ہندہ نے بتایا کہ حمل زید کے ہے بلکہ زید کے ساتھ زید ہی سے کہل زید نے توگوں کے ٹوٹی وجہ سے کہا کہ اگر یہ حمل ہمارا ہے تو تمہارے ساتھ بچو۔ ہندہ کو زید تیسرے شوہر کے پاس سے لایا تھا کہ راستہ ہی سے بھاگ کر ہندہ نیپال چلی گئی اور وہیں اس نے اپنی چوتھی شادی کر لی جب کہ ابھی تیسرے شوہر سے طلاق بھی نہیں دی۔ کچھ عرصہ کے بعد تیسرا جگہ ہندہ کو کچھ پیدا ہوا زید سے توگوں نے دریافت کیا تو زید نے کہا کہ توگوں نے پھر پر غلط الزام لگایا ہے بلکہ لڑکی نے بھی پھر پر غلط الزام لگایا ہے۔ بہر حال زید ابھی تک انکار کرتے ہوئے آیا ہے

اور نیک برادری نیک کے ساتھ رشتہ ناتہ اور شادی بیاہ سب کچھ چھوڑ دیا ہے ویسے تو ہندو نے جہاں
چوتھی شادی کی ہے وہاں رہتے ہوئے آٹھ ماہ ختم ہو گئے ہیں۔ یہی آٹھ ماہ ختم ہونے کے بعد نویں ماہ
میں بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو کیا ایسی حالت پر الزام لگا اور مست ہے اور نیک گنہگار ہے؟ اور ایسی صورت
میں نیک کے ساتھ کھانا پینا شادی بیاہ کے کاموں میں شرکت کرنا ناجائز ہے کہ نہیں؟ بینواؤں جرحا۔

الجواب صورت مسئلہ میں برصغیر مستحق حجب کہ تیسری شادی کے آٹھ ماہ
بعد بچہ پیدا ہوا تو حجب انہ کے شرعاً گیسرے شوہر ہی کا ہے۔ لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ ہندو حجب تیسری جگہ
پہنچتی تو اسی دن پتہ چلا کہ ہندو کو حجب ہے۔ اور ہندو کا یہ بیان بھی غلط ہے کہ حمل نیک کا ہے حریف شریف
میں ہے۔ اور ہندو شادی سے بائیکاٹ کرنا غلط ہے۔ برادری پر لازم ہے کہ اس
کے ساتھ کھانا پینا اور شادی وغیرہ میں شرکت کرنا جاری کر دیا۔ و حق تعالیٰ دسمسودہ الاعلیٰ اعلم
جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی
محرر منظر ۱۴۰۶ھ

مسئلہ از پنجان لاکے پور ضلع جون پور

سوال ہے تیرا اور ہندو کی شادی سو سو مہر یعنی ۲۰ روپیہ ملانی کو ہوئی بعد نکاح آدھ دن ہندو کی رخصتی
ہوئی اور ہندو نے نیک کے گھر آئی اس کے بعد ایک چوہن مطابق عادی تھا کہ ہندو کے گھر پہنچا اور اس کی تقریباً ساتھ سے چھ
ماہ بعد ملکہ کی صورت اور ہنگامہ کر کے لایا وہاں باقی ۱۰۰ روپیہ ملے جو آج کے لئے کسی قسم کی غامی اور کمزوری نہیں ہے
اور چھائی جاتی ہے کہ لاکھ چار سات چھتہ کا ہو اس کے بعد غلط کے چوہن نے ہندو کو اندر سون کا واسطہ دے کر
پوچھا کہ کچھ بناؤ یہ لاکھ اس کا ہے تمہارے شوہر کی قسم کا جو دوا نہیں ہے۔ اس پر ہندو نے اپنے میکہ میں ایک غیر
مرد کا نام سن دیا بہت اور قیمت کے بتلایا تب اس کے شوہر نے کئی دن بعد اس سے کہا کہ چلو تم کو تنہا اسے باپ
کے دل پہنچاؤ تو ہندو نے اپنے شوہر کے باپ کا نام چند عورتوں کے ساتھ بتلایا نکاح کے پہلے نیک کا باپ رشتہ
کی فرض سے ہندو کے باپ کے یہاں ٹہا جاتا تھا اور نیک کے یہاں سے اس کا کر دیا اور یہ کہا کہ لاکھ تنہا ہے باپ
کا ہے اس معاملہ میں شرعی حکم کیا ہے اور شرعیہ علوم پونا پڑھئے کہ ہر پنجان کیا کریں۔ سماج میں ہندو کس طور
سے ظاہر و پاک ہو کر رہ سکتا ہے؟ فقیر حلال کے کی پردوش کون کرے کیوں کہ شوہر باپ اس کو رکھے پر ماضی
نہیں ہے۔

مسئلہ رسول مولوی قیام الدین احمد خاں موقعی ڈیرہ ایسٹ لوٹن منٹ بستی
کسی کی منکو موجودت اگر اپنے شوہر سے فراد ہو کئی سال تک ادھر ادھر بھٹائی رہے پھر اس کو
لاکھ پیدا ہو تو وہ شوہر ہی کا قرار دیا جائے یہ بات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی کہ ایسی صورت میں
وہ لاکھ شوہر ہی سے پیدا ہوا ہو بہت بعد بات ہے۔ الحیات بخش جواب تحریر فرما کر غنہ لاکھ لکھ
ہوں۔

الجواب۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی دلیہ رحمۃ اللہ علیہ
اس مسئلہ کو سمجھاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ دہ عزوجل نے ہم پر رحمت کے لئے اثبات نسب
میں ادنیٰ بعید سے بعید اور ضعیف سے ضعیف احتمال پر توجہ کی کہ آنحضرت فی نفسہ عند الناس ممکن ہے
قطع کی طرف انھیں راہ نہیں۔ قیامت و بدر وہ اس پر یقین کر سکتے ہیں کہ ظلال نے صورت سے جماع
کیا۔ اس قدر ادنیٰ بھی کہ اس کا نطفہ اس کے رحم میں گلا پھر اس سے بچا جس کا ہوئے ہو کر یقین
ہوا و ہزار سال جماع ہوتا ہے نطفہ رحم میں گرنا ہے اور بچہ نہیں بنتا۔ تو صورت میں کے پاس اور جس
کے زیر تصرف ہے اس میں بھی احتمال ہی ہے اور شوہر کہ وعدہ ہو احتمال اس کی طرف سے بھی قائم
ہے ممکن ہے کہ وہ ملی اور غنہ پر قدردت نہکنا ہو کہ ایک قدم میں دس ہزار کوس پھانے اور چلا آئے۔
مکن کہ جن اس کے تابع ہو اور مکن کہ صاحب کرامت ہو۔ مکن کہ کوئی عمل ایسا کرنا ہو اور مکن کہ روح
انسانی کی فائتوں سے کوئی باب اس پر مکمل کیا ہو۔ ہاں امتنا ضرور ہے کہ یہ احتمالات مادہ بعید نہیں
مگر وہ پہلا احتمال شرعاً و اخلاقاً بعید ہے۔ نہ اس کے کہانی کے لئے شرع میں کوئی حرج نہیں تو یہ پہلا
ثانی نہیں ٹھہر سکتے اطلاق اس کی قرار پانا ایک عمدہ نعمت ہے جسے قرآن عظیم نے مطلقاً یہ تعبیر کیا کہ
جہہ سلن جشا و دھوہ او ذلانی اچھنا کے باعث مستحق غضب و سطر ہے کہ مستحق ہیر و عطا الہذا
الرشاد ہو و انما ہذا الحیر ثانی کے لئے جہر تو اگر اس احتمال بعید اندر سے حادث کو اختیار نہ کریں۔
بے گناہ بچے ضائع ہو جائیں گے کہ ان کا کوئی باپ مرقی مسلم پرورش کنندہ نہ ہو گا۔ لہذا ضرور ہو کہ
دو احتمال باتوں میں کہ ایک کا احتمال مادہ قریب اور شرعاً و اخلاقاً بہت بعید سے بعید اور دوسری کا
احتمال مادہ بعید اور شرعاً و اخلاقاً بہت قریب سے قریب۔ اسی احتمال ثانی کو ترجیح بخشیں۔ اور بعد ہادی

کے لحاظ سے بعد شری و اقلانی کو کہ اس سے بعد چاہیہ تر ہے اختیار نہ کریں اس میں کوئی اختلاف عمل
وحدانیت ہے بلکہ اس کا مکس ہی خلاف عقل و شرع و اقلانی و وحدت ہے۔ لہذا ہم حکم ارشاد ہوا کہ
الولد للفراش وللمهر المجبر لہذا اگر نیکہ اقصیٰ مشرق میں ہے اور چند شہر کے مغرب میں اور ہندوستان
و کلات ان میں نکاح منع ہو ان میں بارہ ہزار میل سے زیادہ فاصلہ اور ہندوستان پہاڑ سمندھاگل
میں اولیٰ اسی حالت میں وقت شادی سے چھ مہینے بعد ہندوستان کے پیر پوایچہ نیکہ بھی کا شہر ہے گا۔ اور
مجموع النسب یا طلاق لڑائی میں ہو سکتا اور قبلہ میں ہے ذرا گفتہ و اجتہاد الفرائض بلاد دخول ک تزویج
المطهر، بشرطہ ہندوستان سنہ فولدت بنتہ اشہر عند خروجہا للتصوم و کرامۃ و اسفند ظہر
لیقح۔ ہذا تاریخ ہے قولہ بلاد دخول المولود ضمیمہ ظاہرہا والا فلا بد من تصوم و اقامۃ نسب
فتح القدر میں ہے والتصوم ثلاث فی القدریۃ للثبوت کتولعات الاولیاء والا سفند امانت فی کون
صاحب خطۃ اوجہی۔ مبین میں اسم المؤمنین مدنیہ یعنی اشد تعالیٰ عنہا سے ہے کان عنہ بن
ابی وقاص زای الکافر ظہرت علی تکفیرہ محمد بن ابی اسیرہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما
قتل علی عنہ ان ابیہ ولید بن زبیرۃ حبس فاکتفہ مالک زای کان زنی بھائی ابی اھلیۃ فولدت
فاوہی اشاعہا الولد، علیا کان عام الفتح لشدہ سعد قتال انہ ابن ابی وقاص و قال عبد
ابن عمر عنہ ابی ابن ولید بن ابی ولید علی فراشہ فقتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتال
علیہ وسلم ہو لولہ یا محمد بن زمرعۃ الولد للفراش وللمهر المجبر و فی رواۃ
وہو اخو ابی عبد بن زمرعۃ من اجل انہ ولد علی فی راشہ ابیہ امہ مختصراً منیداً
صاحبین المسلمین۔ (احکام شریعت محمد دوم ص ۱۸۹)

وہو قتال علی علیہ الصلوٰۃ۔

الفاصلۃ فی الدلیل

ک

فاضل فیض الرسول براؤں شریف

بَابُ التَّفَقُّةِ

تَفَقُّةٌ كَالْيَمَانِ

مسئلہ الامیر علی راکن پوریہ مطلق معنی

نیدر سے اپنی بیوی ہندو کے ساتھ تقریباً ۳۰ برس تک رہے۔ ان کا اسی روز مکان پر نہایت دوس کے گھر والوں میں سے کوئی نہ تھا۔ عرصے کے بعد یہ کہیں سے آیا۔ حرکت کشیدہ دیکھا اور ابھر مکان سے نکل کر چلا گیا۔ تفتیش کے اسی وقت اپنی بیوی ہندو کو مکان سے نکال دیا۔ پھر چند روز کے بعد اپنی بیوی کو طلاق غلطہ دے دی۔ اسی حالت میں نیدر کو تیرہ ماہ تک تان و تفتہ دینا ہوا کیا نہیں؟ اور ہر روز دینا پڑے گا یا نہیں؟ اور بھر کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب عدالت مسئلہ میں نیدر پر عدالت کے زیادہ عدالت کا تفتہ لازم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۳۹۲ میں ہے: *المعتد من الطلاق بقسوق الفتنة والسقوط في فتنة*۔ اور بیاد شریعت میں ہے کہ جس عدالت کو طلاق دی گئی ہے، ہر حال عدالت کے اندر تفتہ ہائے کی اہم۔ اور نیدر پر پورے ہر کی ادائیگی بھی لازم ہے۔ اور بھر ناخرم عدالت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کے جب سخت کہہ گا ہوا لانیہ قویہ واستغفار کرے۔ وهو حق اعلم بالصواب

ک جلال الدین احمد الہادی
۳۹ ربیع الآخر ۱۳۲۹ھ

مسئلہ ازیم۔ اے مرزا ۱۶۲۔ اے دی۔ یہی وہ فتاویٰ بلندنگ نام بھی ۱۶۔
(۱) علامہ الدین کی زوجہ دریسہ خاتون عرصہ دو سال سے اپنے شوہر سے طلاق کی اختیار کر کے اپنے

مال کے قریب ہے ایسی حالت میں اس کے شوہر زید نے اس کو طلاق کر دیا تو اسے دی قبل از طلاق حصر و مال سے چندہ کو زید خرچہ و غیرہ کو نہیں دینا تھا جو نکاحی میں ملازم ہے اس نے چندہ ہمیشہ قرضہ کے لے کر اوقات زندگی بسر کرتی تھی جب دوسری سال کا آتا تھا تو قرض لے کر دیتی تھی حسب دستور قرض لے لے کر چندہ نباہ کرتی تھی اور وہ سال سے زید کے چندہ کو خرچہ دینا بالکل بند کر دیا جب حصر مال جوڑتی ہے وہاں آیا تو اتنے ہی چندہ کو طلاق کے نکال دیا قریب ایک ماہ سے یہ اپنے بچے میں مقیم ہے ضروری طلب امر یہ ہے کہ

قرضہ لے کر چندہ اور اس کے بچوں نے جو کھایا اس کا ادائیگہ کرنا زید پر واجب ہے یا نہیں؟ (۲) جو زیورات چندہ کو نکاح میں سسرال کی طرف سے ملے ہیں اس پر طلاق کے بعد ملکیت زید کے ہے یا چندہ کی؟ (۳) قرض اور عدت کے خرچہ پر چندہ حلالی کا رد وائی کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب — زید کے قیام بچہ کے زمانہ میں اگر چندہ زید کی اجازت سے قرض لے کر اپنے اقربا ملات چلاتی تھی یا چندہ کے قرض لینے کا قصد کو علم ہوتا تھا تو اس سے منع نہ کرتا تھا تو زید پر پھر قرض کی ادائیگی واجب ہے۔ و اعتد تعالیٰ اعلم (۲) زید نے اگر ان زیورات کو صرف استعمال کرنے کے لئے دیا تھا تو وہ زید کی ملکیت ہے اور اگر چندہ زید کے ملک بناوینے سے زیورات استعمال کر رہی تھی تو اب وہ چندہ کی ملک ہے۔ و اعتد تعالیٰ اعلم (۳) قرض کے لئے بشرط مال کو زینہ نقدیت کے لئے حکام کی طرف رجوع کر سکتی ہے۔ و اعتد تعالیٰ و مسولہ الاموال اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری
۱۱ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ

فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ مجددی کی دیگر اہم تصنیفات

فتاویٰ فیض الرسول جلد اول، فتاویٰ محمدیہ، عجائب الفقہ (فقہی مسائل) خلیات محرم حج و زیارات، بزدگوں کے عقیدے اور تعظیم نبی و غیرہ کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔

کتاب الایمان

قسم اور نذر کا بیان

مسئلہ از ہادی رشید سائنس و مکان مہراج گنج قلعہ سہی
 نذر کہتا ہے کہ قرآن کی قسم شرعی نہیں ہے۔ لہذا قرآن کی قسم شرعی ہے یا نہیں بہ تحریر فرمائیں۔
 قرآن کی قسم پہلے متعارف نہ تھی اس لئے شرعی نہ تھی جیسا کہ صاحب حدیث نے اس کی
 الجواب تحلیل میں فرمایا لہذا غیر متعارف لیکن اب اس کی قسم متعارف ہے اس لئے قرآن پاک
 کی قسم بھی جیسے کہ نزدیک شرعی قسم ہے اور اس پر شرعی قسم کے حکام مرتب ہوں گے عہدہ الراجیہ اور نذر اور
 نذر القدر میں ہے لہذا بعض بات الحلف بالقرآن الا ان متعارف نہ ہو تو یہ عینا اہ اور قرائی و مالکیر میں ہے قال
 محمد بن حاتم عن ابي عبد الله عليه السلام في الاصل لو قال لا يكون يميني اذ كره مطلقا لم يحن فيه وهو ان الحلف به
 ليس بشعارف فصار كقولہ وعلو انك لا تفلح عن ابي زعمان عن ابي زعمان عن ابي زعمان عن ابي زعمان عن ابي زعمان
 نعمتہ و بعد ازاں اہل حق و انصاف بالقرآن کو یمنینا و بے اخذ جہوں و پشیمانانہم
 اللہ تعالیٰ کہ ان المصلحت اہ اور ضرورت حدیث الشریعہ و ان شرعاً فی طریق تحریر فرماتے ہیں اور قرآن کی قسم
 تمام اشک کی قسم و ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے انھن بالافلاک و بہا و شریعت میں ہے و ہوتا ہے انھن بالافلاک و بہا و شریعت میں ہے

بطل الدراج احمد الامجدی

تہہ۔

۱۹ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

اس صورت کو دیدے۔ وہ فریاد و سائیں پر خود مرگ کرے۔ اور اگر زیادہ چاہے ہاتھوں ہی سے کفارہ دینا چاہتا ہے تو اس صورت کو اپنا کرتا ہے۔ اور اگر زیادہ چاہے۔ وہ خود تلافی اعلیٰ علیہ السلام

بلال الدین احمد الامجدی

۱۱ ذی قعدہ ۱۰۲۰ھ

مسئلہ اول: اور محمد پھاؤنی بازار طلع بستی

ذیل نے اپنی بیوی پر بندھے خوش طبعی میں ملے کہ وقت قسم کھا لیا تھا کہ اب میں تم کو ماروں پتلیوں کا نہیں۔ چند کی چند غلطیوں پر زید سے ہندہ کو ہلا پٹیا۔ لہذا نصیحت مذکورہ میں قسم تو لی یا نہیں؟ اگر قسم نہ لی تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

مستقبل میں جو ملے مالی ہاں نہ پھر یا نہ ہوتے قسم کھا لینے والے پر شرع کا کیا حکم ہے؟
الجواب ایسا قسم توڑی تو اس پر کفارہ لازم ہو گیا۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس سکنوں کو صبح شام دو دنوں وقت بیت بھر کھانا کلاتے یا ان کو کپڑا پہناتے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تینوں باتوں میں سے جو چاہے کرے اور اگر ان تینوں میں سے کسی ایک پر بھی قادر نہ ہو تو پے درپے تین روزے رکھے جیسا کہ بارہ قسم رکھ کر اول میں ہے۔ لکن شہہ اطعام عشرہ سالکین میں اسطرح مانتھوون اعلیٰ کما کہ اسوہ صبر اور صبر پر غلبہ نہیں لے پیدا نہیں کرتا۔ ایام داہور درختار میں ہے و کفارہ نہ صبر بر ذیقہ اولیٰ ایام عشرہ سالکین اور کو تو رہا ایسا عامۃ البدن وان مجز عنہا کفارہ وقت الاداء صام ثلثۃ ایام ولا داہ ملخصا۔ اور قرآنی مانگہری میں ہے فان لم یجد من اعانہ فلیطعم العشرۃ الاشیاء الثلثۃ صام ثلثۃ ایام متتابعات کذا فی السراج الوہاج اہ وهو تلافی اعلیٰ علیہ السلام۔

بلال الدین احمد الامجدی

۲۶ صفر المظفر ۱۰۲۱ھ

مسئلہ لڑکشی مقبول حسین جرنیل مرزیت فاضل مگر دیرپا۔

زید جو کہ ایک مدرسہ کا مدرس تھا مدرسہ کے سطح کی نظامت اس کے سپرد تھی نہ اپنی نظامت کے دوران سطح سے پاؤں وال لکڑی چسپہ فیہ جو جری کر کے اپنے گھر بھرتا رہا اتفاقاً جو جری کی خبر اراکین مدرسہ تک پہنچی اس بنا پر زید مدرسہ سے فرار ہو گیا مگر جو کہ اراکین مدرسہ سے بے زید کے چپا سے کہا کہ حافظ صاحب مدرسہ سے اتنا سامان لے کر فرار نہیں اتنے سے کہہ دیں وہ اگر بچوں کو چھائیں وہ نہ میں ان کے خلاف پرچہ شائع کروادوں گا اور اگر میں ایسا نہ کروں تو اسلام سے خارج ہو جاؤں لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ بچہ جو قسم کائی اس کے لئے شریعہ کا کیا حکم ہے ؟

بچہ کا قول عند اشوع قسم ہے۔ لہذا حافظ مذکور کے مدرسہ میں آکر نہ پڑھانے کی صورت میں **الجواب** اگر اس نے حافظ کے خلاف پرچہ شائع کیا تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا۔ فتاویٰ مالگیری جلد دوم صفحہ ۴۱۷ میں ہے قولہ ان افضل کذا فعویہ جودی او ذہب وانی او جیسوی او برہمی من الاسلام فہو حین استعسانا کن انی علیہ انفع۔ حق وقول ذلک۔ الفعل یلزمہ الکفارۃ اھ تلخیصاً۔ وهو نقالی اعلیٰ۔

جلال الدین احمد الامجدی

تب

عمر ذوالقعدہ ۱۳۰۱ھ

مسئلہ از۔ شکیل احمد خان معرفت جود العفی او شالہ شکیل جی ٹی ٹوڈ۔ دہلی

زید بچہ ہے اپنے چچا کے یہاں رہتا ہے اور چچا زاد بہن سے شادی ہونے کی بھی بات ہے لیکن چوگی یا نہیں یہ صحیح طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے لہذا از حدیث ہے کہ تلیپاں سر نہ ہو گئیں ہیں جب اس کی قبر زندگی بھی کو اس کی چچا زاد بہن کی کے فیہ یورپی توہمی نے زید سے پوچھا کہ واقعی تم نے ایسا کیا ہے تو اس نے کہا کہ وہ میں قرآن شریف اٹھا سکتا ہوں یہ سب الزام ہے کہ تو کیا یہ قسم میں شہادہ ہوگا ؟ حالانکہ جس وقت اس نے یہ جملہ کہا تھا اس وقت خدا اور رسول کا خوف اس کے دل میں تھا وہ خدا سے ڈرتے ہوئے اور معافی مانگتے ہوئے اس جملہ کو کہا تھا اس کے دل میں بھی تھا یا اللہ میں آئندہ کے لئے توبہ کر رہا ہوں اب ایسا نہ کروں گا تو میری عزت بچائے اس کے بعد بات جہاں کی تھی وہیں لوگ گئی۔ ایسی حالت میں حکم شرع کیا ہے ؟ کیا اس پر کفارہ لازم ہے ؟ اگر ہے تو کس طرح ادا کرنا چاہئے ؟

الجواب یا قرآن کی قسم ظاہر کام کروں گا اور نہیں کیا یا قسم کمال کی ظاہر کام نہیں کروں گا اور کیا تو کفارہ لازم ہوتا ہے کہ اسی عین کو متفقہ کہتے ہیں فتاویٰ عالمگیری جلد دوم مصری صحت میں ہے۔ متفقہ و حرمان بملت علی اسرفی المستقبل وان یفعله اذ لا یفعله وحکمها الزوم الکفارة عند الحیث کتب الذناب کافی۔ لہذا یہ کہتا کہ "میں قرآن شریف اٹھا سکتا ہوں" شرعاً قسم نہیں ہے اس پر کسی قسم کا کفارہ لازم نہیں مگر زید سے جو غلطی سرزد ہوئی ہے اس سے توبہ و استغفار واجب ہے۔ دھونسنا

مسئلہ از مہوگٹاٹ ہریا۔ بستی۔ مرسلہ محمد وکیل

زید نے فقہ کی حالت میں اپنے رشتہ دار سے کہا کہ اشتر اور اس کے محبوب کی قسم میں اب تمہارے یہاں ہرگز کھانا نہ کھاؤں گا۔ اب اگر زید اپنے اس رشتہ دار کے یہاں کھائے تو زید کے لئے مکرم شرع کیا ہے ؟

زید کا یہ قول کہ اشتر اور اس کے محبوب کی قسم میں اب تمہارے یہاں ہرگز نہ کھاؤں گا
الجواب شرعاً نہیں منع ہے۔ زید اگر اپنے اس رشتہ دار کے یہاں کھائے گا تو کفارہ واجب

ہوگا۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے دسوں کو ایک ہی دن کھلائے یا ہر روز ایک ایک کو ایک ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے اور اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو تین دن پہلے دوزخ رکھے۔ حکمذاشی بہار الشریعہ تانا تولا

عن اکتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی
۳۰ ذی القعدہ ۱۳۸۳ھ

مسئلہ مشکوٰۃ جملہ منہار ساکن خزاں ضلیع بستی

زید نے اپنی بیوی ہند سے کہا کہ اگر آج سے تو گوشت کھائے تو سوز کا گوشت کھائے۔ قربا ہندہ گوشت کھا سکتی ہے یا نہیں ؟ اور کھانے کی صورت میں کفارہ لازم آئے گا یا نہیں ؟

صحت مسئلہ میں زید کا قول ہندہ کے لئے شرعاً قسم نہیں اس لیے ہندہ گوشت کھا سکتی ہے اور گوشت کھانے کے سبب ہندہ پر کسی طرح کا کفارہ نہیں لازم آئے گا البتہ زید تو یہ کہے کہ اس طرح کا جملہ کسی مسلمان کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔ و خود جہانہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی
۱۸ ربیع الآخر ۱۳۸۳ھ

مسئلہ از عبد الرشید پور نیوی متعلم فیض الرسول براؤن شریف

بکر اور ہندہ کے درمیان کچھ نا اتفاقی تھی اس بنا پر ہندہ نے کہا کہ اگر میں بکر کے لیے کھانا پکاؤں تو سوز کھاؤں تو کھانا پکانے پر کفارہ لازم ہوگا یا نہیں ؟

ہندہ بزرگ کا کھانا بچائے گی تو کفارہ لازم نہ ہو گا کہ اس کا کھانا فقراء و مشرکین میں تقسیم نہیں البتہ
الجواب ہندہ گنہگار ہوئی تو یہ کرے اور آئندہ اس طرح کا کلام نہ بیان پر ہرگز نہ لائے۔ وھو
 فتاویٰ اعظمہ۔

جلال الدین احمد لاہوری

۲۰ ذوالحجہ ۱۲۹۷ھ

مسئلہ اگر زبردستی و بدھوشانہ وارن ہتھیار چاندی میں خلیع کوٹہ
 ہندو نے تقسیم کیا کہ اگر میں اس کو میں اس عدوانہ پر آؤں تو اپنے باپ سے منہ کالا کروں کہ یہ عرصہ بد آئی
 پھر قسم کھائی کہ اگر ان کے عدوانہ پر آؤں تو سور خنزیر کا گوشت کھاؤں۔ کہ یہی عرصہ بد پھر آئی۔ تو کیا فقراء و مشرکین
 تقسیم ہوئی یا نہیں؟ ورنہ حسین میں ہندہ مجرم ہوئی یا کہ نہیں؟ اس کے ساتھ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟
 ہندہ پر تو یہ واستحقاق لازم ہے مگر کفارہ واجب نہیں اس لئے کہ یہ شرعاً مکین مستغفرا
الجواب نہیں ہے بھلا شریعت حقہ بنیم مسئلہ میں ہمسرہ کے حوالے ہے۔ کسی نے کہا اگر اس کو
 کھاؤں تو سور کھاؤں یا سر داؤں کھاؤں و شرعاً قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔ و فتاویٰ و صحائفہ اعظمہ

جلال الدین احمد لاہوری

۱۳ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ

مسئلہ اگر جہد الفکر پو کو جھوٹا بستی
 ہندو نے اپنی بیماری کی حالت میں دماغی کہ اسے خدا میں اچھی ہو جاؤں تو سال بھر پر عید کو روزہ رکھوں گی
 خدا کے فضل سے ہندو ایسی ہو گئی اور کچھ دنوں تک عدوانہ رکھا طبیعت پھر قراب ہو گئی۔ اب ہندو چاہتی ہے
 کہ اگر عدوانہ کے بدلے میں اس کا کفارہ ہو تو ان دنوں عدوانہ نہ دیتا پڑے۔ برائے کرم آگاہ فرمائیں کہ شریعت کا کیا
 حکم ہے؟ روزہ ہی رکھنا پڑے گا یا عدوانہ کے بدلے کفارہ دینے سے کام چن جائے گا اور ایک روزہ کے بدلے
 میں کتنا کفارہ دینا پڑے گا؟

صحبت مستور میں اگر پھر بیمار ہو گئی تو تندرست ہو جانے کے بعد مال میں جتنے جسے کے روزے
الجواب چھوٹ گئے ہیں ان کی قصاص کے کہ اس قسم کی سخت میں روزہ نہ رکھتا اور اس کے عوض میں

کفارہ دینا جائز نہیں۔ - حکمذا فی کتب الفقہ و عورتانی اعلمہ

جلال الدین احمد الامجدی نے

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۲ھ

مسئلہ از مطلوب حسین مدنی فرخ آبادی متعلم مدرسہ زینت الاسلام امرودہ ضلع کانپور
ایک شخص نے منت مانی کر کر میرا خاں کام پر جانے تو میں پانچ سو روپے نماز نفل پر حوں گا۔ اب کس طرح
پڑھے؟ کیا ایک دم میں پانچ سو پڑھے یا تھوڑی تھوڑی کر کے پڑھے؟ بینوا تو جہدا
اگر ایک وقت پانچ سو روپے پڑھنے کی منت نہیں مانی ہے تو متفرق کر کے پڑھے۔
الجواب ہے۔ - حکمذا فی کتب الفقہ و عورتانی اعلمہ بالصواب۔

بلا اللہ الدین علی محمد صاحب دہلی

یکم ذوالحجہ ۱۳۰۱ھ

مسئلہ التمدد قائل دارالریضہ صحن علی رضوی کوئٹہ جاوہد رضوی منزل۔ اجیر شریف۔

ایک آدمی حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ کی منت اس طرح سے مانتا ہے (گویا وہ بزرگ سے وعدہ کرتا ہے) کہ
میرے لڑکا ہوگا۔ اور جب وہ تین سال یا پانچ سال یا سات سال کا ہوگا تو میں دربار خواجہ میں حاضر ہو کر اس
کے برابر ترازویں تول کر چاندی کے نوپے سے یا معری سے یا گڑ سے یا کھربا کھربا سے یا سبائی سے یا کھیر سے یا
بجے سے اس بجے کے برابر تولی کر نذر کروں گا۔ چنانچہ چوکی و سرکاش سال کی ہو جاتی ہے اور وہ منتی الی الخ میں ہے
جس ایک شئی کو مان کر جاتا ہے۔ اس کی تکمیل منت کے لئے وہ حاضر دربار خواجہ ہو جاتا ہے۔ اور درگاہ شریف میں کچھ
کو نذر دے اس شئی کے برابر تولیے اور درگاہ شریف کے متوسلین سادات کرام خدام کو نذر میں دے دیتا ہے شا
ساتھ وہ خود بھی اس تولی ہوئی شئی میں سے خدام سادات سے مانگتا ہے کہ میرے لئے اور میرے عزیزوں کے لئے جو تولی
ہو میں ان کو اس میں سے تقسیم کروں گا (اس بات سے عہدہ کا تصور غلط ہو جاتا ہے) اس میں سے مجھے بھی کچھ دیجئے۔
اس طرح اس شخص نے جس طرح خواجہ بزرگ سے منت کا وعدہ کیا وہ ادا کیا۔ اس کی منت میں عہدہ یا اوتارہ یا زکوٰۃ
کچھ نہیں ہے صرف منت کی ادائیگی ہے۔ ایسی حالت میں تولی ہوئی شئی صدقہ یا اوتارہ یا زکوٰۃ ہوئی یا نہیں ہوا
اس شئی کو سادات خدام خواجہ صاحب کو لینا جائز ہے یا نہیں یعنی اس کو خدام خواجہ صاحب اپنے تصرف میں لائے

یہ نام سادات خدام خواجہ کا خیال ہے کہ یہ قول پوری چیز صمدۃ اوستادہ پر جاتی ہے اس لئے اس کو لینا اور استعمال کرنا لانا جائز ہے تو سوال یہ ہے کہ اس کو لینا چاہئے یا نہیں۔ اور انہیں لینا چاہئے تو کیا کرتا چاہئے اس کا مشورہ جواب خدا و رسول علیہ السلام کے حکم کے موافق دیا جائے خداوند وہ باعث مشکور ہو گا۔

الجواب بحسب اصطلاح اصحاب فقہ کے قدس حق ہیں شرعی اور عرفی۔ تندرشری کے معنی میں فیض و کرم خدا کے سوا کسی کی ماننا منکر ہے اور تندر عرفی انبیاء کرام و اولیائے عظام علیہم السلام و صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے جائز ہے۔ تندرشری کا حکم یہ ہے کہ اس کا اور کرنا فرض ہے۔ اور اگر صمدۃ و غیرہ کی تندر پورے وہی لوگ کھا سکتے ہیں جن کو کھانا لینا جائز ہے۔ قرآن کریم و تفسیر و احادیث و فقہ میں اس شرعی تندر کا ذکر ہے اور تندر عرفی کا حکم یہ ہے کہ اسے امیر و غریب سب لے سکتے ہیں اور کھا سکتے ہیں۔ صمدت مسئلہ چونکہ تندر عرفی میں ہے لہذا امیر اور سادات کرام کا اسے لینا اور کھانا جائز ہے۔ حلیۃ الصالحین فی مالہ و عیالہ و عیالہ تعالیٰ علیہ و سلم۔

جلال الدین احمد الامجدی
۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ

مسئلہ لوز کریم بخش موضع تھندا پورٹ جھنگ ضلع بہاول
ایک صاحب کہتے ہیں کہ ہم عزم کے تعزیر کی منت مانے ہیں۔ اگر ہم تعزیر نہیں دیکھیں گے تو امام صاحب ہمارے رشکے پر آجائیں گے تو تعزیر کی منت ماننا اور تعزیر نہ دیکھنے پر امام صاحب کا کسی کے اوپر آنے کا خیال کیا ہے؟
الجواب تعزیر کی منت ماننا سخت جہالت ہے اور تعزیر نہ دیکھنے پر امام صاحب کا کسی کے اوپر آنے کا خیال مراسم غریب ہے۔ اس قسم کی منتیں نہیں مانتی چاہئے اور مانتی ہو تو پوری نہ کرے یہاں تک کہ فقیر اعظم ہند حضرت علامہ اشرفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ظلم اور تعزیر بتانے اور پیک بننے اور عزم میں بچوں کو فقیر بتانے اور بزرگ پر ہمتاں اور رشک کی مجلس کرنے اور تعزیر پر نہایت دلوانے وغیرہ خرافات جو مرد افغان اور تعزیر دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت سخت جہالت ہے ایسی منت خدائی چاہئے اور مانتی ہو تو پوری نہ کرے اور نہ ہی صمدت ہندو تعالیٰ اعلم و الجواب۔

جلال الدین احمد الامجدی
۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ

مسئلہ :- اگر عورتی کسی سے سب سے گڑبٹا خلیق کوڑھ

زید نے کہہ کر کہا یہ سبیل و خیریت ولیہ میں ضرور آئیے گا۔ بگڑنے قسم کھا کر کہا کہ میں ضرور آؤں گا انشاء اللہ۔ پھر وہ عورت
ولیہ میں نہیں آیا تو اس پر قسم کا عقارہ لازم ہوا یا نہیں ؟

الجواب :- اگر قسم کھانے کے ساتھ اس نے متعلقہ انشاء اللہ کہا تو اس صورت میں اس
پر عقارہ لازم نہیں ہوا اور اگر کچھ وقت کے بعد کہا تو لازم ہو گیا۔ بیان اولین مسئلہ میں ہے ۔ وہ حلف علی بصدیق وقال
انشاء اللہ متعلقہ بیعتہ خلافت علی بن ابی طالب علیہ السلام من حلف علی بصدیق وقال انشاء اللہ فقد بری بیعتہ
وہو سجانہ وعلقانی علیہ۔ **ک جلال الدین احمد الاچمدی**

مسئلہ :- اگر ایک عورتی ولیہ کوڑھ خلیق کوڑھ۔ متعلقہ فیض رسول ہواؤں شریفہ۔

بعض عورتیں لڑکوں کے تک ان کا چہرہ دانتے اور ان کے سوں پر چبیدہ رکھنے کی منت مانتی ہیں تو اس طرح کی
منت ماننا کیسا ہے ؟

الجواب :- اس طرح کی منت ماننا جہالت ہے۔ فقیر اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں :- بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے تک ان کا چہرہ دانتے اور ان کے سوں پر چبیدہ رکھنے کی منت
مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا جو از کسی طرح ثابت نہیں۔ اور ایسی دایمات منتوں سے
بچیں اور مانتی ہوں تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے فقہ و شریعت کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے لڑھے
یوں ہی کرتے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو پھر جانتے گا۔ بچہ منہ ملا کر قریب یا جاکر منتیں پہلے ملیں گی۔ منت
مانا کہ تو تک کام ناز، ملامت، خیرات، صلہ شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے اور فقیروں کو کھانا دینے کثیر ایسا سننے
وغیرہ کی منت نہ ہو۔ (بہار شریعت صفحہ ۱۰۱) **ک جلال الدین احمد الاچمدی**

مسئلہ :- اگر جو شخص شرفی مقام و پوسٹ مستند اور خلیق راہ کوٹ (گجرات)

زید نے یہ منت مانی کہ اگر میری بیوی کو بچہ ہوگا یا میرا بیٹا ہوگا تو میں اس بچے کو سب سے پہلے اپنے والد کے پاؤں کا فضل
اور صحت ماناؤں گا۔ تو زید کو یہ منت جائز ہے یا نہیں ؟ اور صاحبِ منت پر کیا حکم نافذ ہوگا ؟

الجواب :- یہ منت فقیر نہیں ہے اور برکت کے لئے اپنے باپ کے پاؤں کا فضل
پنیا یا اپنے بچہ کو پانا جائز ہے۔ **ک جلال الدین احمد الاچمدی**

ک جلال الدین احمد الاچمدی

کتاب الوقف

وقف کا بیان

مسئلہ : از محمد زین جبین پورہ - دارالاسی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرط تینوں اس مسئلہ میں کہ ایک مکان کے کئی مالک ہیں اور اس کی تقسیم نہیں ہوئی ایک میں سے ایک حصہ پر اس کے مالکوں میں سے ایک شخص جو بلا وصیت اور با وصیت بغیر امتداد سے سالہ سال سے قابض ہے مگر وہ اپنے اس سکونہ حصہ کو وقف کر دے تو وقف درست ہے یا نہیں جبکہ یہ مکان تقسیم کرنے کے بعد قابل اختلاف رہے گا۔

الجواب صحت مسئلہ میں مگر کہ حصہ سکونہ کو اگر ملہ شرکاء نے وقف ملکہ کر دے وہ اسے تو اس کا وقف بلا خلاف جائز ہے اور اگر نہیں وہ اسے تو متاخرین کے نزدیک جائز ہے کہ شخص ملکہ اپنا حصہ وقف کرے مگر شرکاء سے اپنے حصہ کا اثر ملے کہ الگ کر دے۔ یہاں شرط وصیت میں ہے وقف ہے پہلے وقف کرے تو صحیح ہے کہ اس کا وقف جائز ہے۔

اور متاخرین نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ اور مذکورہ مالک کی اولاد ثانی ملکہ رہے ہیں یہ وقف الفشاح المحتفل للقبۃ لا یجوز عند محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ وہ ابعد من ان یتخلل فیہ غیرہ وعلیہ الفتویٰ کذا فی السراجۃ والتاخر عن اخترا بقرن الی یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ انہ یجوز وہو الثبتا رکذا فی خزائن المفتیین اور پھر مسئلہ ہرما ہے ان وقف نصیب من ہذا مشقرا فی فہم الذی یقتاسو بشریکہ اھ واللہ تعالیٰ اعلم

ک جلال الدین احمد الابجدی

۱۲ رجب المرجب ۱۲۸۸ھ

مسئلہ : از محمد زین جبین پورہ - دارالاسی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مکان کی ذاتی تقسیم ہو چکی ہے لیکن تحریریں نہیں آئی ہیں اس

کے ایک حصہ کے ملک نے اپنے حصہ کو ایک درہم پر وقف کر دیا ہے یہ وقف درہم سے ہے یا نہیں بہت کچھ کہیں
تقسیم کرنے کے بعد قابل انتفاع رہے گا۔

الجواب: وقف ذكرى مانزبے وهو تعالى اعلم واليه المرجع والمآب

جلال الدین احمد الامجدی

١٢ - رجب المرجب سنة ٩٨٠ هـ

مسئله: از محمد حسین شیدا اجل مکر شری محمد شفیع و ابیذر شریف و عروقه انوار الیگامان و منبع نامک

ایک دینی مدرسہ جہاں علوم و سنیہ کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے اپنی تعلیمی مہیا کی بلندی کے لئے مدرسہ مذکورہ کی کچھ جائیدادوں کا مشکل مکان و زمین ہے جس سے فی الحال اتنی آمدنی دستیاب نہیں ہوتی کہ مدرسہ کی کا حق اپنے اخراجات کی تکمیل کر سکے بلکہ مشکل و دگر جانیدادوں پر توجہ نہیں کی گئی تو زمین ممکن ہے کہ علی غرض کے مطابق یہ جائیدادیں تلف ہو جائیں اس کے لیے مختلف زمین مدرسہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ان جائیدادوں کو موجودہ قیستوں کے مطابق سے اچھے داموں میں فروخت کر کے اور اس سے حاصل شدہ رقم سے مدرسہ کے اخراجات کی بہتر اور اعلیٰ کفالت کا ذریعہ بنایا گیا جائے۔

اگر ایسا نہ کر سکیں تو زمین اور جائیداد کے خاتمے جوئے کا قوی اثر ہے جو مدرسہ کو نقصان دے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ زمین (میں) میں سب سے پہلے ایک سے زائد زمینیں (میں) کے تحت (ڈی۔ پی پلان) کے قاعدے کے تحت زمینیں (میں) مستحقین مدرسہ نے بڑی کوششوں کے بعد اسے دوبارہ حاصل کیا ہے۔ دوسری صورت اس حاصل شدہ زمینیں (میں) دوسرے لوگ جو زمیندار اور دکان دار و غیرہ کا قبضہ کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں جس کی وجہ سے جملہ کے خزانہ (میں) دوبارہ تباہ ہو جائے۔ لہذا ایسی صورت میں (جائیداد و فروغ خیر متفرق) (مکان) و دکان (زمین) فروخت کر کے زمین (میں) نہیں ہے مفصل جواب حیات فروغ خیر کے ساتھ حیات فروغ خیر۔

الجواب

۱۔ **الجواب**۔ وقف کی بیع جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر وقف قابل انتفاع نہ ہو بلکہ مقصد اعمال جائز ہے اور اس کے لئے بھی یہ شرطیں ہیں کہ غبن فاحش کے ساتھ تبادلہ نہ ہو اور تبادلہ کرنے والا قلیل کا سے بڑا عالم ہاں اہل جو کہ جس کے قصرات ہوں ان کو اہلینان ہو اور تبادلہ غیر منقولہ سے ہو ورنہ یہ نہ ہو اور ایسے شخص سے تبادلہ نہ کریں کہ جس کی شہادت اس کے حق میں مقبول نہ ہو اور ایسے شخص سے بھی تبادلہ نہ کریں کہ جس کا اس پر دینا ہو اور یہی شرط ہے کہ دونوں جائیدادیں ایک ہی محل میں ہوں یا ایسے محلوں میں جو کہ جو اس سے بہتر ہو۔ درود الحق اور جہانگیر علیہ السلام علیہ السلام بہار شریعت حصہ دوم منشا یہاں تک کہ اگر وقف کی زمین میں ویران چڑھ جائے اور متولی اس کا بعض حصہ بیع کر یا بعض کی

سرست کرنا چاہیے تو یہ بھی جائز نہیں جیسا کہ قرآن کی عالمگیری جلد دوم صفحہ ۳۳ میں ہے اذ اخربت ارض الوقت
 واداء القیامات یسبح بعضہا للیوم الباقی بعضہا باجائیس للہ ذلک انما یستوی کو وقت کی زمین کے بارے
 میں ما وقت کے وارث یا کام کا وقت ہر تو اس میں بھی فتویٰ اسی پر ہے کہ وقت کی زمین بیجا جائز نہیں جیسا کہ
 عالمگیری کے اسی صفحہ پر ہے۔ اس میں وقت خفت القیام من وارث الوقت اوصون ظالمہ لہ ان یمسہ و
 یتصدق بالحقین گذار کر فی التوازیل والفقوی انہ لا یجوز گذار فی السراجیۃ۔ لہذا منتقلین مدرسہ
 کا اس بات پر اتفاق کیا کہ غلط ہے کہ موقوفہ جائدادوں کو فروخت کر کے مدرسہ کے اخراجات کی بہتر کفالت کا ذریعہ
 پیدا کیا جائے۔ تعلیمی میلہ کی بلندی اور کام کا مقدمہ کے اخراجات کی تکمیل کے نام پر وقت کی زمین کو جائز نہیں قرار
 دیا جاسکتا کہ تعلیمی میلہ کی بلندی کی کوئی حد نہیں اور نہ کام کا مقدمہ کے اخراجات کی تکمیل کی کوئی حد ہے۔ اور اوقات
 کے متعلقین کی خواہشیں جائز و نامردمے پیش و نہی ہیں۔ اس لیے موقوفہ مکان و مکان اور زمین کے بیچنے کی
 اجازت نہیں دی جاسکتی۔ منتقلین پر لازم ہے کہ ان کی برائے حفاظت کریں۔ اور وقت کی زمینوں میں اگر دوسرے لوگ
 موجود ہوں اور وہ کامیں لگا کر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم بھی چندہ کر کے وہ جہاد و فرائض کی تہذیب کر دی
 جائیں فروخت نہ کریں جائیں اور تعلیمی میلہ ملانے کرنے کے لئے دوسرے ذرائع استعمل کئے جائیں۔ ہذا بعد اذنی
 والعلوم عند المونی تعالیٰ۔

ک جلال الدین احمد الاتحادی
 رحمہ صفر الخضر ۱۳۸۵ھ

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

مَنْ يَتَرَدَّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا أَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ وہ خیر کا تہذیب کرے وہ دین کا فقیہ بناتا ہے۔ (بخاری المربعین ۱۸۰ مثلاً)

۲۔ اعلیٰ حقیر امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں :

علم دین فقہ و حدیث ہے۔ منطوق و فلسفہ کے جائز و ناجائز نہیں۔ یہ امور متعلق بر وقت ہیں۔ تو جو وقت میں یاد

ہو وہی بڑا عالم دین ہے اگرچہ وہ حدیث و فقہ کے زبان و اشتغال نہ کرے۔ (آئینہ ضیاء جلد ۴ ص ۵۲۵)

مسئلہ۔ مستولہ مولوی نصیح اللہ طوی برائوں شریف۔ ضلع سرحد اور تھر نگر
 ایک شاہ صاحب و سلسلہ کا تہذیبیہ پیشہ کے پیر تھے وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جو کچھ بنا پایا ہے
 وہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے بنایا ہے۔ ہم اس میں سے اپنی کسی اولاد کو کچھ نہیں دیں گے جو ہمیں اپنے باپ
 کا ترکہ ملے صرف وہی دیں گے۔ چنانچہ مرض وفات میں مبتلا ہونے سے ہیبت سے پہلے وہ مال فروخت کر کے
 سے چھ سال قبل ہوش و حواس کی درنگی میں اس مضمون کی رجسٹری فرمادی کہ مقرر کی روئے اولیٰ سے چار
 لاکھ اندر دو جز ثانیہ سے دو لاکھ کے پیر مقررے اپنی جائیداد کا ترکہ اور حقوق اپنی اولاد کو تقسیم کرتے ہوئے
 زویہ اولیٰ کے لڑکوں کو دو قطعہ مکان سفال پوش و گھاری اور دو جز ثانیہ کے دونوں لڑکوں کو ایک قطعہ
 مکان جو مسجد کے جانب شمال واقع ہے دے دیا ہے۔ رہا خانقاہ کا مسئلہ تو وہ عام مسلمانوں کی فلاح و
 بہبود کے لئے معلق ہے اور مقررے اس کو مسلمانانِ اہلسنت ہم عقیدہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ لوی
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملکیت فی سبیل اللہ قرار دے دیا ہے۔ لہذا خانقاہ کسی شخص واحد کی ملکیت ہرگز قرار
 نہ پاسے گی۔

حضرت شاہ صاحب قبلہ نے اپنے جس فرزند کو سجادہ نشین مقرر کیا وہ حضرت کے ہمراہ اسی خانقاہ میں
 اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہتے رہے۔ اور حضرت کی وفات کے بعد بھی بحیثیت سجادہ نشین اس کی میں رہے
 اس دہلیان میں انھوں نے ترکہ میں پاسے جوئے مکان کو اپنے اہل و عیال کے لئے بننے کے لائق جتہ بنایا
 اور نہ کوئی دوسرا مکان تعمیر کیا البتہ خانقاہ جو پوری سفال پوش (کچڑی) تھی اس کے کچھ حصہ کو گرا کر
 اس پر تھی و پور میں قائم ہیں امدان پر دو منزلیں تعمیر کیا۔ اب ان کے انتقال کے بعد ان کے شو
 اور وہ ذات میں ایک وصیت نامہ چھپا کر تقسیم کیا گیا جس کے واسطے سمایہ کہا جاتا ہے کہ وہ رجسٹرار فیس میں
 چمکی زبان میں رجسٹری کئے گئے و شیعہ کی اور دو شکل ہے۔ اللہ کی بہتر جائیداد ہے اس وصیت نامہ پر
 انھوں نے خود جان بوجہ کر دستخط کیا ہے یا مضمون کی تفصیلات سے لاطم رکھ کر ان سے دستخط لے لیا گیا ہے
 یا ان کی طرف سے فرمئی دستخط کر دیا گیا ہے۔ اس وصیت نامہ میں یہ ہے کہ دو منزلیں تعمیر مکان (جو خانقاہ
 کی سفال پوش عمارت گرا کر بنوایا گیا ہے) ہم مقرر کی روئے ثانیہ کی ملکیت ہے جنھوں نے اپنے ذاتی سرمایے سے
 اسے تعمیر کرایا ہے۔ تو اب دریافت طلب یہ امور ہیں۔

(۱) وقف کے مال کا کیا حکم ہے؟ (۲) کیا وقف کسی کی ملکیت ہو سکتا ہے؟ (۳) وقف میں

مکان نہ تصرف کرنا کہ اس پر ۹ (۴) وقف کا مکان لگا کر اپنے رشتہ داروں سے جو روزانہ ہفتہ مکان بتایا گیا اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ (۵) حضرت شاہ صاحب قبلہ نے جو مکان خانقاہ پر اس کے استعمال میں آنے کے لئے وقف فرمایا ہے کیا اسے گرا کر بیحدے سکے ہیں؟ (۶) اگر کو تو نہ جائیداد کوئی نصب کرنا چاہے تو مسلمانوں کو اس کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ ہینوا توجہ فرما

الجواب (۱) بیل وقف خلی مال قیم ہے جس کی نسبت رأب تعالیٰ کا ہاشد ہوا کہ جو اسے ظلم کر لیا گیا ہے اپنے پیٹ میں آگ بھڑکے اور عقوبت جہنم میں جانے کا ایسا کپکپک ۱۲ (۲) ہے ان الذین یا کلون اموال الذین ظلموا الا ان کلمون فی بطنہم انما وسیع صلبون سعیرا (نکاحی رضویہ جلد ششم ص ۳۴۷) وهو سبحانه وتعالى اعلم۔

(۳) وقف کسی کی ملکیت ہرگز نہیں ہو سکتا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ ہاتھ اور ملک ہو کر وقف ہو سکتے ہیں مگر وقف ظہر کر کسی ملک نہیں ہو سکتی (نکاحی رضویہ جلد ششم ص ۳۴۷) وهو تعالیٰ ورسوله والا علیٰ اعداء جملہ کلام علیٰ حد تعالیٰ علیہ وسلم (۴) نکاحی رضویہ جلد ششم ص ۳۴۷ پر ہے۔ وقف میں تصرف مال مذکور ہے اور تنہا جب ایسا کہے تو فرض ہے کہ اسے نکال دیں اگرچہ خود وقف ہو چکا ہے کہ دیگر درخت وغیرہ میں ہے ہینوزم وجہا وادوا لوقف ولا یغیرہ بالادوی غیریہ مومن (یعنی اگر خود وقف کی طرف سے مال وقف ہو گیا ہے اور جو تو خدا صاحب ہے کہ اسے بھی نکال دیا جائے اور وقف اس کے ہاتھ سے لے لیا جائے تو غیر وقف ہوا ہے اولیٰ۔ ترجمہ از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۳۴۷) وهو تعالیٰ اعلم وحملہ امتداد احکم۔

(۵) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ ربہ القویٰ ان طرف سے ایک سوال کا جواب دینے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اپنا روزیہ دینا کہ جو کچھ اس نے بتلایا اگر وہ کوئی مالیت نہیں رکھتا تو وقف کا مفت قرار دے گا۔ اور اگر مالیت ہے تو وہی حکم ہے کہ اگر اس کا اکھیر یا وقف کو معزز نہیں تو جتنا اس نے بتلایا وہی اسے اکھیر کر پھینک دیا جائے وہ اپنا عمل اس کا لے جائے۔ اور اگر اس کے بتانے میں اس نے وقف کی کوئی دیر اور سہدم کی جی تو اس پر لازم ہو گا کہ اپنے صرف سے وہ دیر اور ایسی ہی بنائے۔ اور اگر ایسی نہ بن سکتی ہو تو یہی جوتی دیر اور کی قیمت ادا کرے۔ اور اگر اکھیر یا وقف کو معزز ہے تو نکر کسی کے کہ اگر یہ عمل کرنا چاہتا تو کسی قیمت کا وہ جاتا تو اتنی قیمت مال مسجد (یعنی مال وقف) سے لے دیتا۔ اگر فی الحال اس مال کی

قیمت مسجد کے پاس نہیں تو یہاں کوئی زمین متعلق مسجد یا دیگر سبب کو ایہ پر پکا کر اس کو ایہ سے قیمت ادا کر دی ہے۔ اس کے لئے اگر برس دو کار ہوں اسے تقاضے کا اختیار نہیں کی نظم اس کی طرف سے ہے۔ یہ سب اس حال میں ہے کہ وہ عمارت اس شخص کی ٹھہر رہی متولی تھا تو بے وقت گواہ کر کے تھے کہ اپنے لئے بنانا ہوں۔ یا غیر تھا تو یہ اقرار نہ کیا کہ مسجد کے لئے بنانا ہوں ورنہ وہ عمارت خود ہی ملک وقف ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۴۵۹) و هو تعالیٰ اعلم بالصواب واللہ المرحوم والی آب۔

(۵) حضرت شاہ صاحب نے جو مکان خانقاہ پر اس کے استعمال میں آئے کے لئے وقف فرمایا ہے اسے کرایہ پر دینا حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں جو مسجد پر اس کے استعمال میں آئے کے لئے وقف ہیں انھیں کرایہ پر دینا حرام لینا حرام۔ مگر جو غیر ہیں ان میں سے لئے وقف کی کوئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا جائز نہیں اگرچہ وہ غرض بھی وقف ہی کے فائدہ کی ہو کہ شرط واقع مثل نص شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجب الاعتبار ہے۔ درمنا کتاب الوقت شروع فصل شرط الواقع کھس الشارع فی وجوب العمل بہ ولہذا غلام میں تحریر فرمایا کہ جو گھوڑا خیال قائلین کے لئے وقف ہوا ہوتا ہے کرایہ پر دینا منع و ناجائز ہے (فتاویٰ رضویہ ج ۶ صفحہ ۴۵۹) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۶) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بقاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۳۳۵ پر تحریر فرماتے ہیں یہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ حق اللہ و دہر جائز کو خش حفظ مال وقف و دفع ظلم ظالم میں صرف کریں اور اس میں جتنا وقت یا مال ان کا خرچ ہو گیا ہو کچھ محنت کریں گے مستحق اجر ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ لا یحبہم فلما فلا نصب ولا مخصۃ فی قولہ تعالیٰ الاکتب لہم فیہ عمل صالح (پارہ ۴) خدا اما عندی واللہ علیہ الحق عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ک جلال الدین احمد امجدی

۸، رد القعدہ ۱۳۳۳ھ

فصل في المسجد

مسجد كإيمان

مسلم: از وركوتا بدر القادري السمرقندي - بالبدن الرابع من جلد اول

① وقع هذا ان المسلمين يتقنون لا بد من الوقت للمسجدية ولا ترضى الدولة الوطنية ان تمنح ايضا بطريق الوقت او تسليح الا ان يثبتوا وهو احد من الشريعة الاسلامية ان الوقت لا بد للمسجد ؟ فما قولكم يا علماء الاسلام فيما ياتي :- انيدونا بالجناب من الكتب المعتمدة لا والله يا جرحكم اجزا جزيلًا - والامامون ان لا يقع انتاخر في الاجابة فان الحجة على الفتوى شديدة - ما يقتل له المسجد في الشرع الاسلامي وما تقر فيه الذي يستأذنه من غيره -

② ان اخذ عقار مدنية او اجارة واكثر اوجعل المسلمين يصلون فيه فيصير مسجدًا شرعيًا ام لا بد للمسجدية من الوقت تمام ؟ -

الجواب - بعون المطلق العزيز الرباب - ان المسجد لا بد له من الوقت. لا ان لا يكون وقتا له يصير حاله ان الله تعالى فيخلق به حق عبد من العباد والمسلمين مسجدًا قال في الجزء الثاني من الفتاوى الهندية المشهورة بالفتاوى المالكية من جعل مسجدًا تحت سجدته انما هو قربة بيت وجعل باب المسجد الى الطريق وعزله عن ملكه فله ان يبيعه وان مات يورث عنه كذا في الهداية انه اى لا يكون مسجدًا لانه لم يخص الله تعالى ببقاءه حق العبد مشتملًا به كما قال في الهداية قوله فله ان يبيعه اى لا يكون مسجدًا وهو ظاهر الرواية لان المسجد ما يملكونه حاله ان الله تعالى في خلقه من غير ان ينجس وان المسجد لله تعالى انما المسجد في ذاته لا يملكه الا ما يملكه الله تعالى من غير ان ينجس. قال في الجزء الخامس من فتح القدير ص ٣٣٣ المسجد الخالص لله سبحانه

لے جس لحد فیہ حق نقل اللہ تعالیٰ وان المساجد لله مع العلم بان کل شیء له تکان فائدة هذا الاضافة
اختصاصا به وهو بانقطاع حق من سوا عنه اذ وفي الجوز والخاص من لیس الرائق ص ۲۵۰ وفي
الجوز الثالث من رد المحتار ص ۳۰۰ حاصله ان شرط کونه مسجدا ان یکون سفله وعلوه مسجدا
لیست قطع حق العید عنه بقوله تعالیٰ وان المساجد لله بخلاف ما اذا کان السرداب والعلو موقوفاً
لصالح المسجد فهو کسرداب بیت المقدس هذا هو ظاهر الرواية ۱۰ بن ان اتخذ وسط دارة
مسجدا واذن للناس بالدخول فيه لغير مسجد اقله ان یمیده ویرث عنه لان المسجد ما لا
یکون لاخذ منه حق المنع واذ کان ملکه محیطاً بجوانبه کان له حق المنع فله یسجد مسجد الا انه
البحر الطریق لنفسه فله یخلص لله تعالیٰ هكذا فی الهدایة والعنایة وفتح القدير - وهو املد
بالصواب والیة المرجع والمآب -

① المسجد فی الشرع الاسلامی هو الارض المخصوصة لعملة اهل الاسلام والموقوفة لله تعلقه
بان لا یختلق بها حق العید - وهو تعالیٰ اعلم -

② ان اخذت الارض عاریة او اجارة وانما او جعل المسلمون یصلون فیها العتص مسجداً
شعباً لانه لا یدل للمسجدية من الوقف التام وهذا لا الارض لغير تعلقه لله تعالیٰ بان تعلق بها
حق العید - هذا ما ظهر من العلم والحق عند الله تعالیٰ ورسوله جل جلاله وحسن العون تعالیٰ علیه

ک جلال الدین احمد الاختصاصی

۳۴۰ من در سبوح الاحمد ۱۳۰۱

مسئلہ - اگر انکار یا قتل و غصب غصب مسجد کر پڑی پڑی میل خلیق کنا اور کیر لاسٹ
کے ایک عالی شان مسجد کی چوڑی بنائی جس کے اندر دو چار قبریں مسجد میں آگئی ہیں - قدر اشریت کے حکم سے
بہت بلد آگاہ فرمائیں - کیا شریعت اس مسجد کو مسجد کہتی ہے یا اگر جو لوگ اس میں نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز
پڑھتی ہے یا نہیں یا اور کیا اس مسجد کو قائم رکھی جائے یا اگر شہید کر دی جائے یا اگر غریب اس مسجد میں جائے
کے باوجود اس میں اہمیت کرے تو اس کا کیا حکم ہے ؟ قدر بہت بلد جواب دیجئے گا کہ مہرگا -

الجواب - دو چار قبروں کے مسجد میں آ جانے کے سبب مسجد قائم کی مسیدیت نہیں

متم ہو جائے گا بلکہ وہ اب بھی عند الشرح مسجد ہے۔ چنانچہ قریم بن ہول اس حد پر نماز پڑھا اور اس مسجد کو امامت
 کرنا جائز ہے۔ البتہ جو لوگ قبول کو مسجد میں مثال کوئے وہ محنت گنہگار ہوئے اس لیے قبول کو مسجد بنانا اور اس
 پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں لا یجوز انشاء
 القبور ما سجد ولا تیاح الصلوة علیہا (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، ص ۳۳۳) لہذا مسجد بنانے والوں پر لازم ہے
 کہ جتنے بھی قبریں ہیں ان کے چاروں طرف سترہ کی مقدار دیوار کھڑی کریں تاکہ ان پر عود ان کے جانے سے
 نماز قربان نہ ہو اور نہ قبول کی جائے مگر ہو۔ اور یا تو قبول کے چاروں طرف چھپے ت دیوار قائم کریں پھر اس پر اس
 طرح محنت ڈال دیں کہ کھیت کا اوپری حصہ مسجد کے فرش سے ملا دیں اور کھیت کا بچلا حصہ قبر سے نہ لائیں بلکہ دونوں
 کے درمیان تھوڑی جگہ خالی چھوڑ دیں۔ اس طرح قبول کی جائے مگر مٹی نہیں چوگی اور ان کی کھیت پر نماز پڑھنا بھی جائز
 ہو جائے گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ بیرون حدود مقبرہ مستون قائم کر کے
 اوپر کافی بلندی پر پائت کر محبت کو محسن مسجد سامان سے لاکر مسجد کر دینا جائز ہے اس طرح کہ اس محبت کے متون قبول
 مساجد پر قائم نہ ہوں بلکہ حدود مقبرہ سے باہر ہوں تو اس میں حرج نہیں (۱) (فتاویٰ رضویہ جلد ششم، ص ۳۳۴)
 یہ سب اس صورت میں ہے جبکہ قبرستان وقف ہو اور زمین کے مالک کی اجازت سے قبرستان کا بعض حصہ داخل
 مسجد کر لیا گیا ہو۔ اور اگر قبرستان وقف ہو تو اس کی جتنی زمین پر مسجد بنائی گئی ہو اس حصہ کا انہدام ضروری ہے
 فتاویٰ مالکیہ میں ہے لا یجوز تفسیر الوقف اور فتح القدیر میں ہے الحاجب ابقاء الوقف علی ما کان
 علیہ (۲) وهو مسجدانہ وفتاویٰ اعلیٰ حضرت ص ۳۳۵۔

ک جلال الدین احمد الاجملی

۲۵ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

مسئلہ: مولانا عزیز احمد بیگ فتویٰ امام جاحظ مسجد تاشقند کو گورہ (دکانک)

موجود مفتی صاحب قبلہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) ایک گاؤں میں لوگوں نے اپنی قومات کو فرق کر کے ایک مسجد بنائی جو ابھی خستہ حال نہیں ہے ابھی اچھی حالت
 میں کھڑی لی ہے کچھ لوگ غریب علاقہ میں یہاں کے رہتے ہیں ان لوگوں نے غریب سے نہایت چنہ کر کے بھیجا۔ اور مسجد کو
 شہید کر کے تیرہ سی پتہ بنا چاہتے ہیں سب اس شکل میں جب کہ ابھی مسجد ٹھیک حالت میں ہے شہید کی جاسکتی ہے
 یا نہیں؟ اور باہر ملک کے روپیہ سے مسجد بنائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(۲) مسجد شہید کرنے کے بعد ایک غریب عرصہ کے وسیع بلڈنگ میں شیخ وقتہ نماز و عید میں پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں ؟
بسم اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاعلیٰ

الجواب محترم صاحب مرزا صاحب ! وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ

(۱) گاؤں کی کھیر علی مسجد کو شہید کر کے گاؤں والے اسے پہلے سے زیادہ مستحکم و مضبوط بنا سکتے ہیں اگرچہ وہ ابھی غصہ نہ ہوئی ہو جیسا کہ بہادر شریعت قصہ دوم میں ہے کہ اپنی جگہ یہ چاہتے ہیں کہ مسجد کو توڑ کر پہلے سے غم و مستحکم بنائیں تو بنا سکتے ہیں بشرطیکہ اپنے مال سے بنائیں۔ مسجد کے روپے سے تعمیر نہ کریں۔ اور درختی تاریخی شاہی جلد سوم صفحہ ۳۲ میں فتاویٰ ہزار ہے ہے ادا اهل المحلة نقض المسجد حیث انہ احکم من الاول ان البانی من اهل المحلة لہم خلاف اہل اور دوسرے مالک کے روپوں سے بھی مسجد بنا سکتے ہیں۔

(۲) زیر تعمیر مسجد میں جب کہ نماز یا جماعت پڑھنے کی گنجائش نہ ہو تو کوئی بھی نماز جو دوسرے میں پڑھ سکتے ہیں۔
وہو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد اکا محمدی

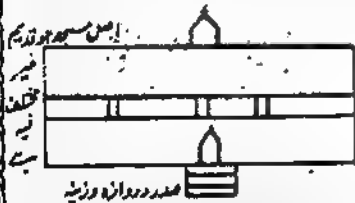
۱۹ ستمبر ۱۳۰۲ھ

مسئلہ : از مولانا محمد عبدالباقی نعمانی یکم ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ

ایک مسجد ہے محبت دار جیسا کہ آج کل عام مسجدیں ہوتی ہیں۔ اسی مسجد سے متصل مسجد کی تحویل میں چند مکانیں ہیں مگر دکانوں کے ادھر یعنی اس کی محبت چوکلی ہوتی ہے اور نہ ہیچ طرف صرف ایک دیوار کھڑی ہے جس میں تین محرابیں ہیں یعنی ہیں۔ گزریں میں ہوا کے لئے مغرب، مشرق، غبر اور کسی جانوں میں دھوپ کے لئے تھڑ اور مسجد کی نماز باجست ہوتی ہے۔ پھر ان وقتوں میں شہ اصل مسجد کے اندر کوئی جماعت نہیں ہوتی یعنی یہی جماعت اونٹنی ہے جو اصل مسجد کی خانہ واقامت سے ہوتی ہے اسبکہ دکانیں توڑ دی گئی ہیں اور ان کی جدید تعمیر ہو چکی ہے تو ان دکانوں کی جدید جماعت کیا کیا حکم ہے ؟ یعنی اس چرچہ و شور سابق نماز کی پڑھی جاسکتی ہے یا اس پر پیشاب خانہ یا قانہ اور وضو خانہ وغیرہ بھی بنایا جاسکتا ہے اور بصورت ممانعت پیشاب خانہ

وغیرہ اگر بن گیا ہے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

مسجد کی پہلے جو شکل تھی اس کا نقشہ یہ ہے۔



صدر دروازہ و ریشہ



مردی

دوکان کی چھت میں پرندہ

پر قی مٹی۔

چوہہ دوکان میں

جوں کی اب جمید ہوئی ہے۔

الجواب

اللہ عزوجل اپنے مخلوق والی عبادت میں جہاں کہہ دے گا میں مسجد کی تحریر میں آیا تو وہاں کی چھت شرعاً مسجد ہو گئی جو ہمیشہ مسجد ہے کی چھت تعمیر کے سبب اس کی مسجد پر تم نہ ہو کہ لہذا اس پر استغاثہ اور وضو نہ وغیرہ کیا جائے نہیں اگر بناو یا ہے تو اس کا توڑ نا لازم ہے۔ بحر الرائق جلد دوم ص ۲۵۱ میں ہے۔ شدید حکوتہ مسجد ان میں کوئی سفلہ و علو کا مسجد لینقطع عن العبد عنہ لقولہ تعالیٰ جان المساجد لله تعالیٰ بخلاف ما اذا كان السوراب او العلو موقوفاً لمصالح المسجد فانه يجوز ان لا يملك فيه لا جہل بل هو من تعمیر ومصالح المسجد فهو كسوراب مسجد بیت المقدس هذا هو ظاهر المذهب اھ اور اسی کے مثل رد المحتار جلد سوم مطبوعہ ۱۲۵۰ میں بھی ہے بعد فتح القدر جلد دوم ص ۳۳۵ میں ہے ان کا ان السوراب او العلو موقوفاً لمصالح المسجد فانه يجوز ان لا يملك فيه لا جہل بل هو من تعمیر ومصالح المسجد فهو كسوراب بیت المقدس هذا هو ظاهر المذهب اھ اور رد المحتار میں ہے ان جہل تحتہ سوراباً لمصالح المسجد جائز مسجد القدس اھ اور بدایہ جلد ثانی ص ۶۲۳ و فتاویٰ مالکیری جلد ثانی ص ۳۵۵ میں ہے لو كان السوراب لمصالح المسجد جائز كما في مسجد بيت المقدس اھ اور بدایہ شرح بیت المقدس میں ہے اگرچہ کارخان مسجد کے کام کے لئے ہوا اپنے لئے نہ ہو تو مسجد ہو گئی اھ

وہو قسانی اعلم بالاصواب

جلال الدین احمد الامجدی

تہ

ہمدانی العبد المذنب

مسئلہ: از سر وید اشرف جی و ضری نظامی و پیر محمد ضری و محمد اس مشرفی صاحبان۔ مل گدنی۔ وارننگ
 رصفان میں وقت افطار پیاڑا تراش کر اس میں عرق لیوں پھونکا جاتا ہے۔ دوروں افطار دے ہی چاؤ سے چند افراد
 کھانا صاب کے کھاتے ہیں۔ اذان مغرب ہوئی چھٹ لگی کیا پڑھاؤ کے لیے کھڑے ہو گئے۔ تاویل لوگ کرتے ہیں
 بے توبہ و بدو لیک عرق میوے بہک نہیں رہتی۔ بتایا جاتے اس طرح پیاڑا کھا کر جو میں نماز کے لیے ہانا کیسا ہے۔
 جو اس ہفتہ کرے کیا حکم شرعی نافذ ہوگا؟

الجواب۔ لے دو لٹے سے پیاڑی جو پورے طور پر ذیل نہیں ہوتی جس کا تجزیہ سوچو
 کر کیا جاسکتا ہے۔ لہذا جب تک کہ اس کی جو کال طور پر ختم نہ ہو جائے اسے کھا کر نہ کی جو دودھ پونے سے پہلے مسجد میں
 جانا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ من اکلھا فلا یقی بن مسجد نا۔ یعنی جو شخص کچی پیاڑا یا لہسن
 کھائے تو ان کی دودھ پونے سے پہلے چلری مسجد تک قریب ہو کر نہ آئے۔ (ابوداؤد شریف)
 جو شخص کچی پیاڑا کھا کر دودھ پونے سے پہلے مسجد میں جائے وہ گنہگار ہے مسلمانوں کو ہمارے کہ ایسے شخص کو رد کیں
 وہ نہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ وہو تعالیٰ اعلم۔ **ک** جلال اللہ بن احمد الاصبغی
 ۱۳۲۷ھ

مسئلہ: از سر وید اشرف جی و ضری نظامی و پیر محمد ضری و محمد اس مشرفی صاحبان۔ مل گدنی۔ وارننگ
 موم بتی مسجد میں جلاتا جائز ہے یا نہیں جب کہ موم بتی میں چربی پڑتی ہے اور چربی ذبیحہ اور فیوض و نجسوں قسم کے
 جالوں سے حاصل کی جاتی ہے اور پلاستک یا مسلمانوں کو کالوں میں اس کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔
 اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف کردہ کتاب احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۸۱۹ مطبوعہ لکھنؤ
 پریس آگرمیں مرقوم ہے۔

عرض: موم بتی جس میں چربی پڑتی ہے مسجد میں جلاتا جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد: اگر مسلمان کی بنائی ہوئی ہے
 تو جائز ہے ورنہ مسجد میں نہیں ویسے بھی جلاتا نہیں چاہیے۔ اسب دیافت طلب امر ہے کہ اعلیٰ حضرت
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ کس حد تک قابل اعتبار ہے۔ زید اس فتویٰ کو نہیں مانتا ہے وہ کہتا ہے کہ مسلم و غیر مسلم
 کے کارخانہ کی جی ہوئی کے امتیاز کی ضرورت نہیں جبکہ فقہ کی موارث الیقین لا یزول بالاشکاش (اشک سے
 یقین زائل نہیں ہوتا) سے صاف صراحت ہو جاتی ہے پھر کسی قسم کی قیود لگانے کا کیا معنی۔ کیا موم بتی کے لیے
 حقیقتاً کسی قسم کے قیود کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ : لوز محمد عظیم الدین - مدرس فیض العلوم محمد کراچی دہانہ اعظم گڑھ

مقدس میں رکافت کا پیشہ اختیار کرنا کیسا ہے ؟ جب کہ رسا اولیات اس میں عیوب ہونا پڑتا ہے ۔ اور اس کی آمدنی کے روپے سے مسجد کی تعمیر کرنا کیسا ہے ؟ فرق و حدیث کی روشنی میں باحوالہ تحریر فرمائیں ۔

الجواب : کچھ برس کے مقدمات کے لئے پیشہ رکافت ، عیساکر آئے کل رائج ہے حرام ہے

اور اس کی آمدنی ناجائز اس لئے کہ رکافت جھوٹ بولنے اور جھوٹ سکھانے کا پیشہ ہے ۔ جس کے لیے حدیث شریف میں بڑی وعید مل آئی ہیں ۔ عیساکر بخاری اور مسلم میں حضرت عیساؑ نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

سرکار اقدس صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ لیکھوا انکذب فان انکذب یجھدی الی الظہور وان الظہور یجھدی الی النار وما یزال من یجھدی انکذب و یجھدی انکذب حق یکتب عند اللہ کذابا ۔ وفی روایت

المسلم قال انما یصل فی برمان الظہور یجھدی الی الجنة فان انکذب فان انکذب یجھدی الی النار ۔

یعنی جھوٹ بولنے سے جو اس لیے کہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی طلب و کوشش میں لگا رہتا ہے وہ خدا کے تعالیٰ کے یہاں کذاب

کھیا جاتا ہے ۔ اور مسلم شریف میں ایک روایت میں ہے کہ کراہتا نیکی ہے اور نیکی بہت میں لے جاتی ہے ۔ اور جھوٹ بولنا فسق و فجور اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتے ہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۳) اور ناجائز آمدنی کے روپے سے مسجد

تعمیر کرانا جائز نہیں لیکن اگر کسی نے عیساکر کیا تو وہ شرعاً مسجد ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے ۔ اعلیٰ حضرت امام اعظم

بریلوی رضی اللہ عنہ سودہ شلوب اور رشوت وغیرہ کے روپے کو مسجد و مدرسہ میں لگانے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد مدرسہ وغیرہ میں عین روپے نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشتہار خرید

میں خریداری میں اگر عین ہوا جو کہ حرام دکھا کر کہا اس کے بدلے میں عین خریدے ۔ اس نے دی ۔ اس نے قیمت میں زور عام دیا جو عین خریدی وہ نجس نہیں ہوتی اور اکثر یہی صورت ہوتی ہے ۔ مسجد میں نماز رکوع میں

تفصیل علم جائز ہے ۔ (الحکام شریعت حصہ اول مطبوعہ لاہور مشق) وھو صحابہ و تعالیٰ اعلم بالصواب ۔

مجلال الدین احمد الامجدی

بقیہ

۸ ص ۱۳۲ اول

مسئلہ : از سید محمد اویب مدرس مدرسہ تہذیبیہ شری ڈوگرہ ضلع جہود (راجستان)

نہیکہ وہاں اخیر کا دوا بہرہ تاجے اور چند سال پہلے شراب کا کھرو بار بھی ہوتا تھا اس نفع کی رقم ہے اب

جوئی آؤ پیسے والی اور کپڑے کی دکان اور کرانہ کی دکان اور گھنٹی باڑی کہا ہے۔ جواب طلب یہ ہے کہ زیادہ کے ہاں اب کہا نہیں آیا اس کا چندہ مسجد یا مدرسہ میں لگانا کیسا ہے حوالہ کے ساتھ کتب مستبرو کی عبارت کے ساتھ جواب ارسال فرمایا جائے ؟

الجواب۔ اخیر کا استعمال دوا جائز ہے اور جس چیز کا استعمال دوا جائز ہو اس کی تجارت گناہ نہیں بلکہ اشیاء فیہ کی تجارت شروع کے نزدیک گناہ نہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۱۶۹ میں دوا کے لئے ہے البیخ والاخیون استعمال الکثیر المکرمہ حرام مطلقا واما قلیل فان صحاں للیہ حرم واما قلت الاوی فلا اتقوا مطلقا۔ اور شراب کی تجارت جبکہ پہلے ہوئی تھی اور اب نہیں ہوئی بلکہ اب جائز کا عبارت یہ تاج ہے تو ایک پہلے کہا تھا پتا اور اس کا چندہ مسجد یا مدرسہ میں لگانا جائز ہے اگرچہ اس کے نفع سے بڑا ہو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان احکام شریعت حصہ دوم مطبوعہ لاہور ص ۱۶۹ میں لکھتے ہیں کہ اگر شریعت میں اس کی کوئی صورت ملامت ہے اس کی کوئی ہوئی شریعت کے پاس سے جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ۔ اگر شریعت میں اپنے مال حرام سے خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر دی حرام روپیہ دیا گیا نہ تھا پھر نقد نہ ہو یعنی پرہیز شریعت میں حرام نہ ہو کہ۔ اور اسی کتاب کے حصہ اولیٰ مسئلہ پر ناجائز روپیہ مسجد اور مدرسہ سے دفتروں میں لگانے کے سوال پر جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد مدرسہ وغیرہ میں ہمین روپیہ نہیں لکھایا جاتا بلکہ اس سے اشیاء خریدتے ہیں۔ خریداری میں اگر یہ نہ ہوا جو کہ حرام دکھا کر کہا کہ اس کے بدلے فلان چیز دے اس نے دی۔ اس حالت میں حرام نہ لایا۔ تو جو چیز خریدیں وہ غیبت نہیں ہوئی اور فتاویٰ مالکیہ میں جلد پنجم ص ۱۶۹ میں ہے کہ جس کی حرام آمدنی زیادہ ہو اور حلال کم اس کے یہاں کھانا پینا جائز نہیں ہے اور جس کی جائز آمدنی زیادہ ہو اور حلال کم اس کے یہاں کھانے پینے میں حرام نہیں۔ کان

احوال الناس لا تخلو من قلیل حرام فانهما فی الغالب۔ وهو قلیل اعلیٰ

ک جلال الدین احمد الامجدی

۱۳۴۰ھ

مسئلہ: ازہر بخش نان مرقع ہتیرہ۔ ضلع ہستی۔

پارے یہاں کی مسجد و مدرسہ ہو گئی ہے تو اب نیچے جگہ ہوتے ہوئے اور عمارت قائم کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں شریعت کیا حکم ہے ؟ کا چندہ وغیرہ شہر و دیہات میں ایسا نہیں چلتا ہے۔ پارے یہاں جسے پہلا ایک بڑے عالم

کی اجازت سے ایسا ہوا۔

الجواب۔ جب کہ شیخ کی جگہ گہری ہو تو اوپر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور شیخ بگڑے ہوئے ہوئے گری وغیرہ کی وجہ سے بھی اوپر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اہل حضرت امام احمد رضا بریلی طبرلا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد کی چھت پر بلا ضرورت جانا منع ہے اگر تنگی کے سبب کہ شیخ کا درجہ بگڑ گیا اور پر نماز پڑھیں یا نہ پڑھے اور بلا ضرورت خلاف گری کی وجہ سے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ کما انص علیہ فی الفتاویٰ العالمین ص ۱۶۷ و فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ ششم ۱۱۱۱ اور تحریر فرماتے ہیں کہ مسقف پر بلا ضرورت نماز کی اجازت نہیں کہ مسقف مسجد مسجد کی چھت) پر بلا ضرورت چڑھنا ممنوع ہے اور گری کا مذکور سوران ہو گا یاں کثرت جماعت کی طبقہ زیریں کے محلے مسجد کے دونوں درجے بگڑ جائیں اور لوگ باقی رہیں مسقف ہر اقامت نماز کی اجازت دی جائے گی فتاویٰ مالکیہ ص ۱۱۱ ہے۔ الصعود علی سطح کل مسجد مکروہ لا یرتفع الا اذا اشتد الضرر بکونه ان یصلوا بالجماعة فوقه الا اذا اضاق المسجد لم یثبت لا یکرہ الصعود علی سطحه للضرورة و لا قہر (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ ششم ۱۱۱) و هو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال السدین احمد الامجدی
تہ

مسئلہ۔ از انصار الرضا مونس پری بزرگ پورٹ مسجد کو بازار قلعہ بستی ہمارے یہاں کی مسجد سے متصل ہی زینت بیلوں کے کھانے کی گھاری بنائی ہے جس کے سبب جب مسجد کی گھریاں کھول دی جاتی ہیں تو مسجد میں ٹھہرنا مشکل ہو جاتا ہے چہ جائیکہ نماز پڑھنا۔ تو کیا زینت کا یہ گھاری بنالینا اور اسے قائم رکھنا جائز ہے یا شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب۔ گھاری وغیرہ بدو دار مسجد کے قریب اس طرح بنانا کہ اس کی بدو مسجد میں پہنچے جائز نہیں کہ اس سے فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے۔ و هو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المصیح والمآب۔

ک جلال السدین احمد الامجدی
تہ

۲ رضوی ایچ ۱۱۱

مسئلہ۔ از نظام نی۔ نئی سڑک کانپور

مسجدوں میں بچوں کو چڑھاتے ہیں تو یہ جائز ہے یا نہیں بہ شریعت کا اس کے بارے میں کیا

مکمل ہے، دلیل کے ساتھ تحریر فرمائیں۔

الجواب

اگرچہ تا سچے ہیں تو ان کو مسجد میں پڑھانا منع ہے کہ ان کو مسجد میں لے جانے کی اہمات ہی نہیں۔ لیکن اگر عدس تخواہ لے کر مسجد میں پڑھانا جو تو یہ صورت ناجائز ہے خواہ بچے ناگھج ہوں یا بڑی عمر والے مسجد دار۔ اس لیے کہ تخواہ لے کر پڑھانا دنیاوی کام ہے اور مسجد دنیاوی کاموں کے لیے نہیں ہے۔
 الاشباہ والنظائر میں ہے تذکرۃ الصالحۃ فیہ من خیلۃ و کتابۃ باجوہ و تعلیمہ صبیان یا جو لا بغیر لا۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد میں ناگھج بچوں کے لے جانے کی ممانعت ہے روایت میں ہے۔ جنہو اساجد کہ صیانت کہ وہجا نیت کہہ خصوصاً اگر پڑھانے والا اہل بیت لے کر پڑھاتا ہو تو اہل بیت زیادہ ناجائز کہ اس کا ذکر دنیاوی گویا اصلاحی بات کے لیے مسجد میں جانا لازم ہے۔
 تذکرہ طویل کار کے لیے۔ (مختلفہ ضمیمہ جلد ششم صفحہ ۳۳۰) وهو صحابہ و نقباء اعلیٰ
 کجلاں اللہ دین محمد الا بحمدی آمین

مسئلہ: لا ارشاد صمدی مدنی باقی دلائل و اہل بیت کے لئے سنیہ و فلاح ہر دوئی۔

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا کیا ہے؟

الجواب

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکوں کو کھاتا ہے جیسے آگ کو دھڑکی کو۔ فتح القدیر میں ہے الکلام المباح فیہ مکہ لا یا اہل الحسبات۔ اشباہ میں ہے انہی یا اہل الحسبات کھاتا حاصل الذل و الخبط۔ امام ابو عبد اللہ سنن میں نے دارک شریف میں حدیث نقل کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسجد یا اہل الحسبات کھاتا اہل البہیمۃ و الخبیثۃ۔ مسجد میں دنیا کی باتیں نیکوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوبایہ گھاس کو۔ غزالیوں میں فراتہ الفقہ ہے من تکلم فی الساجد بکلام الدنیا احبط اللہ تعالیٰ عنہ عمل الیومین سنتہ جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے مثل اکوڑ فرمائے اقول و مثله لا یراق بالورای۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- سیکون فی احدنا من قوم یكون حدیثہ فی ساجدہم تبس اللہ فیہم حاجۃ آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں دے گا انہی اہل ہوان فی صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث تدریج شریف رحمۃ اللہ علیہ

میں ہے کلام اللہ دنیا اذا كان مباحا صحت قافي المساجد بلا ضرورة داعية الى ذلك كالمعتكف
يتكلم في حاجته اللانعمة مكره كراهة تحريم غير ذكر الحديث وقال في شرحه ليس لله تعالى
فيه حاجة اى لا يريد به خير او انا هذا اهل الخبيثة والمحرمات والامانة والخير ان - يعنى
دنيا كليات جب كفى نفس مباحة اور حتى ہر مسجد میں بلا ضرورت كرنى حرام ہے ضرورت ایسی جیسے معتكف اپنے فرائض
ضروریہ کے لیے بات کہے پھر حدیث مذکور ذکر کر کے فرمایا معنی حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ عیلائی کا ارادہ نہ
کرتے گا اور وہ نامراد و محروم و ذلیل ٹکڑا اور امانت و ذلت کے سزاوار ہیں۔ اسی میں ہے وروای ان مسجد
من المساجد ان رفع الى السماء شاکیا من حاله يتكلمون فيه بكلام الدنيا فاستقبله الملائكة
وقالوا ايها الساجد بھلا كھو۔ یعنی روى ہوا کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرنے لگی کہ لوگ مجھ میں دنیا
کی باتیں کرتے ہیں ملائکہ اسے اٹھ اٹھ کر پہلے جہان کے پاک کرنے کو بھیج گئے ہیں اسی میں ہے وروای ان
الملائكة يشكون الى الله تعالى من فساد المصائبين والفاشلين في المساجد بكلام الدنيا۔
یعنی روایت کی گئی کہ جو لوگ غیبت کرتے ہیں اور برسنت حرام اور زنا سے بھی اشد ہے اور جو لوگ مسجد میں دنیا
کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے وہ گہری بد بول نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور ان کی شکایت کرتے
ہیں۔ سبحن اللہ جب مباح و جائز بات بلا ضرورت شریعہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام و ناجائز
کام کرنے کا کیا مال ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۴۳) وهو تعالى احلہ۔

جلال الدین احمد لا مجسدى

تہ

مسئلہ: از رفیق القادی سکرٹری تنظیم اہلسنت و پیمبر پر۔ گوشتہ

مساجد کی نسبت غیر اللہ کی طرقت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مسجد کا محراب یا صحنہ و دروازہ پر مسجد اہلسنت لکھنا
اندوئے شرط کیسا ہے؟ تحقیق انہیں شرعیات اسلامیہ کا حکم بیان فرمائیں۔

الجواب

مساجد کی نسبت غیر اللہ کی طرقت بحکم شیعہ جائز ہے بیکہ کہ تفسیر محل
جلد چہارم ص ۲۴ میں آیت کریمہ ان الصلحہ لله کے تحت ہے۔ اضافۃ للصلحہ الى الله تعالى اضافۃ تشریع
و تکریر ہو قد تنسب الی غیرہ تعریفاً قال صلے الله تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ فی مسجدی ھذا اخیبر
من الف صلاۃ فیما سواہ الا الصلحہ المحرام۔ اسی لیے کہ معتكف میں مسجد عاشقہ مسجد حق۔ مسجد کبر و غیر

اور دینہ طیبہ میں مسجد علی، مسجد آبی، مسجد بنی قریظہ اور مسجد ابی اسیم وغیرہ پندرہ ساجد فرشتہ کی نسبت کے ساتھ مشہور ہیں۔ اور مسجد کے صمد صوانہ یا عراب وغیرہ کی نمایاں مقام پر مسجد اہلسنت لکھا بھی جاتا ہے۔ اور اگر وہاں بیرونہ دیوبندیوں یا کسی دوسرے گروہ فرقوں کے قبضہ کرنے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں اس پر مسجد اہل سنت لکھنا ضروری ہے۔ - وهو قسانی اعلیٰ

جلال الدین احمد الامجدی
۱۱۲۲ھ محرم ۱۳۰۲ھ

مسئلہ: اگر عاقل سید یا حیدر حسین غرضی صرف حافظہ و الحفظ قادری رضوی مکان پریم ہزار گز پورہ کا پتہ نہ دیتے یا رنگیا زمین میں سے تین سو زمین برائے مسجد دی اور اہل علم سے یہ کہہ دیا کہ میں جگہ چاہتا ہوں سو زمین پر مسجد بنو گز اہل علم میں آج تک جگہ کا انتخاب نہ ہو سکا کسی نے کہا اس جگہ کسی نے کہا اس جگہ اور نہ مسجد کھیلے کوئی مسلمان فردا گیا کسی سے ایک پیسہ چنہ کی گویا اس خطے کوئی گجرات نے یہاں ہی مسجد بنانے کے اس حق کو زمین کا پیسہ ہاں مسجد میں لگا دیا جائے جو کہ زیر قبر ہے اس جگہ کا پیسہ اس مسجد میں لگایا جاسکتا ہے کہ نہیں جو حکم شرعی کا تحریر کریں؟

الجواب: الحمد للہ ہدایۃ الحق والصلوٰۃ۔

زید نے تین سو زمین جب کہ اس کے دی ہے کہ اس پر مسجد بنائی جائے تو اسے بیچ کر اس کا پیسہ کسی دوسری مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ - وهو قسانی اعلیٰ

مسئلہ: اگر دہلوی محمد سلیم نام دار قادیان رضویہ شرفی موضع پورہ پورٹ مہراں گج ضلع بستی۔ ہمارے یہاں کی مسجد زرقیہ ہے اس میں ایک غیر مسلم اپنی خوشی سے بطور چنہ کہ رقم دینا چاہتا ہے تو اس کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: - جب کہ کسی شری مصالحت کے خلاف نہ ہو۔ - هذا ما احتجی - وهو قسانی اعلیٰ

جلال الدین احمد الامجدی

مسئلہ: اگر رمضان علی قادری رضوی علی آباد ملہ علی یونی

ایک مسجد کہ نہ بہت فائدہ شکتہ ہونے کی وجہ سے تعمیر کرنے کی گئی ہے اس کا بلکہ جو مسجد کے لیے کارآمد نہیں ہے یا وہ اشتیاء جو کارآمد بھی ہیں مگر مسجد رکھنے کے لیے غیر ضروری ہیں بیسے تین قابل چاروں احوال

سر پہ دادر، درودانہ سے بلہ دادر، موڑے۔ مگر یہی قابلِ سوختنی، مٹی یا لوتا۔ دریافت طلب بات یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں فروخت کی جاسکتی ہیں کہ نہیں؟ فروخت کرنے کی صورت میں خریدار جو بے کی شرط مسلمان تو نہیں ہے؟ اور وہ مٹی جو لوتا یعنی گھارا جو مٹی کے کیتوں میں ڈالی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو وہ مٹی زمین پر لٹا کر کیا کی جائے اور وہ دروازہ مسجد کے لیے کارآمد نہیں ہے خریدار اس کو خرید کر اپنے مکان میں لگا سکتا ہے کہ نہیں اگر لگا سکتا ہے تو کہاں لگائے؟ نیز مسجد کی کوئی جگہ لانے کے کام لائق جاسکتی ہے کہ نہیں؟ تمام باتوں کا جواب کتابوں کے حوالہ سے دے کر عند اللہ بامعروفوں۔ اور عربی فلسفہ کی جو باتیں ہیں ان کا ترجمہ بھی ضرور تحریر فرمادیں۔

الجواب مسجد کا وہ سامان جو مسجد کے لیے کارآمد نہیں ہے اور ان کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے تو فروخت کر کے ان کی قیمت مسجد میں لگانا جائز ہے۔ اور مسلمان کے ہاتھ اس خراب کے ساتھ فروخت کرے کہ وہ جلائی کی جگہ نہ لگائے اور وہ مٹی جو گھارا یا مٹی ہے اسے ایسی جگہ ڈال دیں جہاں بے ادبی نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والذین سے دریافت کیا گی کہ مسجد کی کوئی چیز ایسی ہو کہ خراب ہو جاتی ہے اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت مسجد میں دیں اور وہ چیز اگر دوسرا آدمی قیمت دے کہ مسجد کی چیز اپنے مکان پر رکھے تو اس کو جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا جائز ہے مگر بے ادبی کی جگہ نہ لگائے۔ دوسری حدیث حدیث المسجد و کثافتہ لا یبطل فی موضع یختل بالثقل علیہ۔ یعنی مسجد کی گھاس اور کوڑا اہل گراہی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو (فتاویٰ الفرقہ) اور مسجد کی وہ گڑھی جو کہنے میں خراب ہو جائے گی اور جلانے کے علاوہ کسی دوسرے کام میں بھی نہیں آسکتی تو اس کا بیچنا جائز ہے مگر خریدنے والا مسلمان نہ اسے اچھوں کے ساتھ رکھے اور نہ ان کے ساتھ جلانے۔

هذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۴۰۰ھ

مسئلہ وہ زعمور والذین موفین ڈھوٹھیا پرست بکھرہ فعلیہ ہستی۔

کیا کھراتے ہیں طوائف ملت اسلامیہ اس مسئلہ میں کہ انھوں میں پابندی بندی ہوئی تو چند آدمیوں نے دو مسلمانوں سے مسجد کے لیے زمین مانگی۔ اور اس پر مسجد کی بنیاد ڈیل دی گاؤں کے کٹر لوگوں کو اس کا علم نہ تھا اور مسجد کی جگہ بھی مناسب نہیں۔ فرمایا پڑ جائے کہ بعد میں لوگوں نے زمین دی تھی ان میں سے ایک لڑکے نے انکار کر دیا اور مسجد کی دیوار پر اپنے مکان کی دیوار اٹھائی۔ سب مسلمانوں کے اندر نفسانیت خرب خرب ختم ہو گئی تو مناسب جگہ پر

دوسری مسجد کہ بنیاد ڈال گئی، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ حکومتی زمین جو دوسرے مسلمان کی بھی بنے اب اس کو فروخت کر کے زیر تعمیر دوسری مسجد میں رقم لگانے کا ارادہ کیا نہیں ہے، یہ سننا تو جہاں۔

الجواب

[illegible]

جلال السدين احمد الامجدى

45

٣٠ ربيع الثاني ١٤٢١ هـ

معلم و دانشور - گنجینه گنجینه گنجینه

مذہب کی محبت پر تعمیر مجدد ہو سکتی ہے یا نہیں؟

لججوان

الجواند — مدد سے کی جنت پر مسجد بیت کی طرح مسجد تعمیر ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر مسجد عام بنایا جائے اور مدد سے کی زمین وقف ہے تو اس کی جنت پر مسجد عام کی تعمیر نہیں ہو سکتی کہ مسجد عام کے لیے زمین

کا اس کی ملکیت میں ہونا ضروری ہے۔ لہذا کہ تو فرض میں مسجد کی ملکیت نہیں چوسکتی۔ لہذا یہ تقیید الوقف و تقیید الوقف کا۔ مجوز ہکذا فی الجہد یتہاں اگر مذکورہ کسی کی ملکیت میں ہو اور وہ مدرسہ کو مسجد میں دے دے تو اس صورت میں اس کی قیمت پر مسجد عام بنانا بھی جائز ہے۔ دھرم جمانہ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الاجندی

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ

مسئلہ :- از غلام ربیعہ فتح و حلیہ پر پورٹ سلیم پور ضلع بستی

مسجد سے نیا اور کچھ اور غیر منگلی ہوئی چیزوں کو مدرسہ میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ بینذا تو جہودا الجہودا مسجد کا نیا اور کچھ اور غیر جہودا مان کر مسجد میں کام آنے کے لئے نہ ہوا اور غائب ہوئے گا اندیشہ ہو تو اسے مسجد سے خرید کر مدرسہ میں لگا سکتے ہیں مگر مستحباً نہ و غیر کسی بے ادبی کی جگہ پر نہیں لگا سکتے اور نہ مسجد سے خریدے بغیر لگا سکتے ہیں۔ ہکذا فی الکتاب الففعمیۃ۔ و هو تعالیٰ و صرحہ

ک جلال الدین احمد الاجندی

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ

مسئلہ :- از عمرہ مقرب رضوی متحرار بازار۔ ضلع گونڈہ۔

ایک آدمی ہے جس کے پاس کاشتکاری بھی ہے تجارت بھی کرتا ہے مگر تالاب دار دنیا میں پھیلی کا شکیکہ بھی لیتا ہے اور نہ ہر کیفیت بھی لیتا ہے جس کا قلعہ خود لے لیتا ہے۔ ایسے آدمی کا بیسہ مسجد وغیرہ میں لگانا کیسا ہے؟ از روئے شرط بیان فرمادیں؟ بینذا تو جہودا۔

الجہودا۔ مچلیوں کے شکار کے لیے تالاب یا دریا کا شکیکہ لینا اور دینا نا جائز درختار باب البیع الفساد میں ہے لہذا تجوز اجارۃ برکۃ لیساد منھا المسلموہ اور مسلمانوں کا کھیت بہ زمین پر ہے کہ اس کی پیداوار سے نفع حاصل کرنا اور قرض میں بھرا نہ کرنا مسجد ہے جو رام ہے درخت شریف میں ہے۔ حاصل قرض جو نفعاً مقبوض دیا۔ شخص نہ کر کہ پاس جو کچھ کاشتکاری بھی ہے اور تجارت بھی کرتا ہے تو تا وقتیکہ یقین کے ساتھ معلوم نہ ہو کہ وہ ناجائز بیسہ مسجد میں دیتا ہے لینا ناجائز ہے مگر ضروری نہیں مگر نہ لینے کے سبب امیر جو کہ وہ ناجائز کا دیکھ سے باز آجائے گا۔

ک جلال الدین احمد الاجندی

۳۳ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ

تو نہ لینا بہتر ہے دھرم جمانہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ :- اذقر قدین موضع ڈھونڑ لیا پر سٹ بکھرہ ضلع بستی (روپڑ)

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کہ ہمارے گاؤں میں لگ بھگ ڈیڑھ سو گھر مسلمانوں کا ہے اور سب ایک ہی مسلک کے ہیں۔ اور انہیں میں اتفاق بھی رہتا ہے اور گاؤں میں دو مسجدیں ہیں مسلمان ایک بلکہ پیسہ جمع کر کے دونوں مسجدوں میں لگاتے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پیسہ الگ الگ وصول کیا جائے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں پیسہ اکٹھا وصول کیا جائے اور دونوں مسجدوں میں ضرورت کے مطابق خرچ کیا جائے۔ تاکہ اتحاد آپس میں قائم رہے آپ برائے ہر باتی اسلام فرماتے آگاہ کیجئے ؟

الجواب :- چندہ دینے والوں کو بتادیا جائے کہ دونوں مسجدوں کے لیے اکٹھا چندہ کیا جاتا ہے۔ حسب ضرورت دونوں میں خرچ کیا جائے گا۔ پھر دونوں مسجدوں میں ضرورت کے مطابق خرچ کریں شرعاً کوئی قیاحت نہیں۔ وہو سبحانه و تعالیٰ اعلم۔

مک جلال اللہ بن احمد الاحمدي
۱۲ سبب المرجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ :- از ساج محمد متعلم فیض الرسول لارسل براؤں شریف ضلع بستی

ایک گاؤں میں ایک شخص نے میدگاہ کے لیے اپنی زمین دی تھی مگر مسلم آبادی بڑھ جانے کے سبب وہ زمین اس کا کافی نہیں ہوئی کہ پڑ جاتی ہے جس سے میدین کی نسا از پر مٹنے میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو اگر وہ میدگاہ چھوڑ کر مسلمان دوسری ایسی چوڑی میدگاہ بنائیں تو پرانی میدگاہ کس کام میں آسکتی ہے ؟

الجواب :- اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ چاہے اکثر کلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذہب میں گاؤں میں میدین جائز نہیں تو وہاں میدگاہ وقف نہیں ہو سکتی کہ محض بے حاجت وجہ قربت بلکہ مخالفت قربت ہے تو وہ زمین و مملکت ملک با نیاں ہیں انہیں اختیار ہے اس میں جو چاہتا کریں خواہ اپنا مکان بنائیں یا آبادت کریں یا قبرستان کرائیں۔ اور جب وہاں دوسری میدگاہ بنائیں گے اس کی بھی یہی حالت ہوگی۔ درختار میں ہے۔

فی القنبرۃ صلاۃ العید فی القریٰ مکرر تحریر دیا ای اشتغال دیا کا یصح اسی کی کتاب الوقت میں ہے شرطہ ان یکون قریۃ فی ذاتہ رضائی مضمون جلد ششم
مک جلال اللہ بن احمد الاحمدي
وہو سبحانه و تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ : از معرفت بظہر اولی متولی جامع مسجد اہل حق - ضلع گوردہ

جذبہ

مشرق

مغرب

مسجد کا محکمہ پہلے لکیر عدا تک تھا۔ پھر اس کے بعد لکیر رشک وسیع کر دیا گیا اس طرح کہ محکمہ کے پچھلے مسجد کا دھکا
تھیں لیکن دوکانوں کی چھت اور محکمہ کی سطح پر پہنچی۔ پھر دوسری تعمیر اس طرح کہ لکیر عدا و عدا کے درمیان ایک دروازہ قائم
کر کے لکیر عدا کے دروازے کے دروازے کا کوئی حصہ نہ رہا۔ اور محکمہ کی سطح پر ایک دروازہ قائم کیا گیا۔ اور محکمہ کی سطح پر ایک
پانچ فٹ بلند چھت تھی۔ اور چھت کا استعمال اب بھی نماز کے لیے رہے گا تو دریافت طلب امر ہے کہ مسجد کے محکمہ کو
لکیر عدا سے تک اس طرح بلند کر دیا کہ داخل مسجد نہ معلوم ہو شرعاً جائز نہ یا نہیں ؟

الجواب صورت مسؤل میں لکیر عدا سے تک اگر مسجد کے محکمہ کی وسعت
ہی مقصود تھی مگر ساتھ ہی شیش حصہ میں دوکانوں کی تعمیر بھی کر دی گئی تھی تو پھر جدید تعمیر جائز نہیں۔ اور اگر مسجد کا محکمہ
سبک کر تعمیر ہوئی تھی اور اس محکمہ کو مسجد بنانا نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ دوکانوں کی چھت پر مشورہ کرنا مانع عورت اور
جنب کا اس پر جانا وہاں دنیا کی باتیں کرنا اور مسجد کے احترام کے خلاف دوسری باتیں کرنا وہاں شرعاً جائز سمجھا جاتا تھا
تو پھر جدید تعمیر جائز نہیں۔ اور اگر اس وقت کوئی تعمیر نہیں کی گئی تھی یا مسجد کے محکمہ کو وسعت اور عدا کے
تعمیر دونوں مقصود تھی یا پہلی تعمیر کی نسبت معلوم نہیں مگر بعد میں چھت کو داخل مسجد قرار دے دیا گیا اس طرح کہ اللہ
دوکانوں کی چھت پر نماز پڑھنے والوں کو مسجد میں نماز پڑھنے والا سمجھا جاتا تھا جنب اور مانع عورت کا اس پر چلنا جائز
نہ سمجھا جاتا تھا۔ اور اس پر بغیر اس غرض کے کہ تا وقت اور بڑی کا پیٹا مسیوب سمجھا جاتا تھا اور اس حصہ پر بھی دنیا کے
باتیں کرنا شرعاً جائز سمجھا جاتا تھا تو لکیر عدا سے تک کے محکمہ کو اس طرح بلند کر دیا کہ داخل مسجد نہ معلوم ہو شرعاً
جائز نہیں۔ و هو قتالی و سبحانہ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الابجدی

ہر شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ

نوٹ : محکمہ مسجد کے بعض حصہ کو اس طرح بلند کر دیا کہ داخل مسجد نہ معلوم ہو اس لیے ناجائز قرار دیا گیا کہ
جنب و عدا داخل مسجد نہیں معلوم ہو گا تو اس کا احترام مسجد میں نہیں ہو گا۔ مگر ایک شمس عاوارہ کے شہر و مفتی نے

اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا تو راقم الحروف کے فتویٰ کو غلط قرار دے کر لکیرے کے تک کو قدر آدم سے زیادہ بلند کر دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محسن کا وہ حصہ جو داخل مسجد تھا بلند ہو جانے کے بعد مسافت کی قیادت ہی کے زمانہ میں اس حصہ کو کوئی داخل مسجد نہیں سمجھا تھا اور نہ آج سمجھا جاتا ہے بلکہ اسے خود خیال کیا جاتا ہے تو مسجد میں احترام اس کا نہیں کیا جاتا۔ اسی لیے فقہائے کرام نے فرمایا۔ لا یجوز تغیر الوقت من حیثہ۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرحمۃ کے مندرجہ ذیل فتویٰ سے راقم الحروف کے فتویٰ کی تائید ہوتی ہے۔

مسوال۔ کیا قرآن مجید علمائے دین و مفتیان شرعاً متین ان مسائل میں کہ اولاً ایک مسجد کے ایک پہلو میں فرش محسن کے نیچے دکانات کے کنارے گزرنے کی وجہ سے مسجد کی رکنی محسن مسجد کی عام سطح سے کہیں مستان نہیں ہوتی۔ یعنی دکانات کی چھت اور مسجد کا بقیہ محسن سب ایک سطح مستوی ہی اور یہ کل رقبہ ایک فصیل سے جلا تھا۔ اس فصیل کے اندر اندر کل آراضی مسجد اور مصطفیٰ نجی باب وہ دکانات و عمارتیں جو ہیں۔ فصیل گرا دی گئی محسن مسجد کا وہ جز جو دکانات کی چھت بنا ہوا تھا دکانات میں ڈال دیا گیا اور وہ اتنی اونچی پائیں گئیں کہ بقیہ محسن سے ایک قدر آدم سے زیادہ بلند ہیں۔ اس چھت کے پرنا لے دکانات کے چھت پر یعنی محسن مسجد میں آنا مارے گئے اور محسن بکد کے کنارے پر چھت کی جڑ میں ایک عرض محدود کر دیا گیا جس پر وہ چنانے لگے تھے۔ اور اس نالے میں بھی درگزر و مرور کرنے گئے۔ اس چھت سے محسن ایک بالاخانہ اور چھت کل کو ایک مکان کی حیثیت سے کرایہ پر لے لیا گیا تاکہ مسجد کی آمدن میں اضافہ ہو۔ سوال یہ ہے کہ اب یہ چھت مسجد کے مکہ میں ہے یا خانہ از مسجد؟ اور اس پر ایسے تصرفات جائز ہیں یا نہیں جو مسجد پر ناجائز ہوتے ہیں مثلاً بود و باش رکھنا تناسل و لانا وغیرہ اور نہ کورہ بالا پہنا لے اور مالی قابل قائم رکھنے میں یا نہیں۔ ثانیاً۔ ایک مسجد کے محسن کا ایک جز جسے کٹ کر موڑ رہے محدود کر دیا گیا بدیں عرض کہ نمازی اس جگہ جوتا اٹھا کریں۔ یہ تصرف اور اس جگہ جوئے اٹھانا جائز ہیں یا نہیں؟

الجواب۔ وہ چھت مسجد ہے اسے مسجد سے توڑ کر مکان میں ڈال دینا ایک حرام اور اسے بالاخانہ عجز کا محسن و گزرگاہ کر دینا و دوسرا حرام اور اسے کو این پر اٹھانا یا دوسرا حرام احساس کی آپسک کے لیے مسجد کا ایک اور بڑھ کر توڑ لیتا محدود کر دینا اور اس میں دشمنی بنا چہ تھا حرام۔ غرض یہ افعال حرام و دھرم حرام ہیں فرض ہے کہ ان تمام تصرفات بالکل کر دور کر کے مسجد مثل سابق کر دیں۔ درمختار میں ہے۔ دوسری فوقہ بیت الامام لا یضرب لانه من مصالح اما وقعت المسجد یہ نہ تھا اراد البتہ منع ولو قال اردت ذلك لم یصدق تاتارخانیہ فاذا کان هذا فی الواقع فکیف یغایرہ فیجب ہدمہ و توصیہ

جلد اول مسجد ولا يجوز اخذ الاجرة منه ولا ان يجعل شيئا منه مستقلا ولا سكنى بترابيه
اسی طرح دوسرے سوال میں جو تعویذ کیا گیا اور مسجد کے ایک حصہ کو مسجد سے خارج کر دیا گیا۔ اور اسے جو آثار نے
کی جگہ بنانا یہ بھی تعویذ باطل و مردود و زام ہے۔ اوقات میں تبدیلی و تغیر کی اجازت نہیں۔ لا يجوز تقييد الوقت
من حيث كانت۔ مسجد کے مجموعہ جہات حقوق العباد سے منقطع ہے۔ قال الله تعالى وان المسجد لله یہاں بھی وہی
حکم ہے کہ فوراً فوراً اس ظلم کی مشہور کو دور کر کے زمین مسجد شال مسجد کر ہی (خاتمی) حضور جلد ششم (۳۳)
وہ عزتعالیٰ اعظمی

جلال الدین احمد اکا محمدی

مرتبہ اولیٰ ۱۳۴۱ھ

مسئلہ ۱۰۔ از مودہ ڈاکٹر گرشامی گنج ضلع فیض آباد مرسلہ عبد الغفور خاں و صاحب
ایک ہوائی ٹائم مسجد کی اس کو خریدنے کے اس کے ۲۰ حصہ پر پختہ مسجد تعمیر ہو گئی ہے اور مد حصہ خالی چاہے کیا
اس کو دوسرے کاموں میں لائے جس میں مثلاً اس پر حسب ذیل عمارت بنائے جس پر (۱) فصل خانہ (۲) امام کے رہنے کے لیے
کوہ (۳) چٹائی یا صندوق و کمرسٹن کے لیے کمرہ (۴) اور اردو قرآن شریف پڑھانے کے لیے مدرسہ۔

الجواب۔ پہلی مسجد پختہ حصہ پہلی اس کے کسی اور پر فصل خانہ، کمرہ اور دوسرے وغیرہ بنانا
جائز نہیں ہاں جو حصہ خالی چاہے اگر وہ پہلے مسجد بننا چاہے نہ لے مسجد بنانا قابل اس حصہ پر کمرہ اور دوسرے وغیرہ بنائے
ہیں۔ والله تعالى ورسوله الامنى اعظمی

جلال الدین احمد اکا محمدی

۲۳ مئی ۱۳۴۱ھ

مسئلہ ۱۱۔ از زکریا باغی۔ بستی۔ مرسلہ غلیل لافرن
(۱) کیا مسجد کی عمارت سے ملنے کوئی مسلمان مسجد سے ملنے پناہ مانگا بنا سکتا ہے اور اگر بنا سکتا ہے تو کتنے فاصلے پر؟
(۲) کیا مسجد کے محل میں مسجد سے ملنے کوئی شخص پناہ دانی یا کھانا و پیشاب خانہ بنا سکتا ہے اور اگر بنا سکتا ہے تو کتنے
فاصلے پر؟ (۳) کیا مسجد کی طرف یا قبلہ کی طرف نہ کر کے پناہ خانہ یا پیشاب کر سکتا ہے؟ (۴) کیا مسجد میں برہنہ
ہو کر صرف نہ لگتے ہیں کوئی درز کش یا کوئی دھواں گاہی کوئی وغیرہ کر سکتا ہے؟ (۵) اگر جبر کوئی مسلمان مسجد
سے سنا کر پناہ خانہ یا پیشاب خانہ بنا دے جس سے مسجد کی توہین ہو۔ اور اس کے بعد پورے نماز میں غل واقع ہو تو ایسے
مسلمان کے لیے طہر کرنا یا کیا خیال ہے اور احادیث نبوی کا کیا استشاد ہے؟

الجواب۔ (۱) مسجد کی عمارت سے ملنے مسجد سے ملنے مسلمان پناہ مانگا بنا سکتا ہے۔

شرقا میں قرباعت نہیں۔ ۱۶ و ۱۷۔ مجھے اتنا متصل بیت الطوار و چشام خانہ بتانا کہ اس کی بوسجد میں آئے شرقا جائز نہیں خواہ کسی کا ذاتی چوبیس مسجد کے فرائض کے لیے کیا ماحولت کہ میری کئی بیاز و لبس کا کہی مسجد میں آئے کو منع کیا گیا ہے کہ اس کی دوسرے فرشتوں کو تکلیف پہنچتی ہے ۱۷ قبلہ کی طرف منہ یا پہنچ کر کے چشام و یا خانہ کرنا جائز نہیں کہ ماحولت کہ میری سختی کے ساتھ اس کی مخالفت آئی ہے مگر چشام و یا خانہ کرنے کے وقت مسجد کی طرف بیٹھ یا منہ چھٹا شرقا منوط نہیں ہاں مسجد سے اس قدر متصل یا خانہ یا چشام کہ اس کی چھینٹیں مسجد کی دیوار پر آئیں یا اس کی بوسجد میں ہیں شرقا منع ہے ۱۸ مسجد میں گالی تلوار بکنا ہر لنگوٹے یا کوئی دھڑا لگاؤ پہن کر بے ستری کے ساتھ اس کو درخ کرنا شرقا ناجائز اور سخت حرام ہے۔ ۱۹ اگر جیز کوئی مسلمان مسجد سے اس قدر متصل یا خانہ و یا چشام فلان ملے کہ اس کی بوسجد میں پہنچتی ہو تو پہلے اسے منع کیا جائے اور سمجایا جائے کہ نہ مانے تو مسلمان سختی کریں اور اس کا بایکات کر دیں۔ واللہ اعلم

ک جلال الدین احمد الکاحجدی
از رجح الاول ۱۳۸۱ھ

مسئلہ: از محمد بن صاحب بارہ۔ درحول پور ضلع جہت پور و راجستان
ایک شخص کو توبہ و تہذیب کا طرز لازم ہے اور اس کے بھائی کا لڑکا اس کے پاس رہتا ہے جو مسجد میں چندہ دیتا چاہتا ہے تو اس کا چندہ مسجد میں لینا جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: شخص مذکور کے بھائی کا لڑکا اگر مسجد میں چندہ دیتا چاہتا ہے تو اسے ملے لیا جائے جائز ہے کہ مسجد میں چندہ دینا نیکی ہے اور نیکی سے روکنا جائز نہیں بلکہ حکم قرآن نیکی کرنے پر لوگوں کی مدد کی جائے جیسا کہ سورہ مائدہ کے پہلے کو ط مائدہ ہے تعاونوا علی ما بر و اتقوا ایہا ذل اگر وہ اپنے بچا کے توبہ و تہذیب کا طرز نہ کہنے پر راضی ہے تو اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا جائز نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین احمد الکاحجدی
از رجح الاول ۱۳۸۱ھ

مسئلہ: از محمد بن القیوم خاں بھگن شاہی شہید پور۔
اگر مسجد کی حد پر تعمیر ہو اور اس کا تعمیر سالانہ بیچے تو ان کو مسجد و بمعنی وضع صلوة کے علاوہ مسجد کی کے مصالح کی دیگر جگہوں میں لگا سکے ہیں یا نہیں؟ مثلاً کرایہ کی دکان یا مکان یا دفوعانہ وغیرہ کی تعمیر میں۔
الجواب: تعمیر سالانہ یا اس کے لیے روپیہ اگر کسی نے صرف تعمیر مسجد کے لیے دیا ہے

ولا یسمعہم ان یریدوا فیہ نساءہم بعض الجاہلین ان یجمعوا ذلک المسجد لہ لیس دخل
ہو فی دارہ ویعطیہم مکانہ موصافا ہو خیر لہ فیسیح فیہ اهل الصلۃ قال محمد ربحۃ اللہ تعالیٰ
لا یسمعہم ذلک کذا فی الذخیر - ہذا ما عندی والعلوم بان حق عند اللہ تعالیٰ وراسولہ جل جلالہ
وعلیہ السلام - جلال الدین احمد الامجدی

تہ
الرحمۃ الرحیم

مسئلہ : از قلام نبی دلال بزی فروش بیگونا مہداول - فیصلہ بستی -

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ یہ تھا کہ امام مسجد کو مسجد کی رقم سے تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں ؟ بینا تو ہوا -

الجواب - امام کی تنخواہ اگر اتنی ہے کہ جو واجب طر پر ہوتی چاہئے تو مسجد کی رقم

سے تنخواہ دینا جائز ہے اور اگر متولی نے اتنی زیادہ تنخواہ طر پر کر دی کہ دوسرے لوگ اتنی نہ دیتے تو مسجد کی رقم سے اس

تنخواہ کا دینا جائز نہیں - متولی اپنی طرف سے دے اگر مسجد کی رقم سے نہ لے گا تو تاوان دینا ہے مگر اگر امام کو معلوم

ہے کہ مسجد کی رقم سے یہ تنخواہ دیتا ہے تو اسے لینا بھی جائز نہیں - فی القدر بدلہ و خیمہ میں ہے - للمتولی ان

یستاجر من یجدہ المسجد بکنسہ ونحو ذلک باجرۃ مثلاً او زیادہ بظاہر فیہا فان کان اکثر

فلا جازرۃ لہ وعلیہ الذفع من مال نفسه ویفرض لود فیع من مالہ بالوقت وان علما الاجیر ان

ما اخذہ من مال الوقف لا یحل لہ اھ - وهو تعالیٰ ورسولہ اکمل اعلیٰ اعلیٰ جل جلالہ وعلیہ السلوٰۃ

تعالیٰ علیہ وسلم - جلال الدین احمد الامجدی

تہ
مہر مکرر المکرر

مسئلہ : از عمود ریاست علی نقال پوسٹ و مقام مجاوی فیصلہ بستی -

مسجد کے باہر زمین پی ڈی بیہ دتی کی ہے مسجد کی دیوار سے طاکر ایک ٹین کا برآمدہ بنایا گیا کچھ لوگوں کی دانتے

ہے کہ اس برآمدہ میں اسلامیت مدرسہ قائم کیا جائے گا - ٹین ، لکڑی ، اینٹ ، مزدوری وغیرہ کی برآمدے کا پورا سامان

مسجد ہی کا لگا - اور صرف مدرسہ ہی قائم کرنے کے لئے اس سے برآمدہ بنایا گیا اور مسجد کا سامان برآمدہ میں لگا یا گیا اور

یہاں مشکل کو باقار لگتا ہے - برآمدے میں کچھ شروف ہی سے گوشت بیچتے ہیں اور کریمہ دیتے ہیں - کو اس مدرسہ قائم

ہونے سے پیشتر مسجد کی ضرورت میں خرچ ہوتا تھا اب مدرسہ قائم ہو گیا ہے اور صوبہ مدرسہ قائم ہوا - کہ یہ جو بیکنوں

سے ملتا ہے وہ مدرسہ کی ضرورت پر خرچ کیا جاتا ہے ایسی صورت میں جبکہ مسجد کی رقم اور سامان برآمدے میں

لگاتار برائے کی آمدنی جو چمکوں سے ملتی ہے دوسرے میں فتنہ کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ جو برائے کی زمین تو بڑا مال
 دوسرے کے لئے سیل ہی سے متعین ہے۔ صرف مسجد کے مالان کے لئے سوال ہے جو برائے کی آمدنی میں لگا ہوا ہے۔

الحواف

الجواب۔ اگر مدرسہ کی نیت سے وہ برآمدہ بنایا گیا تو وہ مدرسہ ہے اس کی آمدنی مدرسہ پر صرف ہوگی اور مسجد کی زمین کو کوئی اور فائدہ نہیں دے گا۔ اگر مسجد کی ضرورت سے زائد زمینیں امدان کے خراب یا ضائع ہونے کا اندیشہ تھا تو لوگوں کے مشورہ سے اگر ان زمینیں مدرسہ کی تعمیر میں لگا دیا تو کوئی عوج نہیں لیکن اہل مکہ سے ان امدادوں کی قیمت مسجد کو دے کر اس مدرسہ کی تعمیر میں مسجد کا روپیہ خرچ کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا گیا تو امداد روپیہ مسجد کو واپس کیا جائے اور خرچ کرنے والے توبہ کریں۔ خدا اما خیر صریح والہ علم عند اللہ تعالیٰ و رسولہ

جمل جلالہ علیہ المونی تعالیٰ علیہ وسلم۔ ﴿جلالہ الدین احمد الکابحدی﴾

جلال الدین احمد الامجدی

۳۳. مولوی الہادی سہتھیہ

مسئلہ : از مسلمانان مسجد و مسلمانان اہل سنت و جماعت بانند منکار و ضلع کوٹڑہ
ایک کتب اسلام اور مسجد جو تمام مسلمانوں کے چندے سے تعمیر ہوا۔ شروع میں کتب مذکور کے منیجر
ایک مسلمان تھے ان کے اہل خانہ نے یہ دوسرے کتب خانہ بنوائے اور ان کو ان کے اہل خانہ نے دیا۔ وہ دوسرے
کو منیجر مروجہ کا ملا جو موجودہ منیجر ہے دیوبندی ہو گیا ہے اس نے اپنے یہاں مولوی ابوالقاسم جب انپوری
کو جو دیوبندی ہے بلا کر ملے کر لایا جس سے مسلمانوں کو اور اہل تشیعین کو چڑھا کہ یہ دیوبندی ہے اب تمام
سنی مسلمان جو اس کتب سے متعلق ہیں باہم متحد ہو کر منیجر موجودہ دیوبندی ہے اس کو کتب کی منیجری
کے اتنا کر سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو منیجر بنانا چاہتے ہیں۔ اب منیجر کو جب اس بات کا پتہ چلا تو اس نے
اس معاملہ کو اتنا کر اتحاد پر کر دیا تھا نہ دوسرے یہ فیصلہ کیا یہ معاملہ دوٹو نہ ہو گا اب ایسی صورت میں متولی مسجد
جو اس وقت ہے وہ سنی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ اب وہ سنیوں کی متحد کمیٹی سے ہزار ہوں کہ سنی مسلمانوں
کو اپنے ساتھ لے کر موجودہ دیوبندی منیجر کا حکم کھلا ساتھ دے دے گا ہے اور سنی مسلمانوں سے حکم کھلا بناوٹ
کا علم بلند کر دیا ہے کتب اور مسجد کو موجودہ منیجر دیوبندی کی ملکیت ثابت کر دیا ہے اور کچھ سنی مسلمان جو
منیجر کے کتب ساتھی ہیں وہ علی الاطلاق سرانجام دے رہے ہیں کہ کتب اور مسجد کے منیجر اور متولی جو ہیں
وہ سنی ہیں کیونکہ ان کو ان کے اپنی دولت صرفت کے کتب اور مسجد تعمیر کر دیا ہے اپنے عہدے سے بظرف
کئے گئے تھے اور کتب کی ایک ایک ایٹھ کمال لوں گا۔ صورت مسئلہ میں دریافت طلب مرہو ہے

کو ملے ایسے سنی مسلمانوں کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔ مسئلہ کیا موجودہ متولی جو منیجر دیوبندی مذکور کا کھلم کھلا
ہر طریقے سے سنی مسلمانوں کے مقابلے میں مد کرتا ہے وہ اب سنی مسجد کا متولی رہ سکتا ہے مسئلہ جو مسلمان
مکتب اسلامید اور مسجد کو اپنی ملکیت اور عمارت ثابت کرے اس کے لیے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے
ازدوئے شرط مدلل اور مفصل بیان فرما کر متولین و مشکور فرمائیں۔ بینوا تو جروا۔

الجواب بعون اللہ الوہاب

علا بر سنی مسلمان مافی دہلیت و طرندار دیوبندیت منیجر کا ساتھ دے کر سنی مکتب اور مسجد پر دیوبندیت
کو مسلط کر رہے ہیں وہ فاسق ہیں اللہ صغبت کے باقی ہیں خود ان کی صغبت قابل اعتبار نہیں اگر وہ اپنی آخرت
کا بھلا چاہتے ہیں تو فوراً اس غلط رویہ سے توبہ کریں اور ایسے منیجر کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے احتراز کریں۔ استغفار
میں جس متولی کی نشان دہی کی گئی ہے وہ اپنی غلط رویہ اور غلات شریعت طریقہ کار سے توبہ کرے اور اگر وہ توبہ
نہ کرے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو توبہ سے خارج کر دیں اور کوئی دوسرا متصاحب دیانت دار سنی کو
متولی بنائیں۔ مسئلہ جب مکتب مذکور عام سنی مسلمانوں سے چندہ مانگ کر بنایا گیا ہے تو اسے کسی شخص خاص
کی ملکیت نہیں پاتا شرعاً غلط ہے وہ مکتب ہمیشہ کے لیے مرث سنی مسلمانوں کا ہے اگر چندہ دینے والوں میں کوئی
شخص بعد میں معاذ اللہ توبہ پائی ہو جائے یا راضی ہو جائے تو مکتب کا کوئی جز کوئی حصہ اس کو واپس نہیں دیا جاسکتا
وہ کل کا کل پرستور سنی مسلمانوں کے قبضہ میں رہے گا۔ سب دہلی مسجد کا سوال تو یہ خواہ چندہ مانگ کر بنائی گئی ہو یا کسی
شخص خاص نے اپنی ذاتی رقم سے بنائی ہو یہ سوال وہ وقت ہے۔ وہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہو ملکیت کا دھڑکی کہے وہ
شریعت اسلامیہ کا باغی مفلس اور اس کا دشمن بنی بال ہے۔ واللہ تعالیٰ وہ سوالہ اکاعلیٰ اعلیٰ جل جلالہ و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ک جلالہ علیہ السلام لا یجوز
در ریت الا عہدہ سنہ ۱۳۹۹ھ

شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ کی عظیم یادگار
دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف

کتاب البیوع

خرید و فروخت کا بیان

مسئلہ۔ مولوی مقبول نامہ سرکاری کی ایک کہ ان دنوں میں روکس کبیر لاکھ پانچ سو روپے آزاد کر گھاٹ کو پر بھیجے۔
 مام طور پر یہ رائج ہے کہ جب ایک شخص کسی سے کوئی مال خریدتا ہے اور بیچنے والے کو کچھ رقم بیعہ دیتا ہے پھر کسی وجہ سے وہ مال لینے سے انکار کر دیتا ہے یعنی کو بیچ کر دیتا ہے تو بیچنے والا بیعہ کی رقم ضبط کر لیتا ہے خریدار کو واپس نہیں کرتا۔ تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ جب کہ بیچنے والے نے خریدار کے انکار کو مان لیا اور بیچ کا بیع منظور کر لیا تو بیعہ کی رقم واپس کرنا اس پر لازم ہے۔ اگر نہیں واپس کرے گا تو سخت گنہگار حق البیوع میں گرفتار ہو گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ بیچ نہ ہونے کی حالت میں بیعہ ضبط کر لینا جیسا کہ باہول نہیں ہوتا ہے بلکہ صریح ہے قلنا اللہ تعالیٰ لاتاخذنا اسوئکم جب کہ باہول۔ پھر چند سطر بعد تحریر فرماتے ہیں کہ بیچ کو بیع ہو جاتا ان کو بیع نہ دے اور نہ بیچے اس جرم میں کہ تو کیوں پھر کیا ضبط کرے صلح خدا الا ظلمہ صریح (فما کی رضوہ جلد بیعہ ص ۷۷) وهو قسائی اعلم۔

جلال الدین احمد بن ابی العزیز

مسئلہ۔ از عبد القدر غلام نادر اثنی عشر گھاٹ کو پر بھیجی
 اسمگلنگ کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ یعنی دوسرے ملک سے پانڈی سونا یا گہری اور دیگر چیزیں لاکر اپنے ملک میں بیچنا شرع کے نزدیک کیسا ہے جب کہ ملکی قانون کے اعتبار سے جرم ہے۔ بیٹو تو رہا
 الجواب۔ جس صورت میں سونا یا پانڈی اور گہری وغیرہ دوسرے ملک سے لاکر اپنے ملک میں فروخت کرنا ملکی قانون کے اعتبار سے جرم ہے اس سے انہوں نے شرع پر مسلمان کو بھلا کر لازم ہے، اعلیٰ حضرت علامہ

احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں الصویر البیاحۃ ما یکون جرما فی القسا ذنن
فمنی اقتصادہ قسویض النفس فلا ذی والا ذلال وهو لا یجوز فیجیب التحریز عن مثله۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص ۱۱۵)

جلال الدین احمد الاحمدی کے سر سے

مسئلہ۔ لڑھی لڑھین اور سرخوشی اور عسکری کشتوتیا بھیر ہوا (نیپال)

ہمارے یہاں مسلم حضرات بھی مردار و ملالی جانور کی ہڈی و سینک خریدتے بیچتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ نیز انورو
الجوا اب۔ بعون الملک الوہاب مردار جانور کی ہڈی اور سینک خریدنا بیچنا جائز ہے
بہار شریعت جلد ۱۲ دیم صفحہ پر ہے مردار کا بیٹھا، جل، ہڈی، چوخی، کھر اور ناخن ان سب کو بیچ سکتے ہیں
اور کام میں بھی لائے جاسکتے ہیں۔ ہاتھ کے مات اور ہڈی کو بھی بچ سکتے ہیں اور اس کی پیر میں بی بی ہوئی استعمال کر سکتے
ہیں اور اسی طرح زوالہ جلد چارم صفحہ ۱۱ میں بھی ہے۔ جو صحیحانہ و حقانی اور مسولہ الاصلیٰ اصلہ۔

جلال الدین احمد الاحمدی کے سر سے

۱۱۱۱ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ

مسئلہ۔ روز اصغر علی سپردا نذر۔ چرولی بازار۔ ضلع گوردھار

بچہ کے پاس زید سود ہے قرض مانگنے کے لیے گیا بچہ نے کہا میں اور میری قرض نہیں دوں گا البتہ سوا سود میری کاغذ
ہم سے لیا تھا اور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالو تم کو کم سے کم سود ہے ضرور مل جائیگا بچہ نے سوا سود میری کاغذ دیا
اس کاغذ کو فالسے لید سے سود ہے میں اور سود خرید کر اسی بچہ کے پاس لے جا کر سود میری نقد بچا اور سود میری بچہ
سے لے کر زید کو دے دیا اس طرح زید کو سود ضرور ہے ملے گا اس کو یہ بچہ نے سوا سود میری کے زید و بچہ کا اس
روز مسئلہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بچہ اکثر اس طرح کا مسئلہ کیا کرتا ہے۔

الجوا اب۔ یہ صورت بیع میت کی ہے جس کو دام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکرہ فرمایا ہے
کیونکہ قرض کی غرض اور من سلوک سے محض نفع کی خاطر بیچنا جائز ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے
فرمایا اگر ابھی میت ہو تو اس میں حرج نہیں بلکہ بیع کرنے والا مستحق ثواب ہے کیونکہ وہ سود سے بیچنا چاہتا ہے اور
شارح نے فرمایا کہ بیع میت ہلکے زمانہ کی اکثر بیعوں سے بہتر ہے حلف کا فی جہل و خبیثت اور امام قاسمی غفر
لہ اپنے فتاویٰ میں سود سے بیچنے کی صورتیں لکھتے ہیں تحریر فرماتے ہیں حیلۃ اخریٰ ان لا یبیع المقتضی من المستغنی

ساعة بشمن مكيل جديد فتح السلعة الى المستقرض ثمان المستقرض يبيعها من غير باقل مما
اشترى ثمنه ذلك الغير يبيعها من المقرض بما اشترى لفصل السلعة بغيرها وياخذ الثمن و
يلاقيه الى المستقرض فيصل المستقرض الى المقرض ويحصل له ما يحق للمقرض وهذا الحيلة هي
العينة التي ذكرها محمد رحمه الله تعالى وقال شيخنا بلخ ببيع العينة في زمانها خير من
الميسر التي تجري في اسواقنا ومن اني يوسف رحمه الله تعالى انه قال العينة جائزة ما جردت
وقال احمد لمكان الفراض من الحرام - وهو سبحانه تعالى اعلم -

جلال الدين ابو محمد الاجمدي رحمه الله

مرصفاً المظفر ۱۳۹۹ هـ

مسئله :- از محمد الطوفان خان برگردا - ضلع گورکھ
گورکھ، لیدر او پاک جس کو چندستان کے بعض ملاقوں میں بٹا اور کٹھ کہتے ہیں ان کی خرید و فروخت اور
ان کا استعمال جائز ہے انہیں؟ بیخود جوابا -
الجواب :- گورکھ، لیدر، مینگلی اور اُپلے کا خریدنا بیچنا اعلان کا استعمال کرنا و ملاجہاز
پے محرراتی پھر رد الحرام باب بیع القاسد میں ہے - بیخود بیع السرقین والیحد والی لا تنفع باہ
والنقد بہ کذا فی السراج الوہاج وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین حسین احمد الاجمدی رحمہ اللہ

مسئله :- حضرت احمد علی مدظلہ العالی فرمایا ہے کہ جو شخص بیکسٹ و مقام تھوڑا بڑا ضلع گورکھ لیدر
① نیدے زمینیں پال کر بھی اتفاق سے وہ مرغی نیدے ایک چار کو بیسہ دسے کو کسی کی کمال کھلایا اور اس کو
فروخت کر کے اس چیز کو اپنی ذاتی خرچ میں یا مسلمان کے لئے درست ہے؟
② بکرو اور چرٹے کی خریداری کرتا ہے کیا مسلمان کے لئے درست ہے؟
③ ساجدے کہا دین اسلام جنم میں جائے گا اور اس کو متعدد بار کہا تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟
اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے -
④ الجواب :- ہندوستان کے ملک افروغی میں اس کا فروغی کے باوجود خریدی چیز بیخود ہے

اپنے خزانہ میں لانا جائز ہے جیسا کہ اہل سنت و جماعت چارم صنف میں ہے دو باعہ درہم عابد و رحمتین او باعہم
میتہ بلند اضر فذلک حکمہ طیب لہ اہ تلخیص اور بیاض شریعت حسنیاز و ہم ۳۵ میں ہے۔

عقائد اس کے ذریعہ کافر بنی کا مال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقائد بین دو مسلمان ممنوع ہے اگر کافر عربی کے ساتھ کیا جائے تو متنع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقیدہ مسلم کے لئے مفید ہو مثلاً ایک روپیہ کے بدلے میں دو روپیہ خریدے یا اس کے ساتھ دار و کونج ڈال کر اس طرح سے مسلمان کا روپیہ حاصل کرنا شرط کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے۔ - وهو اعلم

۲) مسلمان کو مردانہ طور پر کسی خریداری کا قیام ہے لہذا اگر پرانام ہے کہ ناجائز کا دعویٰ نہ کرے اور جائز طریقہ پر معذمی حاصل کرے۔ - دھوا حلہ

۳۵) جس نے کہا میں اسلام چاہتا ہوں اس پر لازم ہے کہ قرآن مجید یا بیان کرے اور نبی و اولاد پر تو حیدر نکلا
 بھی کرے۔ اگر وہ ایمان نہ کرے تو حسب مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں قتالہ اللہ تعالیٰ و اما یفسدینا اللہ علیہ
 فلا تعجلوا عند الذی کوئی مع التوفیق العظیمین (رب ۱۳۷۷) و هو اعلم

جلال الدین احمد الامجدی

مركز القاهرة لدراسات حقوق الإنسان

مسئلہ : اگر شخص بھائی افضل ریڈیو اکثر انکس ۹۳۳ شکر دار میٹرو پونہ ۷

[illegible]

الجواب :- کوئی بھی مسلمان اس طرح بیجا نہ کہ اگر قدرتِ خدا وادارے تو حینِ سو قیامت لے اور اگر ادا و احسان کوئی لے تو اس سے تین سو چار سو دس بار سی۔ لمان کی قیمت لے۔ یہ شریعت میں جائز ہے سو نہیں ہے۔ نقد و ادعا دار کا الگ الگ بھانڈا کا شریعت میں جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ مسلمان بچتے وقت ہی بے طے کرے کہ

اس مالان کی قیمت نقد فیروز ترقی ہے اور مال فیروز ترقی ہے۔ یہاں نہیں ہے کہ تین سو سو بیس میں فروخت کر لیا ہے
اگر قیمت میں ایک ہشت کی ہر کوئی تو اس سے پچیس روپے یا پچاس زیادہ لے لیا کرے گا تو سود ہو جائے گا۔ فقط

مجلد اول منہج احمد الامجدی

الرحمان الاعظم

مسئلہ ۱۰۔ از ارشاد حسین صدیقی بانی مدرسہ امجدیہ سندھیلہ۔ ضلع ہرودئی۔

فیروز آڑھت میں ایسا مال بیچنے کے لیے بیچنا ہے اور آڑھت اس کے کچھ رقم پیش لے لیتا ہے کہ مال فروخت ہوتے
پر حساب کر لیں گے تو یہ صورت ہائے بیچنے یا نہیں؟

الجواب۔ فیروز اگر آڑھت اس سے قرض لیتا ہے تو اس کی خوشی سے لینا جائز ہے آڑھت میں مال
بیچنے والے کے سبب اس پر جر نہیں کر سکتا اور اگر آڑھت اس کے لینے کی قیمت پیش لیتا ہے اس شرط پر کہ فروخت
ہونے کے بعد حساب ہو جائے گا تو وہ مال ہے حکم فی الجہت مبالغہ من الضمان فی الزم فیہ۔ وهو تعالیٰ اعلم

مجلد اول منہج احمد الامجدی

مسئلہ ۱۱۔ از مولانا محمد اسلم فیضان الاسلامی خاں خرد برکاتی پورہ پورہ گورکھ پور

جندوستان کے کافر خانی میں بیاد کی اس کتاب میں جو کہ جندوستان کے کافر خانی کے قذیر حاصل کرتا جانتا ہے یا
نہیں؟ و نیز کہ کتاب کے قادی سر پر میں موجود ہے کہ جندوستان کے کافر خانی کے قذیر حاصل کرتا جانتا ہے یا
نہیں؟ اور اگر اس کے خلاف ہے بلکہ زید یہ بھی کہتا ہے کہ جندوستان کے کافر خانی میں بیاد کی اس کتاب میں جو کہ جندوستان کے کافر خانی کے قذیر حاصل کرتا جانتا ہے یا
نہیں؟ اور اگر کافر ہے آپ سود سے تو اس کا لینا جائز ہے۔ یہ بات اندرون شریعت کا ایک درست ہے۔
حوالہ رقم فرمائیں۔

الجواب۔ جندوستان کے کافر خانی میں بیاد کی اس کتاب میں جو کہ جندوستان کے کافر خانی کے قذیر حاصل کرتا جانتا ہے یا
نہیں؟ اور اگر کافر ہے آپ سود سے تو اس کا لینا جائز ہے۔ یہ بات اندرون شریعت کا ایک درست ہے۔

طیہ تحریر فرماتے ہیں انھوں نے کافر خانی میں بیاد کی اس کتاب میں جو کہ جندوستان کے کافر خانی کے قذیر حاصل کرتا جانتا ہے یا
نہیں؟ اور اگر کافر ہے آپ سود سے تو اس کا لینا جائز ہے۔ یہ بات اندرون شریعت کا ایک درست ہے۔

یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لئے مفید ہو۔ مثلاً ایک دوسرے کے بدلے دینے پر خریدے یا اس کے ساتھ مردار کو بیچ ڈالنا اس طریقہ پر مسلمان سے دوسرے حاصل کرنا شرط کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے (بہاؤشریہ جلد ۱ ص ۵۸۵)
اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دوسرے کو کافر حربی سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ مگر اسے سود کی نیت سے نہ لے کہ سود
مطلقاً حرام ہے قال اللہ تعالیٰ و حرم اللہ بیعہ و موسماتہ و بقیۃ الی اسلحہ و الی الصواب

جلال اللہ بن محمد والا محدث ہے

۱۵ مفسر المفسر ۱۳۰۷ھ

مسئلہ - راحت ملی۔ حملہ پرانا گورنمنٹ ہسپتال پر

کیا فرماتے ہیں علماء دین و ملت اس مسئلہ میں کہ آدم کی فصل لودا آئے ہیں ایک غیر مسلم کے ہاتھ بیچ دی گئی تو اس
طرح بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اور وہ پیر مسلمان کے لئے حلال ہے یا نہیں؟ و بیخود فرما
الجواب - اللہ وحدہ اعلم بالصواب لودا آئے ہیں آدم کی فصل بیچنا جائز نہیں۔

اور اگر آدم کے پہلے ظاہر ہو چکے ہیں مگر کام کے قابل نہیں ہیں تو ان کا بیچنا جائز ہے مگر اس شرط پر جائز نہیں ہے کہ جب تک
پہلے تیار نہ ہوں گے دھت پر نہیں گئے۔ ہاں مگر بغیر شرط کے خرید و فروخت ہو مگر بیچنے والا تیار ہوئے تک پہلے کو فروخت
پر رہنے دے تو حرج نہیں۔ پھر شریعت پیشہ میں ہے۔ پہلے اس وقت بیچ دے کہ ابھی نمایاں بھی نہیں ہوئے ہیں
یہ بیچ باطل ہے اور اگر ظاہر ہو چکے ہیں مگر قابل انتظار نہیں ہیں تو یہ بیچ صحیح ہے مگر مشتری پر فوراً توڑ لینا ضروری ہے
اور اگر پیشہ و کار کی ہے کہ جب تک تیار نہیں ہوں گے دھت پر نہیں گئے تو بیع فاسد ہے اور اگر بلا شرط خریدے ہیں
مگر آئنے کے بعد بیچ اچھاؤں کی گئی تیار ہونے تک دھت پر رہنے دو تو اب کوئی حرج نہیں، ان فصل - سلام
صلوات اللہ علیہ الرحمة - اور فتاویٰ عالمگیری جلد سوم طبع مصر ص ۱۶۷ میں ہے بیع الشمار قبل الظہور

لا یصح اتفاقاً فان باعھا بعد ان تصیر منتفعاً بہا یصح وان باعھا قبل ان تصیر منتفعاً بہا باطل
لہ تصیر لہ لتناول بیعہ و علف الدواب فالصحيح انہ یصح قبل الملتزمی قطعھا فی الحال هذا اذا باع
مطلقاً او بشرط القطع فان باع بشرط التناول فسد البیع ۱۵ اور اس قسم کی جائز بیع کو نسخ کر دینا مستحکم دین
پر واجب ہے اگر نسخ نہ کریں گے تو دونوں گنہگار ہوں گے۔ در مختار مع رد المحتار جلد چہارم ص ۱۶۷ میں ہے بیع علی
حق و بعد منہما قطع قبل القبض اور بعد و ما دام البیوع محالہ جو عداۃ قادیانی الملتزمی بعد اتفاقاً
للفساد و لانہ معصیۃ فبیعہا باطل و ما دام البیوع محالہ مگر ہندوستان کے کافر عربی ہیں جیسا کہ حضرت لاہورین فرماتے

تحریر فرماتے ہیں ان بعد الاحزاب لا یصلحوا الا العادیون (تفسیرات احمد و مسند) اور کافروں کی کمال عقیدہ فاسد کے ذریعہ حاصل کرنا ممنوع نہیں ہے پہلا شریعت میں ۱۵۳ میں ہے عقیدہ فاسد کے ذریعہ کافروں کی کمال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقیدہ یا ایمان دو مسلمان ممنوع ہے اگر کافروں کے کماحقہ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقیدہ مسلم کے لئے مفید ہو ۱۵۴۔ اور رد المحتار جلد چہارم میں ہے لو باہم عنہما صاحبان لہدین اجماعہ و دینتہ بدستہما و اخذہ ملا مشہور دین الحق و الفل و فلک کذلک طیب لہ ۱۵۵۔ لہذا اور لیتے ہی آپ کی فصل پنج کروڑ بیس ہزار کے کافروں کے کماحقہ کے لئے حلال طیب ہے البتہ مسلمان کے ہاتھ اس قسم کی بیع جائز نہیں۔ عذرا صاقلی و الصمد الحق عند اللہ تعالیٰ در سولہ۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۱ھ

مسئلہ :- از ذکر حسین صدیقی مقام و پرست سنو لی بلالہ۔ ضلع گوردکپور

زید بھارت اور خیالی کے باڈی پر دہشتا ہے اور زید جان نہیں ہے تجارت کرتا ہے اور جب خیالی روپیہ کو لکھیں لکھتا ہے تو حکومت خیالی ۱۵ پیسہ کی سبکدوشی دیتی ہے۔ آیا زید اس کو سود دے یا نہ دے؟ اور اگر کوئی خیالی لکھتا ہے خیالی روپیہ نہ لکھتا ہے تو کیا خیالی سے سود لے یا نہ لے؟

الجواب :- اگر سوال کا منشا یہ ہے کہ بھارت اور خیالی نے نوٹ پر کوئی رقم لکھی ہے اس سے زیادہ یا کم پر بیچنا جائز ہے یا نہیں تو نوٹ پر جو کچھ رقم لکھی ہے یعنی نوٹ کا کسی مقدار کے ساتھ مقدار پر نہ تو کوئی کی اصطلاح سے پیدا ہوا ہے۔ بالکل اور مشرقی پران کے طریق کی کوئی ولایت نہیں اس لیے بلاشبہ ایسا کرنا جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کفیل الفقہ الفہم میں تحریر فرماتے ہیں بھارت یا خیالی سے نقد و ناقص نہ کہ فیضا ترافضیا یعنی نوٹ پر کوئی رقم لکھی ہے اس سے زیادہ یا کم کو بیچنا جائز نہیں راضی ہو یا نہیں اس کا بیچنا جائز ہے۔ وہو سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علیہ السلام و احکمو۔

جلال الدین احمد الامجدی

کے

مرشدین المکرم ۱۳۸۰ھ

بَابُ الْبَرِّ

سود کا بیان

مسئلہ از شمیم اور نرسا پٹی خلیع دھنداد۔

بیان کیا حکم ہے ؟ بیان مطلق حرام ہے یا نہیں لینا صحیح بھی ہے جیسے کہ مذکور کیا کہنا ہے کہ کافر کا مال لوٹ کر کھانا جائز ہے تو کافر سے سود لینا کیوں نہیں جائز ہو سکتا ہے اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے جوابات سے نمازیں۔

الجواب بعون المصلح الوهاب بیان حرام ہے قال الله تعالى واصل الله البهيح وحرّم الربوا۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود بیع کا گناہ ایسے شتر گناہوں کے برابر ہے جن میں سے کبھی کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی مال سے زنا کرے (ابن ماجہ و ترمذی) کافر کا مال لوٹ کر کھانا ہرگز جائز نہیں۔ چاہے یہاں کے کافر عربی ہی معذور فاسدہ کے ذریعہ ان کا مال لینا جائز ہے مثلاً ایک روپیہ کے بدلے ان سے نقد روپیہ خرید لے لیا ان کے ہاتھ مردار کو بچ ڈالنے کو اس طریقہ پر مسلمان سے روپیہ حاصل کرنا شرع کے خلاف اور حرام ہے اور یہاں کے کافر سے حاصل کرنا جائز ہے دیباہ فریفت میں چلے اور رد المحتار جلد چہارم میں ہے لو باعہم ورمہما بدمہمین ادبا عہدیت بد نہا عہد فی الذل کلمہ طیب اھ

سبحان الذی یحب احمداً لا یحضرہ

در شوال المکرم ۱۳۵۵ھ

مسئلہ از عالمی مدرّس کاپی محلہ دہرہ ضلع جالون

نشی روگ جو کہ کچھ ہی میں کھینے پڑھنے کا کام کرتے اور وہ سود کے کاغذات کھینچتے ہیں کیا ان کو بھی سود کا کاغذ کھینچنا دیکھا گناہ ہے جو کہ سود خوار کو ہو گا ؟ بیوقوف تو ہوا۔

الجواب اللہم عذابی الحق والصلیاب بیشک سودی کاغذات کھینچنے والے پر نکتہ ای گناہ ہے قتنا کہ سود خوار پر ہے اور جس طرح سود کا لینا دینا حرام ہے یہ بھی سودی کاغذات کا کھینچنا بھی حرام ہے

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکل لہو لوط و مکملہ و کاتبہ و شاعریہ
و قتلہ و سوادہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خروانی سے دیکھنے والے اور سود کھانے والے
اور اس کا کافہ لکھنے والے اور اس پر گویا ہونے والوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں ۲۲ تفسیر فیہود و ص ۲۳
ہذا ما عندی و العلام عند اللہ تعالیٰ و رسولہ الامی جلی و علا و سلی العونی علیہ وسلم

محمد الیاس خاں سائیک

۲۰ صفر ۱۲۹۳

مسئلہ :- از شکیل احمد برسی مسند مکتول ۲۲ پر گنتہ مغربی بنگال۔

ڈاکٹر اور بیگ سے جو زائد دیر تک ہے (اپنی رقم کے علاوہ) وہ جاننے چاہئیں؟ اور اپنے مصروف میں
کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(نوٹ) بریلی شریف کے بیک کتاب پر شائع ہوا ہے جس میں حضرت عبداللہ بن علی المرتضیٰ علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ
ہند قبلہ و دیگر جوئی کے حالات کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ مسند نہیں ہے ذہن کام نہیں کرتا ایک طرف مسئلہ اور دوسری
طرف ایسی ہی محرم ہستیاں ہیں براہ کرم تفسیر عقل جواب سے فرار ہیں۔

الجواب :- اللہ تعالیٰ انہما فی الحق و العواجب ۔ کافول کی تین تیس ہیں فقیہ مستان
اور قرنی ۔ ذوقی وہ کافر ہیں جو دارالاسلام میں رہتے ہیں مگر بادشاہ اسلام نے ان کی جان و مال کی حفاظت اپنے
ذمے لیا ہے اور مستان وہ کافر ہیں کہ کچھ دھڑلے کے ساتھ ان کے دارالاسلام میں آگے ہوں ۔ اور ان کا یہ کہہنا
کہ کفار نہ تو ذی ایمان نہ مستان بلکہ وہ عیسوی قسم یعنی کافر قرنی ہیں اور کافر قرنی و مسلمان کے درمیان میں نہیں
جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لا بدالیہ من مسلمہ و المسلمین فی دار الحرب اور حدیث شریف میں دار الحرب
کی قید واقعی ہے مگر احترازی ۔ لہذا وہ بیگ جو زائد دیر تک کے غیر مسلموں کے ہوں ان سے جو زائد روپیہ
مسا ہے اسے لینا اور اپنے ہر کام میں سے صرف کرنا جائز ہے اور وہ بیگ جو مسلمانوں کے ہوں یا مسلم و غیر مسلم دونوں
کے مشترک ہوں ان سے جو زائد روپیہ ملے وہ یقیناً سود ہے حرام ہے دیکھنے والے اور حکومت کے بیک کے منافی
تو یہاں کی حکومت غیر مسلموں کی ہے تو اس کے ڈاکٹر اور بیک کے منافی ہے شرعاً و فاسد نہیں۔

اور بریلی شریف کے لکچر مسند میں جو عبداللہ بن علی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سلطنت یا کوئی بیگ
جس کے پاس روپیہ رکھا گیا اگر اصل سے زیادہ کے کچھ رقم سے اس کا یہ سائل و طب ۔ یہ حکم حدیث شریف کا دبا

ببین المسلم والعربی اور فقہائے کرام کی تصریحات کے بالکل مطابق ہے۔ اس لئے کہ وہ فتویٰ اکثر یوں کے زمانہ کا ہے اور آخری کافر عربی میں اس لئے ان کی حکومت اور ان کے جنگ سے جو نفع ملے وہ خود نہیں اور کتابچے کے ساتھ پر جو نامی مفتی عبدالرحیم صاحب نے لکھا ہے کہ وہ ڈاکٹار نے اور جنگ جو خاص غیر مسلموں کے ہوں ان میں روپیہ جمع کرنے پر جزیادتی ہے اس کا لیتا جائز ہے اس عمارت کا واضح مطلب یہی ہے کہ وہ ڈاکٹار نے اور جنگ جو مسلم وغیر مسلم دونوں کے ہوں اس کی زیادتی لیتا جائز نہیں اور یہی صحیح ہے۔ وهو تالی اعلیٰ

جلال الدین ابن احمد الاکبردی
در مصنف المفسر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ یہ اگر اقبال پٹنہ ۴۵۲ روپیہ وارپیٹ پٹنہ

① دارالاسلام کے کہتے ہیں ؟

② دارالحرب کے کہتے ہیں ؟

① الجواب — ہوں الاملاک العزیز الوهاب دارالاسلام وہ ہے کہ جہاں بادشاہ اسلام کا حکم جاری ہو۔ یا اس طرح کہ برقت وہاں سلطنت اسلامی موجود ہو یا پہلے وہاں سلطنت اسلامی رہی ہو ان کا فرقہ جہنم کرنے کے بعد شاہ اسلام جو اور اذان و اقامت وغیرہ نکلا یا بعد ازاں امام اب تک جاری ہوں جیسے کہ ہندوستان افغانستان اور ایران وغیرہ جیسے کہ شرع فقہائے اسلامی سے جدا اور اسلام یا جو سری نے حکم امام المسلمین اور فتاویٰ وغیرہ مروج میں قبول جاری ہے ہے ان میں اسلام لا تصیر داس المسلمین اذا بقی شئ مسلمہ اسلام ما بین خلیل ذلیقہ اصل الاسلام۔ وهو تالی اعلیٰ

② دارالحرب وہ ہے کہ جہاں بادشاہ اسلام کا حکم کسی جاری نہ ہو یا جو پیچیدہ دس، فرانس، جرمن اور برطانیہ وغیرہ جوورپ کے اکثر ملک یا بادشاہ اسلام کے احکام جاری ہوئے ہوں مگر جو غیر ذلک کے بعد شاہ اسلام بالکل شاد نے گئے ہوں اور وہاں کوئی مسلمان ایمان اول پر باقی نہ ہو اور یہی شرط ہے کہ وہ دارالحرب سے طعن جو سلطنت اسلامی میں محصور نہ ہو جیسے کہ تاتاری، عالمگیری میں ہے فی جزایا حاکمات انما تصیر دارالاسلام دارالحرب بیش و ما شلا لا احدھا جزا و احکام الکفر والی سبیل الاشکار وان لا یحکم فیھا حکم الاسلام واثبات ان تكون مقصلة دارالحرب کا یہ خیال بدیہ تمام بلاد الاسلام واثبات ان لا یبقی فیھا من ولا ذمی باعناہ الدل ۱۰ جلال الدین ابن احمد فی شرح المفسر ۱۴۰۰ھ

وہو سبھا نہ و تالی اعلیٰ

مسئلہ - سلازہ بزرگ البیہ مرضی کو غیر ہل پرست جگہ میں پورہ لیا اور گھنچ ضلع کے کوئٹہ توپوں (ذیلیاں)

۱ - زندہ ایک مسلمان کے ہاتھ پانچ کلہو چٹا دس کلہو گہروں کے بدلے میں اور عادیانہ شریعتاً جائز ہے یا نہیں ؟

۲ - دسی مرئی کے دس انگڑے کو قلام مرئی کے پندرہ انگڑے سے بچا لیا ہے یا نہیں بالذلیل و جبر و عذر الجلیل۔

الجواب - پانچ کلہو چٹا کے بدلے دس کلہو گہروں شریعتاً جائز ہے جب کہ دونوں میں سے کوئی اور عادیانہ

ہو۔ اور جب کہ دونوں میں سے کوئی اور عادیانہ تو گئی بیٹی کے ساتھ بیچتا اور برابری کے ساتھ بیچتا دونوں صورتیں ناجائز

و حرام ہیں۔ سلازہ بزرگ کا چٹا کلہو گہروں کے بدلے اور عادیانہ حرام ہے۔ اس کے بارے میں قاضی کلید ہے کہ جب وہ دونوں

چیزیں مابعد والی ہوں اور دونوں کی جنس مختلف ہو تو گئی بیٹی کا ٹوبہ مگر عادیانہ ہر صورت حرام ہے خواہ دونوں چیزیں

کم و بیش ہوں یا برابر۔ قاضی مالک کی یہ روایت صحیح ہے۔ ان وجہ القصد والجنس حرم الفضل و التنازل

وان وجد احدھما و عدم الاخر حمل الفضل و حرم التنازل۔ وهو نصانی احمل

۱۲ - دسی مرئی کے دس انگڑے کو قلام مرئی کے پندرہ انگڑے سے نقد بیچنا جائز ہے اور عادیانہ حرام ہے یا ہے دس

بی انگڑے سے بیچے کہ جب دونوں مابعد والی نہ ہوں اور دونوں کا جنس ایک ہو تو گئی بیٹی کا ٹوبہ ہوتی ہے اور

آدھار ہر صورت حرام ہے۔ وہ مختار مع شامی جلد چہارم ص ۱۸۴ میں ہے ان وجہ القصد والجنس حرم الفضل و التنازل

وان وجد احدھما و عدم الاخر حمل الفضل و حرم التنازل۔ وهو نصانی احمل

۱۵ - وهو سحانہ و نصانی احمل و حرم التنازل۔ وهو نصانی احمل

مسئلہ - عمری عادیانہ پر تار شریعی ضلع اہنت پور (اندر مراد بیٹھیں)

بیک میں روپیہ بیٹھ گئے پر بیک ہیں سو دیتا ہے تو وہ سود ہم شراب دس لکھ کو دے گئے ہیں یا نہیں ؟

الجواب - جو بیک کہ مسلمانوں کا سود یا سود غیر مسلم کا مشترک ہو تو اس بیک کا نفع شرعاً سود

ہے اس کا لینا حرام اور عادیانہ ہے اور ایسے بیک سے نفع لے کر شراب دس لکھ کو دینا جائز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ

واحد اللہ البیوع و حرم التنازل۔ وہ نصانی احمل و حرم التنازل۔ وهو نصانی احمل

۱۶ - اور بیک اگر یہاں کے کافروں کا ہو یا نام نہاد یہاں کے جمہور کی

ملکوت کا ہو تو اس کا نفع شرعاً سود نہیں کہ یہاں کے کافر عربی ہیں یہاں کے کافر نہیں انصاف حضرت مگر جہنم رواۃ اور

تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ انھما الاحدی و ما یقبلہ الا العاصون و تقیلت و صمدیت اور حدیث شریف

میں ہے کہ لا یمکن المسلم والمجوسی فی سلعان اور عربی کے درمیان سود نہیں۔ لہذا ایسے بیک کا نفع اپنی

ضروریات میں بھی غریب کر سکتے ہیں اور غریبوں کو دے کر ثواب حاصل کریں تو بہتر۔ اس نفع کو کسی کے سوا
کہہ دینے سے شریعت کے نزدیک سود نہیں ہو جائے گا۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد الرازی

در مفہم الفقہ ص ۱۳۲

مسئلہ۔ از ارادہ احمدی منزل او بجا گنج۔ ضلع بستی۔

قید حوال نقد خریدنے والوں کو دس روپے میں دیتا ہے وہی مال ادھار خریدنے والوں کو بارہ روپے میں دیتا ہے تو
یہ جائز ہے یا نہیں؟ بیٹو اتو جروا۔

الجواب۔ حوال نقد خریدنے والوں کو دس روپے میں دیتا ہے وہی مال ادھار خریدنے والوں
کو دس روپے کی بجائے بارہ روپے یا اس سے زیادہ میں دیتا جائز ہے جیسا کہ حضرت امام احمد رضا علیہ السلام نے
طیہ الرحمۃ دارالرضوان تحریر فرماتے ہیں قرضوں میں گنج میں نقد بیچنے سے دام زاد لینا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا ہے یا بھی تو
بائع و مشتری ہر پے قلم نقد تھا ان کا ان معکون تجارتی صفت تراش مشکوذاً فی فیہ و بیاد شرمش

جلال الدین احمد الرازی

در مفہم الفقہ ص ۱۳۲

وہو سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علما انھو احکم

مسئلہ۔ از زبان محمد نور۔ رانچی۔

زید کا دھاری آدمی ہے اور دولت مند بھی ہے مگر تجارت کو وسیع کرنے کی غرض سے سودی ادبیہ پر مکاری بیگ سے
لینا چاہتا ہے۔ کیا یہ قسم اس کے لئے حلال ہے؟ اور اس سے تجارت جائز ہے؟ ازراہ کرم مفصل جواب فرمائیں۔

الجواب۔ یہاں گفتہ عربی ہیں جیسا کہ میں نے فقہی حضرت طاجران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے
ہیں۔ انھما الاخری و ما یقلھا الا العاصون (تفسیرات احمدیہ ص ۱۸۷) اور حکومت انھیں کافروں کی ہے اور

مسلمان و کافر عربی کے درمیان سود نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ لا یدابیان المسلمون والحدیثی فی ذل العرب
اور دارالکرب کی قید واقعی ہے مگر اقراری لہذا یہاں کی حکومت کے بیگوں سے نفع لینا جائز ہے کہ وہ شرعاً سود

نہیں۔ لیکن ان کو نفع دینا جائز نہیں ہاں اگر تھوڑا نفع دینے میں پنا نفع زیادہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ دارالکرب و لا ینہی
میں ہے انھما الاخری و ما یقلھا فی ذل المسلمین لزیادۃ وقتہم لایحاسب فی ذل من حدیثی و حدیثی من حدیثی و حدیثی

جلال الدین احمد الرازی

در مفہم الفقہ ص ۱۳۲

ما فی حلیۃ المزیلۃ المسلمو۔ وهو تعالیٰ اعلم

مسئلہ :- از مظفر پور (پہلوا)

اگر بہت زیادہ محتاج ہو کہ قرض کی قیوت ہو اور کہیں سے قرض میں نہ ملے تو اس صورت میں سودی قرض لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب فقہائے کرام نے سود سے بچنے کی جو صورتیں بیان کی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر پہلے شریعت کے گیارہویں حصہ میں ہے اگر اس طرح کسی قرض نہ مل سکے تو صحیح شرعی مجبوری کی صورت میں سودی قرض لینا جائز ہے الا یہ کہ وہ غلامانہ ہو۔ ^۱ میں نے فی القیوت والنفیۃ وبقیۃ بیونہما محتاج الاستفصاح بالدرمخ - اور اہل حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں "سود دینے والا اگر حقیقتہً صحیح شرعی مجبوری کے سبب دیتا ہے اس پر الزام نہیں اور محتاج ہے مجبورتہ محتاج الاستفصاح بالدرمخ اور اگر مجبوری شرعی سود دینے کے خلاف ہے مثلاً تجارت پر لیا جائے تو اس میں اضافہ کر کے یا اونچا مل جائے یا اولیٰ فساد کی صورت پر کٹانے کے واسطے سودی قرض لینا ہے تو وہ بھی سود کمانے والے کے مثل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۱۲۳) وھو اتفاقاً درماصولہ الامن بصلہ جل محمد لا یصلی علیہ فقال علیہ وسلم جلالہ بن عبد بن عبد الامجدی سے بھی

مسئلہ :- مسئلہ مولانا محمد امجد علی خان قادری رضی اللہ عنہ نے فیض الرسول میں فرمایا - ضلع ویشالی -

نزدیک تھلے ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ فی دار الحرب میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان سود نہیں اور ہندوستان دارالاسلام ہے دارالحرب نہیں لہذا یہاں پر مسلمان اور عربی کافروں کے درمیان سود ہے تو یہ کافروں کا قول صحیح ہے کہ نہیں؟

الجواب - نزدیک قول صحیح نہیں ہوں لیکن حدیث شریف میں دارالحرب کی قید یا تو احضار کی نہیں ہے اتفاقاً ہے کہ اُس زمانہ میں کافروں میں سے عرب تھے اور مسلمانوں دارالاسلام میں رہتے تھے اور عربی دارالحرب ہی میں رہتا تھا اس لیے کہ بغیر ان کے یہ گروہ دارالاسلام میں داخل ہوتا تو اس کی ہانت والی موقوف نہ رہتے جیسے کہ مذکور جلد سوم ص ۱۲۳ میں ہے لہذا حلال ہوا ان کا سود و مصلحت فیما اس لیے ضروری ہے کہ اہل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فی دارالحرب فرمایا نہ اس لیے کہ عربی کافروں میں دارالاسلام میں ہے تو مسلمان اور اس کے درمیان سود ہو جائے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا - فی الذلۃ لا یصلی علیہم ولا یتبعہم ولا یتلمذ منہم ولا یتواکلمونہم یعنی اسے جان و مال و سود و مال و سود کھاؤ (۱) تو اس آیت کریمہ میں سود و مال کی قید احضار کی نہیں ہے کہ سود و مال سے کم نہ لیا

سود کھاتا جائے بلکہ اس زمانہ میں لوگ عام طور پر دونا دوں سود کھاتے تھے اس لیے فرمایا کہ دونا دوں سود نہ کھاؤ۔
 رئیس الفقہاء حضرت قاضی عیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قیمت کو کب کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔ انصافاً یہ اجراء عملی
 عادۃ تہمہ والا نہ ہو حرام مطلقاً غیر مقید بمثل هذا الفقہاء و تفسیرات احمدیہ (۳۳)

اور یا تو حدیث شریف میں فی دما الحرب کی قید مستحسن کو نکالنے کے لیے ہے یہی جب قرنی مستحسن ہو
 جائے تو اس کے اور مسلمان کے درمیان سود ہے اس لیے کہ امان کے سبب اس کا مال مران نہیں رہ جاتا کہ مفقود فاسد
 کے قدر یہ مسلمان اس کو حاصل کر سکے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عمل افذ
 کا اور الحرب ہو یا ضروری نہیں۔ مسئلہ قرنی میں قید دلا الحرب ذکر فرمائی اس کا مستثنا اخراج مستحسن ہے کہ اس کا مال
 مباح شریعہ اور اقرار میں ہے۔ قولہ شہدہ ای فی دلو الحرب قید بہ لائنہ لودخل دما یا بامان فباع منه مسلحہ
 درہم یا بدلہ دین لایجوز انفا قاصد للمساکین۔ مگر یہ میں ہے کہ لاریا بلیعہ المسلمو والحربی فی دما الحرب
 مختلفان المستامن منہم لان مالہ صار محظوراً بالعقد اماناً او مطلقاً۔ فی التذکرہ میں مسطور ہے المداوی
 النصوص فی المال المحظور ہوا فیما یجوز علی المسلم اذا کان بطریق القصد فاذا الدراہل حلالاً بطریق
 اشتہار حل بعد کونہ بمنہ مختلفان المستامن منہم عند ثلاث مالہ صار محظوراً بالامان فاذا اخذہ
 بغیر الطریق الدراہل وکتب بکھتہ خدا۔ او تلخیصاً (قادی زبورہ بن ممش) وھو تعالیٰ اعلم وعلیہ السلام وامن

جلول الدین احمد لاہوری

مسئلہ تشکیل احمد قادی زوری دواخانہ بڑی مسجد جگندل ضلع چوچیل پرگنہ

- ① دکان یا مکان کے لئے بیک سے قرضہ لینا جائز ہے یا نہیں؟
- ② ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوستان کے کافروں سے سود لینا جائز ہے یا نہیں؟
- ③ **الجواب** بیک اگر مسلمان کا ہے یا مسلم اور غیر مسلم کا مشترک ہے تو ایسے بیک سے سود لینے
 کی شواہد قرض لینا حرام ہے اور سود دینے کی روایتیں دیکھنے والے کے مثل گنہگار کے کہ حقیر علیہ السلام تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں
 پر لعنت فرمائی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ نص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا کل الربوا مؤکلا
 وکاتبہ وشارکہ وقللہم سوا یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والوں، سود دینے
 والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر کے

کے لئے مال کا معصوم ہونا شرط ہے۔ خطاوی علی اللہ اور شامی میں ہے۔ شرط مال یا حصہ اللہ البدن لہذا اور ہندوستان کے تمام کفار و حربی ہیں اور حربی کا مال معصوم نہیں بلکہ وہ مباح ہے بشرطیکہ ان کی دشمنی سے چور ہو اور بدھ بدی نہ ہو۔ لہذا وہ بینک جو خالص غیر مسلموں کے زمین میں درجہ میں رکھنے پر جو زیادتی ملحق ہے اس کا لینا جائز ہے کہ وہ اپنی خوشی سے دیتے ہیں اور لینے میں اپنی عزت اور آبرو کے لئے کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ وہ تو تم کسی کے سود کو دینے سے سود نہ ہوگی۔ اسے اپنے ہر جائز کام میں استعمال کر سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہولاء الامم والاعلام

مرزئی القصد و المستند

مسئلہ :- لڑ علی اکبر علیہ السلام پرانا گورہ کھنڈر شہر گورہ پور

اٹھرا گورہ ٹنٹ کے بینک کو فرمایا ہے۔ اس میں حفاظت کے لیے پورے پناہ دیے ہیں کہ کیا۔ پانی سال کے اندر جب بگڑے گا تو غریبوں کے واسطے اپنا بندہ یہ علاقہ تو اصل رقم کے ساتھ نفع کا بھی روپیہ ہے۔ یہ وہ ہیں جو کہ بے جا تھے پناہ گزینوں کا کہنا ہے کہ قریب سے بینک سے اصل رقم کے ساتھ جو زائد روپیہ ہے وہ جائز نہیں کیونکہ بینک خالص ہندو مہاجروں کے نہیں ہیں۔ اس کے الگ ہندو مسلم حکمران ہیں۔ یہ زائد رقم سود ہو جاتی ہے جو کسے کیا کہے؟ شریعت کی روکش میں جواب عنایت فرمائیں۔ میں نے فراموش ہو گئی۔

الجواب :- قریب سے بینک کے مالک مسلمان بھی ہیں یہ عزت کچھ کے لئے ہے حقیقت میں اس کے مالک صرف یہاں کے کافر ہیں جو حربی ہیں یا ہندو مسلمان و حربی کے درمیان شرفا سود نہیں کھائی اللہ ہی اعلم۔ لہذا ایسے بینک کا نفع مسلمان کے لئے جائز ہے۔ جو کسے لے کر کسی بھی جائز کام میں فتنہ کر سکتا ہے۔ دھوسجھانہ و غفلت اعلم بالصواب۔

ہولاء الامم والاعلام

مرزئی القصد و المستند

مسئلہ :- لڑ امام مسجد کھاران جو دھیر (راجستھان)

- ① لاٹری کا جو عام طور پر پیاس ہنر، ایک لاکھ و فیرو کا ٹکٹ خریدتے ہیں اور قرعہ اندازی پر نام نکلتا ہے۔ یہ روپیہ جائز ہے یا نہیں جبکہ اس میں انہی اثبات و دونوں پہلو موجود ہیں جو لب باصواب سے فوائز ہیں۔
- ② یہ جو میر جراتا ہے مثلاً شیخ و فیرو عام قسم جو ان میں مستقل آتا رہتا ہے اور نام نکلنے پر انعام ملتا ہے کیا فیصلہ ہے؟ حضور مفضل جواب عنایت فرمائیں جائز ہے یا نہیں!
- ③ الجواب :- لاٹری ایک قسم کا جوا ہے جو عام ہونا جائز ہے۔ مگر کسی نے اس کا ٹکٹ خریدا تو

وہ جو یہ دے استغفار کرے اور آئندہ اس کے قریب ہرگز نہ جائے۔ لیکن جو روپیہ مل گیا اور وہاں رہے اس نے کہ کوئی حکومت کی جاتی ہے اور یہاں کی حکومت عربی کاغذوں کی ہے اور عربی کاغذ نے جمال اپنی خوشی سے دے دیا اور مسلمانوں کے لئے ممالک ہے شاکی ملز چلیم مستحق ہیں ہے اور باعہر در و عبادہ رحمان اور باعہر رحمتہ بے لہو اور او باغداد مالا منہم بطریق القوافد ثلاث کلام طیب لہ ۱۶۔

مجلس الشورى
البحرين

مسئلہ۔ از عمیل احمد نوری۔ دوکان ۳۷۰ نزد درمیں اسٹیشن۔ فیض آباد
اسٹیشن بیگ۔ بڑوہ بیگ احمد دوسرے بیگ میں دو پیسے جمع کرنے سے سود ملتا ہے وہ لینا ہوتا ہے یا نہیں؟
اور بیگ سے قرض لینے کی صورت میں بیگ کو جو زائد رقم دینی پڑتی ہے وہ دینا ہوتا ہے یا نہیں؟ فقیر علی صاحب دہلوی فرمیں
الجواب۔ جو بیگ کہ مسلمانوں کو ہے یا مسلم اور غیر مسلم کا مشترک ہے اس میں پیسے جمع کرنے
کے بعد جو نفع ملتا ہے وہ شریعہ سے حلال ہے۔ اور جو بیگ کہ خالص کافروں کا ہے اس کا نفع لینا ہوتا ہے کہ
زندہ سے شرط سود نہیں۔ اور بیگ سے قرض لینے کے لئے زائد رقم دینا منکر ہے اگرچہ وہ بیگ خالص کافروں کا ہے
مگر اگر وہ بیگ ہمارا مشترک ہے تو اس سے سود حاصل کرنا حلال ہے اور ہمارا قلمیہ ما اذ احصلت الزیادۃ للمسلم اھ
لہو سبحانہ فافسالی اعلم بالصواب

مسئلہ نمبر ۱۰۔ لڑکا اگر مملہ پرانا گورد کہ پورہ مشہور گورد کہ پورہ
حکومت کا ایک منصوبہ ہے جس کے تحت حکومت دیکروں کو قرضے دیتی ہے اس کی شکل یہ ہے کہ تیس
ادویں کی ایک کٹی تشکیل دی جائے اور اس کٹی کو قرض دینے کی اسکیم ہے اس طرح تیس آدمی اس مفید
جوں اور ایک دوسرے کے مفاسد میں ہیں۔ لیکن لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تیس فرضی ناموں کی خدمت مرتب
کر لیتا ہے اور ہزار فیکو رشوت دے کر قرض لینا کہتا ہے کہ کئی تیس آدمی تیس آدمی نے میرے سامنے
پر خط لکھے ہیں۔ اس طرح تیس تنہا آدمی لاکھوں لاکھ روپہ حاصل کر لیتا ہے اور یہ قرض سودی ہوتا ہے حامدا

کہتا ہے کہ یہ قرض جائز نہیں۔ اس لیے کہ پہلی چیز وہ حلال ہے کہ حاصل کیا گیا اور دوسری بات یہ ہے کہ سرودینا پنا ہے اور غلام کو صحیح ثابت کرنے کے لیے قدم قدم پر رشوت دینی پڑتی ہے لیکن خود کہتا ہے کہ قرض حکومت سے لیا جاتا ہے اس وجہ سے جائز ہے اور مرنے کے بعد قرض لینے والے سے خدا کے یہاں کوئی سزا خدا ہی نہ ہوگا۔ لہذا قرض لینے والے کے بارے میں شریعت کیا حکم صادر فرماتی ہے اور جو لوگ اس قرض لینے والے کے یہاں دعوٰتیں کھاتے ہیں اور تعداد میں شرکت کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور ان کی رقم بطور چندہ لے کر مدرسہ، مسجد اور قبرستان میں لگائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور ایسی رقم سے حج و قربانی کی تاوانز ہوگا یا نہیں؟ ہر فرقہ و صورت کی اندیشی میں واضح جواب عنایت فرمائیں۔

الحجوانسب جبکہ حکومت کو منتقم کرنا پڑے اور مسلمان کا خاتمہ نہ یاد ہو تو اس سے نفع لینے کی شرط پر قرض لینا جائز ہے کہ حکومت عربوں کی ہے اور مسلمان دورانی کے درمیان ایسا عقد فاسد کہیں سے زیادتی مسلمان کو حاصل ہو جائز ہے شامی جلد چہارم صفحہ ۱۷۱ پر ہے اس مردود سے جس حدیث اور القضا ما اذا حصلت الزیادة للعسکر نظرنا الى العلة اھ اور جب حکومت سے اس صورت میں قرض لینا جائز ہے تو قرض لینے والے کے یہاں دعویٰ نہ کھانا اور اس کی رقم بطور چندہ لے کر مسجد وغیرہ میں خرچ کرنا اور ایسی رقم سے حج و قربانی کرنا جائز ہے لیکن اگر قریب حکومت سے ہو تو یہ سب اصل کرنا تھا ہے یعنی حکومت سے بشرط مذکور قرض لینا جائز ہے اور یہ سب اصل ہے لیکن قرض لینے کا وہ طریقہ جو سوال میں مذکور ہے ناجائز و حرام ہے جیسے کہ غصب کی ہوئی چوری سے بکرا ذبح کرنا گناہ ہے مگر اس کا گوشت حلال ہے لہذا یہ سمجھنا غلط ہے کہ اس طرح قرض لینے سے کوئی ممانعت نہ ہوگا اور جب کہ ایک شخص کے تیس قرضی آدمیوں کے نام پر قرض لینے کے سبب سب اس کا ڈول یا غلام کے دوسرے لوگ حکومت سے قرض لے کر خاتمہ نہ آسکا اس کی اس صورت میں دوسروں کی حق تلفی کے سبب قریب سے قرض لینے والا اور زیادہ گنہگار ہوگا۔ خدا اے اعلیٰ والہ علو بالحق عند اللہ تعالیٰ دراصل رسول جل جلالہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدين أحمد الأحمدي
محرر قسم النظم ١٣٠٢

مسئلہ: لڑکیم بخش ماسٹر و غیرہ اپنی اسکول بھنڈا۔ ضلع بہرائچ۔

① ایک مسلمان کو سود لینا اور دینا کیسا ہے؟

⑤) طالبہ یہاں ایک صاحب کہتے ہیں کہ ہم سونہ لیتے ہیں نہ دیتے ہیں بلکہ ایک دوپیر کی چیز ہے اس کو باغیچہ میں دس روپے میں بیچ سکتے ہیں۔ چڑھائی کے جس کی غرض ہوئے ہانہ نے اس کو کتاب کے مضافات میں واقع باغات

مستحقا ہیں ہم قیمت خرید سے زیادہ دام خریدا کر سامان بیکار کئے ہیں کوئی گناہ نہیں ہے۔

⑤ ایک صاحب ایسے ہیں کہ سامان دوک لیتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ بازار میں یا دوسری جگہ نہیں ہے یا پانی نہیں بہا ہے اب لوگ غلہ کہاں پائیں گے تب خوب من یا با بھانویا دام یا دور کمر کسود اسلامان فروخت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ایسی مرض۔

⑥ ایک صاحب ایسے ہیں کہ ان سے کوئی جب روپیہ قرض مانگنے آتا ہے تو درجہ اول قرض اس شرط پر دیتے ہیں کہ اگر وہ خان یا اول ایک کلو کھانا اس وقت جب آپ درجہ اول اگر میں گے تو آپ سے ہم ایک کلو نہ لے کر ایک کلو نہ لے کر ہم کو گرام زیادہ لیں گے اگر منسوب ہے تو سو روپیہ ہم سے لے جائے اور اس طرح آپ کو دینا چاہئے گا۔

⑦ ایک صاحب ایسے ہیں کہ ہمارا بیگنا کھیت کسی آدمی کا رہی اٹھایا چار سو روپیہ ہمارا اور کہا کہ جب آپ روپیہ نہ دیں گے تب آپ کا کھیت ہم آپ کے محلہ کر دیں گے نہیں بلکہ وہ ہم اس کھیت کا کھاتے دیں گے اس طرح کہیں بھی پانچ سو سال گذر جائے وہ روپیہ چار سو روپیہ اور یا نہ ملے تب بے اور جناب جو روپیہ دینے والے ہیں غلہ کا یا کپے ہیں بلکہ میں جب پھر آتا ہوں تو کھیت کے ملک کو باقی سال یا چار سال کے بعد بھی چار سو روپیہ دینا چاہئے۔

⑧ ایک صاحب ایسے ہیں کہ آٹھ سو چار سو روپیہ پر ساڑھے آٹھ بیگنا کھیت دینے میں ہوا اور کاغذ ہر ایک ہزار سات سو لکھا دیا اور کہا کہ جب روپیہ دو گے تب آٹھ سو چار سو روپیہ ہی لائیں گے لیکن دونا لکھا دیا ہے صرف اس طرح ہزار سال بعد جب کھیت کے ملک کو کھیت چھڑانا پڑا تو جناب ایک ہزار سات سو روپیہ یا کوئی نہ لے گا کہ اب آپ کو کچھ نہ دینا تھا تب جناب نے کہا کہ جتن کھلا ہے ہم اتنا ہی لیں گے کوئی گناہ نہیں ہے یا ہے تو بھونے دو۔

⑨ ایک صاحب ایسے ہیں خود قرض دیتے ہیں اس شرط پر کہ شروع شروع میں جو بھانویا نہ لے کر اس سے سو گرام زیادہ لیں گے کہتے ہیں کوئی گناہ نہیں ایک صاحب کہتے ہیں نفع یا فائدہ میں مانا دینا ہوتا ہے۔

⑩ ایک صاحب قرض دیتے ہیں اور دیکھنے والے سے کہتے ہیں کہ ہمارا کچھ کام کا یا کیا اور اس کے بدلے میں ہم کچھ نہ دیں گے دیا ہوا قرض پورا ہوا لیں گے۔

⑪ زمینے ایک ہزار روپیہ بیگ میں یا پوسٹ آفس میں ڈال دیا یا غلہ مال کے بعد ایک ہزار ایک سو روپیہ بطاب ایک ہزار روپیہ ہمارا ہے سو روپیہ کیا ہمارے لئے یا ہمارے یا حرام اب اسے کیا کریں۔

المجواب — اللہ عز وجل اعلم بالصواب۔

① سود حرام قطعی ہے اس کی حرمت کا حکم کا فرمے سود لینے اور دینے والے دونوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت

فرمانی ہے جیسا کہ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سود لینے والوں
سود دینے والوں ، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر کے
شریک ہیں اور مشکوٰۃ شریف میں ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ چھتیس بار بڑھ گئے
سے زیادہ ہے۔ (امجد ، دارالقطر) اور مشکوٰۃ شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا گناہ ایسے شرمناک ہے کہ جس میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں
سے زنا کرے۔ (راہب صاحب ، بیہقی) ایضاً باللہ تعالیٰ۔

① بیشک نعمت غریبہ سے بہت زیادہ دام چمکا کر دینا کوئی گناہ نہیں کہ ہر شخص کو اختیار ہے ہاں تو ایک درہم کی چیز
بڑھ کر دے دینا بھی نہیں ہے فرمایا کہ غرض ہر قسم کے دام کا استعمال ہے لو باع کاغذۃ یا لانت بجزو سلاب کما اھ شخص مذکور
اگر بہت زیادہ دام چمکا کر بیچتا ہے تو اس میں خود اس کا نقصان ہے کہ لوگ اس کو بھڑکرا کر ایسے شخص سے خریدیں گے جو کم
قیمت لیتا ہے۔ (دعوت اللہ اسلام)

② احکام دین ظاہر کرنا منع ہے اور حرام گناہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ظلم دیکھنے والا ملعون ہے اس
کی صورت یہ ہے کہ گزرائی کے زمانہ میں ظلم غریبہ سے اور سے بچ نہ کرے بلکہ روک دیکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہونگے
تو خوب گراں کے کئے بیچ کر دیں گا اور اگر یہ سب سے بڑھ کر جو شخص میں ظلم غریبہ سے اور سے بچوڑا ہے کہ دونوں بعد جب
گراں ہو جاتا ہے بیچتا ہے یہ ضائع ہوتا ہے نہ اس کی ممانعت اور ظلم کے علاوہ دوسری چیزوں میں احکام نہیں۔
لہذا فریب جلد باندھ ہم مسئلہ لہذا دوسری چیزوں کو روک کر جس بھاؤ چاہے بیچ سکتا ہے شرعاً ممنوع نہیں اور افضل
کے مرتبہ پر ظلم غریبہ کر دیکھتا ہے گراں ہونے پر بیچنا بھی شرعاً جائز ہے البتہ گزرائی کے زمانہ میں ظلم غریبہ کر نہ بیچنا اور لوگوں
کے خوب پریشان ہونے پر زیادہ گراں کے بیچنا گناہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

③ یہ صورت بیعت مستحکم ہے اور جائز ہے یعنی ایسی خرید و فروخت کرنا کہ جس میں قیمت نقد اور مال اور دھار یا ہوا
ہے مثلاً زید نے مجھ سے کہا کہ آپ سو روپے میں دے دیجئے ہم فی روپیہ دو گلوں گے ہر لوگ آپ کو فلان تک میں دیں گے تو وہ
اس وقت یا ادائیگی کے وقت باقاعدہ آوائی روپیہ ڈھائی گویا ڈیڑھ کو کا پوزیدہ دو کوئی ادبہ دیتا دیا وہاں ہے اس
نے کہ یہ بیچ شرعاً جائز ہے بشرطیکہ مسلم فریقین جس چیز کو فروخت کیا گیا اس کی بیس بیان کر دی جائے کہ گہیوں و گے
یا تو۔ اور اس کی نوع بیان کر دی جائے کہ فلاں نام کا گہیوں و گے گا اور یہ بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ گہیوں

اصل قسم کا ہو گا یا اوسط یا اولیٰ نیز یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ گیسوں کتنا دے گا؟ کس قدر بخ میں دے گا؟ اور کس پرگہ دے گا اور بھی کس شرط میں جس کی تفصیلات بذریعہ صحت حاصل ہوں گے معلوم کریں اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہیں پائی تو یہی مسئلہ صحیح نہیں دھوقضائی اعلیٰ مالہ صواب۔

⑤ یہ صورت ناجائز ہے اس لئے کہ قرض دے کر نفع حاصل کرنا سود ہے حدیث شریف میں ہے غنّ خزین جُزّ شُفقت فُتُوہ جیسا کہ قرض دے کر نفع حاصل ہو وہ سود ہے البتہ یہاں کہ کافروں سے اس قسم کا معاملہ کرنا جائز ہے اس لئے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں اور مسلمان و کافر حربی کے درمیان سود نہیں پیش لیکر مسلمان و کافر حربی کے درمیان جو عقد ہو وہ مسلم کے لئے مفید ہو جیسا کہ کافر کا کیت اس طرح لینا جائز ہے اور مثلاً کافر سے ایک درہم کے بدلے میں دُھ دہر خریدے یا اس کے ساتھ موطر کو بی ڈالے کہ اس طریق پر مسلمان سے درہم حاصل کرنا شرع کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے (دیکھو پادشہ صحت دہر ص ۱۱۱) شخص مذکور نے اگر مسلمان کا کیت اس طرح سے رہن لیا ہے تو جس طرح بھی ہو سکے تو اس معاملہ کو ختم کرے سو دے چکے اور اگر واحد قیام کے مذہب سے ڈرے یا بعض ملک کیت کو جس طرح اس طرح رہن رکھتے ہیں کہ جس کے پاس رہن لگایا وہ کیت کو جوئے بٹے فائدہ حاصل کرے اور کیت کا دس ہفت درہم سال کر یا موقوف کر دے جیسا کہ اوسطی یا کم ہے کہ وہ رقم دے کر قرض سے بھرا ہو تو یہ بھی کہ جب تک رقم واپس نہ ملے گی تو کیت واپس نہ ملے گا اس صورت میں بظاہر مسلمان کے ساتھ بھی کوئی قیامت نہیں معلوم ہوتی اگر چہ کرایہ واپسی اجرت سے کم ملے یا یا جو اس دے کہ یہ صورت مہلکہ میں داخل ہے یعنی اس کے لئے کیت کا یہ پر دیا اور کرایہ دینا چاہئے۔ لہذا شرعی صحت حاصل ہے۔

⑥ شخص مذکور نے اگر اس طرح کا معاملہ کسی مسلمان کے ساتھ کیا ہے قرض و قیام بہت بڑا ہو گا، قائل تھا کہ اگر سخت گنہگار، حق اللہ میں گرفتار، لائق توبہ قرار اور مستحق غلامتد ہے اس پر لازم ہے کہ ساقیہ آٹھ سو درہم کیت لائے کہ واپس کرے اور بارہ سو کے حصہ میں جس کے کیت سے لکھا فرق و حق کرنے کے بعد اسے واپس کرے یا اس سے صلحت کرنے اور جو سے دیکھ پر چھایا اس کی معافی مانگے اور غلامیہ توبہ کرے اگر وہ ایسا نہ کرے تو سب مسلمان اس کا کیا کیا کریں اس کے ساتھ کتنا دینا یا شہن، جیسا کہ اسلام و کلام سب بند کریں ورنہ وہ بھی کہہ گا کہ یہ بوند ہے یاں اگر اس قسم کا معاملہ کافر سے کیا ہو تو صرف مسئلہ آٹھ سو درہم واپس کرے کہ کافر کے ساتھ بھی اس طرح کا معاملہ دوسرا جائز نہیں۔

وہو قضا اعلیٰ مالہ۔

⑦ اس طرح کا بھی معاملہ کرنا ناجائز و گناہ ہے اں اگر ملک کی کوئی مقدار متعین کر دے تو رواج کل ایک کو بجا نہ ہو

اور وہ ڈیڑھ یا دو کو مستحق کر دے تو یہ صورت بیسح مسلک میں داخل ہوگی اور جائز ہوگی جس کی تفصیل اور کچھ شرطیں
میں مذکور ہوئیں۔

⑤ قرض دینے کے سبب قرض لینے والے سے مفت کام لیتا جائز نہیں مشکوٰۃ شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو قرض دے اور پھر قرض لینے والا اس
کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجے یا سوازی کے لئے کوئی جانور پیش کرے تو اس پر سوار نہ ہو اور اس کا ہدیہ اور تحفہ قبول نہ
کرے البتہ قرض دینے سے پہلے آپس میں اس قسم کا معاملہ ہوتا رہا ہو تو کوئی حرج نہیں (امین ماجہ، بیہقی) ہاں شخص مذکور
اگر بغیر نفع کے قرض نہیں دیتا یا کسی شخص کو بغیر خود کے قرض نہیں ملتا تو سود کے گناہ اور حرام سے بچنے کے لیے طلبے
کام نے چند صورتیں تحریر فرمائیں ہیں ان میں سے ایک صحیح عین ہے جس کے ذریعہ قرض دینے والا گناہ سے بچے ہیں
قاعدہ اشخاص کا ہے اور قرض پاہنے والا بغیر کسی شری گفٹ کے قرض لے کر اپنی قرض پوری کر سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ
عنه اور رضی اللہ تعالیٰ علیہ تخریر فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بیسح عین سے کہ وہ ہے کہ قرض کی خوبی
اور میں سلوک سے شخص نفع کی خاطر پہنچا پا رہا ہے اور امام ابو یوسف علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اگرچہ نیت ہو تو اس میں
حرج نہیں بلکہ بیسح کر لے والا مستحق قرض ہے کیونکہ وہ سود ہے پہنچا پا رہا ہے۔ مشائخ نے فرمایا بیسح عین ہمارے
داد کی اکثر بیوں سے بہتر ہے سنی عین کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اس
نے کہا میں قرض نہیں دوں گا یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپیہ میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو فریہ لو اسے
پانچ روپیہ دس روپیہ پر بیچ کر دینا تمہیں دس روپے مل جائیں گے اس کام پل جانے گا اور اسی صورت سے بیسح پوری
جائے گا زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ چلہ حالاکہ دس کی چیز بارہ میں بیچ کر دیا اس کام پل گیا اور غرض
اس کو نفع مل گیا۔ دہبہا شریعت جلد ۱۱۵) اسی طرح ایک شخص نے دوسرے سے خود پر قرض مانگا تو اس نے قرض
دینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں ایک سو بیس روپے کا تمہارے ہاتھ بیچتا ہوں اگر چاہو تو اسے لے کر بازار میں بیچیں
پانچ لاکھ تمہیں سود پنے مل جائیں گے تو یہ بھی جائز ہے غرض کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ سود جو عوام قطع ہے اس کی
صفت سے کچھ اور بہتر ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو قرض جس میں اس کے ہونے کو نفع عین ہو۔

⑥ سود سے جو زائد نہیں دیا جائے اسے اپنے ہاتھ لے کر اسے استعمال کر کے ہیں تفصیل کے لیے بریلی شریف کی شائع کردہ کتاب
حقیقۃ اللہ کا نام کے ساتھ اشرفی حکم ص ۱۸۸ میں دہر و تلافی معلوم۔

مسئلہ :- لوگ۔ سلیم احمد تراپٹی ضلع دھواں

کیا امام کا لی کا دیا ہو اکپڑا وغیرہ لے سکتا ہے جبکہ وہ لوگوں کو دیر قرض دے کر سود لیتا ہے؟

الجواب :- اگر کالی صورت میں ہے کہ قرضوں کے کاغذوں کو دیر قرض دے کر ان سے اس کا نفع لیتا ہے تو وہ شرعاً سود نہیں کہ یہاں کے کاغذ حرام ہیں اور کاغذ حرام کے درمیان سود نہیں حدیث شریف میں ہے۔ لہذا با دین المسلم والمسلمی۔ اس صورت میں کالی کا دیا ہو اکپڑا وغیرہ لینے میں شرعاً کوئی قناعت نہیں۔ اور اگر مسلمانوں کو قرض دے کر ان سے سود لیتا ہے اور کوئی دوسری جائز آمدنی نہیں۔ یا دوسری آمدنی ہے مگر کم ہے اور سود کی آمدنی زیادہ ہے یعنی غالب ہے تو اس کا دیا ہو اکپڑا وغیرہ نہ لے لیکن اگر جائز آمدنی زیادہ ہو اور ناجائز آمدنی کم ہو یا معلوم ہو کہ جو اکپڑا وغیرہ پیش کیا گیا ہے وہ حلال ہے تو لینے میں کوئی حرج نہیں تھا تو قی طالعگیری یا طالع خیم مصری سے میر ہے اکل المسلمین وکاسب الحرام اھدی الیہ او اضافہ وقلب حلالہ حرام لا یقبل ولا یکل والمسلمین لا یکن ذلک الحلال اصلہ حلال ورشہ او استقرضہ وان کان غالب حالہ حلالاً لا یاس بشیء حدیثہ والا کل منھا کذا فی العطشۃ۔ اور جائز کی صورت میں اگر بدنامی کا اندیشہ ہو تو اس سے بچنا چاہیے۔ ہذا ما عادی وھو قافی احکم بالصواب

سبحان اللہ رب العالمین والاعلیٰ والحدیث کے

مسئلہ :- محمد عابد علی جرائی گاؤں۔ بہرائچ۔

① جبکہ میں مد میں کہنے کے بعد اس سے جو سود طلب ہے تو اسے لینا اور دینے شرعاً کیسا ہے؟

② مسلمانوں کو قرض اس شرط پر دینا کہ ہر ماہ یا ہر سال حاصل رقم پر فرض صدقہ نقد رقم لوں گا تو کیا یہ فعل درست ہے؟

الجواب :- یہاں کے کاغذ حرام ہیں اور مسلمان دورانی کے درمیان سود نہیں حدیث شریف میں ہے۔ لہذا با دین المسلم والمسلمی لہذا کاغذ کے جبکہ کا نفع شرعاً سود نہیں ہے لینا اور دینی ضرورت میں صرف کرنا جائز ہے مسلمانوں کا جبکہ یا مسلمان کا فرکا مشترکہ جبکہ کا نفع شرعاً سود ہے اسے لے کر اسی ضروریات میں صرف کرنا جائز نہیں اور جہاں کی حکومت محتاج ہو یا مسلمانوں کے جو دباؤں کے گورنمنٹی بینکوں سے جو زائد رقم ہے وہ ضرور سود ہے اسے لینا جائز نہیں۔ وہ وقتانی سود (۲) صورت میں شرعاً سود ہے حرام ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا گناہ ایسے شرک ہے کہ ہر ایک کے برابر ہے جن میں سے کبھی کم و کثرت گناہ ہے کہ اگر وہ اپنی ماں سے نہا کہے۔

بکالی صورت احمد الحدیث کے

راحمہ اللہ (یعنی) رابطہ تلافی احکام بالصواب۔

مسئله محترم صریحی گنجش یزد بستی

① کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شریعت میں مسئلہ مذکور میں کہ اکثر کھانوں اور ملائے دین کے ذبانی پتہ چلتا ہے اور کھانا لینا اور سوکھ دینا دونوں حرام ہیں۔ ہمارے دیار میں ایک شخص ایک کھانے پر موجود رہتا ہے اور اس کو کھانا لے کر کھاتا ہے اور ضرورت سے مجبور ہو کر اکثر لوگ اس سے کھانے لیتے ہیں اور اس کے حساب کے مطابق اس کو سود دیتے ہیں۔ شرعی قانون کے مطابق بتائیے جو اس طرح لادہ لے کر سود دیتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے اور ان کے پیچھے سزا شرعی کیا ہے اللہ کا بیسہ سچو ہمارے سر کی نعمت میں ایمان نہ پائے۔

① الجواب۔ بچک سرو کا لینا اور دینا دونوں حرام ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچک سرو کا لینا اور دینا کرے گا وہ اپنے مال و جان کے لیے خطرہ میں ہے۔

① الجواب۔ بچک سرو کا لینا اور دینا دونوں حرام ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچک سرو کا لینا اور دینا کرے گا وہ اپنے مال و جان کے لیے خطرہ میں ہے۔

تو انی طبع و سلم نے فرمایا۔ التوبہ سمعون جزوہ ایسہا اذ انت یشکح الذی کل اثمہ (اور اے نبیہم، مگر کہ)
 میں نے سونے کے گناہ کا شتر حصہ ہے ان میں سے ایک کو بھیج دے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے (ایسا دعا اللہ تعالیٰ
 اور سلم شریف کی حدیث ہے کہ مگر اگر اس سے پہلے اللہ تعالیٰ طبع و سلم نے سود لینے والے سود دینے والے سود کا کافرو
 کھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں سود دینے والے کے
 جیسے سود لینے والے جیسی اور اس کا پینہ ہمد و مد میں مندرج نہیں اور حوا نہیں لیکن اگر قرض لینے والے کو سب

ہیں اور ضرورت پر سودی قرض لینے میں توجہ نہ ہے فی الاشیا کا و انظار شریعون للھما حاج الاستدراض بالذم
مگر عوام جسے محتاج و ضرورت سمجھتے ہیں وہ ہمیشہ تک واقعی وہ محتاج ہوں اور ان کی ضرورتیں عند الضرر قابل قبول
ہوں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت
قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ نہ اس کے بغیر ہمارے چرند پھل بنے ہو نہ کسی دوسرے کو یا بار۔ و نہ نہر نہ گڑ نہ ناز نہ ہو کہ کسی کو
میں رائج ہے کہ ادا و کاشادی کوئی پانچ سو روپے پانچ سو روپے لگاتے کوئی پانچ سو روپے سکوائے یا سیکھ
رہے کو جو روپے دل کے بل کو چھ سو روپے قرض لے کر بنایا۔ یا سو سو روپے نکھرتے کرتے ہیں قوت اہل و عیال بقدر
بقایات ملت ہے نفس نے بڑا سو روپے مٹا پا پانچ سو سو روپے سکھو کر لگا دے یا گھر میں نہ ہو و غیر موجود ہے
بچ کر دوسرے حاصل کر سکتے ہیں نہ بچا بلکہ سودی قرض دیا و اقلیٰ هذا اقلیٰ اس حد یا سو روپے میں کہ یہ ضرورتیں نہیں تو

حق يعطو الحسنه في الذنوب فأتى من ان هذا الامر في وما يعقلها الا العاقلون توجب بهما ان كفار
حرلي مكره في توان كالامام مياح به بشر في ان كل من اساء به خود او به دي به نه نه زاده ميگ که جو فاعل غير مسلم
کے نبياں ميں دربر مع کسے پر جزا داتی تھی جس کا لینا جائز ہے کہ جو دین خوشی سے دیتے ہیں۔ اور لینے میں
اپنی عزت و آبرو کا کوئی خطر بھی نہیں وہ رقم کسی کو سود کہہ دینے سے سورت نہیں لے اپنے ہر جائز کام میں استعمال
کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۷) تازی نشہ آید پھر اندر نشہ والی چیز حرام ہے حدیث شریف میں ہے کہ کسی کو حرام اور زکوٰۃ کا حکم پہنچا دیا تو اسے عذاب اللہ کے ساتھ ہے علیہ الرحمۃ والذوالرحمن تحریر فرماتے ہیں کہ تازی بیک حرام ہے کہ اس میں نشہ ہوتا ہے زکوٰۃ کی اجابت نہ جلد دینا سنت (۱۸) وھو قاتل العولہ

[illegible]

۴۰ اگر اہل اسلام ہے تو یہ بھی مسلمان ہے اور زنا کا گناہ بھی پر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اسماء بنت ابی بکر الصديق

سورۃ المائدہ - ۵۹

مسئله: از جدول شماره ۱ جدول شماره ۱ جدول شماره ۱ (هم - ۱)

مسئلہ :- لو علی من مرفح شمس قطع بستی
دار الاسلام اور دار الحرب کے کہتے ہیں ؟

الجواب :- دار الاسلام وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو تسلط
مشی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جیمہ و جید ریحہ و اذان و اقامت و جامعہ باقی رکھے اور اگر
شعائر کفر جاری کیے اور شعائر اسلام بالکل مٹا دیے اور اس میں کوئی شخص مان اولی ہر باقی ذریعہ اور وہ جگہ جہاں روں
طرف سے دار الاسلام سے گھری ہوئی نہیں تو دار الحرب ہوتا ہے تا جب تک یہ زمین شریفین میں نہ ہوں کوئی دار الاسلام
دار الحرب نہیں ہو سکتا۔ ہکذا فی المجتہد السالطین من الفقہاء الذہبیہ۔ وهو تصانی اعلیٰ و الصواب۔

سوال اللہ عزوجل لا یعلم الا بالحدیث

مسئلہ :- لو نضف لعمی القادی ندرائی و دیرین گورکہ پور (رو۔ پنہا)

① بیک سے سودیتا یا دینا یا لے کر کہ نہیں ؟

② لڑکی کنے والوں کا جو دھرم ہر مہینہ تنخواہ سے کٹ جاتا ہے اور سود کے ساتھ آخر میں ملتا ہے جائز ہے کہ نہیں ؟

③ **الجواب :-** جو بیک کہ یہاں کے خالص غیر مسلموں کا ہے اس کا نفع شرعاً سود نہیں ہے

لینا اور اپنی ضروریات میں صرف کرنا جائز ہے اس لئے کہ یہاں کے کافر ولی ہیں جیسا کہ حضرت طاہر بن عروہ اللہ تعالیٰ علیہ

خبر فرماتے ہیں ان هم الاحیاء لا یعتلھا الا المسلمون۔ اور مسلمان و کافر فری کے درمیان سود نہیں جیسا کہ

حدیث شریف میں ہے۔ لا دینا بین المسلم و النحوی اور اگر بیک مسلم و غیر مسلم کا مشترک ہے تو اس کا نفع سود

ہے اس کا لینا دینا دونوں حرام ہے اور اگر غیر مسلم کے ساتھ مسلم کے مشترک کا شہ ہے تو اس صورت میں نفع لینا اور

دینا حرام دینا جائز ہے کہ سود و لہجہ سود دونوں سے سکرانے منع فرمایا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ نہیں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیثا یو اوائی ہے۔ وهو تصانی اعلیٰ

④ اگر مسلمان کا نوکر ہے یا چند اور مسلمان کی مشترک پسنی کا نوکر ہے تو باہانہ تنخواہ سے کٹے ہوئے روپیوں کا نفع لینا جائز

نہیں ورنہ جائز ہے کہ وہ شرعاً سود نہیں۔ ہذا ما ظہر فی و الیہ عند اللہ تعالیٰ و رسولہ الامین۔

سوال اللہ عزوجل لا یعلم الا بالحدیث

و منہ انفسہ ۱۳۰۱ھ

مسئلہ :- اگر حافظ عبد الباقی کا بی بی جانوں - یوپی -

عندہ بینک یا ڈپلک خانہ سے جو مبالغہ لیا ہے کیا اس کو اپنے صرف میں لے سکتا ہے کیونکہ ابھی تک اس مبالغہ کو
مٹھنے کے غریبوں کو دیتے ہیں اور ثواب کی نیت نہیں رکھتے کیا اس کو اپنے صرف میں بھی لے سکتے ہیں ؟ جواب
سے مطلع فرمائیں۔

الجواب :- جو بینک کے مسلمانوں کا چھ یا چند اور مسلم کا مشترکہ جو ایسے بینک کا نفع سود
ہے حرام ہے اس کا لینا ہرگز جائز نہیں۔ اور جو بینک کے صرف یہاں کے کافروں کا ہو اس کا نفع لینا اور ہر مبالغہ کام
میں صرف کرنا ناجائز ہے اس لیے کہ یہاں کے کافر عربی ہیں جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت علامہ حیدر علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر
فرماتے ہیں۔ انہما الاخری وما یعلقہا الا اللہ العزیز (تفسیر احمدیہ ص ۱۱۱) اور کافر عربی مسلمانوں کے درمیان
سود نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ لا یؤخذ علی المسلم والعربی فی مال العربی (اس حدیث میں فی مال العربی
کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں بلکہ یہاں کے کافروں سے نفع لینا جائز ہے دنیا میں ہے جیسا کہ دلائل سے ثابت ہے
۱۵۰ میں ہے۔ ان مرادھم من حل البیان والتمار ما اذ حصلت الزیادۃ للمسلم۔ (روح البیان ج ۱ ص ۱۵۰)

صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ طبرانی ۱۲۰۲

مسئلہ :- از محمد صادق موضح کوری ضلع بھوپال

ہوا کہ تازن شری ہے کہ ہم جنس دے کر ہم جنس زائد لینا سود کہا ہے جو نفی حرام ہے تو بینک سے فائدہ
لینا کیسا ہے ؟ اگر حرام ہے تو پیسے کے استعمال سے بھی آگاہ فرمائیں۔ حرام جنس فقیر کو دینا کیسا ہے ؟

الجواب :- اگر بینک یہاں کے کافروں کا ہے تو اس کا نفع جائز و حلال ہے اس لیے کہ یہاں
کے کافر عربی ہیں جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت علامہ حیدر علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں انہما الاخری وما یعلقہا
الا اللہ العزیز (تفسیر احمدیہ ص ۱۱۱) اور مسلمانوں کا کافر عربی کے درمیان سود نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے
لا یرہب المسلم والعربی۔ اور اگر بینک مسلمانوں کا ہے یا مسلمانوں کا کافر کا مشترکہ ہے تو اس بینک کا نفع
بینک سود ہے اور اس کو اپنے غرض میں لانا بھی حرام ہے۔ اور فقیر کو دے کر ثواب کی امید کرنا کفر ہے۔ دست ازی
نفسیہ جلد حق تعالیٰ (روح البیان ج ۱ ص ۱۵۰)

صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللہ علیہ

مسئلہ : منقولہ مودی جہد الزان قادی ہندسہ اور العلوم علوی شیخ علی چیلان (ربہاں)

ہندوستان دارالاسلام ہے یا دارالحرب ؟

الجواب : ہندوستان بحر اشرقی ہے اور دارالاسلام ہے۔ قادی مودی رفویہ میں واضح الفاظ میں ہے۔
 ہے۔ لہذا صحت اہل سنت دارالاسلام باحراء احکامہ ضابطہ شیخ صاحب احکامہ و آثارہ بتقی
 دارالاسلام متفق ملخصاً واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

مسئلہ : از محمد احمد دارکاری کی چال کھولیں کہ پنجواں نظام پر وہ بھیہندی شیخ علی چیلان

① بیگ میں میرا کچھ پیسہ جمع ہے اس میں میری راج لے گا اس کا لینا جائز ہے یا نہیں ؟

② میں ایک ہندو اور ایک مسلم کا کھیت میں لیا ہوں اس کی مال گزہری دیتا ہوں۔ ہندو والا کھیت ایک دوسرے

ہندو کو ادھیان پر دیا ہوں اور مسلم کا کھیت اسی مسلم کو دیا ہوں۔ ادھیان پر پورا خرچ وہ کرتا ہے صرف کھاؤ کا ادھا

پیسہ دیتا ہوں اس کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں ؟

③ میں اپنا کھیت کسی مسلم یا ہندو کو ادھیان پر دیا ہوں پورا خرچ وہ کرتا ہے قلم ہونے پر وہ قلم و مجوسہ وغیرہ ادھا

دیتا ہے تو اس کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے ؟

④ بیگ لکڑیوں کے کافروں کا ہے تو اس کا نفع شرعاً سود نہیں اس کو لے کر اپنی

ضروریات میں صرف کرنا جائز ہے اس لیے کہ یہاں کے کافر عربی ہیں اور مسلمان دھرمی کے درمیان سود نہیں جیسا کہ حدیث

شریف میں ہے لا دیا بین المسلم والمشرک اور اگر مسلمان کا ہے یا مسلمان و کافر کا مشترک ہے تو ضرور اس

کا نفع سود ہے ورام ہے اسے لینا ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

⑤ کسی کو قرض دے کر نفع حاصل کرنا سود ہے ورام ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے من قرض جسد فسد فسد و ما یؤا

لہذا مسلمان کا کھیت زمین لے کر اس سے قائمہ حاصل کرنا ورام ہے اور عربی کافروں کے کھیت سے جائز ہے وافرارہم

⑥ بیسوت جائز ہے وحق تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۳۴۰ھ

بِسْمِ اللَّهِ

بیع مسلم کا بیان

مسلم :- ازہ - بیع محمد بن یحییٰ برکاتی دلاوا المسلم حنفیہ جبکہ پور دھام (نہال)

محرم الحرام لائن حد احترام حضرت مفتی صاحب قلمہ ! السلام علیکم - عرض ہے کہ ایک شخص کا ازالہ فرما دیں کہ ہم پر گا۔ وہ یہ کہ ہمارا شریعت محمدیہ سے بیع مسلم کے سلسلہ میں مرقوم ہے کہ مسلم فیہ وقت عقد سے غیر معاہدہ تک ہمارا دستیاب ہوتا ہے الخ اور صفحہ ۱۹ پر ہے کہ نئے گیسوں میں مسلم کیا ادا کیا جائے پورا بھی نہیں جوئے ہیں یہ تا جائز ہے ہوا اور مالکیری مسلم میں کھلے قانون شریعت میں کیا تحریر ہے اور ہوا ہے جلد دوم باب مسلم میں جو ہر وقت شریعت مروی ہے نیز صاحب ہدایہ کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ بیع مسلم اس نئے دھان میں جائز نہ ہوتا چاہئے جو ابھی موجود نہ ہوئے ہیں۔ قدوسی دفریہ بیع مسلم کے حوالہ سے متعلق جو شرائط ذکر ہیں ان سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اطراف میں کچھ نہ آئے سے ایک دھواہ قبل نئے دھان میں رہ رہتے ہیں وہ جائز نہ ہو کہ پھر مسلم فیہ وقت عقد موجود نہیں ہے نہ بازار میں نہ گھر میں بلکہ کبھی میں ہوا کی صورت میں ہے اور ہمارا شریعت نیز مالکیری ہوا ہے، قدوسی دفریہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ جائز نہ ہوا اور آپ نے اپنی کتاب انوار الہدیہ میں یہ عبارت تحریر فرمائی ہے۔ مثلاً زید نے فصل قلم ہونے سے پہلے کر کے کہا کہ آپ خود کہے ہیں درجۃ الخ بخاری اور مسلم کہ جن حدیثوں کو آپ نے چیل کیا ہے ان سے بیع مسلم ہوتا ہے کہ بیع مسلم نئے دھان اور نئے گیسوں وغیرہ میں جو ابھی پیدا نہ ہوئے ہیں جن کی فصل تیار نہ ہوئی ہے جائز ہے لہذا رشح اشکال کی کیا صورت ہوگی تحریر فرمائیں!

الجواب :- حضرت مولانا المحترم زید احترامکم۔ وعلیک السلام مقدمہ اشروہ کا تہ۔

بیع مسلم کی صحت کے شرائط میں سے ہے کہ مسلم فیہ وقت عقد سے غیر معاہدہ تک ہمارا دستیاب ہوتا ہے اس لئے کہ یہی بیعاد میں مسلم فیہ تسلیم ہوا ہے کہ قاعدہ ہوا ضروری ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ پیدا ہونے سے پہلے نئے گیسوں اور دھان میں بیع مسلم ناجائز ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ گیسوں یا دھان جب تک قابل اخفاد نہ ہوں ان کی بیع

کتاب الصبغة

ہبہ کا بیان

مسئلہ :- لاشعش الدین اے ۳۳۰ بالوبر جندو پورہ دارالشیعہ

پندرہ سو سال کا عرصہ ہوا کہ زید کے والد نے ایک طلع نامہ کا اقرار نامہ نوٹس محٹ لگا کر ایک بی بی نامہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم نے اپنے آٹھ لڑکوں کو مکان، کاروبار، گھر سنی کا مالک بنایا آج سے ہمارے حق دار ہیں۔ ایک لڑکا (آٹھویں بی بی سے ہشتاویں میں ملاحظہ ہونے کا اس وقت تقریباً دو سو گھر تھے۔ ملاحظہ ہونے والے سے والد اور بی بی بھائی نے کہا کہ آپ صرف دو گھر لیں اس لیے کہ آپ کو کوئی تجربہ نہیں ہے اور جو کچھ تمہارا شرعی حصہ ہے دیا جائے گا تو تم محفوظ نہیں رکھ سکتے لیکن تمہارا حصہ کچھ بیٹے بعد میں دید گے۔ ملاحظہ ہونے والے کے اقرار پر بی بی بھائی نے چند پچان کو جمع کیا جس کی موجودگی میں والد صاحب اور بی بی بھائی نے کہا کہ یہ دو گھر لے کر ملاحظہ ہو جائے ہم ۳۰-۵۰ سالہ کے بعد ان کا شرعی حق دے دیں گے۔ دو گھر کے سامان کی قیمت اور عید الفطر کے مصارف اور کھانے کے سامان کی قیمت پوری شدہ نوچ سو پچیس روپے ملاحظہ ہونے والے کو ملے۔

دریافت طلب ہے کہ ملاحظہ کے وقت مسئلہ میں جو اثاثہ (جائداد منقولہ اور غیر منقولہ) حق دہی صاحب شرعی حصہ ملے گا یا سترہ میں جو پڑیشین ہے اس کے اقتدار سے؟ بینا فرجدا۔

(نوٹ) اگر زید کے اقرار نامہ کے بعد والد نے دوبارہ زید کو عدم موجودگی میں دوسرا اقرار نامہ صرف سات لڑکوں کو لکھ دیا تو کیا یہ اقرار نامہ صحیح ہے؟ اور زید اپنے حق و حصہ سے محروم ہو جائے گا؟

الجواب :- اللہ اعلم اذیہ الحق والمصواب۔ باپ کا مرض الموت سے پہلے لڑکوں کو جائیداد کا مالک بنا دینا چاہیہ۔ مگر یہ یہ یہ مکان کو لکھا وہ جو چیزیں قابل تقسیم تھیں باپ نے ان کو تقسیم کر کے سب کو دیا اور سب بائٹ تھے یا کچھ بائٹ اور کچھ تابائٹ تو صرف اقرار نامہ لکھ دینے سے ہبہ صحیح نہ تھا۔ باپ اپنی جائیداد کا حصہ سات لڑکوں کو دے کر سب لڑکوں نے اس پر رضہ بھی کر لیا ہو۔ پھر لڑائی جلد ختم ہو گئی۔

ہبہ المشاع الہدی تصکین خمسہ لا یصح اور بعد میں ایک لڑکے کو جتنا مال دے کر ملاحظہ کیا وہ اتنے کا متبا

ملک چرگا اور جو چیزیں کہ قابل تقسیم نہ تھیں اگر بعد میں لوگوں نے ان پر قبضہ کر لیا تو ان چیزوں کے سب مالک ہو گئے اور جتنا مال علاحدہ ہونے والا تھا پاچا کا ہے اسے وضع کرنے کے بعد اب تقسیم کے دن کی پوزیشن کے اعتبار سے اس ملک کا باقی حصہ دینا باپ پر لازم ہے اور قابل تقسیم چیزوں کے بارے میں پھر دوسرا فرقہ نامہ میں بغیر تقسیم عند الشرائع لغویہ کا بیان اگر مرض الموت سے پہلے صورت ملکوں کو دے کر تقسیم کر دے تو شرط قبضہ وہ لوگ اپنے اپنے حصہ کے ضرور مالک ہو جائیں گے اور زیادہ اپنے شری حصہ سے محروم ہو جائے گا مگر باپ گنہگار ہوگا۔ یہاں کہہ کر اگر ان جملہ مفتی حضرات پر ہے ان صاحب مسئلہ کا کہ اولا حد جائز قضاء وہو آخراہ اور اگر باپ نے اپنی پوری جائداد خود ملک میں سب لوگوں کو تقسیم کر کے نہ دے دیا تو اس کی موت کے بعد سب لوگوں کے ہاں ملنے پھر باپ کی میراث کا شرعا حصہ لے ہوگا اس لئے کہ باپ کی زندگی میں جو کچھ اسے مل رہا ہے۔ وہ وہاں اس کا حصہ ہے۔

جلال الرحمن رحمہ اللہ الامجد رحمہ

۱۲۲ھ ۱۷۰۵ھ ۱۲۳ھ

مسئلہ : از تاج عمر گزشتہی متعلم فیض الرسول براؤں شریفین۔ ضلع بسنی
بہت سے لوگ خصوصاً مدینہ دوسروں کے تہا ناچ بچوں سے پانی پھر داکر پیتے اور وضو کرتے ہیں۔ تو یہ جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب — ہرگز نہیں جائز ہے کہ وہ بچوں کی طرف سے پید ہو جائے اور نا ناچ بچوں کا پیر صحیح نہیں۔ مدحکار مع شامی جلد چہارم ص ۱۵۱ میں ہے لا یصح حیضہ صغیر اور نقیحہ اعظم ہن وضو کرتے۔ حد الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ بعض لوگ دوسرے کے پیر سے پانی پھر داکر پیتے یا وضو کرتے ہیں یا دوسری طرح استعمال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ اس پانی کا وہ پیر مالک ہو جائے اور پیر نہیں کر سکتا پھر دوسرے کو اس کا استعمال کیونکر جائز ہوگا۔ (بجملہ شریعت حصہ ۲ ص ۱۵۱) وہ وضو فی الملحہ بالمصواب۔

جلال الرحمن رحمہ اللہ الامجد رحمہ

کو منیجر کا دارالعلوم کے صاحبزادے نے اپنا صحیح چارٹر کے دستور کا اس میں کوئی حق نہیں۔ اور اگر رقم مندرجہ
زید قرضہ الموت میں ہوگی اور وہ کہہ کر کہ اس میں کوئی حق نہیں۔ اور فقہ دی میں کالٹ یا اس سے قسم
ہے قرضہ سمیت۔ یہ بھی پوری رقم دارالعلوم کی ملکیت ہوگئی۔ اور اگر وہ غنٹ ہے زیادہ ہے قرض صورت میں
صورت غنٹ دارالعلوم کی ملکیت ہوگی۔ تاہم رقم کا اس کے دستور کا اس میں کتنا منیجر دارالعلوم ہوا ہے۔

حضرت عبدالرشید علیہ الرحمہ و آلہ الصلوٰۃ و السلام تحریر فرماتے ہیں: ایسا منہ صحتِ ثالث الہیہ پر ہو سکتا ہے۔

(پیدائش شریعت ص ۳۴۴، ۱۵۱۵)

اور تاراجی مالگیری کی جگہ پر آدم مصری ۱۲۸۵ میں بچے لا جووش عیسیٰ المریدین ولا مد قسہ الا
مقبوضہ بناء القضاة جانت سن الثلاثۃ ۱۱۸۵ ہوا تھا انی اعلیٰ وعلیہ السلام احمد احکمو
عہد صورت مسئلہ کو بدل کر منیجر دارا اس نوم کے خلاف غزوئی ماحول کے کے ان کی جنگ عزت کرنے والے
ہوت گئے اور حق العبد میں گرفتار اور سختی و عذاب نامزد ہی ان پر تو یہ راستہ اختیار کر کے اور منیجر دارا اس نوم
کے مقصد تک نہ لایا گیا ہے اس اعتبار سے دارا اس نوم کا حق خدا اللہ و رسول لا حول و لا قوۃ الا باللہ
تعالیٰ علیہ وسلم

جلال افریدی احمد آباد مجیدی

جلال الدين محمد الأحمدي
 ١٢١٢ هـ

الجواب: يجوز له أن يبيع ما يملكه من ثياب ومثاقب وأن يفتش ما يملكه من ثياب.

قاضی محمد عبد الرحیم ہستوی غفرلہ العتوی

(فتح مرکزی دارالافتاء بریلی شریف)

کتاب الچارہ

اجارہ کا بیان

مسئلہ :- اگر مصلحتی حسن خاں سے۔ گشتائیں گئے ضلع فیض آباد

① نیکو نے بکرے مبلغ تترہ سو روپے لئے اس کے عوض ڈیڑھ بیگہ زمین برائے کاشت دیا۔ بکر اس پر دس سال تک قابض رہے گا۔ اگر بعد میں وہ زمین کسی اور پر بکرے کے چھوڑ دے گا۔ چھڑ سنا زمین نے بکر کو دیا ہے وہ ایک بیگہ جو تائی بنائی کر کے دیا۔ اور دس سو روپے اس پر جس میں بھول گئے تھے روپیہ لینے سے پہلے حوالہ کیا دیا فٹ طلب یہاں پر کھانا شرائط پر زمین کا لین دین کیا ہے ؟

② فصل جو دیگر کسی محنت و وقت کے بکر کو حاصل ہوگی جائز ہے یا نہیں ؟ و جیزا تو دھوا۔

③ الجواب :- اگر وہ ملک اس صاحب صورت مستفوی میں بقا پر کوئی قاحت نہیں معلوم ہوتی اس لئے کہ یہ صورت اجارہ میں داخل ہے۔ یعنی دس سال کے لئے کاشت کرانے پر دیا اور کرایہ بیگہ لے لیا ایسا ہی بہار شریعت حصہ ہند ہم صحت پہچانہ فصل بکر کو روپیہ کے بدلے حاصل ہوئی چھپے کہ زید بکر کو کوئی ملل دے اور روپیہ بعد میں لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین رحمہ اللہ صاحب دعوہ ص ۱۰۰

ہر عبادی الاصلیٰ ص ۱۰۰

مسئلہ :- اگر اہل حق ضلع انصاری ضلع منزل پورہ و مقام شہرت گذرہ ضلع بستی۔

کری ! حضور مفتی صاحب قبلہ دلالہ عالی۔ مؤدیانہ اناس ہے کہ حسب ذیل سوالوں کے جوابات شریعت و فقہ کی روشنی میں مع دلائل کے مرحمت فرمائیں۔

● نیکو کہ حق راجہ خیال ترقائی میں ہے اور نیکو اٹھیا میں رہتا ہے فصل فصل پر جایا کرتا ہے اس لئے اپنے نیکو کو اسی گاؤں کے مسلم اور غیر مسلم کا شکار کو حسب ذیل شرائط پر دیا کرتا ہے۔

① کشت کو گان یعنی ناگڈاری پر لے کر کے دینا ایک ایک سال میں ایک بار صرف دو من و حاکم لوں کا جبکہ کاشتکار

مسئلہ :- اوزہ حاجی عقیل علی معلم چیمبور۔ بمبئی۔

شہزادوں میں عام طور پر رائج یہ ہے کہ ملک مکان سے لڑ کوئی شخص کر لے پر مکان لینا چاہتا ہے تو مالک مکان کو پہلے کچھ دیر بھیج دیوتا ہے پھر اس کے بعد ہوا کر لے الگ سے دیتا ہے اس لئے کہ ملک مکان کر لے کے علاوہ جو کسی اور مکان کر لے نہیں دیتا۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اگر کوئی مکان لینے کے لئے بھیجتا دیتا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب کہ اگر پر مکان لینے کے لیے کچھ روپیہ کرایہ کے علاوہ چھڑی کے تمام پر دینا اور لینا عوام و ناسا جائز ہے۔ لہذا انہوں نے ملکہ بہت بڑا فی کو فی بطریق اللہ شوق و دھو حرام اس کرایہ پر مکان لینے کے لئے مالک مکان کے پاس اگر بطور ضمانت پہلے کے روپیہ مع کے تو یہ جائز ہے و دھو اعلیٰ۔

والله اعلم بالصواب

۸۴ مهرداد و کمالا نوری ۱۳۰۰ هجری

۴۸
مسلم از حقیق اللہ و بیایو۔ قلع بستی

گھاٹ کی ملائی لے سکتا ہے کہ نہیں جب کہ ندی میں کشتی سے نہ اتر جاتا ہو،

الجواب۔ جب کہ عری میں اشتہ کے ذریعہ شادی کیا جاتا ہے اور نہ اسے والے بنائے ہوئے ہیں، مگر یہ ہے کہ اگر وہ کسی عری میں ہو تو اسے بھی ایسا جائز نہیں کہ کسی صورت اشتہ کی اجرت دے دھو نہائی یا صلہ۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲ اردیبهشت ۱۳۹۱

مسئلہ :- لفظ محمد ضامن علی گورکھپوری ۔

ہمارے پاس کپڑے بننے والا چار پانچ کلو غائب ہے اور اس پرکاری مگر بتائی گئی ہے اور ہم اس کو صرف بتائی دیتے ہیں۔ اب رہا گھوڑا کی جڑ تائی ہمارے ذمہ ہے یا کارگر کے؟ اور تاناکا کوئی کس کے ذمے ہے؟ اور ہم بدو اچ کے پڑھنے پڑھانے کی وجہ سے گھوڑا کی جڑ تائی اور تاناکا کوئی نہیں دیتے۔ اور اس کو کلاسی کر کے اوپر کر دے ہیں۔ اب بتائیے کہ ہم گنہگار ہیں کہ نہیں؟ جو مسئلہ برواضح فرمائیں۔

الجواب۔ اگر وہاں کے عرف میں تانا کی تفریق اور گھوٹا کی جوڑائی کاری کر کے ضمیر پر کھڑے ہو جائیں گا تو خود کر کے اپان کی مرضی نہ کرتا ہے بلکہ اس سے پہلے تو اس شخص کو گھوٹا اور تانا کی تفریق کاری کر کے دیکھنے میں

کتاب الدین احمد الزامی

المجلد ١٢٠٠

مسئلہ :- از۔ بر عتقرا عظمیٰ نوازہ مبارک پور خلیفہ اعظم گناہ (برہنہ)

مبارک پور کے آرٹھت دلو جب تک کہ وہاں کوئی باپ کے خریدار آتے ہیں تو ان کی موجودگی میں جنکروں سے ساٹیاں خریدنے میں آرٹھت نہ اٹھاتا اور خریداروں کے درمیان ایک عقوبہ کی شکل میں آرٹھت مار جس قیمت میں ساٹیاں خریدتا ہے اسی حساب سے خریداروں کی قیمت آرٹھت دلو کی پیش کش کے دیکھتا ہے مگر خریداروں سے قیمت پانے کے بعد جنکروں کو جب وہ قیمت دیتا ہے تو وہ پوری قیمت نہیں دیتا بلکہ قدرہ میرے لے کر یا کچھ دے دینا روپے تک کہ دیتا ہے جس کو وہ کٹوئی کہتا ہے۔ جنکروں اور ساٹیاں بیچنے والوں کا کہنا ہے کہ اس طرح سے جو رقم کافی جاتی ہے وہ بالکل ناجائز و حرام ہے مگر آرٹھت دلو کہتا ہے کہ یہ کٹوئی حرام نہیں ہے کیونکہ ہمارے یہاں جو شخص بھی ساڑی فروخت کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ کٹوئی کٹے میں سوال ہے کہ کیا خریداروں سے اصل قیمت پانے کے بعد آرٹھت دلو کا کٹوئی کاٹنا جائز ہے یا حرام ؟

الجواب :- آرٹھت دلو ساڑیوں کی قیمتوں میں سے ایک سینہ رقم کٹوئی کے نام پر لے لیتا ہے اگر اس ملائی میں یہ بات مشہور و معروف ہو اور پھر لڑکی بیچنے والا اس بات سے واقف ہو تو جائز ہے قاضی المعرف کا لکھنا کہ ماہر من القواعد المقوس فی الفقہۃ اذ اگر یہ صورت نہ ہو تو جائز نہیں۔ دھو تعالیٰ اعلم

سبحانہ والہ رب العزت والہ اعلى

۱۸ جنوری ۱۳۸۸ھ

مسئلہ :- از۔ یار محمد ستار دلا۔ نوربانہ اسٹیشن روڈ سورت (گجرات)

بہت سے لوگ گائے بکری یا مرغی اس شواہد و سروں کو دیتے ہیں کہ تم اس کی بکری نہ کھاؤ اور انٹے میں قدرہ پالو گے وہ ہم لوگ آپس میں بانٹ لیں گے تو اس شواہد کا معاملہ کیا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- اس طرح کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔ فقیر اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علامہ تھانی علیہ تحریر فرماتے ہیں : دوسرے کو گائے بکری اس شرط کے ساتھ دینا جائز نہیں کہ بیچنے والے پھر جانوروں کو نصف نصف لے لیں گے اس صورت میں شرط کیجئے اس کے میں جس کی گائے بکری ہے اور دوسرے کو صرف اس کے کام کی راجی اجرت ملے گی۔ (دعوت شریعت حصہ ۱۰ ص ۱۳۳) اور حضرت علامہ ابن ماجہ بن شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں : اذا دفع البقرة بعلف فیکون الحادۃ بینھما نصفین فمما حدت فهو لیساحب البقرۃ ولا غیر مثل علفہ ماجہ مثلہ تاتارخانیۃ (روزہ المبارک بلور ص ۱۳۳) اسی طرح

مرفی بھی کسی کو اس شرط پہ عیناً جائز نہیں کہ اٹھتے ہم دونوں تقسیم کر دیں گے۔ بلکہ اٹھنے اسی کے چپا میں کسی مرفی ہے دوسرے کو اس کے کام کی مناسب مزدوری ملے گی۔ نہادنی مالگیری جلد چارم مصری مسئلہ میں ہے نود فی الدجاج علی ان یکون البیض بینھما لا یجوز۔ والحدوت کلمہ لصاحب الدجاج کنانی الیہ جاز للکر ودرسی اہ تخفیفاً۔ وهو سیمانہ وبقالی اعلیہ۔

جلال الدین ابو حامد الرازی رحمہ اللہ

مسئلہ : از سید ماجاز احمد تادری میر پور سٹ آفس تار پری (اندر ہار پویش)

سوم، دسواں، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ کے موقع پر ایصال ثواب کے لیے روپیہ دے کر قرآن خوانی کرا کر کیا جائے؟

الجواب : ایصال ثواب کے لیے کسی بھی موقع پر قرآن خوانی کر دینا جائز و مستحسن ہے۔ لیکن اس پر اجرت لینا اور بنا جائز نہیں۔ فقہ اعظم بن حضرت عبداللہ الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں : سوم وغیرہ کے موقع پر قرآن پڑھو لانا جائز ہے دینے والا لینے والا دونوں گنہگار۔ اسی طرح اکثر لوگ چالیس روز تک قبر کے پاس یا مکان پر قرآن پڑھوا کر ایصال ثواب کرواتے ہیں۔ مگر اجرت پر چوبیسویں ناجائز ہے بلکہ اس صورت میں ایصال ثواب بے معنی بات ہے کہ جب پڑھنے والے نے بیسویں کی خاطر پڑھا تو ثواب ہی کہاں میں کا ایصال کیا جاتا اس کا ثواب یعنی بدلہ پیسہ ہے یہاں کہ حدیث شریف میں ہے کہ اعمال جتنے ہیں نیت کے ساتھ ہیں جب اللہ کے لیے عمل نہ ہو ثواب کی امید نہ کیا جائے (پہاڑ شریعت جلد ۱۲ ص ۱۳۸)

اور حضرت علامہ ابن ماجہ رحمہ اللہ شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔ قال تاج الشریعہ فی شرح الحدایۃ ان القصران بالاجسۃ لا یتحقق بالثواب کالامیت ولا للقاری۔ وقال العینی فی شرح الحدایۃ ویسبح القاری للدنیا والأخرۃ والمصلی الثمان۔ قال صاحب الصواعق فی زماننا من قسراۃ الاجزاء بالاجسۃ لا یمیزون ان فیہ الامر بالقراءۃ واعطاء الثواب للأمر والقراءۃ لأجل المال فاذا لم یکن للقاری ثواب لعدم النیۃ الصمیمۃ فاین یصل الثواب الی المتعاجر (رد المحتار ج ۱ ص ۱۳۸)

وہو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

جلال الدین ابو حامد الرازی رحمہ اللہ

مسئلہ : از محمد طارق مسلم فیض الرسول برائوں شریف

کسی کے پاس بکرا ہو تو بکری کا بھن کر دے گا اس کو نہ کچھ پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ بکر کے جفتی کرنے کا پسہ لینا جائز نہیں جیسا کہ ہدایہ جلد سوم ص ۲۸ میں ہے
لا یجوز اخذ اجر لے عیب التلیس وهو ان یؤجر فحلاً لیس فیہ علی اناث اھ۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الاچندری

مسئلہ۔ از نور الحق خاں مقام دیوبند شیلر محلہ اترولہ ضلع گونڈہ۔

زید کا کام مکان وغیرہ میں ڈیکوریشن آرائش کرنا ہے تو کیا زید پر کام منیہا بال وغیرہ میں کر سکتا ہے؟
الجواب۔ زید اجرت پر منیہا بال وغیرہ کی آرائش کر سکتا ہے بشرطیکہ اس میں

تصویر سازی کا کام شامل نہ ہو۔ اس لئے کہ منیہا دیکھنا گناہ ہے دیکھ منیہا کی تعمیر و آرائش میں اجرت پر کام کرنا یہاں
تک کہ اجرت پر لڑی کر یا گریا یا شوالہ یا ناک یا جائز ہے جیسے کوئی حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والضرۃ نے
کتابی رقمیہ جلد دوم ص ۲۸ پر تصریح فرمائی ہے۔ اور فتاویٰ قاضی خاں علی ہند ص ۲۸ جلد دوم ص ۲۸ میں ہے۔ دوسری
یلا جریبۃ او کتبۃ لیسود و انصلا علی طباب لہ الا جبر اھ۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الاچندری

آمر حبیب العرب ۱۳۳۷ھ

مسئلہ۔ از عبدالمصطفیٰ شیلر محلہ پورہ۔ مہنداول ضلع بنسی

امام و موزن خوانات کرنے اور اذان پڑھنے کی خواہ لیتے ہیں اور مدرسین جو مذہبی تعلیم دینے کا پسہ لیتے
ہیں۔ ان کا سون پر امام و موزن اور مدرس کو ثواب ملے یا نہیں؟

الجواب۔ جب کہ یہ لوگ امانت، اذان اور مدرس دوپٹے کے لئے
کرن تو اجیر ہیں اور اجیر مال انفس ہے حالانکہ نہیں اور جب عمل اشرک کے لئے نہ ہو تو ثواب کی امید
بیکار ہے۔

ہذا ما ظہری والاعلم عند اللہ تعالیٰ وسوالہ جن محمد لا رسی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ک جلال الدین احمد الاچندری

تو سب مسلمان اس کا بایکٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہیں گے۔ قال اللہ تعالیٰ واما یفسدک الشیطان فلا تفعل
بعد الذکر فی مع القوم و تظلمت۔ وهو ضائع بعدہ

جلال الدین ابو محمد الاجتہادی رحمہ اللہ

۳۰ رمضان الحکم ۹۰۸ھ

مسئلہ :- از محمد غیل ساکن پیرا چنگت ضلع بسنہ۔

ہمارے یہاں لوگ عام طور سے ایک ریگہ زمین میں دوپے بچیں دوپے سالانہ کر لیں پر دیتے ہیں جس نے ایک شخص کو
دو روپے قرض دیا اس شرط پر کہ وہ اپنا ایک بیگہ کھیت جس دیر سے جس سے ہم فائدہ اٹھائیں اور گورنشنگ لگان ایک یا
دو روپے سالانہ دے کر لے اور جب بھی وہ سو روپے قرض ادا کرے تو ہم کھیت دے دیں کر دیں تو یہ بات ہے یا نہیں؟
الجواب :- بات نہیں اس لیے کہ قرض دے کر نفع حاصل کرنا ہے سود ہے حرام ہے حدیث شریف میں
ہے کہ قرض جو نفع اٹھو دیو لیکن غیر مسلم کو یا کافر کا کھیت اس طرح دے سکتا ہے اس لیے کہ فقہ و فاسدہ
کے فقہاء ان کا مال لینا جائز ہے۔ حدیث شریف القدر وغیرہ میں ہے ملاحظہ فرمائیے فی طریق الحدیث ۱۲۱۱
اختلاف ملاحظہ فرمائیے عند ماہ و ماہ تعالیٰ و رسولہ الامین و صلوات

جلال الدین ابو محمد الاجتہادی رحمہ اللہ

۲۵۔ ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ

مسئلہ :- از نظام خاں کوہ پور پوسٹ پٹنہ بھٹنا ضلع گوردھارہ۔

ایک مسلمان نے مسلمان کا کھیت اس شرط پر دیا ہے کہ ہم کھیت دے کر یا بے کہ ہم کھیت دے کھیت سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور جب
تم روپیہ دے کر دے گے تو ہم کھیت دے دیں کہ تو اس طرح مسلمان کا کھیت مسلمان کو لینا جائز ہے یا نہیں؟
اگر نہیں جائز ہے اور واپس کر دے تو اس کھیت بھی نہیں رکھنا تو تمہیں اس کا کیا کرے؟
الجواب :- مذکورہ شرط کے ساتھ مسلمان کا کھیت لینا حرام ہے اس لیے کہ قرض دے کر نفع حاصل
کرنا سود ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ قرض جو نفع اٹھو دیو۔ لہذا اگر تمہیں نے جتنا روپیہ
دے کر کھیت لیا ہے اگر اتنے روپے کا نفع حاصل کر چکا ہے تو وہ اپنی رقم کا معاوضہ پا چکا کھیت راہنہ کو واپس
کر دے۔ اور اگر قرض سے زیادہ نفع حاصل کر چکا ہے تو زمین واپس کرنے کے ساتھ زیادتی بھی اسے واپس کرے اور
اگر زمین کے نفع سے ابھی تک اس کا قرض نہیں پورا ہوا ہے اور باقی رقم ادا کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو قرض

پہلے جو تھے پر زمین راہ میں کو ایسی کر دے۔ وہو مسلمان اعلیٰ بال صواب

جلال الدین رحمہ اللہ الحمد للہ

۱۳۰۲ھ

مسئلہ: فرماؤ جو یہاں کا ہے۔ جان۔ یوں

یہاں ایک شخص زکوٰۃ کا کام کرتا ہے۔ صوم و سکوٰۃ کا پابند ہے سنی صحیح العقیدہ ہے اس کے یہاں اکثر لوگ
ایک زکوٰۃ لے کر آتے ہیں اور اس کی ضمانت سے یہاں کے یہاں زمین رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ زکوٰۃ اس وجہ سے اٹھا کر دیتا ہے
کہ اکثر یہاں لوگ زکوٰۃ دلا لیتے ہیں یا کسی ضبط کیا کرتے ہیں تو اس زکوٰۃ داری سے بچنے کے لیے وہ اٹھا کر دیتا ہے اگر شری
اہانت ہے تو یہ خود دہیہ دے کر زکوٰۃ دے گا کہ اس کا منافع پورے غریبوں میں تقسیم کر دینا اہل اہل کو دے دے
خود اپنے عورت میں دے دے اس سے غریبوں کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے کیا یہ طریقہ شرعی طور سے جائز ہے؟ جواب مفصل
تحریر فرمائیں۔ زمین رکھنے والے چند مسلمان بھی ہوتے ہیں حالانکہ اس نے یہ کیا کیا نہیں ہے شرعی حکم کا

جواب: یہاں لوگ اگر زکوٰۃ نہ دیں اور نہ ضبط کریں تو اس صورت میں بھی مسلمان
کا اپنی ضمانت سے زمین رکھنا جائز نہیں کہ زمین میں یہاں میں ہر صورت سود لیتے ہیں اور سود دینے میں کسی طرح کا تعامل ہو کر
جائز نہیں۔ مسلم شریف میں حضرت ہارون بن ابی اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والوں
سود دینے والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر
کے شریک ہیں۔ اور غریب مسکین یا کسی دینی اہل راہ کی امداد کے لیے بھی سود لینا جائز نہیں کہ وہ ہر صورت حرام ہے اور بدعت
شریف میں ہے کہ اس کا گناہ شریک ہونے کے برابر ہے جس میں سب سے کم گناہ کا گناہ ہے کہ کمر واپنی مال سے زکوٰۃ دے۔

جلال الدین رحمہ اللہ الحمد للہ

۱۳۰۲ھ

وہو مسلمان اعلیٰ بال صواب

مسئلہ: از حامی میں مشرقی اور مشرقی انداز میں حکومت ہو۔ ضلع بستی۔

۱۔ زمین کے ایک ہزار روپیہ کی قیمت کے اس کو اس شرط پر ملکیت دیا کہ جب تک ہم تھلا اور پونہ زمین ملکیت سے
فائدہ اٹھاتے ہیں اور گرنٹش یا لگڈاری دیتے ہیں وہ زمین روپیہ واپس کر دیں گے تو ملکیت واپس لے لیے گئے۔ پھر زمین
روپیہ واپس نہیں کیا اور ملکیت لے لیا اس کے لیے شرعی حکم ہے؟

۲۔ ایک آدمی ملدار ہے اس کے پاس شہر و دیہات پر ایک حکمت ہے دوسرا آدمی غریب ہے اس کے پاس دس بیگہ ہے چکنڈی کے قریب پر اس ملدار نے غریب کے دس بیگہ میں سے تین بیگہ بیسویں زمین مکاری غریب سے بحال کیا اس کیلئے شکر کیا کیا کم ہے؟ بیسوا تو جسوا۔

الجواب۔ بعون الصلوات الخ صاحب (۱) روایت ہے کہ اس شرط پر حکمت لینا کہ ہم کو رخصتی مال گزار دی دینے رہیں گے اور خصال کے حکمت سے نفع اٹھانے رہیں گے اور صاحب تم یہی ادا کرو گے تو ہم حکمت واپس کریں گے جائز نہیں ہے اس لئے کہ فرض دے کر نفع حاصل کرتا ہے جو سود ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ "مَنْ قَضَىٰ بَيْنَ قَعْنَاءَ فَتَوَسَّيَا"۔ ہاں کا فرضی سے اس قسم کا معاملہ کر سکتا ہے صورت مستفسر میں مزید دیکھو وغیرہ وضع کرنے کے بعد کوئی نیک نہ ہوگا مگر اس کے حکمت سے پایا تو یہ پرکھنی گئی نہیں اور اگر ایک ہزار سے زائد کا حاصل کیا تو زائد واپس کر دے ورنہ بکوسو روپہ رخصت گنہگار ہوگا اور اگر ہزار کو ایک ہزار سے کم فخر حاصل ہوا تھا کہ زیادہ حکمت واپس لے لیا تو مابقی روپیہ فخر پر دینا فرض ہے۔ اگر نہیں دیا تو حق اللہ میں گرفتار لائق عذاب قبلہ ہوگا۔

۲۔ شخص مذکور نے اگر واقعی حصہ کے لئے لی تو اس پر زمین کا واپس کرنا یا قیمت وغیرہ دے کر واقعی کرنا فرض ہے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو سخت گنہگار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ وسوسہ الاصلیٰ اعظمیٰ جل جلالہ و صلیٰ اللہ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الامتدی

لکھنؤ دیوبند ۱۳۸۹ھ

حدیث ۱۔ مَنْ شَرَّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُقَوِّمُهُ فِي السَّيِّئَاتِ۔

ترجمہ ۱۔ اللہ جس کا بھلا یا بے اسے دین کا فقیہ بنانا ہے (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۵)

حدیث ۲۔ اَلْعَمَاءُ وَرِثَةُ الْاَنْبيَاءِ۔

ترجمہ ۲۔ علمائے کرام کے وارث ہیں (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۳۲)

حدیث ۳۔ نَفَقَةُ زَوْجِكَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔

ترجمہ ۳۔ شیطان پر ایک فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۳۳)

کتاب الذبیح

ذبح اور خلل و خراک جانوروں کا بیان

مسئلہ۔ از شریعت ہر مکمل کتاب اسلامی چھ ترہ پرست لکھنا یا در ذبح کو در پیور
جتنی ساکنی چاہی ہو سکتی ہے۔ ایک قرب الہک جس کے کو اس طرح ذبح کیا کہ گردن کا چھٹا قسط
کٹا ہو گا مگر حلقہ امکب دکت بگا کہ خون نکال دیا اور کھنکھوٹا ہو گا تو بکرا دیکھنے کے بعد اسے گھر پر کھا لیا جائے گا
پوری طرح ذبح نہیں ہو گیا اس لئے اس کا گوشت کھانا یا کھانے والوں کے گھر والوں نے وہ گوشت بگا کھایا
گاؤں کے ایک دوسرے شخص برکت اللہ کے یہاں بھی وہ گوشت بگا کھایا لیا جب برکت اللہ کو معلوم ہوا کہ
ذبح درست نہیں تھا تو اول اللہ سے تانا اس ہوئے اور کہا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ اب دیا قسط طلب امر ہے
کہ ذبح درست ہو یا نہیں و نیز کھانے والوں پر کیا حکم ہے و

الجواب۔ جو زمین ذبح میں کافی ہوتی ہے وہ چار ہیں۔ اول حلقہ بے درگ ہے جس میں
سائس آتی جاتی ہے۔ دوم مری اس رنگ سے کھانا یا قی اڑتا ہے اور ان دونوں کے اعلیٰ بطل و درہ رنگیں
ہیں جن میں خون کی رمانی ہوتی ہے ان کو قدیمین کہتے ہیں صورت مستحضرہ میں اگر موت سے پہلے چار رنگ
میں سے تین کٹ گئیں یا ہر ایک کا اگر حصہ کٹ گیا تو جانور ملال ہے لان فلا کثر حکمہ انکل اسس
صورت میں گوشت کھانے اور کھانے کے سبب کوئی گنہگار نہ ہوا۔ اور موت سے پہلے اگر چار رنگوں میں سے
صرف دو گئیں یا آدمی آدمی باقی رہ گئی تو یک ملال نہ ہوا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۵۷ میں ہے
وفی الجراح الصغیر اذا قطع نصف الحلق و نصف الاوداج و نصف المرقی لا یحکم لان
الحمل متعلق بقطع انکل و الا کثر و لیس للنصف حکمہ انکل فی موضع الاحتیاط کذا فی
المکافی و اس صورت میں گوشت کے کھانے اور کھانے والے سب کو ہر یکا برکت اللہ کے یہاں گوشت

کے کچے کا شلم ہونے کے باوجود اگر وہ محمد نے انہیں نہ پتیا تو یہ بھی تو بدداستان قرار کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد امجدی

۱۴ دیح الآخر ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ از محمد محبوب خاں موضع پٹوولی پوسٹ چنگی، پنجاب گورکھپور

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر کسی نے حلال جانور کو ذبح کیا تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ یتینوا توجسوا

الجواب۔ لا الہ الا اللہ کے سوا محمد رسول اللہ پڑھ کر حلال جانور ذبح کرنا مکروہ ہے مگر اس کا گوشت کھانا جائز ہے بشرطیکہ لا الہ الا اللہ کے تسمیہ کا ارادہ کیا ہو۔ یہاں شریعت میں ہے سبحان اللہ الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ پڑھنے سے بھی حلال ہو جائے گا۔ اور جو غیر تسمیہ سے لوقال سبحان اللہ او الحمد للہ اولاً اللہ اللہ یومین تسمیہ اجزاء کالات المامور بہ ذکر اللہ تعالیٰ یعنی ہجہ التعظیم اور ہذا آیت میں ہے مکرراً ان ینکر مع اسم اللہ تعالیٰ شیئاً ظہیراً اور کفایہ میں ہے ذکر الہامہ القریب شیئاً سمی اللہ ذکر اسم اللہ واسم رسول اللہ موصولاً بغیر او یصل لان اسم رسول ظہر مذکور علی سبیل التسلط فیکون مبتدأً لکن یکمال لوجود الوصل صورۃ اھ تنقیصاً و هو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد امجدی

۱۴ دیح الآخر ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ ساد محمد جمیل مدنی محبوب، دہلی سترکی پٹواریہ، ضلع اعظم گڑھ

وہابی کا ذبیحہ مردہ کیوں ہے اور کتانی کا ذبیحہ حلال کیوں ہے جبکہ دونوں ہم اہلسنت و جماعت کے نزدیک کافر و بدعتی ہیں؟

الجواب۔ کافر کی ذبح نہیں ہوتا اصل میں اور مردہ۔ اصل کافر وہ ہے جو شر و فساد کا فروغ دے اور کلمہ اسلام کا منکر ہو۔ پھر اصل کافر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ منافق و جاہل منافق وہ کافر ہے کہ بظاہر کلمہ پڑھتا ہو اور دل سے انکار کرتا ہو۔ اور جاہل کافر وہ کافر ہے کہ کلمہ اسلام کا انکار کرتا ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں اول صریح، دوم شرک اور سوم کجی۔ ان سب کا ذبیحہ مردہ ہے اور حرام کتانی یہ بھی اگر کلمہ اسلام کا علانیہ انکار کرتا ہے مگر اس کا

ما ظہری والعلہم بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جلیلہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کتاب جلال الدین احمد الاچمادی

بحکم ربيع الاول ۱۳۹۵ھ

مسئلہ۔ از شان اللہ وضع ڈھره پست بیشتر گنج ضلع سلطانپور

بکری ذبح کی جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلے زندہ یا مردہ تو اس بکری کا گوشت جائز ہے یا نہیں؟ اور بچہ کیا کیا جائے؟ یتینوا وجہاً وا

الجواب جس بکری کے پیٹ میں بچہ نکلے خواہ زندہ ہو یا مردہ اگر وہ شرعی طریقہ پر ذبح کی گئی ہے تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اور بچہ کس اس کے پیٹ میں زندہ نکلے اگرچہ اس کو بھی ذبح کر دیں اور ہاتھ لگایا تو باقی رکھیں۔ لیکن قرانی کے ہاتھ میں زندہ بچہ نکلے تو اس کا ذبح کرنا ضروری ہے۔ وہ حلال ہے ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

کتاب جلال الدین احمد الاچمادی

بحکم محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

مسئلہ۔ از شمیم احمد فرما چٹا ضلع دھنباڈ

مرق ذبح کو اگر گرم پانی میں اس کے بال وغیرہ کو صاف کرنے کے لئے ڈال دیا جائے تو کیا مرقی ذبح حرام ہو جاتی ہے تو کیوں اور نہیں تو پھر اس کے ہاتھ میں کیا حکم ہے؟ یتینوا وجہاً وا
الجواب ہونہ الملائک الوخاب ذبح کی ہوئی مرقی پانی میں ڈالنے سے حرام نہیں ہوتی وہ حلال ہے اعلم بالصواب علیہ السلام والصلوات

کتاب جلال الدین احمد الاچمادی

۸ شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

مسئلہ۔ از ڈاکٹر محمد اسحق رحول پورہ صاحب تھان

نذیر کہتا ہے کہ اگر خیر کو تین دن غرض یا نذر لیا جائے اور جب تین دن کی مدت پوری ہو جائے اور وہ میلان کھاتے پاتے تو اس کو ذبح کر کے کھانا دے سکتے ہیں تو یہ پر شرعاً کیا حکم طارہ ہوتا ہے؟ یتینوا وجہاً وا

الجواب اللہم هذا يد الحق وانقواب خمر رجس من ہے کسی طرح اس کا کا ہوا اور نیکی اس
 کی رحمت انھوں نے قلم سے ثابت ہے قال الله تعالى انما نحن معاشر آل ابي طالب قال المذموم والمحمد
المتنبي (پارہ دوم ص ۵) وقال المذموم في مقام الاخر تمت على كسر الالف وقد ذكر كسر الالف في
پارہ ششم ص ۵ اور علامہ رحلہ الدین علی بن محمد بغدادی الشہیر بالفان محرر فرماتے ہیں اجتعت الامامة
على ابن الحسن سبب اجتناب الحسن محمدا (تفسیر تاج العارفین ص ۱۱۱) قد اخلص مذکور فمن مذکر مطل کینے
کے سبب کافر فرمایا اس پر عزیز توبہ و استغفر تیرے توبہ یہ ان فرمے ہے یہی ہا ہو تو توبہ نیک کام بھی کرنا
فرم دینے اور اگر کسی سے مزید ہو تو توبہ بہت بھی لازم ہے اس کا رہہ ایسا کہ کے توبہ مسلمان اس کا بائ
کر یں قال الله تعالی واثاب مستوک القبطن فلا تعد بعد الذکر على مع القوم الظالمین بانه متم
 ۱۳۷ (۱) هو تعالی اعلم

کتبہ مولانا ابوالحسن علی Nadwi
محکم دبی الحرفہ

مسئلہ: اگرچہ محمد و خاتم النبیین علیہما السلام نے ہر ایک شے کو
خود بخود ہی کی طرح ایک چیز و خداداد جو علیہ اس کا گوشت کھانا حرام ہے یا حلال
الجبواب: اگرچہ شے ہاں لگا گوشت کھانا حلال ہے کہ حضور مدظلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا بخٹنا
ہوا گوشت تناول فرمایا ہے اور محمد کا نام و رسول اللہ تعالیٰ علیہما صلوات اللہ علیہما کہنے کی اجازت
دئی ہے جیسا کہ حدیث جلد چہارم صفحہ ۱۱۱ پر ہے لہذا اس باکل الاغنیاء لان النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کل منہ حتیٰ انزل الیہ مشویا و اس اصحابہ نے بھی اللہ تعالیٰ عنہ
باکل منہ اور وہاں علیہ

کتبہ جلال الدین محمد انصاری
۳۳۷۵۱

مسئلہ: از عبادت کور اپنا گھر مصلح کر دہ
 فرید کرتے کہ راج سرو و کھانا جائز ہے۔ دیا حق بلکہ اسے کہ اس کا قول درست
 ہے یا نہیں ؟

الجواب: زنا معروف یعنی وہ شہور کو آجوا بادی میں پھر تلے اور گائیں گائیں کر تہے اس کا کھانا حرام و ناجائز ہے۔ اس کی حرمت فقہ حنفیہ میں بصرحت مذکور ہے۔ زید کا زنا معروف یعنی کتے کے کھانے کو جائز بنانا بالکل غلط ہے۔ تفصیل کے لئے العبد اب الشلیلید کامطالعہ کریں۔ وهو سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

کتب جلال الدین احمد الامجدی

الرد جواب الرب

مسئلہ: از احسان اللہ قادری۔ بیل گھاٹ گورکھپور

ایک بکری کے بچہ کو جس کی مال مرگئی تھی ایک عورت نے اپنا دودھ پلا کر اس کی پرورش کی تو اس بچہ کا گوشت کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بکری کے جس بچے نے عورت کا دودھ پیا اگر دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں تک گھاس وغیرہ کھاتا رہا تو اس کا گوشت کھانا شرعاً جائز ہے۔ اس لئے کہ بکری اگر دودھ کے دودھ جو اشہرام ہیں ان سے پرورش یافتہ جس کے گوشت کھانے میں بھی شرفاً حرج نہیں۔ فتاویٰ مالگیری مصری جلد ۲ ص ۲۵۵ پر ہے الحمد للہ اذاکان ینزل علیہما الاقان والحنزیران اختلاف اقاماً فلا یاس یعنی بکری کا بچہ جس کی پرورش بکری اور خنزیر کے دودھ سے ہوئی ہے اور دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں تک گھاس کھاتا رہا تو اس کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۲۹ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ

مسئلہ: از نور الدین چھاؤٹی ضلع بستی

زید مسلم بکر قصاب ہے جس کے گوشت ذبیحہ کے عام بازار میں فروخت کرتا ہے۔ زید ایک ہادر مراد جانور گنہگار ہے نہ غریہ کر بیچ رہا تھا۔ کچھ گوشت بیک چکاتے عام لوگوں کو معلوم ہوا اور خود بھی زید نے اقرار کیا کہ ہال نہ مراد جانور نہیں ہے بیچا۔ عام مسلمانوں نے اسے براہِ مان سے الگ کر دیا اسی درمیان موقع کے پیر و مرشد شریفین نے ان کے سامنے پیش کیا گیا انھوں نے زید سے اقرار عہد لے کر توبہ جمعہ یرایان کرایا۔ مسلمانوں نے اس کے ہاتھ کا قبیح کھانا شروع کر دیا تین ماہ بعد پھر دوبارہ

۲۔ حلال جانوروں کا چمڑا بعد قریح شرقیہ گوشت یا گوشت سے الگ بھون کر یا پکا کر کھانا جائز ہے وھو
تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر ریح الاول المستند

مسئلہ۔ از غیر محرک و مباح جائی ذبیہ پوست شیوہ پورہ بازار گونا گونا
حلال جانوروں کی اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟ مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟ اگر مکروہ تحریمی ہے تو قربانی کے
جانور کی اوجھڑی کیا کی جائے؟

الجواب۔ حلال جانوروں کی اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی قریب حرام کے ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت
لام احمد رضا ربیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسالہ مبارکہ المصنع الملبس فیما تعلق بحرامات الذبیحۃ
میں تحقیق فرمایا ہے۔ لہذا قربانی کی اوجھڑی کسی مھنوظا مقام پر گھر آگلا کھانے کو مکروہ ظن کر دی جائے۔ اور اگر
بھٹی اٹھائے جائے تو منہج کی حاجت نہیں۔ وھو بچا نہ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ حلال الدین احمد امجدی

مسئلہ۔ از قاضی محمد طہما لقن منانی رضوی۔ غلام الدین پور سہارنہ شکر گونڈہ

جو لوگ اوجھڑی اور آنت کھانے پر بعد ہیں جب ان لوگوں کو منہج کیا جائے تو اس میں سے
بعض تو یہ کہتے ہیں مجھے میں کادل چاہے کھائے ورنہ کھائے اور بعض لوگ حاکم کہتے ہیں کہ مکروہ ہی تو ہے
حرام تو نہیں ہے۔ ان لوگوں کا ایسا کہنا کیسا ہے؟ غیر حرام و مکروہ تحریمی کا فرق واضح بیان فرمائیں؟

الجواب۔ حرام قطعی فرض کا مقابلہ ہے اور مکروہ تحریمی واجب کا مقابلہ ہے۔ یعنی میں حرام واجب
کا کار لازم و ضروری ہے اسی طرح مکروہ تحریمی سے بچنا لازم و ضروری ہے۔ حرام کا ایک بالہ خدا کرنے والا
مخیر نگار مرکب کبیرہ و قاصت ہے اور مکروہ تحریمی کا ایک بالہ کسے والا تمسک اور چنداں کرنے والا مرکب
کبیرہ و قاصت ہے۔ اوجھڑی اور آنتوں کے کھانے کو قطعی معنی مباح کہنے والا نہا جائے۔ اور جو لوگ
کہتے ہیں کہ مکروہ ہی تو ہے حرام تو نہیں ہے ان کے تہم گراہی کی طرف رجحان ہے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد
سنت بلکہ دتر پھونڈ کر یوں کہیں گے کہ واجب ہی تو ہے فرض تو نہیں ہے بلکہ اور رفتی کریں گے تو اوجھڑی

اور انتوں کے ساتھ یہ گور کھائیں گے اور منہ کرنے پر کہیں گے حرام ہی تو ہے کفر تو نہیں ہے۔ کھاتے ہیں تو کیا حواء کھاتے کے باوجود وہ بھی قوم مسلمان ہیں کافر تو نہیں ہونے لے علیہ السلام تعالیٰ

کتاب جلال الدین احمد الابریدی
۳۳ شوال ۱۱۳۹ھ

مسئلہ۔ اگر احسان اللہ شاہ قادری تزل گھاٹ، گوردیہ
اوچھڑی اور آنتیں کھانا حدیث ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اوچھڑی اور آنتیں کھانا حدیث نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَفَجَاءَ مِنْ عُلْيَا آتُكَ يُخَبِّرُكَ
خبر جو۔ مجھ کو کیم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خبر دے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے مراد وہ چیزیں
ہیں جو سے سیم الطبع لوگ سمجھ کر میں ادا نہیں کندی جائیں تمام احکم سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں اما اللہام فاما ہاتھیں ہانکنا الباقیہ لانہما متاقتبھا الا نفس قال تعالیٰ وَفَجَاءَ مِنْ عُلْيَا آتُكَ
الْخَبْرُ کُتُوب۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ہائی ناگول اہلیم کے بدن میں جو چیزیں مذکورہ ہیں ان کا ہمارے طبع پر ہے۔ اور
حدیث میں مذکور کہ کراہت مخصوص ہے اور بیشک اوچھڑی اور آنتیں شاذ سے غاشٹ میں زیادہ نہیں تو کرسی
طرح کم بھی نہیں۔ شاذ اگر صحیح ہو تو آنتیں اور اوچھڑی قرون فرشتہ ہیں۔ لہذا حالات اس سے سمجھا جائے
یا اگر اسے علت مخصوصہ ہر حال اوچھڑی اور آنتیں کھانا حرام نہیں۔ لکن افعال الامام احمد رضا رضی
اللہ تعالیٰ عنہ واسر خاۃ عننا واللہ تعالیٰ وسر سولہ الاعلیٰ علیہ وسلم جلالہ وسلم المسوی
علیہ وسلم

کتاب جلال الدین احمد الابریدی

۳۳ شوال ۱۱۳۹ھ

مسئلہ۔ اگر احسان اللہ شاہ قادری تزل گھاٹ، گوردیہ
اوچھڑی کھانا مکروہ ہے یا حرام؟

الجواب۔ اوچھڑی کھانا مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی کا گناہ حرام کے مثل ہے۔ درخت میں
کل مکروہ ای اگر اسے تحریمیہ حرامی کلنا ہر فی العقوبۃ بالناس یعنی ہر مکروہ تحریمی
استحقاق بہم کا موجب ہونے میں حرام کے مثل ہے۔ اوچھڑی کے بارے میں کتب خانا مجدد ہر راج گنج

منہجِ بقی کی شائع کردہ کتاب "ادھیری" کا مسئلہ ۷ کو مطالعہ کریں۔ جس میں چند ستائی کے بہت سے علماء کرام اور مقتیان عظام کا فتویٰ ادھیری کے ناجائز ہونے کے بارے میں شائع کیا گیا ہے۔ وہو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۲۹ شوال الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ۔ از جمیل احمد بسنت پورہ پچڑ ماضع گوئدہ

مرغ کی کھال بعد ذبح امدادی جلنے یا مرمت اس کے پروں کو فوج کریم کھال گوشت کو پاک کر

کھالیا جائے؟

الجواب مرغ کے گوشت کو کھال اسکا اور کھال سمیت دونوں طرح کھانا جائز ہے۔ لکن اساطیر

فی مالہما بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وعلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۴۲ رجب الآخر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ۔ از منشی امام علی نقی اکبر آبادی پست راج علی مرغ و مکا (بہار)

گلے اور بکری زادہ کے ذبیر میں کن چیزوں کا کھانا جائز نہیں؟

الجواب گلے بکری زادہ کے ذبیر میں بایں چیزوں کا کھانا جائز نہیں (۱) فصی (۲) فرج یعنی

ملاست مادہ (۳) ذکر یعنی ملاست (۴) پاخانہ کا عمام (۵) رگوں کا خون (۶) گوشت کا خون جو کہ بعد ذبح

گوشت میں سے نکلتا ہے (۷) دل کا خون (۸) جگر کا خون (۹) طحال کا خون (۱۰) پتر (۱۱) پست یعنی وہ زرد

پانی جو کہ پتر میں جو تلبہ (۱۲) شاد یعنی سبکتا (۱۳) خردو (۱۴) حرام مغز جو کہ عربی میں نخاع القلب کہتے ہیں

(۱۵) گردن کے دو پٹے جو شاذونک کہتے ہوتے ہیں (۱۶) ادھیری آنتیں (۱۷) ناک کی رطوبت یہ بیہوشی

زیادہ ہوتی ہے (۱۸) نظ خواہ نر کی منی، وہ میں پائی جانے یا خود اسی جانور کی منی ہو ۲۰ خون جو رحم میں

نظر سے بہتا ہے ۲۱ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نظر سے بہتا ہے خواہ اعضائے ہوں یا نہ ہوں (۲۲) بچہ

تام الخفقت یعنی رحم میں پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلیا بیے ذبح نہ کیا۔ یہ مسائل کتب فقہ شاذ و مختار :

رد المحتار، بدائع اور فتاویٰ رضویہ وغیرہ میں دلائل کے ساتھ مذکور ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مذکورہ بالا چیزوں

اشتریت من یهودی او نصرانی او مسلم و سوائے انکے اور ہر کتاب الحظ والاماحۃ
میں ہے۔ یقیناً قول کا فہم و لوجو سیاقاً لاشتریت ملانے سے من کتابی فیصلہ اوقال بشریت من
مجموعی ہے۔ مگر وہ لا یرتدہ بتقبل الواحد واصلہ ان خبر لکا فہم مقبول ہالاجماع فی العلم لہما
لا فی الدیانامہ۔ اور فتاویٰ ہندیہ مصریہ ۵ ص ۲۷ میں ہے لا یقبل قول الکافر فی الدیانامہ
الا ان کان قبول قول الکافر فی العالمات یتضمن قبولہ فی الدیانامہ نیز فی مسئلہ تدخل الدیانامہ
فی ضمن العالمات فیقبل قولہ فیما ضرورتاً فکذا فی التبین۔ و هو قائل بعلمہ بالقبول

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی
۲۵ دہائی ۱۲۷۵ھ

مسئلہ۔ از مولوی عبدالحمید۔ ابوجا گنج خلق بستی

۱۔ پھلی پانی میں مرغی تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟
بعض کا خیال ہے کہ اگر وہ کھاتی ہیں اور وہ بکرا جو بھی نہیں ہوتا اکثر پیشاب پیتا چاہے
ان سب کا گوشت کھانے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب۔ غلط جو پھلی پانی میں مرغی یعنی جو غیر ہنسے اپنے آپ مرغی پانی کی سطح پر آگئی اس کا کھانا
حرام ہے۔ ادا اگر ہنسے پر مرغی نہ لگی تو اس کا کھانا جائز ہے۔ اسی طرح اگر پانی کی گری یا مرغی سے پھلی مرغی
یا پھلی گندہ سے ہنس ہاتھ کر پانی میں ڈال دیا اور وہ مرغی یا ہالیں پس کر مرغی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈالی
جس سے پھلیاں مرغیاں ادا ہو معلوم ہے کہ اس چیز کے ڈالنے سے مرغی یا گھڑے اور گدے میں پھلی پکڑ کر ڈال دی
اور اس میں پانی تھا تو اس سے دوسرے یا دیگر کتلی کی وجہ سے مرغی تو ان پھلیوں کو کھانا جائز ہے (بہار شریعت ص ۲۷۸)
غلط وہ کہیں اور کریاں جو کھاتی ہیں ان کو بھلا کہتے ہیں۔ ان کے بھلا اور گوشت وغیرہ میں بدو
پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو کئی دن تک ہاتھ کر دیکھیں کہ نجاست نہ کھانے پلے۔ جب بدو دور ہو جائے تو
دفع کر کے کھائیں۔ اور وہ بکرا جو پیشاب پینے کا مادی ہوتا ہے اس میں ایسی سخت بدو پیدا ہو جاتی ہے
کہ جس راستے سے گزرتا ہے وہ راستہ کے لیے بدو دار ہو جاتا ہے اس کا بھی حکم وہی ہے جو بھلا کا ہے۔
اگر اس کے گوشت سے بدو دفع ہو گئی تو کھا سکتے ہیں اور دھکرہ و غنوم (بہار شریعت ص ۲۷۸)
و هو اعلم بالصواب۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

کتاب الاضحیۃ

قربانی کا بیان

مسئلہ۔ از قاضی محمد طیب الحق شافعی رضوی علاء الدین پور۔ سوداگر ضلع گوردوارہ
 زید کے بھائی ایک بیکر کھیت سے جس کی قیمت پانچ ہزار روپے ہیں زید کے پاس اور
 کسی مال کا نصاب نہیں اس صورت میں زید پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟
 الجواب۔ بعون اللہ العزیز الوهاب صورت مستفہ میں زید مالک نصاب ہے اور
 اس پر قربانی واجب ہے کہ کھیت جس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے وہ واجب قربانی اور فطرہ کے
 لئے کافی ہے۔ فتاویٰ ہذا میں ہے۔ لولہ عقار یستلھا قال الذی عفرانی ان بلغت
 قیمتھا نصابا تلزم اھا و بعد تلزم من ہے والیسا الذی یصلق ہے وجوب صدقۃ الفطر
 اور۔ من المحتار میں ہے۔ بان ملک ما قتی و ھما و عمر فلیا و فیھا غیر مسکن و ثیاب اللبس
 و متاع محتاجۃ الی ان یدلج الاضحیۃ و لولہ عقار یستلھ لغقبل تلزم لو قیمت نصابا
 و قبل لو یدخل منہ قوت سنتے تلزم و قبل قوت شھر قضی فضل نصاب تلزم سے
 اور۔ وھو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال اللہ علیہ ارحم الراحمین
 ۲۵ شوال الحکم ۱۳۸۵ھ

مسئلہ۔ از رضوان علی موضح بھامٹ۔ ضلع گوردوارہ

چار بھائی ہیں اور سب ایک میں ہیں اور ان سب کا باپ نہیں ہے۔ لہذا بڑا بھائی
 مالک ہے۔ تو آیا قربانی چاروں کے نام سے واجب ہوگی یا صرف بڑے بھائی کے نام سے؟ بینوا و توحدا

الجواب اگر چاروں بھائی ایک میں ہیں اور چاروں بھائیوں کا مشترک مال چار نصاب پورا نہیں ہے تو کسی پر قربانی واجب نہیں اور اگر چار نصاب پورا ہے تو ہر بھائی پر قربانی واجب ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں ان میں کا ہر ایک مالک نصاب ہے اور ہر بھائی مالک یعنی انتظام کا ہے ذکر تحقیق مالک۔ وهو اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری

۱۲۰۲ھ

مسئلہ۔ اگر عظیم شہر خان موضع ندرہ پوسٹ کرشنا ضلع پارس

کا ایک کھیت ہے کہ گھر میں اگر باپ اور دو بھائی باپ کے نام سے ہیں یا کھیت ہے ایک بیوی اور دوسرے نوگوں کے نام سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر باپ کے علاوہ کسی نے کیا تو قربانی غلط ہے۔ خواہ باپ کے نام سے تھا تو کئی سال ہو چکی ہو جب کہ ایک کھیت ہے کہ قربانی باپ کی موجودگی میں ایک بیوی اور دوسرے نوگوں کے نام سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور دوسرے شرع جواب جملہ اہل ہر دے کر کم فرمائیں۔ الجواب باپ اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو اس پر ہر سال اپنے نام سے قربانی واجب ہوگی اور باپ کے ساتھ بیٹی یا دوسرا کوئی مالک نصاب ہو تو اس پر بھی اپنے نام الگ سے قربانی واجب ہوگی۔ اگر باپ نے چند سال اپنے نام قربانی کیا اور مالک نصاب ہوتے ہوئے کسی سال بیٹا یا بیوی کے نام قربانی کی اور اپنے نام دی تو گنہگار ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ گھر میں جو مالک نصاب ہوگا اسی کے نام قربانی ہوگی چاہے متواتر کئی سال اس کے نام قربانی ہو چکی ہو۔ اور اگر گھر میں کئی مالک نصاب ہیں تو ہر ایک کے نام قربانی واجب ہوگی۔ وهو سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری

۱۲۰۲ھ

مسئلہ۔ مسئلہ مرزا تہادک الشہ بیگ بھی عمر (واقعہ خیال)

ایک بکر اقربانی کی نیت سے پرورش کیا گیا مگر چند وجوہات کی بنا پر قربانی نہیں کی گئی تو اس بکر کو سال آئندہ قربانی کے لئے باقی رکھا جائے یا حد ذکر دیا جائے؟
الجواب اگر اس بکر کو قربانی کے لئے غنی یعنی مالک نصاب نے پرورش کی تھی اور اس سال

اس نے اپنے نام سے کوئی دوسری قربانی بھی نہیں کی تو وہ بکرا صدقہ کر دیا جائے اور اگر اس سال کوئی دوسری قربانی اپنے نام سے کر چکا ہے تو سال آئندہ کی قربانی کے لئے اس بکرے کو باقی رکھ سکتا ہے۔ اور اگر غریب یعنی جو صاحب خساب نے قربانی کی نیت سے بکرا خریدا تھا اور ایام قربانی گزر گئے اس نے قربانی نہیں کی تو اس صورت میں بھی اس کا زندہ بکرے کو صدقہ کر دیا جائے۔ اور اگر غریب کے پاس پہلے ہی سے بکرا تھا اور اس نے قربانی کی نیت کر لی تھی یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تھی تو ان صورتوں میں غریب پر قربانی واجب نہ ہوتی تھی لہذا اگر ان دونوں صورتوں میں ایام قربانی گزر گئے اور غریب نے قربانی نہ کی تو اس بکرے کو صدقہ کرنا واجب نہیں سال آئندہ کے لئے اسے پال سکتا ہے اور اگر چاہے تو بیع کر اس کی قیمت اپنے معرفت میں لاسکتا ہے۔ رواہ الترمذی جلد پنجم ص ۳۲۰ میں کی کہ فی البدایہ ان الحجۃ ان الشاة الشراۃ لا خفیۃ اذ انہ یفصر بہا حتی یضی الوقت یصدق للموسر بینہما حیۃ کافقیر بل خلاف بینہما صحیحان۔ اور اس صورت میں ہے لیکن ان فی ملکہ غنوی میں ان یضی بہا و اشتراھا فلیہ یغیر ولا خفیۃ وقت الشراۃ ثم نوی بعد ذلک لا یجب لان الذبۃ لہ تقاسم الشراۃ فلا تعبر بہ۔ وهو صحیح و قد اتفق علیہ

جلال الدین احمد الاچکری

ہجری ۱۳۸۶ھ

مسئلہ۔ از منشی امام علی شام کوئلہ باز اور پوسٹ راج محل ضلع سندھال پرگنہ بہار

- ① کسی شخص نے اپنے مال اور باپ کے نام سے قربانی دیا تو اس شخص کے سر سے قربانی کا بوجھ اتر کر نہیں۔ اور قربانی صحیح ہوئی یا نہیں؟
- ② ایک مال میں دو شخصوں نے ایک شخص کے نام پر دو حصہ لیا اور پانچ شخصوں نے پانچ حصوں میں تقسیم کیا تو قربانی صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب ① جس شخص نے اپنے مال اور باپ کے نام سے قربانی کی تو وہ قربانی صحیح ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ شخص ملک خساب ہے تو اس پر اپنے نام سے بھی قربانی کرنا واجب ہے۔ ایسا شخص اگر اپنے نام سے بھی قربانی نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اس لئے کہ اس نے اپنے سر سے قربانی کا بوجھ نہیں اٹایا۔

۲) صورت متفرعہ میں قربانی صحیح ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کہ جمال الدین احمد الامجدی

ہر سال ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ از دہ شاد میں حدیثیاتی ملام احمدیہ کا ان ٹورنٹیلہ خط ہر دوئی
ایک شخص صاحب نصاب ہے مگر ایام قربانی گزر گئے اور وہ قربانی نہیں کر سکا تو اس کے

بے شریعت لکھی حکم ہے۔
اچھا واجب شخص مذکور اگر قربانی کا مال خرچ کر چکا تھا تو اسی کو صدقہ کرے۔ اور اگر نہیں خریدا
تھا تو ایک بکرا کی قیمت صدقہ کرنا ہے۔ واجب ہے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا زکوٰۃ الستاہ جلد
وہم ملنا میں ہے کہ فی البدائع ان العیض ان اشاق الشراۃ للاخصیۃ اللہ یطیع
یہا حق مفسی الوقت یصلی الذی سربینہا حبیۃ کالنفیر یلا خلاف بین اصحابنا۔
اور اسی کتاب کے اسی صفحہ میں ہے ان لہ یشرع و هو موسر و قد مضت ایاہا اھل ذی بقیۃ
شاۃ تھری للاخصیۃ لہ۔ و هو یحاندہ و تعالیٰ اعلم

جمال الدین احمد الامجدی

مسئلہ۔ از دہ شاد میں حدیثیاتی ملام احمدیہ کا ان ٹورنٹیلہ خط ہر دوئی

زید کہ شاہ کہ مالک نصاب ایک سال اپنے نام سے قربانی کر دے وہ کافی ہے ہر سال
اپنے نام سے قربانی واجب نہیں ایک سال اس نے اپنے نام سے قربانی کر دی اصاب ہر سال قربانی کرتا
ہے تو واجب اس کے ذمے سا قاطع ہوتا ہے یا نہیں؟

اچھا واجب جس طرح مالک نصاب ہر سال اپنی طرف سے زکوٰۃ و فطرہ دینا واجب ہوتا ہے
ایسے ہی مالک نصاب پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہوتا ہے تو جس طرح کہ دوسرے کی
طرف سے زکوٰۃ و فطرہ ادا کرنے سے بری اللہ نہ ہوگا ایسے ہی دوسرے کی طرف سے قربانی کرنے
پر بھی واجب اس کے ذمے سا قاطع نہ ہوگا لہذا تردید کا یہ کہنا غلط ہے کہ مالک نصاب ہر سال اپنے نام
سے قربانی واجب نہیں اگر وہ مالک نصاب نہ تھے ہوتے ہوتے ہر سال اپنے نام سے قربانی نہ کرے گا تو

گنہگار ہوگا۔ وہو تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ۔ از تہذیب خیات قادری مالا احلیم غوثیہ رضویہ کوری ضلع پانڈہ
ایک شخص ایسا ہے کہ جس کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ نصاب کو پونجی کے لیکن اس کے
کھیتی کی زمین اتنی ہے کہ اگر اس کو بیج ڈالے تو نصاب سے کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے تو ایسے شخص کو مالک
نصاب سمجھا جائے گا یا نہیں؟ اور اس پر زکوٰۃ و قربانی واجب ہے یا نہیں؟
الجواب۔ جس شخص کے پاس کھیتی کی زمین اتنی ہے کہ اگر اس کو بیج ڈالے تو نصاب سے گلی گنا
زیادہ ہو جائے تو وہ شخص مالک نصاب ہے۔ اور اس پر قربانی و فطرہ واجب ہے۔ البتہ زکوٰۃ واجب نہیں
کہ کھیت کا وظیفہ عشر با عشر ہے اور زکوٰۃ و عشر ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے بلکہ کافی فطم العدید۔ اور
قربانی واجب ہونے کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ایام قربانی میں اپنی تمام اصلی جائیوں کے علاوہ چاندی
کے پچھن روپے کے مال کا مالک ہو چاہے وہ مال نقد ہو یا بیل بکس یا کاشت البتہ کاشتکار کے بل کے سبیل
اس کی حاجت اصل یہی داخل ہے۔ ایسا ہی احکام شریعت حضرت دوم۔ مطبوعہ لاہور مشائخ ہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ۔ از فقر حسین قادری پست و مقام چاکو ضلع بے پور۔ راجستان
۱۔ زید جو بکر کھیتا ہے بلکہ صاحب اولاد ہے کیا بکر بقرید پر اپنے بیٹے کے نام پر قربانی کر سکتا ہے
جبکہ گزشتہ بقرید پر بکر کے نام پر قربانی ہو گئی ہے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جب تک بکر
بقید حیات ہے کسی کے نام پر نہیں ہو سکتا بشرطیکہ اسی سال اولاد باپ کے نام پر ہو پھر وہ بچے کسی
کے نام پر کی جائے؟

۲۔ قربانی کا گوشت غیر مسکون کو شرمایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

۳۔ جبکہ گھر میں اہل و عیال اتنے زیادہ ہوں کہ قربانی کے گوشت کا اگر تین حصہ کیا جائے تو گوشت گھرداؤں

کے لئے کم پڑتا ہے لہذا اس صورت میں اگر پورا گوشت مگر دالوں کے کام میں لایا گیا تو قربانی جائز ہے یا نہیں ؟

۲۔ قربانی کے حوالہ کے چرم کو کہاں کہاں صرف کیا جاسکتا ہے ؟

الجواب بجز یک ہر سال مالک نصاب ہو تو اس پر ہر سال اپنے نام سے قربانی کرنا واجب ہے جو اس کے ہر سال مالک نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ و صدقہ فطر واجب ہے۔ اور بیٹے کے نام پر بھی قربانی کر سکتا ہے لیکن اگر کسی سال مالک نصاب باپ اپنے بیٹے کے نام قربانی کرے تو اسی سال دوسری قربانی اپنے نام بھی کرے تو ان بیٹے کی قربانی کے پہلے یا بعد دونوں جائز ہے پہلے کہ ضروری نہیں۔ لہذا اگر مالک نصاب باپ اسی سال دوسری قربانی اپنے نام پر نہیں کرے گا تو گناہگار ہو گا اور بیٹا اگر مالک نصاب ہے تو اس پر مالک سے قربانی واجب ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم

۳۔ نہیں دیا جاسکتا ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم

۳۔ اپنے لئے اور غیر احباب کے لئے قربانی کے گوشت کا تین حصہ کرنا بہتر ہے ضروری نہیں۔ لہذا اگر کسی کے اہل و عیال زیادہ ہوں اور وہ سب گوشت اپنے مگر دالوں کے کام میں لائے تو قربانی ناجائز نہ ہوگی۔ بلکہ اگر صاحب وصعہ و جو قواس کے لئے بہتر یہی ہے کہ کل گوشت اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ پھوٹے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۲۸۷ میں ہے الا فضل ان یصلق بالثلث و یفخذ الثلث ضاۃ لا قالہ و یصلق قاضی و یذبح الثلث و یطعم الغنی و یتقیر بچھا کذا فی البدایہ و لو تصدق بالکل جائز و حبس النکل لضعف جواز طہ ان و یذبح النکل لضعف فوق ثلاثہ ایام ان ان اطعمہا و اتصلق بچھا افضل الا ان یکون الرجل و عیال و ھو یصلح الخال فان الافضل لھم یصلح ان یدعہ لعیالہ و یطعم حنیفہ بہ کذا فی البدایہ اھ و ملخصاً۔ وهو اعلم

۴۔ قربانی کے چمڑے کو باقی رکھتے ہوئے اسے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے مثلاً اس کو جائے نماز بنائے یا چٹائی اور غیرہ وغیرہ سب جائز ہے اور قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بھی بدل سکتا ہے کہ جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے فسخ اٹھایا جائے جیسے کتاب وغیرہ اور ایسی چیزوں سے نہیں بدل سکتا کہ جس کو بالک کے فسخ حائل کیا جاتا ہو جیسے روٹی اور گوشت وغیرہ و نہ بکھارے شامی جلد پنجم صفحہ ۲۸۷

میں سے یتصدق بچلکھا واصل منها نحو عشر مال وجر اب وقر بقر و سفرق و دوا و سبلہ
بما یتفحق بہ باقی الا بستانک کحل و لمحہ و نحوہ اہم ملخصاً مگر قربانی کے چڑے کو مرد کر دینا
اقضل ہے اور یہ بہتر ہے کہ کسی مسجد یا مدرسہ میں دے دے۔ وہو تعلق اعلیٰ

کتبہ جلال اللہ کیا احمد الامجدی

۲۲ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

مسئلہ۔ اگر عمر شہادہ رضا اور بی شکولی پرست مہنا صلح بستی

۱۔ ہندہ مالک نصاب ہے وہ اس سال دو قربانی کرنا چاہتا ہے ایک اپنے نام سے اور دوسری ایک
بزرگ کے نام سے جو وفات پانچے ہیں تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے بعض لوگ اسے ایسا
کرنے سے منع کرتے ہیں۔

۲۔ یہاں سے یہاں کے رہا ہے کہ جو مالک نظر اور عید الاضحیٰ کے روز اٹھ ٹوبے تک کچھ کھاتے ہیں نہیں
پھر غسل کرنے کے بعد کھاتے ہیں اس کے بعد نماز پڑھنے کے لئے عید گاہ جاتے ہیں تو اس کے
بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب (۱) ہندہ مالک نصاب ہونے کی صورت میں جب کہ اپنے نام سے قربانی کرنے کے
ساتھ اس سال دوسری قربانی کسی بزرگ کے نام کرنا چاہتی ہے تو اسے منع سے منع ہے۔
ہیں کہ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں جائز ہے بلکہ بہتر ہے کہ ثواب پائے گی۔ لیکن اگر اس بزرگ
نے ہندہ کو قربانی کی وصیت کی ہے تو اس صورت میں خود اس کے گوشت سے کچھ دکھائے بلکہ کل
صدقہ دے دے جیسے کہ فتاویٰ بنیادیہ علی النہد یہ جلد سوم ص ۲۷ میں ہے قال المصلح
المتحاشا من انہ ان مضی بامر الملیت لایا کل منها وان بغیر امرہ یا کل۔

۲۔ عید الاضحیٰ کے دن مستحب ہے کہ نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق مین تین، پانچ یا سات کجوریں کھائے
اور کجوریں نہ ہوں تو کوئی بھی چیز کھائے لیکن اس روز اٹھ ٹوبے تک کھانے پینے سے شریعت نے
منع نہیں کیا ہے لہذا اگر حکم شرع سے اس وقت تک نہیں کھاتے پیتے تو غلطی پر ہیں البتہ
عید الاضحیٰ کے روز مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ دکھائے اگرچہ قدر باقی ذکر فی ہو
اور اگر کھانیا تو کراہت نہیں۔ لکن فی کتب الفقہ۔ وہو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کے جلال النبی احمد علی

2014-2015

مختصر ہے۔ لفظ تہجد اور گن گزری صرف مطلقاً اور محض تہجد کی روشنی میں اس کا پورہ کافور
 دینے قربانی کے لئے جانور خریدنا یہ صاحب نصاب ہے ایک ہی جانور خریدایا جائے جانور
 میں ایک ہی حصہ لیا ہے پڑھے کھئے لوگوں سے مسئلہ پوچھا تو زید سے ڈوگولنے کہا کہ آپ صاحب نصاب
 فرمایا آپ نے قربانی واجب ہے آپ اپنی طرف سے کریں زید کو تہجد کے میں ایسی بے ادبی نہ کریں گا اسل
 سرگندہ بڑھلا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کو پڑھا گا کھائے سال قبل علیہ السلام کے نام اس کے اگلے سال سرگند
 تو خدا پاک کے نام چھ سال اگر دہ رہا تو آپ نے نام۔ زید کے اس طریق سے واجب قربانی کا ادائیہ گا کہ
 نہیں یا اس طریق سے تحریر کریں۔

الجبواب صاحب کتاب اگر کو طریقہ پر کرے گا ادھائی طرف سے نہیں کہے گا تو ترک واجب کے سبب گنہگار ہو گا ورنہ لازم واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کے اور بزرگوں کی طرف سے کرنا چاہتا ہے تو ان کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

کتب جلال القرب احمد الایوبی

١٥٤

مسئلہ ہے۔ از محمد یعقوب صاحب مدظلہ یوسف دوم و گرامر اہل یوسف اس امر سے گنج خلق کو روک پور
 رہنے ایک بکرا قرانی کی نیچ سے بالائی کی زید ناما ہے اس پر فرض زیادہ ہے طواف
 طلب امر ہے کہ زید اس بکرے کو اپنے من میں لاسکے یا قرانی ہی کرتی واجب ہے ؟
 الجواب زید پر قرانی واجب نہیں بہادر شریعت میں ہے۔ بکرے کا مالک تھا اور اس کی قرانی
 کی نیت کی یا خریدنے کے وقت قرانی کی نیت رہتی بعد میں نیت کی تو اس نیت سے قرانی واجب
 نہیں (بہادر شریعت ص ۳۳۹) واللہ وسئلہ اعلم

کتاب فی الدین احمد الرضوی

تم شحن العظم ١٣٦٩

شیخ لعل محمد امام الحقانی سید پرست و عالم پسند خلق ایوب محل (مہاراشٹر)

ایام تشریق کی وجہ تسمیہ کیا ہے جواب یا صواب سے نوازیں۔ یقیناً تو جہاں
الجواب بصورت الملک الوہاب تشریق کے معنی ہیں گوشت کے ٹکڑے کرنا اور صوبہ میں
 خشک کرنا چونکہ ان دونوں میں قربانی کا گوشت خشک کیا جاتا ہے اسی لئے ان کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ لغت کی
 مشہور کتاب **اللمحذ** میں ہے التشریق ہی ثلاثہ آیا مرہلہ بعد الاضحی لان لحوم الاضاحی تشریق
 فیھا اور وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری
 بمصطفیٰ القفر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ۔ از ہتم مدرسہ رضائے عرف، آہ کے روڈ آسنسول
 اس طرف قربانی کے موقع پر چند افراد ایک گائے شریعت میں خریدتے ہیں اور حسب حیثیت
 بچتے آپس میں حصص کر لیتے ہیں۔ اور باقی تمامہ ایک سے کو مشترکہ طور پر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم یا کسی دوسرے بزرگ کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ اس عمل کے متعلق ادھر کچھ دونوں سے لوگ
 چرچہ مچا کر رہیں کہ ایسا کرنا ناجائز اور غلط ہے۔ لہذا کتاب و سنت اور احکامات کی روشنی میں
 وضاحت فرمایا جائے کہ وہ شخصوں یا تین شخصوں یا حسب گنجائش دوسرے افراد کی شرکت میں گائے
 بیس خرید کر مذکورہ بالا طریقے کی قربانی جائز ہے یا حرام ہے؟

الجواب جس طرح یہ جائز ہے کہ چند مسلمان شریک ہو کر ایک بکرا خریدیں اور اس کی قسم بانی
 سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام یا کسی دوسرے بزرگ کے نام کریں کوئی قیاحت نہیں اسی
 طرح کچھ مسلمان مشترکہ طور پر بڑا بکرا خرید کر ساتواں حصہ کسی بزرگ یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے نام قربانی کریں جائز ہے۔ اور جائز ہونے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ جو لوگ ناجائز اور
 غلط کہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ مستبر کتاب کا جزیہ پیش کریں۔ وهو تعالیٰ وسعنا و اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری

۳۲۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵

مسئلہ۔ منور مولوی قیام اللہ مدرسہ تہذیبیہ گودا بازار شریعت
 دسویں ڈی ایچ کوہ نماز فجر قبل نماز عید الاضحیٰ قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب شہر میں نماز عید الاضحیٰ سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔ لیکن دیہات میں دوسری کو
 کو بعد نماز قبل نماز عید الاضحیٰ قربانی کرنا جائز ہے بلکہ طلوع صبح صادق ہی سے جائز ہے لیکن مستحب ہے
 کہ سورج نکلنے کے بعد کہے درختوں میں ہے اول وقت نماز عید الاضحیٰ آن صبح فی مصر و بعد طلوع
 فجر یہ مرنہ ان دینے میں غیرہ اہل مصلحت اور فتاویٰ کا حق خالی میں ہے قاما اهل التواد و
 القری و التباطات عند تايحون لهما التخصیة بعد طلوع الفجر الثاني من البق العاشر
 من ذی الحجة اہ اور فتاویٰ کی دیگر جلد اول مصری جلد ۱ میں ہے والوقت المستحب للتخصیة
 فی حق اهل التواد بعد طلوع الشمس و فی حق اهل المصر بعد الخطبة کذا فی الظہیرۃ
 اہ۔ ہذا ما عندی والعلیہ الحق ہذا فی حقہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و علی السوی
 تعاط علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی

۲۴ ذی القعدہ ۱۳۸۸ھ

مسئلہ ۲۰: اوقات عبدالمجیب کا تہ مدرسہ عالیہ و دیگر تعلیمی محال لکھنا
 بقرعہ کے دن اگر شہر میں کر فوگ جائے یا قند و فساد یا سا ہو کر لوگ گروں سے نکل کر
 عید گاہ یا مسجد میں بقرعہ کی جگہ پر جمع ہو سکیں تو اس صورت میں شہر کے لوگ قربانی تکب کریں؟
 الجواب جبکہ کر فو یا کسی دوسرے قند کے سبب شہر میں عید اضحیٰ کی نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس
 صورت میں دوسری ذوالحجہ میں کو شہر میں بھی طلوع فجر کے بعد جگہ سے قربانی کرنا جائز ہے و درفتار سے
 شامی جلد پنجم میں ہے فی البزائین جلد ۱۰ فیما قنتہ فلم یصلوا و صلو بعد طلوع
 الفجر یا غری فی المختار اور فتاویٰ کے قول ہے جاز فی المختار لان البلد ذاک صارت فی ہذا
 الحکمہ کالسواد اتعانی و فی التناہر خانیۃ و علیہ الفتویٰ۔ و ہو تعالیٰ اہلہ و علیہ
 اتہ و احکمہ۔

جلال الدین احمد امجدی

مسئلہ ۲۱: اگر عید نیم سنگھو یا ودھیا پوسٹ برگدھار یا ضلع گوکھڑ
 قربانی اگر شادی شدہ عورت کے تاج پوز اور وہ صاحب نہا ہے تو عورت کے نام کے

ساتھ باپ کا نام یا ماں کا نام یا شوہر کا نام اخراج کرکے اس کا نام اس کے ساتھ لیا جائے۔

بنیوا تو جس وا

الجواب جس صورت کی طرف سے قربانی ہو جائے عظیم وغیرہ خوب جانتا ہے کہ وہ فلاں کی
لڑکی فلاں کی بیوی ہے اس لئے صرف عورت کا نام لینا کافی ہے فلاں بنت فلاں یا فلاں زوجہ
فلاں کہتا ضروری نہیں اور اگر کہہ دے تو کوئی حرج بھی نہیں۔ وہو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الاجری
۳۳ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

مسئلہ ۱۰ از محمد نعیم خاں رنگدہا پریاضی گورکھ پور

زید ایک بچے کی قربانی کرنا چاہتا ہے اور بیکر نہایت فریاد مند رہتا ہے لیکن عمر کے لحاظ
سے ابھی سال بھر تک عمر دینے سے کہہ کر اس کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بنیوا تو جس وا

الجواب اس بچے کی قربانی جائز نہیں خواہ کتنا ہی فریاد ہو کہ قربانی کے بچے کی عمر سال بھر تک
ضروری ہے رہا فقہاء میں ہے نو صبی بسن اقل لا یجوز اھ اور فتاویٰ مالکیہ میں ہے نو صبی
یا قل من ذلک شیطان لا یجوز اھ۔ واللہ تعالیٰ وسر سولہ الا علیٰ اعلیٰ حل جلال لہ
وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

کتبہ جلال الدین احمد الاجری
۳۳ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

مسئلہ ۱۱ از محمد ایمان خاں شعل جاسم سید کوٹلہ اس پرنسٹن پریاضی گورکھ (سرحد خیال)

① کس کس بات کی قربانی جائز ہے اور کس عمر کا ہونا چاہئے؟

② زید کا قول ہے کہ بھینسے کی قربانی قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے اس لئے بھینسے کی
قربانی نہیں ہے زید کا کہنا ہے کہ جو لوگ بھینسے کی قربانی کرتے ہیں وہ جہالت ہے کیا یہ سب باتیں صحیح
ہیں یا نہیں زید عالم بھی ہے براؤ کم بحوالہ قرآن وحدیث وکتب معتبرہ سے نوازیں۔

الجواب اللہم ھذا یتہ الحق والحق ① اونٹ، گائے، بھینسے بکر کی بھی قربانی جائز ہے اور بکری
کی قربانی چار ماہ سے اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے گائے بھینسے دو سال کی اور بکری ایک سال

کی انعاموں کی اس سے کم ضرورت قرآنی جائز نہیں اور نہ وہ جس کی عمر ایک سال ہو تا ضروری نہیں رہا
 تک کہ چھ ماہ پہلے اگر اتنا بڑا ہو کہ وہ سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی بھی قرآنی جائز
 ہے نہ درخت پر لٹے ہو مع الجملہ و ستہ اشهر من النقصان ان کان یحیث لوجملہ النشایا
 لا یسکن التیز من بعد ومع النخی فصاعدا من الثلاثة (وھی الاہل والبقربنوعیہ و
 النشایہ بنوعیہ روا الترمذی) والثانی ہوا بن عمن من الابل وحولین من البقر والجاموس
 وحول من النشایہ والنعزہ۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

② جاموس یعنی بھینس کے قرآنی حدیثوں سے ثابت ہے کہ جاموس بقر کی ایک قسم ہے
 اور بقر کی قرآنی حدیثوں میں مذکور ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ
 السلام والتسلیم نے فرمایا البقرۃ عن سبعة والحیض عن سبعة واولا مسلمہ وابوداؤد و
 اللفظ لہ یعنی بقراءت کی قرآنی سات کو بیوں کی طرح سے کافی ہے (مسلم ابوداؤد) اور حضرت
 محمد بن النبی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم فی سفر فمضی الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعة واولا الترمذی والنسائی وابن ماجہ
 یعنی انہوں نے فرمایا کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ جبریدا گئی تو ہم ایک بقر
 سات آدمی شریک ہوئے (ترمذی شریف نسائی ابن ماجہ) اور ہارے کتب الاضحیہ میں ہے یدخل فی
 البقر الجاموسین لانتہ من جنسہ اھ۔ یعنی بقر میں بھینس بھی داخل ہے اس لئے کہ بھینس بقر کی جنس
 سے ہے۔ اور کتب الزکاة میں ہے الجاموس والبقر سواء لانہما من البقرینتا ولہما ذہو
 نوع منہ یعنی بھینس اور بقر احکام میں برابر ہیں کہ بقر کا نطفہ ان دونوں کو داخل ہے اس لئے کہ بھینس بقر کی ایک
 نوع ہے اور ہاتھ الصنائع میں ہے الجاموس نوع من البقر بل لیل انتہ بضہ ذلک الی البقر
 فی باب المذکوة اھ۔ یعنی بھینس بقر کی ایک قسم ہے دلیل یہ ہے بھینس زکاة کے مسئلے میں بقر سے
 ملائی جاتی ہے اور قتادہ کا حنفی قائل میں ہے وکذا الجاموس لانتہ نوع من البقر اھ۔ یعنی
 بھینس کی بھی قرآنی جائز ہے اس لئے کہ وہ بقر کی ایک نوع ہے اور قتادہ کا مالکی قائل میں ہے الجاموس
 نوع من البقر اھ یعنی بھینس بقر کی ایک قسم ہے اور رد المحتار میں ہے الجاموس نوع من البقر
 وکذا المعز نوع من الغنم بل فقہا فی الذکوة اھ یعنی بھینس بھینس بقر کی ایک قسم ہے

میں یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ میں شامل کی جاتی ہے اور قنات و کافرانہ میں ہے الجاموس میمون فیہا اھ۔
یعنی میمون بھینس قرآنی میں جائز ہے اور عربی لغت کی مشہور کتاب المنجد میں ہے الجاموس ضرب
میں کثیرا البقرہ لیجنا اھ۔ یعنی بھینس بقرہ کی ایک بڑی قسم ہے جو کالی ہونے سے اور فارسی لغت کی مشہور
کتاب خیرات اللغات میں ہے جاموس یا آخسین ہلہ عرب گامیش کہ تحقیق گاؤں میں ست اور سال
سیرات تو دریں دیار مردم میں زمانہ بچیت تفرقہ زولہ ۵ فرما جاموس گوشت بھیرب و بادہ ماگاؤں میں
خواند اھ۔ فقہ اور لغت کے ان تمام شواہد کا خلاصہ یہ ہوا کہ بھینس بقرہ کی ایک قسم ہے اس کی
بھی قرآنی جائز ہے اور یہ سب مسلمانوں کے نزدیک مسلمہ ہے لہذا بیچنے کی قرآنی کوچہا بیت
جانے والا جائز ہے اور جابل نہیں تو گمراہ ہے اور گمراہ تا وقتیکہ توبہ کرے مسلمانوں پر اس کا ہائیکٹ
کرنا لازم ہے ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قل اللہ تعالیٰ ذلتا یبیتات الشیطن فلا تقعد
بعد الذلک شیئ مع القوم الظالمین (پارہ ۱۲، سورہ بقرہ ۱۲) اوس فقہاء حضرت علامہ ملاحون رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں ان القوم الظالمین یہ المبتدع والفاسق
والکافر والقعود مع کلھم مستنخ (تفسیرات احمدیہ ۲۵۵) وھو قنات اعلہ

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری
۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

مسئلہ ۱۰۔ ازہد بن نعم شاہری موضح سرکانڈہ پوسٹ بھالہ پور ضلع گونڈہ
زید کہتا ہے کہ بھینس کی قرآنی جائز نہیں ہے اس لئے کہ وہ قرآن عظیم سے نہیں ثابت ہے
ابن وہ بکرا بکری کی قرآنی کو جائز کہتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
الجواب ۱۔ زید اگر بھینس کی قرآنی کو جائز نہیں مانتا اس لئے کہ وہ قرآن سے نہیں ثابت ہے
اور بکرا بکری کی قرآنی کو جائز مانتا ہے تو اس سے دریافت کیا جائے کہ بکرا بکری کی قرآنی کس آیت
سے ثابت ہے۔ اور جب قرآن سے نہ ثابت ہونے کے سبب وہ بھینس کی قرآنی سے انکار کرتا ہے تو
پانچوں وقت کی نمازوں میں رکعتوں کی تعداد سے بھی اسے انکار ہو گا۔ اور سونا چاندی میں چالیس سو سے
غلز میں دسویں سو میں ہتھکی زکوٰۃ سے بھی اسے انکار ہو گا اور اسی طرح ان تمام باتوں سے کہ جس کا ثبوت صرف
حدیثوں سے ہے البیان باللہ تعالیٰ۔ خلاصہ یہ کہ زید اگر اچھے اسلمہ تو یہ لازم ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو سب

سلمان اس کا بالیکٹ کریں اگر ایسا کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے قال اللہ تعالیٰ وَاِمَّا يَنْتَحِدْ
الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ (پہ ر ۳۷) وهو سبحانه وتعالى
اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۳ صفر المظفر ۱۳۲۰ھ

مسئلہ۔ از علی محمد قرستان دہلوی جلیع نکیم پور آسام
یہاں ایک فرقہ ایسا جو کہ کہتا ہے کہ ایک بڑا کی قربانی سات آدمی کی طرف سے ہو سکتی ہے
کہ جو حقہ نامہ اس میں سب کی جگہ ہے تو صرف گناہ اور خطیہ میں سات قربانی دہنی ہلکے کیسے، پھر
حق میں بھی سات قربانی ہوگی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اس فرقہ کا سرخ ملک میں رہتا ہے اور اپنے
شرعیہ میں کہنت بھی دیتا ہے کہ بزرگ کو کہنت دینا جائز ہے جس میں بیاض طلب امر ہے کیا
ایک بکرے کی قربانی سات آدمی کی طرف سے ہو سکتی ہے اور کیا امر یا مرقی یا بیاض کی قربانی شرعاً جائز
ہے یا جو فرقہ یہ کہتا ہے کہ مرنے اور بڑا کی قربانی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اس فرقہ کے سرخ سے
مرید ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ مرید ہو چکے ہیں ان کے لئے اسلامی شریعت کا کیا حکم ہے؟
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

الجواب۔ بکرے اور مرنے کی قربانی سات آدمی کی طرف سے قرآن کریم اور حدیث سے ثابت
ہے والے جوئے مغزی کتاب ہیں۔ اور شریعت اسلام کو مکمل بنانا ہے ہیں۔ ان سے مسلمانوں کا حکم
ہونا چاہیے کہ تم اپنے دھرم کے مطابق قرآن مجید کی آیات یا حدیث شریف پیش کرو اور وہ ہرگز ہرگز
پیش نہ کر سکیں گے۔ تو ان سے تو یہ کہنے کے لئے کہ ان کے لئے ان کا قطعاً بالیکٹ
کریں۔ بکرے کی قربانی صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے جائز ہے خواہ کتنا ہی فرہ ہو۔ نہ تو ایسا کہ
جلد پنجم معری صلیب میں ہے لا یجوز انشاء والعزلاء عن واحد وان کانت عطیۃ سمیۃ
تساوی شاتین اھ۔ اور بدائع الصنائع جلد پنجم میں ہے لا یجوز انشاء والعزلاء عن واحد
وان کانت عطیۃ سمیۃ تساوی شاتین متا یجوز ان یضی بہا لان القیاس فی الابل
والبقران لا یجوز فیہما الا شتران لان القریۃ فی ہذا الباب اراقۃ الدماء وانھا

لا تحمل التيممة لا تعاذيح واحد وانما عرفنا جواز ذلك بالخبر فحق الامر في الغنم على اصل القياس فان قيل اليس انهم سوى ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ضحى بكبشين اميين احدهما من نفسه والآخر عن لايذبح من امته فكيف ضحى بشاة واحدة عن امته عليه الصلاة والسلام؟ فالجواب انه عليه الصلاة والسلام انما فعل ذلك لاجل الثواب وهو انه جعل ثواب تضحية بشاة واحدة لا متبلا للاجزاء وسقوط التعبد عندهم اه مرغا يا من اوردت في قرباني هرگز جائز نہیں اس لئے کہ غیر وحشی چوپایہ کا ہونا قربانی کے ارکان میں سے ہے۔ درخت تارجلہ شامی معطی میں ہے مکنہا ذبح مایجوز نہ ہے من النعم لا خمس اھ فرقہ مرغا اور بکرا کی قربانی سات آدمی کی طرف سے جائز نہ اس فرقہ والے پند مہب گراہ گراہ کرتے ہیں۔ اس کے سرخ سے مرید ہونا هرگز جائز نہیں ہو بگ مرید ہو چکے ہیں ان پر مرید کی توڑنا اور اس سے بڑا مرید بنانا واجب ہے ہذا ما بعدی والعلیہ ہذا اللہ تعالیٰ وسولہ الاعلیٰ جل جلالہ وصلى الله تعالى عليه وسلم

کتبہ جلال الدین احمد امجدی
۱۲ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ

مسئلہ۔ از مؤرخین متعلم دارالعلوم فیض الرسول ہاؤں شریف رستی

① ایک بکری کے دو بچے ایک بکری اور ایک بکرا تو ان دونوں نے کتیا کا دودھ پی لیا تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان دونوں کا گوشت کھانا تو اشراغ جائز ہے یا نہیں اور قربانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟
② جس بکری نے کتیا کا دودھ پی لیا ہو تو کس اس کے ضل میں کچھ خرابی واقع ہوگی یا نہیں؟
الجواب بکری کے بچے اگر کتیا کا دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں گھاس کھاتے رہے تو ان کا گوشت کھانا اشراغ جائز ہے اور ان کی قربانی کرنا بھی جائز ہے بلکہ شتریر و اشترام ہے اس کے دودھ سے پرورش یافتہ بکسے کے گوشت کھانے میں بھی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں تک گھاس کھایا ہو۔ بہار شریعت صفحہ پانچم ۱۲ میں ہے۔ بکری کے بچے کو کتیا کا دودھ پلاتا رہا اس کا بھی حکم ہلال کا ہے کہ چند روز تک اسے باعدہ کہ چارہ کھلائیں کہ وہ اشترام نہ رہے اور قتادہ کا لکیری و بداول مطبوعہ ص ۲۵۶ پر ہے الجملہ ایذاکان یرقی بلیس الا تان والآخر پیران اختلاف آیا ما

فلان باس احمد یعنی بکری کا بچہ جس کی پرورش گڈی اور خنزیر کے دودھ سے ہوئی رہی اگر دودھ چھڑ کر کچھ دھن گھاس کھاتا تو اس کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اس کی قربانی بھی جائز ہے۔
 ① کتیا کا دودھ پی لینے کے سبب بکری کی نسل میں شرما کوئی خرابی نہیں واقع ہوتی
 واللہ تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۰ صفر المبارک ۱۲۹۹ھ

مسئلہ۔ بھارشد ابن خیثمی الدین سدر سنن اسلام افتتاح گنج فیض آباد

① گائے یا بھینس کی قربانی جس میں چھ آدمیوں کا حصہ ایک ایک ہے اور ایک حصہ شکر رہا ہے اور بھی چاہتے ہیں کہ ساتواں حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہو آیا سب آدمی برابر شریک ہو کر ایک حصہ پورا کریں یا صرف ایک آدمی پورا کرے۔

② گائے اور بھینس و بکری کے بچہ دینے کے بعد جو دودھ اول مرتبہ نکالا جاتا ہے ہے چار دن اور ہی زبان میں پیوسن گیتے ہیں اس کا پینا کیسلا ہے و بیعتنا تو جہاں
 اچھا و سب اللہ جل جلالہ الخ و القاب ① قربانی کا ساتواں حصہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہے ہو اس کو سب حصے ملے ہمارے ہمارے شریک ہو کر پورا کریں یا ایک شخص پورا کرے دونوں صورتیں جائز ہیں اس میں شرما کوئی حرج نہیں لانکہ نہ بیعت فی الشرع حرام ہے اور نہ کذاک و هو تعالیٰ اعلم

③ اس دودھ کا کھانا پینا جائز ہے شرما کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ وسوسہ جل جلالہ و صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱ صفر المبارک ۱۲۹۹ھ

مسئلہ۔ از محمد نسیم خاں کلینیاں ضلع بستی۔

قربانی کا بکر کتنے دن کا ہونا چاہئے بعض کا قول ہے کہ دانت والا ہونا چاہئے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سال کا ہونا چاہئے دیانت طلب امر ہے کہ اس کے پاس میں شریعت کا کیا

فرمان ہے؟

الجواب قربانی کا بکرا کم سے کم سال بھر کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ دانت والا ہو یا نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے **فصحو ابنا الشنا یا اھ** (ہمارے جلد بچے صحت مند)۔۔۔ **ولا تا جلد اھمی** صاحب فرنگی علی عمدۃ الزماہ میں فرماتے ہیں **الشنا یا من الفصما** بن حول اھ **در تشار** میں ہے **و یح الننی فصاعداً من الثلاثۃ** والثنی ہوا **بن خمس** من الادل و حولین من البقر و لھما موس و حول من الشاة و المعز ما تم له حولہ و طعن فی التبع الثانیۃ

اھ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری
رحمۃ اللہ علیہ

مسئلہ۔ اگر عرصۃ الشہر میں سر پرست ہشت غازی پر خلع کوئٹہ ایک بکری کے بچے کو کتیا کا دودھ پی لیا ہے تو کیا اس بکری کے بچہ کی قربانی ہو سکتی ہے

بتینوا توجسوا

الجواب بکری کا بچہ اگر کتیا کا دودھ برابر پیتا رہا تو وہ جلالہ کے حکم میں ماحسل ہے بہار شریعت صفحہ ۲۸۵ پر مذکور ہے **ما لکیری کے والد سے مشا پر دودھ ہے کہ بکری کے بچہ کو کتیا کا دودھ پلاتا رہا اس کا بھی حکم جلالہ کا ہے۔ اور جلالہ بکری کی قربانی کے سلسلے میں حکم یہ ہے کہ اسے دس دنوں تک ہاتھ کر چارہ کھائیں کہ وہ اثر جاتا رہے بعد ازاں اس کی قربانی کر سکتے ہیں** فتاویٰ عالمگیری کتاب الاضغیہ میں ہے **لا تجوز الجلالۃ وھی التي تاكل العذ سراقۃ و لا تاكل غیرھا فان كانت الجلالۃ لا تلبسک اسربعین یوما حتی یطیب لحما و البقر یسک عشرین یوما و الغنم عشرۃ ايام۔ و هو تعالیٰ اعلم**

جلال الدین احمد لاہوری
رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۹۴ھ جازلی الاولیٰ

مسئلہ۔ اگر احسان علی سبحانی موش پر ساتی کا کڑ کوٹ خاص رطل کوئٹہ

بکری کی قربانی جائز ہے یا نہیں جبکہ وہ بکری بچہ والی بھی ہو۔

الجواب بکری جس کی عمر کم سے کم ایک سال ہو اور اس میں کوئی عیب مانع قربانی نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ شرعاً کوئی قباحت نہیں وھو تعالیٰ وسبحاً علیہ
اعلم بالصواب

کتب جلال الدین احمد الامامی حنفی

۴ ربیع الآخر ۱۲۸۵ھ

مسئلہ۔ از تحبیب خاں دھرمائو

میں نے اپنی بکری کو بٹائی پر اس طرت دی کہ اگر وہ بچہ ہو گا تو ایک تھوڑا سا اور دوسرا سا اور یافت طلب اگر ہے کہ بٹائی پر بکری دینا کیسے ہے چر بٹائی کی بکری کے بچے کی قربانی جائز ہے یا نہیں
میں نے اس کی قربانی لکھی ہے تو یہ قربانی جائز ہوئی یا نہیں؟

الجواب فقہ حنفی کی مشہور کتاب بہار شریعت جلد چہارم ص ۲۲۹ میں ہے۔ بعض لوگ بکری بٹائی پر دیتے ہیں کہ جو کچھ بچے پیدا ہوں گے دونوں نصف نصف لیں گے یہ اجازہ بھی غائب ہے بچے
اس کے ہیں جس کی بکری ہے دوسرے کو اس کے کام کی اجرت ملے گی۔

حوالہ مذکور سے واضح ہو گیا کہ بٹائی پر بکری دینا جائز نہیں اور اگر اپنی بکری کسی دوسرے کو
چرانے اور نگہداشت کے لئے دینا چاہتا ہے تو اس کی اجرت مقرر کر دے بکری چرانے والا بکری
کے بچے میں حصہ دار نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بکری کا مالک نہیں۔ اور رہا بٹائی کی بکری کے بچے کی قربانی نہ تو
وہ شرعاً درست ہے آپ کی قربانی ہو گئی کیونکہ بکری کے بچے کے آپ مالک ہیں ہاں قربانی صحیح
ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ سال بھر کا ہو چکا ہو واللہ تعالیٰ اعلم

کتب بدلتی احمد امروہی حنفی
۴ صفر ۱۲۸۵ھ

مسئلہ۔ از قاضی عبدالصمد قادری بدلیہ پوسٹ بلوچ خیل بستی

① قربانی کا بکرا سال بھر کا ہے اور مانتا بھی نکلا ہے۔ لیکن گاؤں کے لوگ کہتے ہیں کہ

مال بھر کا ہو گیا ہے تو اس بکری کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

۲) جبکہ قربانی کے بکرا کی سینگ وغیرہ صحیح ہونا چاہئے یعنی اس کلبے عیب ہونا ضروری ہے تو کیا بدھیا ہونا عیب نہیں ہے کہ اس کی قربانی جائز ہے؟

۳) کیا عین دن قربانی کا جائز ہونا حدیث و فقہ سے ثابت ہے؟

الجواب ۱) قربانی کے بکرا کی عمر سال بھر ہونا ضروری ہے مانت کا لکھنا ضروری نہیں بلکہ بکرا اگر قاضی سال بھر کا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے اگرچہ اس کے دانت دنگے ہوں۔ درختانہ شاہی جلد پنجم منصفہ میں ہے مع الشی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲) بیشک بدھیا ہونا عیب نہیں ہے اس لئے کہ عیب اس بات کو کہتے ہیں جس کے سبب جانور کی قیمت کم ہو جائے اور بدھیا ہونے سے جانور کی قیمت کم نہیں ہوتی ہے بلکہ بڑھ جاتی ہے تو اس کی قربانی جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے اس لئے کہ بدھیا ہونے سے اس کا گوشت اور عمدہ ہو جاتا ہے ہمارے جلد سوم باب خيار الغیب ص ۲۳ میں ہے کل ما وجب نقصان الثمن فی عادیۃ القمار فهو عیب اور قاضی مالکری جلد پنجم مطبوعہ مصر ص ۲۹ میں ہے الخصى افضل من الفحل لانه اطيب لحمًا كذا فی المحيط۔ اور جوہرہ نیرۃ جلد دوم ص ۲۵ میں ہے یجوز ان یضعی بالخصی لانه اطيب لحمًا من غیر الخصی قال ابوحنیفۃ ما نزل فی لحمہ النع متا ذہب من خصیۃ اہل مخصا

۳) بیشک عین دن قربانی کا جائز ہونا حدیث و فقہ سے ثابت ہے بدائع الصنائع جلد پنجم ص ۶۵ میں ہے مروی عن سیدنا عمر و سیدنا علی و ابن عباس و ابن سیدنا عمر و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہم قالوا یا امیر المؤمنین لا تأخذوا فی اوقات العبادات والقربان لا تعرفوا الا بالاسح اھ اور ہمارے جلد چہارم ص ۲۳ میں ہے وہی جائزۃ فی ثلاثۃ ایام یوم النحر و یومان بعده اھ۔ و هو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد انجمی

۱۵ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ۔ از نسیم چکری شعلہ دار العلوم خذا

زید کی ایک بکری نے بچہ چبا چکے نے اس کا دودھ بھی پیا اور کتیا کا بھی۔ دیانت طلبہ پر
 ہے کہ اس کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں نیز اس کی قربانی کر سکتے ہیں یا نہیں؟
 الجواب صورت مسئلہ میں بکری کے جھبے نے کتیا کا دودھ پیا اس کے گوشت کھانے میں
 حرج نہیں نیز اس کی قربانی بھی کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ عالمگیری جلد چہارم ص ۳۶ پر ہے الجملی اذا
 كان يربى بلبين الاقان والخنزيران اختلف اياما فلا بأس يعني بکری کا بچہ جس کی پرورش
 گدھا اور خنزیر کے دودھ سے ہوتی رہی اگر دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں گھاس کھاتا رہا تو اس کے گوشت کے
 کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم

اور اگر کسی کی طبیعت گوارہ نہ کرے تو شریعت اسے مجبور نہیں کرتی واللہ ورسولہ اعلم

کتبہ محمد بن احمد الزوی

مرحوم مشہور

مسئلہ۔ اگر سہیاں کلاں ضلع گوئڑہ مرسلہ عطاء اللہ
 ایک شخص کا نام نہیں معلوم ہے اور اس کے نام پر قربانی کرنی ہے تو کیا نام لیا جائے
 اور اس کے رکے کا نام معلوم ہے۔

الجواب مسئلہ قربانی میں بون کے بعد والد فلاں کہا جائے مثلاً اگر رکے کا نام عباد اللہ ہے تو بھائی
 یوں پڑھے تقبل من والد عبد اللہ ماہر کر خلیک محمد بن محمد بن عبد اللہ تعالیٰ ورسولہ
 الا علی اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کتبہ محمد بن احمد الامیری

۱۳ ذی القعدہ ۱۲۸۵

مسئلہ۔ اگر کوئی ضلع بستی مرسلہ فیض اللہ

قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں اور اگر کسی نے دیدیا تو قربانی ہوگئی یا نہیں؟
 الجواب قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں اور کسی نے دیدیا تو گناہ ہے۔ توہر کہے اور
 قربانی ہو جائے کسی کافر کو گوشت دینے کے سبب قربانی کا گناہ نہ کرنا واجب نہیں وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد بن احمد الامیری

المرحوم الامیری

مسئلہ۔ از سید سلمان اختر گومی و ملا محمد خاں فرخ آباد
جس جانور کا کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو اس کی قربانی جائز نہیں تو غصی جس کے پورے
غصیے کٹتے ہوتے ہیں اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب غصی جس کے پورے غصیے کٹتے ہوتے ہیں اس کی قربانی جائز ہے ایسا ہی در مختار
رح شامی جلد پنجم ص ۳۲ میں ہے۔ اور ہدایہ جلد چہارم ص ۳۳ میں ہے یجو زمان یعنی بالخصی لان
لحمھا اطیب وقد صح ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غصی بکثیرین موجود میں
مفصلاً یعنی غصی کی قربانی جائز ہے اس لئے کہ اس کا گوشت عمدہ ہوتا ہے۔ اور صحیح روایت سے
ثابت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دو بیتھوں کی قربانی قربانی جو غصی تھے اور ان کا
برنگ سفیدی و سیاہی ملا ہوا تھا اور جو نہ جلد ص ۳۳ میں ہے یجو زمان یعنی بالخصی لان اطیب
لحمھا ابن خبیر الحنفی قال ابو حنیفۃ ما من اد فی لحمہ النفع متاذہب من خصیتہ اھ
تخصیما یعنی غصی کی قربانی جائز ہے اس لئے کہ اس کا گوشت غیر غصی کے گوشت سے عمدہ ہوتا ہے۔
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو گوشت کہ غصی میں بڑھ جاتا ہے اس کے غصیے میں
سے وہ زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔ بلکہ غصی کے گوشت کی عمدگی کے سبب اس کی قربانی افضل ہے جیسا
کہ ترمذی مالکیری جلد پنجم ص ۳۴ میں ہے الحنفی افضل من الفضل لانہ اطیب لحمہ کذا فی المعیط۔
اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ وارضوان فرماتے ہیں غصی یعنی جس کے غصیے نکال لئے گئے ہیں یا یجو
یعنی جس کے غصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لئے گئے ہیں ان کی قربانی جائز ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۸۵)
ص ۱۸۱ اصل میں کان وغیرہ کسی دوسرے عضو کا تہائی سے زیادہ کٹا ہونا جو کرمیب ہے اس لئے ایسے جانور
کی قربانی جائز نہیں۔ اور غصیے کا کٹا ہونا عیب نہیں ہے لہذا غصی کی قربانی جائز ہے اس لئے کہ عیب
اس کو کہتے ہیں کہ جس کے سبب چیز کی قیمت باجروں کی نگاہوں میں کم ہو جائے۔ جیسا کہ ہدایہ جلد سوم ص ۱۸۰
خبر العیب ص ۳۲ میں ہے کل ما اوجب نقصان الشئ فی عادیۃ التجار فهو عیب۔ اور غصی
کاٹنے کے سبب غصی کی قیمت باجروں کی نگاہوں میں کم نہیں ہوتی ہے بلکہ چھ جاتی ہے لہذا وہ عیب
نہیں ہے بلکہ خوبی ہے اس لئے اس کی قربانی جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتاب جلال الدین احمد امجدی

۱۴۱۰ھ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ۔ از قصہ امر و مباح و مستحب و غیرہ بستی مراد محبوب علی و برادر الدینی
ایک شخص ہیں کی عمر ایک سال ایک یوم ہے مگر دانت ابھی دو دھ دھلے ہیں اور اصطلاح میں جسے
دانتا کہتے ہیں وہ دانت ابھی نہیں ہے ایسی صورت میں اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟
صدر الشریعہ قدس سرہ بہار شریعت حصہ ۱ ص ۱۲۱ پر لکھتے ہیں و جس کے دانت نہ ہوں یا
جس کے تین کٹے ہوں یا خشک ہوں وغیرہ وغیرہ کی قربانی ناجائز ہے۔ مندرجہ بالا عبارت پر
خبر فرما کر مسئلہ کی تشریح فرمائیں؟

الجواب۔ صورت مسئلہ میں اس شخص کی قربانی ناجائز ہے بہار شریعت ص ۱۲۱ حصہ ۱ پر ہے
قربانی کے جاؤر کی عمر ہو فی چلے۔ اونٹ و سان کا گائے و دوسال کی بکری ایک سال کی اس سے
عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ علامہ کورسے ص ۳۲ ہوا کہ شخصی کے پنے سال بھر
کا ہونے کی قید ہے دانتا ہونا ضروری نہیں۔ مستغنی کے پیش کردہ محال دانت نہ ہوں کا مطلب یہ ہے کہ
میر گئے ہوں۔ ہذا ما اعتلای و العلم عند اللہ تعالیٰ

بدر الدین احمد رضوی

حرری المجلد ۳۳

مسئلہ۔ مسئلہ شک علی موضع پور یا ضلع بستی
ایک قریب بکری جس کی عمر سال بھر ہونے میں ۲۰ روز کم ہے اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟
الجواب۔ قربانی کے لئے بکری کے ہر پورے ایک سال کا ہونا ضروری ہے اگر ایک دن بھی کم ہو
تو اس کی قربانی شرعاً جائز نہ ہوگی۔ وهو سبحانه تعالیٰ اعلم

جمال الدین احمد رضوی

حرری المجلد ۳۳

مسئلہ۔ از خاطر علی معرفت مباح و احسن ساکن ہر یا خود ضلع گوردکپور
قربانی کے بکے کے لئے پکڑا اور اس کے پچھلے پیر میں زخم کر دیا پھر وہ زخم اچھا ہو گیا
لیکن اس پر بال نہیں جماد وہاں گائے سی ہو گئی ہے تو اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟
الجواب۔ صورت مسئلہ میں اس بکے کی قربانی کراہت کے ساتھ جائز ہے بہار شریعت

حصہ پانزدہم ۲۲۲ میں ہے قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہئے اور معمولاً اس عیب بڑے تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی واللہ تعالیٰ وسر سولہ الاعلیٰ اعلم

کتبہ جلالہ بن احمد الرضوی رحمہ اللہ

مرحومہ الخ ۱۳۸۱ھ

مسئلہ۔ از محمد اقلیم احمدی حاکم کیونٹا پوسٹ زرگشا۔ بانی خلیع بستی

یہ مسئلہ جبکہ مسلم ہے کہ عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں تو آج کل جو دستور ہے کہ خاصی کی قربانی کی جاتی ہے تو کیا یہ عیب نہیں ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس آدمی کی نسبت یہی ہوگئی ہو اس انسان کی کوئی نیکی قابل قبول نہیں اور اس کی نماز پر بھی حملے کی وجہ سے جانور کی قربانی کیسے ہوگی؟
الجواب۔ ہون الذلک العزیز الملک جبکہ عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں اور بکرے کا بھی ہونا عیب نہیں اس لئے اس کی قربانی جائز ہے کہ عیب اس وجہ سے کہتے ہیں جس کے سبب چیز کی قیمت کم ہو جائے جیسے کہ قد و سنی، ہڈیاں اور فتاد و عیال گوری وغیرہ تمامہ کل ما واجب نقصان الثمن فی عادات القحار، فہو عیب اور بھی ہونے کے سبب بکرہ کی قیمت کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھ جاتی ہے اسی لئے غیر خاصی کی قربانی کرنا افضل ہے جیسے کہ فتاد و بڑا ذیہ میں ہے واللہ اعلم من الفضل اذا کان معصیاہ اور بڑی بڑی کا تاخر و گناہ ہے لیکن بڑی کرانے والے کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے یہ کرنا صحیح نہیں وھو تعالیٰ اعلم

کتبہ مولانا محمدی رحمہ اللہ

مرحومہ الخ ۱۳۸۱ھ

مسئلہ۔ از محمد اسماعیل قادری خلیفہ جات مسجد گھادنج ضلع سندھ سوہراہیم پور

- ① بکری کا بچہ اگر بقرہ کے آٹھوں دانوں پر پڑا ہو یا پندرہ جس پر چار دانہ اور وہ اتنا فرہ ہے کہ سال بھر والے سے بہتر نظر آتا ہے تو اس کی قربانی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
- ② ایسی بکری جو بچہ ہے اور ایسی بکری جو نرودادہ سے مستثنیٰ ہو ان کی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ اور نقصان ان میں نہ ہوں۔
- ③ قربانی کی کمال تعزیر کے دخول تلخے بنانے میں خرما کرنا کیسا ہے؟

الجواب: الحمد لله رب العالمین والصلوات علی من لا نبی بعدہ ① قرآنی کے لئے بکری کے بھوکے سے
 کم ایک سال ہونا ضروری ہے ابتدا وہ بچہ جو پیدائشی کے چند روز یا آٹھ دن بعد پیدا ہوا تو خواہ وہ آٹھ ماہ تک
 سال بھر والے سے بڑھ کر آتا ہو دوسرے سال اس کی قرآنی جائز نہیں۔ تنویر الایضار و تہذیب التاویہ ہے
 ومع الشیء ضلعاً من الثلاثۃ والشیء ہوا من خمس من الابل وحولین من البقر
 والحموس وحول من الشاة۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۹۷ میں ہے توضیحی
 باطل من ذلک شیء الا یحیون۔ وهو متعلق اعلیٰ۔

② ظاہر ہے کہ باندھ بکری کی قرآنی جائز ہے کہ وہ بھی کے مثل ہے اس لئے فقہائے کام
 نے اسے قرآنی کے جانوروں میں عیوب نہیں شمار فرمایا ہے اور ایسی بکری کہ جو زنجیروں میں ہو یعنی زنجی ہو کہیں
 میں نہ وہ دوڑوں کی حالت میں پائی جاتی ہیں تو اس حال کی قرآنی جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم
 ص ۲۹۷ میں ہے لا تجوز التخصیص بالثلاثۃ الخ منی لان لم یصح الا یتضح۔ اور در مختار میں
 ہے لا یلحق فی لان لم یصح الا یتضح شرح وہا جتہ۔ وهو سہلانہ اعلیٰ

③ عمر میں وصول نہ ہونے کی حالت میں قرآن کی کمال لگنا بھی جائز نہیں ہے حکم شرعی ہے کہ اسے صدقہ کرے
 یا اسے باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی جائز کام میں لے۔ مثلاً صنعتی، چلنی، شکرہ وغیرہ بلکہ پاکتوں کی
 جلد وغیرہ میں لگائے جیسے کہ تہذیب التاویہ جلد ۱ ص ۲۹۷ میں ہے یتصلق بجلدھا
 او یصل منہ فہو مال وجہاب وقربۃ وسفرۃ ودلواہ۔ ہذا اما ظہری والعلہ
 عند اللہ تعالیٰ

کہ مال الذی احل اللہ علی

ہر امر مستحب

مسئلہ۔ اذکا حق محمود الحسن اسٹیشن جو قرآنی اسکول اٹوا بازار خلیق بستی

بھیاضی کی قسم قرآنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عیب دلہ جانور کی قرآنی جائز نہیں۔ اور جو بھی عیب ہوتا عیب نہیں اس لئے اس کی
 قرآنی جائز ہے یہاں شریعت جلد پانچم ص ۲۹۷ میں ہے خصی یعنی جس کے خیمے نکال لئے گئے
 ہوں۔ یا محبوب یعنی جس کے خیمے اور عضو تاجل سب کاٹ لئے گئے ہوں ان کی قرآنی جائز ہے۔

ایک شخص نے قربانی کی نیت سے بکرا یا کسی خطرے کے پیش نظر اپنی بیویان کے لئے اس کے کان یا کسی دوسرے عضو میں دماغ لگا دیا اس بکرے کی قربانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟
الجواب اللہ تعالیٰ عذاب اللہ والحق واجب دماغ لگانے سے مراد اگر وہ دماغ سے محفوظ رہے تو دماغ ہوئے جانور کی قربانی جائز ہے قناویلی عالمگیری جلد پنجم ص ۲۶۱ میں ہے
 و یجوز الخبیب عاجل عن الجلاء والقی بھاکی اھملیٰ بقدر الضرر و ۸۔ اگر دماغ لگانے سے مراد کٹنا ہے تو اگر کان یا دم تہائی سے زیادہ کا تا اس کی قربانی ناجائز ہے اور اگر تہائی سے کم کا تا تو اس کی قربانی جائز ہے۔ فہذا قال صدر البشر فیہ من صحتہ اللہ تعالیٰ علیہ فی بھام شریعت واللہ تعالیٰ ورسولہ الا علی اعلمہ جل جلالہ وعلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در ریح الاخر ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ اگر کسی شخص الدین احمد علی علیہ السلام کا بی شریعت خالو ہو۔
 حقیقہ میں بکری و بکے کے علاوہ بھینس بھی کی جا سکتی ہے بلسلا قربانی بھینس میں تین حصے ہوتے اور چار حصے بلسلا حقیقہ تو ایک ہی ساتھ ہونا چاہیے کہ تو کیا دماغ کی قربانی و حقیقہ دونوں بڑھ کر ذبح کرنا چاہیے؟ گوشت کی تقسیم کیسے کریں؟
الجواب بعون الملک الوہاب بھینس کی قربانی جائز ہے۔ اس میں کچھ حصہ قربانی اور کچھ حصہ حقیقہ ہو یہ بھی جائز ہے۔ اگر ایک ہی جانور میں کچھ حصہ قربانی اور کچھ حصہ حقیقہ ہو تو وقت ذبح کے دونوں دھائیں پڑے۔

ایک بھینس کی قربانی میں چھ افراد کے شریک چھنے کی صورت میں جیسے گوشت تقسیم کیا جائے ویسے ہی ایک جانور میں قربانی و حقیقہ کی شرکت کی صورت میں بھی تقسیم کیا جائے گا۔
 وھو تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در شوال ۱۳۹۰ھ

مسئلہ۔ از محضیت تمام بیلا ایکٹار مصلح ہو تری (نیپال)

① ایک گائے یا ایک بھینس مکمل بچہ کے نام سے حقیقہ دے سکتے ہیں یا انہیں باگر دے سکتے ہیں
توسات حقد کے تقسیم کرنا چاہے گا یا تین حقد کر کے۔

② میں طرح قربانی کے دونوں میں گائے بھینس میں سات افراد کی شرکت ہے اسی طرح
قربانی کے علاوہ ۵۵ دونوں میں حقیقہ میں سات اشخاص کی شرکت درست ہے یا نہیں۔ اگر درست ہو تو
اس کا طریقہ کیا ہے۔ کیونکہ حقیقہ ایک کے نام سے دو حقد ہیں اور ایک حقد بھی درست ہے جواب

مرحمت ہو!

الجواب ① پوری بھینس بچے کے نام حقیقہ کر سکتے ہیں کہ اس کا حکم مثل قربانی کے ہے
اور قربانی کے بڑے جانور کو ایک شخص کے نام کرنا جائز ہے کما فی المکتب الفقہیۃ۔ اور گوشت
سات حقد کے نہیں تقسیم کرنا چاہے گا بلکہ اس کا گوشت فقیر عزیز و اقارب اور دوست و احباب کو
کچا تقسیم کرین یا ان کو بظہور دعوت و ضیافت کھائیں یہ سب صحیح ہیں جائز ہیں۔ اور بعض کا قول ہے
ہے کہ سری پانی چام کو اور ایک رات دانی لکڑی باقی گوشت کے تین حصے کریں اور ایک حصہ فقیر
کا ایک احباب کا اور ایک حقد گھر والے کھائیں (بہار شریعت حصہ پانزدہم ص ۱۵۸)

② بڑے جانور میں قربانی کی طرح حقیقہ بھی سات نام سے کرنا جائز ہے جتنوں کے نام حقیقہ
کرنا ہے ان کا حصہ ایک چویدہ یا اس سے زیادہ دھنئے حقیقہ میں ان سب کا نام لیں ہر ایک کے حصے کا
بالتفصیل ذکر ضروری نہیں بلکہ حقیقہ کی دھان کا بھی پڑھنا ضروری نہیں اس لئے کہ خدا کے تعاقی خوب جانتا
ہے کہ حقیقہ کس کا ہے اور کس کی طرف سے لکھنا حقد ہے۔ بہار شریعت حصہ پانزدہم ص ۱۵۸ میں ہے
کہ حقیقہ میں جانور ذبح کرتے وقت ایک دعا پڑھی جاتی ہے اسے پڑھ سکتے ہیں اور یاد نہ ہو تو بغیر دعا
پڑھے بھی ذبح کرنے سے حقیقہ ہو جائے گا۔ و هو تعاقی لعلہ بالاصواب

کتبہ جمال الدین احمد الامجدی

۲۶ جولائی ۱۴۰۲ھ

مسئلہ۔ از ولی اللہ ربانی صاحب مگر محلہ شیر پور ضلع بستی

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ پر جو تیرہ قربانی کے لئے جنت سے حضرت جبریل علیہ السلام

قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذقربانی کا گوشت کھایا نہ کھانے کا حکم فرمایا ہے تو یہ کہہ قول کہاں نکلتا ہے ؟ واضح جواب تحریر فرما کر عن اللہ ماجور ہوں۔

الجواب دید کا قول بالکل غلط ہے۔ قربانی کا گوشت بلاشبہ کھانا جائز ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی امانت فرمائی ہے ارشاد خداوندی ہے ﴿وَلَا تَجِدُ أُمَّةَ ذَلَّتْ﴾

وَمَلِكُ الشَّامِ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ

اس آیت کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور میں مذکور یعنی ایمان قربانی میں اللہ کے نام پر جان و مال کی قربانی کے ان
 بیٹے کے کھانا اور مصیبت زدہ مسکینوں کو کھانا اور پانی ع اور ارشاد خداوندی سے والدین کی خدمت کا

لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ مَا ذُكِّرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ سَوَاءٌ قَدْ آذَى وَخَيْفَ
جَنَاحُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَالْعَزَّارِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَرَامٌ

انہ تعالیٰ کے دین کی نشانیوں میں سے ہیں۔ بندہ ان کے لئے اپنی جگہ پر ہے تو ان کا کام نیکران کو
ذبح کر کے خود کھاؤ اور متواضع کرنے والے اور ہر ایک کے لئے کھانے والے کو بھی کھاؤ (۱۲/۱۱۱، ۱۲/۱۱۲، ۱۲/۱۱۳)

شریعت جلد اول ۲۲۳ میں ہے عیسیٰ جبریل علیہ السلام بقول کن لا تاکل من لحومہ بدنا فوق ثلاث مئی غرض لہذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتال کواہنہ قدام

فاما کلنا و تزودنا یعنی حضرت بابین عبداللہ رضی اللہ عنہ سے معاہدہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قربانی کے عین دن جب تک مٹی میں رہتے تھے کھاتے تھے اس کے بعد نہیں کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ کھڑے

انسانوں کو اسلام نے ہم لوگوں کو اجازت دی کہ قربانی کا گوشت کھا اور پیتے کے لئے بھی رکھ لیتے ہیں۔

فرمایا اور اس کے لئے بھی لکھا: اذ لم یخرجین فی حدیث شہ کے کہ کفار اقدس علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرمایا: یخرجون من الحور المراضحی فوق ثلاث فاسکروا ما جلد الکلمہ یعنی میں نے تم

دین کے لئے چاہو کہ وہ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۹) ان محال بات سے بالکل خارج ہو گیا کہ

سید رسول نے قربانی کا ارادہ کیا تو اس کی اجازت دیکھ کر پہچا و چہ کہ آپ تک سمنے اس
کا اعلیٰ حضرت نہیں کی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر اب تک سب مسلمان اس کو

ماہر کھانے ہے، ایک لہذا جو قربانی کا گوشت کھانے کی طاقت کر لے، اور اسے پہچان کر رہا ہے۔

•

وہ گراہے۔ خدا کے تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمائے آمین۔ وہو سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالحقائق
کتبہ: **مکمل الدین احمد انجیری** نے

۳۲ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

مسئلہ۔ از منشی امام علی عظام کوئلہ بازار پست مارچ علی ضلع دسکا (مبار)

① ایک موصع میں قربانی کا یہ دستور ہے کہ گلے قربانی کے گوشت کو تین حصہ کرتے ہیں ایک حصہ فقیر و مسکین دے گوشت کو پوسے بستی کا ایک بچہ جمع کرتے ہیں اور دوسرے کو اپنے حصہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ فقیر و مسکین والا حصہ جمع کرتے ہیں اس کو پوسے بستی میں اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ اس نے قربانی کی بھی اس کو بھی دیتے ہیں اور جو قربانی نہیں کر سکا اس کو بھی برابر حصہ دیتے ہیں بلکہ بستی کے جو مرد اور ہیں اس کو دو حصہ دیتے ہیں۔ تو قربانی کا گوشت اس طرح تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہ حصہ فقیر و مسکین کا تھا اسلئے تحریر فرمائیں؟

② قربانی کے لئے ایک چھوٹے بھٹی کو خریدنا اور سال بھر اس کو برکھش کیا اور قربانی کے موصع پر اس کو فروخت کر کے اس روپیہ سے گلے خریدنا اور گلے کی قربانی کی اس طرح سے دیا کرنا شایع روئے میں فروخت کیا جس میں سے گلے کے دو حصے میں تیس روپیہ دیا اور باقی تیس روپیہ اپنے گھر رکھ لیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ ① قربانی کے گوشت کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ گوشت کا وزن سے ساٹھ حصہ کے ہر شریک کو اس کا حصہ سپرد کر دیا جائے پھر ہر شریک گوشت کا چھ حصہ کہے ایک حصہ فقیروں کے لئے ایک حصہ دوست و احباب کے لئے اور ایک حصہ لپٹ گھر والوں کے لئے کرے۔ لیکن اس طرح میں حصہ کا بابت یہ ضروری نہیں بلکہ اگر کسی شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہ ہو تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے ہاں بکوں کے لئے رکھ چھوٹے (بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۱۸۷) اور یا کہ دوکان مالگیر کی جگہ جمع عمری ص ۲۶ میں ہے التصدق فیہا افضل الا ان یكون الرجل فاعیال ولیس موصع الحال فان الافضل له جفتان ان یدفعہ لعیالہ و یوسع علیہ کذا فی البدایہ قربانی کے شریکوں کو گوشت کی تقسیم کا وہ طریقہ جو سال میں مذکور ہے صحیح نہیں۔ اول اس لئے کہ گوشت کو حصہ داروں میں تقسیم کرنے سے پہلے اس میں فقیر و مسکین والا حصہ الگ کر دیتے ہیں۔ دوسرے

اس لئے کہ جو حق صرف فقیر و مسکین کے لئے الگ کرتے ہیں وہ امیر و غریب سب میں تقسیم کرتے ہیں یہ ناجائز ہے ہاں اگر وہ حق اس نیت سے الگ کر دیتے ہیں کہ امیر و غریب سب میں تقسیم کیا جائے گا پھر اسی طرح تقسیم کرتے ہیں تو یہ جائز ہے مگر بہتر نہیں اس لئے کہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ پورا غریب و مسکین میں تقسیم کیا جائے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

⑤ قربانی کے لئے انھیں خریدنے والا اگر مالک نصاب نہیں تھا تو اس پر انھیں کی قربانی واجب تھی اسے بیچ کر تیس روپیہ لگانے کی قربانی کے دو حصے میں صرف کرنا اور تین روپیہ بچا کر اپنی ضروریات میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ اور اگر انھیں خریدنے والا مالک نصاب تھا تو اس کو تیس روپیہ کے صدقہ کا حکم ہے۔ ہمارے شریعت جلد پانچم مذکور ہے کہ تیس روپیہ کی قربانی کے لئے جائز خریدنا اس پر اس جائزہ کی قربانی واجب ہے اور انھیں اگر خریدنا تو اس خریدنے سے قربانی اس پر واجب نہ ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتاب جلال الدین احمد الامجدی

مجموعہ جلد اولیٰ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ۔ اگرچہ اسلام ظاہری و باطنی شری و مذکورہ خلیفہ جلیل و صاحب

قربانی کا گوشت کا فرق دیا گیا ہے؛ معتبر و مستند کہ ان کی عبادت کے ساتھ معامد و صوفی کے جواب مرحمت فرمائیں؟ خط و اسلام

الجواب الحمد للہ علیہ السلام والصلوٰۃ والسلام کہ فرمیں ہیں حرمی، مستثنیٰ اور حرمی اس میں صرف ذی کو قربانی کا گوشت دینا جائز ہے جیسا کہ فقہانی مالکی جلد پنجم ص ۱۱۱ میں مذکور ہے۔ یہ وجہ منہما شاہ الفقیہ والفقیر والذلّی اور ہمارا مالک ہمدانی اگرچہ دارالاسلام ہے اس کو دارالحرب کہنا صحیح نہیں لیکن یہاں کے کفار یقیناً ذی نہیں کیونکہ ذی کے لئے بادشاہ اسلام کا ذمہ ضروری ہے۔ وهو سبحانه تعالیٰ اعلم

کتاب جلال الدین احمد الامجدی

مجموعہ جلد اولیٰ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ۔ از روئے سترہ ی و بدھوشاہ واری۔ ہر یا چند سی خلیفہ

زید قربانی کے گوشت کو عین حق میں تقسیم نہیں کرنا بلکہ جس میں اپنے دوست احباب

غیر و غیر جمہ! کیا ناکھلا کر باقی گوشت بیہون کر رکھ لیتا ہے اور ایک ماہ تک خود کھاتا رہتا ہے مذکور
زید پر شرعی حکم بیان کیا جاوے۔

الجواب جب عین حقے میں گوشت کے تقسیم کرنے کا حکم استحباً ہی ہے یعنی اگر کسی نے قربانی کا
گوشت عین حقے میں تقسیم نہ کیا تو قربانی ہو جائے گی مگر ثواب کم ملے گا۔ پہلو شریعت حقہ یا زود ہم مسئلہ
مالگیری کے معاملہ سے بہتر ہے کہ گوشت کے عین حقے کرے ایک حقہ فقرہ کہ لے۔ اور ایک حقہ دوست
و اصحاب کے لے۔ اور ایک حقہ اپنے گھر والوں کے لے۔ ایک تہائی سے کم صدقہ کرے اور کل کو صدقہ کر
دینا بھی جائز ہے۔ اور کل گھر والوں کے لے یہ بھی جائز ہے۔ عین دن سے ناکھلے اور گھر والوں کے
کھانے کے لے رکھ لینا بھی جائز ہے۔ اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی وہ منسوخ ہے۔ اگر
اس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت ہیں تو بہتر ہے کہ سارا گوشت اپنے
بال بچوں کے لے رکھ چھوٹے انتھلی یا نفاظہ۔ وهو سبحانه و تعالیٰ اھلہ بالمشاوب

کے جلال الدین احمد امجدی

۳۱ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

مسئلہ۔ اذان الکلام احمد خزانہ قسم کو خلع فرخ آباد دہلی

جس بکے کو خسی نہیں کیا گیا ہے اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟ قربانی یا خسیہ کا کیا گوشت
تو کافروں کو دینا جائز نہیں۔ اگر سر یا پیر کسی غیر مسلم کو دے دیا جائے تو کیسا ہے؟ یا گوشت پکا کر اپنے
یہاں کھانا کیسا ہے؟

الجواب جس بکے کو خسی نہیں کیا گیا ہے اس کی قربانی بھی جائز ہے جیسا کہ نادی مالگیری
جلد پنجم صریحاً ۲۷۱ پر ہے۔ یدخل فی کل جنس نوحہ والذکر والا تثنیٰ منہ والختی
والنض لا یملاقی اسمہ الجنس حتی ذلک۔ دونوں باتیں متضد ہیں۔ وهو تعالیٰ اھلہ
وعلمہ اتم واحکم

کے جلال الدین احمد امجدی

۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مسئلہ۔ از محمد ذکی تنہاں خلیع بستی۔

قربانی کی ادھڑی کا کھانا کیسا ہے مکروہ ہے یا مطلق حرام یا کوئی بھی ادھڑی ہو پس کو کھا سکتے
ہیں یا اس کو دفن کر دیں؟ بینوا فوجی و
الجواب اللہ اعلم ہذا فی الحق والصواب قربانی کی ادھڑی کا کھانا بھی مکروہ تحریمی ہے
اور ہر مکروہ تحریمی استحقاق جہنم کا سبب ہونے میں حرام کے مثل ہے جیسا کہ دو مختار میں ہے کل مکروہ
ایک احکامہ تحریمیہ ص ۱۳۱ کا لہذا فی العقوبۃ بالناہ۔ لہذا قربانی کی ادھڑی بھی د
کھائیں بلکہ اسے دفن کر دیں۔ وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ مولانا الدین احمد الازہری رحمہ

۳۹ سوال الہکوم ص ۱۹

مسئلہ - اگر اہل اسلام میں رسول خداؐ کی شریفین بیعت
محل جانوروں کی ادھڑی اور انہیں کھانا بنا کر نہ جائیں؟ اگر نہیں تو قربانی کے جانور کی
ادھڑی ادا نہیں کیا کی جائیں؟

الجواب ادھڑی اور آتیں کھانا جائز نہیں۔ تفصیل کے لئے رسالہ ادھڑی کا مسئلہ
دیکھیں۔ لہذا قربانی کے جانور کی ادھڑی ادا نہیں کرنی جائیں۔ لہذا اگر بعضی کھانا چاہے تو
اسے بیچ کر پیرا، عظیمہ، امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ، رہنمائی تحریر فرماتے ہیں ادھڑی آتیں
جین کا کھانا مکروہ ہے تقسیم دی جائیں بلکہ دفن کر دی جائیں ادا اگر بعضی اٹھائے بیچ کی جائیں
(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۹) وهو تعالیٰ وسر سولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

کتبہ مولانا الدین احمد الازہری رحمہ

۳۹ رد مقتدرہ ص ۱۲۰

مسئلہ - اگر احسان اثر شاہ قادی بیل گھاٹ۔ گوردیپور
قربانی کا ہاتھ ذبح کرنے والے کو بری اور گڑی دینا جائز ہے یا نہیں؟ مستحق کون ہے؟
الجواب اللہ اعلم ہذا فی الحق والصواب قربانی کا چمڑا یا گوشت یا سری یا پائے تعاقب
یا ذبح کرنے والے کو اجرت دینا ناجائز نہیں۔ سری یا پائے خود کھائے یا کسی دوسرے کو بطور ہدیہ دیکے
شرعاً اس کا کوئی حقدار نہیں۔ اہر یہ جو ذبح کرنے والوں نے شہرہ کر رکھا ہے کہ ہر ہمارا حق ہے بلکہ

ہاں قرآنی کرنے والوں کو چاہئے کہ ذبح کرنے والے کو ذبح کرنے کے اجازت دیوے۔ پھر بری گوشتی خواہ
ذبح کرنے والے کو دیں یا کسی اور کو دے دیں اخذ امل عندی والصلہ بالحق عند اللہ تعالیٰ
ورسولہ الاعلیٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کتب جلال الدین احمد الامجدی

مردی المرحۃ

مسئلہ۔ از نورانی قادری پر سونی بزار۔ ضلع گود پور

اگر ایک مسلمان ذبح کرے اور دوسرا مسلمان قرآنی کی دعا پڑھے تو قرآنی ہوگی یا نہیں و
خدا تعالیٰ اعلم

الجواب۔ قرآنی کرنے والے کو بسم اللہ۔ اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے قرآنی کی دعا
خدا ضروری نہیں پڑھنا کسی دوسرے نے اس کی دعا پڑھی تو بھی قرآنی ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ
اگر کسی مسلمان نے قرآنی کی نیت سے دعا پڑھنا پھر اس نے اجازت نہیں دی مگر دوسرے نے اسے
قرآنی کی نیت کے بغیر صرف بسم اللہ۔ اللہ اکبر کر ذبح کر دیا تو مالک نے گوشع لے لیا اور ذبح
کرنے والے سے تاوان نہیں لیا تو اس صورت میں بھی قرآنی ہو جائے گی الاشیاء وانقا رستہ
میں ہے اشتراھا بنیۃ الاحیۃ فذبحھا غیرہ بلا اذن فان اخذھا من ذبوحۃ
ولہ ینفذہ اجزائہ اھ۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتب جلال الدین احمد الامجدی

مسئلہ۔ چرم قرآنی فروخت کر کے اس کی قیمت مسجد کی تعمیر میں براہ راست لگا دیا جائے
کر نہیں و

الجواب۔ مسجد میں چرم لگانے کی قیمت سے چرم قرآنی فروخت کر کے اس کی قیمت براہ راست
مسجد کی تعمیر میں لگانا بڑے فائدے والی مالگیری ہے بلکہ حج عمری ۱۲۸۹ میں ہے لو باعھا بالتمام
لیتصدق بہا جاز لانہ قد بعتہ کالتصدق کذا فی التبین و حکمہ فی الھدایۃ
والنکاحی اھ۔ ہاں اگر اپنا ذات پر یا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کی نیت سے بیچا تو اس کی قیمت

کو براہ راست مسجد کی تعمیر میں لگانا جائز نہیں کہ اب اس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ اور صدقہ واجبہ میں تنیک شرط ہے۔ کفار میں سے اذاتوا لہا یا لیبیع وجب التصدق کذا فی الايضاح اور هو تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۹ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

مسئلہ۔ از محمد رشید جام علیہ السلام۔ ضلع جگداؤں (ہزار اشرف)

چرم قربانی مسجد کے کاموں میں لگا سکے ہیں یا نہیں؟

الجواب۔ چرم قربانی مسجد کے کاموں میں لگا سکتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں قربانی کا چرم اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی تنیک کام کے لئے دیئے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دیئے یا کسی فقیر کو دیئے (بہار شریعت ص ۱۵۱) البتہ چرم کو اپنے نزع میں لے کر بیعت سے بچا تو اب اس کی قیمت مسجد میں دینا جائز نہیں۔ کفار علی فتح القدیر جلد ۳۳ ص ۳۳۷ میں ہے اذاتوا لہا یا لیبیع وجب التصدق کذا فی الايضاح وهو تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۰ ذی القعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ۔ از محمد عمران انصاری نرساچی ضلع دھنباؤ (مبار)

السلام علیکم۔ چرم قربانی کی رقم مسجد، مدرسہ، قبرستان یا عید گاہ کی تعمیر میں لگ سکتا ہے یا نہیں؟
الجواب۔ علیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ۔ قربانی کا چرم اصدقہ کرنا واجب نہیں اس لئے کہ اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں بھی لا سکتا ہے مثلاً اس کا صحتی بنائے یا چلتی اور شکرہ وغیرہ۔ فساد مالگیری میں ہے ویتصدق فی جلدھا و فیصل منھا نحو عمر جال وجواب۔ یعنی قربانی کا چرم اصدقہ کرے یا چلتی اور فیصل وغیرہ بنائے۔ بلکہ قربانی کے چرم کو ایسی چیزوں سے بھی بدل سکتا ہے کہ جس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لے جیسے کتاب وغیرہ۔ البتہ کسی ایسی چیز سے نہیں بدل سکتا کہ جس کو ختم کر کے فائدہ حاصل کرے مثلاً پاول، گیہوں اور گوشت وغیرہ جیسا کہ فی مالگیری

کے اسی منہ پر ہے و لاہما من بان یشتری بہ ما ینتفع بہنہ مع بقائہ اسے صافا و لایشتري
 بہ ما إلا یشفع بہ الا بعد الاستحلالۃ نحو الیحمہ والنعاصۃ ثابت ہوا کہ قربانی کے
 چوڑے کا وہ حکم نہیں جو نیکو، عشر، اور حد فطر کا ہے کہ چرم قربانی کا صدقہ کرنا واجب نہیں۔ اور اگر
 صدقہ کرے تو اس میں تمیز کی شرط نہیں لگتا اسے مسجد، مدرسہ، قبرستان یا حد گاہ کی تعمیر میں لگانا جائز
 ہے۔ خواہ ان کے منظر میں کوئی عبادت گاہ نہ ہو۔ یہ سب کرنا یا ان چیزوں کی تعمیر میں صرف
 کرنے کی نیت سے ہیکر اس کی قیمت دیں یہ بھی جائز ہے۔ فتاویٰ ازانیہ میں ہے: ولہ ان یشیعھا
 بالدر احمہ لیتصدق بہا۔ لیکن اگر اپنی ذات یا اپنے اہل و عیال پر صرف کرنے کی نیت سے دیا
 تو اس کی قیمت کو مسجد یا مدرسہ وغیرہ کی تعمیر پر صرف کرنا جائز نہیں کہ اب اس کا صدقہ کرنا واجب ہے
 اور حد فطر واجب میں تمیز کی شرط ہے لہذا میں ہے اذا تمولھا بالبیع وجب الصدقۃ کذا رقی
 الاصلاح وهو صاتی اہلہ بالعتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درجہ اولیٰ

مسئولہ: لا محاسن۔ موضح سر سیاہ پوسٹ ڈرا بسٹ

① قربانی کے لئے بھی ہلا گیا ایام قربانی سے پہلے ہی کر گیا بعد اس کا گوشت غیر مسلموں نے
 خرید لیا اب خدا شرع وہ پیسہ کہاں صرف کیا ہوا ہے؟

② ایسے دینے والے سارا گوشت کھانا خدا شرع کیسے ہے جو کسی حد کے نام سے چھوٹا
 ہوا ہوا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا گیا ہو؟

الجواب ① وہ دینے والا دیکھو کہ کسی بھی جائز کام میں اسے صرف کر سکتے ہیں اس
 لئے کہ اس ملک کے کافروں کے ہاتھ مراد کا گوشت بیچنا جائز ہے۔ شکذا فی سوا اختیار و جہاد

شریعت واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اہلہ

② جائز ہے واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اہلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درجہ مرتبہ

ترمیم فرماتے ہیں کہ اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کھانا پر کام لیں یہی لایا کہ اس کا مشق بنائے
 یا پانی اور شکر وغیرہ بنائے یا کبابوں کی جلدوں وغیرہ میں لگائے یہ سب جائز ہے۔ شیخ الحدیث علیہ السلام
 ۲۳ میں ہے الا تشاء بعض جلد الا فضیلة فدرہم اربعہ یعنی قرانی کے چمکے کو باقی رکھتے
 ہوئے اپنے کام میں لانا حرام نہیں ہے۔ اور درہم تارخ شای جلد اس وقت تک ہے کہ تصدق جلد کا
 او اصل میں سے مخصوص مال و جناب و قربت و سفرت و دیوانہ یعنی قرانی کا چمکے کر کے
 یا پانی، تھیل، چمکیزہ، منترخان اور ڈول وغیرہ بنائے۔ اور خدا کی مالگیری جلد خیمہ مری ۲۴ میں ہے
 تصدق جلد کا او اصل میں سے مخصوص مال و جناب اربعہ یعنی قرانی کا چمکے کر کے یا پانی اور
 تھیل وغیرہ بنائے۔ اور تارخ شای جلد کا تارخ جلد مکلف میں ہے لایا اس مان یقیناً
 من جلد الا فضیلة قر و او و ساطا او متکاہ و سلس علیہ اربعہ یعنی قرانی کے چمکے کا
 لباس، ہسٹریا بیچنے کے لئے عجب بنائے جس کوئی جرح نہیں۔ اور تارخ شای جلد سوم بتحدید ۲۵
 میں ہے بھونہ الا تشاء جلد کا باقی یقیناً فراموش اور و او و جناب او و ہر ہلا اربعہ یعنی قرانی
 کے چمکے کو اپنے کام میں لانا جائز ہے کہ ہسٹریا یا پانی، تھیل اور تارخ شای جلد کا چمکے
 کو ایسی چیزوں سے جو باہر سے لگائے کہ جس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لائے جیسے پانی، چمکیزہ اور
 کتاب وغیرہ البتہ کسی ایسی چیز سے جس میں بدل سکا کہ جس کو ختم کر کے فائدہ حاصل کرے خدا چاہے اور
 اور گوشت وغیرہ جیسا کہ خدا کی ہدایت ہے جلد خیمہ مری ۲۶ میں ہے لایا اس مان یقیناً ہسٹریا
 مالاً ینتفع بہ الا حد الا سہل لا تشاء و الا طعام اربعہ اور تارخ شای کا مٹی مان میں ہے
 لایا اس مان یقیناً باہر الا فضیلة او یشتري بها القر مال و الفضل اربعہ اور تارخ شای کا
 میں ہے لایا ان یشتري متاع البیت کا لجر مال و القر مال و الخلف لا الخلف و الزین و الخلف
 اربعہ ان مال ہاتھ سے خوب قابو ہو گیا کہ قرانی کے چمکے کا وہ حکم نہیں ہے جو نکاح، عشاء اور صدقہ و غیر
 کا ہے کہ پریم قرانی کا صدقہ کرنا واجب نہیں اور اگر صدقہ کرے تو اس میں تکیہ شرط نہیں۔ اور نکاح وغیرہ
 میں تکیہ شرط ہے۔ اسی لئے نکاح کا مسجد یا مدرسہ کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں۔ سما صرح فی
 الکتاب الفقہیۃ اور پریم قرانی کو مسجد یا مدرسہ کے لئے عجب وغیرہ کی تعمیر میں صرف کرنا جائز ہے۔ غرض
 جنوری مسجد کو چمکے کر کے وہ نکاح کی تعمیر میں صرف کرے یا مسجد میں صرف کرے کی نیچہ سے صحیح

کراس کی قیمت سے ہر طرح جائز ہے اور بہار شریعت کی عبارت کا بھی مطلب ہے۔ فتاویٰ مالگیری ج ۵
 ۲۶۵ میں ہے نو باعہا بالدراسہ لیتصدق بھا جان لا تنه قریبہ کا لیتصدق کذا فی
 التبیین وہ کذا فی الہدایۃ والکافی اھ۔ اور فتاویٰ بزائریہ میں ہے نہ ان بیعہا بالکلام
 لیتصدق بھا اھ۔ اور فتاویٰ خانہ میں ہے ان باعہ بداراسہ او فلوں لیتصدق بھتم فی
 قول امصا بناسمہ اللہ تعالیٰ اھ۔ اور مجبوزیرہ جلد ثانی صفحہ ۲۵۵ میں ہے فان باع الجملہ
 او اللحد بالفلوس او بالدراسہ او بالخطۃ فصدق بھتم لان القریبۃ انتقلت الی
 ہدائے اھ۔ اور بہار شریعت میں جو بھیجے کی مانت ہے اس سے مراد اپنے لئے بیچنا ہے۔
 فتاویٰ مالگیری کا یہاں لایبیعہ بالدراسہ لیتصدق بالدراسہ علی نفسہ وعیالہ اھ یعنی اپنی
 ذات پر مانت ہے اہل و عیال پر خرچہ کرنے کے لئے چلے کو بیچنا جائز نہیں۔ اور کافی میں ہے لیس
 لہ ان بیع الجملہ لیتفق الثمن علی نفسہ وعیالہ اھ۔ یعنی قربانی کے چلے کو اس لئے بیچنا کہ
 اس کی قیمت سے اپنی ذات پر اپنے اہل و عیال پر خرچہ کر سکے جائز نہیں۔ اور اگر اپنی ذات پر صرف کرنے
 کرنے کی قیمت سے بیچا تو اس کی قیمت کو مسجد یا مدرسہ کی تعمیر پر صرف کرنا جائز نہیں کہ اس کا صدقہ
 کرنا واجب ہے اور صدقہ واجب میں تنہیک شرط ہے کفایہ میں ہے اذا تمولھا بالبیع وجب التصدیق
 کذا فی الاصلح احکامات فقہری والعلہ عند المولیٰ تعالیٰ ورسولہ الذی علیٰ جمل
 جلالتہ وعلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

کتبہ جلال الدین احمد الہادی

۳۴ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ

مسئلہ۔ از عبدالرسول قادری معلوم ہوا کہ میرزا کا بیچ صلح ایڈ
 عبدالغنی کے بوقت قربانی کی کمالیں چھوٹے چھوٹے مکاتب والے بیچ کر لیتے ہیں اس قسم کو
 مدرسہ کی تحریروں میں درج فرماتے ہیں صرف کرتے ہیں۔ ایک عالم کا کہنا ہے کہ ان کو اجرت میں دینا جائز نہیں
 ہے اور دہلی اسکول کی عبارت وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس رقم کو طلبہ علم دین جو نادر ہیں ان پر
 خرچ کرنا چاہئے۔ یتیموا وجہا۔

الجواب قربانی کی کمالیں چھوٹے چھوٹے مکاتب والے بھی بیچ کرنے کے بعد جہاں چاہیں خرچ

کرس یا نئے پہلے مدرسہ کی خواہ میں دیں یا مدرسہ بنائیں کہ حرم قرآنی کا صدق کرنا افضل ہے واجب نہیں۔ اور جس چیز کا صدق کرنا واجب نہیں اس میں تمہیک فی ضرورتی نہیں۔ اسی لئے اگر صدقہ نہیں کیا اور مصطفیٰ یا مشیر وہ وغیرہ بنا کر اپنے کام میں لایا تو یہ بھی جائز ہے۔ جیسا کہ مدنفار رخ شای جلد پنجم ص ۳۲ میں ہے۔ تصدق بجلدھا او یصل منها نحو غریبال وجواب وقرہ بخت و سفر حج و دنواہر۔ وجہ تعالیٰ احسنہ بالصواب

کتاب بحال الدین اعمال محمدی

۴۷۷ ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ

مسئلہ سازجہ کو موقع دھوپ پر خلع بستری
قصرانی کا چڑا کن لوگوں کو دینا جائز ہے۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں تحریر فرما کر وراثت
یا جو رہوں۔

الجواب قرآنی کا چڑا ہر مسلمان کو دینا جائز ہے خواہ وہ غریب ہو یا امیر اور چھائی وغیرہ
بنا کر یا مصطفیٰ کے طور پر اپنے کام میں لانا بھی جائز ہے۔ لیکن چڑا ہجہ کی پیروی اپنے کام میں نہیں لاسکتا اور
چڑا یا اس کا پیسہ کسی کام کی اجرت میں دینا جائز نہیں بلکہ شریعت جلد از دم صلہ الیہ ہے۔ قرآنی
کا چڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور جو سکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لئے دینے والا ہے یا دینا چاہتا ہے اور
دینے یا کسی غریب کو دینے یا بعض جگہ چڑا جمعہ کے تمام کو دینا چاہتا ہے۔ اگر امام کی خواہ میں دینا
چاہتا ہو بلکہ امانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں۔ استغنیٰ بالفاظہ بعض لوگ جو قرآنی کتب دار کو دیتے ہیں
اگر امداد و اعانت کے طور پر دیتے ہوں تو حرج نہیں اور اگر کام لینے کے لئے دیتے ہوں تو جائز نہیں
لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تقطعوا الجناح من منہا ولا اللہ
تعالیٰ احسنہ بالصواب

کتاب بحال الدین اعمال محمدی

۴۷۷ ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ

المسئله

غلام جیلانی صاحب کتب

مسئلہ۔ اگر غلام کو حوث بستری

دیات میں جو مال کے لوگ غلام پر بیٹھتے ہوں وہ مال غلام کا ہے پہلے قرآنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب دیہات میں غلام سے پہلے قربانی جائز ہے۔ ہاں شہر میں جب تک نماز عید ادا نہ ہو جائے۔

قربانی جائز نہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبد الشاہ خاں عزیزی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا خضر

یکم عرم الحرام ۱۳۹۶ھ

مسئلہ۔ سلطان احمد چاہری ناظم مدرسہ فیض الاسلام یاسینی ناگور (راجستھان)

چانور میں حرم کے ملاوہ کوئی عضو مدہ نہیں نیز مسجدوں کے اماموں کو حرم دینی کس طرح جانویہ جب کہ نماز حاضرہ کی ہنگام کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی تنخواہ منوی ہو۔

الجواب قربانی کے باقی کا حرم مدہ کرنا واجب ہے دگوشٹ اگر چاہے تو سب مدہ کر دے ثواب پائے گا اور اگر کچھ مدہ کرے بقیہ چلے کو مصلیٰ یا سنگ و غیرہ بنا کر اپنے گھر رکھے اور کل گوشت اپنے بچوں کے لئے رکھ چھوٹے کو کوئی گناہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم معری ۲۵۹ میں ہے یہ تصدق ہے بلکہ ادا او بھل منہ فیوض ہال وجہ بلب اور اسی کتاب اسی جلد کے مسئلہ میں ہے تو تصدق بالکل جائز ولو حبس النکل لنفسہ جاز ولو لہ ان یدخر النکل لنفسہ فوق ثلثۃ ایام الا ان اطعامھا والتصدق بہا افضل الا ان یکون الرجل ذاعیال وغیرہ موسع الخاں فان الا فضل لہ حیثۃ ان یندعہ لعیالہ ویوسع علیہم بعد کذا فی البیان فی امد سید کے اماموں کو بطور تکریم قربانی دینا جائز ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ مولیٰ الدین احمد اللہوی

یکم صفر القمر ۱۴۲۲ھ

مسئلہ۔ از جمیل احمد ندوی۔ مکان عطار روڈ ویز اسٹیشن۔ فیض آباد

قربانی کی کمال مسجدیں لگ سکتی ہے یا نہیں؟ قربانی کی کمال فروخت کے اس کا پیر تعین نہیں لگا یا ہاں لگا سکتا ہے یا نہیں؟ اور مسجدیں اگر کمال کا پیر لگ سکتا ہے تو کس طرح سے۔ وضاحت کے ساتھ جواب نہایت فرمائیں۔

الجواب قربانی کی کمال مسجدیں دے کر اس کا مستطیع لگا کر اسے مسجد میں لگائے یا مسجد میں مروت کرنے کی عینہ سے خود فروخت کر کے اس کا پیر تعمیر مسجد میں لگائے دونوں صورتیں جائز ہیں قربانی کی کمال

کا محدق کرنا افضل ہے واجب نہیں۔ اسی لئے کمال کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لانا بھی جائز ہے مثلاً نماز کے لئے غسل پانا یا مسکینہ وغیرہ جیسا کہ درخت رحمہ شای جلد پنجم ص ۱۱۵ میں ہے بتصدق بیلدھا او وصل منها نحو غریبال وجراب وقریبة وسفرة ودلواہ۔ ہاں اگر اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے جرم بیجا تو اس صورت میں بغیر حرام شرعی اس کی قیمت مسجد میں دینا جائز نہیں کہ اب اس کا پیسہ عرق کرنا واجب ہے جیسا کہ کفایہ روح الشکر جلد ۱۲ ص ۱۲۸ میں ہے اذ اتمولھا بالبیع وجب التصدق کذا فی الايضاح۔ وهو سبحانه لعلہ بالانصواب

کتبہ مال الدین احمد الامامی حیدرآباد

۳۴ ویں ایچ ۱۳۲۰ھ

مسئلہ۔ انہاء علی رضوی سنی لہوائی مسجد سورہ نکر کرولی بمبئی ۱۳۲۰ھ

کسی شخص نے قربانی کی کمال مسجد میں دی تو وہ کمال مسجد کے اہل مالگ سکتی ہے یا نہیں؟
الجواب قربانی کا چرچا اور ذکر نا واجب نہیں اسی لئے قبلہ کے کام تصریح فرماتے ہیں کہ اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی جائز کام میں لایا جاسکتا ہے مثلاً اس کا غسل بنانے یا چٹائی اور شکرہ وغیرہ بیساک فتح الباقی ص ۱۱۵ میں ہے اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ عالمیہ میں ہے بلکہ قربانی کے چھڑے کا کسی چیز میں سے بھی بدل لیا جاسکتا ہے کہ جس کو خیر کے فائدہ حاصل کرے مثلاً چاول گھیسوں اور گوشت وجرہ۔ ایسا ہی فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ عالمیہ میں ہے اور فتاویٰ نیاز میں ہے جس سے ظاہر ہوا کہ قربانی کے چھڑے کا وہ حکم نہیں جو ذکاة، فطر اور صدقہ فطر کا ہے کہ جرم قربانی کا محدق کرنا واجب نہیں اور اگر محدق کرے تو اس میں تمسک شرط نہیں بلکہ ذکاة وغیرہ میں تمسک شرط ہے اسی لئے ذکاة کو مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں کما صرح فی الکتب الفقہیہ۔ اور جرم قربانی کو مسجد کی تعمیر یا اس کی دیگر ضروریات میں صرف کرنے کے لئے دینا جائز ہے کہ قربانی کی کمال مسجد کے ہر کام میں لگ سکتی ہے ہاں اگر چھڑے کو اپنی ذات پر خرچ کرنے کی نیت سے بیجا تو اب اس قیمت کو مسجد میں دینا جائز نہیں اس لئے کہ اب اس قیمت کا محدق کرنا واجب ہے اور جس چیز کا محدق کرنا واجب ہو وہ مسجد میں نہیں لگ سکتی کفایہ میں ہے اذ اتمولھا بالبیع وجب التصدق کذا فی الايضاح۔

وہو تعالیٰ اعلم بالفتاویٰ

کتب جلال الدین احمد الامجدی جلد

مردی الحج ۱۰۰۰

مسئلہ۔ اگر ایسا شخص مسکین اسلام مانا معلوم اہلسنت، ہر اہل بستی

زکوٰۃ یا حرم قربانی کا پیہ۔ مسلمانوں کی عام قبرستانوں کی چھار دیواری یا دوسری ضروریات میں صرف کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ نیز چھبیری میں گورنمنٹ کی طرف سے قبرستان کے لئے عطا کی ہوئی زمین جو بالکل خالی پڑی ہے اس کی چھار دیواری کے لئے حرم قربانی کے پیہ تصرف میں لائے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ بحوالہ قرآن وحدیث تحریر فرما کر شکور فرمائیں۔

الجواب۔ زکوٰۃ کی رقم قبرستان کی دیوار یا مسجد اور مدرسہ وغیرہ کی تعمیر میں صرف کر سکتے ہیں۔ زکوٰۃ میں تملیک شرط ہے نہ اعلیٰ مالگیری میں ہے لاجہو خزانہ فیضی مالہ کاۃ السجود وکذا الحج وکل ما تسلیم فیہ کذا فی التبیین مفہوم۔ اگر زکوٰۃ کی رقم ان چیزوں کی تعمیر میں صرف کرنا چاہیں تو کسی غریب آدمی کو دیدیا یا پھر وہ اپنی طرف سے ان چیزوں کی تعمیر میں صرف کرے تو ثواب دونوں کو ملے گا۔ لکن اذ قال صلوات اللہ علیہ تسبیح اللہ تعالیٰ علیہ فی بھار شریعت نا قلاھن ارقالہا اور حرم قربانی کو قدیم دھریہ قبرستان کی دیوار یا مسجد اور مدرسہ وغیرہ کی تعمیر میں صرف کر سکتے ہیں کہ اس کی تملیک اور صدقہ واجب نہیں بلکہ چھبے کو باقی رکھتے ہوئے اسے اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے مثلاً اس کی جانناز، چٹنی، خشکی، مشکیزہ، دسترخوان اور ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگا لے یہ سب کر سکتا ہے (بہار شریعت ص ۱۵ مسئلہ) اور درغیر میں یہ تصدق بچھلھا و بیصل منھا نحو خض ہال وجناہ وقریبتہ وسفریہ ودلواہ۔ وہو تعالیٰ اعلم۔

کتب جلال الدین احمد الامجدی جلد

مردی الحج ۱۰۰۰

حضرت اباحت اور متفرق مسائل

مسئلہ: اگر امت مسلمہ پر غلبہ و تسلط قائم ہو جائے تو کیا ہم اس وقت باجماعت نماز پڑھنے کے بعد مسلمانوں کا آپس میں مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صحاح کرامت ہے۔ حضرت شریف میں اس کی بہت کچھ عیلت آئی ہے اور ننانو
ایک جامعہ کے بعد بائیں جانب ہے۔ درنکار کتاب الخطر والاباحۃ باب الاستبراء میں ہے توجہ ذالصلحۃ
ووجود النص وتوہد انت بعدہ ای سہلۃ من کمالہ وغیرہ فی قانون کار علیہ بعض اکتفا علیہ
یعنی بعد نماز عصر بھی صحاح کرامت ہے اور فقہانیہ جو اسے بدعت قرار دیتے ہیں وہ بدعت مباحہ نہ ہے
جیسا کہ امام نووی نے اپنے اذکار میں فرمایا۔ اس کے تحت درکار میں ہے۔ حال اہل علم انہما سہلۃ
بسیکۃ عندکما لعلہما منہ والاس منہما سہلۃ بعد حلقہ العجم والجمہ فلا اصل لہ فی الشرع علی
تحدیجہ وکن لا بأس بہ۔ قال الفقہ ابو الحسن البکری وقتیل بن جعفر الصمد والنصر علی عادیۃ
کانت فی زمانہ والانتخاب لصلحۃ علما کذا انت علیہا بعد منہ۔ غائی جلد چہم۔ یہ کما امام نووی
نے فرمایا کہ برائعات کے وقت صحاح کرامت ہے اور فجر و عصر کی نماز کے بعد جو صحاح کرامت کا رواج ہے
اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں لیکن اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ صحاح کرامت اور عصر کی قید فقط لوگوں کی عادت کی بنا پر ہے جو امام نووی کے زمانہ میں تھی وہ نہ ہر
زمانہ کے بعد صحاح کرامت کا حکم ہے یعنی جائز ہے۔ ہذا ما عندی ووالسما علیہم عن علیہ غائی جلد چہم
درجہ اول جلد اول وحق اللہ تعالیٰ علیہم وسلم۔ کتابہ جلال اللہ ان اسما لاجدی در روزہ انور ۱۳۸۵ھ

ایسا ہی کیا تو اس زور کی بدوش ہوئی کہ خوب سیزہ لگا اور اونٹ فربہ ہو گئے یہاں تک کہ ان کی چربی پستی
 پڑتی تھی تو اس سال کہ خوشحالی کا سال کہا جائے لگا داری حکومت ۵۹۵ھ حضرت علامہ سید محمد رفیع الدین
 تھانی طبر (المتوفی ۶۱۱ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ آج کل قحط کے وقت اہل مدینہ کا طریقہ یہ ہے کہ حجرہ شریف
 کے گرد جو مقصورہ ہے اس کا وہ دروازہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے سامنے ہے کھول
 دیتے ہیں اور وہاں بیٹھ جاتے ہیں لا وفار الوقت جلد اول صفحہ ۳۹ اور امام بیہقی دایم الدین ابی شیبہ نے مالک الدار
 سے زوایہ نقل کی ہے۔ امام ابی النعمان طبرانی نے صحت الطب میں وجہ دلائل میں حدیث میں نقل کیا ہے
 ابی نعیم الحسینی، ابی نعیم طبرانی علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لا تترك خندقك هكذا وانما
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنام فقال انت صديق الله والاشلام وخبيرهم انهم
 سيبغون۔ یعنی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ایک مرتبہ قحط پڑا تو ایک صحابی
 یعنی حضرت خالد بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمر از قدس بر حاضری عرض کیا یا رسول اللہ انہی امت
 کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگے کہ وہ ہلک ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے خواب میں
 قحط پھیلانے اور بارش دینے کا حکم دیا تو انہوں نے کوئی کر دو کہ جلد پانی نہ پڑے والا ہے۔ شاہ ولی اللہ
 محدث دہلوی نے قرۃ العین میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھا کہ دعاء صرف لا یتحب اور امام تھانی
 نے مواہب میں فرمایا کہ یہ حدیث سب سے ہے۔

۱۳۱۱ھ نے صحیح کتبہ حکیم فیہ اللہ سے استمداد جاز ہے۔ جیسا کہ شیخ عبدالحی محدث دہلوی بخاری رحمت اللہ
 تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ اسلام امام محمد غزالی گفتہ ہر کہ استمداد کر وہ شود و کسے در حیات استمداد کر وہ
 می شود و کسے بعد از وفات دیکھ از مشائخ حکیم گفتہ است ویدم جہاں کس را از مشائخ کہ تعریفی گفتہ و قبول
 خود مانند تعریف است ایضاً در حیات خود با شیخ شیخ معروف کریمی دیکھ عبد القادر جیلانی و دوسرے دیگر را از اولیاء
 شمرده و مقصود حضرت نسبت آنچه خود دیدہ و یافتہ است گفتہ و سیدی صاحب بن زرقی کہ از امام فقہاء و علماء
 و مشائخ و از سبب است گفتہ کہ روز سے رہا ابی العباس حضرت محمد از سبب رسید کہ از او می آوی سبب از امام است
 من بگفتہ توے می گویند کہ امدادی تو می ترست و من می گویم کہ امدادیت تو می ترست پس شیخ گفت نعم زیرا کہ توے
 در سبب حاجت است و در حضرت است و نقل درین سبب است اما فی سبب تر از ان است کہ در و احصا کر خود
 و یافتہ می شود و در کتاب وسنت و اقوال سلف صالح کہ متانی و جافہ میں باشد و در کد ایں لاری یعنی جوار اسلام
 حضرت محمد غزالی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس سے زندگی میں مدد طلب کی جاتی ہے اس سے اس کی

عامل کریں تو بیشک اس نیت کریمہ کے تحت میں داخل ہوں اور کم لا خسر و لا یخسر سنا قلیلاً (ب) ۵۰
 کے مخالف۔ وہ آدمی ان کے تحت میں غیث ہے خصوصاً جبکہ ایسے ماحتملہ درجوں کو سوال کی اجازت ہے
 کہ اب تو بے ضرورت سوال دوم با حرام ہوگا اور وہ آدمی غیث اور حرم مثل منصب ہے مالمکہ یہ میں ہے سا
 جمع التامل سائنک دی غہ وغیث۔ دوسرے یہ کہ وعظ اور حمد و ثناء سے ان کا مقصود بعض الشبہ ہے
 اور سلمان بطور خود ان کی خدمت کریں تو یہ جائز ہے اور وہ مال لال۔ تیسرے یہ کہ وعظ سے مقصود تو اللہ ہی ہو
 مگر ہے ماحتملہ اور عاۃ معلوم ہے کہ لوگ خدمت کریں گے اس خدمت کی طبع بھی ساتھ لگی ہوئی ہے تو اگرچہ
 یہ صورت دوم کے مثل نمود نہیں مگر صورت اولیٰ کی طرح مذکور بھی نہیں جیسے درکار میں فرمایا اوعظہم
 الدال من خلادۃ النجوم والنصارى یعنی مال جین کرنے کے لئے وعظ کہنا بیہودہ و نصاریٰ کی مگر یہاں سے
 ہے۔ یہ تیسری صورت ہیں میں ہے اور دوم سے بر نسبت اول کے قریب تر ہے مگر طرح کا چلتے اور
 تجارت کا کہ مال بھی ساتھ لے جاتے جیسے (پ ۹۶ میں) لا جناح نجد کہ ان جملہ خواص اس سبب فرمایا
 لہذا فتویٰ اس کے کے مجاز ہے اختلفہ للفقہ الجلیل رحمۃ اللہ فی کما فی الغانیہ
 والہندیہ وغیرہما و لای ذی حکمتہ خوف بین القولین وبالله التوفیق۔ دنا خان رضویہ
 جلد دوم صفحہ ۱۰۰ و حوالہ صفحہ ۱۰۱۔ جلال الدین احمد الامجدی

مسئلہ: از حیب

قد جناب مولانا ثنائی صاحب مدظلہ۔ سلام مسنون۔

مزارع گرامی۔ میں آپ کے علمی و ادبی صلاحیتوں کا مستحق ہوں۔ لہذا ہزارہ کچھ بروئے شریعت نامہ
 فرمائیں کہ مومنات خواتین و عوام دونوں تکمیل مسرت کے لئے شادی کی تقریبات میں غمہ سرائی کرنی اس
 مسلمانوں کے بعض حلقے اس فعل کو سمیت کفر و شرک اور بدعت قرار دیتے ہیں جبکہ اس کا جواز موجود ہے
 خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی بدعت کے اوچ و دشاوی و دجد کے موجب برادریوں
 کو دفع بجا کر مائے کی اجازت دی ہے۔ صرف اس قدر نہیں بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ
 بیچ کر مساحت فرماید اس حدیث کو اور اس کے راوی کو آپ صبح اور مستعد تسلیم فرماتے ہیں یا نہیں پوچھا میں
 زیادہ تر امیر خمر و کے لئے لگائی اور کھانے عرس کے موجب برادریوں کو اس سے منع فرمایا، اخیر شریف، پٹنوار
 اور شہر و مقامات پر میں نے خود سنا ہے۔ ایسی حالت میں خواتین بد کس حد تک پابندی لگانی باسکتی

ابن الدین عبد الوہاب رحمہ اللہ و بیان شدنی صاحب مکتومہ و بیانہ اور علامہ عبدالرحمن محمد بن محمد بن محمد العلی بن بشیر ابن شمرہ تلمیذ معتمد علی الماطلاق اور علامہ حمادی علیہم الرحمہ ان تین حضرات میں کوئی صاحب یا شیخ اہل ترجیح سے نہیں پائے تھیں حضرت میں کوئی بھی اہل ترجیح سے نہیں ہیں، اگر اہل ترجیح سے نہیں ہیں تو ان کو محققین میں شمار کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ہاں حضرات مجتہد ثانیہ و ثالثہ و رابعہ و سادہ کے بیان ثانی میں کوئی صاحب نظر سے گذری ہو تو ہم مصنف و کتاب تحریر فرمائیں یا کسی کتاب میں مقدار قناعت بیان ہو تو ہم کتاب و جلد و صفحہ تحریر فرمائیں۔

الجواب ہم جعولہ اللغات الوحیہ لکچرہ سنانہ میں جن نقباء کے نام کو صاحب رد المحتار سے شمار کرنے کے بعد طائفتہ فرمایا تو ان کے اشغال میں سے حضرت ابان الدین محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب ذخیرہ و محیط برہان اور حضرت شیخ طاهر بن احمد علیہ الرحمہ صاحب انصاب و طائفتہ الفاضلہ و فی ثلثہا جیسا کہ ہر اقل الخفیہ ص ۱۱۱ اور مقدمہ عماد الارعیہ فی شرط الکتاب طبعہ عیدہ ص ۱۱۱ صاحب اور عجلہ راجعہ میں اصحاب ترجیح سے صاحب ہدایہ نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن جعفر علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی شمار فرمایا ہے جیسا کہ مقدمہ عمدۃ الرایہ کے حاشیہ ص ۱۱۱ پر مولوی عبدالحی فرنگی لکھنے لکھ لکھے۔ اور جلد سادہ میں ہاں اصحاب ترجیح سے ابن ہمام بھی ہیں۔ اتنا دیکھ رہا ہوں جلد سادہ ص ۱۱۱ میں رد المحتار سے ہے قدس سرہ فی ص ۱۱۱ ان الکتاب میں انہی اصحاب اور حقائق الخفیہ ص ۱۱۱ میں ہے کہ مولیٰ شمس الدین احمد بن کمال پاشا کہ مولیٰ افاضل ابو اسود حمادی بھی اصحاب ترجیح سے ہیں اور عمدۃ الرایہ ص ۱۱۱ کے حاشیہ پر ہے کہ کفوی نے علی راز کی تلمیذ حسن بن ناز یا داوران کمال پاشا کو بھی اصحاب ترجیح سے شمار کیا ہے۔ اور جلد سادہ میں ہاں فیہ منہ بین الاقوی و المتقویٰ سے شمس الدین محمد کو دروی، جمال الدین حبیبی اور حافظ الدین اسلمی بھی ہیں (حدائق الخفیہ ص ۱۱۱) اور حضرت امام احمد رضا فاضل ربطی علیہ الرحمۃ و الرضوان نے تحقیق جہ الا میں منقول ہے کہ کلام کو ذکر فرمایا ہے ظاہر ہے کہ جن کا اصحاب ترجیح سے ہونا سب سے گذرا ان کے علاوہ ہاں لوگ اصحاب ترجیح سے نہیں۔ ان کے نام صرف تائید و تصدیق کے لئے تحریر فرماتے گئے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان میں سے بعض کو کچھ لوگوں نے اصحاب ترجیح سے شمار کیا ہو اور علامہ عبد الوہاب رحمہ اللہ و بیان شدنی صاحب مکتومہ و بیانہ کو حدائق الخفیہ میں اصحاب ترجیح لکھ دئے۔ اور محمد بن محمد شمس الدین شمرہ ابن شمرہ بن کاتب فی الدین اور کینت ابوالوہید بنی بو طب اور شام کی

سجدہ کیا یا اس کے سامنے زمین پر بیٹھ کر کافر نہ ہوا مگر اگر کتاب کی رو کے سبب گنہگار ہوا۔ معلوم ہو کہ سلام کی نیت سے بھی سجدہ کرنا جائز نہیں۔ چاہے وہ بادشاہ ہو یا شیخ۔ لہذا جو شخص غیر خدا کو سجدہ جائز بتاتے وہ گمراہ ہے اسباب سے مرید ہو جائز نہیں۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا رسالہ مبارک التجدید التوحیدۃ لجمعة محمود النقیہ کا مطالعہ کریں۔ دعو

تعالیٰ اعلم بالصواب۔
جلال الدین احمد الابدی
ماہ شوال، ۱۳۲۲ھ

مسئلہ

از کدو صنف رضوی خطیب کدو رضوی سجدہ کدوئی کدو ابھی نہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ فی صواب کے لئے استعمال کرنا کیسا ہے؟ جو کتاب ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ بڑے بڑے علماء اور محدثوں کے لئے بھی جائز ہے کہ یہ لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں ہے اور نہ یہ کتاب ہے کہ کوئی دینی پیشوا خواہ کتنا ہی بڑا ہو اگر صحابی نہ ہو تو اسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا جائز نہیں کہ یہ لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص ہے اس لئے حضرت ابراہیم قرنی کو جو صحابی رسول اور حضور علیہ السلام کے معجز کے بزرگ کی بدگاہ کے معجز کے بڑے بزرگ کو بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں لکھا جاتا تو کسی دوسرے بزرگ کو جو صحابی نہ ہو لیکن بڑے بزرگ کا لفظ بڑے لہذا اس کے بارے میں کس کا قول صحیح ہے پھل جواب تحریر فرمائیں کہ مہرگاہ۔

نعمتہ حفظہ علی دوسرے انکار نہ

الجواب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے جیسا کہ در مختار شامی جلد پنجم ص ۳۹۹ میں ہے۔ منتخب الترمذی للمصنف والرحمۃ للاتباع ومن جملہ من التلمذ والاصحاب ووسائل الانوار وکذا وجود منکسۃ وحرر التلمذ للمصنف والترمذی للاتباع ومن جملہ من علی التلمذ لاجل ام لفظ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے۔ اور اس کا بیان صحابہ کرام کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین وغیرہ علماء و مشائخ کے لئے راجع مذہب پر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی جائز ہے۔ اور حضرت علامہ احمد شہاب الدین خطابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طریقت اریض شرح شفا کا فی مریض جلد دوم ص ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وید ذکر من موافق ای من سوی الاخیار من للاحیۃ وغیرہ بعد الغض ان وایض فی طیفال غفر اللہ تعالیٰ لہم ورضی عنہم وہ نحو فی اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

۱۱۰۰ اور دیگر علامہ و شائخ کو غفران و درغاسے یاد کیا جاتے۔ تو غفر اللہ تعالیٰ ہمہ درمی اللہ تعالیٰ جنہم
 کہنا جاتے۔ لہذا بزرگوں کا قول صحیح ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ سارے
 علامہ اور بزرگوں کے لئے بھی جائز ہے اور نہ یہ کہہ کر کہنا غلط ہے کہ کوئی دینی پیشوا غفر اللہ تعالیٰ عنہ ہوا اگر
 صحابی نہ ہو تو اسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا جائز نہیں۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ حضرت اویس قرنی کو اسی نے
 رضی اللہ عنہ نہیں لکھا جاکر وہ صحابی نہیں تھے۔ اس لئے کہ حدیث میں حضرت شاہد الحق دیوبندی بنواری
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جن کو کتب نامہ مذکور دیوبند نے اخبار الاخبار شریف کے نامہ پیشکش کے سید القسین اور رگزیدہ
 جناب باری لکھا ہے۔ انھوں نے اپنی مشہور کتاب اختصار الحکامات میں جلد چہارم صفحہ ۳۲ پر حضرت اویس
 قرنی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے نامی ہیں کہ ان کی طاقات
 بہت سے بڑے بڑے عظیم القدر صحابہ سے ہوتی ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ایسے نامی ہیں جن کی طاقات صرف چند صحابہ سے ہوتی ہے ان کو خاتم القسین حضرت علامہ ابن عابد بن غازی
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شامی جلد اول مطبوعہ دیوبند صفحات ۳۵، ۳۶، ۳۷ اور صفحہ ۴۲ پر لکھا ہے جبکہ
 رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ اور اسی حضرت علامہ شامی نے اپنی کتاب اسی جلد مطبوعہ دیوبند صفحات ۳۵، ۳۶
 ۴۱ اور صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے کہ حضرت امام شامی کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے اور صفحہ ۳۷ پر حضرت اسماعیل
 بن عبد اللہ قسری کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں بزرگ نامی ہیں مگر کہ امام شامی کی
 پیدا نش ۱۵۰ میں ہوتی اور اجمالاً ۱۷۰ میں ہوا۔ اور حضرت قسری کا اطلاق ۱۷۸ میں ہوا۔ اور
 حضرت علامہ علاء الدین عمرون فی حکنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہور کتاب در مختار رسالہ جلد اول
 مطبوعہ دیوبند صفحہ ۵۲ پر حضرت امام شامی کو رضی اللہ عنہ لکھا اور صفحہ ۵۳ پر حضرت عبد اللہ بن مبارک
 کو رضی اللہ عنہ لکھا اور یہ بھی نامی نہ تھے کہ ان کی پیدا نش ۱۱۰۰ میں ہوتی۔
 اور حضرت علامہ امام قر الدین دازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۸ پر حضرت
 امام اعظم ابوحنیفہ کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ اور امام محمد بن حضرت علامہ قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے
 بھی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول مطبوعہ بمبئی صفحہ ۵ پر حضرت امام اعظم اور حضرت امام شامی کو رضی اللہ عنہ
 لکھا ہے۔ اور سید العلماء حضرت علامہ علاء الدین دازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف مختار وی صلی
 مرقی مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ ۵ پر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔
 اور حضرت علامہ امام قر الدین دازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم جلد دوم صفحہ ۵ پر حضرت امام مالک

کیا رسول اللہ اہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا کہ آپس میں کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا
جینے والے، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاصاً حق تعالیٰ کے واسطے نہ کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی
کو سجدہ جائز نہیں، اس پر اٹھ کر تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اگرچہ میں مفسرین سے یہ بھی خبر فرمایا ہے کہ کچھ ائمہ کے تصاریف نے جب کہا کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے انھیں حکم دیا ہے کہ وہ انھیں رب فخر نہیں دے سکتے اس آیت کا نزول ہوا۔ لیکن تفسیر مدارک
تفسیر ابوالسود، تفسیر کبیر اور مکمل وغیرہم جامعہ مفسرین نے سبب اول ہی کو ترجیح دی ہے کہ مسلمانوں نے
حضور کو سجدہ کرنے کی درخواست کی تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ آخر آیت میں فرمایا اہل ہدیہ
یا کفر بعد از اعتقاد مسلمانوں کی کیا نہیں کہہ کر حکم دیا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو تو راجع خود
پر سلام ہو گیا کہ غالب تصاریف میں ہیں بلکہ مسلمان ہیں انھوں نے سجدہ کی درخواست کی تھی تفسیر مدارک میں
آیت مذکورہ نقل ہے ان التمس مسلمون بعد علی ان التمسوا من صاحب اسلام وحملوا علیہم ان
ان سجدوا لہ تفسیر ابوالسود میں اللہ تعالیٰ کے قول بعد از اعتقاد مسلمون کے بعد ہے بدل علی
ان الخطاب لاسلمون وحملوا علیہم ان سجدوا لہ سبب التمسوا اور تفسیر کبیر میں صاحب کائنات
کے حق کو نقل کر کے مقرر کیا چنانچہ فرمایا ان صاحب الکشف قولہ بعد از اعتقاد مسلمون نہ لیل
علی ان الخطاب لاسلمون کا خوا مسلمون وحملوا علیہم استاذ خوا المسلمون حملوا علیہم تعالیٰ علیہ وسلم
فی ان سجدوا لہ اور مکمل میں تفسیر جلالین کے قول او تطلب بعض المسلمین السجود لہ من
انہما علیہ وسلم کے تحت فرمایا ان صاحب الکشف قولہ فی ان سجدوا لہ بعد از اعتقاد مسلمون
مذکورہ بالاتناہیر کے بعد قول ہے آداب ہم روز کی طرح روشن ہو گیا کہ صحابہ نے حضور کو سجدہ
کی درخواست کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور صحابہ کے ہاں یہ نمایاں کہنا کہ انھوں نے سجدہ عبادت کی درخواست کی تھی دو وجہ سے
بالنہی اول اس لئے کہ خلاف دواقتی ہر شخص اچھی طرح جاخاکا کہ حضور ایک اللہ کی عبادت کی
طرف مائل تھے اور شرک کے بربرگیاں دوسری چیز کو دشمن نہیں رکھتے تو صحابہ پر کرام سے عبادت نبی کی
درخواست اور وہ بھی خود نبی سے کہو خود حضور ہو سکتی ہے؟ دوسرے اس لئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے جواب نہایا کہ عبادت فیضان کی درخواست کر کے تم کافر ہو گے تو باہر اسلام لاؤ بلکہ جو آپ
میں فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ یہاں سے یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ آیت کریمہ میں لفظ کر متعنی کفر نہیں مراد ہے

فرماتے ہیں یہود و نصاریٰ کی قبور انبیاء و اہل بیت پر قدم رکھنا اور وہ طریق تصور کرتے ہیں کہ مسجد بقبور
برابر و مقصود عبادت آل و اہل بیت چنانکہ بت پرستانیت ہی پر مشدود۔ دوم اگر کوئی تصور منظور عبادت مولیٰ
تعالیٰ و اہل بیت و لیکن اختلاف برید کہ توجہ بقبور انبیاء و اہل بیت و عبادت حق موجب قرب و رضائے دے تعالیٰ
ست و اہل بیت و وہ طریق نام نہاد و نامشروع است اول خود شرک الٰہی کفر است و ثانی نیز حرام است از جهت آن کہ
در دوسرے نیز اشراک کلمہ است اگرچہ مخفی است و سیر وہ طریق من وجہ است و نماز گزار دلت بجانہب قبر نبی یا مرد
صالح بقصد شرک و تعظیم حرام است پنج را کس و احوال خلاف نیست۔

یعنی یہود و نصاریٰ نے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کو سجدہ گاہ بنایا تھا وہ وہ طریق پر مشدود
ہے۔ ایک تو کہ مزار کو سجدہ کرتے تھے اور اسی کو مقصود عبادت سمجھتے تھے جیسے کہ بت پرست لوگ بت
کی پرستش کرتے ہیں۔ اور دوسرے کہ خدا نے تعالیٰ کی عبادت مقصود اور مشغور کی لیکن وہ لوگ یہ عقیدہ
رکھتے تھے کہ خدا نے تعالیٰ کی عبادت اور نماز میں انبیاء علیہم السلام کی قبروں کا سلسلہ سوانہ اے تعالیٰ
کی نزدیکی اور اسی کی خوشی کا سبب ہے اور یہ دونوں صورتیں ناپسندیدہ اور ناجائز ہیں اول تو شرک
جلی اور کفر ہے اور دوسری صورت بھی حرام ہے اس لئے کہ اس صورت میں بھی خدا نے تعالیٰ کے ساتھ
حرکت کرنا ہے اگرچہ یہ حرکت مخفی ہے اور لذت و دوزخوں صورتوں میں ہے اور یکے کے تعظیم کے قصد سے کسی
نما یا دل کے مزار کی طرف توجہ ہو کر نماز پڑھا حرام ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے۔ الثالث حرام و مذموم
حدیث اور شارحین حدیث کے ان اقوال سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ قبر سے جو توجہ نہ تعالیٰ کے
لئے سجدہ حرام و ناجائز ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے بلکہ یہ ثابت ہو کہ خود قبر کو سجدہ کرنا بدعت
اولیٰ حرام و ناجائز ہے۔

فقہائے کرام کے نزدیک سجدہ کی حرامی ہے

حضرت ذوالقاری رحمۃ اللہ الباری تحریر
فرماتے ہیں۔ السجدة عند المذنبین مسماة سجدة۔ یعنی غیر اللہ کے لئے سجدہ حرام ہے و شرح فقہ اکبر ص ۱۰۳
اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۱۰۳ میں جواب الاملائی سے ہے من سجد للسلطان علی
وجه التقیة او قبل الامر منہ من بدیہہ و یکفر و لکن یأثم لا یموت کتاب التوبة و هو المختار
وقال الفقہ ابو جعفر رحمۃ اللہ ان سجد للسلطان بنية العباداة او لغيره من غیر النية فقد
کفر۔ یعنی جس نے بطور تقیہ بادشاہ کو سجدہ کیا یا اس کے سامنے زمین پر جی تو کافر نہ ہوا۔ مگر اگر کتاب

ورنہ تارین اتنی عبارت زیادہ ہے خلیہ کفر ان علی وجہ العبادۃ ولا تعظیم کفر و
ان علی وجہ التعظیم لا تعظیم انما سرکب الذکیرۃ (سوال) کیا زمین جو سنے والا کافر ہو جائیگا
(جواب) اگر زمین بوسیہ برقی عبودیت و تعظیم و مثل تعظیم انبیاء کرے تو کافر ہے اور اگر بقرنی تحت بد تو
کافر نہیں گنہگار مرتکب کفر ہے۔

نعمانے کرام کی ان مہار قلم سے سلام ہو کہ زمین جو نبات و حیوان کے مشابہت کے سبب حرام
ہے مالا کہ وہ حقیقت میں سجدہ نہیں اس لئے کہ وہ حیوانی زمین پر برقی ضروری ہے تو یہ زمین
بوسیہ کایہ حال ہے تو وہ سجدہ برقی کی مشابہت کے سبب کس اور جو صحت ناجائز و حرام ہوگا۔ البیاض
بالشہد داؤد الزبدۃ الزکریٰ حریت کو داخیم۔ رسالہ ہوا کہ اظہر من الشمس اسے اسلمت امام احمد رضا
بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ہے۔

بقدر کون جہکنا بھی منتخب ہے

فناوی عالمگیری جلد پنجم مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ میں جواب الایضائی
سے ہے الاصل فیہ فیسلطان او لغیرہ مکروہ لان فیہ فیہ فیسلطان او لغیرہ مکروہ۔ بادشاہ ہوا کہ کون
دوسرا اس کے ساتھ بقدر کون جہکنا منتخب ہے کہ کس کے فعل سے مشابہ ہے۔

اور فناوی جلد پنجم ص ۲۴۶ میں یہ ہے مکروہ لان فیہ فیسلطان او لغیرہ مکروہ۔ بادشاہ ہوا کہ
کون ہوا اس کے لئے بقدر کون جہکنا منتخب ہے۔

اور پھر فناوی عالمگیری جلد پنجم ص ۲۴۶ میں قرآن مجید سے ہے۔ یکوہ الاصل فیہ فیسلطان او لغیرہ مکروہ۔
وہ ہوا کہ کون جہکنا منتخب ہے۔ ہوا کہ کون جہکنا منتخب ہے۔ ہوا کہ کون جہکنا منتخب ہے۔

انتساب

پیش کر رہا ہے اس لئے کہ سجدہ کی وضو میں اختلاف ہے بعض نے سجدہ کے لئے کہا
کہ وہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام بیعت قبلہ کے تھے جس کے
تفسیر خازن اور معالم القریٰ وغیرہ میں ہے۔ خلیہ حقولہ محمد و الاہم ای انی اوہم فکان آدم
قبلہ والحمد للہ تعالیٰ کما جعلت الکعبۃ قبلۃ المسلمۃ و المسلمۃ قبلۃ فیہ فیسلطان او لغیرہ مکروہ۔ یعنی بعض لوگوں نے
کہا کہ آیت کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ آدم کی طرف سجدہ کرو تو آدم قبلہ تھے اور سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا یہی
کہ کہہ نماز کا قبلہ ہے اور نماز اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

اور پورے کائنات میں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خدا کا عبادت گاہ بنایا ہے۔ لیکن ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ یہی وہی اللہ تعالیٰ کے لئے یسوع مسیح کے لئے مسیح بننا ہے۔

[illegible]

اور حضرت علامہ جلال الدین علی سمونہ کی خدمت میں آئے اور اپنی شکایت کی اطلاع دی۔

[illegible]

اور سیدنا یوسفؑ میں فرماتے ہیں۔ تم میری حکومت و خدمت الیہا علی الارض و النہامہ
الذینہاء یعنی سجدہ سے زمین پر پیشانی رکھنا اور کام ادا نہیں ہے تو وہ صرف جگہ اور تواسیہ کرتا تھا۔

اور اگر حضرت آدم اور حضرت یوسف علیہما السلام کے لئے مسجد زمین پر پٹائی رکھنے کے ساتھ مال لگایا جائے تو وہ بیماری شہادت میں ضرور ہے۔ اگر مال اللہ کی سورت یوسف میں ہے۔ رجل

وخصوا بها على ايدى اهلها على طريق التسمية والتعظيم لا على طريق التباهة وكان
 ذلك لاجل انهم لا يسمون ابائهم بهذا الشرف بل يسمونهم بغيره

اور شاہی محل میں غرضت میں رہے۔ مختلف قوانین کے تحت ان کا عملہ تھا۔ اس شہریت میں مشہور ہو گیا

والنتيجة الى انهم لم يستقبلوا القبلة وقيل بل لانهم على وجه التحية والكرام
 شمس خ قوله عليه السلام لو مرت احدنا ان يسجد لاجل امرت الحرة ان يسجد

الزوجة تافخا في الحال في تنبؤات المعالج والمعالج الثاني ولم يكن عبادة له بل تسمية
وكراما ولدا استتم اليأس وكان حائلا في سنه وكما في قصة يوسف قال الله عز وجل

- جس موہوی نے زید کا ستودہ کر دہ میلا دشریف پڑھی بچلت کے فیصلہ کے مطابق اس کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے ؟
- جس نے زید کے یہاں کھانا کھایا اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے ؟
- سبندہ گلا دواں پشیمان کر گھر سے نکال کیا ہے ؟

الجواب اور صورت مستقر میں اگر توبہ کے بعد ہندہ کی طرف سے توبہ کا اعلان کیا گیا تو اس کے بعد لید کے یہاں کانے پینے اور میلاد شریف پڑھنے میں خرفا مانگا نہیں لیکن اگر ہندہ کو توبہ نہیں کرائی تھی ہے تو اسے علانیہ توبہ واستغفار کر لیا جائے اور اس کے والدین نے اگر اپنی لڑکی کو آزاد رکھا اور اسے بے پردہ نگلنے سے منع کیا تو وہ لوگ بھی گناہ رکھتے ہیں بھی علانیہ توبہ کرائی جائے اور ان سب کو پانچویں کے ساتھ نماز پڑھنے کی تاکید کی جائے۔ اور میلاد شریف کرنے اور فقرہ وساکین کو کھانا کھلانے کے ساتھ قرآن خوانی کرنے اور مسجد میں توبہ پجائی رکھنے کی بھی عہدہ کیا جائے۔ اور ہندہ کو لاوارث بنا کر گھر سے نکال دیا جائے کہ اس صورت میں مزید گناہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ وصوفی صاحب۔

جلال الدین احمد لاہوری

۱۵۔ ہماری الماسی سٹیم

کیا ہرگز کے شروع میں ہم اللہ پڑھنا چاہتے ہیں ؟
الجواب :- کسی چیز کے شروع میں ہم اللہ پڑھنے کی سات باتیں
 اول فرمائی ۔ پھر ذکر کرتے وقت ہم اللہ پڑھنا فرماتے ہیں اگرچہ پھر کیا پڑھنا نہیں
 کے سنت پھر وہ نماز کسی صورت کے شروع سے تلاوت کی ابتداء کے وقت ۔ دوسرے شروع
 ذکر ہر رکعت کے اول میں اور ہم کلام جیسے کہ اپنے پورے اور بہتری وغیرہ کے شروع میں ہم اللہ
 سنت ہے جس کے متعلق ۔ پھر نماز درمیان صورت سے تلاوت کی ابتداء کے وقت ہم اللہ
 متعلق ہے ۔ اور سورۃ قہ کے درمیان سے پڑھتے وقت بھی کیا کہہ ہے ۔ پڑھتے جائز و مستحب
 نماز میں سورۃ فاتحہ و سورۃ کے درمیان اور اپنے جیسے کے وقت ہم اللہ پڑھنا جائز و مستحب ہے
 ضرور قطعی کرتے وقت ہم اللہ پڑھنا کمال کی بات ہے جسے تمام شریعہ پوری کرنے اور پوری اور
 مال استعمال کرنے کے وقت ہم اللہ پڑھنا لازم ہے ۔ اسی طرح کہنے اور مانتے وقت سے بہتری
 بھی لازم ہے اور خاص کہیں پڑھنا ضروری ہے تلاوت کی نیت سے ہم اللہ پڑھنا لازم ہے ۔ بہت سے ذکر و دعا کی

یحت سے پڑھا جائے۔ ساتویں سورہ سورۃ بقرہ کے شروع میں ہم انشراح مناعہ ہے
 جبکہ سورۃ النحل سے لاکر پڑھے اسی طرح حق، بی بی، محرمیت ہے اور انسان یا آدمی چیز کمانے
 کے وقت اور نیاست کی چیزوں میں ہم انشراح مناعہ پڑھا کر وہ ہے اور اسی طرح شریک گاہ کھولنے وقت
 بھی محرمہ ہے۔ نماز کی علی سرائی مل گیا ہے۔ املائے ان بحسبہ فتاویٰ کیوں فرما گیا
 عند الذبح وان كان لا يشترط هذه اللفظ بتملكه بل لا بأس وتارة يكون سنة كما
 في الوضوء واول كل امرئ في بآل وسنه اوكل والجماع وضوءه وتارة يكون مباحا كما
 في بعض الفاتحة والسورة على الراجح وفي ابتداء الغش والتعود مثلا وتارة يكون الاتيان
 بها مباحا كما عند المنزلة او على الخاضع وشرب الخمر واكل بعض اوسر وقت قبل الصلاة
 واداء الضمان والصحيح انه ان اسقطت هذه من فعل المصيبة كمن والا وتارة يكون الاتيان
 بها مكرا وها كما في اول سورة وآية ون اشائنا فمضرب وسنه وشرب الخمر وفي محل
 المنعاسات اه تهنينا اور ثانی چلدا اول رک میں ہے شکر عند کھٹ انورہ او کل اللہ اسات
 والی اول سورة وآية او اصل قرآنہ یا انفال کا قیدہ جس للشافی قبل وعند شرب الخمر
 ای وغیرہ من کل ذی الفیئة کہیں کمال خود واصل وقرآن عند استعمال حرام بل فی
 الذلایة وغیرہا یکس من بل عند مباحہ کل حرام قطعی الحرام وکل الحرام علی
 الجنب ان لم یصلد بہا الذکر امر۔ وهو ثانی ۱۴

کمال الدین احمد لاہوری

مسلمہ ۶۔ از مراد الی انصاری عالم جامع بین الملک العلوم نیلا تاجیہ کتب فی آباد
 زید اپنے آپ کو عالم زائید مولیٰ اجاتا ہے بلکہ کہ اس کی لاکھ لاکھ شادی میں باہر سے
 آتے ہوتے بارہنوں میں اکثر کو بندی اور راجی عقائد باہر کے ہوتے۔ بگرنے قیام و طعام کا
 انتظام مدد سے میں کر دیا اس پر زید کو اپنا نائب مقرر کر دیا۔ زید نے طعام و قیام نیز دیگر ضروریات
 کے لحاظ دین مصطفیٰ علیہ السلام کی طبع و سلم ملا کر کی بساط ناز کیا پر واز پر آرام فرمائے و اے
 طالبان علوم و تحقیق کو خدمت کے لئے متعین کیا اور اس لئے کہ خدمت کلم صادر کرتا ہے کہ اگر کسی لڑکے
 کی خدمت میں آتی کہنے سے متعلق شکایت سننے میں آتی تو غیرت نہیں اور خود بھی داسے، درے

قسط، سچے ہر طرح کی خدمت کرنے میں لاوے اور بھی شکایت کا موقع نہیں دیا تو ایسے عالم دینوں اور ان صاحب طوئوں کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ بلکہ زینت ویدہ وراثتہ خود کیا اور صاحب طوئوں کو بد مذہب اور کفر (جیسے کہ پہلے کی کتابوں میں لکھا ہے) اور عقائد الجست کا بالاجماع فتویٰ ہے۔ لوگوں کی تنظیم و ترقی نیز خدمت کے لئے مقرر کیا گیا ہے ؟ حکم شری صادر فرما کر مصلحت و دشمنی فرمائیں۔ (خاتم) غلام بیس اس کا وہ بیٹا ہے جس کی عالم اختلافی مسائل میں ان کے کہ اپنا تفسیر حاکم ہے خود قہر ایک سے ہر طرح کی رسم و رواج بخود یا یا نیز و عورت و غیرہ میں ملا ہے اور جہاں اور بلا لاء وہ عوام کو انگ رہنے کے لئے ناگید کر رہا ہے۔ خود زینت اس قسم کی بہت سی تقریریں کی ہیں اور عوام کو روکا ہے مگر اس کے برعکس خود ہی ثبوت کی بنا پر کہ عوام کا کہنا ایک ہی حدت ہے۔

جواب: ہر شخص میں کچھ درجہ کی اور وہ اپنی اپنی حالت کے مطابق ہے۔ طبیعت اور صحت کو ان کی ضرورت کے مطابق رکھ کر اس میں طبعی طور پر مداخلت کرنا لازم ہے۔ اور جو طبیعت کے اعتبار سے اس شخص سے ملا تھا ہے وہ بھی طبعی طور پر کرنا۔ جو مصلحت کا حامل

جلال الدین احمد الامجدی
۱۵ ربیع المرجب ۱۳۳۵ھ

وہی وہی تفسیر کرنا ہے۔

۱۲۱) تہذیب داری باہر و گشت و فرہ و راجعہ کے حلقہ مک شریعہ کیا ہیں؟ تحصیل و حاصلت فراہم کر کے شریعت سے آگاہ شدہ ہیں۔

الجواب الحمد للہ حدیثہ للاحق ولاحقہ۔ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت بہرہ زیدیوں نے جلوس کی شکل میں ان کے سر مبارک کو کوفہ کے بازاروں میں پھرایا تھا اور انھیں لوگوں نے کوفہ اور دمشق و فرہ میں خوشی ظاہر کی تھی اور انہی لوگوں نے باجے بجا دیے تھے۔ لہذا سرکارِ امام کی شہادت کے موقع پر باج، کونہ، دھول، تلے بجا دیا اور طرح طرح کی خرافات کرنا نااہل زیدیوں کی یادگار ہے اسی لئے اگر زید نے ایسا کرنے والوں کو بڑی لشکر سے قہر کیا تو اسے طوطا نہیں بجا دیا۔ اس لئے کہ اس عظیم واقعہ کی بارگاہِ زیدی خوشی ظاہر کرنا اور باج بجانا حضرت امام حسن کے لئے دلوں کی یادگار نہیں ہو سکتی کہ وہ لوگ تو حضرت امام حسین، ان کے بھائی علیؑ، بیٹے علیؑ اور دیگر رفقاء کی شہادت پر غم و الم بناؤں گے۔ البتہ زید کو اس قسم کے عمل اقبال کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے نصرت قبول کرنے کے بجائے لوگ اور قہر پیدا ہو جائیں۔

وہو حقائق اعلیٰ۔

۱۲۲) ہندوستان میں جس طرح کی تہذیب داری، باہر اور گشت و فرہ رائج ہے ناچار حلام اور بدعت ہے۔

ہے جیسا کہ امام الحسنؑ، حضرت امام احمد رضاؒ کو علی المرتضیٰؑ کے خوالے سے اہل الافان کا تقاضا ہے۔ **الہندہ بیان الخطیئہ** میں تصریح فرماتی ہے۔ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے طبع اپنے فتاویٰ حرمین جلد اول صفحہ ۱ پر تحریر فرماتے ہیں: "تہذیب داری امام جو ہندوستان کی بدعت بدعت است و ہم جنس سامعین خرافات و صورت و قور و ولم و غیرہ لہاجم بدعت است و ظاہر است کہ بدعت حسنہ کہ در اس نافذ و نافذ نیست بلکہ بدعت متیہ است اور اسی جلد کے صفحہ ۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ: "ایں جو بہت کہ سامعہ درست قابل تریارت نیست بلکہ قابل انزال اند چنانکہ در حدیث آمد من رای منکم منکر الخبیثہ و"

مبہدہ فائتہ نہ یستطیع فیلسافہ فائتہ نہ یستطیع غویب و لا یفہم الا ضعف الایمان (مسموعین) ہاں اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روح مبارک کی صحیح شکل بطور تبرک اپنے مکان میں رکھیں اور اشاعت غم بیضی و الم و فخر زنی و اہم کنی و دیگر امور خفیہ و بدعات ظہیر سے بچتے ہوئے اس کی زیارت کریں تو جائز ہے۔ مگر اب اس نقل میں بھی نااہل بدعت سے ایک مشابہت اور تہذیب داری کی نسبت کاغذ شہ ہے

اور آئندہ اپنی اولاد راہِ اہلِ انصاف کے لئے تشریف داری کی بدست میں جلائیے گا نہ بیشک ہے اور حضرت شریف
 مجاہد ہے الحق سواہم التہم اور حضور نے فرمایا من کان یؤمن بامامہ وایومہ وایامہ وایامہ وایامہ وایامہ
 التہم۔ لہذا حضرت امام سیاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روئے کی تشریف کے مثل تصویر بھی بنائے۔ بلکہ
 مرنے کا فخر کے لئے لکھ کر قیامت کے لئے عیاں کر کے منظر اور گنبد خضریٰ کے نقشے بطور تذکرہ کے
 جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لکھنؤی
 ۱۱۔ صفر الحظریہ ۱۳۱۳ھ

سئلہ: اسی طرح حضرت امام رضا علیہ السلام کو بھی پوسٹ دربارِ اہلِ انصاف کو نہ
 دید کہ کتاب ہے کہ ہندوستان میں جس طرح تشریف داری کا کام ہوا ہے کہ حضرت امام حسین کے روئے
 کے نام پر مندر کی شکل بنائے گیا اور اس کو رکھ کر دخول وغیرہ پہلے میں ہوتا جائز ہے۔ اور اگر کہا جائے
 کہ دخولِ تاشہ وغیرہ مکاحا جائز ہے۔ تشریف داری کو جائز اور مندر کی شکل بنانے والا کسی نہیں ہے
 یہ روئے ہے تو ان میں سے کون ہے؟

الجواب: واللہ اعلم بالصواب لہذا یہ ہے کہ
 ہندوستان کی مروجہ تشریف داری ناجائز و حرام ہے اور بے شک عام طور پر تشریف دار حضرت امام حسین
 کے روئے کا نقشہ نہیں بناتے بلکہ مندر کی شکل کا دعا ہے بنا کر اس کو اپنی بیوقوفی سے امام حسین کے روئے کا
 نقشہ کرتے ہیں اور بے شک دخول وغیرہ جیسا کہ عراق میں ہوتا ہے اس حرام و ناجائز ہے۔

اور اگر جاہل کو اس سے پوچھا جائے کہ ہندوستان کی مروجہ تشریف داری اور دخولِ تاشہ وغیرہ پہلے کو جائز
 کہتا ہے۔ اور اگر اس نے واقعی مروجہ تشریف داری کو ناجائز بنانے والے کو میری اور بدعت کہا تو اس
 پر تو بلا لازم ہے کہ علمائے اہلسنت نے مروجہ تشریف داری کو ناجائز قرار دیا ہے یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت
 امام الحسن احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسالہ تشریف داری میں ہندوستان کی
 مروجہ تشریف داری کو ناجائز و حرام اور بدعت کہہ کر لکھا ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبِ محدث
 دہلوی بدعت اشرف تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ میں نیز جلالِ صفا پر تحریر فرماتے ہیں کہ تشریف داری جو بدعت
 یکتہ بدعت ہے وہ چار مافتن خرافات و سموت و خدوہم وغیرہ میں ہے بدعت است و لا بدعت کہ بدعت
 حسد کہ درال باخود نہ باطنیت بلکہ بدعت ہے است۔ اور حافظ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب

مراد آبادی قدس سرہ و تحفہ فرستے ہیں کہ مروجہ تفسیر دہلوی و محول شاہ باہادویہ و نیز یہ یوں کی نقل اور رائے قدس کا طریقہ ہے، تاہم تاخیر و عوام ہے، ذکر ۱۳۰۳ھ مشہور ہے و حوالہ خانہ احمد باصلاح۔

جلال الدین احمد الامجدی
محرم رقا الاول ۱۳۸۲ھ

مکتبہ دار۔ از۔ محمد شوکت علی صاحب دہم قادری مہینہ گہرا۔ ولایتی۔

علاء الدین شاہ کی دست دہی کا کیا ہے ؟ کچھ لوگ اس کو ناجائز و حرام کہتے ہیں ۔

الحجواب۔ علامہ اور شافع کی دست دہی کا یہاں ہے اور یہاں ہے اسے نامانہ

وہ حرام کیا جا رہا ہے۔ درخت کا باب اسٹیم اریٹھ ہے۔ لہاں سے پھیل کر پورے درخت کا عالم و المتورہ

عنی سبیل اللہ ہے۔ لیکن اہل کفر کے لئے عالم اور پس منظر کا کوئی باطنی حرم نہیں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے

عقلمدارم حجت پر ہے۔ جو نہ دلائل و مستحکم شریعت کا جواز است۔

جلد چہارم ص ۱۲۷ پر ہے، اور بعض لوگوں نے کہا کہ مستحب ہے، یہاں تک کہ ظالمین کے پیشوا، ولیک حیدر خان

مکتبہ خیر ساجد لاہور کے بارے میں ایک اور شخص نے لکھا ہے کہ اس مکتبہ کے مالک مولانا خیر ساجد صاحب نے اپنی زندگی میں جو کتب جمع کیں ان میں سے ایک کتب خانہ مولانا خیر ساجد صاحب نے اپنے ایک دوست مولانا خیر ساجد صاحب کے بیٹے مولانا خیر ساجد صاحب کے نام سے وقف کیا ہے۔

اور اول جہاں لکھی گئی تھی اس کا نام اور است ہے حدیث ہے شہادت ہے۔ فقہ رشید احمد نے غز

ہے اور پاؤں پہنالیے ہی اس کا بخار سنا ہے میری ساری دنیا۔

جلال الدين أحمد المصدي
دار الكتب الأولى ١٣٩٨

مسئلہ: اگر از مہینہ ہمارے ماسکے رکھنے پر پست یا پورے مہینے کا پورہ

گناہِ صغیرہ کون کون ہیں اور گناہِ کبیرہ کون کون ہیں ؟

الجواب کسی واجب کا ایک بار ترک کرنا نہ مہیرو ہے

بشرطیکہ جامعہ دہلوی جو۔ جسے ایک بار فوک جماعت کرنا۔ یا ایک بار ڈائریسی مشن کا دیو

اور تادمینہ اور اسے گناہ کی رو سے جاتا ہے۔ شریک اور لہر اور ہر سدا م

کناہ کبیر ہے، اور سی امر کا جی بچے کا راز دہرا اور دہرا پیر

حرم و ہال جدا کر دیے۔ اللہ تعالیٰ صدقہ حضرت عبداللہ کے ملاطبتہم اور خیران و افغان کا ہمارے بہاؤ کو
کو چیلوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اب کہ تفریق داری اس طریقہ نامہ خیر کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے۔ بعضی کلام مختلف
مروجہ تفریق داری کے بارے میں یہ ہے کہ توئی امام اہلسنت کا کہ وہ بدعت ناجائز اور حرام ہے۔ لیکن
مسلمانان اہلسنت پر لازم ہے کہ اس قسم کی تفریق داری میں کسی طرح غیر شرک و کفر اور نہ اپنے اہل
و عیال کو شرکت کی اجازت دیں ورنہ گنہگار سخت عذاب ندر ہوں گے۔ (دھوقہ کلا علیہ)

جلال الدین احمد لاہوری

ک ۱۰
۱۱۔ ذی القعدہ ۱۳۱۵ھ

مسئلہ ۱۰ از جمیل احمد عظیم مدرسہ خیر ترقی کان پور
فہمندی کیا ہے اور جس الامان سے سکتا ہے کہ نہیں؟ امام کے جیسے کہ اگر اس کو نہیں؟ امام کو
بغیر اس سے سکتا ہے یا نہیں؟ اگر امام نے غرض کیا تو خاندانی یا نہیں؟ یا امام اور دیگر شری کواری سے سکتا
ہے؟ مذکورہ بالا سوال کا جواب درج ذیل اور فقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں مذکور
فرما کر خدا شہادہ ہوں۔

الاجوبہ۔ فہمندی کیا ہے؟ یعنی وہ توہم اذان سے سکتا ہے امام
کے جیسے اگلی حدیث کا کہہ اور سکتا ہے۔ امام کو تفریق بھی دے سکتا ہے اور جائیداد وغیرہ کی شری کواری میں
بھی دے سکتا ہے بشریکہ میں کوئی اور شری غرضی نہ ہو حدیث شریفہ میں ہے لا تشبہوا الذین
کفروا الذین کفروا۔ اور شراب پینے والے چوری کرنے والے، زنا کرنے والے، ماں باپ کی نافرمانی
کرنے والے اور ایسی قسم کے دوسرے گناہ کبیرہ کے مرتکب بنی حیرت انھیں غرضی سے ثابت ہے۔ اگر بعد
توہم اذان وغیرہ دے سکتے ہیں تو فہمندی کے گناہ کا مرتکب بدرجہ اولیٰ ان کا سون کو انعام دے
سکتا ہے۔ (دھوقہ کلا علیہ)

جلال الدین احمد لاہوری

ک ۱۰
۱۱۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۵ھ

مسئلہ ۱۱ از عبدالحق قوری دارالعلوم سکینہ دھوبلی (دکھن)
پا جاہ اور دنیا میں بہن کر سونا کیا ہے؟

۱۲۱۔ بخدا واپس جاسا ہے کہ نماز پڑھنا کیلئے ہے ؟

الجواب۔ ۱۔ (۱) پاسبان اور غیاب میں کہ سونے میں کوئی عبادت نہیں بلکہ بہتر ہے کہ غیاب میں سونے میں بعض اوقات بے ستری ہو جاتی ہے اور پاسبان میں اس کا امکان نہیں مگر عین سے نہ کر گئے تک پاسبان کے اوپر چادر یا رد مال ڈال لینا اسب سے کہ اس طرح ستر زیادہ پایا جائے گا۔ و حوضہ کافی اعلیٰ

۱۲۱۔ اگر بیشمار پاسبان کہ نماز پڑھنے سے رکوع اور رکود کی اونٹنیاں کوئی رکاوٹ نہ بنادے وہ کافر و کافرا کا خاص لباس ہو تو اسے بہن کہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ و حوضہ کافی اعلیٰ

جلال الدین احمد لکھنوی

۱۲۱۔ دیکھی ہو کہ

مسئلہ۔ ۱۲۱۔ مستعمل اور غریب و فقیر کی عبادت کی غرض آباد

۱۱۔ جو لوگ عجب کے دن کا دوس واہوں کو اکٹھا کر کے پناہ دے اور درویشین یا کلمہ و غیرہ پڑھواتے ہیں اور اس کے بعد تیل اور پان اور شربت و میٹھا پاول اور چائے یا قہہ دلا کر لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں کیا وہ تیل لگاتا اور پان دیتا وغیرہ کا سب لوگوں کو بلکہ شرع جائز ہے یا نہیں ؟

۱۲۔ جو لوگ بال کو کٹا کرے کہ اسے ہاریک کر دے تو اسے بھی اور اوپر گوجا کی طرح کہتے ہیں اور انگ کو بٹل میں رکھتے ہیں اور ہار شربت میں اس طرح بنوا کر کو تھیلہ بنائی پتیا کیلئے تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے ؟

۱۳۔ جو لوگ ہندوؤں کے چھانڈ من کے دن اپنے ہاتھ میں کھانا یا گاہک رکھتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہار ہے ان کے ہاتھ میں شرع کے اعتبار سے کیا حکم ہے ؟

۱۴۔ جو لوگ ہندوؤں کے قلعے کے گوشے بہ ہندوؤں کی والدیا تھا کیا وہ امانت کر سکتے ہیں یا ان کے پیچھے بلکہ شرع نماز پڑھنا کیلئے ہے ؟

الجواب۔ ۱۱۔ عام لوگوں کے تیلہ میں تیل، پان، شربت اور چائے وغیرہ جو تقسیم کیا جاتا ہے سب مسلمانوں کو اگرچہ جائز ہے مگر غریب و مسکین اسے نہیں اور غنی کو نہ لینا چاہئے۔ اور ادنیٰ سے کلام و بزرگان دین یا عظیم المرتبتہ و اشراف و اعیان کو جو چیزیں بطور نذرانہ پیش کی جاتی ہیں ان کا کھانا سب لوگوں کو بلا تکلف جائز ہے، خواہ عجب و چالیسواں میں ہو یا عرس میں۔ حکم خدا

قال الامام احمد رضا اللطيف بن عيسى عن الامام من الفتاوى المستوفى به وهو
تساقي اعلم۔

۱۲۱۔ ہے ملک اس طرح ہل کر کھانڈی کی تقلید ہے اور یہ لوگوں کے پیچھے ناز پر ماضی ہو رہے ہیں جو عام
۱۲۲۔ وہ لوگ گمراہ ہیں۔ جو حقائق اعلم۔

۱۲۳۔ شہد کی کرے دوسرے اگر تو یہ کہنے ہیں تو وہ اہمیت کر سکتے ہیں ان کے پیچھے ناز پر ماضی ہوا
ہے جیسے کہ دوسرے گمراہ کبیر کے مرتدین کے پیچھے بد تو بہ ناز ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی اور دم مانے
اہمیت نہ ہو۔ جو حقائق اعلم۔

جلال الدین احمد لکھنوی

۱۲۴۔ دی لکھنوی

مسئلہ ۴

۱۔ اہل حق علی انصاری پرست و مقام دولت پور میں اپنی
ایک امام صاحب اپنی حق پرستیں پارہتے رہتے ہیں کہ کبھی بھی دوازی رکھنے والے آتے ہیں بعد کا
الفاظ والے قرآن و حدیث کے رد و کئے دوسرے کبھی مسجد میں تلخ کرنے دے تیلی جماعت والے
حق پرست سے دور رہتے ہیں لوگ گمراہ کہتے ہیں اگر تم اسے اندر طاقت ہے تو ان کو مسجد میں آئے
دو اگر آجائیں تو مسجد کو دھواؤ، ان لوگوں سے دور رہو۔ سلام و کلام نہ کر دو، کیا یہ گناہ بڑا ہے؟

۲۱۔ قوم مسلمان میں کبھی تلخ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۲۲۔ تیلی جماعت والوں کو مسجد میں شہرے دینا جائز ہے کہ نہیں؟

۳۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ تلخ تیلی جماعت والوں سے
مسلمانوں کو دور رہنا لازم ہے کہ لوگ پہلے کہ اور علاوہ کام لیتے ہیں یہ عرب لوگ ان سے عرب ہو جاتے
ہیں تو یہ ان کو گمراہ ہر مذہب و اپنی بتا لیتے ہیں۔

۴۔ مسلمانوں میں تلخ کرنا جائز ہے عورتیں جماعت کے ساتھ اس کام کے لئے جانا جائز نہیں۔
۵۔ تیلی جماعت پر گمراہ و بد مذہب جماعت ہے اس لئے ان کو مسجد میں شہرے دینا نہیں
چاہئے۔ جو حقائق اعلم۔

جلال الدین احمد لکھنوی

۱۲۴۔ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ

مسئلہ ۵

۱۔ عورتوں کو کن فریڈنگ کپڑے پہننا جائز یا نہ جائز؟
۲۔ دہائی تیلی جماعت کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۱۲) وہابی تبلیغی جماعتیں حدیث و شریعت مسلمان قرآن یا نہیں؟

۱۳) وہابی تبلیغی جماعتوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں اس کے ساتھ کا ذکر اس کو گفت کا کیا اور اس کو ذکر کے
محل جاننا حدیث و شریعت کیسے ہے؟

الجواب — وہابی تبلیغی جماعت کا یہ فرد اگر ہم نہ نہیں لکھیں کہ وہ خود
اور گمراہ اور مرتد کو سلام کرنا یا نہ نہیں۔ وہ خود اپنے مصائب۔

۱۴) پیشوا یاں و پایہ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم باقوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی
غلام احمد اہلبلی کے کفریات تعلیم و تدریس حفظ الایمان ص ۱۷۳، ۱۷۴ اور ماہین قافلہ
مدہ پر پیشی الملاح کے باوجود وہابی تبلیغی جماعت کا جو مذہب و یوں مذکور کہ کافر نہیں سمجھتا تو بہت ساری
فتویٰ مسامحہ کرتا ہے کہ کافر ہے اور جیسے مولویان مذکور کے کفریات تعلیم کی سب سے نہیں سمجھتا اس کا طریقہ کار
و اپنی جیسے ہے تو گمراہ و بد مذہب ہے۔ وہ خود اپنے مصائب۔

۱۵) وہابی تبلیغی جماعت کا کوئی اگر مرتد ہے تو اس کا ذکر حرام ہے فتاویٰ مالگیری جلد نمبر ۱ ص ۱۷۳
ملاحظہ کیجئے۔ لہذا جو کچھ حدیث و شریعت و احادیث و روایات میں مذکور ہے کہ کافر نہیں سمجھتا تو بہت ساری
ہے مگر سنا تو اس کے کلمے سے احتراز کرنا چاہئے اور ہم جس کے ذکر کو کلام سمجھتا ہیں انہیں تو جماعت
ہے اور جماعت نہیں تو گمراہی ہے وہ خود اپنے مصائب۔

بہار النور انوار الہدی
۱۶۔ رد القیاس ۱۳۱

مسئلہ — از علی محمد مجاور گزشتہ اردو ترجمہ

حنور علیہ السلام نے طبع و سلم کے پاس لوگ دور رکھوں کی تعداد اور نام کیا کیا ہیں؟ اور کون سی
نام سے پکارا جاتا ہے کئی کئی مرتبہ دہرایا ہے؟

الجواب — حنور علیہ السلام نے طبع و سلم کے لوگ دور رکھوں کی تعداد
کی ہے۔ دو صاحبزادے حضرت قاسم و حضرت ابراہیم، اور چار صاحبزادیاں حضرت بنت حضرت رقیہ
حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ عربین کو گویا ان کے کہ آپ کے ایک
صاحبزادے عبد اللہ کی پیریز کا لقب ہے وہ طاب ثانی میں سے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رقیہ
سے پیدا ہوئے باقی سب اولاد کلام حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے و زندقہ
جلد سوم ص ۱۹۷ و مدارج النبی جلد دوم ص ۱۷۳ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو روایت
کا قول ہے کہ وہ پادری پر چڑھ گیا کہ جسے تہان کی وقت ہوئی اور ان سے کلام کیا گیا ہے کہ

و بیان الشہادۃ ص ۱۳۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اب کہ تم نے داری طریقہ امر ضیہ کا نام ہے
قطعا بدعت و ناجائز و حرام ہے۔ و جو سہ ماہ و مائت و اعلیٰ و عہدہ مفسر و محکم۔

جلال الدین احمد الہمدی
۲۹ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ

مسئلہ ۲۰ مگر کفر غیر بدعت و عقابیر و بدعت ساز کا نفاذ (گورات)
بکہ لوگوں نے کہا لفظ ہوس کا استعمال آپ کی جگہ پر نہیں ہوتا تو زید نے کہا ہوس ہے۔ جیسا کہ ایک
شاعر نے کہا "ہوس تھی ویدی سراج کا یہاں تھا۔ اور یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ مجھے تھی ہوس ہے تو اس
کے بارے میں کیا حکم ہے اور زید کے بارے میں کیا حکم چاہئے؟

الجواب ہوس ہوس کے معنی ہیں جھوٹ، جھوٹا شوق، لالچ اور خواہش
نفس اس نے کہا جاتا ہے کہ ظان کو دولت کی ہوس ہے، ظال کو بوجھاپے کی شادی کی ہوس
ہے اور نادان کی ہوس ہے مال کی ہوس ہے نہیں کہا جاتا، اور زید کہا جاتا ہے کہ ظال بزرگ کو ہوس ہے
اور زید کو شاعر کے جس مصرعے سے دھوکہ بخاواہ ظلم ہے اس نے کہ اس میں ہوس کی نسبت ملتا
ذوالجلال کی طرف ہے اسی نے مشہور ہے کہ شاعر نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا ہے۔ اور
ہوس کی جگہ پر طلب یا اسی قسم کا دوسرا کوئی لفظ رکھ دیا ہے۔ تو زید پر بھی اپنے خیال سے رجوع
لازم ہے۔ و صحت فی اعلیٰ۔

جلال الدین احمد الہمدی
۲۹ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ

مسئلہ ۲۱ اور۔ اگر ان میں سے کسی کو پھونک شریف منع ۱۳۱۰ھ
معد وجہ ذیل مسائل کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں اسے کر ملیں فرمائیں۔
۱۔ ریوی ہادی اور شراب نوشی کرنا کیسے ہے اور جو شخص اس فعل کا مادی ہو اسلام میں اس کا کیا مقام

ہے۔ ۲۔ قصہ اشرب لی کہ جو یوں سے محبت کرنے والے کی اولاد حرام ہوئی یا طلال؟
۳۔ علی الاعلان شرابی اور رنڈی بازی کی حالت میں کرنے والا اس سے صلہ رحمی کرنے والا شادی بیاہ
کرنے والا شخص کیسے ہے کیا اس سے عام مسلمانوں کا قطع تعلق جاتا ہے؟

الجواب ۱۔ ریوی ہادی اور شراب نوشی کرنا حرام قطعی ہے جو
شخص اس افعال کا مادی ہے وہ سخت گنہگار ہے اور نکاح حرام ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان

حرام افعال سے دور رہنے پر مجبور کریں اگر وہ ان برائیوں سے باز نہ آئے تو اس کا بایکاث کریں۔ حال
انتہائی و اس کی نہایت الشیطان خلعت قد جدی الذی کسی مع حقوم الظالمین و غیرہ ہمیشہ قائم

۲۱، اس طرح اولاد حرام نہ ہوگی۔ و حوضائی اعلم

۲۲، کسی غلط بات میں شرابی ریختی باز کی حمایت کرنے والا اور اس سے شادی بیاہ کرنے والا گنہگار
ہے اس لئے کہ اس سے بایکاث کا حکم ہے اور جو شخص ایسے ظالم و جفاکار کا بایکاث نہ کرے مسلمان اس کا بھی

بایکاث کریں۔ و حوضائی اعلم

جلال الدین احمد لکھنوی
۲۲، عزم الخوام ۱۳۱۲ھ

مسئلہ ۲۰۔ از۔ بابا رضوان احمد ساکن بھڑب۔ اور پتی

زید کہتا ہے کہ غیر حرم پر عیہ کوئی غیر جو اس کا جو یا غیر حرم تو اتین کے لئے حرام ہے۔ کیا زید کا
یہ کہنا صحابہ ۱۔

الجواب۔ اگر عورت کو معلوم ہو کہ جو یا ظالم غیر مرد کا ہے تو اسے لذت
کے طور پر کھا پینا مکروہ ہے۔ اور اگر معلوم نہ کہ جو یا کس مرد کا ہے بالذات کے طور پر نہ استعمال کیے
تو کوئی عیب نہیں اور عالم باشرع و دیندار پر کا جو یا تبرک کے طور پر کھا پینا جائز بلکہ مستحب ہے۔ زید کا
قول صحیح نہیں۔ درخت اللہ طائی جلد اول مسئلہ ۱۷ ہے۔ یکو، سود حلال و حرام کے مسئلہ اختلاف
اور زید المختار میں ہے و لکن فی بعض النسخ ان الاستلزام من غلط و غیرہ منہ انہ صحت

و استلزام لا کراہۃ۔ و انتہائی اعلم

جلال الدین احمد لکھنوی
۲۲، عزم الخوام ۱۳۱۲ھ

مسئلہ ۲۱۔ از۔ محمد فاروقی اور قادیان سے لکھنے والے جو یہ بات سمجھتے ہیں کہ زید کا جو یا

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ۔

۱۵، چارے ایک امام صاحب دلائل و احوال و نماز و حلالہ و سلام پڑھتے ہیں اور جائز بتلاتے ہیں ؟

۱۶، جمعہ کے روز کی اذان تالیخ جو غیر کے مکان سے قریب ایک دو باجہ کے فاصلہ پر ہوتا ہے
اس کو وہ باہر دلاتے ہیں ؟

۱۷، یکسب نماز پڑھانے سے انکار کرتے ہیں کہ نماز قاصد ہوئے کا اور یہ ہے ؟

۱۸، قبر پر اذان دینا کیا ہے ؟ امام صاحب تقریب اذان دہاتے ہیں اور جائز بتلاتے ہیں۔

۱۹، حرابی کا گوشت، عقیقہ کا گوشت، قطو، زکوۃ اور ربا حرام کی خبر یہی کیا کافروں کو دے سکتے ہیں یا نہیں

دینے سے متناکر تے ہیں۔ زید اپنے کو کسی عالم کہتا ہے اور عثمانی زید کو کہتا ہے۔ عثمانی زید میں لکھا ہے کہ
 قربانی کا گوشت کافر دلا کو دے سکے ہیں جانتے ہیں زید کہتا ہے کہ عثمانی زید کے ضعف بھی عالم دین میں ہیں
 اس کو نہ مانا جاتا جو کہ سارے کفر میں فرق نہیں ہے۔ عقیدہ میں فرق ہے کہ زید کا کیا حکم ہے کہ وہ بالی کو عالم دین
 کہتا کیسا ہے ؟ امام صاحب قربانی کا گوشت کافر دلا کو دینے سے متناکر تے ہیں ۔

(۱۶) زید کو بتایا ہے کہ سلسلی پر ایمان سے نکلنے کے چپ چلنے پر غارِ قاسم جو جاتی ہے احادیث لازم ہے کیا زید کا کہنا ٹھیک ہے؟

۱۰۰۰ روپیہ جو ان کے خیر پر ناز عید چڑھنا ٹیکہ ہے، اگر قریب کے خیر و فاعل کی دوری پر وہ میل کی ہے۔ روپیہ ۱۰۰۰ روپہ کے اعلان پر ناز پڑے گا اعلان کر دے تو پورہ میل کے دوری پر جو ان کا مقصد واقع ہوا اس کے لئے کیا حکم ہے؟ امام صاحب کا کہنا ٹیکہ ہے کہ روپیہ کی خبروں کو نہیں ملتا جبکہ حسب شہادت نہ ملے کیا امام صاحب کا کہنا ٹیکہ ہے؟ کتنے دفعہ کی شہادت نقل قبول ہے۔

اور یہاں تک کہ لوگ اپنے کوئی کتبے میں لیکھ کر وہ اپنے کام لیا جاتا ہے تو ان لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے کیا دراصل
یہی نہیں ہے لوگ امام صاحب کے ان خطوں کے اوپر امارت شروع ہونے سے خوی کھاتے۔ امارت
خروجی ذات ہے یہ کہہ کر کہ انسانی خیر کے سامنے تمام جانور ہے بلکہ کہنے کہیں سے نبوت انیس مئی چاند
کے بارے میں یہ خواہ ہے کہ یہ امارت شریعت کے کسی مذہب اعلان ہو جائے تو آپ لوگ نماز چھینے
مصلحتیں پسلیں اور یہ کہ یہ کہہ کر کہ امارت سے شرع حکم صادر فرما جائے۔ یہی موضوعا۔

الحيوانات

۱۵۰۔ ابو حازم صلاۃ و سلام پڑھنا ظہر جائز و مستحب ہے پھر ۱۷۷ میں خود نے تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔
 یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا علیہا یعنی اسے ان کا واپس کیجئے جو دعوہ کیا اور سلام
 پڑھیں جیسا کہ سلام پڑھنے کا حکم ہے ۔ اور وقت کی تعیین کے بعد اگر صلاۃ و سلام ناجائز ہو جائے تو
 ان کا پک کی تکرار و تکرار وقت کی تعیین کے ساتھ بعد نماز فریضہ کرتے ہیں اور یہی ناجائز ہو جائے گا
 جبکہ اگر لوگ نماز میں ادا کر رہے ہوں تو بلند آواز سے درجہ صلا جائے کہ اس سے تلاوت میں خلل پیدا ہوگا
 اور تلاوت میں خلل پیدا کرنا ناجائز نہیں ۔

۶۲۔ عظیم کی اعلان کونکے باہر دلوں استقامت ہے اور سچ کے اندر دلوں انطاقت و صفت اور عزم ہے۔
 ریخت نہ ہے۔ عسائیہ، یہ خود قاتل کائنات نبی ویدی سے رسول عشق صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ
 صلوات اللہ علیہ اجمعین کی جگہ پر جہاد علی بن ابی طالب (ع) کے عزم و جدوجہد سے یہی صورت سامنے آئی ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز
مہربان تشریف رکھتے تھے حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان پڑھتی اور یہی اسی حضرت ابو بکر
و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں (ابو داؤد شریف جلد اول ص ۱۷۳) اسی نے فقہائے کرام مسجد کے
اندر اذان پڑھنے کو مشورہ فرماتے ہیں، فلاوی قاضی خان جلد اول ص ۱۷۳ اور بحر الرائق جلد اول ص ۲۳۳
میں ہے۔ ویضون فی المسجد۔ یعنی فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ مسجد میں اذان نہ دینی جائے اور بلکہ طاری
علی المراقی الفلاح ص ۲۱ میں ہے۔ یکنہ ان یؤذن فی المسجد کما فی اللہ تعالیٰ عنہما عنہما عنہما۔ یعنی
مسجد میں اذان دینا مکمل ہے کہ قبائلی میں مکمل ہے بے وجہ قاضی احمد

(۳) بے شک مسجد پر نواز پڑھانے سے مٹھریوں کی تازہ فاسد ہو جاتی ہے۔ یعنی جو اس کی آواز پڑھ
اقتدار کرتے ہیں۔

(۴) ترجمہ سارا اذان دینا جاتا ہے۔ تحصیل کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ
کا رسالہ "بہنہ ان الہجہ کا مطالعہ کریں۔"

(۵) اگر باقی کا گوشت وغیرہ کا ذکر کوہنے سے جو امام صاحب نسخ کرتے ہیں وہ حتمی ہیں اور نہ بدحواس
آپ کو عالم کچھ ہے اور بدھشی کا زور مانتا ہے اور وہ باقی مولوی کو عالم دین کہتا ہے وہ اگر جاہل نہیں تو گمراہ
ہے۔ اور اگر گمراہ نہیں تو جاہل ہے۔ بدھشی زور دینے سے شمار مسائل غلط ہیں جن کا رد اصلاح
بدھشی زور میں کیا گیا ہے۔

(۶) غلطی یا جاہل سے نئے چھپ جانے پر تازہ فاسد ہو جاتی ہے۔ "زید کا یہ قول غلط ہے لیکن پر لایم
ہے کہ وہ اپنے اس قول سے رجوع کرے ورنہ مستحکم ہوں گے حوالوں سے اپنے اس قول کو ثابت کرے
(۷) ریڈیو اور اخبار کی خبروں پر تازہ فاسد پڑنا جائز نہیں۔ چونکہ میل پر جو تصانیف واقع ہیں وہ لوگ
شرعی طور پر رویت ہلال ثابت ہوتے ہیں یہ غلط اور بدھشی کے خلاف ہیں کہ کہتے۔ اور ریڈیو وغیرہ
اخبار کی خبروں سے شرعاً چاہے جو بات ثابت ہو یا اور شہادت سے رویت ہلال ثابت ہونے کے لئے
کوئی سائنس مین نہیں۔ لیکن اگر مغرب میں چاند ہو اور شرعی میں شہادت شرعی گزیرے تو اہل مغرب کا
دیکھنا اہل شرق کے لئے لازم ہو گا فتاویٰ الامام الشریعہ میں ہے۔ یلزم اہل الشرق برویت

اہل المغرب علی ما یوافقوا روایت علیہما الفتویٰ کی فی فتح القدیر و الفلاح و وجہ قاضی احمد
(۸) ضروریات اہلسنت کے تسلیم کرنے والے کو کسی کہتے ہیں۔ جن لوگوں کو وہ بیوں کا نام لینے سے تکلیف
ہوتی ہے ان کو گناہ نہیں دہوئی، فتویٰ الایمان، حفظ الایمان، ملاحظہ کاہل اور محمد بران اس اور ان کے

مصلحتین کے بارے میں ملامت کیا جاتے اگر ہر ایک کے معاملہ میں وہ لوگ دیہ نہیں ہو کہ ملامت
 جو میں خضر بن ابی کنان اور ان کے مصلحتین کی نسبت ملامت اور مکر و دھوکہ کا حکم لگا چکے ہیں تو وہ سب
 نہیں مکر و دھوکہ ہیں اور ملامت شرعی والوں کا یہ لٹھا خط ہے کہ "ان کا خیال ہے کہ ملامت ہی جائز ہے
 باہر کے لئے کہیں سے ثبوت نہیں خواہ انھیں چاہئے کہ جو بدعت کے تحت والہاں لکھی ہوئی ہر نام
 کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اور ملامت شرعیہ والوں کا یہ لٹھا بھی ہے کہ میں کہ جس ملامت شرعیہ سے کسی بھی ذریعہ
 اعلان ہو جائے تو آپ لوگ حازر ہر حدیث کے یہ شریعت کو کیل بنا لے لے ملامت شرعیہ میں دستاویز ہر حدیث
 میں سے کسی نئے دوسرے شہر والوں کے لئے ایسا نہیں لٹھا ہے صرف ملامت شرعیہ کی ایجاد ہے۔ واللہ
 تعالیٰ اعلم۔

مکمل الدین احمد امجدی

۱۵ دسمبر ۱۹۷۹ء

مسئلہ چہم

ماہر و مصلحتین

زیبے خالد کے مصلحتین عام پر چاہیں اور انہوں میں چاہیں کہ خالد سورکا گوشت کھا جائے (مصدقہ)
 جبکہ برادر کا اور غیر برادری کی تمام مسلمانوں کے ساتھ جو مسلم بھی شریک ہوئے اور شریعت کی کسی حد
 نہ دے نہ ثبوت مانگا گیا۔ نہ دے نہ پہلے اپنے لڑکے اور ایک بیٹا کے ۱۵ سال کے روکے کو کو اچھا میں لپٹا
 کیا۔ بیٹا لڑکا کو صاف لٹھا کر دیا کہ جس کے مسلم نہیں اور نہ دے لڑکے کے ساتھ شریعت کے روکے وہ وہ وہ
 دیا کہ شریعتی تو نہ کیا تھا میں نے دیکھا کہ ایک غیر مسلم کے ساتھ خالد گوشت کھانے کے جا رہا تھا۔ اور
 خون ٹپک رہا تھا۔ زید کے روکے کے اس بیان سے جب کوئی شرعی ثبوت دل کا اور یہ چاہا ہے
 ثبوت مانگا تو زید نے اس پر کہا کہ اس کو اچھا میں بلایا ہوں نہ کہ گوشت کھانے کے تلبہ اس پر کہنا ہے اگر
 کہا کہ ایک دن زید نے ہم کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے یہاں سے کون کون گوشت کھانے کے تلبہ اس پر کہنا
 ہے حال وہ اس کے اور بھی باتیں ہوئیں جس کا خلاصہ عرض الہ تھا کہ میں خالد کو بھی کہوں کہ میں
 خالد کو کہہ گا تو زید نے ہم کو لایا دیا کہ اگر تم خالد کو بھی کہو تو میں تم کو ایک تیس اور یہ اس پر
 نقد دوں گا اسی صورت میں جبکہ زید کا لازم سراسر محبت، اہتمام اور فریب ثابت ہوئے تو شریعت
 مطہرہ کا ایسے شخص لڑکے کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک مسلمان پر عرض ایسی جو دھرائی جانے کے لئے اس
 دوسرے سنگین الزام پر کہ اس نے قلب اور دین و ایمان کو تکلیف پہنچائی اور ہم مسلمانوں میں نفاق
 اور محبت کی آگ لگا کر غیر مسلموں کی فتنہ میں عام مسلمانوں کی محبت کو بر باد کیا۔ برائے کہ ہم جلد
 خوب حیات فرمائیں۔

الجواب :- صورت مسئلہ میں یہ صحت منافی نہیں بلکہ جائز ہے۔

جلال الدین احمد لاهوری

مهرزیاد کوثر

مسئلہ نمبر ۱۰ از عبد الحمید رضا داری موضح القلا پرست کجری علیہ الرحمۃ
 ایک موصوف میں تقریبا ۱۵۰ سو گھری مسلمانوں کا ہے اور موصوف چار گروہ یا بی بی آباد ہیں ابھی
 جسک بی بی دہائیوں کے یہاں سے کھانے سے میرا انتخاب کرتے ہیں لیکن ایک ہر صاحب تہذیب و تمدن کا گھر
 ایک موصوف میں مسلمانان کو حضرت عبداللہ ماحمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک سلسلہ میں برکت فرمایا اور
 فرماتے کہ وہ بی بیوں کو صرف فقیر نکلا وہ بی بیوں کے یہاں برکات کا کھانا کھاتے ہیں۔ کیونکہ وہ بی بیوں کو قسم کے ہوتے
 ہیں ایک گاڑ سے رنگ کا اور دوسرا گئے رنگ کا گاڑ سے رنگ کا وہ بی بی کا درمیان سے غریب کے رنگ کا
 وہ بی بی مسلمان ہے۔ گئے رنگ کا وہ بی بی قریب کفر ہے۔ حق کا درمیان ہے اپنی کسی خاص گمان کی گھری میں
 وہ بی بیوں کے یہاں قرآنی کاجو خودی کی گئے کھاتے ہیں صورت مذکورہ میں سلسلہ صاحب کا تیار ہوا
 اہلسنت کے موصوف کا تعلق اس طرح سے سببی وہ بی بی سے سلام و کلام کیا اور کیا جانتے ہیں
 یا جاننا تجلی علیہم السلام بیان فرمایا جاتے

الجواب :- اللهم هدني الحق والصواب

مولوی انور علی خان قزوینی، اعلیٰ کتاب خانہ الامان مصر میں رہتے ہیں۔ پھر یہ کہ آپ کی کتاب
مقتدر میں علیہ السلام کا حکم کیا جاتا اگر مقتدر میں صحیح ہو تو دریافت علیہ السلام کے لئے ہے کہ اس کتاب کے مولف شخص خبیث
ہے یا نہیں اگر بعض علوم میں مولفین تو ایسی ہی صورت کی کیا شخصیتوں سے ایسا علم طلب تو زیادہ ہوگا، کچھ بھی ممکن
لیکن خبیث علماء امت وہ بات کہ کہنے میں حاصل ہے، اور مولوی قاسم خان قزوینی تو ایسی قدر میں مست رہتے ہیں۔۔۔
علامہ کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق یہ ہے کہ آپ کا زمانہ نبیہ سابق کے زمانہ کے بعد اور
تھیں سب سے قزوینی نبی ہیں اگر اہل نبیہ کے زمانے میں ان کا تقدم اور ان کا زمانہ بالذات کو فضیلت نہیں ہے
اور مست رہتے ہیں۔ اگر بعض خبیث کے زمانے میں ایسی کہیں اور کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خانیست مولیٰ نہیں
کے فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرس کہیں اسی زمین میں کوئی اور نبی تو نہ آیا جائے

مسئلہ ۲۰۰ اور محمد حنیف قادری لکھی، پوسٹ کیمپ فلیش نمونہ

ایک گاؤں میں اکثریت مسیحی اور کثرت سے وہابی آباد ہیں ایسی جگہ پر وہابیوں کے یہاں مجبوری پر گوشت کے علاوہ اور کھا نا کھاسکتے ہیں کہ نہیں؟ اور ان کے یہاں خرید و فروخت اور سلام و کلام جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے سر مولانا افتخار الدین صاحب سے یہ مسئلہ بتایا ہے کہ وہابیوں کے یہاں کاذبہ نہ کھاؤ، یعنی ان کے یہاں مجبوری پر کھا نا کھاسکتے ہو، مگر صاحب کا یہ مسئلہ ہم سے کے لائق ہے یا نہیں سمجھنا ضرور۔

الجواب۔ وہابیوں کے یہاں گوشت کے علاوہ اور چیزوں کے کھانے پر کیا مجبوری ہے؟ کیا کھانے کے سبب ہلاک ہو جاتا؟ یا کھانے کی صورت میں وہابی قتل کر دیں گے؟ مجبوری کی کیا صورت ہے؟ اور مولانا افتخار الدین صاحب جو خود بھی عالم دین ہیں۔ اور جلیل القدر عالم دین کے ساتھ ہونے میں ان کے پاس سے یہ کہے عقیدت کیا جاتے کہ انھوں نے یہ فرمایا کہ ذبیحہ کے علاوہ وہابیوں کے یہاں مجبوری پر کھا نا کھاسکتے ہو یہ کسی مرتدین عالم دین کی ہونے پر گرتا نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اس مرتد ان ائمہ جات سے جدا ہو کر عالم مجبوری کا بہانہ بنا کر عام طور پر کھانا شرعاً کر دیتے اور اگر مولانا افتخار الدین صاحب سے عقیدتاً ایسا فرمایا ہے تو مجبوری سے شرعی مجبوری مراد ہے۔ مگر شرعی مجبوری میں وہابیوں کے یہاں کھانے کی کوئی قسمیں نہیں کہ شرعی مجبوری میں ہم ملکی کھا نا اور خراب چہانہ کی جائز ہے۔ اور وہابیوں سے سلام کرنا جائز نہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لا تسلموا جنہم اور نہ بد چٹانی کے ساتھ ان سے کلام کرنا بھی جائز نہیں کہ وہ دشمن ہو یا ایمان لایا ہاں بغیر دردت و ترش روئی سے کلام کر سکتا ہے اور وہابی سے خرید و فروخت کیا تو معتد متفق ہو جائے گا نہیں کسی الاسکان پر پایا ہے۔ دعوہ حقانی اعلم۔

جلال الدین احمد لکھنوی

۲۰۰ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

مسئلہ ۲۰۱ اور نور محمد دھول پور علیہ السلام

کیا فراتے ہیں ملت دین سب ذلی مسئلہ میں۔

تافعی اخبار شرعاً کس کو کہتے ہیں؟ (۱)

تو بہتر ہوتا جواب دہا کہ اسے شخص چرخی مسئلہ یہ ہے کیا قتل نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قاتل جہنم کا شریک ہے ساتھ ہوگا اور مارا کا شریک ہے۔ کلام طہم اسلام کے ساتھ ہوگا۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا انھوں نے اس سے انکار کیا جب قید کر دیے گئے پاؤں میں پیریاں ڈال دی گئیں تو مجبوراً انھوں نے قبول کیا۔ احکام دینی سے انکار شہادت، جب عہدہ فقہاء کے بارے میں بزرگوں کا یہ حال ہے اور دستور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے تو اگر کوئی شخص منطقی کے ساتھ انکار کرے تو وہ بشرائے گمراہ نہیں خصوصاً یہاں کا عہدہ فقہاء کہ جس کا شریعت کے نزدیک کوئی مقام نہیں۔ جیسا کہ بواب طہ کے تحت گزرا کہ قاضی بنانا اور شہاد اسلام ہی کا کام ہے۔ ہاں جس جگہ جو لکھتے ہیں کہ لے قاضی مقرر ہوتا ہے تو شریعت کو اس سے انکار نہیں کیا۔ وہ جو سہانہ و دھاتی اعلان۔

جلال الدین احمد الامجدی
اردو کی تعلیم و ترویج

سنة ١٤٠٠ هـ

(۱) ایک عورت جو یہاں تک شہداء کے گزرو پر غصہ کرتی ہے اور عبادہ کی طرح سارا کام عورت ہی کے ذمہ ہے جس کی وجہ سے اس کی جوانی لڑکی بھی خوار و شرمندہ پڑاتی جاتی ہے۔ پانی بھرنا، جاننا، دکانا سب کام عورت ہی کرتی ہے۔ یا اس کی لڑکی۔ آیا اذرو نے شرعیہ جاننے سے انہیں؟

(۲) مذکورہ عورت لڑکیوں کی حضرات سے جبرائیلہ وصول کرتی ہے۔ کس سے سوار روپیہ، کس سے سوا پانچ روپیہ، کس سے سو اکیس روپیہ، کس سے سو پندرہ روپیہ، کیا جاننے ہے۔ اور پورے میں یہاں کی ہر عورت جس امر ازرات پر حاضر ہوتی ہیں، مردوں میں غلط فطرت میں جو عرس میں جوتا ہے، کیا جاننے ہے، یا جاننا ہے۔

الاجواب

اب جواب :- (۱۷) عورت کو کسی مرد کی خدمت کرنا ناجائز ہے لیکن اگر عورت کو مرد کی خدمت کرنے میں اگر ان کے کپڑے غلات خرما جیسے میں غلات جیڑے یا کپڑے کہ بدن چمکے یا تانے چھوئے کہ عورت نہ کریں یا اونچی نیچی کہ بیٹ کھلا ہوا یا غلط طریقے سے اوڑھیں پہنیں جیسے روپیہ سر سے ڈھکے یا کچھ صاحبوں سے کپڑے یا زرق برق پوشاک کہ جس پر نگاہ پڑے اور احتمال قنہ ہو یا ان کی چال وصال اور بول چال میں آثار بد و خبی یا تے جائیں تو ان کو مرد کی خدمت

کئے یا کسی دوسرے کام کے لئے گھر سے باہر نکلنا حرام ہے۔ وحوقائق اعلام۔

۱۲۱۔ زائرین کے ہر اُمید وصول کرنا جائز نہیں ہاں اگر لوگ اپنا خوشی سے دین تو مٹے نہیں۔ اور جماعت سے ناز واجب ہے مگر مردوں کے اختلاف اور فسادِ زمانہ کے سبب ہر تینوں کو کسی جماعت کی حاضری جائز نہیں دین کی ناکار ہوا رحمت کی حمد پورا عیدین خواہ جوان ہوا پڑھنا تو ہر لایعبار اور غرضائش ہے مگر حضور بن الجہادۃ ولو اجماعۃ وعید ووعظ مطلقاً ولو مجوزاً لایلا علی الذی حب الفقیہ لفضائل النماز ام اور مولیٰ اختلاف میں ہے۔ ولا حضرت النمازات لاضافۃ من الفتنۃ ام لکنی کورتیب جماعتوں میں حاضر نہ ہوں کہ اس میں فتنہ نہ ہو تب عورتوں کو جماعت کی حاضری جائز نہیں تو ان کو کس کی حاضری کیونکر جانتی ہوگی، ہاں یوزمی عورتیں اگر بزرگوں کے مدار پر اس طرح حاضر ہوں کہ مردوں کے اختلاف و ذکر کسی قسم کا فتنہ نہ پڑے تو جائز ہے۔ اور بیاد حضرت جلیل چارم میں ہے کہ، "اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً (یعنی جوان ہوں یا یوزمی) سب شایگانہ وحوہ دعا فی اعلم۔

جلال الدین محمد بن ابوالفتح

۳۰ ذی الحجہ ۱۲۹۸

۴۰۳ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ

مسئلہ ۱۸۰ (۱) اور نظام خورشیدی مذکور میں شرعیہ میں اسلام کو زبردستی
 (۲) مردوں کے لئے اجنبی عورتوں کو ہاتھ پکڑ کر چڑی بیٹا نا اور ہاتھ پکڑ کر چڑی بیٹا نہ کا پیشہ
 اختیار کرنا کیسا ہے ؟ نیز اس شخص پر شریعت مطہرہ کی طرف سے کیا حکم صادر ہوگا ؟
 (۲) (۱) زبردستی نامیدی کا پیشہ کر لے اس مسئلہ بتایا کہ اجنبی عورتوں کو ہاتھ پکڑ کر چڑی بیٹا نا
 بیٹا نہ کرنا حلال ہے۔ ایسے بیٹے کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے ؟ نیز اس کی امامت نماز اور
 اس کے بیعت و رستہ سے کیا ہیں ؟

۱۶) دیر چرکامری کا بیڑ کر لے کر اسے سسٹلہ بنا کر اپنے حورتوں کو ساتھ لے کر چوڑی پہنائے جاتا تھا تاکہ وہ ان کے لیے عین شہریت معلوم ہو سکے۔ ان عورتوں کی امانت نانا اور اس کے بیٹے دروست سے تھی۔

الجواب :- مردوں کے لئے ایجنی حوروں کو باجمہر کر چوری ہے نہ ہوتا
 ہوتا نہیں جو شخص ایسا کرے وہ سخت گناہ ہے۔ وهو ضائع اعلم۔

(۶) ایسا یہ جاہل نہیں تو گمراہ ہے اور گمراہ نہیں تو جاہل ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس سے سر پر ہونا جائز نہیں۔ - دعوہ خلق مسلمہ۔

جلال الدين احمدرضا جلی

مذہبی اور اخلاقی

مسئلہ ہر از۔ حافظ محمد اشفاق حسین دہلوی کا لایا ہوا نسخہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہماری مسجد میں فجر کے بعد سلام پڑھا ہے اور رشتہ کے بعد بھی پڑھا ہے اگر قرآن خوانی بھی ہوتی ہے اور درود خوانی بھی ہوتی ہے امام صاحب داول من کے لوگ قبلہ کی طرف پیچھے کیل کر رہے ہو مسلوۃ و سلام پڑھتے ہیں اسی طرح درود خوانی میں بھی اگر شہر ہو جائے اور اسی طرح قرآن خوانی دعا وغیرہ میں لوگوں سے ہڑی جائے کہ قبلہ کی طرف نہ پیچے ہو کہ پڑھتے ہیں کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ ادباً احتراماً قبلہ کی طرف نہ پیچے ہیں اگرنا چاہتے ہیں آپ صلح فرمائیں کہ قبلہ کی طرف نہ پیچے ہو کہ لوگ سلام یا درود خوانی یا قرآن کی تلاوت دعا وغیرہ کرتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں قبلہ کی طرف نہ پیچے کہ نیکو ہے صلح فرمائیں جگہ مکون ہے۔

الجواب۔ ہر عذرینہ کی وجہ سے کہ درود و سلام پڑھا اور قبلہ رخ ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا اور دعا مانگنا بہتر ہے اور اگر اس کے خلاف کرے تو بھی جائز ہے۔ شرعاً کوئی تضاد نہیں ہے امام کا بعد سلام قبلہ سے انحراف مطلقاً درست ہے اور اس کا ترک یسوی بعد سلام روئے قبلہ پیش کرنا امام کے باوجود صحیح ہے (فقہی و فروعی جلد سوم ص ۱۷۰) و عوہ فی اللہ

جلال الدین احمد دہلوی

۱۳۹۸ھ

مسئلہ ہر از کہ شوکت علی سے فرمایا کہ پڑھتے ہو جو پہلے بتی ہوئی زید کہتا ہے کہ مرنے کے بعد پوری گوشہ پر نہ ہاتھ لگا سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے نہ جنازہ اٹھا سکتا ہے اور نہ قبر میں اٹار سکتا ہے اس لئے کہ وہ مرنے کے بعد نکاح سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو زید کیا کہتا ہے کہاں تک صحیح ہے؟

الجواب۔ ہر مرنے کے بعد عورت نکاح سے محروم و خارج ہو جاتی ہے لیکن شوہر اسے دیکھ سکتا ہے جنازہ اٹھا سکتا ہے اور قبر میں اٹار سکتا ہے۔ البتہ بلا حائل اس کے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا ہے۔ ہذا فریدی کی سب باتیں صحیح ہیں۔ دروغ فارغ خانی جلد اول ص ۱۷۰ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰

تحریر فرماتے ہیں کہ عوام میں کوئی مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا صاف نہ سکا۔ یہ نہ قبر میں
الٹا رکھتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے۔ صرف پہلا ہے اور اس کے بدلہ کو لانا یا اتھکانے
کی ممانعت ہے (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۳۵) و حوضانی اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد لاہوری

۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ

مسئلہ ۴ از سر مسلم قادری گنیش پوری ہونان گنج بازار بستی
بحر کو صمد دراز ہو گیا ہے جسے سہارا دو عالم نور جسم علی انتشار تانی کے روضہ انور کی
زیارت کے واسطے آیا یہاں تک کہ منیف ناصر ملک نے اطلاع ہو کر اس دنیا کے فانی سے عدم کو سدھارا
ابن موصوف حاجی کے قبر کو ان کے وارث نے بد کی قبر بنوانے کا ارادہ کئے ہیں اور زمین سے یہ بھی پتہ
چلا کہ حج کے واسطے یہاں نماز پڑھتے تھے لیکن جب ان لوگوں کو روکے تمام پیاریوں نے اگر گھر یا کون لا
پڑھنا چھوڑ دیئے۔ بہر حال کیا زید حاجی صاحب کے قبر کو بد کی بنوا سکتا ہے؟

الجواب۔ علامہ تقی مدنی نے ظاہر و خبا کے قبروں کو صاف باہر سے
پتھر بنا ناجائز رکھا ہے اور خانہ موصوف کی قبر کو پتھر بنانے سے منع فرمایا ہے لیکن جب جنت وستان میں جگہ
کھانا اور بعض خطا دار مسلمان قبرستانوں پر قبضہ کر رہے ہیں کہ جن میں سب قبریں خام ہوتی ہیں اس
سے ہر قبرستان میں بد کی قبروں کے پتھر بنوانے کی اجازت ہے۔ اور حاجی صاحب کے وارثین کو چاہئے
کہ حاجی صاحب کے ذمہ اگر کوئی دفعہ اور قربانی کا صدقہ وصول باقی ہو تو ان کے ادا کرنے کی فکر کریں اور
آخر وقت میں جو نمازیں پڑھا ہوئیں بلکہ باطل ہونے کے بعد سے موت تک جتنی نمازیں اور روزے پڑھا
ہوئے ان سب کا فدیہ ادا کریں یہ چیزیں انتشار تانی تعلق ان کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوں گی۔

ک جلال الدین احمد لاہوری

و حوضانی اعلم

۱۸ محرم ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ۵ ملا سید ربیع چھوٹی مسجد گوال ولی کان پور
زید ایک عالم دین ہے اور ایک لائی درگاہ کا صدر مدرس بھی۔ جو دینی اجلاس میں لوگوں
کے علاوہ نااہل شخصوں کی خدمت خواف کرتا ہے اور محراب میں غص جوارح میں اتھار یا سبھ احمد من جابر

پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے مقصد میں بچوں کی زبانوں کو سننا بطور غصے سے قبل نصرت و منقبت نیز حمد و ثناء سے لذت اٹھانے کے فطری ہوا گناہوں سے بچانے کی کوشش ہے اور نہ کہ جو مستعد عالم تو نہیں۔ مگر دینی کتب کا مطالعہ نہ کرنا کہتا ہے اور ایسی معلومات دے گا کہ ہائی اسکول کے طالب علم کے لیے اور نہ کہ بچوں کے لیے اور نہ کہ مقرر اور اچھا خطیب بھی۔ پس اس نے زید کے محل کو ایک جلسہ میں تمام تلامذہ کے مجمع میں نہ صرف بجا کر بلکہ ڈرامہ جیسے الفاظ سے تمسیر کیا جبکہ زید و بکر اور وہ بچیاں آ کر کوئی اٹھائی کے مقابلہ میں شریک ہونا تھا اس طرح پر جو خود تھے اور اعلان کیا گیا اس وقت تک کہ نہ تو زید سے تبادلاً خیال کیا نہ اپنے خیالات کا اظہار کیا بلکہ سنسنا رہا اور جب تقریر کے لیے بٹھا تو دلان تقریر بابت نامیر انداز سے تمہید کی جس سے زید کو کم تر کر کے مسلمانوں کے سامنے ذلیل ہونا پڑا اور کتنے مسلمانوں کو رنج و غلیظ ہوا اور ان کا دل بے چین ہو گیا۔ اس وقت تک کہ دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید و بکر میں کون حق پر ہے اور کس کے لئے کیا حکم شرع ہے۔ ہجرت الکتب مفصل جواب نہایت فرمائیں۔

الجواب — نا بالہ بچوں کو حمد و نصرت اور منقبت قبولی سے لذت اٹھانے کے فطری گناہوں کی کوشش میں تمہید کی بہادر دیواری کے اندر کی جاتے گی نہ کہ عام آشیوں پر اور نہ یہ کہ جن جو ادب و کوشش کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ وہ غیر مفرد و متناہی اور یہ زائد پر موقوف ہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زندگی میں کوئی مسجد میں نماز کے لئے آتی تھیں پھر حضور نے ہی رسول کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کا مسجد میں آنا پسند نہیں فرمایا۔ جیسا کہ بخاری اور کتب حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مسجد میں داخلہ نہ دینے کا حکم دیا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جو بھی میری عورتوں نے مسجد میں آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملائے تو مجھے فرماتے تو مسجد میں آنے سے انہیں منع فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع فرما دیا۔ جیسا کہ بخاری میں مذکور ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو کہ کھڑے ہو کر کھڑیاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے۔ جیسا کہ عمدۃ القاری شرح بخاری میں ہے۔ کان من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ و یوم یحصب النساء یوم الجمعۃ یخرجن من المساجد لہذا اس زمانہ میں جبکہ عورتوں کی بے حیائی

روز بروز برستی جا رہی ہے۔ نابالغوں کو عری بنانے کے لئے ملام مردوں کے سامنے ایٹھ پرانے کی اجازت پر گز نہیں دی جاتی۔ بکر کا وقت میں حق بجانب ہے۔ اس آیت کے لئے دل انداز طریقہ اختیار کیا ہو تو ضرور غلطی ہے۔ وهو ضاقتی و سوسوہ الاعنی اعدایا صوب

محکم دلائل سے مزین
مکمل ترین اسلامی معلومات پر مشتمل
۳۷۷

مسئلہ ۱۰ از نو مستقیم نظامی دہوی پتھر ویدی تھنڈر گرو کہ پور
مقام انکرم میں حضرت مفتی صاحب قلم و دست کا تہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
زید کہتا ہے کہ تعزیر داری کرنا جائز ہے جو تعزیر داری نہیں کرتا ہے اور تعزیر داری میں چندہ دیتا
ہے اور تعزیر داری میں تائب ہے اور پتھر دینے سے انکار کرتا ہے وہ سنی عقیدہ نہیں ہے اور تعزیر داری
میں سے ہر حال اسلام کی شان ظاہر ہوتی ہے اور تعزیر داری سے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی یاد اور
محبت تازہ ہوتی ہے اس کے علاوہ زید کا کہنا ہے کہ تعزیر داری کو جائز کر دے سکتا ہوں میرے پاس
امادیت کیسے کافی ثبوت ہے اگر وہ اپنی تقریر میں انکار کرتا ہے اور اس کی تقریر سے ہمارے یہاں
سنی عقیدہ مسلک میں دو گروہ ہونے کا امکان ہے۔ چنانچہ حضور سے گزارش ہے کہ تعزیر داری کے مسئلہ
پر بذلل ثبوت امت متفرمان ہیں گے کہ تعزیر داری جائز ہے کہ ناجائز بلکہ یہ مسئلہ دور ہو جاتے۔

الجواب مولانا الحرم! و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہندوستان کی موجودہ تعزیر داری ناجائز ملام اور بدعت کہتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت شاہ عبدالغنی
صاحب عیشا دہوی نے فتاویٰ ہند میں لکھا اور حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی نے درمہ تعزیر داری
میں تحریر فرمایا ہے۔ اور مولانا اشرف علی خاں بریلوی، مفتی عبدالرشید خاں، انجوری، سید محمد حضرت
مولانا سید علی صاحب دہلوی، حافظ ملت حضرت مولانا عبدالحق صاحب ہانگہ لوری، برہان
المصطفیٰ برہان صاحب جیل پوری اور شہزادہ احمد رضا خاں بریلوی یعنی حضور رضی اللہ عنہ
ہند قبیلہ بطورہ جلیل القدر مجدد ملامت و اجنت تعزیر داری کے ملام ناجائز اور بدعت کہتے ہیں۔ پتھر پر سنی عقیدہ ہیں، اور
تعزیر داری سے انکار کرنے والے کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ سنی عقیدہ نہیں ہے۔ ان علماء کرام
و مفتیان عظام کے سنی ہونے سے انکار کرتا ہے اور زید کا یہ کہنا کہ تعزیر داری کے بارے میں یہ

پاس احادیث کریمہ کا کافی ثبوت میں۔ جھوٹ ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر انکار ہے اور ناجائز کلام ہے اسلام کی شان نہیں دکھائی دیتی۔ امام حال تمام دینی امور تعالیٰ عز کی یاد اور موت تازہ کرنے کے لئے جائز طریقے اختیار کریں۔ لہذا داخل حرام کو جائز سمجھئے۔ مگر تین تفریہ دہلوی کو کسی جھوٹ سے انکار کرنے تفریہ دہلوی کے بارے میں احادیث کے ہونے، حضور علیہ الصلاہ والسلام پر انکار کرنے اور دین کرنے لانا خود انہی علی الاضطرار والعدوان کے خلاف تمام دین علی قائم واحد دین کرنے کے سبب ذیہمت گنہگار ظالم جفاکار ہے اسلام پر تو یہ واستغفار لازم ہے اگر وہ تو یہ واستغفار نہ کرے تو مسلمان اس کی تفریہ دہلوی اور اس کا بچاؤ کاتب کریں قال اللہ تعالیٰ ومنہ یحذرت الشیوعین فلا تقعد بعد الذکر فی مع الغیوم الذی یمنہن۔ ۵۰

م۔ جلال الدین احمد لائبریری

۸۸ ریح الاول ۱۳۹۵ھ

مسئلہ

از محمد زین سراجی ڈیڑھ شریعتیہ جلد بالہ دیوڑیا

۱) ایک شخص بلا استدعائے عالم دین بکھلا ہے اور قرب و جوار میں کدور دراز ملاطفت میں عموم عموم اکثر قربانی بھی کرتا ہے کہ لوگوں پر کچھ حد تک بہت بچاؤ دیتا ہے اور جب حکم جاری ہے تو لوگوں کی اطلاع بھی غلطی پر کھارہ لاگو کرتا ہے اور کھارہ کا پیسہ وصول کر خود کھاتا ہے۔ لہذا دریافت عرض ہے کہ بلا استدعائے عالم دین کا تقریر کرنا جائز ہے یا ناجائز اگر جائز ہے تو کیوں اور ناجائز ہے تو کیوں از روئے شرع جواب دیا جائے

۲) اور کھارہ کا پیسہ عالم کو کھانا جائز یا ناجائز؟

۳) اور کبھی جھگ میں اگر قوم انصاری کو ابھوت کہتا ہے کیا قوم انصاری شرعاً جھوت ہے یا اگر کسی حدیث سے ثابت ہے تو اس حدیث کو تحریر کر دیا جائے اور اگر قوم انصاری اچھوت نہیں ہے تو کیسے والا کیا شخص ہے؟

۴) اور مسجد کی زمین کے پاس ایک شخص کا کچا مکان تھا اب وہ جتنے بنائے لگا تو مسجد کی کچھ زمین رکھ کر بنانے لگا جس سے محلے کے بہت سے لوگوں میں نا اتفاق پھیل گئی اور یہ سالہ سنگین ہو گیا تو اس کا فیصلہ ایک عالم صاحب پر لکھا گیا عالم صاحب نے فیصلہ کیا کہ مسجد کی زمین سب کا حق ہے۔ مسجد کی زمین وہ آباد کرے جھگ ہے لیکن کسی کا دل تو نا جھگ نہیں ہے اس فیصلہ پر مگر نہیں گیا اور مسجد

جب مسجد بنی تو مسجد تک ہو گئی لہذا دریاں عرض یہ ہے کہ یہ فیصلہ صحیح ہے یا غلط اور فیصلہ کرنے والا کیا شخص ہے از روئے شرع واجب دیا جاتے ؟

الجواب — اور ۱۱ اگر مستعد عالم ہو مگر دینی سلطنت اور احکام شرعی سے واقفیت رکھتا ہو تو اس کو تفریر کرنا جائز ہے اور اگر نام کا مستعد عالم ہو مگر دینی سلطنت اور احکام شرعی سے واقفیت نہ رکھتا ہو تو اسے تفریر کرنا جائز نہیں اور بڑا بیچارہ انسان یا غیریت نے کفارہ مقرر کیا ہے۔ مثلاً قسم کا کفارہ، روزہ کا کفارہ اور زکوٰۃ کا کفارہ وغیرہ کا کفارہ اللہ کے علاوہ دوسری غلطیوں پر کفارہ کے نام پر یہ بیچارہ وصول کرنا حرام و ناجائز ہے لان لا تعذبواکم فی ما کان من جنسہ و العین علی ما تنصون حرام و هو سبحانه شافی اعلم

(۲۱) کفارہ کے مستحق صرف غبار و مساکین ہیں مگر دینی یا شرعی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس و ملائکہ ابن محمد المطلب کی اولاد کو کفارہ لینا جائز نہیں اگرچہ وہ غریب ہوں لہذا ان میں شرعیہ کے کفارہ مقرر کیا ہے اگر عالم دین سکین ہے تو اس قسم کے کفارہ کو اسے سکنا ہے اور اگر عالم سکین نہیں ہے یا اپنی اہم سے یا شرعیہ نے ان میں کفارہ مقرر نہیں کیا ہے تو کفارہ لینا حرام و ناجائز ہے۔ و هو شافی اعلم۔

(۲۲) قوم انصاری کو اچھوت کہنا اس قوم کے بڑے بڑے بلیل القدر ظالم و شائع کی توہین کرنا اور پوری قوم کو گالی دینا ہے۔ قرآن مجید میں ہے ان کہم کفر عند اللہ و انفقتم۔ (سورۃ حجرات ۲۶) اور حدیث قرینہ میں ہے سبب التسلط فسون۔ لہذا قوم انصاری کو اچھوت کہنے والے پر تو یہ دستخط لازم ہے و هو شافی اعلم

(۲۳) مسجد کی زمین دوسرے کو دے دینا اور مسجد کو تنگ کر دینا جائز نہیں، مسجد کی ملکیت دوسرے شخص کو دے دیے کا فیصلہ غلط ہے اور غلط فیصلہ کرنے والا عالم کا کفارہ ہے و هو شافی اعلم

ک جلال اللہ عز و جل

۴۴ رجحان طاعت و عبادت

مسئلہ ۴ — از محمد علی راضی کوہ نور امینک علیہ السلام درود شریف آواز زید بن حوش کی مسجد کا امام ہے اور کہ عرصے گزشتہ کی موت کی کہنے لگے لوگ زید سے

گھڑیوں کی حرکت کرتے ہیں اور زید غلطیائی کہہ کے خوب اجرت لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا پیشہ نہیں ہے ازراہ شوق یہ کام کرتا ہوں زید اپنے کو فاضل مانتا ہے ابھی عرصہ قبل مورخہ سال ۱۲۵۵ھ بمطابق ۱۸۳۹ء میں روزِ جماد الثانیہ شہرِ فیض آباد کے صلح کیوں اور دیوبندوں نے ایک جلسہ کیا تھا جس میں دیوبندی مولوی کو تقریر کے لئے بلایا تھا اور یہ مشہور کیا کہ یہ جلسہ فقیہوں کے درمیان کیا جا رہا ہے نہ یہ نہ تمام سنیوں سے برکدور گزارا گیا کہ وہ جلسہ میں ضرور شرکت کریں لوگوں نے اجراض کیا زید نے کہا کہ اس جلسہ میں شرکت کرنا بلا شک و شبہ جانتا ہے کیونکہ سنی علماء میں کوئی ردِ شیعہ کرنے والا نہیں ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ساتھ کہتا ہوں کہ سہلک پور سے میری ایک کوئی مولوی ایسا نہیں ہے جس کے پاس شیعہ کی کوئی کتاب ہو اور ردِ شیعہ کے۔

جب جلسہ شروع ہوا تو زید دیوبندی کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا وہاں اور سب کھڑے رہے اور چند شرعی جلسہ کے دوران بیٹھے اور انہیں دعا مانگی۔ جلسہ میں تقریر کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔ مولوی عبد السلام دیوبندی، کنھوی قادری، صدیقی دیوبندی، کنھوی مرزا، مہدی، دیوبندی، محمد آبادی جس نے اپنی تقریر میں ردِ شیعہ کرتے ہوئے تحقیق مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ م شروع کر دی جیسا کہ ان دیوبندیوں کا طریقہ ہے۔ دوسرے اور شرعی صلح کیوں کو دیوبندیوں نے خوب مبارکباد دی کہ فیض آباد کی ساری جمعیتیں پہلی بار یہ جلسہ کے دیوبندی اور سنی سب مل کر اسٹیج پر بیٹھے اور سب متعلق رہے کچھ ایسے ہی سنی حضرات تھے جنہوں نے اس جلسے میں شرکت نہیں کی اور انکار کر دیا تو انہیں زید نے اور صلح کیوں نے موردِ مذاہم و بدف بنایا۔ دریافت طلب ہے کہ آیا زید غلطیوں کی مسجد کا نام ہو سکتا ہے؟ اس کی امت ضرور ثابت ہے یا نہیں؟ اور ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے جنہوں نے جلسہ میں شرکت نہیں کی اور انکار کر دیا ہے۔ ازراہ کرمِ شریعت معلوم کے رو سے فیصلہ و حکم سے مراد فرمایا جائے۔ ویرا تو خدا۔

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
الجواب۔ الحمد للہ حدیثہ الصّحیحہ والصّواب قرآن حکم ارشاد فرماتا ہے۔ وَتَرْكُوا الَّذِیْنَ تَلَّوْا فَمِنْكُمْ اَللّٰهُمَّ یٰمَنْ لَّوْر (اے مسلمانو!) بددیوبندوں کی بات نہ چکھو۔ نہیں تو تم کو (جہنم کی) آگ لگائے گی یہی قرآن حکیم دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ فَلا تَقْعُدُوا عَنْ صَلَوةِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی یاد رکھو کہ بددیوبندوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ عرب

زبان میں ہوں۔ اور ایسی تعلیم بھی جائز نہیں کہ جس میں نیچروں، ادب و یوں کی محبت سب سے ان کا اثر پڑے
 دین کی گروہ کمل جائے یا سست ہو۔ اور اگر یہ نمایاں نہ ہوں تو بقدر ضرورت علم دین حاصل
 کرنے کے بعد راہی و ہندو اور حساب و ہنر وغیرہ وغیرہ سیکھنے کی ممانعت نہیں خواہ وہ کسی زبان میں
 ہوں اور ہندی انگریزی کسی زبان سیکھنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ حکماء فی الجملہ العاشر ص ۱۰
 الفتاویٰ المصنوعہ۔ دعوہ مسجداً وفتاویٰ اعلیٰ۔

ک جلال الدین احمد امجدی

- مسئلہ ۱۱۔ از علی الدین صدیقی ہے بگوئیں اس کا نام کیا ہو؟
- ۱۱۔ آٹھ کالوں میں جو سائنس پر مبنی جاتی ہے اس میں ایک مضمون ایسا ہوتا ہے کہ جس
 میں سینڈک وغیرہ کی پیر پائڈ اور ان کی تصویریں بنائی جاتی ہیں تو ایسا مضمون مشہرہ فائبرسٹا
 چاہئے کہ نہیں؟
- ۱۲۔ علی گڑھی نام کا مشہور پابکار جو علی گڑھ یونیورسٹی میں لائے ہے اس کا پہنا کیا ہے؟
- ۱۳۔ حبیبی جماعت اور اسلامی جماعت کے عقائد یکے ہیں ان میں اہل سنت و جماعت کا کیا فرق
 جاتر ہے یا نہیں؟

السجوان۔ در الہد حدیثہ الحق و الصواب ۱۱، ایضاً فی حیوان
 شرعاً مکتوب ہے اور ذی روح کی خود سازی ناجائز و حرام ہے اس لئے ایسا مضمون ہرگز نہیں
 پڑھنا چاہئے!

- ۱۲۔ علی گڑھی پابکار پہنا بلاشبہ جائز ہے۔ شرعاً کوئی قیامت نہیں بشرطیکہ کفن سے اوپر ہو۔
- ۱۳۔ نام نہاد جماعت اسلامی اور جماعت تبلیغی کے سربراہوں کا وہی کفری عقیدہ ہے جو وہابیوں اور
 دیوبندیوں کا کفری عقیدہ ہے بلکہ جماعت اسلامی نے کچھ اور نئے عقائد گڑھے ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ
 علیہم اجمعین اور ائمہ صالحین کے عقائد کے بالکل خلاف ہیں اس لئے ان میں جہنمیت و جماعت کا شامل
 ہونا ہرگز جائز نہیں۔ حدیث حدیث و قولہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ

ک جلال الدین احمد امجدی

۳۴ ریح الاول و الثانی

مسلمہ پر از محمد صادق علیہ السلام و اولیہ کچھ مائیدہ مندرجہ ذیل

زید نے اپنے دو زبان تقریر میں پاپوں کا رد کرتے ہوئے یہ کہا کہ خدا نے تعالیٰ نے بھی قرآن کریم کی سورۃ ظہر میں کافی دیکھا ہے اور عزری کہتا ہے تو کیا قرآن شریف کا پڑھنا چھوڑ دو گے نہ دیکھا کہ گستاخانہ اور اس کی تقریر کو سننا اور اس کو کسی مدرسہ اہلسنت کا کوئی کام سہرہ ذکر یا خلافت منقول یا سفیر یا مدرس بنانا یا مدرسہ کی کئی کارکن بنانا جائز ہے یا نہیں؟ بیجا تو فرما

الجواب :- قللہ حدیث الحق والصدق۔ چنانکہ زید نے دیکھا ہے کہ الزام قائم کرنے کے لئے ان کے طور پر خدا کثیرہ مضمون کو لایا گیا ہے جیسا کہ عبارت منقولہ سے بھی ظاہر ہے اس لئے زید پر کوئی اعتراض نہیں۔ مگر اس نے زید کا مکمل جملہ لفظ نہیں کیا۔ خط کشیدہ عبارت میں لفظ "یہی" اپنے ماقبل ایک مستقل جملہ کا حصہ یا تو ماضی "یہی" کا لفظ نقل نہ کیا ہوتا اس کو چاہئے تھا کہ اقبل والا ہی جملہ نقل کر دیتا۔ مذکورہ بالا استفادہ کے ان فقرہوں کے دو پہلوں کا رد کرتے ہوئے "خدا نے یہی" کو کیا قرآن شریف کا پڑھنا "وگے" اور اسے "کہہ کر زید کی خدا کشیدہ عبارت کا کسکی ہے کہ وہ پاپوں خدا کے قتل کرنے کے باعث"۔ یہ عبارت شان نزول ہانگاہ رسالت کے تحت غی کی سورۃ ظہر میں مذکور بیان فرماتی ہے اور ترجمہ "یہی" کا ترجمہ ظہر لانا ہے۔ استعمال غریب ہے تو یہ تمنا ہے کہ زید کے گستاخانہ بارگاہ رسالت کی مذمت بیان کرنا کافی دیکھتا ہے جیسا کہ ہم لوگ دیکھا ہے کہ ان کی مذمت بیان کرنے والے عالم کو کافی دینے والا قرار دیتے ہو تو قتل کے طور پر قرآن کریم میں خدا کے قتل کرنے کی کافی دیا ہے تو اب لاؤ کہ اسلئے فقرہ حقان پر وزن کا عالم کو بھی کافی ہے والا الفاظ کے اور جو کہ تمہارے طور پر قرآن شریف میں کافی دی گئی ہے تو کیا قرآن شریف کا پڑھنا چھوڑ دو گے۔ ظاہر بات ہے کہ تم کہہ کر کو کہہ لاؤ اس امر کی جرات نہیں کر سکتے تو پھر تسلیم کرو کہ جملہ اہلسنت نے جو دیکھا ہے وہی مذکورہ بیان کی مذمت بیان کی ہے اور بیان کرتے ہیں وہی قرآن کافی نہیں ہے۔ ہاں انہی نے سنی مذکور کو ادا کرنے کے لئے بعض آئی ہی عبارت کو لے لیا ہے جس پر خط لکھنا لایا ہے تو زید کا یہ تہاڑ کلام ناپسند قرار پائے گا۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ و اولیہ علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام

یہ ہرگز نہیں کہ اسلئے فقرہ حقان پر وزن کا عالم کو بھی کافی ہے

الجواب صحیح والحبہ جیم۔ ابوالبرکات العبد محمد فی الدین احمد علی بن محمد، ۱۴۱۱ھ۔ محمد حسن یار معلوی۔

الحجواب سیم - محمد قدرت انداز رضوی -

مسئلہ ۱۲ از احسان علی نقیہ پیر پور (نیپال)

۱۲ ایک بچہ تقریباً دس سال ہے اس کا شمار نابالغ میں ہے اس بچے نے فرم کے بچے کے ساتھ خنزیر کا گوشت کھایا اب اس کے گھر جو لوگ پہچان آتے ہیں ان کو قاضی لوگ بھی گاؤں کے اس پیر کا قاضی کرتے ہیں کہ ان کے گھر کا کھانا نہ کھاؤ گاؤں کے لوگوں نے بھی اس کے پورے گھر کو لگ کر دیا اب ایسی صورت میں کیا فرماتے ہیں علمائے دین جبکہ وہ بچہ نابالغ ہے کیا صورت اختیار کی جائے حکم صادر فرمائیں۔

۱۳ ایک لڑکی ہے جس کی شادی ہوئی کچھ دنوں کے بعد اس میں خنجر لگا دیا ہوا لڑکی تنگ آکر اپنے میکہ میں چلی گئی وہاں تین سال مسلسل گزارا اس تین سال کے عرصہ میں اس کے شوہر نے کوئی ان وفاقہ کی خبر گئی نہیں کی اس کے بعد لڑکی اپنی مرضی سے ایک دوسرے کے ساتھ دوسری جگہ چلی گئی وہاں اس شخص نے بوجھ بھاری رکھا اور اس سے دو بچے پیدا ہوئے جس میں ایک لڑکا ایک لڑکی ہے شوہر ان کو کہتا ہے کہ شوہر اہل طلاق دیکھتے تو میں متحد کروں مگر وہ ضد رہے کہ میں طلاق نہیں دوں گا ایسی صورت میں کیا ہونا چاہئے حکم صادر فرمائیں علمائے دین تاکہ اس حکم کے بموجب عمل کیا جائے۔

۱۴ ایک شخص کے دو بچے ہیں دونوں کی شادی ہو گئی ہے بڑے بچے کی بیوی نے دوسرے شخص سے ناجائز تعلیق پیدا کر لیا اور گھر چھوڑ کر غائب ہو گئی کچھ روز کے بعد آئی اور اس کو پھر ان لوگوں نے اپنے گھر میں رکھ لیا۔ دوسرا بچہ جو آٹھ سال کا ہے اس کے دو بچے ایک گزر گیا اور ایک زندہ ہے گھر میں بیوی موجود ہے پھر بھی ایک دوسری صورت سے ناجائز تعلیق پیدا کر لیا اور وہ وضع فعل کہتے ہوئے بچہ بھی لگیا۔ یہ کہ بچہ گاؤں میں سب سے خوبصورت اس نے کچھ لوگ توڑتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو شرعی حکم کے منظر میں اور ان لوگوں نے کھانے پینے کا تعلق بند کر رکھا ہے کہ بچہ تنگ شرعی سلوہ ہو جائے اس وقت تک کھانا پینا مناسب نہیں اس لئے فوری حکم صادر فرمائیں کہ کیا رویت اختیار کیا جائے شرعی حکم جو صادر فرمائیں ۹۔

الحجواب ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ جمعہ ۱۱ صفر ۱۴۰۵ھ - لڑکا جس نے خنزیر کا گوشت کھایا اسے توبہ کرایا جائے اور گھر والے اگر خنزیر کھانے والی قوم سے اپنے لڑکے کی ایسی بھری دیتی

مسئله: از تغییر تعدادی موقع پیری سیستی. اثر بر تولید گوشت

مردہ سے غیر مرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر خواتین کو چوڑی پہننا کیسا ہے؟

[illegible]

جلال الدین احمد لاری

[illegible]

ایک پیر صاحب جن نے مرید کافی ہیں اور کسی کو خاندانہ کے سجادہ نشین بھی نہیں اپنے ایک نوجوان مرید سے قوم اور طہا علیہ السلام کا فضل کما تے ہیں اور مرید کو شیخ کہہ دیتے ہیں کہ کسی سے نہ کہنا مرید نہ کہلائے نہ کھولنے کے اللہ لوگوں سے کہہ دیا بات بہت بڑھ گئی تو پیر صاحب کے دروہر داس کی صفائی بھنے کی وہاں کافی جمع ہو گیا اس مجمع میں ایک مولوی صاحب بھی تھے جب نوجوان مرید سے پوچھا تو اس نے تلف کہہ دیا کہاں انھوں نے مجھ سے یہ فعل کروا ہے اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ اس کا بیان دینی ام جم صحیح نہیں مانتے اگر یہ پیر صاحب تلف اس کی تردید کریں تو پیر صاحب کا بیان صحیح مان میں گے اور پیر صاحب نے کہا کہ ہم قسم نہیں کھاتیں گے کوئی چلا مرید ہے یا نہ ہے چنانچہ یہی صورت میں نوجوان مرید کا بیان درست مانا گیا اور انھیں پیر صاحب کے کئی مرید یہاں امامت دینی کرتے چرہ دیافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے پیر صاحب کے لئے شرعی کیا حکم ہے؟ اور ان کے مریدوں کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا ایسے پیر کے مرید کے پیچھے تلخا جائے یا ناجائز؟ اور ان مریدوں کو انہی مرید کی سے توہر کرنا چاہئے یا نہیں؟

۱۱۱ انہیں ہر وجہ سے ایک تقریر میں فرمایا کہ میں میرے ساتھ گانا اختیار کر لی اور صرف انی طبع و سلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ساتھ کون کہتا ہے کہ گانا نایا ہے۔ اس کا یہی منسل جواب حضرت فہمائیں ۹

زید کی برادری نہ ہندہ کو براہی سے الگ کر دیا اور زید پرستی کی کو تم قطع تعلق ہو جاؤ ورنہ تم کو بھی برادری سے
 الگ کر دیا جائے گا۔ برادری کے خوف سے زید ماں سے قطع تعلق پہلے تقریباً دو سال بعد خلاف نے بھی طلاق
 دے دیا اس کے بعد ہندہ قریب ہی بلگرام میں ایسا سبزی دھڑہ و فروخت کر کے گزارا کرتی تھی تقریباً نو سال
 اسی طرح گزارا کیا یہ ایک ماہ پورے گزید کی بیوی چار بچوں کو چھوڑ کر انتقال کر گئی۔ انتقال کے موقع پر ہندہ زید
 کے کہیں نہاں کو خود بھی کفن و دفن ہو جانے کے بعد زید نے برادری سے اپیل کیا کہ بھائیو میرے پاس چھوٹے چھوٹے
 بچے ہیں اور ان کا دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے اگر برادری اجازت دے تو میں اپنی ماں ہندہ کو رکھ لوں
 اور ماں کی عمر شکر کے قریب ہے اور ہر طرح سے جواری ہے۔ برادری نے خود کہہ کے کہا کہ خدا سے تو یہ کہے ہندہ
 نے تو یہ کہی اور آپس میں برادریوں کا کھانا پینا بھی ہوا۔ ہندہ یوم کے بعد پھر زید کی برادری نے کہا کہ تمہاری ماں
 ہندہ کو الگ کر دو تب تمہارے بھائیوں کا تادخیر کھایا جائے گا ورنہ جس اب زید کی اسے جگہ ہر طرح سے
 پریشانی ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے اور اوصاف کی معافی جو اس حکم شرعی ہو جواب سے فائز ہیں۔ والسلام

عہد الاحمد

الجواب — **الحمد للہ علیہ** و **الصلوٰۃ علیہ و آلہ** و **السلام علیہ** و **آلہ** و **السلام علیہ**۔ اس احادیث
 اذا اعدت شعوباً و **الصلوٰۃ علیہ** و **آلہ** و **السلام علیہ**۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم نے فرمایا کہ جب زندہ اپنے گناہ کا اقرار
 کرتا ہے پھر قہر کرتا ہے تو اعدت تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے و مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۳ اور ترمذی شریف کی حدیث
 ہے۔ یا ایہذا آدم توبعت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرنی فغفرت لک۔ یعنی خدا نے تعالیٰ فرماتا ہے
 کہ اے انسان اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر توجہ سے معافی مانگے اللہ بخش دے گا تو میں تم کو
 بخش دوں گا و مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۳ اور ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے۔ انبیا من الذنوب کما انبأ لا ینب
 لہ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے تو یہ کہنے والا شخص ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے
 جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا و مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۳۔ ان حدیثوں سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جب ہندہ دل
 سے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرماتا ہے۔ لہذا جبکہ زید کی والدہ ہندہ نے توبہ کر لی تو
 مسلمان ہونے کے بعد اسے برادری میں شامل کریں۔ اگر توبہ کے بعد بھی برادری میں شامل نہ کریں گے تو شکر
 ہوں گے۔ البتہ اسے سب سے پہلے وراثت کے غریب و مساکین کو کھانا کھلائے، میا و شریف، قرآن مجید کی تلاوت کرنے

کی تلقین کی جائے اور پابندی کے ساتھ نذر پڑھنے کی تاکید کی جائے کہ یہ چیزیں قبول تو یہ میں سوا حق و مددگار
ہوں گی جیسا کہ خدا نے تعالیٰ نے فرمایا: من تاب داسن وعمل صالحا فاولئک یبذل اللہ عنہم سیئاتہم حسنات
ذکات انکھ غفون ارحم الراحمین ۴۴ ہو جو حقانی اعلیٰ بالصواب ۴۵ جلال اللہ عنہم ارحم الراحمین ۴۶
۱۵ ربیع الآخر ۱۳۰۰ھ

مسئلہ ۱۰۔ از پیش محمد پیری بزرگ پوٹن مجدد مکراندار قلعہ بستی
ہم لوگ آپس میں گٹھو کہنے تھے۔ ایک شخص نے کہا کہ کچھ مسلم ملک آپس میں اتحاد کرنے سے دودھ پیتے ہیں
ایک صاحب نے کہا کہ اے ابلیس اور آدم علیہ السلام میں اتفاق نہیں ہو سکتا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور فرود میں
اتفاق نہیں ہو سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون میں اتفاق نہیں ہو سکتا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام
علیہ السلام اور ابوبکر علیہ السلام میں اتفاق نہیں ہو سکتا تو اے مسلم ملک کیسے ایک ایک کیسے خیال میں یہ بات
ملیک نہیں ہے۔ ہر رانی کہے کہ ملکہ ملک میں تو میں ہر رانی ہو گئی؟

الجواب۔ حضرت آدم علیہ السلام و ابلیس۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام و فرود حضرت
موسیٰ علیہ السلام و فرعون اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام و ابوبکر علیہ السلام کے مابین اتفاق نہ ہونے
کی مثال میں آج کے مسلم ملک کی پیش کرنا صحیح نہیں۔ اور کافرو ابوبکر کے ساتھ صحابی رسول حضرت ابوسنیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کرنا کہ حضرت سیدنا کا اتفاق نہیں ہوا غلط ہے۔ کہنے والا اگر گمراہ نہیں تو ہمارا ہے۔
اور ہمارا نہیں تو گمراہ ہے۔ اس پر مانتے اس قول سے تو بددین و کافر آدم ہے و اللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۷ جلال اللہ عنہم ارحم الراحمین ۴۸

۴۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۰ھ

مسئلہ ۱۱۔ از فرمان ملی قاضی پور سٹھ مقام بنیادہرور قلعہ یا لا سورد (اڑیسہ)
زید بن ابی نام کی ایک سلطان ملکی کے گھر میں فریقوں میں مشابہت ہو گیا یا کیا کہتے تھے اہل خلد سے اس کی
شکایت ملنے کے والد سے کہ تو اس نے عاف انکار کر دیا اور جب خلد کی تجارت گئی تھی اسے یہ تجارت میں بلایا
تو اس نے اسے ساتھ کو غلط افادہ کہہ کر گئی کو بے خاف کر کے چلا گیا کہ دفن بد مذہبوں میں جب یہ بات پہنچی تو
ان لوگوں نے ایک گئی میں زید بن اور اس کے والد کو جاکر اس واقعہ کی تفتیش کرنی چاہی تبوں کے مذہب میں

الحاد الناس اقلية هذه الخلة وويل الاولی استعینوا هذا من الصالحین یقوم به یعنی جب بادشاہ اسلام نہ ہو تو عدو شرعیہ قائم کرنا لوگوں کو جائز نہیں بلکہ ہر سب سے کسی نیک آدمی کو مقرر کریں جو عدو شرعیہ کو قائم کرے لہذا اگر لیکن جو تو اس طرح اس کوئی بوجھ قائم کر کے لیکن اگر اس طرح عدو قائم کرنے کی حکومت کی طرف سے روک ہو تو کوئی اور اس کے باپ کو ملایہ تو یہ راستہ اختیار کریں اور جتنی سزا ممکن ہو دیں مثلاً دونوں کا ہاتھ پیر کے پیچھے باندھ کر سلاخوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ وہ اپنی غلطیوں کا اقرار کریں کہ بے شک ہم نے اسلام اور مسلمانوں کی فوجیں کی ہم تو یہ کہتے ہیں اور آپ لوگوں سے غلطی کی معافی چاہتے ہیں مگر کوئی کو مسلمانوں کی بچائیت میں پردہ کے ساتھ کھڑی کریں یا بچ کا جوتا اس کے سر پر رکھیں یا اس میں کوڑے ان دونوں کو ماریں غرض کہ جتنی سزا لیکن ہو وہیوں کو دیں مگر ملی سزا دینا کہ ان سے کچھ روپیہ جبراً وصول کرنا یا انہیں لان التسنید بالمال منسوخ والقلم علی النفس حرامہ البتہ ان دونوں کو پانچویں غالی تاکید کی جائے اور مسجد میں پٹائی رکھنے فرما دو مساکین کو کھانا کھلائے اور سلاخ شریف و قرآن خانی کرنے کی تلقین کی جائے کہ یہ چیزیں قبول تو ہیں مگر ان میں معاون نہ ہوں گی۔ خدا ملاحظہ فرمائیے واللہ اعلم بالصواب اور سولہ محل جلالہ و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۴ ربیع الآخر ۱۳۰۰ھ

مسئلہ: کہ اگر کسی کو کسی تعلیم دار العلوم نے اسلام پر شریف

۱۔ کلام پر سلاخ خود سنفت است۔ بکری گوید بر سلاخ سیاہ خود سنفت است۔ زیدی گوید بر سلاخ خود سنفت است۔ کچھ ہم برآمد گفت کہ قول خود سنفت است دلیل یہ کہ زیدی بیان کرد پیش حضرت عثمان فارسی رحمتہ اللہ علیہ بر سلاخ سیاہ عام آمدہ بود حضرت عثمان فارسی رحمتہ اللہ علیہ فرمود بر سلاخ سیاہ زیدی یا زیدی نہ فرمود گفت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز بر سلاخ سیاہ عام و اتم تاویل فرمودہ اند و ہمارا نیز بر سلاخ سیاہ عام می دہند زیدی باز گفت ششیدی چہ فرمود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلاخ سیاہ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنا بوداں سلاخ سیاہ از آسمان نازل شدہ بود۔ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز فرمود ہرگز بر سلاخ سیاہ کسی خود انکس بر باداںش ہرگز نہ نکلیاں فی آمیزند و در بہشت مد جاہ بلند می شود و او را ششیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام در بہشت باشد قول زیدی راست است یا قول دیگر ؟

حضرت خواہر امیری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کسی دوسرے زندگی کی چوکھٹ کو طے کر کے ساتھ زوال سے
 مات کرنا چاہتے تھے کہ اس میں اس زندگی کی تعظیم ہے اور ہر زندگی کی تعظیم جائز و مستحسن ہے۔ وہ مصفا
 علیہ السلام جلال الدین احمد لاری تھے۔

لاصف المفسر: ۱۳۰ھ

مسئلہ۔ از محمد صادق موصی کوری متبع بیچرورد (مجلد ۱)

تصویر یعنی فوٹو کھینچنا بھی بتایا گیا ہے لیکن کھینچنے والے کا کیا مشرور تھا؟ اس نے کہ اکثر لوگ اس مشق
 میں جلا ہیں خواہ پاسپورٹ کے لئے یا گھر کی رونق کے لئے یا گھر کے لوگوں کے دیکھنے کے لئے کیا رسول خدا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت دی ہے اگر نہیں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب۔ اسان کا فوٹو کھینچنا اور کھینچانا دونوں حرام دیتا ہوتا ہے رسول خدا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دی ہے۔ یوں اوفو کھینچنے اور کھینچانے والے دونوں
 سخت گنہگار بنتی عذاب تلخ میں داخلہ ضالی اھلہ بالصواب۔

جلال الدین احمد لاری تھے۔

مسئلہ۔ از فاضل عثمانی

حدیث کا حل ساقط کرنا کیسا ہے؟

الجواب۔ ہمارے مینہ میں یہاں پڑ جاتی ہے اور یہاں پڑ جانے کے بعد حل ساقط
 کرنا لازم ہے اور ایسا کرنے والا گنہگار قاتل ہے۔ اور یہاں پڑنے سے پہلے اگر ضرورت ہو تو حرفا نہیں و حد
 ضالی اھلہ بالصواب۔

جلال الدین احمد لاری تھے۔

مسئلہ۔ از حفیظ رضوی خلیفہ بنی رضوی مسجد کماڑی کراچی تھے۔

بکر اور زید دونوں بھائی تھے۔ بکر وطن میں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتا ہے جس کا گناہ نہیں کی مشرکہ جانا
 سے ہوتا ہے اور زید بیٹی میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہتا ہے۔ اس نے یہاں دو گناہ بنائی ہے جس کی آمدنی
 سے بیٹی میں گناہ ہوتا ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ بیٹی کی دو گناہ میں بکر کا حصہ ہے کہ نہیں؟ یہ بخلاف تھوڑا۔

الجواب۔ زید نے اگر دونوں بھائیوں کی شریک مالکیت سے دوکان لی ہے تو اس
صفت میں ہر ایک کا حصہ ہے اور اگر زید نے اپنی کمائی سے دوکان لی ہے تو ہر ایک دوکان میں کوئی
حصہ نہیں۔ قادیانوی فتویٰ جلد ۳۲۴ پر فتاویٰ فی تفریع اور فتاویٰ الدیوب سے ہے مسئلہ میں ایک یزدی زید جتہ
و عیال کے کسب مستقل حصول حصہ ہوا حال ہی والوں کا ایجاب ہی لایں حیثیت کے کسب مستقل
اور حین الامکان دی و جو متعلق و س سولہ الا علی اعلیٰ ہل جیل و وصلی اذلہ فقال علیہ وسلم۔
یٰ مالک بالذین اکتملوا لکم

مسئلہ۔ الامام غفرلہ بخش مظہر (نہاد)
زید عالم ادب ایک خاتون کا حق ہے اپنی ذاتی اور انسانی غرض سے ایک سنی صحیح العقیدہ خاتون کے خاں
میں ہر ایک خاتون کا حق ہے اور ملا شریف میں شرکت کرنے سے جو بڑھکتا ہے اسے خانی کے ہاتھ میں شرف کیا حکم ہے؟
اور اگر سنی عالم ہے اور خاتون سے کرکے متعلق ایسا ہے پھر خاتون کے ملا دی جانے کسی شخص سے نہیں سمجھا جاتا اور کیا
تو کر خاتون کو بڑھ کر دیا ہے کہ تم شخص مذکور سے بڑھتی ہو تو وہ دینہ تم پر ملا دے کسی کام میں شرکت نہیں کریں گے
اس طرح ہر کرتے بہت سے سنی مسلمانوں کی ملا دی میں بھٹ ڈال دیا ہے کرکے ہاتھ میں شرف کیا حکم ہے؟
اور عروسی عالم ہے اور اسے آپ کو ملا مال کو ملا ہے اس نے اپنی انسانی غرض سے ایک سنی مسلمان کو
بلا دیا ہے مکی دی کہ میں نے یہ لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور تم کو بھی تباہ و برباد کر دوں گا۔ عرو کے لئے شرف کیا
حکم ہے؟

۱۔ اپنے ذاتی جائزے کی وجہ سے کسی سنی مسلمان کی ملا دے کے لئے بددعا کرنا گناہ ہے، بخوار تو ہوا
۲۔ **الجواب**۔ اللہ جل جلالہ الحق والصواب، زید اگر ذاتی ذاتی اور انسانی غرض
سے سنی صحیح العقیدہ کو خاتون میں ہر ایک خاتون کا حق ہے اور ملا شریف سے دکان ہے تو گناہ گار ہے اور اگر کسی دوسری سے
دکان ہے تو گناہ گار نہیں و جو اعلیٰ و علیہ اتم۔

۳۔ اگر واقعی سنی مسلمانوں کی ملا دی میں کرکے بھٹ ڈال دیا ہے تو سخت گناہ ہے اس پر بلا دے کہ اپنی اس
جرت سے بلا آئے اور مسلمانوں کے درمیان صلہ و اشتی پیدا کرے قال اللہ تعالیٰ افا المؤمنون اخوة
فاصلہ ما بین المؤمنین۔ و جو اعلیٰ بالصواب۔

۳، اگر ہاتھی غور سے مطالعہ شرعی مسلمانوں کو پراگش کی کوشش کی ہے اور صرف انسانی غرض سے کسی سنی مسلمان کو پراگش کی دھمکی دیتا ہے تو وہ ظالم جفا کا لہجہ اس پر تو بلازم ہے۔ وہ جو بدعت ہے، ذاتی جنگش کی وجہ سے کسی سلطان کے لئے بددعا کرتا یا آخر نہیں۔ وہ جو عزم و جدت ہے۔

بی جلال الدین احمد لالہ جلدی تہ

مسئلہ - از سرکار خود جی۔ بخشی بلگرام (۱۲۵۷)

عرف یہ ہے کہ چودہویں صدی ہجری ہے یا پندرہویں صدی شروع ہو چکی ہے۔ زید کہتا ہے کہ چودہویں صدی تک ایک جگہ ہے مگر اس کے بعد عرف سے پندرہویں صدی شروع ہوئی۔ مگر اقبال کہتا ہے کہ گذشتہ عرف سے پندرہویں صدی شروع ہو چکی ہے تو اس بات سے میں اطمینان بخش جواب تحریر فرما دیں۔

الجواب - مانگ چودہویں صدی ہجری ہے پندرہویں صدی آسنے والے عرف عرف سے شروع ہوئی کہ سال گذشتہ ۱۳۹۹ھ یعنی تو سال چودہ سو چھیڑی ہے جب چودہ سو پندرہواں سال تھا تو پندرہواں سیکڑہ شروع ہو گا جیسے کسی وحدت کی عمر سال گذشتہ ۱۳۹۹ھ برس رہی ہو تو سال اس کی عمر ایک سیکڑہ اور پندرہواں چودہ سو ہو گا۔ اور سال آئندہ اس کی عمر پندرہواں سیکڑہ شروع ہو گا۔ بالکل اسی طرح پندرہواں سیکڑہ اس سال ذی الحجہ کی آخری تاریخ کو پورا ہو گا۔ اور یکم عرف الحرام سے پوری کا پندرہواں سیکڑہ شروع ہو گا۔ مزید اطمینان کے لئے سال مدخل کی جعفریوں کو دیکھیں۔ مسئلہ بالکل واضح ہے مگر ہٹ دھرم کو کوئی نہیں سمجھا سکتا۔ فقط

بی جلال الدین احمد لالہ جلدی تہ

مسئلہ - از محضے خاں بھیلوانی مگر متعہ ملک ایم پی

نید کے ایک غیر مسلم عدوت کے ساتھ ناجائز تعلقات میں اس سے قبل بھی نید کے ایک دوسری غیر مسلم عدوت کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے جب وہ عدوت جل کر مرنے لگی تو اس کی تحریر و تکفین ہندو مذہب کے رسم و رواج کے مطابق ہوئی۔ نید ہندو رسم و رواج کے مطابق اس عدوت کی عمر سے آدھی عمر یعنی دھانہ (اٹھنے سے لیکر شہان تک جہاں ہندو لوگ مردے کو ملاتے ہیں۔ شریک ہند نید کے متعلق شرعی حکم سے آگاہ نہیں

جنوہ

ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے قال اللہ تعالیٰ اشد الناس عداوة للذين امنوا اليهود
والذين اشركوا۔ پھر آخراً هذا ما ظہر لی والفضل عند الحق ورسوله الا حق۔

کی جلال الدین احمد لاہوری

الارحیب المرحب ۱۹۹

مسئلہ۔ از قدس اشرفاں معرفت مولانا محمد قاری احمد قلی چوٹی مسیحا کان نمبر ۱۱۶

مکی قبر اجماع سالہ احمد در (مکمل)

آفریزی بال نہ کھایا ہے اور پی کٹ بال نہ کھایا ہے؟

الجواب۔ آفریزی اور پی کٹ بال نہ کھاتا صرف وہی ہے کہ کافروں اور

فاسقوں کا طریقہ ہے وحوصلی اصلہ

کی جلال الدین احمد لاہوری

الارحیب المرحب ۱۹۹

مسئلہ۔ از جلال الدین احمد قاری احمد قلی چوٹی مسیحا کان نمبر ۱۱۶

نہاں دوسرے گھر والوں نے اپنے پرورشید کے سامنے یہ جملہ فقرہ لکھا کہ ہم لوگ اب وہابی کے
یہاں نہ تو لڑے اور نہ ہی کسی شادی کریں گے اور نہ وہابیوں کے یہاں کھائیں گے نہ ان سے میل جول کریں
گے۔ اگر ہم لوگ یہ سب کام کریں تو خدا نے تعالیٰ اور رسول پاک اور مرشد سے دور ہوں۔ اس جملہ کے بعد زید
کے پرورشید نے گاؤں کی مسجد کے امام صاحب کا اجازت دیا کہ آپ زید کے گھر کھانا کھائیے پھر بدست ۱۹۵۹ء
جمعرات کو زید کا باب اور گھر والے اس بات میں شریک ہوئے جو وہابی کے گھر گئی تھی اور وہابی کے یہاں
کھایا پیا امام صاحب نے زید کے گھر والوں کو اس بات میں شریک ہونے اور وہابی کے گھر جانے سے منع
کیا لیکن ان لوگوں نے نہیں مانا اور بات میں شریک ہو کر وہابی کے یہاں گئے اس واقعہ کے بعد امام صاحب
نے زید کے گھر کھانا پینا تک کہہ دیا ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کے گھر والوں نے اپنے پرورشید
سے کہنے کو توڑا اور وہابی کے یہاں کھایا پیا تو ان پر توہین فرما ہے یا نہیں؟ اگر زید کے گھر
والے توہین کریں تو زید کے گھر کھانا پینا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ محتاج جواب تھا۔

الجواب۔ بیعت الملک الوہاب بیشک زید اور اس کے گھر والوں پر توہین

فرمان ہے کہ وہ ایسے کے ساتھ اٹھائے اور ان کے یہاں کہا جائے کہ ان سے جو قسم ہے تمہاری قسم کا اور ان سے جو قسم ہے تمہاری قسم کا
 الشَّيْطَانُ فَلَا تُعْقِدُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَوْعِدَ الْعُقُومِ الْعَظِيمَةِ الْيَوْمِ كَمَا رَأَيْتُمْ الشُّعْرَاءَ حِزْبًا مِمَّنْ
 انہوں نے کہا جلیس اس آیت کریمہ کے تحت غریبوں سے تمہاری ان القوم العظيمة جمع اليتيم والانساق والاخر
 والقوم ص ۳۸۵ مبعوث (تفسیر ابن کثیر ص ۳۸۵) اور بعد ان کے گھر جانا، کہا تاہم ان سے شرفاء سے کہہ کر
 شریف یہاں ہے، الذئب من الذئب کہیں لا تفتدوا، وهو حشائي ورسول الاعيان اعلموا بالصواب۔

ی محال الدین احمد الہادی

عَمَّ شِعْبَانِ الْعَظِيمِ ۙ

سُئِلَ: ان بھادری خاں بھٹوی قلعہ خداد (بھادراشتر)

کھانڈہ سکر ٹری ولسٹر شرم دخت سے عدوس کا ہانا حساب ہو کر ہو چکا تھا۔ چاکر کی اس حساب میں غلطیاں
 نکلیں۔ سابق حساب میں دو غلطیاں تھیں اور عدوس کا فرقہ نکلتا اس فرقہ کو خوشی کے اپنے پاس سے ہوا کیا۔
 سکر ٹری خوشی کی بیوی سے کہہ کر مجھے غمت کر دیں اگر میرے نکالے گا آپ کا اپنا غمت کے بدلے میں آپ کو کچھ
 دیں گی تو انصاف سے کہا کہ میرا جیسے ہوا نکال، آیا افتخار اور شادی میں آپ کو اپنے پاس سے دو دو روپے دیں
 گی۔ حساب بخوبی کے مدیان ہوا۔ خوشی صاحب کا پورا میرے نکل آیا خوشی کی بیوی سے سکر ٹری کو دو روپے یہ
 دیا آپ بتا رہے کہ یہ دو روپے یہ سود ہو گیا شرم دخت کی دوستی میں سکر ٹری کو کیا اس کے پاس ہیں؟

انجواب۔ حضرت مشغوریں بکریڑی کے ساتھ ملے کہ کہتے تھے کہ اگر آپ مجھ پر
لکھنا تو قاریوں سے کہیں بکریڑی سے اپنی آمدنی کے لئے انہوں نے فریب صاحب میں قلیل ان نکالیں۔ اگر حضرت
مال مجھ سے تو غلامی کی بیوی سے دو بیٹے کے صاحب بکریڑی کے حق الہد میں گناہ اور اسحق غلام صاحب
اس سے ہارم ہے کہ غلامی کی بیوی کو دو بیٹے ہیں کیسے اور ان کے اس قسم کی غلامی کیسے سے تو یہ کہے۔
قال اجلسنا فی لائنا فکونا العاقلین کما فی اللیل (رواہ ۲۰۰۰) وهو قائل اجلسنا العاقلین
والیہ المرجع والذی۔

ی جلال الدین احمد لاکھوی

۱۰۹

مسلمہ ماہ محمد حسین علی موہن گوند پور پوسٹ ہاکھر مظاہر جیل گوردکھور بولی

ایک شخص محمد حسین شادی خرد ہے اس کے چاندچہ میں اس کی بیوی کا نام آسمہ ہے ایک باندہ تاب ہوئی ایک رات ایک دن غائب تھی اس کے بعد آئی اس کے ایک ماہ کے بعد پھر غائب ہوئی ایک دن کے بعد ہی محمد حسین نے دریافت کیا تم کیوں بھاگتی ہو میں کیا تکلیف ہے۔ آسمہ نے جواب دیا کہ میرا سر چکر رہا ہے اور دل الجھن میں مبتلا ہے اس کے بعد پھر غائب ہوئی دو ہفتہ غائب رہی آٹھ ماہ گزرنے کے بعد علی اور یہ پتہ چلا کہ ایک شخص اصغر علی نام کا ہے اس نے ساتھ اس کے باجائز تعلقات ہیں چونکہ نقدی رقم ادوائیگ یورپ جاتی کا تقریباً نو لاکھ پانچ سو روپے کا تھا اس نے محمد حسین نے کسی صورت سے ایک روز آسمہ کو لایا اور ایک دن ایک رات نکلا۔ اس نے رقم ادو نو لاکھ کے متعلق دریافت کیا مگر اس نے بتانے سے انکار کر دیا۔ جواب دیا کہ میں نہیں جانتی ہوں جب محمد حسین کو باطل تین ہو گیا کہ اب یہ نکلنے کے قاب میں ہے تو محمد حسین نے دوسرے روز اس کو اس کے بیکر بجا کر پوچھا باندہ یہی پتہ چلا کہ آسمہ اصغر علی کے ساتھ قاضی طریقہ سے۔ سوال میرا کہ کوٹ میں دعویٰ کو چلی ہے۔ لہذا محمد حسین نے ایک طلاق نامہ لکھ کر بھیج دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ چرنے نے محمد حسین کا بایکٹ لکھ دیا۔ کھانا پینا، اس میں زندہ کر دیا ہے۔ پنج پکٹی ہے کہ تم اس صورت کو کیوں لائے اسی ایک رات کیوں نکلا جبکہ اس کا حال چلن غلاب ہو گیا تھا۔ لہذا اسی صورت میں شری مسئلہ کے تحت کیا حکم صادر ہوتا ہے آگاہ کریں تاکہ پھر محمد حسین کو ضابطہ بلدی کرے۔ بیواؤ فرما۔

الجواب اللہ ہدایت الحق والصلوب۔ آسمہ کی بارگاہ ہونے کے باوجود

محمد حسین کی زوجیت سے نہیں نکلی۔ قمار گزیو اور نقدی حاصل کرنے کی بفرق نے محمد حسین اپنی بیوی آسمہ کو ایک شب کے لئے اپنے گھر لایا پھر دوسرے روز آسمہ کو اس کے بیکر پہنچا دیا تو اس صورت میں محمد حسین گنہگار نہ ہوا لہذا اس کا بایکٹ کرنا شرعاً صحیح نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ لا تمسوا من ذرۃ ذرۃ ودرۃ ودرۃ اخری وھو

تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلیٰ بالصواب۔

ی عطاء الدین احمد لاہوری

۹ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

مسلمہ۔ از محمد والادب اشرفی الیہ کلک۔ دوکان مدرزہ مسجد دینی روز گوردکھور

ماس اپنے دماغ سے اور بھولنے خسر سے پردہ کرے یا نہیں؟

الجواب۔ جان ساس کہ اپنے مالامال سے پردہ مناسب ہے ہی حکم شرع اور ہوجا ہی ہے مگر اسی الجملہ العاشرون الفتاویٰ الرضویہ و هو متعلق اعلیٰ بالصواب۔

میں بحال الدین احمد لاہوری

معلمہ لاہور شریعتی تعلیم مالامال دینا ہی علی گج باغ۔

برہان سے ضرورت تصویر کی جاتا گیا ہے یہ بینوا باللائق الفتویٰ الختیمہ۔

الجواب۔ اللہ عذابہ الخلق والصواب ضرورت سے مراد اگر حاجت ہے تو برہان سے حاجت تصویر کی جاتا جائے جس اور اگر ضرورت سے مراد ضرورت شرعی ہے یعنی ایسی ضرورت جو مالامال نہ ہے اور ضرورت کے نزدیک قابل قبول ہے تو اس صورت میں جائز ہے کہ ضرورت تیسرے المخطورات۔ وهو صانعہ تعالیٰ اعلم۔

میں بحال الدین احمد لاہوری

۱۳۳۷ ہجری القمری ۱۹۱۸ م

معلمہ لاہور شریعتی تعلیم

نہ کسی آدمی میں چوں کہ تعلیم سے مدد ہے اور ضرورت میں ایک کے گھر جانا اتنا رہتا ہے صاحب مکان کے لئے کہاں اس جو کہ ہاتھ میں اس پر کو لوگوں سے زنا کا الزام لگایا ہے حالانکہ زینا ہی برأت میں قرآن پاک پر سجد میں اللہ سے قسم بیان دیا کہ میں اس سے تباہی حرکت سے صاف ہے اور وہ کسی بھی حکم سے قابل اس معافی پر لوگوں کو کہ ایمان ہو گیا کہ وہ سکتا ہے ایسا نہ کیا ہو لیکن جب فہم سے کافی افواہ سنی اور بڑے کسی بھی حرکت والی بات سنی تو فہم سے کہ اگر میرا علاج اس طرح سے کر دیں تو میں اس کا دوسرے کوں کیونکہ ہائی کی صورت میں کوئی اس سے شادی نہ کرے تو نہ ہی اس کی میری وجہ سے حج ہو جائے لہذا میرا علاج الزام لگائے مال میں کوئی عینی شادی نہیں ہے کہ جو کہ کہہ دے کہ میں نے درگاہ سے عرض نہ صرف سے الزام لگایا ہے ابتدا قرآن و حدیث کی روشنی میں اس پر الزام نہ ثابت ہو گیا نہیں و اگر عین بتاتے تو اس کی کیا سزا ہے ادا کر ثابت نہیں ہوتا ہے الزام لگائے مالوں پر شرع شرین کا حکم ہے۔ یہ خدا و تعالیٰ۔

الجواب۔ اگر باطل گناہوں کی کو اول سے ثابت ہے ہوتا ہے لہذا صورت مستحسن میں شخص نہ کہ گھر میں آنے جانے کی وجہ سے نہ ثابت نہیں ہو گا میں لوگوں سے زنا کا الزام لگایا ہے

سب توہ کریں اور نیکو عملیہ توبہ کر کے کدوہمت کی جگہ سے کیوں نہیں پچاسی جگہ پر کیوں آمد و رفت رکھی کہ جس سے لوگوں کو تہمت لگانے کا موقع ملا اور پتہ شریف میں ہے اختراع و اختراع التجدد یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہوں کی جگہوں سے جو ہو و متعلق اعلیٰ علیہ الصواب والیہ من جمیع و المآب۔

ی جلال الدین احمد لائبریری

۱۸ شوال الحکم ۱۳۳۹ھ

مسئلہ ۱۸ از غرض علی بنی مدرستہ تہذیبیہ فی الرسول ہوا جمع ویشالی (بہار)

یہ دو مرتبہ اور شادی زیادہ کے موقع پر زینت کے لئے ہاتھ پاؤں پر پہندی لگاتے ہیں تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب زینت کے لئے مورتوں کو پہندی لگانا حرام ہے اور مردوں کو حرام ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ و آلہ و صحبہ فرماتے ہیں مرد کو تھیلی یا تکیہ بلکہ مہر یا نافوں ہی میں اپنی لٹائی حرام ہے کہ مورتوں سے تشبیہ ہے شرک و کفر و اسلام و عرفہ شرع مشفقہ میں ہے الخاء سنہ ۱۲۸۷ للساء ویکوہ لغیرہ من من الرجال الا ان یکون بعضہ لوانہ تشبیہ بھن اھ القول والکراحتہ غیر عیبتہ لعنہم لھن ائمہ المتذہبات من الرجال بالنساء فیہم التقریب لشد الاطلاق شعل الظن ان ردقہ فی وضو یہ جلد ہم نعت آخر ۱۳۳۹ھ وھو صحیحہ و متعلق اعلیٰ۔

ی جلال الدین احمد لائبریری

مسئلہ ۱۹ از غرض علی کٹری بازار متبع بستی

کسی بزرگ کی تعظیم کے لئے اس کے منزل کا طواف کرنا کیسا ہے؟ جینا۔

الجواب ناجائز ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رافعی اور تعالیٰ عنہ فرمیدے فرماتے ہیں منزل کا طواف کہ معنی زینت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف مضموم بجائہ تکبیر ہے۔ (فتاویٰ رافعیہ جلد ہجرام ص ۷) وھو متعلق اعلیٰ۔

ی جلال الدین احمد لائبریری

دوست نے مجھ سے کہا کہ تعزیرِ مادی ناجائز ہے۔ لہذا آپ قرآن و حدیث کی مدد غرض میں بتائیں کہ تعزیرِ مادی کیا ہے؟

[illegible]

[illegible]

ہر شخص دو سالانہ گواہی میں ملے اعلان کے مطابق معاہدہ کرانے کو مستحق اور ثواب ہے۔
قال الله اعلم اني قد علمت اني قد علمت اني قد علمت اني قد علمت اني قد علمت
جلال الدين احمد لاری
۱۹ رزی لاگر ۱۳۴۷ھ

مجلس - از دوستان و اهل بیت نفعانی فکر نکردند و دیدند
اگر او به تائید میسر و دیگر معانی که میسر نیامده است میسر شود
که با او به تائید میسر و دیگر معانی که میسر نیامده است میسر شود

انجو انا میرزا تاج الدین جو دل و دیو و معاتوں کے ذریعہ کاتیا اور پونا ہادیث و
تفسیر میں مروت کے درجہ پر سارے تفسیری ایوان و فاضلانی کی ہدایت ہے۔ وہ صاحب حسن و بختہ تھائی علیہ وسلم
قال ابو جریل علیہ السلام من شہد علی اجد منک روح الامم فطرحہ ثم جاء علیہ یامم من احدہما پہل اقبال
مالی اربعی حیات حلیۃ اہل المذاہب فطرحہ فقال یا رسول اللہ منی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ای شیء
الحد و قال من وی وی ولا ینفک مثلاً یعنی حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کئی کریم
علیہ السلام و انبیاء نے ایک شخص سے فرمایا ابو جریل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھاکر کیا بات ہے کہ تجھ سے توں کی
روائی ہے؟ انہوں نے وہ انگوٹھی پیک دی پھر پوچھی انگوٹھی پہن کر آئے تھو تو فرمایا کیا بات ہے کہ
میں ایک تاج الدین تاج الدین کا بیٹا ہوں جسے جو؟ اس شخص نے وہ انگوٹھی بھی پیک دی پھر عرض کیا اہل بیت
رضی اللہ تعالیٰ علیہم و آلہم کہ اس چیز کی انگوٹھی نہ خواہے؟ فرمایا ہاں کی کہ خواہے تو ان کا یہ مسئلہ و طلاق کو بھی حدت میں

بلکہ اسے چار ماہ سے زہر لگ چکا تھا (مشکوٰۃ ص ۳۶۹) اور پھر زہر چلتا تھا ۳۳۰ میں ہے النسخۃ
 بالمخفیۃ والصنف الخامس والاربعون من کتاب النسخۃ فی ما یصلح لہذا اور
 سیرۃ النکوۃ میں ہندوسوں اور عیسویوں کو تاجا تہ ہے اس کے کچھ حصے میں کچھ ہندو ہے اور کچھ سونا یا
 چاندی کا طبع کرنے سے بطور زیورات کا استعمال کیا جاتا ہے جو لگنے کا حکم اصل میں کا ہوتا ہے نہ کہ طبع کا اسی نے
 فقہائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ سونا چاندی کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن اگر تاجا تہ میں دیگر دھاتوں کے
 برتنوں پر سونا چاندی کا طبع کر دیا جائے تو ان برتنوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ درمختار کتاب الخمر والاباحۃ میں ہے۔
 اما الخمر فلا یسویہ بالاجماع لان الخلاف مستلک لا یختص فلا بد من قولہ لا یسویہ بالاجماع اور دلائل الجلیہ
 ص ۲۱۹ میں ہے اما الخمر فلا یسویہ بالاجماع لان الخلاف مستلک لا یختص فلا بد من قولہ لا یسویہ بالاجماع
 اور فتاویٰ مالگیری جلد پنجم ص ۲۹۵ میں ہے لایسویہ بالاجماع بل لا بد من قولہ لا یسویہ بالاجماع والخمر
 بالاجماع کی ذاتی الخمر ہے نہ کہ غیر الخمر۔ غلامیہ کہ مذکورہ دھاتوں کے زیورات عورتوں کے لئے بھی جائز
 نہیں اگرچہ وہ طبع کئے ہوئے ہوں۔ ہاں ان دھاتوں کے زیورات پر اگر چاندی یا سونے کا قول اس میں برص
 دیا جائے کہ اگر انکی دھات غیر ذلک کے قریب سے زیوراتوں کے پتھر کی مانند نہیں ہیں یا اگرچہ شریعت میں منع نہیں
 النکوۃ اور زیورات کے بیان میں ہے کہ زیوراتوں میں جو بہت لوگ استعمال کرتے ہیں یا لہجہ کی سلاخ کہ کہتے ہیں
 اور انہیں سے سونے کا پتھر لگایا جاتا ہے اس کا پتھر جائز ہے۔ درمختار جلد پنجم ص ۲۳۰ میں تاثر فرمایا ہے
 اور فتاویٰ مالگیری جلد پنجم ص ۲۹۵ میں فرماتے ہیں۔ لایسویہ بالاجماع بل لا بد من قولہ لا یسویہ بالاجماع
 خمرہ والیس یخفف حق لایسویہ وہو متعلق الخمر بالموافق ہاں یہاں سے والی آہ۔

ی۔ بحال الذین اٹھا لہم

۳۳۰ ذی القعدہ ۸۹۳ھ

مسلمہ سال تہذیب و تمدن کی ترقی و ترقی کے لئے

والی بال ذکر کث و غیر و کثیل شریعت کے نزدیک کھیلنا کچھ ہے؟

الجواب۔ بحوالہ الخمر و کثیل کی معنی نہیں ہیں سب باطل ہیں صرف

تین قسم کے کھیل کی حدیث میں اباحت ہے جو کھیل کو نام لگھوٹے کی سوری اور تیرا بازی کرنا جس کا

دفعۃً اربع مہرے کر کے کل لہو لقلوہ علیہ الصلاۃ والسلام کل لہو ولسلہ حرام الا ثلاثۃ علیہ اہل بیت
و تالیفہ لغیرہ و نہ مناسبتہ بہتوسہ ام اور دو میں متعلقہ کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ نہ ہو اور انار
بلکہ غیر ۲۵۳ میں ہے کہ لہو ولسلہ جہاد الاخریٰ نہ تعلقہ لیسارۃ تحصیل القدرۃ علی المقاتلۃ دون
الشیخ فانہ مکر وہ و اسی طرح کشتی لڑنا اگر لہو ولسلہ کے طور پر نہ ہو بلکہ محرم میں قوت السنۃ اور کفار سے
لانے کی نیت سے ہو یا اگر مستحسن بلکہ کافر غالب ہے بشرطیکہ مسترد شیعہ کے ساتھ ہو نہ اہل شریعت بلکہ شیعہ اندام
۲۵۳ ہو و نہ مناسبتہ و متعلق اہل بیت۔

ی بحال اللہ علیہ السلام علیہ

مسئلہ ۱۰۰۰ افادہ کہ ہر لہو یا لہو قطع ہستی دہلی ۱

لکھنؤ سے لکھواتا شروع میں کہ اسباب اضافہ لکھنؤ کو کتنا سکا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب لکھنؤ کو کتنا سکا ہے اس کے بارے میں حضرت مائتہ و پندرہ شیخ الاسلامی

میں سے دریافت کیا کہ کل کرم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا لا تکنون من القریف ولا تظلمون الکتابۃ و علوہن
للقول و سیرۃ الاندلسی و مولیٰ کو کھڑوں پر نہ رکھو اور انہیں کھنڈہ سکاؤ انہیں پرغا کا تا سکاؤ اور سورۃ
نورہ پڑھاؤ (تیسری شریعت) اور ان سے مولیٰ اللہ عز و جہ سے جو رشتہ مروی ہے کہ لا تکنوا فاساد کما الفریق
ولا تظلمون الکتابۃ یعنی اپنی عورتوں کو لانا خانہ پر نہ رکھو اور انہیں کھنڈہ سکاؤ اور قریبی شریعت اور حضرت
ان کے پاس دینی اقدار قبالی جنہا سے روایت ہے لا تظلموا فاساد کما الکتابۃ و لا تکنون من العیالی یعنی
اپنی عورتوں کو کھنڈہ سکاؤ اور انہیں کھنڈہ سکاؤ انہیں پر غا کا تا سکاؤ اور سورۃ
نورہ پڑھاؤ انہوں کے منکب پر اسلاف کو چاہئے کہ اس سے بچیں کہیں اور حدیث شریف کو اپنے لئے
مشغل نہ بناتیں۔ و ہو متعلق اہل بیت علیہ السلام علیہ

ی بحال اللہ علیہ السلام علیہ

مسئلہ ۱۰۰۱ افادہ کہ من علی المینی بیڈ بولی بی بی ہانی اسکول مشکوٰۃ منیہ پور بنگال

قوت تو یہ مشتعل کرنے کی نعرے سے آپریشن کر دینا کیا ہے بعض لوگ اسے عزل پر قیاس کرتے

ہوتے ہیں یا نترتاتے ہیں ؟

مطلبه از مقام محترم ساکن در فلان کافه هر ابسی

گلدش قدرت اقدس یہ ہے کہ نیکو سلطانی حکومت کو قائم کرنے والے سلطان محمد علی بابا اور مرصع
سے محمد اس کی روش ہے جس پر تمام مسلمانوں نے اس کی اپنی طاعت کی ظاہر کی اور نیکو سے اس اتفاق ختم کر لیا۔
اب نیکو کے یہاں اس کے لئے کسی کی تعریف یا شادی پیش کرنا نیکو کا کرنا ہے کہ میں مسلمانوں کو کھانا لیں گا اور
اپنی ٹٹی میں شریک کروں گا یہ صاحب کام جہاں تک ہندو کو ہے۔

[illegible]

الجواب — زید اگر غاصی مادر مسلمین کو طائیفہ کلانی و ستاہ و توفہ فاسق ملعون ہونوی
 ظالم جن کار حق العباد میں گرفتار ہو و حق تعالیٰ اس کو ہرگز بخشے گا نہ سزا کا بدلہ قرار دے اشر
 تعالیٰ علیہ السلام نے اشد فرمایا ہے یہ کہ لایسئلہ عقوبتی یعنی مسلمانوں کو کبھی جہنم فاسق ہے لہذا زید پر طائیفہ
 توفہ کو نہ کے ساتھ مادر مسلمین سے معافی مانگنا بھی صاحب ہے انکار اسرا کر نہ تو مسلمان اس کا کیا بھگت
 یکس مادر میں حافض نے پایا اور تاج کی بلبلات میں شرکت کی اور پوری طاقت کے بباد خود صرف توبہ کے بعد
 ایسے ظالم جن کار کا ساتھ دیا تو زید کو کبھی بنایا اور امت کریمہ و فاضلہ و حق تعالیٰ الاشرار و الفاسقان کے خلاف
 کیا اس پر بھی توفہ و استغفار صاحب ہے و حق تعالیٰ اعلم۔

کمال الدین احمد لاہوری

الجواب مولیت مستقرہ میں جبکہ قرآن کریم کے کلمات و آیات کو لے کر غافلوں اور غلامت کے لوگوں میں پھینک دینے جیسے جس توہینک اس میں قرآن کریم کی شدید ترین توہین ہے اجمار اور کلندر نکالنے والوں پر لازم ہے کہ وہ قرآن کریم کے کلمات و آیات اجمار و کلندر میں چھاپنے سے پرہیز کریں اگر وہ باز نہ آئیں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کے خلاف منقہ لوہ پر اجتماع کریں و موصفا فی و سوط م الاصل اعلیٰ بالصواب۔

یہ مولانا الدین احمد لالہ ری تہ

۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۲ھ

مسئلہ از عدالت موخر پڑھنی پوسٹ جنگشی متعلقہ گوکہ پور
ہمارے گاؤں میں خود ساختہ کچے نقدی ہیں اور کچے سود خور اور کچے شراب خور اور کچے مالکانی صورت کے
ہیں ان وگہ کی بنا پر آپس میں پھٹ پھٹ ہے جس کی وجہ سے ایسے کاموں پر لوگ اور دیر ہوتے جا رہے ہیں نیز
اسلام اور لڑکان اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں ایک مولوی صاحب نے آپس کی پھوٹ کو توڑ کر سب کو
ایک کر دیا اور سب کو سب کے یہاں کھلایا یا اس شراب سے کھل کر غلامی و اجاعت و خجری ادا کریں
جب اس ام فریقہ پر پابند ہو جائیں تو درگاہ کام کسے گاؤں کو دیا جائے نہ پانچ اس نظر سے کہ تحت قدیم
مدعا و پختی قواب و دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولوی صاحب کے اس نظریے سے سب کو سب کے یہاں
کھانا پینا ملاں ہوا اسلام معنی دوسرے پر اور مولوی کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح آپس کا یہ کھانا پینا ملاں نہیں
ہوگا۔

الجواب اللہ عذیبہ لعلی و الصواب مولانا غلام علی صاحب نے فرمایا کہ سود کا گناہ ایسے مرتکب ہوں کے برابر ہے۔
جس میں سب سے کم حد کا گناہ ہے کہ وہ چینی میں سے گنا کرے دالیا خداوند تعالیٰ اور شراب پینا بھی بدترین
گناہ ہے۔ تفسیر شریف کی حدیث ہے کہ سوا قدس علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پیتے اسے
اشی دسے ماند اور کھس پختی مرتد شراب پیتے اسے قتل کر دے اور دوسرے کی محبت یا ہائزہ لوہ پر رکھنا
پھر اس سے زنا بھی بد گناہ ہے کہ اگر سلطنت اسلامیہ ہوتی تو ایسے لوگوں کو کوٹا مارا جاتا یا سنگسار
کیا جاتا یعنی اس قدر تمہارا گناہ کہ وہ مر جاتا ہے نہ تیرے لئے فرعون کے یہاں مولوی صاحب نے لوگوں
کو کھلا کر اس آیت کو سب کے خلاف کیا اور تیرے حق اللہ تعالیٰ فلا تعطل جدد الذکر مع القوم الظالمین

پھر مولوی صاحب کے اس طریقہ کار سے اچھائی کی بجائے تھوڑے بے خرابی کی بنیاد پر ملنے کی جگہ بڑے
 بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں وہ کسی دوسرے گناہ کرنے والے کو یا انہیں دکھ سکتے۔ اور جو لوگ کہ اسے بڑے
 جرمین کے یہاں کھانے پینے کے وہ کسی دوسرے جرم پر کوئی دباؤ نہیں ڈال سکتے کہ کہہ کر یہوں کے ساتھ گنہگار
 کہنا یا ایسا ادا کر کے یہوں پر سختی کرنا کبھی ہوتی نا انصافی ہے جو کسی کا یہاں نہیں ہو سکتی خواہ یہ کہ مولوی صاحب
 کا طریقہ مذکور یہ لوگوں کو ملتا ہے صورت غلط ہے۔ مسئلہ ان پر لگتا ہے کہ وہ خودوں اشرب خودوں اور دوسرے
 کی خودوں کے رکھنے والوں کا شرعی بایکٹ کر رہے ہیں وہ وہی گناہ ہیں گئے۔ و موصوفان اعظم۔

ی ہلال الدین احمد الہادی

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

مسلمہ داتا گھڑی قرآنی شاہی اترتہ طبع گوشتہ رہی

میں سنی نیسے غیر طرستہ طور پر ایک دیو بندی کے یہاں ہوا سوال پوچھا تھا بعد میں مجھے جب علم پنا
 تو میں نے تو یہ کیا اوقات نور حضرت علامہ مولانا صاحب احمد صاحب قلماء اور دیگر تفریق پوچھیں آدمی سزا و عذاب
 تھے نیسے کہ تو یہ کہنے کے بعد بھی اگر کہے کوئی قسم کی قیمت نہ لگائیں تو ان پر کہ حکم ہے اور نیسے کہ اوپر
 کیا حکم ہے قرآن و حدیث سے جو قیمت ہو آگاہ فرمادیں تاکہ میرے پاس معلوم ہے اور وقت غرضت پر کام
 آئے نقد حاصل۔

الجواب۔ و موصوفان اعظم و صاحب۔ نیسے اگر قاضی تو یہ کہہ کر لی ہے اور

دل سے نادام ہے تو اس گناہ کے سبب نیک پر ظن کرنا یا انہیں سہرٹ شریف میں ہے۔ صاحب من الذنب
 کہیں لا انہی نہ و موصوفان اعظم و صاحب۔

ی ہلال الدین احمد الہادی

۵ ربیع الاخری ۱۴۰۰ھ

مسلمہ داتا گھڑی مولانا صاحب ہلال الدین احمد صاحب قلماء و صاحب

نیسے کہانی میں ہندہ کے معاملے پر اس وقت تھوڑے سے ستر پر اور کچھ اور میں ستر پر سوہہ عیسیٰ شریف
 اور میں ستر پر سوہہ ملک اور میں قرآن پاک ختم اولیک کو ستر پر سوہہ فاقہ میں ستر پر سوہہ افلاک میں ستر
 پر سوہہ ختم اولیک پہلے بار سے لے کر سولہاں بار تک تھا ختم پر سوہہ فاقہ و سوہہ افلاک و سوہہ عیسیٰ شریف

کہے تو کہنے دینے ممکن ہو تو ایسی صورت سے نکاح کرے یا ایسی کمزوری خریدے جو ختم نہ کر سکے بھی نہ ہو سکے
تو اسے صاف ہے۔ اور حدیث شریفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ باغ
شخص مشرف باسلام ہوا اگر فقہی اپنی مسلمان کر سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے کہے ورنہ نہیں۔ ہاں اگر ممکن ہو
کہ کوئی صورت جو ختم نہ جاتی ہو اس سے نکاح کر کے اس سے ختم کر لے (پہلا شریفیت مسلمان ۱۷۲) وھو تعالیٰ
اعلم۔

ی جلال الدین احمد الاجادی رحمہ

۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ما از فتی جلال الدین محدث مددہ اسلام بدین فتی شمس بیگ پور ڈاکہ ٹکنا باڈا کرکڑہ
رحیم مروت کی بیوہ اپنے طلاق پر پورے کو سوکھا کے پاس لے گئی، ساتھ میں جملہ الوفت اور بچے کا باپ
چھٹائی بھی تھا سوکھا کے کہنے پر بھی روپے کا سو زرخ و الا حدیث ممالک کا سامان دے کر موٹر پر لے جایا تو ان
کے کیا حکم ہے؟

الجواب رحیم مروت کی بیوہ، جملہ الوفت اور بچے کے باپ پر طلاق توبہ واستغفار
واجب ہے۔ جملہ الوفت اپنے نکاح باپ، اگر وہ طلاق پر پورے ہوں تو ان مددوں کا نکاح پھر کر لیا جائے اور
ان تینوں کو قرآن خوانی، پہلا شریفیت کرنے، مزار سائیں لکھا نہ کھلانے اور مسجد میں اولاد چٹائی رکھنے کی تلقین
کی جائے اور پابندی کے ساتھ غفر ثمنے کی تاکید کی جائے کہ یہ چیزیں قبول توبہ میں معاون ہوں گی۔ وھو
تعالیٰ اعلم۔

ی جلال الدین احمد الاجادی رحمہ

۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ما از محمد ابراہیم دیو کلی پورٹ روپ آفدہ منع بستی
ایک حافظ نے سوئی گری دیو میں استعمال کی۔ پانچ برس پہلے توبہ واستغفار کیا تو اب اس حافظ پر سوئی گری
استعمال کرنے سے شرع کا کیا حکم ہے اور اگر وہ روپی میں اتنا چاہیں تو کیا صورت ہے اور جس مسلمانوں نے
اس حافظ سے اب تک تعلقات برقرار رکھے ہیں ان کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟

الجواب دعویٰ اللہ صاحب صحت مستغفر میں حافظہ کو مذکور مسلمانوں
کے معصام میں توبہ واستغفار کرنے کے بعد عادی میں شامل کر لیا جائے پہلا شریفیت اور قرآن خوانی کرنے

نیز فرما و مساکین کو کھانا کھلانے کی تلقین کی جائے قال اللہ تعالیٰ ومن تطب وعل صالحا فانه بقوب
الی اللہ تعالیٰ ہاں دہدہ شروع ۱۲ لیکن تاوقتیکہ پورا المینان نہ پہنچائے اس کے پیچھے فلا نہ پڑھی جائے اور
واقفانہ کو جس کے اس غلط کام کا طرہ پرنے کے باوجود جن لوگوں نے اس کی موافقت کی اور ساتھ دیا سب کے
مسلمانوں کے معام میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ واستغفار کریں۔ واللہ تعالیٰ ومن سولہ
الاعمال علیہا الصواب۔

ی بھلال الدین احمد الہمدی

۱۵ رذی القعدہ ۱۳۹۳ھ

مسئلہ ۲۰ از غلط عین جنگی مسجد جامع مسجد نواب فتح علی گڑھ دیوبند

۱۰ میں یہاں کی جماعت مسجد کا مسجد میں میری مسجد کے امام صاحب دیوبند مسک کے ادارے کے
فائدہ تحصیل میں اس شخص میں ایک عرصہ سے تبلیغی جماعت کے لوگ اکٹڑتے رہتے ہیں اور یہاں کی ایک
دوسری مسجد جماعت کے مسک کی ہے اجتماع وغیرہ کرتے ہیں جو دیوبندی لوگوں کا مرکز ہے یہاں کے مقامی
دیوبندی مسک اور تبلیغی جماعت سے اس شخص کے لوگ تبلیغی جماعت کو چاہتے مسجد میں بھی آئے
ہیں جسے امام صاحب والہ دین مسلمانان کو پسند نہیں کرتے ہیں اس نے ابھی حال میں امام صاحب نے میری
اجازت سے مسجد میں ایک نوٹس لگا دیا ہے کہ کوئی صاحب غیر جماعت امام صاحب جماعت مسجد میں قیام اور
تقریر نہ کریں۔ امام صاحب کے اس اقدام سے دیوبندی مسک کے لوگوں اور تبلیغی جماعت نے تعلق نہ کھنکھ
والوں میں بڑا اچھا چل رہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت ایک مسجد میں عرصہ رہے گی اور اجتماع و تقریر
وغیرہ بھی کہہ سکیں گے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ براہ کرم اللہ کے شرع خریف نواب یا مواب سے سرفراز
فرمائیں کہ مسجد امام جامع مسجد کو یہی حال ہے کہ وہ جس کو چاہیں اپنی مسجد میں تقریر اور وعظ کی
اجازت دیں اور جس کو چاہیں نہ دیں یا شریعت ان کو ایسی پابندی لگانے سے مدد کرتی ہے؟
۱۱ نیز یہاں جماعت مسجد میں امام و مفتی نے غلط فہم فرما کر آپس میں مصافحہ کرتے ہیں؟
۱۲ اور خانہ گاہ کے بعد اس علاقہ کا سلام علیک یا رسول اللہ ﷺ پڑھتے ہیں؟
۱۳ امام صاحب کہیں بھی درس قرآن بھی دیتے ہیں اور انھیں کھڑے ہو کر علامہ و سلام پڑھتے ہیں۔
دیوبندی لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب بدعت ہے اور شرعاً ناجائز ہے کیا دیوبندیوں کا مذکورہ بالا اصول کو بدعت

کہنا صحیح ہے یا یہ تمام امور اندوئے شروع ہوا کر درست ہیں؟ بحال باصواب سے مشرف فرمائیں۔

الجواب یہ کہ خداوند نام سید کو یہ حق حاصل ہے کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کو سید میں وہ خداوند و تفریق سے روک دیں بلکہ لازم ہے کہ حسب استطاعت ایسے کو سید میں آنے بھی بندیں حتیٰ کہ نگہ کار ہوں گے۔ وہ نگہ کار ہیں ہمہ عنہ نہ کل عفوہ و نہ کل عفوہ لہ نہ حق پر لیا دینے والے شخص کو سید سے روکا جائے اگرچہ وہ زبان سے یہی ایذا دیتا رہا اور لاشعور و کول و دل والا و علی الخاقی تعالیٰ علیہ و سلم کی شانائے مقدسہ میں توہین کرنے والوں اور گالیوں بکھنے والوں سے بڑھ کر کوئی عالم اور مفتی المسلمین و کفار لہذا انھیں سید میں آنے اور عفو و تفریق سے محروم و روکا جائے۔

۱۵۔ غزوہ بدر کے بعد ہی انہیں بلکہ ہر غزات کے بعد رہا کرنا چاہا کرتے تھے اور یہ بدعت بنو سہمہ کے محمد بن حنفیہ سے ہے جیسا کہ در مختار کتاب المغر والاباح باب الاستبراء میں ہے بخلاف العاصفۃ والوحیدۃ والصورۃ وغیرہ۔
انہ بدعت ہے امام بیہقی نے حنفیہ کے خلاف ان کی افکار سے انصافاً بتایا بعد از غزوہ بدر بھی رہا کرنا چاہا کرتے تھے اور فقہائے کرام نے جو اسے بدعت قرار دیا تو وہ بدعت بنو سہمہ سے ہے جیسا کہ امام ذہبی نے اپنے افکار میں تحریر فرمایا ہے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے بولوی کتاب الفرائد پر مشکا طالعہ کریں۔

۱۶ نماز چنگاؤں کے بعد یا جب بھی چاہیں اور جس طرح چاہیں یعنی لیٹ کر بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر حضور
علیہ السلام کی بارگاہ میں صلاۃ و سلام کاغیرانتہائی شکر کریں۔ یہ بلاشبہ جائز ہے اس لئے کہ قرآن
کریم کا حکم یا جماعۃ المسلمین آئمہ و اصحاب علیہ السلام و صلوات علیہم اجمعین سے لے کر کسی علم مطلق کو متقدم کرنا یا جائز
نہیں آقا اس حکم مطلق کو بھی غیر قیام کے ساتھ حیدر کرنا یا انہیں اور صحرا و جبل و دریا سے قرآن مجید میں
ایمان حاصل کر دینا و درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے تو اگر کوئی بے ایمان اس حکم پر عمل کرنے کو بہت قرار
دے اور اوقات کے تو مسلمانوں کو اس کی پروا نہ کرنا چاہئے کہ خدا نے تعالیٰ نے اسے درود و سلام
پڑھنے کا حکم ہی نہیں دیا ہے۔ اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسد کہ رسد کہ واقعۃً الحاکم کا مطالعہ کریں۔

دیوبند میں یوں کانٹا کودا اور گوبہر مت کھتا کھلی ہوئی گمراہی اور ہندو ہی سے ہندو امانندی
والفائدہ عند اللہ تعالیٰ رسول جلیل السلام علی المؤمنین تعالیٰ علیہ

دوسرے۔

ی جمال الدین احمد الاملائی

۱۹ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ

مسئلہ۔ از قلم الدین محمد بن محمد بن خورشید العالم کشتیابہرہ و صاحب مدین درمی (نیالی)۔
 ہمارے یہاں جن کی اولادیں کچھ ہو چکی ہیں وہ پروردگار تعالیٰ کے ناکام سے اولاد کی بندش کے لئے
 نفلت اور بوقت حرام و حرام کی عقل استعمال کرتے ہیں یہی حال عورتوں کا ہے کہ نفلت استعمال کرتی ہیں
 اور بوقت گواہی نہیں مانگ کر اپنے پرہیزگاری کے لئے ہیں کہ چونکہ عفت غالب ہوتی ہوادی ہے اس لئے
 ہم لوگ ایسا کرتے ہیں تو کیا یہ فعل درست ہے؟ نیز ان کا یہ مذہب شریعت مطہرہ کے نزدیک قابل قبول
 ہے یا تعمیل بحکام عفت فرمائی۔

الجواب۔ بعون اللہ العالی۔ صاحب مدین کی رائے مفید کے پیش نظر وقتی طور پر مذہب
 قبولہ کے لئے کوئی دوا یا دھڑکی عقل استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن کسی عمل سے پیشہ کے لئے قوت قبولہ
 کو ختم کر دینا کسی طرح جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ی جمال الدین احمد الاملائی

۱۹ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ

مسئلہ۔ از قلم محمد بن محمد بن خورشید العالم کشتیابہرہ و صاحب مدین درمی (نیالی)۔
 ہمارے خاندان میں ایک معروف و مشہور بزرگ گذرے ہیں جن کا نام نانی اسم گرامی حضرت
 سید محمد امین اشرف سمانی تھی ان کے ہاں وہ مشہور خاندان کے متعلق آپ کا پیشہ ایک ہاں انشین اور خلیفہ
 ہوتا ہے جسے ہاں انشین کہتے ہیں مدینہ ہلال کی تصدیق نیز خاندان محمد و مدینہ کی امامت سجادہ نشین ہی
 فرماتے ہیں پیشہ اس منصب اور مقام پر طاعنا وراثت خاندان کے عالم اور اہل علم ہی بطریق نامزدگی
 یا ہند یا انتخاب ہوتے آئے ہیں لیکن سجادہ نشین اپنے صاحبزادہ کے نام و جبرٹی کر دی ہے جو علوم
 دین و اسلامی سے کوہ سے اور زبان عربی سے تاملد بلکہ جاہل ہیں فقہ حنفی اور دوا انگریزی کی تعلیم ہے
 اب دریافت طلب امور ہیں۔

۱۹ سجادہ نشین علیہ الرحمہ کے صاحبزادے مذکور کی خلافت و امامت کا اقرار شرع مطہرہ کیا

کلمہ ہے۔

۱۲۔ صاحبزادے مذکورہ کے پیچھے سب کی غائز ہوگی یا نہیں جبکہ مسائل غائز اور ولادت ان سے کہیں زیادہ جانتے والے لوگ بلکہ طائیفہ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

۱۳۔ مذکورہ عالم دین جو کہ اسی قاتلان سے ہیں اور کوشش سے اس منصب کو حاصل کر سکتے ہیں ان پر ان کے شرع اس منصب کے لئے جہد و جدل لازم ہے یا نہیں؟

۱۴۔ مذکورہ عالم دین اگر غائز ہوئی اختیار کریں بلکہ خود مجاہد نشین سادات کے پیچھے غائز ہوں اور غائز ہونے پر آمادہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

الجواب۔ حضرت امام صاحب مد سادات مجاہدہ نشین کے صاحبزادے مذکور

اگر خلافت امامت کے اہل نہیں ہیں تو ان میں مجاہدہ نشین و متانت خاں یا ان میں سے ۱۲ صاحبزادے مذکور اگر غائز ولادت کے زیادہ مسائل نہیں جانتے لیکن ضروری مسائل سے آگاہ ہیں اور قرأت یا پھر

۱۵۔ الصلاہ کرتے ہیں تو اگرچہ عالم دین ان کے پیچھے غائز ولادت کے مسائل ان سے زیادہ جانتے والے عالم اور غیور عالم سب کی غائز ہو جائے گی اگر کوئی اور دوسری وجہ مانے جو غائز ہو اور اگر غائز ولادت کے ضروری مسائل سے آگاہ نہیں ہیں بلکہ پوزیر و صلفہ قرأت نہیں کرتے مثلاً، س، ش، ز، ت

ط، ظ، ز، ا، ز، ح، ہ، ق، ک، د، غ، و غیرہ میں اختیار نہیں کرتے تو ان میں امام بنانا جائز نہیں کہ سنی فاسد ہونے کی صورت میں غائز ہوگی۔ (ماہر مکتب)

۱۶۔ صاحبزادے مذکورہ اگر منصب بھلائی کے اہل نہیں ہیں تو وہ سر عالم ہوا ہیں یا اس پر اپنے حق میں اس منصب کے لئے جہد و جدل کرنا لازم ہے بشرطیکہ حصول دنیا و طلب لذت مقصود نہ ہو اور دوسرا کوئی

اہل دنیا یا جاتا ہو اس لئے کہ مسلمانوں کی یہ شوائب اور امامت کا اصل حق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور طلبہ اہل سنت کثر ہم اشترعوا ان کے نائب ہیں اور ہر واقعہ یا نائب ہے کہ یہاں اصل

تشریع فرمانہ ہو وہاں اس کا نائب ہی قائم ہو گا نہ غیر۔

۱۷۔ اگر صاحبزادے مذکورہ خلافت امامت کے اہل نہیں ہیں تو وہ عالم ہو کہ اس منصب کو حاصل کر سکتے ہیں ان کا سکوت اختیار کرنا اور نااہلی کی امامت کو جائز سمجھنا گناہ ہے بحسب اہل اسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فليأمنه فان لم يستطع فلينبه وذلك اضعف الایمان. هذا ما تروى في الصحيحين والصلوات على الله تعالى ورسوله جلالة وصلى المولى تعالى عليه وسلم

الجواب صحیح
 غلام جیلانی اعظمی ص ۴۰
 بدو الدین احمد قادری الرضوی ۱۸ ذی القعدة ۱۳۸۸ھ
 الجواب صحیح
 جمال الدین احمد لاہوری
 ۱۸ ذی القعدة ۱۳۸۸ھ

مسئلہ: ماذا عملاق حسین رضوی بنوعزیم فنادی کلام امرؤ بہا یوسٹ کمرہ منقطع
 اعلیٰ حضرت محمد اعظم فاضل دہلوی قدس سرہ جلیا اپنے فنادی میں بالخصوص احکام شریعت غیر
 فنادی رضوی جلیہ کیم ۶۶ میں مسئلہ نسب کے متعلق جواب لکھا دیا فرماتے ہیں جو بعد از - الجواب -
 شروع منظرہ میں نسب باپ سے لیا جائیگا ہے جس کے باپ کا نام محمد بن اسماعیل بن ہشام بن علی بن ابی طالب ہے وہ نہیں تو میں
 سے ہو گا اگرچہ اس کی ماں اور دادی سیدائیاں ہوں یہی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں
 فرمایا ہے من ادعی انی فدیہ علیہ علیہ وسلم فلیکفر واللہ انہ والاسم ابجد من لا قبل اللہ منہ
 ۴۰۰ القیامۃ وہو اولاد فلا حد الاخصر۔ جواب نے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت
 کہے اس پر محمد اللہ تعالیٰ کی اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ قیامت کے دن اس
 کا ذفرہ قبول کہے نہ نفل۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہم نے یہ حدیث موطا علی
 کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص علیہ السلام حسن و امام حسین اور ان
 کے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اعمین کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر ان کی جو خاص اولاد ہے ان میں علی وہ قاعدہ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی
 طرف منسوب ہوں اس لئے سبیلین کہیں کی اولاد میں ہیں نہ بنات قائمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں کی طرف نسبت کی جائیں گی واللہ تعالیٰ اعلم انتہی بالفاظہ۔

مذکورہ عبارت کی روشنی میں حسب ذیل امور دریافت طلب ہیں۔
 دانت انسان شرع میں پیدا نسب کہے کہا جائیگا ہے؟

اب، بنو ہاشم میں آل علی (از محمد بن حنفیہ، آل جعفر، آل جواس، آل عقیل کو سید کہا جا سکتا ہے یا نہیں
۲۔ راج، علوی حضرات پر سید کا اطلاق اگر شرط دوست ہے تو پھر محمد بن جواسی، عقیلی حضرات کو
سید کہنا گناہ دوست ہے یا نہیں؟

رد، اگر شیوخ عرب اور قزوینی النسل پھرنے کے تحت مذکورہ حضرات سید کہے جا سکتے ہیں تو
پھر آل ابی کر آل عمران کو سید گناہ دوست ہے یا نہیں بالخصوص جبکہ الامام ابن فضل ابن احمد
علی ترتیب فضل ابن احمد الاولاد خاتمہ الخ، فرمایا گیا ہے (شرح فقہ اکبر علامہ علی القاری) انھوں نے قال
الشارح الامام بناء علی ان صفہ صفا الاولاد افضل بعد الصفا لحد الاباء العلم والتقوی کما
فعلہ الشارح الاول من قبیل۔

۳۔ علوی (از محمد بن حنفیہ، حضرت کو سید گناہی مشی و مقولہ ہے یا اہل سنت کا بھی طریقہ ہے۔
۴۔ اہل سنت کے جو اہلاد عرب کے علوی اور شارح ہوتے ہیں سید کے معنی جہاں وہ بیات
(سفر) بیان کرتے ہیں وہیں اس کے اسلامی معنی ہوں گئے ہیں البتہ عند المسلمین من کان
سلالة خدیجہ (الجد و ختار الصالح عترت لفظ) بعض میں یوں ہے البتہ عند المسلمین حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد اولاد کی نسل سے جو لوگ ہوں (معنی اللغات) دنیاقت
طلب ہے کہ لغت کا بیان کردہ معنی فامہ مسلمین عرب و غیرہ کے عرف کی طرح نہ جانی ہے یا نہیں؟
غیر و تہائی شرعاً مقبول ہے یا نہیں؟ نیز گئے طے سے من ادعی الخ خدیجہ و اسے الخ کی ہونا ک و غیرہ
کے مستحق ہوں گے یا نہیں؟

۵۔ سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام میں منظر سید کا استوفال بزرگ و مصفی
ہے یا اعتاقی؟ نیز کا کہنا ہے کہ سید سالار میں ترکیب اعتاقی ہے یہاں سیدانہ دوسے نسب نہیں
ہے بلکہ بطور حسب ہے اس لئے کہ آپ سیدنا محمد بن حنفیہ کی اولاد سے علوی ہیں چونکہ آپ کی فوج میں
آپ کے مقرب و کردہ بہت سے سالار تھے خلاصہ سالار حسب (بہشتیہ پیر) سالار میں الدین سالار اللہ اعلم
و جرم و جرم اکثر و آپ ان تمام سالاروں کے سالار تھے اس لئے سید سالار سالار کے سردار کے
لقب سے مشہور ہوئے اور غالباً تمام مسلمین کی طرف سے و اطلاق شائع ہوا یہ کہ آپ کا کیا اللہ شائے

عرفی۔ یعنی مکہ کسی وجہ سے سوال نہ ہو گیا ہے اس لئے قدسے طویل ہو گیا تھا فرمائیں
اور جواب یا مصائب سے فوائد یا امید کہ تاخیر فرمائی جائے گی۔

الجواب۔ البتہ۔ شریف کا نقطہ عروج میں سید کے معنی میں ابلا ہوا ہے
پہلے زمانہ میں علوی، حسنی، اور عباسی وغیرہ بھی اس کو اولاد کہا جاتا تھا مگر جب مقررہ قلمی حکومت قائم
ہوا تو یہ نقطہ حضرات حسنین کو حسنین کی اولاد کے ساتھ قلمی ہو گیا اور یہی عرف القلم ہوا اور اسے اسی
لئے ہندوستان میں بھی سید سے اولاد حسنین ہی مراد لیتے ہیں فتاویٰ رضویہ جلد قاسم ۲۹۹ میں
ہے۔ اگرچہ سید نے ہندوستان، عربی، یا قادیانی یا علوی یا عباسی اور فتاویٰ علیہ قیہ میں ہے۔
فاعلم ان اسم الشریف بہر مطلق علی من کان احل الیبت ولو جانیہ او حتیٰ لو اوجہ قول المؤرخین
الشریف العباسی الشریف الزیاتی نظامی الفلانیون مصر قصرا الشرفین علی ذلک الحسن والحسین
فتلو اسقیرہ لیس الی الآن وہو جہانہ وقلابی اعلم۔

اب، پنوا شرم میں اولاد محمد بن خنیفہ، آل جعفر، آل جاس اور آل تمیم کو سید کہتے ہیں کہ
تخصیص عرفی کے خلاف ہے جیسے کہ تخصیص عرفی کے خلاف ہونے کے سبب قوم کے پیشوا اور سردار
کو ہتر کرنا صحیح نہیں۔

۲۷۴ھ، جبکہ حسنین کو حسنین کی اولاد کے لئے نقطہ سید قلمی ہو گیا تو وہ سب لوگوں کے لئے اس
نقطہ کا استعمال کرنا درست نہیں۔

(د) چونکہ اگر قرشی، انسل، ہونے کی بنیاد پر علوی وغیرہ کو سید کہنا درست ہو تو سید قلمی
فتاویٰ اور عثمانی کو بھی اس بنیاد پر سید کہنا درست ہو گا۔

(۵) عام اہلسنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حضرات حسنین ہی کی اولاد کو سید کہتے ہیں مگر بعض
لغات مثلاً لغات سیدی وغیرہ میں ہے کہ علویان گروہ سلطنت سے ہیں اور پھر اکثر لوگ حضرت
سالار مسعود خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو محمد بن خنیفہ کی اولاد سے ہیں ان کو سید کہتے ہیں۔ اور مرکزی
خانہ لاہور بریلی شریف کے مفتی غلام اختر رضا خان صاحب ازہری نے لکھا کہ ہندوستان میں سید
سے اولاد ہر مراد لیتے ہیں مگر تخصیص عرفی ہے جس کے سبب علوی وغیرہ سید ہونے سے نہ

نکلیں گے اس سے کہ ملوی حضرت ابوالحسن سے ہیں اپنے کو میرے کہنے لگے ہیں وعودہ علم
 بہر ظاہر یہی ہے کہ انجی اور میراج اقصا کا بیان کیا ہوا معنی مادہ و مسلمین عرب و غیر کے عرف
 کی صحیح تہائی ہے اور تہائی قبول بھی ہے جیسا کہ انجی حضرت امام احمد رضا کے ملوی علیہ الرحمۃ والرضوان
 کی تحریروں سے ظاہر ہے جو لوگ یہ نہیں ہوں گے وہ اپنے آپ کو سید نہیں گے وہ لوگ ضرور
 من ادعی الی غیر ذلک ۱۲ کی وجہ کے مستحق ہوں گے و حوثق ان اعلیٰ بالصواب والہ المزیج
 والمصاب۔

۱۱، حضرت سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام میں منظر یہ کا استعمال ہوسکتا ہے کہ
 ہر کسب انسانی ہواور کہ کا قول صحیح ہو لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس میں ترکیب تو یہی ہے جس کی بنیاد خوش
 حید کی یا قلعہ کی ہے لہذا میرے نزدیک ان کو بھی یہ کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ جب یہ فقہ حضرت حسین
 کی اولاد کے لئے عرف میں خاص ہوئی اوقت کا سہارا لیکر حضرت غازی یہاں پر سید کا اطلاق کرنا
 عرف سے جنگ کرنا ہے اور لوگوں کے لئے قلعہ بھی پیدا کرنا ہے۔ و حوثق ان اعلیٰ بالصواب۔

ی ہلال الدین احمد غازی
 ۳۱ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

مسئلہ

نہایت سنی آدمی ہے لیکن اس کی کہ لڑی عین ہو گئی جس کا مادہ اسلامی قانون کے انداز میں
 اس کی من گھڑت چیزیں ہیں یہ عمل اس کا اشد اذیت کہ یہ اس کے عیب کے قانون سے درست
 نہیں یا نہیں؟

- ۱۱، زید غرغازی شخص کا پکا یا کما نہیں کھاتا ہے
- ۱۲، بازاری لڑی ہوتی طہائی نہیں کھاتا ہے
- ۱۳، اپنی پیاد پائی پر کسی بے غازی آدمی کو نہیں بیٹھنے دیتا ہے
- ۱۴، خود بازاری یا دیادی عرف سے باہر نہیں نکلتا
- ۱۵، زیادہ آدمیوں کی بیعت نہیں چاہتا۔

چندہ دین تو اس کا لینا اور اس سے مدد میں اس کا صرف کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ بیخدا تو فرما۔

الجواب — جائز ہے لیکن آئندہ کسی شرعی قناعت کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو احتراز لازم ہے۔ حذا اعندی والاعلم عندنا حذا علیہ وصلہ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ
کی جلال الدین احمد الایوبی تہ

۱۔ فی القعدہ سہ

مسئلہ — از محمد الرحمن موصی مرشد گیش پور قطع بستی
نظم میں قدنامہ نام کی ایک کتاب کلام میں بہت تشبیہ ہے فاضل کو رویش اسے بہت
پرستی ہیں تو اس کتاب میں کوہ صلات کی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور اس کا پڑھنا کیسا ہے۔
بیخدا تو فرما۔

الجواب — قدنامہ مذکور میں جو روایت کی ہوئی ہے وہ بے اصل ہے اس
کتاب کا پڑھنا یا نہ نہیں ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضوی علیہ الرحمۃ والرفقاء تحریر
فرماتے ہیں۔ دوسرا مکتوم ہند میں قدنامہ مشہور است وہ تشبیہ بے اصل است خواہ تشبیہ
بہت پر جائے تو بے فائدہ کی وجہ سے نہ چلے گا۔

کی جلال الدین احمد الایوبی تہ

مسئلہ — از موصی ثناء اللہ دکان صاحب احمدی کوٹا روڈ جوہی مری بسی ۱۷
شوہر کوڑی جوہی سے پہلا ہو کر زیادہ سے زیادہ دوسرے شہر میں کتنے دن رہنا چاہئے؟
الجواب — زیادہ سے زیادہ چار روز جوہی کو چھوڑ کر اس سے زیادہ
شوہر کوڑی دوسرے شہر میں رہنا چاہئے امام العادین حضرت عمر فاروق القم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نما کی ہی مدت کا فیہلہ قریب ہے۔ حذا اعندی وحو علیہ والاعلم۔

کی جلال الدین احمد الایوبی تہ

مسئلہ مقبول احمد سوٹر لے کا بی شریف جانوں

راستی کس کو کہتے ہیں ہم اسے فلسفہ میں ایک شخص رہتا ہے وہ سنی ہے اور اس کا بھائی سنی
قادیانی ہے اور یہ قادیانی اس کا بھائی ہے جس سے ہمارے شہر سے تقریباً سو آدمیوں کو میل دود رہتا ہے
اور وہاں پہلے سے میں نوکری کرتا ہے کسی اتفاق سے ایک دوسرے کے یہاں شادی ہوئی یا اور
کوئی ضرورت پیش ہوئی یا بھائی کے تانے کھینچے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں آگے
پہنچے ہیں کیا یہ سنی بھائی جو کہ آتا یا تانبہ قادیانی بھائی کے یہاں کیا یہ سنی نہیں رہا کیا جو لوگ یہ
سنی بھائی سے گھر پر رہ کر ہیں تو ان کا بھائی اور دست ہے کیا ایسے سنی کے یہاں اور قادیانی شادی
و غیر میں آتا یا تانبہ دست ہے ؟

۱۔ ایک شخص سنی ہے اور دوسرا شخص دو بھائی ہیں سنی ہے اور تیسرا شخص بھی سنی ہے جو تیسرا شخص
ہے وہ اپنے لڑکے کی شادی کر رہا ہے سلسلہ شادی قرآن خوانی یہ ملا شریف کہتا ہے جو خود بھی احمد
قادیانی علیہ السلام اور حضرت سیدنا محمد علیہ السلام کے لئے دروازہ قرآنی علیہ السلام کی اور کھانا کھانے کا انتظام
ہی کر رہا ہے جس میں سیکڑوں نہیں کو بھی دعوت ہے اور چائیں اور دھندیلوں وغیرہ
کو بھی اور سیکڑوں میں سے اس شخص کی دعوت قبول کر لی ہے اور وہاں سے بھی کیا ایسے
شخص کے یہاں جو وہیں حضرات کو مدعو کر رہا ہو تو کیا ایک ہی دستہ قرآن پڑھنے والوں حضرات
کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں ؟ کیا کوئی حضرات نے دعوت قبول کی ہے ایسے جگہ کی دعوت قبول
کر کے اور ایسی محل میں شرکت کرنا کیا درست ہے اور اس میں سیکڑوں سنی اور قادیانی کھا رہے
ہیں اور صرف دس یا بیس ایسی محل میں شرکت کرنے کے بعد قرآن خوانی اور یہ ملا شریف
بھنے کے بعد محل سے اور کھانا نہیں کھائے تو یہ مسئلہ فراموش کر کون لوگ حق پر ہیں اور یہ سیکڑوں
سنی سنی نہیں رہے۔

۲۔ کیا کافر یا مشرک کے منہ کا جو ٹاپا یا ہاتھ سے پکا ہوا دھنپنے ہاتھوں سے صے کھا تو وہ کھا
سکتا ہے تو کیا اگر مشرک کا لڑکا کھا سکتا ہے وہاں یہ مسئلہ فراموش کر کسی حضرات کو مشرک کافر اور
قادیانی کے منہ کا جو ٹاپا یا ہاتھوں سے پکا ہوا دھنپنے ہاتھوں سے صے کھا تو وہ کھا
سکتا ہے یا ناہانہ

حرام۔ جواب نمبر ہے مجھے کہہ دیجئے گا میں نے بہار شریعت میں لکھا دیکھا ہے کہ کافر کا جھوٹا پاک ہے اگر
کافر کا جھوٹا پاک ہے دیوبندی قادیانی کا جھوٹا پاک ہے جب پاک ہے تو کیا کھانا بھی جائز ہے؟
یہ مردوں کی عقل میں تو کیا دس یا ایک سو سال کی دینی تقریر کر سکتی ہیں یا نہیں؟
الجواب اللہ وحدہ لا شریک لہ صواب ضروریات اہل سنت کے
ماننے والے کو سختی کہتے ہیں جو ان کی لکڑیوں میں مذکور ہے۔

راقاد قادیانی اپنے کفریات فطیہ کی بنا پر علانے اہلسنت کے نزدیک تفتہ
طہر کر کافر و مرتد میں قادیانی کے بھائی کا اعتقاد ائمہ مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق ہے تو
وہ بہر حال سنی ہے لیکن اپنے قادیانی بھائی سے میل جول اور آمد و رفت لکھتا ہے تو سخت گنہگار ہے
ایسے سنی کا بایں نکاح کیا جائے لیکن بایں نکاح کہنے میں اگر اس کے قادیانی ہو جانے کا اندیشہ ہو تو
عوام سنی بایں نکاح نہ کریں لیکن خواص سنی ضرور اس سے ترک تعلق کریں۔

یہ بخوشی کہہ دیا جوں کو بھی کھانے کی دعوت دے ایسی دعوت میں مہمانوں کو شرکت نہیں کرنا
چاہیے جو لوگ کھانا کھاتے بغیر چلے گئے انہوں نے بہتر کیا اور جن شیعوں نے وہاں جوں کے ساتھ
کھایا وہ گنہگار ہوئے کھانے کے سبب وہاں نہیں ہوئے اس لئے کہ سنت اعتقاد کا نام ہے۔
احوال کا نام سنت نہیں ہے۔

یہ کافر و مشرک کے ہاتھ لایا ہو کھانا بہتر ہے مگر دیکھا جائے تو یہ ہے لیکن اس کے ہاتھ کا گوشت
کھانا بہتر نہیں اگرچہ وہ کھتا ہو کہ مسلمان کافر ہو ہے وہ مالکیری اور مشرک کافر وہابی اور قادیانی
کا جھوٹا اس سنی کر پاک ہے کہ اگر کھڑے میں لگ جائے اور اسی کھڑے کو پہن کر غار پر چڑھ کر توغار
ہو جائے گی لیکن اس کا کھانا بہتر نہیں بلکہ اس سے نفرت کی جائے گی جیسے شہوک، اندیشہ اور
گھٹکھارے نفرت کی جاتی ہے اس لئے کہ پاک ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا کھانا بھی جائز
ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ پاک ہیں لیکن ان کا کھانا حرام ہے بہار شریعت حصہ دوم منٹا
میں ہے جو گوشت سڑ گیا بد بو سے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ عیس نہیں۔ سرکارِ اقدس میں بھی اندر
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حدیث صحیحہ و لا یفتنونکم ولا یفتنونکم یعنی اگر وہ فرقوں سے دور رہو اور

انہیں اپنے سے دور رکھو اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور اللہ اساتہ ہو کہ تمہیں نفع میں ڈال دیں
اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ گمراہ فرقوں کے پاس اپنا بیٹنا اور ان کے یہاں کھانا پینا اس
لئے ناجائز نہیں کہ ایسا کرنے سے گمراہ ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے کیونکہ وہ قرآن و حدیث اور اصول
و عمل و اسلامیات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں اور شرک کافر کے یہاں لٹٹے بیٹھتے اور اس کے یہاں
کھاتے سے گمراہ ہونے کا اندیشہ ضعیف ہے اسی میں شرک کافر سے معاملہ کرتا اور اس کے یہاں
کھانا پینا نہیں کرتا کھانا بہتر ہے۔ علاوہ ازیں شرک و کفر اور اصول و فروع میں جو تمہیں بھاتا اور دنیاوی کامیابی و فخر
لئے اور اصول کو جان بچان کر ان کی توہین و کشتی کی لاشیائے وہ کافروں کی بدترین قسم میں سے
ہیں اور اسی لئے شریعت کا حکم ان کے پاس سے سخت ہے۔

سادس گیارہ سال کی لڑکیوں کو سر و مول کی مجلس میں تقریر کہنے کے لئے پیش کرنا بہت بڑے
نقص کا حامل ہے کھانا پینے سے سلافتوں کو اس سے بڑا لازم ہے ورنہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامنی اعلم
جل جلالہ و صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لکھنوی

۱۳۹۰ جمادی الاولیٰ

مسئلہ۔ از ولی احمد کانی قصہ پیر غلام شہید علی بستی
جو شاہک قاسم علی بن ہو تو اس کے فقیر کلام اور اس کے اشلہ کو پڑھنا و سنت ہے کہ نہیں؟
جواب۔

الجواب۔ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحق والصلوب قاسم علی بن ہو فقیر کلام و سنت
شریعت سے مطابقت میں اس کا پڑھنا جائز ہے مگر پڑھنا بہتر ہے ورنہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تعالیٰ علیہ وسلم الامنی جل جلالہ و صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لکھنوی

۱۳۹۰ جمادی الاولیٰ

مسئلہ۔ از اس لام۔ جو سید احمد علی علیہ السلام کا بیٹا (المرتبہ)
علا ایک ایسے بزرگ کے پاس سے سیکھا کہ وہ بھی صحیح العقیدہ تھی اور مسلک باطنیت و فاضل و بریلی

کامیاب ہے اور اپنے مریدین کو بھی مسلک پر قائم رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ نیکیت نے ان پر بہتان لگایا ہے کہ وہ دیوبندیوں اور دہلویوں کے مسلک کی حمایت کرتا ہے اور دیوبندیوں سے رابطہ رکھتا ہے اور ان کے عقائد باطلہ و فاسدہ و بیکہ کفر سے دفاع ہے اور اپنے کو عالم دین مثنیٰ شرع کہتا اور جانتا اور اعلان کرتا ہے اس کے بعد ان کے عقائد کفر کو جانتے ہوئے ان کا مؤید ہے لہذا حکم خداوندی اچھائے کہ اس طرح کا قطع بہتان لگانے والے کے لئے شریعت میں کیا سزا ہے۔

علاوہ پروردگار تعالیٰ کی کتاب احسنہ مولوی اسماعیل دہلوی کے متعلق ایک موفی طریقت کی طرف سے جو ناانعام منسوب کیا ہے اور اس کتاب کو مستند اعتبار کرتا ہے اور اسے تعویف کی مایہ ناز تعین قرار دیتا ہے دریافت طلب ہے اس پر کیا ہے مثنیٰ شخص کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے؟

الجواب۔ آپ کا استدلال بالاعلام مثنیٰ بالرسول کو موصول ہوا ہے یا خود ہوا ہے جس کا اس قسم کے سوال و جواب سے اصلاح نہیں ہوتی بلکہ اختلاف کی آگ بھڑک رہی ہو جاتی ہے جس سے نیت کو شدید نقصان پہنچتا ہے اگر آپ اصلاح چاہتے ہیں (اور کون سی ہو گا) اصلاح نہیں چاہے گا خصوصاً فقہ و ہدایت کے لحاظ سے اس شخص کی احسن صورت یہ کہ با اثر علماء کے سامنے یہ معاملہ رکھا جائے پھر طریق کامیابانہ سننے کے بعد جو فیصلہ فرمائیں اس پر عمل کیا جائے حضرت عبداللہ الشریع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر الشریعت جلد و فائدہ ہمیشہ پر فرماتے ہیں یہ بہتر ہے کہ نوائی معاملات میں اس وقت فتویٰ دے جب فرقین کو طلب کرے اور ہر ایک کامیابانہ دوسرے کی موجودگی میں دے اور جس کے ساتھ حق دیکھے اسے فتویٰ دے اور شاہی جلد چہارم ۱۳۲۵ میں ہے الامس ان یجمع بینہ و بین خصمہ فلا ینظر لہ الحق مع احدہما کتب الفتویٰ صاحب الحق ۱۷ دعا ہے کہ فرماتے تعالیٰ الہست و جماعت علماء و مشائخ کو اتحاد و اتفاق کے ساتھ جس کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد علی الدین احمد لاہوری

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ

مملکتہ اندوز شیعہ احمدیہ مجمع بھولیا پورٹ پٹنہ بٹی جمع منظر نور (بہار)
بارہ ربیع الاول کو مجلس انکالت احمدیہ حضور علیہ السلام تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا

ماں ہے یا نہیں؟ یہ تھا تو مراد۔

انجوائے مدینہ الاول شریف کی بادشاہی تہذیب و تہذیب کو جلوس نکالنا اور حضور
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا جائز ہے اس لئے کہ ان باتوں سے حضور کی
 تعظیم ہوتی ہے جس کا حکم مسلمانوں کو سورۃ فتح میں اس طرح دیا گیا ہے **وَقَدْ رَوَاهُ** و تو قزو
 یعنی رسول کی تعظیم و توقیر و درجہ ۱۹ اور تعظیم و توقیر کا ملحد عرف پر ہے یعنی کوئی قول ہو یا فعل
 اگر کسی کے عرف میں وہ تعظیم کے لئے مانا جاتا ہے تو وہ قول یا فعل اس کے یہاں تعظیم ہی قرار دیا
 جائے گا اور وہی قول و فعل اگر کسی دوسرے ملک یا قوم میں توہین سمجھا جاتا ہے تو وہاں اس قول
 و فعل کو توہین ہی سمجھا جاتا ہے گا **قَدْ تَعَالَى** انشاء فرماتا ہے لا تقبل لہما اذ ولان نہر حما
 وقل لہما قولا کریہ یعنی ناں باب کو اف نہ کرنا اور دکان کو جھٹکانا اور ان سے تعظیم کی بات
 کہنا **وہا ۲** حضرت امام قاضی ابو زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ان کو مایہ دون التافین
 کو امامۃ لا یمس علیہما تعظیم الا یجوز یعنی اگر کوئی قوم ات کہنے کو تعظیم سمجھتی ہے تو انہیں ماں
 باب کو اف کہنا حرام نہیں ہے **و اما قول الشافعی** بیان ولان انفس **ما ۱** یعنی آیت کریمہ میں اگرچہ
 ماں باب کو اف کہنے سے مدح کا گناہ ہے لیکن چونکہ تعظیم و توقیر کا ملحد عرف پر ہے اس لئے اگر کسی
 کے عرف میں ماں باب کو اف کہنے سے ان کو تکلیف نہیں ہوتی ہے بلکہ اس لفظ سے ان کی تعظیم
 و تکریم ہوتی ہے تو اس شخص کے لئے ماں باب کو اف کہنا حرام نہیں ہوگا بلکہ اس لفظ کو ان کے
 لئے بولنے سے بڑے کو ثواب بھی ملے گا کہ جب یہ لفظ اس کے عرف میں تعظیم کے لئے بولے تو ماں
 باب کو اس سے خوشی ہوگی اور ان کو خوش کرنے میں ثواب یقیناً ملے گا جیسے کہ فارسی عرف میں
 کسی شخص کے لئے ہر کا لفظ بولنا اس کی تعظیم ہے اس لئے کہ اس کا معنی ہے سردار اور بہت
 بزرگ و برتر۔ مگر فارسی عرف کا یہی صحت والا لفظ ہے **عرف** میں کسی شخص کو کہنا اس کی توہین
 و تذلیل ہے اور یہی عرف ہی بنیاد ہے کہ ہم اپنے ملک میں خداوند قدوس کے لئے ہر کا لفظ نہیں
 بول سکتے کہ اس کی توہین ہے لیکن عربی عرف میں توہین نہیں اسی لئے قرآن مجید میں **ہ** وادھ
 خدا بلا کر میں **دہ ۳۴** اور حدیث شریف میں ہے حضرت عمرو بن شیبہ اپنے

باب سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
يصلح حافداً ومنتهلاً یعنی میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور نعلین پہنے
 ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور مشکوۃ مشکۃ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذ جاء احدكم المسجد فليظفران رأی في
ظفره قد نال فيه ماء وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آیا کرے تو دیکھ لیا
 کہ سر اٹھانے میں گندگی کیسے قواسم ہو چکا ہے اور ان کو پہنے ہوئے نماز پڑھنے والے اور اذکار کی
مشکوۃ مشکۃ اور حضرت شاذان اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قال رسول الله
 صلى الله تعالى عليه وسلم خالفوا الابهة فانه حلال يصلون في ضلالتهم ولا تفتروا بعد مني رسول خدا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں کی مخالفت کرو وہ اپنے غلوں اور غلوں میں نماز نہیں
 پڑھتے والله اعلم مشکوۃ مشکۃ ان احادیث کے عین سے ثابت ہوا کہ جو تپتے ہوئے مسجد میں جا کر
 نماز پڑھنا چاہتا ہے کہ سر دھواں نہ ملے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعلین پہنا کر کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے بلکہ
 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ جو تپتے ہیں کہ نماز پڑھو مگر عرب کا عرف ہے کہ مسجد میں
 جوتا پہن کر جانے سے اس کی توہین نہیں ہوتی اس لئے مسجد حرام ہر آدمی دنیا کی مسجدوں میں
 سب سے زیادہ افضل اور سب سے زیادہ قابل تعظیم و تکریم ہے آج بھی عرب اس میں جوتا پہن کر
 چلتے پھرتے نظر آتے ہیں اور اے اناب مسجد کے خلاف ہیں کیونکہ یہاں عرب کا عرف ہے جوتا پہن کر
 جوتا پہن کر مسجد میں جانا اس کی توہین ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی سرشتی سے جوتا پہن کر مسجد
 میں جائے تو فتنہ برپا ہوگا اس لئے جائز نہیں را علی حضرت امام احمد رضا ریلو علیہ الرحمہ والبرکات
 تحریر فرماتے ہیں کہ تعظیم و توہین کا مدار عرف پر ہے اور صد سال سے عرف عام ہے کہ استغناء جوتے
 پہن کر مسجد میں جانے کو بے ادبی سمجھتے ہیں را غمہ دین تے اس کے بے ادبی ہونے کی تفسیر را
 فرمائی امام برہان اللہ والدین صاحب نہایت کی کتاب التبیین طائریہ اور متفق بجزین بن نعیم کی
 بحر اوراق اور فتاویٰ سرسبز اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم کتاب الکراہت باب فاس میں ہے۔
 دخول المسجد محتلاً مکروہ آج اگر کسی قواب کے دیہات میں آدمی جوتا پہنے ہوئے چلتے ہے اب

مسئلہ۔ از چند ارشید غیاں امام مسجد خیر آباد کچھ دلائل گھٹاتے ہیں بستی
علا زید کی لڑکی بد چلن تھی جس کی وجہ سے لڑکی کے شوہر نے اس کو طلاق دیدیا جس سے لڑکی کا
ناچار تعلق تھا اب بھی لڑکی اس کے ساتھ رہتی ہے اور نکاح بھی اس کے ساتھ ہوگا اس کے اوپر کفارہ
دینا چاہئے تعلق کے منہ پر جو مائدہ ہیں اس سے حاقف کو اگر مشکور فرمائیں تاکہ قلاع دین و دنیا حاصل ہو۔
عز منہ پر بالافاقہ عمر کے مکان میں پوتا رہا بلکہ منہ پر جیہ اللہ و فاضل آدمی کھانا پینا رہتا ہے سب کچھ
عمر کے ساتھ ہو تا رہا اس امر میں علانے دین کیا فرماتے ہیں عمر کفارہ کو نسا مائدہ ہو تا ہے ؟

الجواب۔ ناچار تعلق یعنی زنا کے لئے شرع سے کوئی کفارہ مقرر نہیں کیا ہے
ہاں اگر حکومت اسلامیہ ہوئی تو زنا ثابت ہونے پر دونوں کو سنگسار کیا جاتا یا کوٹا مارا جاتا اب ہمارے
یہاں موجودہ زمانہ میں حکم ہے کہ لڑکی اور لڑکا دونوں کو طلاق تو یہ مستفاد کر لیا جائے اور دونوں کو قلعہ کی
پابندی کرنے پر زور دیا جائے اور قرآن عظمیٰ میں لادشرین کہنے کی تلقین کی جائے اور عمر کو اگر ان
دونوں کے ناچار تعلق کا حکم تھا تو عمر ان دونوں کے ناچار فعل سے مدافعتی تھا تو وہ بھی طلاق یہی مستفاد
کئے اور اس سے بھی میلادشرین وغیرہ کہنے کی تلقین کی جائے حد لعافہ حدی و لعافہ عند افکہ تقانی
درہولہ جل جلالہ وحملی الخوف تعلق علیہ وسلم۔

یہ لہجہ اللہ ربنا الحمد للہ ربنا

و شہان العلم

مسئلہ۔ از چند طریب غیاں کھڑی بستی
علا تیرہ خود شیخ العقیدہ ہونے کے ساتھ ایک سیر بھی ہے اور بیعت بھی کرتا ہے اس سلسلے میں
مریدین متعلقین کے یہاں آتا جاتا ہے۔ البتہ مریدین کے تعلقات اور ورثہ داری وہابیوں دیوبندوں
سے ہیں مریدین ان کے یہاں آتے جاتے ہیں اور وہ لوگ ان کے یہاں آتے جاتے سہام و کلام
کہتے ہیں خود کہتے اور ان لوگوں کو کھاتے جاتے ہیں اور زیدان تمام حالات کے جاننے کے باوجود
اپنے ان مریدوں کے یہاں جاتا ہے اور مسند میں داخل کرتا رہتا ہے مدیافت طلب ہے کہ وہ میر
طریقت انداز سے شریعت پہلو سنی مذہب سے لے کر جہنم کے آگے اور اگر نہیں ہیں تو سلسلہ بیعت باقی ہے
یا نہیں اگر باقی نہیں تو ان کے یہاں دوبارہ خود میر طریقت جاننے کے لڑکیا ہوں گے ؟

عزیمت و زمانہ میں جو عرصہ ہوتے ہیں جس کے اندر بے شمار مرد کے ممالک و عورتیں بے پردہ و شریک
ہوتی ہیں اور وہ بھی ایسا ہیستہ تعدد کے مرتبہ میں سے تاہم اہل حق ہیں جن کے دھوکہ تمام کے
لئے ہائی عرصہ کوئی معقول انتظام نہیں رکھتے اس غلط طرز اور تمام فحاشات کا گھناؤن کون ہو گا یہاں
تک کہ مرد و عورتیں پر اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہاں عورتیں مرد و اہل دین کے سامنے سر بسجود ہوتے رہتے ہیں۔
مگر اہل علم و فہم نہیں فرماتے بلکہ اگر اشارۃً کوئی عورت کہے کہ حضرت یہ کہاں تک اداس ہے تو فرماتے ہیں
کہ بعینہً تائیس کہتے ہیں ایسا کہنے والے اہل علم کے ہاں سے میں احکام شرعیہ کیا ہیں اور اسے اقرار کے
بجائے بات منقول تحریر فرمائیں اور یہ بھی تحریر فرمائیں کہ اس مناسبت کا صحیح طریقہ عند الشریعہ کیا ہے ؟

الجواب — اللہم جدلیہ الحق والصلوٰۃ ماہد یونہی دہانی اپنے عقائد
کفر و منہدہ منتقل ایمان سے تحریر اس وقت **۱۳۸۱ھ** کے مملکت قاعدہ کے دھوکے بنا کر عورتوں
کے خلاف کافر و منہدہ ایمان اور کفر کے میل و محال دیکھا اس سے شادی پر اہل کافر شیعہ قائم کرتا اور شیعہ
کی بنا پر اس کے یہاں آغا جانا اور اس کی اسبغ و طہ و ان فرائض کرنا یہ سب امور کفر و منہدہ اسلام
ناہی اور تمام ہر مذہب کے مرد و عورتوں اور بچوں سے درشت تانا قائم کئے ہوئے ہیں۔ وہ
سب گناہ کبیرہ کے مرتکب اور شرک و فاسق ہیں اگر ان کے ایمان کو جاننے والے حسب استطاعت
اپنے مردوں کو اور مذہب والوں کے لڑکے سے منع نہیں کرتا بلکہ صرف دنیوی منفعت کے حصول
کے لئے ان کے یہاں پرانا اور اولادوں کو مسلسل بیعت میں داخل کرتا ہے تو ایسی عیبت میں
خود مذہبی گناہ گار ہے اور اگر وہ اپنے مردوں کو بچوں سے تعلقات قائم کرنے سے منع کرتا رہتا ہو
لیکن وہ لوگ مل نہ کرتے ہیں تو اس پر ملاحظہ کریں اور مذہب کے دہائیوں و بچوں کو ان کے عقائد
کفریہ کے باعث کافر و منہدہ تانا بھاد اس کا اس قدر غیب و فلسفہ کے مطابق ہوتا ہے جو حال سنی ہے
خواہ وہ امر المعروف و نہی النکر کہتا ہو یا نہ کہتا ہو یہ عجیب بات ہے کہ مستحق زید کے بارے میں
سب کچھ جانتے ہوئے ایک طرف تو یہ بوجہ مذہب ہے کہ زید سنی دہ گیا یا نہیں اور دوسری طرف اپنے
اجدادی سوال میں اس کو سنی صحیح العقیدہ تسلیم کر لیا ہے کہ زید خود سنی صحیح العقیدہ ہونے کیساتھ ایک کفر
بھی ہے مسائل کو اپنے عقیدہ کے مطابق یوں لکھا ہے کہ اگر زید سنی کہلائے کے ساتھ ایک پیر

یہی ہے۔

مذہب سلسلہ ازیات بقدر تمام مروجہ اذہان و عقول کے اعتقاد و فروع کو دیکھنے کی جیسی استطاعت ہائی
 میں کہہ سکتا ہوں کہ اس کو دیکھنے کا نہیں لانا تو بیشک وہ ان عقلی اذہان کا ذریعہ ہے۔ مگر ان کو دیکھنا لازم
 نہیں مگر یہ جی خواہم کہ اس سے دیکھنے کا حکم ہے اس واسطے کہ وہ اپنی سجدہ کرتے ہیں تو اس واسطے کہ اس
 نے سجدہ جو ہے تعبیر کیا ہے تو یہ اس کی محنت نامانی ہے۔ پس اس طرح کو سجدہ کرنا تو اگر یہ سجدہ سجدہ عبادت
 ہو تو سجدہ کہنے والا کا فروع میں ہے اور اگر سجدہ تعظیمی ہو تو سجدہ کہنے والا فعل لازم و گناہ کبیرہ کا مرتکب
 ہے جس شخص نے سجدہ تعظیمی کو قبر کے لیے کیا تو اسے وہ گناہ اور فاسق ہے۔ اس کو چاہئے تھا کہ
 اس کے خیال میں صاحب علم نے قبر کے لیے سجدہ عبادت کو کیا تو اسے پہلے اسی سے استثناء کرتا اگر
 وہ صاحب علم داہن و بائیں ہے۔ مگر اس سوال کو یہاں نہیں کرتا اس لئے کہ سجدہ عبادت کو چاہئے تھا
 و لا یزکم مسائل اہل علم یہ تو مسائل کو اسی سے بخوبی سمجھنا چاہئے اور اگر کچھ چاہئے تو اس کی نقل
 دیکھ کے تاکہ اس کا رد کیا جائے اس لئے کہ سجدہ عبادت بہر صورت ناجائز و حرام ہے خدا تعالیٰ
 والہ اعلم عندہ انکم تعالیٰ جس مسئلہ میں جلالہ و اصل اولیہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہی جلال الدین احمد لاہوری

ہمدرد مع الاغریہ و مسالہ

مسئلہ ۱۰ از مسلمان گو کہ یودی

وہ زید کی بیوی کے ایک بچہ سے زنا کی تو دادی نے زید کا بایکٹا کو دیا تو زید کی بیوی بہت
 نادم ہوئی اور دعائی طلب ہوئی تو چودھری نے کہا کہ زید کی بیوی تو یہ کہہ پانچ فقیر کھلائے اور میرا داد
 شریف سے تو دیا فت طلب یا میرے کہ چودھری کا یہ فعلہ شرعاً درست ہے یا نہیں اور زید کی بیوی
 مذکورہ بالا باتوں کو کرنے کے بعد پاک ہو جائے گی یا نہیں؟

عزیزانہ کار کو جوئے ملنا یا اس سے کچھ روپیہ وصول کرنا اور میرا داد شریف سے نہ حکم دینا ان چیزوں
 کو زنا کا کفارہ سمجھنا درست ہے یا نہیں اگر روپیہ لینا جائز ہے تو اسے کہاں خرچ کیا جائے؟
 الجواب اگر کوئی مسلمان قائم ہوئی تو فانی اور زائر کو مستشار

کیا ہوتا یا بعد لگائی جاتی لیکن جب حکومت اسلامی قائم نہیں تو دنیا کی بیوی کو علانیہ توہ کو لایا جائے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور خیرات کمزری کی تعلیم کی جائے نہ مذمتی نہ کی جائے اور جو دھری نے جو فیصلہ کیا ہے وہ اگر بطور مشورہ کے ہو تو شرعاً درست ہے اور اگر بطور تاوان اور عہدہ ہانکے ہو جائے نہیں اور ملاذ شریف سے فقیر کے کھانے اور دیگر نیکیوں کے کرنے سے صرف قبول توہ کی امید کی جائے گی اور کچھ نہیں اور بعد توہ جبکہ لوگ اس کے توبہ سے مطمئن ہو جائیں تو اس کے یہاں کچھ اپنی سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

علاؤ زنا کار کو نجاست کے حکم سے کہتے مانا جاتا ہے اور ملاذ شریف اور دیگر نیکیوں کے کرنے کا مشورہ دینا محسن ہے لیکن ان نیکیوں کو زنا کا کٹا نہ ہو تا علی اور خطاب سے اس نے کہ شرع میں زنا کا کوئی عذاب نہیں بلکہ عذاب دوسرا ہے اور زنا کا کہہ کر دوسری بیویوں تاوان اور جرمانہ لینا جائز نہیں لان التعمیر بالمال منسوخ و العمل علی المنسوخ حرماً و هو قتالی اعلم۔

ی بحال الدین اکمال الہدی

۲۶ ذی القعدہ ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ مستولہ رحمت اللہ علیہ ہر ایک

ناہل ایک عورت بنی یکم کو تیار کر طور پر اس کے یکے میں اس کے ہونے سے اور منی یکم کے والدین اس کے اس فعل سے لاعلمی میں مدیافت طلب امر ہے کہ ناہل علی بنی یکم اور اس کے ساتھ مسلمانوں کو کسارت کرنا چاہیے؟

الجواب۔ مستولہ رحمت اللہ علیہ اگر ناہل اور بنی یکم آپس میں میراں بیوی کے تعلقات قائم نہ ہوئے ہیں تو یہ سخت ناجائز اور حرام ہے دونوں ایک دوسرے سے ناجائز تعلقات ختم کر کے علانیہ توبہ کریں اور دونوں سخت تمام کار، نہایت بدکار، لاقی مذہب تھا اور دین و دنیا میں بد سببہا و خیر نہ ہوں گے اور بنی یکم کے والدین اس کے فعل سے لاعلمی تھے وہ بھی علانیہ توبہ کریں اور اگر لوگ توبہ واستغفار نہ کریں تو مسلمان ان کے ساتھ کھانا پینا اعتنا نہیں اور ہر طرح کے اسلامی تعلقات ہرگز نہ کریں۔ و هو بحالہ قتالی اعلم۔

ی بحال الدین اکمال الہدی

مسئلہ۔ از قول الدین سیوالال مقلد بتی

نیک کے بیٹے خالد نے ایک چلارن سے زنا کی تو خلع والوں نے نیک سے قطع تعلق کر لی لیکن
بکر کا کھانا نیک کے گھر اور نیک کا کھانا بکر کے گھر ہوتا تھا ایسے نادم دونوں ہیں۔ مطلع فرمائیں کہ ان
دونوں کے لیے عذر اشرع کیا حکم ہے؟

الجواب۔ نیک کے بیٹے خالد نے اگر چلارن سے زنا کیا اور نیک اس سے
راستی سہا پھر کر کے اس گھر کا کھانا یا کسی قسم کا اسلامی حلق رکھا تو نیک و خلع دونوں بالاطلاق تو یہ کریں
اور لڑکے خالد پر ملایہ تو یہ کرتا فرقی ہے اگر وہ تو یہ نہ کرے تو نیک پر واجب ہے کہ ایسے لڑکے کو گھر
سے نکال باہر کرے اور ہرگز ہرگز کوئی حلق و دامانی اس سے نہ لے کہ نہ ادا اللہ تعالیٰ اعلم۔

ی جلال الدین احمد الاجدی
۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ

مسئلہ۔ از محمد حسین سائن بنمورڈا پوسٹ ہر لود بدھٹ گورکھ پور

نیک چنڈا تیس پیش کرتا ہے دلف، خورنوں کو سیہ ڈال پہناتا جا تا ہے اس لئے کہ انگلی کی
خودوں سے مشابہت ہے۔

دب، کئی دلیویا سہ یا پارنچ جو گڑ گڑے کا شعلہ پہنتا بھی تا جاتا ہے اس لئے کہ یہ ضمیمہ دہی میں
سے ہے اور اس پر قرآن کریم کی آیت کریمہ پڑھتا ہے مولا مولا و لا تحوفوا انتم لا یسلطون۔
رج، ساڑی بھی پہنتا جا تا ہے اس لئے کہ اس میں سبز پردہ کی ہے کیا نیک کا کہنا حکم شریعت
مطہرہ فلتا ہے یا صحیح؟

الجواب۔ دلف، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے
ہیں من تشبه بقوم فهو منهم۔ (ربطہ احمد و ابو داؤد) یعنی جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے
وہ اسی قوم میں سے ہے۔ رابطہ ابو داؤد، اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم کی ہر وہ چیز جو
ان کے لئے اس طرح حلال ہو کہ اگر مسلم اسے استعمال کرے تو غیر مسلم ہونے کا اس پر مدھوکا ہو تو
اس کا استعمال کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے اور حکم اونچی والی سیہ ڈال جو عام طور سے

الجواب — اللہ وحدانیہ الحق والصدق ہے اس میں یہ نہ ہو چکا نام نہاد ظلم
 - فناءِ قہر کا دیکھنا اور دکھانا یا ان کے یہ یا تو کیا اثر ملے یہ ہو چکا اس ظلم کے دیکھنے والوں اور دکھانے والوں
 پر کرتا سخت شدید گناہ اور عظیم وبال ہے عام ظلمیں کا دیکھنا اور دکھانا عوام سخت ظام شدید حرام ہے
 مقامات مقدسہ کے منکر کو پروردہ میں بلا کر دکھانا ان کی حرمت اور عظمت پر عجب کا ایک ہے مسلمانوں کا
 جہنم ہی جہنمیت و احرام بالکل سرحدوں کا ہے ورنہ ظلم کی کیا کیا مقامات مقدسہ کے منکر ظلم لانے کی جرأت ہی
 نہ کر سکتی تھیں لیکن ہائی سر سے اچھا لگتا رہا ہے کے باوجود اب بھی موقع ہے کہ جہنم کے مسلمان اس
 نام نہاد ظلم فناءِ خدا کی فاش کا قولا اور ظلم یا نکاح کریں اور مقامات مقدسہ کی حرمت و اہمیت کی حفاظت
 کا فرض انجام دیں۔ مسلمانوں پر ہوش میں اگر سو ظلم کی کیا ان میں سے میرے دیکھنے والے دین و مذہب سے
 کیل رہی ہیں اور شعائرِ انبیاء کی اہمیت رہی ہیں اگر تم نے آج ہی اس فتنہ عظیم کی بیخ کنی نہ کر دی
 تو ظلم کیوں کا جو مل رہا ہے اسے گا اور کل وہ نام نہاد ظلم فناءِ خدا کے بعد جہادِ شرعی و فناءِ کلام اور اہل
 مقام کے نام کی بھی ظلم دکھانے کی کوشش کر سکتی ہیں پھر اس طرح جہادِ دین و مذہب ایک فتنہ بزرگ
 رہ جائے گا لہذا آج ہی ہر ایک بھائی پر مشورہ ہے کہ کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے
 نام نہاد ظلم کے دیکھنے کو جائز کریں مگر غیر مذہب و دین کے دھوکے میں نہ گرو آنا اور نہ تمہارا دینی جہاد تباہ
 و برباد ہو جائے گا اور تم قیامت کے دن ان مجرموں کی صف میں گھرنے کے بجائے گھر بیٹھو گے
 دین و مذہب کے شعائر کی بے حرمتی کی ہے لہذا اس سنگین فتنے میں گھسنے سے خود بچو اور اپنے بال بچوں
 نیز دوست و احباب اور اپنے عزیز و اقارب سب کو بچاؤ افعالِ خیر و صالحہ و حدیثہ من اللہ تعالیٰ
 فادفعہ تعالیٰ و رسولہ علیہ صلواتہ و علیٰ آلہ و علیٰ اصحابہ و علیٰ ائمتہ تعالیٰ

سید الدین محمد القادری الرضوی غفرلہ رید اللہ تعالیٰ

تاریخ: ۱۳۸۹ھ

مکتبہ مائتہ مئین الدین علاؤ الدین پور پورٹ نزد پانچہ قلعہ کنک

ایک شخص میں کا نام تیلہ ہے کہ دعوتِ مسیحیائے انگریزوں اور اسلام پر تباہی دیتا ہے؟

بیادِ فوجِ رسالہ

الجواب اللہ محمد ابقہ الحق والحق علیہ السلام پڑھنے کو بدعت قرار دینا سنت گناہ ہے قرآن کریم میں یہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حدود بھیجے کا حکم دیا ہے وہیں سلام پڑھنے کا بھی حکم دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے یا اے اللہ الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیا۔ یعنی اسے سلام آؤ تم میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حدود بھیجو اور خوب سلام پڑھو اور جب خود اللہ تعالیٰ نے حدود شریف کے ساتھ سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے تو سلام پڑھنا بدعت کیونکر ہو سکتا ہے نیز پرفرمان ہے کہ وہ اپنے اس پیوہہ بالل قول سے علی الامان تو یہ کہ حد الامان دی والحد والحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد بن سلیمان بن احمد القادری الرضوی رحمہ اللہ
المدرس بمدرسة العلوم فی بولاق الشریف من افعال بعض
من محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

الحمد لله والصلوة والسلام علی خیرہ قالہ وسمیہ حجات رسول وایار علیہم الصلاۃ والسلام پر درود پڑھنا اور سلام پڑھنا سنت الہیہ ہے چنانچہ قرآن و بیانی ادا اللہ تعالیٰ ہے۔
وسلام علی المرسلین تمام رسولوں پر قبول ہے سلام پڑھنا سلام علی مومن و مومنات سلام علی ابیہم سلام علی الہامون یعنی مومن و مومنات پر سلام پڑھنا سلام علیہم و علیٰ آس و سلام پڑھنا سورہ الصفت پڑھنا سلام علی علیہم السلام اور سکا لا فکرم علیہم سلام علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و درود سلام پڑھنے کو تو مضبوط ہے۔
سے حکم دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے وقت کریم میں فرمایا اس لئے کہ یہ قرآن کریم و قرآنی احادیث و نبائی کے خلاف ایک اعلیٰ درجہ کے ستم اور فساد علی کو بدعت کہنا مکمل جہالت اور نفی بدعت ہے جس کی بنا پر نبی پر درود پڑھنا اور گناہ بگناہ لکھنا شروع حضرت عیسیٰ نے نبی پر درود پڑھنے کے نفی کے مطلق عمل کیا جو اس لئے فالجوب حق و صواب والحبیب حبیب و متاب۔

العبد محمد بن سلیمان بن احمد القادری الرضوی المصطفوی الکوثری
من محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ ازہاجی بین ائمہ ثلاثہ پر یہ فروعی علوم یا فروعی مسائل پر مبنی اور مطلقاً
یکہ عالم میں صحیح عقیدہ ہے اور مطلقاً اس کو مانا ہے نیز کہ کو مطلقاً اس سے منکر کتاب ہے
اور کہ کتاب ہے کہ مطلقاً اس کو مایوں کا طریقہ ہے لہذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ مطلقاً اس کے متعلق
شریعت مہرہ کیا حکم ہے؟

الجواب۔ ائمہ ثلاثہ حدیثہ الحق والصواب مطلقاً اس سے منکر کتاب اس
شرعیہ سے ناواقف کی دلیل ہے۔ مطلقاً اس بلاشبہ ہائے تحسن ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک
سنت بہرہ شریعت جلد شانہ دوم ۱۹۰ پر بحوالہ رد المحتار ہے کہ سرکہ اعتقاد ہے کہ سر کے ہاں معتزلے
یادہ جاتے اور یانک نکالے پر ۱۹۰ پر ہے کہ ایک طریقہ بھی ہے کہ نہ پورے ہاں دیکھے ہیں نہ
معتزلے ہیں بلکہ یہی یا شیعین سے ہاں کرتا ہے ہیں یہ ناجائز نہیں مگر اھل و بیروتی ہے کہ معتزلے
یا ہاں دیکھے، انہی اور قاضی مالکری جلد پنجم ص ۳۱۰ میں ہے کہ فی الروضۃ النہد ویسی
او السنۃ فی شعور اس لما الفرق ولما الفرق و ذکر الطحاوی المطلق سنۃ و نسب ذلک الی العلما
المشہور اعی الامام الاعظم والامام ابو یوسف والامام محمد رحمہ اللہ مطلقاً عنہم کلام الفاضلین
اور دینائے اسلام کے فیہ سیر حضرت لایون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیرات ائمہ سلیمان و حمید ص ۳۰ پر
فرماتے ہیں کہ مطلقاً الحق و حق و سنون لایون علی سبیل التقریر مطلقاً اس اگر وہ یوں کی طاعت
اصطلاح ہونے کی وجہ سے منوع ہو جائے تو چاہئے کہ زیادہ عبادت کرنا بھی منع ہو جائے اس لئے کہ
اس کو بھی وہ یوں کی طاعت بتایا گیا ہے۔ خدا اعلم فی العلم عند ائمہ مطلقاً و درجہ جن
جلالہ و علی الموقن مطلقاً علیہ وسلم۔

بی جلال الدین احمد انجری

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ ازہاجی بین ائمہ ثلاثہ و درجہ ائمہ ثلاثہ مکتوبات پر مبنی
کس لکے کا اچھا نام دیکھ کر اس کو تو یا نرے الفاظ سے پرکھنا کیا ہے؟ بیضا تو چھو
الجواب۔ ۱۔ پادہ ۲۶ دیکھ ۱۴ میں ہے ولا تباين و لا انا لثاقت یعنی ایک
دوسرے کے برصے نام نہ رکھو اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ افاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ فرماتے ہیں کہ بعین اطلاع فرمایا کہ کسی سلطان کو کتنا اگلیا متکہ نہ تھی اس دشمنی میں داخل ہے
 لہذا چنانچہ نام رکھ کر بے نقط سے پکارنا آنا ہے۔ اس اگر کسی بطور تادیب لکھا وغیرہ کہنا جائے تو
 حرج نہیں فائدہ نہ پہنچائی ورنہ صولۃ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وحلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کی جلال الدین احمد لاجپوری
 لاہوری الاقریٰ سہ ۸۹

مکرمہ زور و رشید سکندر پور ضلع بستی ۳۰ صفر ۱۲۸۹ھ

زید سوئی رات میں ہندہ کی والدہ پائی پر آیا اور ہندہ محبت سے قنا کا سوال کیا اور دست دہائی
 کی ہندہ نے اسے بٹا دیا زید پھر آیا والدہ ہندہ سے زہدتی کہنا چاہا ہندہ نے لٹ سے زید کو مارا۔
 جب زید بھاگا ہندہ نے خود چلایا اپنے خسرے قنات کی زید کے والدہ لکھی کہ جو دھری ہیں بچوں کو
 جمع کیا ہندہ نے یہ واقعہ لکھا بیان کیا مختلف کیا لوگوں نے تسلیم کیا اگر دھری نے ہندہ کو گالی دی
 اور دھری بتایا اور بچاریت سے بھاگ گیا زید مولوی ہے اور ابھی بڑھ رہا ہے۔

۱۰۔ زید پر کیا لازم ماند پوتا ہے اور کسی کی سزا کیا ہے قابل المامت ہے یا نہیں؟
 ۱۱۔ زید کے والد جو دھری پر کیا لازم ماند پوتا ہے ہندہ کو گالی دی اور دھری بتایا آیا وہ جو دھری
 کے قابل ہے کہ نہیں؟

۱۲۔ ہندہ بچہ ہے کہ نہیں؟

۱۳۔ ہندہ بچہ ہے کہ نہیں؟

انجواب۔
 ۱۔ سوال کیا اور دست دہائی کی ہندہ کو بڑا ہندہ نے بٹا دیا پھر اس نے وہاں ہندہ سے زہدتی
 کہنی چاہی پھر اس نے لٹ کر لایا اور بیان کیا تو زور دہ لکھا ہے اس پر تو یہ فرس ہے اگر وہ اپنے
 ان افعال شیعہ سے تو یہ جس کرے گا تو خطاب اقرویٰ میں گرفتار ہو گا لیکن ہندہ کے کہہ دینے
 سے یہ کیسے مان لیا جائے کہ واقعی زید ان امور بالا کا مرتکب ہوا ہے حدیث شریف کا حکم یہ ہے کہ
 البینۃ علی المدعیہ البین علی من نفکر یعنی مدعی کے ذمہ ثبوت دہنا ہے اگر وہ ثبوت نہ دے سکے تو
 مدعی علیہ کو قسم کھانی پڑے گی اور یہاں اس کا برعکس ہے یعنی ہندہ مدعی ہے اس نے یہاں ثبوت

دینے کے قسم کھاتی ہندہ کو یہ چاہیے تھا کہ جب شدید سوزی ملے اس کی پہل پانی پر آیا اسی وقت وہ شور مچاتی لوگوں کو آواز دیتی مگر ہندہ نے ایسا نہیں کیا پھر جب نید دوبارہ آیا اور ہندہ سے زبردستی کرنی چاہی تو غیب سے کہ ہندہ نے اس وقت بھی شور نہیں مچایا صرف لانت چلائے پراکتفا کیا جب نید بھاگتا شور مچایا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک من گھڑت قصہ ہے۔ بہر کیف موجودت مسئلہ میں جن امور کو ہندہ نے نید کی طرف منسوب کئے ہیں اگر وہ شرعاً ثابت ہو جائیں تو نید قابل امانت نہیں رہے گا اور اس پر فرض ہوگا کہ کچھ عام قوی کرے۔

۱۱۔ فحش بکنا شرعاً حرام ہے اگرچہ دوسری نے فحش بکنا ہے اور ہندہ کو نندی بنایا ہے تو اس پر اپنے فحش کلمات سے تو بہر کثافتیں ہے اور ہندہ سے معافی مانگنا بھی لازم ہے۔

۱۲۔ اگر ہندہ ثبوت قصہ کے قواعد لازم لگانے کی وجہ سے وہ جرم ہے تو یہ کہے اور نید سے معافی مانگے حدیث احمدی والعلیہ عند اللہ تعالیٰ شرعاً رسولہ صل جلالہ وصلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد بن عبداللہ بن احمد القادری الرضوی

عن المسانئد ودارالعلوم فیض الرسول بدلولون الشرف

اربع وعشرون من جمادی الاولیٰ سنہ

محکمہ مازندران مستری بنگہ گوری سری رام ضلع یوپی

ہم لوگ یہ ملاذ شریف کی عقل میں قیام کرتے ہیں اور ایمانی سلام علیک دیتے ہیں لیکن اور ہندہ نفس سے بھانسنے گاؤں کے کتب میں ایک شخص دینی عقیم بڑھانے کے لئے آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ میلاد کے اندر سلام پڑھنا ناجائز ہے اور کہتا ہے کہ میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ ملاذ شریف کی عقل مستعد کرنا اور ملاذ شریف میں قیام تعطیل کرنا اور سلام پڑھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص یہ ملاذ شریف کی مجلس میں سلام پڑھنے کو ناجائز بتائے وہ سنی ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کو کتب میں پڑھانے کیلئے مستعد کرنا اور اس سے اپنے جیوں کو تعلیم دلوانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ یہ سب سوال

درست ہے یا نہیں؟ یہ سب سوال

الجواب اللہ بعد اذ الحق والصواب تمام سنی علماء کا اس بات پر

اتفاق ہے کہ میلاد شریف کی مثل منفق کرنا اور اس میں قیام تعطیلی کرنا یا نبی سلام علیہ یا رسول سلام
 علیہ یا رضوانہ صوف یا نزلہ کہ مستحب و باعث الخ و ثواب ہے اور تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے
 یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم و تسلیما یعنی اسے ایمان والو تم میرے نبی پر مردود و سلام پر صلوات
 اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ خود اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس سے یہ تائید حاصل فرمائی کہ تعالیٰ علیہ وسلم
 مردود و سلام پر جسے کا حکم دیا ہے لہذا جو شخص کہتا ہے کہ میلاد میں سلام پڑھنا ناجائز ہے وہ جھوٹا ہے
 گمراہ اور بددین ہے اور میلاد شریف میں حضور کے تذکرہ اُن کے وقت قیام کرنا تو یہ بھی قطعاً درست
 اور جائز ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ و خذوا زینتکم و کھا و شربوا و لا تسرفوا اور اے مسلمانو تم لوگ میرے
نبی کی تعظیم اور تکریم کرو۔ تو چونکہ میلاد شریف میں حضور کے ذکر اُن کے وقت قیام کرنا اس میں حضور کی تعظیم ہے
اور تعظیم کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس لئے یہ قیام تعطیلی حکم قرآن مجید ثابت ہے قیام اہل شریفین
حضرت مولانا سید احمد رزقی دہلوی نے دیکھا کہ تعالیٰ علیہ یا نبی کتاب اللہ النبیہ میں لکھے ہیں الفرج
بلیغہ ولادتہ و قد اوتوا الملوک و التیام عند ذکرہ و لا تقص علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اعطایا الطعام
و خذوا لکم حیا و اتوا الناس صلوا من اذین الی اذین و لا تکلموا من منقطعہ علی اللہ تعالیٰ علیہ
و سلمہ یعنی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شب ولادت کی خوشی کرنا اور میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت
اقدس کے وقت کھڑے ہونا اور کھانا کھانا اور ان کے سوا اور نیک کام جو مسلمانوں میں جاری ہیں یہ سب
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں خیرہ خلقت مولانا امکن بن حسن و میرا علی علیہ السلام و التیام
یہ خیرہ مال اہل بیت قیام میں لکھے ہیں خدا بخت الامۃ المحمدیۃ من اعلیٰ السنتہ و الجہات علی
استحسان التیام للذکر و قد قال علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقع اسحق علی الضلالۃ یعنی یہ نیک
امت محمدیہ اہل سنت و جماعت کا ایمان و اتفاق ہے کہ میلاد شریف میں قیام تعطیلی کرنا مستحب و باعث
ثواب ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت اگر ایسی بات پر اتفاق نہیں
کر سکتی جس کا معنی یہ ہو کہ قیام تعطیلی اگر ایسی بات نہیں ہے۔ حاصل کلام یہ کہ مسلمانوں کے نزدیک
میلاد شریف کی مثل کرنا یا قیام تعطیلی کرنا اور اس میں سلام پڑھنا قطعاً ناجائز ہے ہاں وہابی مذہب والے
جو کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر پاک اور حضور کی تعظیم و توقیر سے جتنے ہیں اس سے وہ بلیس

میلاد شریف کے مستحق کرنے اور کرے ہو کہ موقوفہ و سلام پڑھنے کو اپنی کتابوں میں ناجائز جاتے ہیں۔
 چنانچہ مولوی درشید احمد گنگوہی اور دیگر وہابی مولویوں نے عقل میلاد شریف اور کمرے ہو کہ موقوفہ و سلام
 پڑھنے کو اپنی کتابوں میں شامل فرمایا۔ درشید و غیر وہابی ناجائز کتابوں کے کتب کے جس
 معلم نے میلاد شریف میں سلام پڑھنے کو ناجائز بتایا ہے وہ گمراہ اور وہابی ہے ایسے شخص کو کتب میں مقرر
 کرنا احادیث کو اس سے تعلیم دلوانا شرعاً ناجائز و حرام ہے اور دین کے حق میں ذمہ فاسد ہے۔ مسلمانوں پر
 فرض ہے کہ اپنے بچوں کو اس وہابی معلم سے پرہیز کرنا و قیاد کر دیں اور کسی سنی جمیع العقیدہ آدمی سے تعلیم
 دلوائیں اور جب تک سنی آدمی کا انتظام نہ ہو اس وقت تک بچوں کی پرورش کی مملکتوں رکھیں اور اس
 اسلامی معلم سے ہرگز ہرگز تعلیم نہ دلوائیں۔ **عن الامام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ عن ابی جعفر محمد بن صالح بن ابی اسحاق**
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **عن ابی جعفر محمد بن صالح بن ابی اسحاق**

عن ابی جعفر محمد بن صالح بن ابی اسحاق

مسئلہ۔ درشید احمد فاروقی مقام دہلیسٹ مسجد المدینہ منورہ (دہلی)
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ قیاد کرتا ہے کہ حضور کی تعظیم کرنا جائز نہیں
 اور کہ کتاب ہے کہ جس حضور کی تعظیم کرنا جائز ہو تا مسلم ہے لیکن چونکہ وہ ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں
 اور ہم انہیں دیکھتے نہیں اس لئے ہم ان کی تعظیم نہیں کرتے قیاد دہلی کی باتوں کا مدلل جواب تحریر
 فرمائیں کہ ہو گا۔

الجواب۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم جائز ہی نہیں بلکہ
 واجب و لازم ہے خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے و قد وردہ و قد وردہ یعنی رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔
 (پہلے ۱۰ حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ و الذکر و ان تحریر فرماتے ہیں فواجب احکم حاکمہ شافعی قدس سرہ
 و قد وردہ و الذکر اگر ہمہ و قد وردہ یعنی خدا کے رسول نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرمت و توقیر
 کو واجب قرار دیا اور ان کی تعظیم و توقیر کو لازم فرمایا ارشاد شریف جلد ۲ ص ۲۰) لہذا قیاد کہ یہ کہنا غلط ہے کہ
 حضور کی تعظیم جائز نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ہر طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب و احترام
 اور ہر جائز طریق سے ان کی تعظیم کریں اس لئے کہ قرآن مجید میں حکم مطلق ہے یعنی حضور کی تعظیم کے

نے کوئی خاص طریقہ متعین نہیں کیا گیا ہے لہذا ہر طرح سے ان کی تعظیم کرنا لازم ہے البتہ انہیں خدایا
خدا کا بیٹا کہنا یا خدا سے تعالیٰ کی طرح ان کے لئے کسی محبت کا ثابت کرنا شرک و کفر ہے امدان کو ایسے
کرنا حرام فجاہل ہے۔

اگر کراہے کہنا کہ حضور علیٰ اور تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑھ کیسے نہیں اس سے ہم ان کی تعظیم نہیں کرتے
اس کا بھی یہ قول غلط ہے اس لئے کہ تعظیم کے لئے معلوم جس کی تعظیم کی جائے اس کا سامنے ہونا
ضروری نہیں۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِنَّهُمْ اَلْفَلَاخُ لَا حَسْبَهُمُ اَلْقَبْلَةُ وَلَا حَسْبُهُمْ رُوحًا۔ یعنی
جب تم باغیانہ اور فحش کی طرف مڑو گے اور شیطان (مشیقہ شریف) حضرت طاعی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں اجماعہ صحیحہ قطعہ العجاہ یعنی کعبہ شریف کی

طرف مڑو اور غلطی کرتے کا حکم اس کی تعظیم کے لئے ہے (مرقاۃ المفاتیح ص ۳۵۵) اور بخاری و مسلم میں
حضرت الامام رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انما قام
احداکم انی الصلاۃ فلا یسقی امامہ یعنی جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو وہ اپنے

سامنے نہ متوجہ کے (مشکوٰۃ شریف ص ۲۹) حضرت طاعی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور علیٰ اور تعالیٰ علیہ
وسلم کے اس حکم کی علت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں تخصیص القبۃ لتعظیمہا یعنی قبلہ کی
طرف متوجہ کرنے سے اس کی تعظیم کے لئے منع کیا گیا ہے (مرقاۃ المفاتیح ص ۳۵۵) اور ابوداؤد شریف میں

حضرت سائب بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ان رجلا امر قوما یسقی فی القبۃ و رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظر فقاتل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقومہ و حوین
فریح لا یصلی تکفیرا لرجل منہم ان یصلی لہم ففعلوا فاعزوزہ و یقول رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ لرجل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقاتل نعم و صحبت انہ قال
انہ قد اذیت اللہ و رسولہ یعنی ایک شخص اپنی قوم کو قتل پر ابھارا تھا تو اس نے قبلہ کی طرف متوجہ
کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ کر کہ جسے جب وہ قتل سے قانع ہو گیا تو حضور سے اس

کی قوم سے فرمایا کہ اے تمہارے شخص تم لوگوں کو قتل پر ابھارے حضور کی ممانعت کے بعد اس نے قتل پر ابھاری

چراہی لوگوں نے روک دیا اور اصل اور حقیقی اور واقعی طبع و علم کے علم سے اس کو آگاہ کیا شخص مذکور نے یہ بات سمجھنے سے دنیا فاقہ کی قلاب سے فرمایا کہ ہاں میں نے سوچا کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میرے خیال میں سمجھنے سے یہی فرمایا کہ قنہ اور وصول کو اذیت دے اور انسان کو ستا یا دشواری شریف ہو کہ لو میں طرح کو سمجھ سکے ہلکی انگاہوں کے سامنے نہیں ہے مگر اس کی تعلیم کرنا ہم پر ضروری ہے اسی طرح اگرچہ ہم سمجھ سیکے عالم اصل اور تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ پاتے مگر ان کی تعلیم کرنا ہم پر واجب و لازم ہے۔ وصل اللہ تعالیٰ وصلہ علی اہل البیت علیہم السلام وعلیٰ آلہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

بحوالہ الدین احمد لاہوری

مسئلہ ماذقہ نور شاہ و دیوبند بانی دہلی
طوائف و خاندان کے ہوا فرد اصل حرام سے قوی و تجدید ایمان کہ چکے ہیں ان کے یہاں قاقہ کے لئے
ایمان ان سے اسلافی تعلقات نہ کیا گیا ہے؟

الجواب
قوی کہ چکے ہیں اور قویہ پر قائم ہیں موم و مولا کے پابند ہیں اور حرام پیشہ والوں سے قطع تعلق بھی کئے
ہوئے ہیں تو ان کے یہاں ایمان و لب کے لئے ایمان کا تار پختہ اور ایمان پیشہ اسلام کلام کرنا صحیح کہہ کر قسم
کے اسلامی تعلقات نہ کیا تار میں وہ وضاعت و وصولہ الامین لعلہ العیوب۔

بحوالہ الدین احمد لاہوری

شہر ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

مسئلہ مذاکرہ علمی کو کبھی نہ ختم نہیں اور رسول و راوی شریف
کیا فرماتے ہیں علامہ عدین و مفتیان شرع میں اس مسئلہ میں کہ ایک یہ صاحب نے ایک
بزرگ کی منزل سے گزرتے ہوئے نکلتے ہوئے دیکھ کر کہ ایک شخص کو دیا اور ہوا کی پہلی جھوٹ کو وہاں قوی
بڑے اہتمام سے کراتے ہیں تو دریافت طلب و اس سے کہ قرضی قربانا اس کی زیادت کرنا اور قبول کرنا
شرعاً کیا ہے؟ کیا یہ صاحب بھی ان افعال و کردار میں حکم شرع نافذ ہوگا۔

شیعہ سے تو کیا ایک سنی عالم شیعہ کی مکر پر ٹوٹ کر تسلیم کر کے اس کے تحت کام کر کرنا سب سے ادا کرنا یعنی سنی عالم ایسا کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ شہادت و برقاہت اوداس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے اوداس کے اشارے سے کام کرتا ہے تو کیا اللہ سے شروع کیا تو ہے؟ اعظمیت کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

الجواب اللہ وحدانیۃ الحق والصواب قرآن کریم کا ارشاد ہے ولا یکنوا
الی الذین ظلموا فتنسوا الذنوب بلکہ ۱۲ رکوع ۱۱ یعنی ظالموں کی طرف مائل نہ ہو ورنہ تو تم میں آگ
پکڑے گی۔ دوسری جگہ قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے فلیکن یدع الشیطان فلا تقعد بعد الذنوب
یعنی العظائم بلکہ ۱۳ رکوع ۱۳ یعنی (اوداس سے منہ دالے) اگر دیکھی تجھے شیطان بھلا دے تو
یاد رکھئے کہ تو ظالموں کے ساتھ نہ ٹھہرا سنی اہل بیت کے تحت تھیں ائمہ میں سے وہ دخل بدعہ الکافر
والبدعت والفسق والفسود سے بچے ہیں یعنی اس اہل بیت کے حکم میں کافر بلکہ عیب اوداسی
سب داخل ہیں ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی ایماالت نہیں۔

فقہ امام علی (علیہ السلام) علی ائمتہ تعالیٰ علیہم السلام کہ فرماتے ہیں میں وہ شخص صاحب بدعت ہے فقہ امام
علی (علیہ السلام) کے خلاف مکرر فرماتے ہیں جو شخص بد مذہب کی تعظیم کرے تو جو داس نے اسلام
لے جانے کے لئے مدد کی قرآن و حدیث سے خارج ہو گیا کہ مکرر میں بد مذہبوں اور کفریوں سے میل
جو اہل اودان کے ساتھ شہادت و برقاہت دیکھتا اودان کو عزت و اکرام کے منصب پر بٹھاتا تو کام ہے

اب ایسا یہ امر کہ بعض علماء اسلامی غلط فکروں سے کہہ رہے ہیں کہ اہل حق اس کی مخالفت میں ہیں بلکہ
مکرر امام علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ ائمتہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ کا اقتباس نقل کر سکتے ہیں اعظمیت
لہذا ائمہ میں وحدانیت کے متعلق ایک استنباط کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ لافنی خبرائی
جو حضرات شیخین سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق (علیہم السلام) ائمتہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے کسی
ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگر یہ صرف اسی قدر کہ امام و خلیفہ برحق نہ مانے کتب مستندہ
فقہ حنفی، شریعت و امام ائمہ (ترجمہ و فتویٰ کی تفصیلات پر مطلقاً کافر ہے) فتح القدر ہدایہ مطبع معبرہ لکھنؤ

میں سے بی الروافض من خذل علیہ اعلیٰ اللہ فتنسوا الذنوب وکفر الخلفاء الصدوق ابو حمزہ راضی
اللہ عنہما مذکور یعنی روافض میں جو شخص علی کو خلفائے شیعہ دے دے یا ابوبکر صدیق و سیدنا

عرفان و قسیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہاضم کے گروہ ہے اور اگر مدین اکبر و فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کسی قذوہ کافر ہے (روافضہ ص ۱۷۷) پھر سرکارا علیہ السلام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ لافنیوں کے متعلق کتب متبرہ مقدمہ سے احکام شرعی نقل کرنے کے بعد اپنے فتویٰ کے آخر میں
لکھتے ہیں کہ ابوالہدیان لافنیوں کے برابر ہیں کہ اب میں علم تقنی لکھی یہ ہے کہ وہ علی العوم کفار متبرہ ہیں
ان کے ساتھ کافریم مراد ہے ان کے ساتھ نہ انک نہ صرف کلام بلکہ افعال و مذاہب (الی ان قال) ان
کے مرد و عورت عالم جاہل کسی سے میل جول اسلام و کلام سخت کبر و افتخار (درا لافضہ ص ۱۷۷) ان جوابات
کی روشنی میں صاف طور پر واضح ہو گیا کہ دفاع حق نہاد صوبہ نادری اکابر طائے کرام کافر و مرتد ہیں لہذا
حکم قرآن و حدیث کی ادوارہ کی مجلس انخاس یا کسی لافنی کو سرکاری رہنما کلام ہے اور جو کسی مولوی کسی
لافنی کی نظامت کے تحت کام کرتے اس کے ساتھ تشبہ و برافاست رکھے اس کی ہاں میں ہاں
ملائے اس کے ایمان ادا شدہ کسی کام کے سے وہ فاسق ملعن ہے و اذہم ضلالت و دہش و اذہم ضلالت و دہش
اعلم جمل جلالہ و علی اذہم ضلالت و دہش و علی اذہم ضلالت و دہش

ی محال العون احمد الہادی

۱۲۶ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

مسئلہ الزعمی اقبال احمد علی عمر فتح حکیم پور کھیری

مردوں کافروں کی زیارت کرنا کیسا ہے ؟

الجواب مسئلہ مذکور کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قول پر دیا جاتا ہے اس لئے
کہ ہر نوع کفر کی اعدا و لائے کلام کے مخالفت مقدسہ پر ہوا کسی محمد بن ہادی و غیرہ اولاد کے بدعت
کے لئے ہمارے ہی ہے مگر جس اعدا و لائے کے لئے یا ہمارے ہی ہے یا کسی اور کے یا کسی اور کے یا کسی اور کے یا کسی اور کے
انہماک ہدایہ قذوہ و اعدا و لائے قذوہ اس اذہم ضلالت و دہش و اذہم ضلالت و دہش و اذہم ضلالت و دہش
فی المساجد اہ اور طارک لکھا دی اللہ تعالیٰ علیہ شامی کے مش لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اعدا و
ان محل الرخصة لہذا اذہم ضلالت و دہش و اذہم ضلالت و دہش و اذہم ضلالت و دہش و اذہم ضلالت و دہش
کے لئے ایمانیت صرف اس عظمت میں ہے جبکہ زیارت ایسے طریقہ پر ہو کہ اس میں فتنہ نہ ہو۔

رحمہ اللہ ۱۳۸۹ اور حضرت محمد الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا۔ اہل علم ہے کہ جو تیس مطلقاً
 منع کی جائیں (بہار شریعت جلد چہارم ص ۵۵۶)

محمد جمال الدین احمد لاہوری

جولہ شوال ۱۳۸۹ھ

مسئلہ ما از محمد اشکور اور اگر بوی خلع کوئی

نہ نیک حضور ملی اور علیہ وسلم کا نام برآمدکس کراٹھوٹا جو نے کوئی نام اور تمام قرار دیا ہے
 اور وہ وہ دفعہ میلاد و قیام کوئی نام کرنا ہے اور یہ اصل اشو یا خوش اعظم کہنے سے روکا ہے
 دنیاقت طلب اس سے کہ نیک کے مذکورہ بالا اقوال اندرون شرع درست ہیں یا نہیں؟

الجواب

مسئلہ حضرت علی اور علیہ وسلم کا نام سنکر اگر ٹھٹھا کرنا یا ان کو
 مسمن ہے اس کوئی نام کرنا یا حالت ہے تفصیل کے مطابق حضرت علی اور علیہ وسلم کا نام سنکر اگر ٹھٹھا کرنا یا ان کو
 دسائے ہے السلام اور غیر العین کا مطالعہ کریں۔ یہ اصل اشو یا خوش اعظم کہنا اور وہ دفعہ قیام
 میلاد و قیام جو تمام مسلمانوں میں رائج ہے شرعاً جائز ہے اس کوئی نام کہنے سے والا سو وہ نہانے کے
 گمراہ فرقہ و باجمہرہ دہشتہ سے ہے لہذا مسلمان اس سے دھند نہیں یا اور اس قسم کے مختلف یہ
 مسائل کے لئے ہمارا حق حصول کو مطالعہ میں کہیں۔ و اللہ اعلم بالصواب۔ الاحقر اعلم۔

محمد جمال الدین احمد لاہوری

لاہور حبیب الرحمن ص ۱۳۸۱ھ

مسئلہ ما از موضع کمر بھڑا ملے ٹول دیاست نیپال امر علیہ السلام

نہ ایک کافر و عورت کو ہم گالیاں کھ دین کے بعد ہذا گالیاں تو آئے سماج کے لوگوں نے اس کو پکڑ
 لیا اور کہا کیا تو عورت کو داپس کر دیا چند مذہب قبول کو نیک نے کفر اختیار کر لی کچھ دنوں تک اسی
 کفر و تلذذ کی حالت میں وہاں پھر چند ہی دنوں کے بعد غوطہ صوفیہ اسلام لیا اور کافر و عورت کو بھی توبہ
 کر کے داخل اسلام کیا اب وہ دنوں کا کساح بھی ہو گیا ہے تو ایسی عورت میں عام مسلمانوں کو نیک
 سے میل جول نہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور اس کے گھر کا کھانا یا درصحت ہے یا نہیں؟

الجواب

مسئلہ عورت مستحرمہ میں اگر نیک اور اس کی بیوی نے عقیقہ دل سے

درواہ مستم یعنی یہ علم تو دین ہے تو دیکھ بحال کرو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو کہیں کسی مردین سے تو دین نہیں حاصل کر رہے ہو۔ حجابی، دیوبندی، محمدی، عیسائی جماعت مرتدوں سے دینیوں گمراہوں اور بد مذہبوں کی جماعت ہیں اور کچھ حسام الخرمین، اھوا لام الہند، نجانب الہست اور دیگر دعائیں الہست۔ ان کے جلسوں میں سنیوں کو شریک ہونا قطعاً حرام اور ایمان و سنت کے خلاف اور زہر قاتل ہے۔ واخذاہ اعلہ در سولہ اعلہ۔

ی بد الدین احمد الرحمنی

۲۷ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

مسلمہ از محمد الرحمن ابن سانی ریلوے گورکھ پور

ایک حامی صاحب ہیں ان کی یہ کو کوئی لڑائی نہیں ہے ایک جان حامی صاحب کے بھائی عمو نے حامی صاحب کو گالی دینے سے کہا کہ جبکہ تمہاری طاقتیں نہیں لکھا لکھی گئی ہیں کہ تمہارا راج نہیں چلا ہو گا اور جب تک تمہاری بہرے نہ نہیں کہل گئے کہ نہیں پیدا ہو گا تو عمو کے سے شرف کیا ہے؟

انجوائے۔ صحت مستفسرہ میں درود حق مستحق عمو صحت گنہگار ہے عمو علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الشاد فراتے ہیں اسباب السلسلہ صوفی یعنی مسلمان کو گالی دینا صحت پریم ہے لہذا عمو قویہ واستقامت کرے اور اپنے بھائی صاحب سے معافی مانگے جائزہ اعلہ

ی جمال الدین احمد انانیدی

۸ شوال ۱۳۷۹ھ

مسلمہ محمد حنیف احمد فی تمام ہذا العلوم فائدہ قیہ مدہ مگر پوسٹ دھواں ضلع کوٹاہ

ایک شخص (ڈاکٹری) دعاؤں میں اکل کی آمیزش ہوتی ہے ان دعاؤں سے طمان کرنے کو دینے کے سلسلہ میں فقہ کا لڑکا کیا ہے کیا اس سلسلہ میں کسی صوفیت میں عمو بلوی کی رعایت ہوئی؟

انجوائے۔ جن دعاؤں میں اکل کی آمیزش ہوتی ہے ان دعاؤں

سے علاج کرنا کا ناچار تھیں اس لئے کہ وہ ایک قسم کی شراب ہے اور شراب سے علاج ناجائز ہے۔
 ہدایت شریعت میں ہے لا تشربوا و اجعلوا من روافدہ و اودو و فوفی صلیحہ سلعہ ان طار ف بن سوید
 سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فقال قال انما ائتمنوا اللہ و ائتمنوا فقال انما ائتمنوا
 بن حواء و کلتمہا و ائتمنوا بن حواء و کلتمہا و ائتمنوا بن حواء و کلتمہا و ائتمنوا بن حواء و کلتمہا
 معمری میں ہے لا یخمر ان یبدا وی یبذلہ و اور یہاں شریعت صحت شریعت میں ہے اگر بڑی دھن میں
 بکثرت ایسی چیزیں ہیں کہ اگر شراب کی آمیزش ہوگی ہے ایسی دھن میں کہ اگر استعمال نہ کی جائیں
 اور جو تکرر نہ پڑے اور اگر ایک دواؤں سے علاج ممکن ہے لہذا اس مسئلہ میں کسی طرح عموم بلوی کی
 رعایت نہ ہوگی و حقیقتی اجلہ۔
 بحال الدین احمد الامجدی

۱۰۰۰ ہجری الاخریٰ سن ۱۲۰۰

مسئلہ: حضرت امیرک رضوی خلیفہ مجدد عالمی اسٹریٹ دیر ایچٹ گورڈ کرناٹک

کیا فرماتے ہیں علامہ حق و دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غیر ائمہ کے نام کا بالابولیا فی اثر
 کے نام سے خریدے ہوئے یا انوکھا ذخیرہ یا تو ہے یا نہیں؟ جبکہ صاحب حدیث نے درمیان میں لکھا ہے
 میں لکھتے ہیں جو ہندوستان میں یا اہل اس میں اطمینان ہے کہ منت مان کر سید محمد کی کہانے اور
 شیخ مسدک یا کراذع کہتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اس طرح اس واسطے ذبح سے نصیر غیر قرآن اور ہے اور شراب
 قلوں کا علاوہ کہنے میں اور یہ جو اس لوگ کہتے ہیں کہ ذبح کے وقت نام غلام کے ذکر کرنے سے ذبح
 حلال اور ہاک ہو یا تابہ گوشت حرام کی قرانی ہوسان کی قطعاً جی ہے کہ یہ نکتہ گوارہ ہو چکا ہے و درمیان
 نصیر غیر قرآن ہے یا اسے اگرچہ خاص اثر قرانی کا نام لیا جائے۔

جبکہ جارا حق میں ہے کہ نبیوں کے نام کا چھوٹا یا بڑا اثر کے نام سے ذبح کیا جائے حلال
 ہے اور نام کا نہ لاؤقت ذبح معتبر ہے و قلوں قول میں فرق ہے ادا ان دعوتوں قول کے فرق میں
 خوٹ ہاک کا مراد مال اللہ کا یا کراذع کا غیر قلوں سے نسبت ہے حدیث میں دعوت فی قول کے نام کا چھوٹا یا بڑا
 یا انوکھا ذخیرہ حلال ہے یا حرام صحیح مسئلہ سے آگاہ فرمائیں؟

الجواب: اللہ وحدہ یعلم الحق والصلوٰۃ کتاب جارا حق کا

مسئلہ حق ہے مشک نام کا نایاب وقت ذرا مستبر ہے اگر بعد از ذبح فراغت کا نام لیا گیا تو ذبح حرام ہے اور اگر ذبح کے وقت امش کا نام لیا گیا تو ذبح حلال ہے اگرچہ جانور فرشتہ کے نام کا ہو جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت ملا یحیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں البقرة للذبح ولا یحلیاء کما هو الذم فی ذمنا حلال طیب الذم لم یعد کما صنفوا ذلک علیہا وقت الذبح فان کا ذبیحہ نہ تھا البقرة۔

و تفسیرات احمدیہ ص ۱۲۴ اور صاحب درختکدہ نے اپنی اصل عربی کتاب الذبیحہ میں یہ کہیں ہندوستان کا ذکر کیا ہے اور نہ کہیں سید احمد کی کتاب کے دفعہ کا اگر واقعی ہندوستان کے اندر توجہ سے نہ دیکھا جائے تو وہ الحاقی ہے۔ ہندو برب مرتجع نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے وہ جہالت بھجادی ہے اسی لئے امام مسلمانوں کو ہندوؤں کے توہین کا مطالبہ کرنا یا آخر میں اسلام اور مسلمانوں کی ہمتی کے لئے جاری کتاب انکار اللہ و شرع کے مطالبہ کریں اور ہندوؤں کا توہین ہرگز نہ کرنا چاہیے کہ گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے و هو حقانی اصلہ

ی۔ بحال الدین احمد الاوردی

مدینہ منورہ لاہور ۱۳۰۱ھ

مسئلہ ہندوؤں کی سجدہ و کھڑکھار سے منع کو غلط

مسی زید اللہ سجادہ ہندہ فرمادہ آپس میں کچھ دلوں سے تلبیاز تعلقات کہتے ہیں یہاں میں قرینہ اذقیاس کے ذریعہ معلوم ہوئی کہ کوئی عینی شہادت موجود نہیں ہے ملاحظہ اس کے زید اللہ ہندو مذکور گھر سے فرادہ ہوئے چند دن کے بعد دلوں کے بعد گھر کے لوٹ کر اپنے باپ سے گھر واپس آئے تو یہ معلوم ہوا کہ دلوں فرادہ ہونے کے بعد ایک شخص میں ایک ہی جگہ تھے یہاں سب قرینہ اذقیاس سے معلوم ہوئی ان سب باتوں کا کوئی عینی شہادت موجود نہیں ہے لہذا عینی شہادت میں زید مذکور اللہ ہندو ہندو سے شرع کو سنا کہ وہ مذکور تلبیہ ہندو اس کی کیا شرط ہے یا اس کو مسمیٰ سے سجدہ و کھڑکھار سے منع کا کوئی طریقہ ہے۔

مذکورہ بالا مسامحات کو جانتے ہوئے اگر کسی شخص نے زید مذکور یا ہندو کو بغیر کسی حکم شرعی کے ان کی حمایت میں اپنے گھر کے گوشے یا اس کے کھٹے کھٹے حصے کے باہر سے کیا حکم ہے ان

دعوت سوانح کا صحابہ مدلل و مفصل بیان فرمائیں یہ خواہش ہے۔

الجواب اگر حکومت اسلامی ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونے پر
 ذاتی اور ذاتی کو سزا دیا کیا یا نہیں؟ اگر وہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی اکرم
 فعل سرزد ہوا تو وہی سخت گنہگار سخت عذاب تار ہوئے دعوت کو حاکم تو یہ داستانہ کرنا چاہئے
 اور دعوت کو نمانکی پانڈی پر قدم دیا جائے اور ملا شریف نیز قرآن خوانی وغیرہ کرنے کی تلقین کی
 جائے اور گناہ کرنے والوں کی جس نے حمایت کی وہ بھی تو یہ داستانہ کر کے قرآن مجید میں ہے
 لا تقاتلوا من لا یقاتلکم من الدین والعلوہ واما عندی والعلوہ عندی والعلوہ عندی والعلوہ عندی
 واما رسولہ جل جلالہ وعلی اعلوہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ی محال الدین احمد المجدی

لا شہان المعظم ۸۹

مسئلہ فقہاء میر تقی الدین جو اپنی کتاب پانڈہ فتح کلک (۱۱۱)

میدان مشریم لوگ اپنی ماں کے نام کے ساتھ پانڈے جاتیں گے یا باپ کے نام سے؟

الجواب میدان مشریم لوگ اپنی ماں کی طرف منسوب کر کے ملتے جاتیں
 گے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرحمتہ فرماتے ہیں کہ روز قیامت شان
 ستادی جلوہ فرمائے گی اور لوگ اپنی ماؤں کی طرف منسوب کر کے ملتے جاتیں گے احکام شریف
 حصہ دوم ص ۱۰۹ (۱۱۱) دیکھئے عندی اعلوہ

ی محال الدین احمد المجدی

۱۱۱

مسئلہ مذاہب متین قادیانی افوی افوی مدرسہ اسلامیہ بریلوی مدظلہ العالی

اشیاء و اس کا رسول چاہے تو ظان کام ہو جائے گا اس طرح کہنا کیسا ہے؟

الجواب مذاہب و اس کا رسول چاہے تو ظان کام ہو جائے گا اس
 طرح کہنے کو حدیث شریف میں منع کیا گیا ہے لہذا اس کے بجائے یوں کہنا چاہئے کہ اشد میر اس کا
 رسول چاہے تو ظان کام ہو جائے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے عن حدیث عن النبی

احمد علیہ السلام علیہ السلام اور شرب اور شربت و غیرہ کا بھانا پسیمہ ہونا اور دوسرے وغیرہ میں ہونے
 کے متعلق جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اگر وہ فیروز میں ہیں نہ دوسرے وغیرہ میں نگاہ کیا جائے کہ اس کا کیا اثر ہے یا نہ؟
 اگر شرب اور شربت کا نام لیا جائے گا کہ اس کے بہتے ہوئے ہر شخص کی آنکھ پر قوت میں لگا جائے گا تو جو شخص شربت
 نہیں پیتی اور احکام شریعت سے حاصل معلوم نہ کرے بلکہ خاص طوائف کی حرام آمدنی سے لائی ہوئی شربتی
 کے نام سے میں جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اگر شربتی اپنے مال حرام ہی سے خریدی اور پیوئے
 میں اس پر عقوبت قدس نہ ہوئی یعنی حرام دوسرے کھا کر اس کے بہتے خرید کر حرام حرام دوسرے دیا اگر لیسانہ ہوا
 ہو تو مذہب مفتی پر وہ شربتی بھی حرام نہ ہوئی اور احکام شریعت سے مستثنیٰ معلوم نہ لایا اور (۱۴) دوسرے جانے
 و قدانی علیہ السلام -

ی محال الدین احمد لاہوری

۱۴ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

مسئلہ ما ازہم بعد طبع بستی در سداکان ملامت و یہ قاعدہ الجنت فزون العاوم

۱۔ چنانچہ ہم مسلمانوں پر لازم ہے یا نہیں اور اس کے نزدیک کی شریعتیں کیا ہیں؟
 ۲۔ کسی آدمی کے سبب بستی خطرے کو نظر انداز کر دینا اور غفلت و کوتاہی کے باعث اس کی حالت نہیں ہے؟
 ۳۔ اگر کسی مسلمان کو اطراف و اکناف کے مسلمانوں کا شرف لازم ہو جائے یا اولیٰ و سخن ہو تو مقامی
 لوگوں کا اعدا انہوں میں کسی اور شخص کا اس وقت خاص میں ایسی ہو کہ سے چلا جائے یا شرف کیا ہے (۴) اگر
 کئی مسلمانوں کو اپنی دیوار بندی یا چنند مشرک مسلمانوں کی طرف سے دشمنان اسلام سے لگتے ہوئے مال
 چائے قہا سے نفی یا تنہید کو مانع ہے اور کئی شخص اسے شہید کہے اور رائے بھی نہ مانے تو وہ قاتل خود
 اندہ سے شرع کیا ہے؟

الجواب ۱۔ ہم مسلمانوں پر یہ لازم نہیں اس کی دشمنیت بلکہ اباحت کے لئے
 یہ شریعتیں ہیں یا اولیٰ یا کفایت اسلام قبل مذکورین اور نہ ان کو اس نے دیا گیا ہو اور نہ ہمارے ان کے کتب
 سارہ ہو دوم یہ کہ مسلمان جنگ اور لڑنے کی قدرت ہو اور مانتی سارے مسلمانوں کی شوکت بڑے کافران
 لگان ہو قاضی ہند میں ہے کہ اسکا اباحتہ قضاکن احدثہما اعتنا الحد و عن قبول مادی
 الیہ من دین الحق و عدم الامکان والحدیثنا کویت ہم والفاظی ان دینہ والشکک والحق لا حصل

مسلمہ۔ از شان افشار شہزادہ فتح سلطان خود

خود شہزادہ اپنی لڑکی شیراز کا نکاح لکھنؤ قادیان احمد کے ساتھ کیا شیراز تین چار سال تقدیر احمد کو کساعتی
خود خوشی کے ساتھ شیراز کو اپنے گھر لے کر قودہاہ کے بعد تقدیر احمد نے طلاق کر کے بیچ دیا تو شیراز کی عدت
گنہگار نہیں احمد کو دی گئی کے ساتھ نکاح کیا اس سال درہی ایک دن شیراز دعوت میں گئی تو وہاں تقدیر احمد بھی
آئے تھے رات میں شیراز کو دھوکہ دے کر اپنے گھر لے کر پلائی ایک ماہ شیراز تقدیر احمد کے ساتھ رہی تقدیر
شیراز کو نکاح دیا گھر سے تو شیراز خود کے گھر آئی رات میں احمد کے یہاں موجود رہے تو انہوں نے ہاتھ سے میں
طمانے دینا کیا فرماتے ہیں؟

انجواب۔ کہ شیراز تقدیر احمد کے نکاح میں نہ تھے بے تقدیر احمد فرعون کے
ساتھ ایک ماہ رہی تو وہ سخت گنہگار بن گئی طلب تھا کہ وہ اس کے اس محل سے لائے اس وقت
بسی سخت گنہگار بن گئی طلب تھا کہ وہ اس کے اس محل سے لائے اس وقت
وغیرہ کا ذکر کرنے کی باتیں اور غارتگی پابندی کی تاکید کی جائے۔ اور اگر تقدیر احمد نے نہ دیا تو صرف
روٹی گنہگار بن گئی۔ وجوہ قتل احمدیہ اصول۔
یہاں اللہ ان اہل اللہ کی خدمت

۳۳۔ وجہ المرجب ۱۳۹۷ھ

مسلمہ۔ از علی بنی مقام بیروہ کلہاوسٹ کمر بابا قادیان فتح خود

نہی کی شادی نہیں ہوئی ہے اور بغیر نکاح کے زید نے محبت کو رکھ لیا ہے اور اس کے ساتھ
ہیستری بھی کرتا ہے اور اس کے گھر سے اس کے ہاتھ سے پکا کھانا بنا کر کھاتے ہیں اور زید کا باپ
اسی حالت میں مر گیا اب اس محبت میں بھی لوگ گنہگار ہیں کہ صرف زید نے زید اور اس کے بھائی
من کو باپ کا کھانا کھا کر چاہتے ہیں اب اس حالت میں تقدیر احمد اس کے بھائی اس کے یہاں کھا سکتے
ہیں کہ ہیں یا چھوڑ دینا ہے کہ باطل اور کھانے کے بعد سے ملان کسی کے یہاں دے دیا جائے اور وہ
پکا کو صوبہ کو کھا لے اب اس محبت میں اس کے یہاں کھا سکتے ہیں یا نہیں۔ جواب ہلکا دینا کریں
میں ہرمانی ہوئی؟

انجواب۔ منہ منہ گنہگار تھا اور استحقاق طلب تھا اور اس کے گھر

طے ہو اس کے ساتھ رہتے رہتے اور کھاتے پیتے ہیں سب گنہگار ہیں زید پر لازم ہے کہ نذابے نکاسی
محورت اپنے گھر سے نکال دے پھر ملازمہ زید کا استفادہ کرے اور اس کے بھائی وغیرہ جو اس کے ساتھ رہے وہ
بھی قویہ کریں اس کے بعد لوگ اس کے یہاں کھانی سکتے ہیں اور اگر زید الیسا نہ کرے تو اس کے یہاں
یا اس کا چاول وغیرہ دوسرے کے یہاں پکوا کر کھانے کا مالک وغیرہ قائل و ناسی نہ ہونے کی شکست
فلا تعدد بعد الذکر منی مع القوم المکذوب و هو ضائق اعلم۔

۳ بحال الدین احمد لا بدی تہ

۱۹ حریم الحرام ۴۹ھ

مسلمہ رازقہ الدلی رضوی دارالعلوم فوریہ نظامیہ فاخرہ جوہرستان آباد محمد شہید پور
آج کل بعض شیخ کے مانتوں پر اور اثر و کھارہا ہوتا ہے یوں ہی بعض قریباں اور افعال بھی اسی
طرح کے ہائے جانتے ہیں جن پر اہم حالات چھپا یا کھرا ہوتا ہے تو ان کا استعمال شرفاً کیسا ہے ؟
الجواب شیخ کے جن مانتوں پر اور اثر و کھارہا ہوتا ہے ان کا استعمال منع ہے کہ
غلاف ادب ہے اور ایسی کوئی افعال کہ جس پر اہم حالات چھپا یا کھرا ہوا نہیں استعمال کرنا اور شدت
کے ساتھ منع ہے کہ غفلت میں اس کے ساتھ بیت الخلاء وغیرہ میں بھی چلا جائے گا جس سے اہم حالات
کی منت ہے ادبی ہے۔ وهو ضائق اعلم بالصواب

۳ بحال الدین احمد لا بدی تہ

مسلمہ رازقہ الدلی رضوی دارالعلوم فوریہ نظامیہ فاخرہ جوہرستان آباد محمد شہید پور

رازیہ علی اپنے کسی شادی ایک مشہور و معروف وہابی کے یہاں کہہ رہا ہے وہابی کے یہاں
شادی کرنا اور وہابی کے یہاں باہلات جانا اور کھانا پینا کیسا ہے ایسے لوگوں کے لئے اندھے شرع
کیا حکم ہے ؟

۱۰ زید کہتا ہے کہ میں وہابی کی لڑکی لدا ہوں اس میں کوئی توجہ نہیں کیا نیک کا یہ قول درست ہے۔
۱۱ امارہ اہل سنت کا اگر کوئی میر وہابی کے یہاں باہلات جائے اور اس کے یہاں کھائے
پئے تو اس کے لئے کیا حکم ہے وہ شخص امارہ اہل سنت کا میر ہوئے کے لائق ہے کہ نہیں ؟

الجواب ہوں الملائکۃ العزیزۃ الوعاب را، وہابیہ کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں
 پھر اگر وہابیہ معنی مرتدہ ہے تو نکاح باطل ہے اور اگر لڑکی صرف گمراہ ہے تو اس صورت میں نکاح منعقد ہو
 جائے گا مگر گمراہ لڑکی ہے رشتہ اندوزانہ قائم کرتا یا انہیں اور وہابی کے یہاں شادی کرنا اس کے
 یہاں باہرات جہان اور کھانا پینا بھی جائز نہیں جن لوگوں نے ایسا کیا وہ گمراہ تھے نہ کہ مرتدہ تھے تو یہ کہیں صحیح مسلم شریف
 کی حدیث ہے عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان من روافد النور و
 وان ما خوافا قتھد وھمد وان لھن قھود فلا تسفوا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاروھم ولا تلکھم
 ولا تلناکھم ولا تصلو علیھم ولا تصلو علیھم۔ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد مذہب اگرچہ لڑیں تو ان کی عیادت مت کرو۔ اگر مر جائیں تو
 ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو ان سے ملاقات نہ کرو انہیں سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے
 ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ شادی نہ کرو ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو
 اور ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ابو داؤد، ابن ماجہ اور ترمذی ابن حبان نے بھی روایت
 کیا ہے وھو متافی اھلہ۔

۱۲۔ وہابی کی لڑکی بھی مرتدہ ہے تو نکاح منعقد ہوگا جیسا کہ فتاویٰ مالکیہ میں مذکور
 اول عمری ص ۳۱ میں ہے لا یجوز النکاح ان یتعد حقیقۃ ولا مسلمۃ ولا کافرة اصلہ
 وکن لا یتعد حقیقۃ مع احد من انی المسلم یعنی مرتدہ کے لئے مرتدہ و مسلمہ اور کافرہ
 اصلہ کسی سے شادی کرنا جائز نہیں اور اسے کفر کے لئے کسی سے نکاح کرنا جائز نہیں ایسا ہی
 مسطور میں ہے اور اگر وہابی کی لڑکی کافرہ کا وہابیوں جیسا ہے مگر وہابیوں کے کفر بات تطبیہ کی
 اسے قبر نہیں یا باپ وہابی اور لڑکی سنیہ ہے تو ان صورتوں میں نکاح ہو جائے گا مگر وہابیوں
 سے کسی قسم کا رشتہ جائز نہیں کہ بیٹوں کے لئے نہ یہ قائل ہے بہت سے رشتہ داریوں کے
 سبب وہابی ہو گئے۔ لہذا نیکد کا یہ کہنا غلط ہے کہ وہابی کی لڑکی لاسلمہ ہوں اس میں کوئی حرج
 نہیں وھو متافی اھلہ۔

۱۳۔ اگر مادہ اہل سنت کا کوئی وہابی کے یہاں باہرات جہان سے اور اس کے یہاں کھائے پئے

تو وہ ادارہ کا غیر رہنے کے کسی لائق نہیں یہی طرح ہر فاسق و فاجر ملحدی مثلاً نے والا اور غاڑ وغیرہ فرائض
الہی کو قہراً ترک کر دینے والا ایسی اعدائے اہل سنت کا غیر رہنے کے لائق نہیں وہ حوثانی اعداء

ی جمال الدین احمد مجدی قیدہ

۱۶ رجب المرجب ۱۳۰۰ھ

مسئلہ مزید لطیف بلادی ٹولہ ہر ایک گچ چلے سیاحان

ایک کافر کو ملعون کہنے کے سبب کچھ لوگ زید کو کافر کہتے ہیں ادنیٰ یافت طلب یہ امر ہے کہ کسی شخص
خاص کو ملعون کہنا کیسا ہے؟ اور جو لوگ کہ زید کو کافر کہتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب کسی شخص خاص کو ملعون کہنا کفر نہیں البتہ منع حرام ہے شرعاً اگر

میں حضرت ماحل قاری اور احمد رضا علیہ رحمۃ فرماتے ہیں فی فہم الاشیاء من خطر فلیعتب ۱۱۔
بلکہ کسی شخص معین کو ملعون کہنے کے سبب زید کو کافر نہ کہتے والوں پر تو یہ قہیدایمان اور دل سے موافقت

ی جمال الدین احمد مجدی قیدہ

۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۱ھ

مسئلہ مزید لطیف آخر شرعی موضع جنبش اور قطع ٹولہ کچھ

زید کی عمر تقریباً پچاس سال کی ہے سن بلوغت سے لیکر آج تک پانچ شادیاں کیں ہر صوات
کو طلاق و طلاق دیا گیا دوسری شادی کی تفصیل زیر تحریر ہے زید کی دوسری بیوی ہندہ مطلقہ ہونے
کے بعد اپنے بچے کے ساتھ گئی۔ زید نے دوسری شادی کیا چند ہی دنوں کے بعد اس کو طلاق و طلاق دیا۔
دوسری مطلقہ بیوی کو اپنے گھر لے آیا اور اس سے شریک صحبت سلطانی کاٹھنی کے کچھ ٹولوں کے دباغے
حلال کر کے پر تیار ہوا تین آدمیوں سے نکاح پڑھایا ایک بعد دوسرے اور ہر ایک سے یہ شرط کرنا تھا کہ اس کے
قریب مت جانا جو کہ کے طلاق لے لیتا تھا اور تین مذکور آدمیوں سے طلاق کرنا یا اگر طلاق کے شرط کو پورا
نہیں کیا اب اس کو یعنی ہندہ کو الہیہ شرعی کے عدلان عدت اپنے پاس رکھے مسلم بعد عدت ہوئی تھتے
کے ایسے عالم سے نکاح پڑھایا جو زید کی بیوی کی حالت سے بھرپور عاقل تھا۔ پانچویں بیوی زینب کو طلاق
طرح کی سزا نہیں دے کر یہ طلاق نہ ہے اس کے نان و نفقہ کا نفی اس کو خیال نہیں ہے زینب جو پھر

بات صحیح ہے اور محل تین ماہ کا ہے اب نیک کی مشورت سے تمام جلدی ہو سکا اسی حالت میں اس کے بچے
 روانہ کر دی۔ دوسرے دن یہ بات مشہور ہوئی کہ نیک کو گھانا پینا بالکل ترک کر دیا جائے یہ مشورہ ملا دیو
 کے طرف سے ہوا اس ملا دیو نے اتنا نیک کو تنگ کر دیا ہے کہ نیک کا شرم و حیا سے گھر سے نکلنا دشوار
 ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ محمد کے پہلے یہ سارا واقعہ بالکل ہی نہیں معلوم تھا اور نیک بدین کو کافر
 لایا لیکن دنیاوی رسم و رواج سے بالکل پاک ہے ایسی صورت میں نیک کی بحالی کے لئے شرعی فیصلہ
 مجبورہ ایصال فرمائیں؟

الجواب صورت مذکورہ میں نیک کوئی خطا نہیں ہے قال احدثہ تفاتی
 لا تضر ولا صلا و زین اسوئی لہذا نیک کے گھر کھانے پینے کو ترک کرنا تا اس میں اس کا ہایکات کرنا ایذا راسل
 ہے اور ایذا راسل سنت گناہ ہے و جو سمجھتا ہے علمہ بالصواب۔

ی بھلال الدین احمد لاہوری

مار خیال المکرم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ مذکورہ پر ایٹنا مذاکرہ فرمایا کہ انت پورا (احمدیہ دیش)

صورت کو کسی مسئلہ کا فیصلہ نہ کیا ہے؟

الجواب صورت کو فیصلہ نہ کرنا صحیح نہیں بلکہ ہم باطن کا اس بات پر اجماع ہے
 کہ صورت ذاتی الی اللہ نہیں ہو سکتی۔ خدا کی رحمت پر ہر آدمی صحت ۱۹۹۹ میں ہے کہ امام شریعی میزان الشریعہ
 الکبریٰ میں فرماتے ہیں قد سمعنا من اهل الکف عن مشاغل الذمیرۃ عن کل ما عالی احدثہ لم یصلنا
 ان احد من بناء السلف الصالح قد صدمت لفریفة المریض بن ابد انفس النساء فی الدرجة
 وان ورد الکمال فی بعضہن کہ یہ صفت عبد ان واسبہ امرأۃ فرعون فذل الذ حکم ال
 بالنسبة لکعبین الناس وخلقہم فی عقائد الولایۃ وغایۃ امر المرأة ان تكون عابدۃ لخالق
 کواجبۃ العبدیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و هو اعلم بالصواب۔

ی بھلال الدین احمد لاہوری

مار صفر المکرم ۱۴۰۳ھ

لہوں فریضہ فصحت کا فرض ہے دین ۷۱۵ اور زینب کا نامان و تقاس کے بہنوئی پر واجب نہیں ایسی
 مجرم کو اسے اپنے یہاں سے فوراً ہٹا دینا چاہیے تھا یا زیادہ سے زیادہ ایک دن اسے بطور عہد پناہ لکھا
 گمراہ ایک ہفتہ اپنے یہاں لکھا تو ضرور گنہگار ہوا کہ ایسے مجرم کا ہر سلطان پر بایکٹ کرنا لازم ہے۔
 قال احدثہ قتالہ ولہا کینسیات الشیطان فلا تقصد جعد الذکر حی مع القوم انظروا میں (دین ۱۳۷) لہذا
 زینب کے بہنوئی کو پرخ سے نکالنا درست ہے اور نکالنے والے حق پر ہیں اس لئے کہ اگر مجرم اور
 ان کے ہمدردوں کے ساتھ سختی نہیں کی جائے گی تو لوگ گناہوں پر اورداری ہوں گے ہاں زینب کا
 بہنوئی اگر علانیہ توہر کرے تو اسے پرخ میں ضرور شامل کر لیا جائے وہو قتالہ بعد۔

بہ جمال الدین احمد اللہی

مہر مہادی الاقری ۱۳۰۰ھ

مسئلہ ما اذکمال الدین محمودی دہلوی الاسلام کو جو پور نوکر چنڈا کو رکھو
 زینب کی بیوی ہندہ کو کہے ساتھ فرزند ہو گئی تو زینب نے اسے طلاق منظر دیدی۔ بعد مدت برکھنے
 اس سے نکاح کر لیا مگر ہندہ ہر فرزند کے یہاں آئی تو زینب نے اسے بیوی کی طرح لکھا مگر دونوں ہندہ
 پھر نکمے یہاں آئی۔ وہاں کو دن دہ کریم فرزند کے یہاں آئی غرضیکہ وہ اسی طرح دونوں کے یہاں رہتی
 تو زینب کا بائیکاٹ کر دیا گیا۔ انھوں نے توہر کی اور ہندہ کو پھر ہندہ کے کاہنہ کیا۔ مگر سولہ سے دقت بعد
 ہندہ پھر فرزند کے یہاں آئی جس کو اس نے بیوی کی طرح ملازمہ لکھا تو مسلمانوں نے اس کا بائیکاٹ کر
 دیا اب وہ دوبارہ توہر کر کے برادری میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے
 اس کے اوپر کوئی کفارہ ہے یا نہیں؟

الجواب — زینب اگر دوبارہ توہر کر کے برادری میں شامل ہونا چاہتا ہے
 تو اسے علانیہ توہر فاسقہ نکاح کے برادری میں شامل کر لیا جائے کہ ہدایت شریف میں ہے التائب
 من الذنب کمن لا ذنب لہ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۷) اور اس آیت کے لئے شریعت نے کوئی کفارہ نہیں
 مقرر کیا ہاں اگر حکومت سے کام لے کر ہندہ کے ساتھ زنا کرنا ثابت ہوتا تو وہ سنگسار
 کیا جائے اب توہر کے ساتھ اسے پابندی قمار کی تاکید کی جائے اور قرآن خوانی و میلاد شریف کہنے

عمر و سائیں کو کھانا کھلانے اور مسجد میں بونا و چٹائی رکھنے کی تلقین کی جائے کہ یہ چیزیں قبولِ توبہ میں معاون ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ ومن تاب وحمل ما آفاه ذنوبہ اتوب الی اللہ متاباً (پہل ۳۷) و هو حقانی و رسولہ الاعلیٰ اعلمہ بالصواب۔

۴۲۷۔ جلال الدین احمد الامجدی

۲۷ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

مسئلہ ما زید الفریز ملک مجید متبع پانچہ رہا را شہر

ایک شخص نے ایک مرتبہ شراب پی لی تھاس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب۔ ہدایت شریف میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پئے گا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اب اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا زید رضائی مشکوٰۃ میں ہے شخص مذکور کے بارے میں شریعت کا یہ حکم ہے کہ اس پر عہد جاری کی جائے یعنی اس کو اپنی گڈ سے ملے جائے۔ مگر یہ کام حکومت اسلامیہ کا ہے لہذا موجودہ حکومت میں وہ صرف دل سے توبہ مانگتا کرے اگر اس کا شراب پینا لوگوں پر ظاہر نہیں ہو رہا ہے تو پوشیدہ طور پر توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روئے گا اگر اسے کسی پر ظاہر کرے گا گناہ کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اور اگر کھلم کھلا شراب پی جائے تو طایر توبہ کرنے سے ہدایت شریف میں ہے کہ سرکارِ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذا علمت سببہ فاعمدت عند ما توبت بحالو یا کسوا و العلیانۃ یا العلیانۃ یعنی جب تو گناہ کرے تو فوراً توبہ کر خبیثہ کی خبیثہ اور طایرہ کی طایرہ۔

۴۲۸۔ جلال الدین احمد الامجدی

مسئلہ ما زید الفریز ملک مجید متبع پانچہ رہا را شہر

۱۰ محمد قوں کو نقاب لگا کر سڑکوں پر گھومتا پھر تانے رنگوں کے بزار پر جھانکا اور نقاب ہٹا کر قیام کرے

ساتے مزاد پر ہاضمی دینا کیسا ہے؟

۱۰ کیا تیمور لنگ کی باتوں پر ہم سنیوں کو عمل کرنا چاہیے؟

الجواب — ہاں محدثوں کو نقاب لگا کر سرکوں پر لگونا چھڑنا جائز نہیں کہ اگرچہ غیر غرض نہیں دیکھتے مگر وہ غیر غرض کو دیکھتی ہیں البتہ کسی ضرورت سے اپنی نگاہوں کو غیر غرض سے جاتے ہوئے ڈھیلا ڈھالا نقاب لگا کر کہ جس سے ان کی زینت ظاہر نہ ہو یا ہر نکل سکتی ہیں اور دونوں کو ہزاروں کے ہزاروں پر جانا منع ہے ہوا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ والاعوان احکام شریعت معہ دوم ص ۱۴۰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو رتوں کو مزارات اولیاء و متعلقہ عام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے اور ہر شریعت معہ ہر امام و محدث میں ہے کہ اسلم ہے کہ جو حدیں مطلقاً یعنی جو ان ہوں یا اور کسی سب مزارات کی ہاضمی سے پیش کی جائیں اور قادیان کے سامنے محدثوں کا نقاب پٹا تانا یا کر گناہ ہے۔ ۱۱ تیمور لنگ بادشاہ کی ان باتوں پر جو شریعت کے اصول و قواعد کے خلاف ہوں عمل کرنا جائز نہیں و وہ بھگتہ و فتنہ انگیزانہ و اہل باطل و کفر کے اعمال ہیں۔

محمد علی الدین اسماعیل مدنی

۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ — مظلوم مصلحت عمود غلاموں پر بوندہ غلیل آباد مصلحتی

محدثوں سے نہ کہ ان کا کتب کہنے والا اس سزا کا مستحق ہے احکام شریعت سے مطلق فراموشی؟

الجواب — نہ کہ ان کا کتب کہنے والا اگر محسن نہیں ہے تو قہراً تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اسے کو کوٹے لگے جائیں جیسا کہ پارہ ۱۴، سورۃ نور کے دیکھنا اول میں ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة۔ اور اگر محسن ہے تو حکم ہے کہ اسے سزا دیا جائے یعنی اس قدر تھوڑا دیا جائے کہ مر جائے اور اگر کسی وجہ سے قانی کو یہ سزا دے لیکن تو سب مسلمان اس کے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا کر دیں یعنی مکمل طور پر اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

قال الله تعالى واما يا ايها الذين آمنوا فليتقوا الله فلا تقعد بعد الذنوب عني مع القوم الظالمين (پ، رکوع ۱۴۴) دیکھیں فقہ احمد حضرت ملا یحیٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کو عرصے کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔ ۱۰ القوم

انظروا بعلم اللہ تعالیٰ والما فی حق والکافر والعقود مع کلہم معنی فی حدیث احمد بن حنبل ۷۵۵
 وهو متعانی ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

کمال الدین احمد لاہوری

مسئلہ ماذکرہ فہم انہاں بجا و پود بستی
 زندہ کاغذ زندہ کے ساتھ ہوا۔ زندہ کو عذاب کا فرض ہے دیانت طلب یا امر ہے کہ زندہ بڑائی کے
 یہاں زندہ کا رخصت ہو کر جانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
 الجواب۔ یہاں ہے کوئی گناہ نہیں وهو متعانی ورسولہ الاعلیٰ اعلم

کمال الدین احمد لاہوری

یا الصواب۔

۷۸ سوال المکرم ۱۳۸۳ھ

مسئلہ ماذکرہ یوسف مازام القادی فخر بنخل سینٹ گھنٹی دھو قطر وین کلفت پوسٹ
 بکس ۳۳۳

جو جو تیس گئے سرورین کلاؤ کا کلاؤ و سرور اسلامی شاعر کا مذاق انداز ہے جس پر قہر تو دیکھنا نہ پوٹہ
 اور ہادی ترک کردی ہے ایسی عورتوں کے خاوند بپ بیٹے اور بھائیوں کے لئے شرعاً مہر نے کیا
 حکم لگایا ہے کیا لوگ دیوٹ کہلانے کے مستحق نہیں ہیں؟ میں کہ سنت کی خوشبو تک نہ ملے گی جب کہ
 جنت کی خوشبو ستر ہزار میل تک محسوس ہوئی۔ اس سوال کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں دینی اور
 طویل و عطا فرمائیں تاکہ طلاق اور نکاحات تمام ایک ہی ہو جائے کہ اپنے فرق سے مسکندوش بھول فقیر زندہ
 پاک اور عرب مالک سے خوئی حاصل کر کے کرنی مائگریری اور ادو میں کتابی شکل میں شائع کر کے
 دنیا بھر کے اسلامی مالک کے سربراہوں اور عدالت شریعہ کے مقبول کو دعاء کہے کہ ان کو ان کے فرق
 اور مذہب سے آگاہ کرنا چاہتا ہے کہ وہ اپنی طاقت اور دوسرے سے ان افعال قبیح کی روک تھام کریں
 اور خدا کے غضب نے اگر لہیت میں لیا تو کوئی چیز اس نے طاقت ہو گا ان اعمال بدہی کی سزا ظلیطی
 مسلمان ہمت نہ ہے ہیں؟

الجواب۔ جو جو تیس گئے سرورین کلاؤ کا کلاؤ و سرور اسلامی شاعر کا مذاق انداز ہے جس پر قہر تو دیکھنا نہ پوٹہ

ہر اور ان کے ذمہ طرہی پاپ بھائی یا شوہر وغیرہ ان کو ایسا کرنے سے سختی والا کارکن نہیں روکنے کی توفیق
 وہ ضرور دیوث ہیں۔ فکت الذیحدث من لا یطاع علی امرئہا وحریمہ حکمذاتی الجزء الثالث من
 الفتاویٰ الرضویہ۔ لہذا ان کے ذمہ طرہوں پر لازم ہے کہ وہ خود توں کو پرہیز کے بارے میں قرآن و
 حدیث اور ائمہ کرام کے فرماں پر عمل کرنے کے لئے مجبور کریں اگر وہ سہمہ ہوئی سے باز نہ آئیں اور شریعت
 کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کی سرزنش کریں۔ یہی سورۃ فود میں اللہ شاد فداوند کی سہمہ والی بیعت تین تین
 یعنی فود میں اپنے جسم کے کل ذریت کا ظاہر نہ کریں جیسا کہ تفسیر محل میں ہے اللہ ربہا عا البدن الذی
 ہو محل الذینۃ پھر اسی آیت پر لکھ کہ میں اللہ شاد فداوند علیہ صلوٰۃ وعلیہ وسلم جنہوں نے عقی جیو جنہوں نے عقی ہو کر میں اپنے
 سرور کو فدا کیا اور جس کو پادشاه سے چھپائے نہیں جیسا کہ تفسیر عالمین میں ہے ان بیعتوں کے روس
 والہ اجتنابی والہ صلوٰۃ وعلیہ وسلم پھر اسی آیت کریمہ میں اللہ شاد فداوند علیہ صلوٰۃ وعلیہ وسلم ہاں جیو جنہوں نے عقی
 ما یضیع من ذینہن یعنی جو میں اپنے پیروں کو ذریت نہ چھپائیں کہ جن سے ان کی چھپی ہوئی ذریت کو
 ٹھک جائے۔ چنانچہ اس لئے کہ اس سے لوگوں کا ان کی جانب میلان ہوگا جو فتنہ کا سبب بنے گا اور
 جب پیروں کے نزدیک آواز دہنی سرور کو سنانا عوام پر اتھوحت کا ہلکا خود ذرہ ذرہ پوٹنا
 بہن کر سام گھونٹا اپنی آواز دہنیوں کے کانوں تک پہنچانا اور ان سے بات چیت کرنا اور عوام ہوگا
 کہ ان پیروں سے میلان اور زیادہ ہوگا جو فتنہ بڑے قتل کا باعث ہوگا اسی سے شریعت مٹھونے
 ہو توں کو اٹان تک کہنا چاہئے نہیں ٹھہرنا۔ تفسیر روح البیان میں اس آیت کریمہ کے تحت ہے۔ اسی
 الذین یزعمون بانہم من الارض لیتقیض علیہم فی علمہ انہ ذوات خلق کل فان ذلک مما یجوس من
 الرجال یلا الیہن وجہم ان یمن علی الیہ۔ واذا کان ایضا صوت خلق الیہا للاجانب
 حراما کان رفع صوتہا یحدث فیہ الاجانب کلاما سریاً بطریق الاولی ان صوت فتنہا اقرب
 الی الفتنة من صوت خلق الیہا وذلک لانه کما ان الذی لا یستقیم فیہ انی رفع الصوت
 اور حدیث شریف میں ہے کہ ان ذلک لا یستقیم دعوہ قوم یلیسون الخفا لئلا یسأہم یعنی سرکار
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جو اپنی عورتوں کو باجے
 والا یا زین پہنائے جس کی تفسیرات احمدیہ ملا جیون (اور جب نزدیک کی آواز دہنی کے قبول نہ ہونے کا

سبب بنتی ہے تو خاص صورت کی آفتاب اور اس کا سٹے سر پہ جانی کے ساتھ مومن بہن تابد و جہاں اعلیٰ غضب
 الہی کا سبب ہوگا اور صورت کو صورت کہتے ہی اس نے ہیں کہ وہ ہمہ میں نہنے کی چیز ہے نہ کہ ہاں کہیں
 اور سر کوں پر بھرنے کے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ترمذی میں حدیث شریف مروی ہے کہ سر کا
 اقدس علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عنہ جس کے ترجمہ میں حضرت یحییٰ بن عبدالحق محدث دہلوی
 بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ زن صورت مست حق و سے آفتاب کہ مستور و محبوب باشد اور
 جس طرح سر کا اجنبی عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں ایسے ہی صورت کا اجنبی مردوں کو بھی دیکھنا جائز نہیں جیسا
 کہ حدیث شریف میں ہے عن ابیہما سلمۃ انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلمۃ و سلمۃ
 و سلمۃ اذا قبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا ما منہ
 فقلت یا رسول اللہ اوس عواصی لیسوا باخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افسوا وان
 انھا السخاۃ و انہ یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضرت میمونہ
 حضور کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ایک نابینا صوبانی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سامنے سے حضور
 کی خدمت میں آ رہے تھے تو سر کا نہ ہم دونوں سے فرمایا کہ پردہ کو اور حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے
 عرف کیا یا رسول اللہ کیا وہ نابینا نہیں ہیں وہ ہیں نہیں دیکھ سکیں گے حضور نے فرمایا کیا تم دونوں بھی
 نابینا ہو کیا تم انھیں نہیں دیکھ سکتی وہ احمد، ترمذی، ابوداؤد، حضرت یحییٰ بن عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ
 اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت اشعۃ اللمعات میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر بخام معلوم ہی شود کہ
 چہ حال کہ نظر دیکھا نہ بلکہ دیکھا نہ تمام است مگر نیز نہیں حال دار کا قادیان تو عورتوں کی طریقت اللہ
 ان کی آفتابی بہت اچھی ہے حضرت عائشہ حدیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے زمانہ کی عورتوں کا بھی
 مسجد میں آنے پر منع نہیں فرمایا جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ان کا ارشاد مروی ہے نوادہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما حدثت النساء لجنہن المسجد یعنی عورتوں نے اب پیدا کی ہیں مگر
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انھیں منع فرما دیا
 دیتے یہاں تک کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کا حال دیکھ کر انھیں
 مسجد میں آنے سے منع فرمایا واللہ ان کے زمانہ میں اگر ایک عورت تک سے قاتل کے زمانہ نہ تھا کہ

میں ہزاروں عورتیں ایک تہیں اودان کے زمانہ میں اگر ایک عورت فاسقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں
 فاسقہ ہیں مثلاً امام اکل الدین بالائی یہ ہے لحد نفی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ السلام عن الخروج
 الى النساء اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ عورت سہل الشرم کی چیز ہے۔
 سب سے زیادہ خدا کے تعالیٰ سے قریب ایسے عورتوں میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو یہ طمان
 اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جامعہ کے من کھڑے ہو کر لکڑیاں مارا کرتے تھے
 کو مسجد سے باہر نکالتے اور حضرت امام اللہ علیہ السلام رضی اللہ عنہما رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی استویات کو جمعہ اور
 جماعت میں نہیں جاسنے دیتے تھے جیسا کہ قریۃ السانی شرح صحیح بخاری میں ہے قال ابن مسعود رضی
 اللہ عنہما المراءۃ عورتہ واقرب ما تکون الی اللہ فی صلوٰۃ خافۃ الخوض استغفرہا الشیطان وکان
 ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یومعجب النساء یوم الجمعة یمن من المومن وکان ابیہم
 عنہما وہ لجمعة والجمعة اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما رضی اللہ عنہما نے اگرچہ بوڑھی
 عورتوں کو غیر مغرب اور عشا کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن منافقوں نے بوڑھی عورتوں
 پر عمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی عبادت کی شرکت سے منع فرمایا اکل الدین
 بالائی میں ہے الفتویٰ الیوم حتی تکلمتہ والشواہد فی الصلوٰۃ اور امام ابن ہما فتح القدر میں فرماتے
 ہیں۔ بعد المتأخرین المتعین علیہما فی الشواہد فی الصلوٰۃ کما اور ما نصت الی وجہ فقہ کا ثبوت ہے جو
 حرام کا سبب ہے اور جو حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے یعنی میں ہے قال اصحابنا
 لان فی خروجہن خوف الفتنۃ وهو سبب الحرام وماذا یمنی فی الحرام حرام ظاہر ہے کہ جب خدا
 زمانہ کے سبب اب ایسے سیکڑوں برس پہلے مسجدوں میں حاضر ہونے اور عورتوں میں شرکت کرنے
 سے عورتیں مدح دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت سخت تاکید ہے تو اس
 زمانہ میں جب کہ فتنہ و فساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا سہرہ بردگی کے ساتھ نہ کروں پارکوں اور
 پانڈروں میں گھومنا پھرنا اور ناظرین کو لانا لانا سنگا دکھانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے جبکہ
 ان جگہوں میں برقعوں اور نقابوں کے ساتھ بھی عورتوں کا جانا عورتوں سے غالی نہیں ہے۔ غلامیہ یہ
 ہے کہ اس زمانہ میں عورتوں کا باہر نکلتا بہت بلا فتنہ ہے اور غلے سہرہ بردگی کے ساتھ گھومنا

پہر تاشی کو یہ عمل اور تعالیٰ علیہ وسلم کی تلافی کا باعث اور خدا کے تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے خود توں
 پر لازم ہے کہ وہ اس طرح ہرگز نہ نکلیں اگر وہ ہندو تاشی تو مولد پر واجب ہے کہ انہیں حق الامکان رکھیں
 اور تاشی کریں ورنہ وہ بھی سخت گنہگار لائق عذاب قہار اور سخت نادم ہوں گے۔ وہاں کہ خدا کے عز و جل
 مسلمان مردوں اور عورتوں کو شریعت حق پر عمل کرنے کی توفیق بخشنے پر آمین و جو بھانڈہ و خزانہ
 اجمعہ بالاصواب۔

بیہلال الدین احمد لاہوری

۱۵ صفر المظفر ۱۳۰۳ھ

مسئلہ۔ اگرچہ ہندوستانی موضع پر یہی ہیستی اور بدھ کا تہہ
 مرنی کا انتہا پہنچنے والے سے انتہا خرید لیا اور کوڑے پر عذاب نکلا تو انتہا پہنچنے والے پر اس کی
 قیمت واپس کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب۔ انتہا عذاب نکلا تو پہنچنے والے پر اس کی قیمت واپس کرنا فرض ہے
 اگر نہیں واپس کرے گا تو فی الجہد میں گرفتار ہوگا۔ بہرہ شریعت حصہ ۱۲ صفحہ ۷۸ میں ہے کہ انتہا خریدنا تو بلا
 تو گندہ نکلا اس دام واپس ہوں گے کہ وہ بیکار و بے پیشہ کے قابل نہیں اور درختاں مع شامی ہلچہ چرام
 و شہ میں ہے شری غصہ میں و طبع شکوہ و فوجہ و فکسدا بنتیہ بہ قلعہ خضہ کہ نہ وان نہ بنتیہ
 بہ اصلاحہ محل الفتن بطلان البیع عام مفسداً اور اسی طرح قراوی مالگیری جلد سوم ملائی میں بھی
 ہے۔ و هو تعالیٰ اعلم۔

بیہلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ۔ اگرچہ ہندوستانی مرد و عورتوں کا تہہ

بیرمواہی کے نام کے ساتھ مرنی اور تعالیٰ عزہ کرنا یا انہیں ہے یا نہیں؟

الجواب۔ مرنی اور تعالیٰ کا عذاب ہلچہ چرام کے ساتھ خاص نہیں غیر محابہ
 کے نام کے ساتھ بھی اس کا استعمال جائز ہے اس لئے ہندوؤں نے ہر شے کے علاوہ و شامی کے
 لئے بھی اس کا استعمال فرمایا ہے۔ بہرہ حضرت شیخ محمد باقی قدس دہلوی بقاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے
 اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۱۲ پر حضرت اولیٰ قری کو قری اور تعالیٰ کہہ اور حضرت علامہ ابن ماجہ میں شامی

رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے رحمت اللہ علیہ کے مہر و دیوڑھی و شفا ۳۵، ۳۴، ۳۳ اور صفحہ ۳۲ پر حضرت امام اعظم
 ابو حنیفہ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا اور مشکوٰۃ کے مصنف حضرت شیخ فہم الدین محمد بن محمد اشرف غریبی
 نے مشکوٰۃ شریف کے مقدمہ ص ۳ پر صاحب معارج علامہ ابو محمد حسین بن مسعود قراری نقوی کو رضی اللہ عنہ
 لکھا اور علامہ شہاب الدین خضائی نے نسیم المیائیں جلد اول ص ۳ پر علامہ قاضی یوسف بن محمد کو رضی اللہ عنہ
 لکھا اور حضرت شیخ عقیق جلالی نے حدیث دہلوی بخاری علیہ السلام والرحمن نے اجازت لایا کہ میں حضرت
 غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ کئی جگہ یہ دعائیہ جملہ لکھا ہے جبکہ ان میں سے کوئی صحابی
 نہیں تو معلوم ہوا کہ غیر صحابہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا اور کہنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ عام
 دلائل بخاری و ابی حنیفہ کے ساتھ خاص سمجھتے ہیں اور غیر صحابہ کو رضی اللہ عنہ کہنے پر لڑتے
 ہیں ان کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھی رضی اللہ عنہما لکھا گیا ہے جیسا
 کہ تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ ۳۲ پر ہے مولانا قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما جملہ قلم کے بعد ایسے ہم سبق بنے کہ آخرت میں بھی ساتھ نہ چھوڑا۔ ان تمام احوال ہاتھ لکھ کر ان
 کی طرح واضح ہو گیا کہ غیر صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

سے بحال الدین احمد الہمدی

۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

مسئلہ ۷۰ از حاجی محمد حدیث پوسٹ و مقام ٹنڈو الٰہ علیہ بستی

مذہب سلفیت و تفریقہ و نظریہ احوال و مذہب رائج کے ذمہ داروں نے مذہب کی کچھ رقم جالہ سے پاس
 بلوں و مات کی ہے جس کو ہم نے مخالفت کی قرین سے متک میں منع کر دیا ہے ایک صاحب اس
 رقم میں سے چار ہزار روپیہ ہم سے بطور فرق ملتے ہیں تو اس رقم سے ہم کسی کو فرق دیں تو یہ جائز
 ہے یا نہیں؟ تسلی بخش جواب تحریر فرما کر خدا اور ماوراء ہوں۔

الجواب۔ رقم مذکور میں سے آپ کا کسی کو فرق دینا جائز نہیں اس لئے
 کہ آپ اس رقم کو محدث نہیں کر سکتے کہ امت سے اس رقم کو آپ محدث نہیں کر سکتے اسے آپ
 فرق بھی نہیں دے سکتے جیسا کہ ہادیہ آخرین میں ہے لا یصلح التفریق من لا یصلح التصدق

مناویں وہ انصوبی یہاں تک کہ مدرسے کے ذمہ داران کو بھی مدرسہ کی رقم خرچ کر دینا چاہئے نہیں کہ وہ مدرسہ کی رقم کو اس کی ضروریات پر خرچ کرنے کے مالک ہوتے ہیں محدثہ کرنے کے مالک وہ بھی نہیں ہوتے۔ عند اناظرہ فی والعدلیہ الحق عند عدلہ خلق و رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۱۔ از محمد امجد جی بھارت نگر اسرائیل مولانا جلال دہلوی سی۔ روڈ بمبئی ۵۰
۱۔ ایک مسجد کے متعلقین چند حضرات ہیں سب اپنے آپ کو سنی مجمع العقیدہ بتاتے ہیں لیکن ایک شخص جو دیوبندی ہوا اب اپنی سہ اس کو اپنی جماعت میں لکھا ہے اور خزانہ کا چھوڑ دیا ہے لیکن مرتبہ بادشاہ جیسا دیا ہے کہ خزانہ صاحب ہو کہہ دیں سب چھوڑ دیاں مسجد لیک کہتے ہیں حالانکہ مسجد کو شریعت کے گھر میں سنی یعنی مدرستہ مسجد کے نام سے مدرستہ ہے مگر امام صاحب مدظلہ کی پابندی مذکور خزانہ صاحب مایہ کہتے ہیں کہ اس مسجد میں کسی بھی جماعت کے غلام امام بیان نہیں کر سکتا ہے ایسا بیان کہے کہ کسی بھی جماعت کو دوازہ لکے یا شریعت کہتی ہے کہ ملائے اہلسنت حق کو چھپائیں اور باطل کو ظاہر کریں جیسا کہ جملہ متولیان مسجد اپنے آپ کو سنی مجمع العقیدہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں لیکن سب متولیان اس دیوبندی خزانہ صاحب سے سلام و کلام اور ان کے گھر یا دکان پر جا کر کھانا پانی چائے تشریف کھاتے پیتے ہیں کیا شریعت کی طرف سے کھانے پینے کی اجازت ہے مسجد کا جملہ خرچ تمام اہلسنت و جماعت پر منہ کر کے اٹھاتے ہیں یعنی جمعہ جمعہ کو مسجد کے نام کا چھوڑ ہوتا ہے۔

۲۔ کیا مذکورہ خزانہ کو شریعت ہدایت کی اہلسنت دینی ہے اگر دینی ہے اور باطل غلط نہ ہدایت اور فاسد ہے تو ان لوگوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

۳۔ کیا اہلسنت کے لوگ اس دیوبندی سے میل جول اسلام و دعا کر سکتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا عقیدہ فاس کے ساتھ ہوا عقیدہ ہمارے ساتھ ہے؟

الجواب۔ دیوبندی وہابی کو مسجد کا خزانہ بنانا ہرگز جائز نہیں جن لوگوں نے اسے شخص کو خزانہ بنا کر مسجد کا انتظام اس کے سپرد کر دیا وہ لوگ محنت گنہگار ہیں۔

[illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سبقت دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد قریب کے ہو سکتے ہیں اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ کائنات
 اقدس سے خوف میں لے آئے اس کے لئے کہ ان کا گناہ گناہ کی بات جہاں تک اس سے ظاہر ہوئی
 اور حکم جو کائنات انشا کیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ اس لئے کہ کائنات کا طول و عرض سے نکلا و یا داخل ہو کر اول
 مرتبہ بندہ ہوں اور مردوں سے دھارے ہوں کو اپنے سے دھارے کئے کا حکم اس لئے ہے کہ ان سے میل جول کئے
 احسان کے پاس آئے بیٹھے پر کلمہ کا قوی اندر ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں تحریر
 فرماتے ہیں کہ ایک شخص راغبیوں کے پاس بیٹھا تھا کہ اس کے ساتھ وقت لاگو کرنے کے لئے کہ وہ بیٹھ کر تفسیر کی ماس
 کے کہ انہیں کہا کہ ہمارے پورا کون؟ کہا کہ وہ غصہ کرے یہ کہ جس کو توں کے پاس بیٹھا تھا اور اب جو کلمہ دہرائی
 تالی جنہا کو براب کئے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ نہ کہلائے نہ پڑھنے دے ماسی حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ
 اللہ فرماتے ہیں اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ جب حدیثی اکبر و فاضل اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
 براب کئے والوں کے پاس بیٹھے والوں کی حالت ہے تو جو کلمہ دہرائی اور مولانا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
 برا کچھ ہیں ان کی انہیں شامی کہتے ہیں اسی طرح طرح کے جب گھستے ہیں ان کے پاس بیٹھے والوں کو
 کہنا سبب ہوتا ہے وہی وہی ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما کے
 ساتھ اللہ تعالیٰ وسلام علیہ وسلم علیہما السلام۔

جلال الدین احمد ابوالمجدری

مسئلہ ابوالمجدری محمد کلمہ شرح فرغ آباد

شرعی ہندی کس کو کچھ ہے اور عرب میں کیا کہنا اس قسم کی بات کیا پائی جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب شرعی ہندی اس مسئلہ کو محدث کو کچھ ہے جس سے ملک کا کلمہ کرنا

پاؤں نہیں اور ہجرت کرنا جائز ہے ماسی قسم کی ہندی ہر دہلا سلام میں پائی جا سکتی ہے اس کے لئے ملک عرب ماس

نہیں درختاں ہے داخل دارالہند سلام ہندی شراعتی میں احمد علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما شراعتی دارالافتاء

مکملہ داخل ہند کے دارالافتاء و تصدیق لایسی مسلمانوں کو کلمہ میں پڑھنا دیکھ کر ہر وہاں کس کا کلمہ کچھ اس سے

فریہ کہ ہندی دارالافتاء میں پائی اس کا کلمہ جو جائز ہے اور دارالافتاء میں پائی اس کا کلمہ ہر وہاں اس میں نہ

چاہے اور کچھ ہے کہ ہندی دارالافتاء و تصدیق لایسی مسلمانوں کو کلمہ میں پڑھنا دیکھ کر ہر وہاں کس کا کلمہ کچھ اس سے

جلال الدین احمد ابوالمجدری

دارالافتاء

مسئلہ از محمد نور اللہ قادری۔ مقام پروردگار پرست اور ولی بدو ضلع دیوبند

زیر تفریق کی فکر پر مسجد کا نقشہ اور اس پر براق کا نقشہ بنا لیا ہے اور اس کا اعلان ہے کہ میرا یہ مسجد کا نقشہ اور اس پر براق کا نقشہ بنانا قطعاً جائز ہے اور اگر شائبہ ہے اسلئے یہ کہ اگر حضرت سے لوگوں کو گرا کر رہا ہے۔ لہذا حضور خدای صاحب قید گورادہ مل اور فضل خاں سے کہ اس کو جواب عنایت فرمائیں۔ اور نیز شریعت کے اعتبار سے نہایت پر کیا سزا سنائی جاتی ہے جو جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب برحق کہ میں کا یہ جواب صحت جیسا ہے کہ اس تصور پر کیا ناجائز اور ناجائز ہے اور نہ یہ کیا یہ کہنا کہ قطعاً جائز ہے شریعت پر بغیر کوئی دلیل ہے اس کے اپنے اس کام سے بڑا پایا اور توبہ واستغفار کرنا لازم ہے وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی
۱۵ رمضان القمر ۱۳۸۲ھ

مسئلہ از میرزا محمد احمد قادری آل پٹنہ۔ پٹنہ پھر (تھانہ پٹنہ)

یہاں استاد ذکی صاحب کے آخری بیٹے کو چند مصرعے پڑھائے۔ پھر میری دعوت کر کے وہ مصرعے پڑھ کر فرمایا کہ شنبہ ماہ صفر ہی آیا ہے۔ ہر مومنوں کے دل میں خوشی کا گلیاں
استاذ کی فطرت ہم کو علم دیں سکھایا۔ حلیات طلب یہاں سے کہ کیا واقعی ماہ صفر کا آخری چار شنبہ ہے اور خوشی کا

دل ہے۔
الجواب ماہ صفر کا آخری چار شنبہ عید اور خوشی کا دن نہیں ہے۔ اور عوام میں جو طبع ہے وہ سب اصل ہے جیسا کہ حضرت عہد شریف علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ ماہ صفر کا آخری چار شنبہ ہندوستان میں بہت ملایا جاتا ہے۔ لوگ اپنے گلاب بارش کے لیے ہر سیر و تفریح و لگاؤ کو جاتے ہیں۔ یہاں پہنچتی ہیں اور نہ لہتے دھوئے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس عید و شنبہ میں صحت فرمایا تھا اور یہ دن عید ملیہ ہر کے کے شریف ہے۔ لہذا یہ سب باتیں سبب اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر من شہادت کے ساتھ تہافہ باتیں مخلوق واضح ہیں وہاں شریعت صحت ہے۔ وھو سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد امجدی
۱۵ رمضان القمر ۱۳۸۲ھ

مسئلہ اور تحلیل: محمد تقی نوویؒ کا تائید الہی مسجد نبویؐ و خلیفہ علیہ السلام پر ہے۔

موجودہ وقت میں نوکرائی کا درجہ پہلے کی نوکری کے برابر ہے یا نہیں؟ نوکری دو نوکرائی میں کیا فرق ہے؟

الجواب

الجواب تو کوئی اور ہے۔ لٹکائی کی طرح نہیں ہے۔ دواخل کے دواہی ان فرق یہ ہے کہ لٹکائی کی شریعت فروخت جائز ہے اور لٹکائی کا خریدنا ناجائز یا نہیں اس کے لٹکائی مال ہے اور لٹکائی مال نہیں اور لٹکائی سے ہلکے سوا کے جان بآئز نہیں تو کوئی ہے جائز ہے۔ اور لٹکائی سے پیسہری جائز ہے۔ مگر تو کوئی ہے ہلکا تو جان پیسہری جائز نہیں کہما صرح فی مکتب الفقہیۃ۔ و دعوت عالیٰ اعظمیٰ الجواب۔

جلال الدين محمد بن الجعفي
مدرسة النظام سنة ١٢٩٥

مسئلہ از محمد اشرفی نوازہ جاناگ پور، خلیفہ اعظم رحمہ

امام زین العابدینؑ کی مومن کو بیٹا یہاں اور سید بہادرؑ کی بیٹی کے بیٹے ہیں۔ ان کا اصل نام مہرنگ کیا ہے؟

الحجوات

الجواب حضرت سیدنا امام فرید الدین عابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصلی نام صاحب گائک الی ہے
 ان کی کنیت ابو الحسن ہے اسی طرح صاحب مشکوٰۃ ریح ولی الدین ابو عبد محمد محمد بن عبد اللہ شہر خلیف تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ
 علیہ نے کنیت فیض صاحب علیہ السلام میں تحریر فرمایا ہے۔ اور حضرت صدر الدین غفر عنہ مثل مولانا محمد نسیم الدین صاحب سرگودھا
 علیہ الرحمۃ والرضوانے سوانح کریم میں ان کو علیہ السلام تحریر فرمایا ہے۔ دھوتی علیہ السلام

جلال الدين احمد بن محمد
عمره ربيع الاول سنة ١٢٠٥

مسلم از محراب من مآکن محمد پد - فتح قاز کرد

تقریب داری شعرا و شاعر میں سے ہے یا نہیں؟ جب کہ کوہ مراد شاعرانہ نہیں ہے۔

الجواب

الجواب ہندوستان کا یہودیہ تصور یہاں کی گنجی میں طرح طرح کے یہود کیلئے
تراشے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کھڑوں کاناٹوں کو میل اور لپے لٹائے ہوئے ہیں۔ ایسی بدعات اور باتوں کو حرام ہے
جس کا اقبال اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بدعات اور باتوں سے منع فرمایا ہے۔
اس قدر جاننا ہے کہ شہرِ مدینہ کی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت مبارک کی صحیح نقل تبرکاتِ اقدس کے
لئے رکھیں مگر کچھ ایسی نقلیں ہیں جن کی ولادت کے مسئلے کے متعلق بدعات ہوئے۔ کاندھلے سے اس نے بہتر یہ ہے کہ صرف

یہی حضور ربی اشتیاقی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اگر قرآن پڑھیں گے یا قرآن سنیں گے یا قرآن کے سچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے
ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکر سے ان کے پاس بیچاں سر سڑا ہے (مشکوٰۃ شریف ج ۱) لیکن سر سڑا ہونے والے کو دہائی
سمجھا اور حقیقت اس کے لئے جانے والوں کو سر سڑا ہونے سے منع کرنا سخت ترین جہالت ہے اس لئے کہ توحید کی اور مسلم
میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قحطی اور طاعون میں اپنا سر سڑایا۔
(مشکوٰۃ شریف ج ۱) اور مسلم شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قحطی اور طاعون میں اپنا سر سڑایا۔
نہ جہود اور ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سر سڑانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا کرتے ہوئے سنا اور ان کے لئے دعا
والوں کے لئے صرف ایک مرتبہ (مشکوٰۃ شریف ج ۱) معلوم ہو گا کہ اگر فرشتے کی طاعت جو ہونے کے سبب سر سڑانا
بڑا عیب ہے۔ جیسے کہ ایک روایت شریف میں بہت زیادہ مذکور ہے کہ طاعت جو ایمان کیا گیا ہے۔ مگر نماز و روزہ اور
نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے عیسائی اور گمراہ اپنی جائز اور ناجائز چیزوں کو چھپانے کے لئے صالحین اور بندگان دین کی فضیلتوں
کا تکیا کر لیتے ہیں۔ مگر توحید شرع مشکوٰۃ جلد چہارم صفحہ ۱۰۷ پر ہے۔ علامہ تصنیف و حواشی علی الشرح والبیان
فی المطلق۔ وحوالہ دل علی ما یحق من مذموم فان التزم بالحق والصدقۃ قد تفرقہ عن الخبیث شر و یجلی الخبیث
والصدقۃ علی الناس وحوکی منہم بالصلوۃ والصلوۃ اہم من الصلوۃ والصلوۃ اہم من الصلوۃ والصلوۃ اہم من الصلوۃ

کمال الدین احمد امجدی
مدظلہ العالی

مسئلہ اذکب بیش محمد مونی تری پوسٹ میرپور بستی

زید نے ایک عادی کو لے کر تاجر متعلق کر لیا بعد ازاں اس سے جنگ کر بخشی کاؤں میں لگ گیا وہاں سے خیال
کے کسی اصول کو مانے مسلمان جا کر لڑا کر لیا تقریباً ڈیڑھ سال بعد پھر اسے گاؤں والے اس کا دودھینہ اس کے ساتھ لے کر پھر
اپنے بھائی کے گھر لے گئے۔ بعد ازاں دوسرے سال کے بعد یہاں لڑائی مابین زید ایک مسلم عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو
اس کے لئے خدا شرع کیا حکم ہے؟

الجواب

زید سخت گمراہ و مستحق عذاب ہے اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو اس کو
بہت کڑی سزا دی جاتی موجودہ صورت میں طلاق تو یہ درست نہ کر کے بعد اس کا نکاح مسلم عورت سے کر لیا
جائے۔ اور اس کو پابندی مذکور کی جائے۔ اور قرآن فوائیہ شریف میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ کھانا کھانے
اور سونے میں لڑائی و جھگڑا کی جاتی ہے کہ اس عمل سے جو قبلہ قبلہ میں ممانعت ہوتی ہے۔ یہاں عفت و تقویٰ

الجواب کا فرق کوئی تیار کوئی عمل قبول نہیں نہ ہرگز اس پر ثواب ممکن ہے
 پیوستہ کیا جائے قال الله تعالى وقد استأذننا من قبل فوجدناه حيا متفورا (۱۶) اس کے کلمہ
 پر فخر و ناس کے ثواب پہونچے گا وہاں کہ اس نے اسمہ قرآن عظیم کے خلاف ہے جو شخص ایسا کرے اس پر
 تو سزا فرم ہے بلکہ تہمید اسلام و نکاح بھی پانچویں (۲۵) و خدا کی رحمت پر موقوف ہے (۲۶) و حضرت علی رضی اللہ عنہما
 جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ

مسئلہ از سید بن ابی مکانی نیری پست آنس و عوارا کی خبر (دہلوی)

استیلا بہر تری استعمال کیا گیا ہے ؟

الجواب سوائے ہانڈی کے سوا ہر قسم کے برتن کا استعمال جائز ہے۔ (دہلوی)

و هو تعالى اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ
 جامعہ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ

مسئلہ از امامی محمود عالم گیلوی صاحب ہوش ہانڈی ایک کلمہ ہے

زید عالمی ہے اور بہت عین لاد ہے جس کے سبب مسلمان اس کی بہت عزت کرتے ہیں۔ مگر ایک دولت مند
 مسلمان اس سے بہت جفا کرتا ہے کہ وہ عالمی نہیں بلکہ باجی ہے اس کے علاوہ اندیشی وہ بہت سے
 توہین آمیز کلمے بولتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ سخت ازیت پہونچتی ہے تو اس دولت مند کے لئے شر کیا کلمہ ہے ؟

الجواب زید اگر واقعی دیندار ہے جس سے دولت مند مسلمان جفا کرتا ہے اور اس
 کے لئے جس توہین آمیز کلمے بول کر اسے ازیت پہونچا کرے تو وہ سخت گنہگار حق العباد میں مگر فرماؤ غنی مخاطب ہوا
 ہے۔ اس پر لازم ہے کہ اپنے اس غلط رویہ سے باز آ جائے تو بہت عین لاد کرے اور زید سے معافی مانگے۔ اگر وہ
 زید سے معافی مانگ کر اسے واقعی نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اسے اپنے مسئلے کا موازنہ دینا پڑے گا۔
 مگر دولت مند کا زید وہاں کام نہیں دے گا بلکہ زید کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی۔ اگر وہاں تو قیامت دن
 اس کے گناہ مسئلے والے پر لاد دیئے جائیں گے۔ حوت شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ غلطی کون ہے ؟ معاملہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں عرض کرتا ہوں کہ غلطی وہ شخص ہے جس کے پاس
 نہ ہے بول نہ مان نہ سمجھ نہ قرینا میری حالت میں جو اصل غلطی وہ شخص ہے کہ جو قیامت کے دن نرا موازنہ

اور نہ کہے کہ اسے اس حال میں کہ اس نے کسی کو بوجھ لگایا ہو چکا ہو کہ کسی پر بہت بھاری ہو کر کسی کو مال کھایا ہو کہ کسی کو خون بہایا ہو اور کسی کو مارا ہو تو اب ان میں کوئی حق نہ کہنے کے لئے اس شخص کی نیکیاں اور غلاموں کے درمیان تقسیم کیا جائیں گے۔ پس اس کی نیکیاں ختم ہو جانے کے بعد ہی اگر لوگوں کے حقوق اس پر باقی رہ جائیں گے تو اب حق و عدل کے گناہ لادنے کے باقی رہ گئے۔ یہاں تک کہ اسے دفعہ میں پسینہ دیا جائے کہ اگر مسلم شرع سے شکوہ کرتا ہے تو

(۲۵) جو ہونے والی امدد

جلال الدین احمد لاجپوری
۹ ہرمادی ۱۳۲۲ھ

[illegible]

الجواب المنقول من اقلی کی عبارت مذکور صریحاً یہ ہے۔ لب القلوب
کتاب و اقلی کے چاروں میں مذکور اقلی کے معنی یہ ہیں کہ یہ چار شیعہ۔ اقلی کے معنی یہ ہیں
اس بعد میں انھوں نے القلوب کے معنی یہ ہیں اقلی کے معنی یہ ہیں اقلی کے معنی یہ ہیں
لہذا میں چاروں میں اقلی کے معنی یہ ہیں اقلی کے معنی یہ ہیں اقلی کے معنی یہ ہیں
جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ اندر باطن و محقق علی۔ پہلے خود پر انداز خلق معنی
نہایت کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جتنی محبت صحابہ کرام کو تھی اتنی محبت تمام میں نہیں ہے
لیکن میلاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی صحابی یا تابعی یا امام نے قیام نہیں کیا تو آج کیوں کیا جائے گا؟ و اللہ
اکبر کسی نے کیا ہے تو حوالہ کے ساتھ تحریر فرمائیں ؟

الجواب - زید کا کہنا صحیح ہے کہ تیری محبت صمدیہ کو کم کو مستحضر سے ملنی اتنی محبت آج ہم میں نہیں ہے۔ لیکن جب انھوں نے قیام نہیں کیا تو آج بھی کیا جاتا ہے اس کا یہ قول غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر کسی کی بات کو تسلیم کر لی جائے تو یہ فیض ہی اس شخص صمدیہ کو کم کو مستحضر سے ملنے والی طبیعت میں بر بھی

[illegible]

نزدیک ہی رہی ہے۔ یہاں تک کہ جو لوگ قیام کے مخالف ہیں ان کے سیر و آمد و رفت پر اجرم کہتے ہیں مشرب
 فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں جس قدر بزرگات کہو کہ ہر سال ہندو کرتا ہوں اور قیام میں
 لطف و لذت پاتا ہوں (فیصلہ جنت مسکوت) یہ جیسے بات ہے کہ یہ وہ شہداء و مولود شریف میں شریک ہوتے
 ہیں بلکہ مولود شریف کو بزرگوں کا مقصد ہے۔ لیکن ہر سال کہتے ہیں یہاں تک کہ قیام میں لطف و لذت پاتے ہیں۔ لیکن مولود
 و مستحق اپنے پیرو مقصد تک نہ بارگاہ کے کھانے و ملاو و قیام کی مخالفت کرتے ہیں۔ خدا نے تعالیٰ انہیں کچھ
 عطا فرمائے اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشی ہو۔ (آمین) و حسب معائنہ و تحقیق اعلیٰ بالصلوات (۱)

جلال الدین احمد لاہوری کا
 اور احمدی لاہوری کا نام

مسئلہ درجہ اول ہمارے کتب خانہ (نام و کتاب)

ہمارے شہر میں ہلال کیٹی اور انجمن اسلام کے نام سے موسم کے ہانے والے دوکاندار ہے جس نے مذکورہ
 ادارے بنیاد و چندہ دہائی میں اس ادارے کے ممبران میں اکثریت سنیوں کی ہے اور مسلمانوں کی ساتھ چھوٹا ہوتا
 صورت میں بھی اکثریت سنیوں کی ہے اس ادارے میں بالخصوص انجمن اسلام مبلغ ہلال میں سنیوں کے دانہ و
 شہم بکھرتے ہیں اور مسلمانوں کے ہندو سہیلوں کے تمام مسلمان اور یہاں کے قائم مقام مفتی صاحب نے سبیل
 کران ادارے کے صدر انجمن کے ایک مسلمان کو بوجہ جو کہ شیعہ کا قریب کے ہونے ہیں اس کو دین سے کوئی
 تعلق ہی نہیں۔ سوال درجہ سب سے کہ کیا ایسے شخص کو مذکورہ ہلال کیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ اداروں کا صدر بننا
 سکتے ہیں؟ اگر نہا سکتے ہیں تو شریعت کے مطابق مع شرارت و مفاہدہ بل جواب سے نوازنے کی اہمیت

نہیں؟

الجواب۔ اسلامی کو با شیعہ کو ہلال کیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ کسی ادارے کا
 صدر انجمن یا دیگر نہیں کہ یہ بہت بڑا فتہ ہونے کے ساتھ اس کی تنظیم و توفیر کی ہے۔ اور بدینہ سبکی تنظیم
 و توفیر کا مذہب اسلام کے ٹھکانے پر مذکور ہے کہ جو کہ جوئی شریف میں ہے جسے ابراہیم بن عبد اللہ
 قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وثر صاحب بدعت فقلنا ما من عمل فدام الا سلام۔ یعنی

کے حق میں خصوصاً نائب حضور پر نور سید عالم علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم ہے (قاضی رضوی ص ۹۷)۔ دھو تعالیٰ

دوسرے والا حق اعلیٰ۔

جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ ازیدہ بس صوفی بھانچہ ضلع بستی

آج کل کا یوں ہیں جو اسٹیس پر مانی جاتی ہے اس میں ایک مضمون یہاں ہے کہ جس میں میڈک وغیرہ
کہہ رہے ہیں کہ جاتی ہے اور ان کی تصویر بنائی جاتی ہے تو ایسا مضمون شرعاً چھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب ایڈلے یوں شرعاً مضمون ہے اور ذی دماغ کی تصویر سازی حرام قرار
ہے اس لئے ایسا مضمون نہیں پڑھنا چاہیے۔ دھو تعالیٰ اعلیٰ

جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ از فکیل احمد جیل ۲۲ گرگہ (منزل بنگال)

(۱) گھڑی میں اسٹیل کا چین لگا کر استعمال کرنا خانہ کے علاوہ جائز ہے یا نہیں؟ (۲) نیل و قرین نمینہ وغیرہ
ایسا استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب گھڑی میں اسٹیل کا چین لگا کر استعمال کرنا خانہ کے باہر بھی ناجائز
ہے اس لئے کہ گھڑی پر گھڑی لگانے میں چین سمیت ہوتا ہے جو کہ خانہ کے باہر نیلون وغیرہ کے پوشے
ساتھ گھڑی کا استعمال اس لئے جائز ہے کہ گھڑی ٹائپ ہے۔ چھپے کر سونے کا چین اسٹیل کی زنجیر کے ساتھ لگانا
ہے اور نیلون وغیرہ کے دھانگے کے ساتھ جائز ہے۔ (۲) نیل و قرین ایک قسم کا چھوٹا سنبھ ہے اسے خریدنا اور
استعمال میں لانا جائز نہیں۔ دھو جہان، دھو تعالیٰ اعلیٰ بالصواب۔

جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ از محمد مناف رضوی۔ لاسیکلا شریعت الہی دہلی آبادی باکوس بستی

توزید والی انگوشہ جس کا توفیق پوشیدہ ہو مثلاً بریلی شریعت کی انگوشہ یا جس کا توفیق ظاہر ہو جو جائز کی دعوت
پر کہہ دیا گیا ہو اور گنگے یا لہو پر پوشیدہ ہوئے توفیق ظاہر پوشیدہ ہوں اس میں بہت کریمیت افکار میں یا کسی

نا پاک جگر پر ہانا بیوی سے محبت کن اور کسی بھی جماعت کی حالت میں پہننا جائز ہے یا نا پاک جواب عزایت کر کے ٹکریے
 لہو نفع دین ہے

الجواب جس توحید کے حروف ظاہر حلال اسے چون کہ بہت اظہار و فیوض
 کی جگہوں میں جانا منع ہے۔ حریت شریف میں ہے۔ کان منی علی صفحہ وسلسلہ داخل الخلاء منزع عند
 یمنی بنی کرم علی خدائی طیب و سلم حبیبوت اللہ میں جاتے تو اپنی ٹانگوں کی امداد سے اس کے کاس پر جو حروف
 نقش تھا۔ ابوداؤد۔ ترمذی (اور اگر حروف لفظ آتے ہوں تو انہیں چون کہ جاتے ہیں کوئی حرج نہیں۔ اور توحید
 پہنچے ہوئے بیوی سے محبت کرنا جائز ہے۔ پہلے حروف ظاہر حلال یا پوشیدہ۔ و حوتانی علی صلی علیہ وسلم۔

ک
 جلال الدین احمد امجدی
 انوری القلندر ۱۳۸۲ھ

مسئلہ اگر مومن مسلمان علی نظام دوست کہتا ہو گئے۔ طبعی ہستی
 ایک عالم پر جو عقلی پر مبنی ہو۔ اس کی ذات سے مذہب حق اہل سنت و جماعت کو مومن کی تقویت مل۔
 دود و نزدیک کے ہے شاہ مسلمان کے طبعی غیظان سے اپنے میں امن و مل کو سنو رہا ہے۔ خاص کر مومنوں
 کے لئے ایک آدمی جو باجوں اور بندہ ہوں اور گج بندہ ہوں و مرنوں کے یہاں مسلمانوں کا دل سے ناہنہ کرنا
 دین اس کے علاوہ ان کی بہت سی غلطیاں و سماجی غریبوں کو دھڑکا دینا اور ان کی راہ کی بہت سی ہمدردیوں کو
 ڈالنا اور ان کی تاریخ میں جو سب سے زیادہ حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے اس کے سبب سے کئی طرح کے کئی طرح
 سے شمول سے چندے کے کہ سب سے کمبل کے قریب کبھی پوچھا دیا ایک دینی عالم کو دلا اعظم میں قبول کر لے کے۔
 لئے ڈیڑھ گیارہ سہ ماہ میں اپنے حبیب خاص سے معرکے کے کار سے خرید کر دلا کر کوئی دینی انسان تمام
 باتوں سے آبادی اور قرب و دور میں ان کی بہت عزت ہو گئی تو کچھ لوگ انہوں کو دھڑکا دینا سے دشمنی کرنے
 گئے۔ ان کی باتوں پر اعتراض کر کے عوام کو ان کے خلاف بھڑکانے لگے اور ہر طرح سے ان کی عزت بگاڑنے کے
 واسطے ہو گئے۔ اصل میں تباہی کے کچھ لوگوں کا مزاج یہ ہے کہ جب کوئی شخص دینی کام کرتا ہے اور اس کے
 سبب عوام و خاص میں اس کی عزت پہناتی ہے تو وہ لوگ اس کی عزت بگاڑنے کے واسطے ہو جاتے ہیں۔
 چنانچہ ایک شخص نے مسجد کو دھڑکا دیا اور بغیر کسی دعا و قصد کے فی سبیل اللہ دینی عزت سے کام کیا
 یہاں تک کہ مسجد کی چھت گرا دی۔ جس سے تھوڑا کچھ مدرسہ کا انتظام سنبھلا تاں اس وقت ناگوار ہوئی جن اس کا چہرہ

تساں اسکر حجاب لکھنے میں اس سے کچھ چھگ چوکتی تو اس نے یہ کہہ دیا کہ اب میرے پاس سمجھاؤ اور دوسرے کی رقم نہیں ہے لیکن جب سب ایک جا پر گئی تو کچھ رقم اس کے ذریعہ آئی تھی۔ بریکر کا تھا اور اسے ملاو میں مشہور ہو گیا کہ سمجھاؤ دوسرے کی رقم کھا گیا اس طرح اس کو خذیل اور ساکر دیا گیا۔ ملاو نے اس سے دس ہندوہ دیں میں پوری رقم ادا کر دی اور میں نے وہ رقم صوب کر سمجھا دیا کہ وہ اس کی فرسٹ ملاو اس کا ایک مینڈہ بنایا اس کی بھی عزت بچاؤ اسے کی ان لوگوں نے کوکشی کی سکر کا عیب نہ ہوئے جبکہ ایک سر شخص سمجھا کہ پانچ ہزار رقم لاکر جو اکیلے ملاو گئی ہیں گندہ گندہ اب تک نہیں دیا اس کے خلاف وہ لوگ ایک لکھ نہیں بولتے۔ لہذا قرآن وحدیث سے عالم دین کی فضیلت اور ان کا ادب بیان فرمائیں۔ اور بولوگ کہ عالم دین کی بلا وہ صرف دنیا وحدن مخالفت کرتے ہیں ان سے بعض دعوادہ کہتے ہیں ان کو بروہہ کہتے ہیں اور ان کی تواریں کرتے ہیں یہ ایک کسان کے خلاف جو بڑے بڑے ہیں اور دنیا کام کرنے والے کی عزت بچاؤ کے واسطے جو بات کہیں ان کے لئے ضرورت کا کیا کام ہے ۹

تحریر فرمائیں۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیہ وسلم کے نزدیک عالم دین کا بہت بڑا مرتبہ ہے قرآن مجید کی کئی آیتوں نے اس کی فضیلت ثابت ہے۔ آیت ۱۰۱ یا ایہ الذین امنوا طیبوا اولادکم واطیبوا الصلوات والصلوات لکم ذکرا واطیبوا صلبکم ذبیح ۵۰ یعنی اسے ایمان والو! اللہ رسول کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں دلو اور ہیں یعنی اپنے مالوں کی اطاعت کرو۔ جیسا کہ حضرت علامہ امام محمد بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں

الصلوات اول الصلوات والصلوات فی الصلوات اول الصلوات والصلوات اول الصلوات والصلوات اول الصلوات (تفسیر طبرانی) آیت ۱۰۱ یا ایہ الذین امنوا طیبوا اولادکم واطیبوا الصلوات یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھو اور پانچ (۱۰) حضرت علامہ احمید بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں فی الذیۃ اشفاق الخ وجوب المراجعة الخ والصلوات اول الصلوات یعنی آیت میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ جو مسئلہ نہیں جانتے اس کے بارے میں علمائے دین کی طرف رجوع کرنا واجب ہے (تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۳۳) آیت ۱۰۱ یا ایہ الذین امنوا طیبوا اولادکم واطیبوا الصلوات یعنی اللہ کے صلوات جلتے جلتے اس کی حکمت کو پہچانتے ہیں بے نیازانہ علم تانا لہ حضرت علامہ احمید بن محمد رحمۃ اللہ علیہ صاحب مرآۃ الباری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت میں اس بات کی تفسیر میں لکھتے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جاہل پر عالم کی غفلت ایسی ہے کہ کسی میری غفلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر
 دروغیہ من الیہ ما شربا یا بلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مشکوٰۃ (۱) اور جب جاہل پر عالم کی غفلت ایسی ہے تو پھر ہم
 مسلمانوں پر عالم دین کو جو غفلت حاصل ہے وہ اندازہ ہے باہر ہے۔ حدیث مکتبہ العلماء ص ۱۱۱ بیچ الاموال و
 خلفاء الانبیاء و دور شیعہ و دورہ الانبیاء و سنی کی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء کے دین ان کے
 چراغ ہیں انبیاء کے کرام کے ظہور ہیں اور میرے پیچھے انبیاء کے وارث ہیں (ابن ہرکلی فی الکامل ص ۱۱۱ علی بن ابی حمزہ
 نقلی عنہ کثر اعمال جلد ۱ ص ۱۱۱) حدیث مکتبہ علماء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء
 کے ظلم کی روشنی شہیدوں کے غور سے توفی ہونے کی توفی شہادت حق پر غالب آجائے گی (دقیقہ ص ۱۱۱) عن ابی
 حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثر اعمال جلد ۱ ص ۱۱۱) حدیث مکتبہ علماء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء
 پیشانجات ہے (رضی فی مسند انور ص ۱۱۱) حدیث مکتبہ علماء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء
 لا ینفکوا بحسب العلماء فان العلماء یختلفون فی حق و جهل و حق و کفر و من جملة العلماء یعنی
 علماء دین کی مجلسوں سے آگے نہ بڑھو اس لئے کہ حلالہ تعالیٰ نے دوسرے زمین پر کوئی ایسی مٹی نہیں پیدا
 کی جو مالوں کی مجلسوں سے افضل ہو (ام واری من عرب الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر جلد اول ص ۱۱۱)
 حدیث مکتبہ علماء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء یعنی قیامت کے دن جو لوگ
 کہ سب سے پہلے شہادت فرمائیں گے وہ انبیاء علیہم السلام ہیں پھر علماء کے کرام اس کے بعد شہادت کے اسلام
 (دقیقہ ص ۱۱۱) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثر اعمال جلد ۱ ص ۱۱۱) حدیث مکتبہ علماء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء
 الانبیاء و من اکرمہم فقد اکرم اللہ و من اکرمہم فقد اکرم اللہ و من اکرمہم فقد اکرم اللہ و من اکرمہم فقد اکرم اللہ
 کے وارث ہیں۔ تو جس کے مالوں کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ رسول کی عزت نہ کر بل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم (دقیقہ ص ۱۱۱) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثر اعمال جلد ۱ ص ۱۱۱) حدیث مکتبہ علماء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء
 ومن لا یزال العلماء فتنوا فی دینی ومن جملة العلماء و من جملة العلماء و من جملة العلماء و من جملة العلماء
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مالوں کا استقبال کیا تحقیق اس نے میرا استقبال کیا
 اور جس نے مالوں کی غفلت کی تحقیق اس نے میری غفلت کی اور جو مالوں کی مجلس میں بیٹھا تحقیق وہ میری
 مجلس میں بیٹھا اور جو میری مجلس میں بیٹھا وہ گوئی کہ میرے عجب کی مجلس میں بیٹھا (الرازی ص ۱۱۱) حدیث مکتبہ علماء
 تعالیٰ عنہ کثر اعمال جلد ۱ ص ۱۱۱) حدیث مکتبہ علماء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء و دورہ الانبیاء

مسما قال العالم عویلاً قطعاً فاعتقد کفر۔ یعنی جو کسی عالم کو مولوی اس کی اختیار کرتے کہ وہ کافر ہے۔
 (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ ص ۳۹) اور اگر مسلمانوں کو عالم دین کے خلاف بھڑکتے ہیں تو وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں
 اس لئے کہ جب عوام عالم دین سے بچیں ہو جائیں گئے تو اس کی طرف رجوع کر کے دلاس سے حلال و حرام پوچھنا
 چھوڑ دیں گے جو ان کے دین و ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ و آلہ و سلم
 تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی خطا گیری اور اس پر اعتراض کرنا اس کے سبب دہشتانے دین سے کام نہ کش
 ہوتا اور استفادہ مسائل چھوڑ دینا اس کے حق میں نہ رہتا ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ ص ۳۹) اور جو لوگ کہ دینی
 کام کرنے والوں کی عزت بگاڑنے کے واسطے ہو جاتے ہیں وہ غیہان کے مددگار عالم و جفاکار اعلیٰ العباد
 میں گنہگار اور مستحقِ عتاب ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا ساتھ نہ دیں بلکہ ان کا ہاتھ پکڑ کر
 فساد و بگاڑ بھاریں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرورِ اقدوس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مٹا
 مع ظالم و ستم و مٹا مع ظالم و ستم۔ یعنی جو ظالم کو ظالم اور ستمیہ کو ستمیہ کے
 لئے اس کا ساتھ دے یہ جانتے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (زیلعی مشکوٰۃ ص ۳۱۴)
 اور علماء کے قتالی ارشاد فرماتا ہے۔ واما اینی کتھ الشیطان فلا تکتد بہ دلائل کسی مع الظلم الظالمین۔
 یعنی اور اگر شیطان تم کو بھلائے تو ادا نہ کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھو (پ ۱۳ ع ۱۳) وصلی اللہ
 تعالیٰ وسلم علی النبی اکسیرہ علی الہدایہ ص ۱۵۱ الفصل الصلوٰۃ و اکمل التسلیم۔

جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ از اسفل فیسی۔ مقام دیوبند برادر شیعہ بنی

نیک آبادی میں بہت سے مسلمان ہیں۔ ایک شیعہ کے موقع پر عرض کے سامنے نہیں لے کر کہ بجز قرآن و حدیث کے
 صحابیہ و فقہ کی کوئی مسلمان نہیں۔ جب یہ بات آبادی میں پھیل گئی تو ایسے نے منہ پر کمرے ہو کر کہا کہ عرو مجھ
 پر جو الزام لگا رہا ہے لہذا اس پر تجدید ایمان لازم ہے تجدید نکاح لازم ہے۔ دریافت طلب یا سچ کہ اگر ایسے نے
 حقیقت میں یہ بات کہی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اگر نہیں کہی ہے بلکہ مٹروئے جھوٹا الزام لگایا تو کیا
 اس صحت میں عرو پر تجدید ایمان لازم ہے؟ اور اس کا کس طرح قوت کیا؟ جواب تحریر فرما کر وندہ خدا حمد
 ہوں۔

مستلزم از هر فردی که بجز روی پوست حیوان و غلظت

معصیت اور جھوٹوں کے بھائی ہیں۔ ایک عرصہ تقریباً چودہ سال سے جن کو کی بچی سے معصیت کا ناما بن کر متعلق ہے۔ محاکمہ دالوں کے کہنے سے کئی بار تو بچی کی لڑکیں اپنی حالت سے باز نہیں آتا۔ جتنو کہ معصیت کا چھوڑا جائے گی ہے اس کے باوجود اس میں سب ہوتا ہے مگر اس کو کوئی اعتراض نہیں۔ اسی صورت میں مسائل شرعیہ کے آگاہ فہم کہ مینون فرمائیں ؟

الجواب اگر واقعی بیوقوف کی لادعیت ہے تا جا تا مطلق ہے جس کو جتنی بھی
 جانتا ہے۔ تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اسے سب مکمل باطلت کہیں۔ ان سب سے سلام و کلام ان سے قسم کے مطلقاً
 قطع کر دیں یہاں تک کہ مسلمانوں کے کوئی بھی نہ بھرنے دیں۔ اگر مسلمان حق الامکان ان پر موقوف نہ
 کریں گے تو وہ بھی ان کے ہاں ہوں گے۔ قال و قد تعلق دولایہ فیہ اثبات فلا تکلم بعد الذکر مع القوم
 الخافین (دیکھ ص ۱۰) و جو تعلق علیہما معلوم ہو۔

جملہ القوم الخافین

جلیل الدین احمد صاحبزادہ

فما رجب المرجب شهر

مسئله: سوادیک قیام و عیناً و صغیراً موضوعی در این است که اولیٰ قطع است

تو صرف شریعت کے ساتھ ہی ان کے ساتھ کوئی اور شریعت نہیں ہے۔ یہی ان کا حق ہے۔ ان کو کسی اور شریعت سے روکنا جائز نہیں ہے۔

الجواب
 اور میری مراد یہی جو مانع و مہلک یعنی پانی کی طرح پھرنے والی ہے جس سے مٹی اور سیدھی مٹی وغیرہ نہ کہ آب و آلودہ
 مشک و زعفران و انشاب اکابر کا تھیل کھل جائے اور نہ لائے کی مقدار میں حرام و حلال کا جو بلوغت تک میں ہے
 الحاصل انہما لا ینہمن من حرمۃ تکثیرہ لیس کرمۃ قلبہ ولا ینہمت مطلقا الا فی الحقیقت
 لغرض خاص بہ انہما لیسوا بمکملات فلا یحرم منہما الا التکثیر و لیس کرمۃ من حرمۃ غایتہ تکلیف
 المدخل غایتہ خاصہ مع انہما طاهران اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ و الوفاء تحریر
 فرماتے ہیں ما سکر یکدیروز تفسیر حرم میں صرف مکملات تھے مراد ہیں جن کا نہ لانا ان کے خیال کر سنے
 سے حرام ہے ورنہ مشک و زعفران و زعفران بھی مطلقا حرام و نجس ہو جائیں گے جس سے زیادہ الہی اکابر کا بھی نہ لانا

وَقَدْ أَوَىٰ الصُّبْحُ لَدِيكَ مُبْتَهِمًا ۖ فَهَذَا مَا عَنَّا ۚ وَهُوَ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ بِالصُّلُوبِ وَالْيَمَامِ الْمَرْجُوحِ وَالْمَأْتَابِ -

ک
اَوَا حَمْدُ قَادِرِي
فَاعْلَمْ نَفِيسُ الرُّسُولِ بِرَأْفَتِ شَرِيفِ

مسئلہ از سید محمد رفیع آبادی
زیادہ کہتا ہے اولیائے کرام کا سر وصال کے موقع پر ایک ضروری کام مجھ کو کرنا چاہیے کہ اسے قرآن و حدیث کی روشنی میں بدل اور فصل تحریر فرمائیں میں تلاش کروں؟
الجواب اولیائے کرام کا سر جاننا ہے ضروری نہیں۔ اور کوئی مسلمان اسے غلط نہیں کہتا بلکہ جائز ہے کہ اسے بدل کر لیا جائے۔ اور بنگالی کا نام ہے ملا علی قاری صاحب -
سبحہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہی جیسا کہ اس کے ساتھ ہے وہی تعالیٰ اعظم صاحب -

ک
بِجَالِ الدِّينِ اِمَامِ اَبُو حَمْدٍ نَبِيْہِ
۱۳۲۲ھ ذی القعدہ سن۱۳۲۲ھ

مسئلہ از سید محمد رفیع آبادی
بعض لوگ فرض نماز پڑھنے کے بعد خوشامدیاں پہنا کر پیشانی پر گلاب دیتے ہیں۔ اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟
الجواب دین و دنیا کے فائدے کے لئے بعض لوگ یا غرقی اور بعض لوگ سلام خود میں سب مسحور اور ان کے علاوہ مختلف دعائیں پڑھتے ہیں۔ یہ جائز ہے شریعت کی قیادت میں
وہو تعالیٰ اعظم
ک
بِجَالِ الدِّينِ اِمَامِ اَبُو حَمْدٍ نَبِيْہِ
۱۳۲۲ھ ذی القعدہ سن۱۳۲۲ھ

مسئلہ از نصیر علی مرزا فرخ آبادی
حرام مسخر اگر گوشت یا پاؤ وغیرہ میں ڈال کر پکا دے تو اس گوشت کا کھانا، پاؤ وغیرہ کھانا درست ہو گا یا نہیں؟
الجواب حرام مسخر گوشت وغیرہ میں قصہ ڈال کر نہیں پکا چاہیے کہ فعلت میں لوگ اسے کھا جائیں گے۔ ہاں اگر غلطی سے گوشت کے ساتھ کھانے کا کھانا ڈال دیا ہے اس

احمد بن ابی ریحی علیہ السلام و الزمخانی و رشاد و فراتہ میں کہ ہر غیر ہمہ الشرحیت کے پاس ہاں کہ اس کا خط
میں شیطان کا سا جھاجھ ہے حدیث میں ایسوں کو غیر حجت قرار دیا جو اہل حق و شیعہ کے مجبوری لفظ سے بخت
میں (المفوض ۲ ص ۲۲) و جو احمد بن محمد بن حنبلہ

مسئلہ ان کا منیٰ و طہیٰ و تنانی ملاؤں میں شاکا کا نہ سدا نہ جرح نہ گشت

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث کو دنیا پر موزین کی زیادتی ہے اس
سلسلہ میں حضرت صدر الفاضل علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے وہی کتاب کے نزدیک ہے جیسا کہ آپ نے فرمادہ
ہے عہد ۳۲ ص ۲۲ و ص ۲۳ میں تحریر فرمایا ہے۔ لیکن سہل یہ ہے کہ آئینہ قیامت متقدم حضرت علامہ میں دنا
خان صاحب قبلہ علیہ السلام کی تعین و تعیین ہے جس کی صحت روایات کی تصدیق اعلیٰ حضرت علیہم السلام حضرت بعد اعظم دین
و ملت فاضل ابی ریحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی ہے جس میں زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث بنی اس کو
دی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہو کہ زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث کی طرف سے ہے کیونکہ اہل حق و تعالیٰ
کی تصدیق کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی ہے۔ ذیل میں آئینہ قیامت کی صحت ملاحظہ فرمائیں اسناد
زمن حضرت علامہ حسن انصاری علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں اس خبیث (زہر خور) کا پہلا حملہ سینہ نام حسن پر ہوا جس
نہ وہ نام کو بیکار کیا کہ زہر سے کلام کا کام تمام کر کے گتوں میں جسے نکاح کر لیں گادہ شیعہ بادشاہ کی بیگم بنے
کی لالچ میں شاہان جنت کما حقہ مجبور ہو گئے تھے منہ ہر گز نہیں کیل پر ہوئی کئی بار زہر دیا کچھ اثر نہ ہوا پھر قوی
کھول کر اپنے پیٹ میں جنم کے اگلے بھرے اگلا جنت تمام کو حجت تیز زہر فرمایا کہ ایک کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے جگر اپنے کے اعضا باطنی پادہ ہو کر نکلنے لگے ماکتب شہادت میں آئینہ قیامت ملا ملاحظہ
انضامی پر میر کا پورا آئینہ قیامت کے بارے میں سر کذا حضرت تھیں سر کی مصدق عبارت یہ ہے۔ عرض۔
عمر کی مجال میں جو شرعی خورانی وغیرہ ہوتی ہے سنا جائیے یا نہیں؟ اور شاد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
کتاب جو علی میں ہے وہ یا حسن میں مرحوم میرے بھائی کی کتاب آئینہ قیامت میں صرح روایات میں۔ بانی غلط
روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھاؤ نہ سننا بہتر ہے (المفوضات شریعت جلد دوم ملا ملاحظہ فرمائیے
پر اس پر راویوں) تو دریافت طلب اس پر ہے کہ جن روایتوں میں زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث کو دی گئی ہے
کیوں صرح نہیں ہوا اس روایت میں کیا تم ہے؟ خاصہ فرما کر عنہ و شہاد احمد بن حنبلہ۔

الجواب

زیر نورانی کی نسبت جودہ بنت اشعث کی طرف جو کی گئی ہے اس کے قابل اعتناء نہ ہونے کے وجوہات وہی ہیں جن کو حضرت عبداللہ فاضل طیلع الارضہ والرمونان نے تفصیل کے ساتھ سوانح کربلا میں تحریر فرمایا ہے یعنی اس حدیث کی کوئی صحیح سند متیاب نہیں اور واقعات کی تحقیق خود واقعات کے نقل سے نہیں کی جاسکتی ہے بلکہ کوئی تحقیق مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ حضرات جنہیں کے صاحبزادوں میں سے کسی کو جودہ کی زیر نورانی کا بیٹے نہیں بہرہ پرچا سی گئی تھی اس نے اس سے متعلقہ تذکرہ پھر اس میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر ایک بدترین تہریر لکھی ہے کہ ان کی بیوی نے قبر سے راز بار کیا۔ لیکن چونکہ عام طور پر بیویوں نے نہ زیر نورانی کی نسبت جودہ بنت اشعث ہی کی طرف کی ہے اور یہی مشہور ہو گئی ہے اس لئے حضرت حسن فارسی طیلع الارضہ نے جودہ ہی کی طرف اس واقعہ کو منسوب کیا ہے۔ لفظ جنہیں کے تہریر کی قیامت کی تصریح کا سوال تو ان حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مصلحتاً ان کے وصال فرم جانے کے بعد اپنی یادداشت اور دوسرے لوگوں کے بیان پر مرتب کیا گیا ہے۔ اور قادیانی بد مذہب جلد شتم و تہلیل میں ہے کہ بحال اقبال کییر گناہ کی نسبت کسی مسلمان کی طرف بد مذہب اور جہل کہ جودہ کے ذکر کرنے پر تعلق نہیں بلکہ صرف احتمال ہے کہ قبول حضرت عبداللہ فاضل طیلع الارضہ اس واقعات کی کوئی صحیح سند متیاب نہیں۔ یہ شخصیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے مولا و بیڑہ میں روایت کے اس واقعہ کی نسبت جودہ کی طرف مان لیں کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ لہذا ماننا چاہئے کہ انھوں نے اس نسبت کی تصریح نہیں فرمائی ہے زیادہ سے زیادہ اتنی قیامت کی تصریح فرمائی ہے اور کسی ایک بات کے قابل اعتناء نہ ہونے سے پوری کتب کا امتناع کیا۔ ختم ہو جانے کا اور نہ جلائے وغیرہ عقیدت کے نزدیک مستحکم ہیں وہ بھی قابل اعتناء نہیں رہ جائیں گی۔ وھو بھانہ

وتمام اعلیٰ انصواب

جلال الدین احمد الہادی

۹۶۵ فی الجواب

مسئلہ مسئلہ سولہ بابش قصوری نائب ناظم انجمن خیر الرحمن بیرہود طبع سنگری (پاکستان)

ٹرانسکرپٹر (جس کے ذریعہ شریعہ پر انسان نام و فاساد آئیں گے) کا کلام اور کاروبار اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کے ذریعہ کے ہونے و نہ ہونے کی پابندی ضروری ہوگی یا نہیں؟ نیز اس سے غیر مذمتی احوال میں کفر و مکاتبات و کلام و کلام کیا جائے؟ یہ بدعت ہے اس سے استفادہ ناہانزادہ کئے ہوئے تمام کام پر مبنی ہیں؟ شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب

ٹرانسکرپٹر کا متعلق کرنا اور کاروبار اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز

ہے۔ اس کے خیرہ کئے ہوئے وعدوں کی پابندی بھی ضروری ہوگی نیز اس کی مدد سے رویت ہلال کی شہادت کے لحاظ
سن کر روزہ رکنا اور عید کرنا واجب ہوگا جیسے کہ ایک اور روایت میں ہے کہ ہلال دیکھنے سے روزہ واجب چھانا
بے صرفہ یا زیادہ کے سبب آگے نہ کرنا بدعت ہے۔ دوسرے لوگوں سے استفادہ ناجائز نہیں اس لئے کہ بیت سی
استیسا یا کجاو نہیں اور کھانا وغیرہ اس سے استفادہ جائز ہے۔ واللہ متعالی اعلم۔

ک
جلال الدین احمد لاہوری
۱۳۸۵ھ

مسئلہ از شہناز کٹھنری بازار ضلع بستی مرہہ محمد طیب

(۱) زید عالم ہے غیر عرم عورت کے پاس تنہائی میں گھنٹہ ڈھنگ گھنٹہ بیٹا کر سبے رات میں بھی اور دن میں بھی
توبہ کرتا ہے یا نہیں؟ (۲) زید عالم کو ایک جاہل بھائی نے سمجھا تو زید نے کہا کہ ہم عالم دین ہیں ہماری کسی بات پر آپ
اعتراف نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے شرف لیا کہ ہے؟

الجواب (۱) غیر عرم عورت کے پاس تنہائی میں بیٹھا جیسے کہ سوال میں ذکر کیا
گیا سخت ناجائز اور حرام ہے اس لئے کہ خصوصاً بیٹا کر سبے رات میں اور دن میں بیٹا کر سبے رات میں
تنہائی میں ہونا ہے تو بے شرعیہ اور حرام ہے (ترغیب و تنبیہ) واللہ متعالی اعلم۔

(۲) زید عالم ہوا محض جب فعل ناجائز کا ارتکاب کرے گا تو اسے ضرور دیکھا جائے گا۔ عالم ہونے کا معنی
یہ ہے کہ وہ خود برائی سے بچے اور دوسروں کو بد کے شیعہ سے کوئی برائی سے بدو کے جیسا کہ زید نے سمجھا بھائی
تعالی تمام مسلمانوں کو خصوصاً اہل بیت کو احکام شرع پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجا احباب بیت
سید المرسلین، علیہم السلام، افضل الصلوٰۃ و السلام التسلیم۔

ک
جلال الدین احمد لاہوری
۱۳۸۵ھ

مسئلہ از محمد محبوب علی فیضی موضع کال پور۔ لمبی پور ضلع گورداسپور

ایک سید صاحب جس جو عالم نہیں ہیں اور ایک عالم دین ہیں جو سید نہیں ہیں تو ان میں افضل کون ہے؟
حوالے کے ساتھ تحریر فرمائیں؟

الجواب اللہ عزوجل کے نزدیک عالم دین اگر سید نہ ہو تو سید سے افضل

جميع انواع الجبر یعنی اپنے عمل نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قرآن و کائنات کا شوق اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
 شہداء کے اسلام، اولیائے کرم و زیدان دین کی قبول کی زیادت کا شوق اور مردوں کی تجسّز و تکفین و غیرہ برکت کی
 نیکیوں کا شوق دوسرے کو مستجاب کرتا ہے۔ اور اگر الزامی جلد سوگمشت میں ہے لاغیر ذہنیت ان کیوں طبعی
 نسبت اور حیات یعنی مردہ اور زندہ کا شوق بخشنے میں کوئی فرق نہیں۔ خدا تعالیٰ وہی وحی و تعالیٰ و رسولہ
 الاعلیٰ اعظم جل مجدہ کا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انوار احمد قادری

فاضل فیض الرسول ہلالی شریف

مسئلہ از محمد رابین و نویسی ملہ طبع جاپانی گوری (مجلہ)

حلال یا نوزوں کو ذبح کرنے کے گوشت بچے کو ذریعہ معاش بنانا کھلے ہے؟

الجواب حلال یا نوزوں کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت بچہ یا بی بی یا بیٹے کھانا
 کو ذریعہ معاش بنانا یا کریمت ہائے کتبہ ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تحریر فرماتے ہیں کہ
 کو پیش بنالیا اور کب کا ذریعہ کر لینا جائز ہے یعنی خیرانے اس کی نہ تہا نیا سکودہ کیا ہیں صحیح نہیں کیونکہ کریمت
 جب ہی ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے دلیل شرعی ہو اور دلیل میں یہ کہ کریمت جان مارنے کا پیشہ کر لینا قسوت طلب
 کا سبب ہوتا ہے اس سے بھی کریمت ثابت نہیں۔ صرف اتنا ہی ثابت ہوا کہ دوسرے ہائے پیشہ اس سے
 بہتر ہیں۔ خداوند اقدس آئے گا کہ قصاب کو پیشہ بھی سکودہ ہو مالا کس کی کریمت کا قول کسی سے مقول نہیں۔
 (بہار شریعت حصہ ہفتم جلد اول صفحہ ۱۷۷) وھو تعالیٰ اعظم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد ہمدانی

راشعہ ان العظم ۱۲۰۲ھ

مسئلہ از محمد علی قرینک مدرسہ تہذیب فیض الرسول مقام پوسٹ ہوا طبع ویشالی (بہار)
 مذکور کتاب کے حدیث شریف میں کسی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کو مستحب کیا گیا ہے اور نبوت میں مندرجہ
 ذیل حدیث کو پیش کرتا ہے۔ (۱) حضرت ابوالفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تقصروا کما تقوم الا علیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم یعنی تم لوگ نہ کھڑے ہو جیسے
 بھی لوگ ایک دوسرے کی کھڑے ہو کر تعظیم کرتے ہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷) (۲) حضرت امیر معاویہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ کرام میں سے کسی کو نہ تعظیم نہ الوجلان

قیلہا غلبہ یومئذ من الناس یخافون کو یہ سن کر لوگ تعظیم کے لئے اس کے سامنے کھڑے رہیں وہ اپنا بگ
دور خ میں ڈھونڈے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے
فرمایا کانوا اذ ارادوا ان یقوموا لیلۃ من لیلۃ ذلک یقنن حب صحابہ حضور علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ حضور کو یہ ناپسند ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

الجواب

بلکہ صرف اس حالت میں منع کیا گیا ہے جبکہ کوئی شخص چاہے کہ لوگ اس کے لئے قیام کریں یا وہ بیٹھا ہے اور
پسینہ کرے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہیں اس لئے کہ حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے پر
خود حضور علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی قوم سے فرمایا قوموا انی سیدکم یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے
ہو جاؤ۔ مثنیٰ علی الاطلاق حضرت شیخ فریادنی صحت دہلوی بخدی طبریز و طبرستان تحریر فرماتے ہیں۔ تو امام مکروہ
بغیر نہایت بلکہ مکروہ محبت قیام است اگر کسی قیام کردہ شہادت برائے کو دے۔ دیکھو کہ محبت قیام نہ وارد۔
قیام برائے دے مکروہ نہ ہو۔ قاضی عیاض مائلی کہتے کہ قیام منہی عند فرجی کے ست کر نہ است یا شدہ استادہ
باشندہ پیش دے مردم یا شستن دے منی کہم ہونا مکروہ نہیں۔ بلکہ کھڑا ہونے کو چاہنا مکروہ ہے۔ اگر
کوئی شخص کھڑا ہونے کو نہ چاہتا ہو تو اس کے لئے کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ حضرت قاضی عیاض نے فرمایا کہ کھڑا ہونا
اس شخص کے لئے منع ہے بلکہ خوف و شاک ہوا تو لوگ اس کے سامنے بیٹھے رہنے تک کھڑے نہیں (الفتاویٰ حنفیہ ص ۳۰)
ج بھٹ (اور فی المسئلۃ حضرت امام نووی طبریز و طبرستان حدیث شریف قوسوالی سید کہہ کے تحت تفسیر
فرماتے ہیں۔ فیہما کسما اهل الفضل وتلقیہما للقیام لہذا اقبلوا کذا احتج بہ جماہور العلماء لا
استحب اب القیام قال القاضی ولیس هذا من القیام القیام عند ما یؤذون فیمن یؤمرون علیہم وہو
جائز ویشتلون قیلا لعل جلوسہا قلت القیام للقادم من اهل الفضل مستحب وقد جاء فیہ
احادیث و لم یصح فی انہو عنہ شیء صریح یعنی اس حدیث شریف سے بزرگوں کی تعظیم اور ان کے آنے
پر کھڑے ہو کر ان کے طاعت ہے اور قیام تنظیمی کے مستحب ہونے پر بطور طرارتے اس سے دلیل پہنچی
ہے۔ حضرت قاضی عیاض نے فرمایا قیام منع قیاموں میں سے نہیں ہے۔ منع اس شخص کے ہاں ہے جس سے
کہ جس کے پاس لوگ کھڑے پہلے سے ہوں اور لوگ اس کے بیٹھے رہنے تک کھڑے رہیں حضرت امام
نووی فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بزرگوں کی آمد پر کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس کے ہاں سے میں حدیث

میں لیکن ممانعت میں مراحت کوئی حدیث نہیں آئی (مسلم شریف مع نووی ج ۱ ص ۱۱۱) اور حدیث شریف میں ہے حضرت
 کعب بن بلک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ توبہ قبول ہونے کے بعد جب سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہوا۔ تمام خطبہ بن عبد اللہ بن مسعود صحابی دہانتی یعنی توحشت طالع بن عبد اللہ
 کھڑے ہو گئے اور دوڑ کر آئے مجھ سے مصافحہ کیا اور بایک بار دی (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۱۱) اس حدیث کے
 تحت حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں فیہ استنبط مصافحۃ القدام والقیام مذاکرۃ
 والمردیۃ والافتحام۔ یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ آنے والے سے مصافحہ کرنا اس کی تعظیم کے
 لئے کھڑا ہونا اور دوڑ کر اس سے مصافحہ ہے (مسلم شریف مع نووی ج ۱ ص ۱۱۱) اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث جو مختلف کے پیش کی ہے اس کے تحت محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبد الرزاق
 دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ما یزنی یا معلوم فی خود کردہ و نہی اور دوست و دشمن یہاں پہلے
 مردم نہایت بطریق تعظیم و تکریم و آنچہ بریں و چونہ خود کردہ و نہی از حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تعظیم و
 تکریم کے طریقے پر قدرت میں لوگوں کے کھڑے ہونے کو چاہنا مکروہ و منہج ہے اور جو اس طریقے پر نہ ہو مکروہ
 نہیں (اشعۃ المصلحت ج ۱ ص ۱۱۱) اسی لئے فضائے کلام کے قیام خطبہ کی بجائے تعریف فرمائی۔ شیخ محمد
 محمد بن علی صکنی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ بخود زبانیستب القیام تعظیم القدام کما یجوز انما
 ولوللقراری بہین بدی العاصی یعنی آنے والے کی تعظیم کو کھڑا ہونا جائز بلکہ مستحب ہے جیسا کہ قرآن پڑھنے
 والے کو مال کے ملنے کھڑا ہو جانا جائز ہے (در مختار ج ۱ ص ۱۱۱) اور اسی کے تحت حضرت علامہ ابن
 ماجہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔ قیام قدری القیام کہ منہج تعظیما لا کہ منہج انکسار منہج استحقاق
 التعظیم یعنی قرآن پڑھنے والے کے آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا مکروہ نہیں جب کہ وہ تعظیم کے لائق
 ہو (رد المحتار ج ۱ ص ۱۱۱) اور حضرت شیخ عبد الرزاق صکنی دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔
 وہ مطالب المؤمنین ان قدری نقل کردہ مکروہ نیست قیام باس از برائے کسی کے کھڑا ہونا مستحب ہے نہ تعظیم
 میں مطالب المؤمنین میں تعظیم سے نقل کیا کہ یہ طریقے ہوتے توئی کا کسی آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا
 مکروہ نہیں (اشعۃ المصلحت ج ۱ ص ۱۱۱) وھو تعالیٰ اعلم

مسئلہ از کتب موضح گنج اوست پیتا ہستی

نیل کاؤ کے شکار کے سبب کچھ چند قتلہ نہ چند مسلمانوں کو پکڑ کر زندہ کب کیا اور ان کو رشتی میں باندھ دیا بعد از خنزیر کا گوشت نہ رشتی ان کے فاقوں پر گر دیا۔ دریافت طلب نمبر یہ ہے کہ وہ مسلمان شرفا مہرم و گنہگار ہوئے یا نہیں؟

الجواب صورت مسئلہ میں غیر مسلموں کا مسلمانوں کے فاقوں میں خنزیر کا گوشت رگڑنا ظلم ہے تو ایسی صورت میں مسلمان گنہگار ہونے کے بجائے قلوب کے متحق ہونے الہیہ اب لیا آئندہ کوئی فعل مباح نہ کریں جو غیر مسلموں کو اس قسم کی سختی پر آمادہ کرے۔ و اللہ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لاہوری
میرٹھ ۱۲۸۵ھ

مسئلہ

توفیق الہی سید تقیوم پیر پورہ ندوۃ پست تین جہت شیعہ کلام

ہمارے یہاں ایک مدرسہ علم تھا جس میں قرآن پاک کی تعلیم ہوتی تھی اور اجازت کئے کہ ہمارے میں بھی مدرسہ بنو گیا ہم نے کو کو دوسرے مدرسہ میں خود کے مدرسہ کے پر لوگ کو اس سے جو گیا ہے ان کی تکلیف ہے اس کتاب سے ان کی موصی میں بھی خراب ہوتا ہے اس کی کوتاہی کی صورت کو بنا چاہتے ہیں غرض کیا حکم ہے؟

الجواب جب ہم کو کو کوں نے قرآن مجید کی تعلیم کے بعد ہی بھی قوس رقم کو کوں کی صورت میں صرف کرنا جائز نہیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری
۲۲ مئی ۱۲۸۵ھ

مسئلہ از شہان احمد موصی گنج اوست برکتہ موضح ہستی

کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حاضری میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام عورتوں سے یہاں تک کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی افضل ہیں؟

الجواب بیشک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت دیگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سارے جہان کی تمام عورتوں سے یہاں تک کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی افضل ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرواشی والمرشی یعنی رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ یہ ترندی ابو داؤد اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ اور احمد و
 بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے کے درمیان واسطہ
 بننے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔ و مشکوٰۃ شریف ص ۲۳۶ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت سے بچیں اور اپنی ماقبت خراب نہ کریں یعنی لڑکی والوں سے نکاح کے عوض کسی چیز کا
 نہ کریں اور اس کے لیے سعادت میں لڑکی والے ان کو پتہ دیں۔ اگر وہ لوگ نہ سائیں تو ان کے درمیان واسطہ نہیں
 بلکہ ان کو ذلیل قرار دیں۔ یہ حکم اس سعادت میں ہے جب کہ سزاؤں یا شایعہ مطالب کیا جائے اور اگر اپنی خوشی سے
 دیا جائے تو غرقا کوئی قحاح نہیں۔ حدیث احمدی و صحاح احمدی علیہما السلام۔

طال المذنب احمد امجدی

مستلمہ از مہاراجن سرگودھا پست گیش پور ضلع سی۔ (دہلی)

شراب کے شعلے کا حکم ہے اس کو پینا کیسا ہے اور جو لوگ پیتے ہیں ان کے بارے میں حضور صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

الجواب۔ شراب حرام اور یہ شرب کی طرح ناپاک اور اس کا پینا سخت گناہ کیسی اور
 پیئے والا فاسق و فاجر ناپاک و نیک مسرور و مغموم سخی و متنب شدید و متاب نیم ہے۔ و النبی اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر سخت عتاب و عیدیں جو ناپاک شہید ہیں
 ہم یہاں صرف جس پر اکتفا کرتے ہیں۔ حریف علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا ینسب الفحش
 حین ینسبھا و هو مومن یعنی شراب پیئے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا رواہ الشیخان وغیرہ
 عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا الفحش وشری
 عاصرا و عتسرا و شاربھا و حاملاھا و حملتھا الیہ و ساقھا و یقعھا و اسکل شربھا و اللہ تعالیٰ علیہا
 و اللہ تعالیٰ علیہا یعنی جو شخص شراب کے لئے شربہ نکالے اور جو نکلو اسے اور جو پیئے اور جو ٹھاکر لائے اور جس کے
 پاس لائی جائے اور جو پائے اور جو پیئے اور جو اس کی قیمت کھائے اور جو خریدے اور جس کے لئے خریدی
 جائے ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ ردھاء الترمذی وابن ماجہ میں اس میں

[illegible]

مسلمہ از حقیقہ کتب خانہ اسلامیہ شرقی دیوبند

الجواد۔ صحت مسئلہ میں چونکہ زید خاں مرزا دہلوی کے تارک ہونے کے باعث فاسق ملوث ہیں لہذا ان کا مسئلہ کی خبر کی بنیاد پر اس قبہ پر کسی طرح کو لا دھڑاس کی نریات کن ساخت تاجانہ و علامہ۔

جواب: مصنوعی قبر کی زیارت حرام ہے اور حدیث میں لعنت آئی ہے قتادہ سے
مترجم ہیں ہے لعنہ اللہ من لا یرحمہ ولا یرحمہ ولا یرحمہ ولا یرحمہ ولا یرحمہ ولا یرحمہ
بلانیل خرمی قبرستان بھی ناجائز و گناہ ہے۔

ک قاضی عبدالرحیم
بریلی شریف

جواب صحیح الجواب یہ کہ جب تک ثبوت صحیح شرعی سے کسی بزرگ کا سزا ہونا ثابت نہ ہو جائے وہاں محض خیال قائم کرنے اور غیر عمدہ لوگوں کے کہنے سے یہ یا تو نہ ہو سکا کہ وہاں بزرگ کا سزا ارمان میں خصوصاً فراق کا کیا ہی حال قالہ افستہ تعالیٰ ان جہاد کو فاسق بننا مقبوضا۔ بزرگ کا سزا ہونا تو بزرگ کا سزا ہے وہاں جس کو سزا اور چڑھا کر وہاں مسلم کی قبر ہے جب تک ثابت

(۲) کیا سرور و عالم خلیہ خدا تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں باندی سے باندھا کر کے جامعہ کی بانی تھی۔ اگر ایسی بات بھی تو میرا آج تک کوئی شخص کسی صورت کو فریکر یا ملاح کے ہمبستی کرے تو کیا ہے؟

الجواب (۱) مرنے کے بعد تیسرے دن توجہ ہوتا ہے تو زبردستی میں تہہ جوئے کی کیا صورت ہے؟ البتہ تو اب پانے کے لئے قرآن فونی ملا و شریف کرنا جائز ہے اور لوگوں کو کھانا کھانا بلانا بھی جائز ہے۔ اس پر غریب سب کھانے میں کریمت کا کھانا نہیں ہے۔ اور نہ پلٹنے اور کھانے کے بعد مردہ کا چہرہ دیکھنا جائز ہے لیکن صورت میں نا اہم مرد کا اور ہم ذرا محرم محرموں کو نہ دیکھیں۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

(۲) سرور اقدس علیہ السلام کے ظاہری زمانہ مبارک میں شرعی باندی چوتی تھی تاکہ اپنی باندی سے نکاح نہیں کر سکتا تھا البتہ اس سے جماعت کر سکتا تھا لیکن پہلے جس میں شرعی باندی نہیں اس لئے کہ سب کھانا اس اقدار کی خرید و فروخت شرط حال ہے۔ لہذا اگر کسی نے جماعت کو خرید و فروخت اس کا ملک نہیں ہوگا۔ اور بغیر نکاح اس سے جماعت کرنا حرام ہوگا۔ ہاں اگرچہ صحت میں ہے۔ بیع المیتہ والدم والنحر اطل لا منھا لیست احوال فلا یكون مملوکاً بفتح۔ اور ایسی تکب کے اسی صف میں ہے وابطال لا یبطل مملوک المقصود وھو تعالیٰ اعلم

جلال اللہ علیہ السلام
۱۲/۱۲/۱۲۸۱ھ

مسئلہ

(۱) دینی ملازم کے مذہب کو اپنے جائز یا ناجائز مطالبات مولا نے کئے تھے اسٹرک کرنا یعنی اوقات حدیث میں بیکار بیٹنا آپس میں شینگ کرنا۔ اور طلبہ کو بھانے پر جانے کے خلاف کر بھگا دینا، جملہ سین یا ملازمین اسٹرک میں حصہ نہیں انھیں اسٹرک کرنے پر مجبور نہ کیا ہے؟ (۲) اسٹرک کرنے یا اس کے خلاف حصہ لینے میں کس قوم کو پیروی ہے؟ (۳) دینی ملازمین میں اسٹرک کرنے والوں پر شرعی کیا حکم ہے؟ (۴) اسٹرک کرنے والے ملازمین کا نام اسٹرک کیا تھا وہ دنیا یا کیا کیا ہے؟

الجواب (۱) جائزہ مطالبہ ہو یا ناجائز چرچال، مٹانی مذکورہ اسٹرک کرنا۔ یا اسٹرک کرنے پر دوسرے کو مجبور کرنا دونوں باتیں ناجائز ہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم (۲) اسٹرک کرنے یا اس کے خلاف حصہ لینے میں قوم کھانہ کی پیروی ہے۔ وانشاء اللہ (۳) اسٹرک کرنے والوں پر تو یہ کہنا تو ایام اسٹرک کے مالی نقصان کا تاویس دینا تیراں سلسلے میں جن لوگوں کی تھی سنی ہوئی ان سے معذرت کرنا واجب

کہ لیجئے تو برادری کے لوگوں نے کہا نکاح کر لیا تنہیک ہے لیکن اصول کے مطابق پانچ چوند لاکھ کے بغیر بیٹے نہ رہتے
ہیں مگر اس وقت طلب امر یہ ہے کہ جب زید نے اس لڑکی کو مسلمان کر کے نکاح چڑھا لیا ہے تو جو کچھ لکھا
جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب — زید نے قبل نکاح جو بیانات و تعلقات چھان بین کر کے قائم کیے تھے
وہ مسلمان ہو جانے اور لڑکی کی حکومت میں جانے سے معاف نہ ہوں گے۔ لہذا زید طائفہ توبہ کے لئے اور پچاسی اصول
کے مطابق اسے جوتے بھی مل سکتے ہیں کہ حکومت اسلامیہ ہوتی تو اسے سو کوڑا مارا جاتا یا سنگسار کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ
اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی رجب
۱۳۸۲ھ ۱۳۸۲ھ

مسئلہ — اگر عدالت میں موضوع چھاپا ہو تو میاں یا زید طائفہ توبہ کے لئے
زنا کا دوسرا دہریہ کا جرم ثابت کیا جائے یا نہیں؟ اگر چہ دوسری نے ایک زنا کے طہرہ تک پہنچیں لیکن پہلے طہرہ
کیا ہے؟ فتاویٰ شرعیہ ان پر کیا حکم ہے؟

الجواب — زنا کے طہرہ سے دوسری کا جرم وصول کرنا شرعاً ناجائز و حرام ہے
اس لئے کہ اس کی جملہ منسوخ ہو گیا ہے اور منسوخ پر عمل کرنا حرام ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔ استغفار
بالمال منسوخ لہذا اگر چہ دوسری طہرہ کے مرتکب ہو گئی ہو مگر یہ طہرہ کا وجہ استغفار کرنا واجب ہے
اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو زنا کے لئے سو کوڑا مارا جاتا یا سنگسار کیا جاتا اس زمانہ میں حکم یہ ہے کہ طائفہ توبہ و
استغفار کرے ورنہ مسلمان اس کا ایک ایک کدو میں پل زنا کے جرم کو پچاسی تھپے سے جرماتی سزا دے سکتے ہیں
شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی رجب
۱۳۸۲ھ ۱۳۸۲ھ

مسئلہ — اگر مولوی عبدالمجید صاحب کی رائے میں طائفہ توبہ
دارمی کا کہنا شریعت اسلامیہ میں ضروری ہے یا نہیں؟ نیز دارمی شہاد اسلام میں سے ہے یا نہیں کسی کمی
دارمی کی ہے؟ اگر نہ تو کھانا کھایا ہے؟ بیخود اوجھا

الجواب — ایک ہزار اسلامی شریعت میں دارمی ایک مندرجہ کی ہے چنانچہ مندرجہ اسلام
میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: خذوا عنہم و منہم و علی خذوا عنہم و علی خذوا عنہم و علی خذوا عنہم

کرواؤ اور انہیں بڑھنے دو۔ آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں احمقوا المشاور و اعفوا الخیول و لا تشبهوا بالیہود یعنی جو بھیس خوب پست کرو اور انہیں عیوں کو بڑھاؤ اور دشمن (صحت) میں یہودیوں سے متبرک نہ بننا مسلم اہل امام محمدی روایت کرتے ہیں۔ ان میں ایک حدیث علی عاشق علی علیہ وسلم اور ایک حدیث المشاور و اعفوا الخیول جسکے سول اندر علی نے علیہ السلام نے جو بھیس خوب پست کرنے اور انہیں بڑھانے کا حکم دیا۔

وہ خود انکار سلطو و سرحد پر خیم کتاب الحکم والایمانہ فضل فیہ الیچ علیہ السلام میں ہے بھم علی الرجل قطع
لحیت یعنی مو کو اپنی دائرہ میں نہ فرما کر امام اور نائبانہ ہے۔ چنانکہ داری شہاد اسلام میں ہے جیسا کہ انحضرت
شیخ الاسلام امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب حصۃ العقی فی دعوتہا الخیرت میں اس کی
تقریح فرمادی ہے۔ لہذا داری کی بے حرمتی کا انکار دین اسلام کی بے حرمتی کے برابر ہے اور جو شخص دین اسلام
کی بے حرمتی کرے وہ بہت سخت مجرم ہے و اللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لکھنوی
داری حصہ ۱۳۴

مسلمہ انجیلیا کیسٹنگ گورنمنٹ

نیدر کے بارے میں جو دوسری بی بی بخش صاحب نے کہا کہ نیدر پر ناکالائزم ہے لہذا نیدر کو بارادری سے خالص
کیا جائے اور نیدر پر ہر مذہب پر جبر لگایا جائے اور ہر مذہب کو کوٹھک لگائے اور میں میں ہر مٹائی اور مٹوٹے
دے۔ جب دوسرے جو دوسروں نے قیمت مانگا کہ بتاؤ نیدر پر ناکالائزم کہاں ہے تو قیمت دے دے سکے انہوں
ہم گئے لہذا فرمایا جائے کہ نیدر پر جبر لگانا صحیح ہے بلکہ جو دوسری بی بی بخش کا کہتا اور جبر لگانا کہاں تک جائز

۴۰ الجواب۔ مسئلہ میں بلا ثبوت شرعی و ہک نہایت عجیب و غریب حکم شرعاً نا جائز

گوٹا ہے شرعاً فقہ اکبر میں حضرت علامہ سید علی نقوی مدظلہ العالی سے ناقل ہیں (دعوتِ شریعت) ص ۱۵۷
 فبہ تسلسلہ اہل کبرۃ میں حضور خلیفہ یعنی کسی مومن کی طرف بغیر تحقیق کسی کبر و انانیت کرنا یا کفر یا
 اعداء کی نسبت سے سخت گوئی تہمت لگانا کبر میں کے ثبوت کے لئے پارہ ناقص گواہ دیکھ کر پیر ادا و عہد بھی اس طرح
 دیکھا اور جیسے سرحد دانی میں ملاتی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں کہ جو دھری نئی کشش صاحبانِ نیر پنا کارام ثابت نہ
 کر سکے تو وہ حکم شرع اعلانِ توبہ کریں اور از حد سے حقِ مالہ کی صفائی مانگیں اور نہ سخت مانو نہ چوں گے۔ دعو
 تعالیٰ اعلم۔ (۱۲) قولِ منشی پر شرعاً ناجائز ہوا جائز نہیں بلکہ ایسے موقع پر شرعیت نے سزا اور توبہ پر مقرر فرمائی

ہے اور جب کہ جرمانہ جلا وطن لگایا جائے تو یہاں ہی رہتا ہے اور وقتِ ظلم ہے جو شرعاً ناجائز و حرام ہے ظالم کے لئے قرآن و حدیث سے بہت سخت وعیدیں آئی ہیں (واللہ اعلم بالصواب) لہذا یہ قریب پر جلا وطن شرعی جرمانہ لگانا حرام نہیں ہے اس لئے جو دوسری نئی گرفتاریاں قتل سے باندھتے ہوئے قویہ کریں۔ نیز یہ کہ لگانا اکلانے اور مسجد میں پشائی دینے پر مجبور نہیں کر سکتے یہ احکامات ہے کہ یہ اگر خود وہ خلیفہ فریقین مسکینوں کو لگانا اکلانے اور مسجد کی خدمت کے لئے تو لائق ثواب ہے لیکن یہ کہ اس کام پر مکلف کرنا شرعاً صحیح نہیں۔ اگر واقعی قیدی سے شرعاً کوئی غلطی اور گناہ کا کام ہو جائے تو اس سے قویہ جائے اور مناسب سزا کی جائے لیکن یہ سب لینا دینا اور اس پر مجبور کرنا شرعاً درست نہیں۔ ماوراء صلیت مسلمانوں کو قیدی کی کوئی شرعی پکڑ نہ ہوگی لہذا قویہ پر حکم غرض کوئی ممانعت نہیں۔ و اللہ اعلم۔ ہاں نئی گرفتاریاں شرعاً قویہ اور قیدی سے معافی مانگنی لازم ہے اور جب تک کہ باہر رہے اسے اپنے معاملہ معاف نہ کریں تو انہیں مسلمانوں کا بیچ اور جو دوسری بنا شرعاً ناجائز نہیں اور مسلمانوں کو روکا ہے کہ اپنا جو دوسری تسلیم کریں لیکن یہ سب سندس مشکبہ و اسفند و اللہ اعلم و اللہ اعلم۔

محمد نسیم الدین احمد مدظلہ العالی
۱۴۳۳ھ

مسئلہ

(۱) مسلمانوں کی شادی اسلام کے تقویہ میں کیا ہے؟ (۲) مسلمان شادی میں کونسا کثرت سے بایا جاتا ہے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ (۳) دلچسپ (۴) کے گھر کثرت سے دیکھنا کثرت سے وقت نکالنا بڑھ چلائی ہے بعد میں پھر یہ کثرت شروع ہو جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ (۵) عقیقہ سنو، عقیقہ سنو، اولیہ سنو، جب کہ عقیقہ ہے اس میں کثرت سے اولاد پیکرنا کثرت کے ساتھ ہوتا ہے اس کے کیا حکم ہے؟ (نوٹ)۔ حسب مسائل میں جو شرعی حکم ہو اس کو کوئی قرآن و حدیث یا دیگر کوئی نیا کتاب سے ہو سکتا ہے یا کسی شریعت فریقین میں و کرم ہوگا۔

الجواب سوالی غریب ایک محل ہے واضح نہیں ہے اور شادی سیاہ وقت عقیقہ اولیہ دیکھ کر کثرت میں مروجہ بایا جاتا اور دیکھنا کثرت جو عام طور پر کی جاتی ہے سب کے نزدیک مشفقہ طور پر بایا کر دوسرے اور دیکھنا کثرت میں بایا اس قدر شہید و معروف ہے کہ اس کے لئے دلیل پیش کرنے کے ضرورت نہیں کہ دیہات کے ظالم بھی اس سے واقف ہیں مگر جو عہد ہے کہ آپ کو ان باتوں کے

تا جائز حرام حنفیہ اسلام میں کہ جس کے لئے کپ کو قوی حکمت کی ضرورت پیش آئی اور اگر آپ نے اس لئے قوی
 دیکھا کہ جو لوگ اس ناپاک رسو کو کرتے ہیں انہیں قوی دیکھ کر ان کا سر سے ہاتھ کاٹنے کا وعدہ ان کا دل کو بائز
 سمجھ کر نہیں کرتے کہ کپ کے قوی حکمت سے آیا جائے جس کے ایک وہ ناپاک نتیجہ ہوتے ہیں ان کا دل کو بائز
 اس لئے کہ شیطان ان لوگوں پر قابض ہے جس کا یہ کپ کے قوی حکمت سے انہیں شیطان کے ہمنام سے نجات بخشنے
 آسین جہاں کا یہ ان لوگوں کی صلیت اور شفا کی صلاح ہے علیہ وسلم اور علیہ السلام

جلال الدین احمد امجدی
 ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ

مسئلہ از مقررہ پوسٹ دستام کھدی خلیج ساگر (پوربلی)

ماہ مغربہ آخر ہمارے ایک ہیوت سے لوگ لکھتے ہیں کہ جنوں میں نکل جاتے ہیں اور ان کو کھاتے پکاتے
 اس اور غازیں پر غصہ میں لوگوں کو کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں مدنی باری سے صحت پاب ہوتے
 تھے اور محل میں ہا کر نکل نکلے دکان نہیں ہو کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب

کہ خدا شریف رحمت اللہ تعالیٰ علیہ اسی شہید کتاب بہار شریعت حضرت امام شافعی کے ۲۵۰ پر تقریر فرماتے ہیں کہ وہ
 شرف آخری چار شرف منہ ستار میں بہت نمایاں ہوا ہے کہ اپنے کھو ہوا ہر کہ دیتے ہیں میرے طرح دیکھنا کہ وہ
 اس پر دیاں (دفعہ) چکی ہیں اور نہ ہاتھ دھوتے خوشحال مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اسی انداز میں صحت فرمائی کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شرف منہ کے لئے شرف منہ صبا ہائیں ہا
 اصل میں بلکہ ان دونوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف منہ کے ساتھ ساتھ ہائیں اور صلی اللہ علیہ وسلم
 و شرف منہ خلاف واقع ہیں ام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی
 ۲۸ رجبی ۱۳۸۲ھ

مسئلہ از محمد شریعت پور گزف گوشت

(۱) جب عرم شریعت کے مرتبہ کو جو کہ پرتیز ہونے میں اس وقت سے اس وقت کو تقریر فرماتا ہو کہ
 یا تم کہتے رہتے ہیں تو اس حد میں میں عرض ہا ہر کہ وہ صلیت کا داکن کا دم ہے یا نہیں؟ اور کیا تم کہتے ہو
 کہ یہ ہے؟ (۲) عرم شریعت کے مرتبہ کو جو کہ پرتیز ہونے میں اس وقت سے اس وقت کو تقریر فرماتا ہو کہ

حضور علیہ السلام و خلفائے راشدین کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ دیاقت طلب یہ ہے کہ ختم مجلس کے موقع پر کون
ہر کر سلام فرماتا جائے یا نہیں؟

الجواب — ایک نیک جہلاد لوگ پانچ یا ستر گھر جانا کہتے ہیں یا اور اس
قسم کی دوسری چیزیں شریعت مطہرہ کے نزدیک سب نوافل و احکامات اور بدعات ہیں۔ ختم نیز دیگر ضروریات کا ادا
کرنا لازم ہے اور پھر اس کا کھڑے ہو کر پیشاب پانا نہ کرنا اور نہ ٹوپی پہنانا نہ سنت نماز ہے ان کو دل سے سینا
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز ہرگز خوش نہیں و مسلمانوں کو اس سے پوتا چاہیے کہ یہ سب خلاف شیعہ روایات ہیں
ان کے تشبیہ کرنا منقہ منقہ بقوم فہم مدحہ کے قیل سے ہے (۲) عزم شریف کی جاس کے ختم ہونے پر
جاس ذکر کیا دوسرے اہل بیت علیہ السلام کی طرف کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز و مستحسن ہے کہ مخالفین
لا حول و لا قوت الا باللہ

ک جلال الدین احمد امجدی تہ
۱۲۶۹ھ رجب

مسئلہ از محمد مصطفیٰ بن موسیٰ اعظمی مدظلہ
نہینے زکات کے پتے میں انسان کی مصدقہ کالی اور بکرنے زکات کے کچھ اپنا قاس میں انسان کے
مصدقہ زکات کو دینا چاہیے یا نہ؟

الجواب — ہمارا کہی تصویر یا شریعتاً ناجائز مانا ہے اور مصدقہ مستولیں جائز
تصویر کا تصور چوں کہ زید و بکر و فلان کی مصدقہ ہے ہوا لہذا ان کے تصور میں جوئے مسلمانوں کو اس سے بچنا واجب
الفاظ لازم ہے و انشاء تعالیٰ و رسولہ الامین علیہ السلام

ک جلال الدین احمد امجدی تہ
۱۲۶۹ھ رجب

مسئلہ از محمد مصطفیٰ بن موسیٰ اعظمی مدظلہ
علاقہ کی جو چلی بھٹی تھوڑی دیر سے کچھ چوری سے ہم کتاب واجب کچھ دنوں کے بعد یہ معلوم ہوا تو زید کی
بلادی نے اس کا بیگٹ کر دیا تو زید نے علاقہ کی پچارت میں تو بکی اور میلاد شریف کی اور فقیر کو کھانا یا تو زید مصاف
پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب — جب زید نے بھٹی کی رقم کھائی ہے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے
تو صرف تو ب و میلاد کرے اور فقیر کو کھانا کھانے سے وہ بری الذمہ نہ ہوگا بلکہ زید پر ان دو قوم کی امانگی اب

الجواب۔ ہاں ہجرتی، ابو نعیم ہاں ہاں ہاں کہ سیدنا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہما
 رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا اقدف آدم الخلیفۃ
 قال مراب اسعد بن عرق جسد من اذکے تعالیٰ علیہ وسلم انفقوا قال کبکث عرف محمد قال لا نک
 لم اخلقتی بیدک وختت فی من در حاضرت حضرت موسیٰ فرشتے علی قوائم العرش مکثتہا لالہ والا
 اذکے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لخصف علی صعد الا اسب الخلق البکث قال حذف یا آدم
 ولولا محمد ما کانت لک روحی سلمۃ عند الماکل اما اذ اسئلک بعدہ فقلت غفرت لک ولولا محمد
 ما غفرت لک هذا کثرت بنی حضرت آدم علیہ السلام سے جب انشرف ہوئی تو انھوں نے یاد رکھا
 الہی میں عرض کیا کہ اسے میرے سب سے بڑا آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما یعنی میری انشرف کو
 معاف فرما سب الخلق میں جلالہ نے فرمایا اسے آدم تم نے پیار سے محبوب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو
 جانا عرض کیا اس طرح سے کہ جب تم نے بے لطفہ دست قدرت سے بنایا اور میں اپنی اور خدائی میں نے
 سر اٹھایا اور عرض کیا یا یوں پر ملازمہ الا اذکے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ تو نے اپنے
 نام کے ساتھ اس کا نام علیہ السلام رکھا ہے تو میں نے فرمایا تم نے یہ کہنا
 اذکے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے تو میں نے یہ کہنا کہ تا دھاک کی ایک عظمت میں یوں ہے اب کہ تم نے اس
 کے حق کا وسیلہ کہ جسے مالک تو میں نے یہ کہنا کہ تا دھاک کی ایک عظمت میں یوں ہے اب کہ تم نے اس
 تو میں نے یہ کہنا کہ تا دھاک کی ایک عظمت میں یوں ہے اب کہ تم نے اس
 دیا کہ یہاں کی مسجدوں سے افضل و اعلیٰ برتر ہے بالعرض اعلیٰ کے یہاں پر ملازمہ الا اذکے محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو میں نے یہ کہنا کہ تا دھاک کی ایک عظمت میں یوں ہے اب کہ تم نے اس
 باعث اعتراف ہے ہر جگہ اسے اس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تعالیٰ کے پیار سے نبی اور محبوب
 ہیں اور حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلاواتہ و سلامہ و تحیاتہ تعالیٰ کے پیار سے نبی اور محبوب
 ہیں محبوبان بالغاہ الہی کا نام محمدوں کے اللہ تعالیٰ باعث خیر و برکت ہے اور اس زمانہ میں جبکہ یوسف بنی
 متوکلین اللہ و ابی انکار یا علی انکرم اللہ تعالیٰ عنہ صلاواتہ و سلامہ و تحیاتہ تعالیٰ کے پیار سے نبی اور محبوب
 کیوں کا کہ دینا بہت ہی ہنر و دلی ہے تاکہ کہنے والی نسل کے لئے ثبوت ہے کہ یہ سجدہ اہست کی ہے

ہاں امتنا خال سے کہ یا رسول اللہ یا خوت اللہ و دست ثانی سے کہنے کے بجائے کہو در کہ یا ہے تاکہ خوت
 ملے اور خاتے ہونے سے محفوظ رہیں جس فرق نے یا اسل اللہ یا خوت اللہ و دست ثانی سے وہ اپنی اس بیجا
 جرات پر نام ہوا وہ تو یہ کہ فرقے تالی کا یا اسل اللہ یا خوت اللہ کہے جاتے کے بارے میں یہ کہنا کہ
 یہ مسجد میں انسان کے نام کہنے کی ضرورت نہیں ہے بی اور حق کی شان میں ہے ادبی ہے کہ حضور علیہ السلام
 و اسلام اور حضرت خوت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انسان بغض کا لقب دے دیا ہے اس زمانے میں مسجدوں
 کے اندر بی اور حق کے نام کہنے کی واقعی ضرورت ہے تاکہ نبی اور حق سے جلتے والوں کا تعلق نہ رہے
 علامہ میں مسجد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت خوت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ہر ایک ملنے
 کی ضرورت کس آیت و حدیث سے ثابت ہے کہ ہر ایک نام شانہ گئے فرقہ ثانی کو آگاہ کیا جاتا
 ہے کہ کیا ان کو کو حرام مان لینا اسلام میں سخت حرام ہے لہذا فرقہ ثانی اپنے اس خیال سے بھی توبہ
 کرنے و فائدہ پہنچانی اصول۔

سی ہمدالدین احمد رضوی
 ۱۳۹۹ھ
 ۱۳۹۹ھ

نکدہ بالا استفادہ کا جواب انجناب حضرت مولانا نعیم الدین احمد رضوی صاحب قبلہ مندرجہ ذیل

بہ
الجواب۔ دعوت مسولہ میں مسجد کے خواص یا دیوبند یا دیگر کرام و اولیاء اہل حق
 کے نام اور ہر کسے کا کہنا ناظر کا جائز ہے ہاں بجائے سادہ کلمات کے عرف کی کھدائی کر دینا چاہئے تاکہ
 ملی ہوئے کے کہنے پر عرف بھی نہ کریں کہے ادبی ہو چنانچہ قرآن مجید کی آیات کہنے کی بابت فتاویٰ کی سند
 کتاب مالگیری کے مسلمان اسلام اور تکذیب مالگیری کے اہل حق سے پانچوں علمائے کرام کی
 تصدیق شدہ دنیا کے سامنے پیش ہوئی ہے۔ آداب مسجد کے تحت یہ مسئلہ آیا ہے۔ دو کتب القرآن علی
 الحیطان والحدیث (معہم قالوا یدی ان يجوز وجہہم کو ہوا ذلک متخلفہ السوا تحت التقدیم
 کذا فی فتاویٰ قاضی خاں مالگیری جلد چہارم ص ۳۰۰ مطبع جمعیۃ علمی مسجد یا امام مکان کی دیوار و درہ
 قرآن شریف لکن اطلاع فرما جائز سمجھتے ہیں اور بعض علماء اس کو مکروہ جانتے ہیں کہ مٹی ہو جائے ساتھ

حروف کے گزیر کے نیچے آنے کا اندیشہ ہے ایسے ہی فتاویٰ فاسی جاں میں سب سے سادہ اگر اجماع سے
حروف کی کھائی گزری جائے کہ حروف کے گزرنے اور ہر کے گزرنے کا احتمال منہجے تو اس صورت کو
نمودہ سمجھنے والے علماء بھی یا اثر قلم حقیقی ہیں سادہ واضح منہج قرآن مجید میں مدہ آتیں بھی ہیں بوسرکار اقدس
اور دیگر انبیاء کے نام و رسالت پر شکس ہیں مثلاً احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی الکذاب

ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یا یحییٰ خذ الکتاب بحفوة یا زکریا انما نبؤناک بغلام
لامحذوحن۔ غنا و بناہ انصیا ابوہم قد خلت من قبلہ الرسل یا زکریا۔ اور اولیا الہی کے نام کی بھی آیتیں ہیں مثلاً
حضرت مسکندر ذوالقینین حضرت لقمان کی بابت تو موج مذہب پر خط و لہی ہیں نجی نہیں تو قافوا ان اسرار
ہما کہ کی کثارت ہما گزری ہما لاکھ ہاں میں اتہار اور اولیا کے نام اور فرق ثانی کے خیال پر اضطراب کی بنا
پر انسان کا نام نہیں ہوتا ہوا ہے اور جب اتہار کلام اور اولیا نظام طیبہ الصلاۃ والسلام و فی الاثر قولی انہم
بکے نام کہنے کی صحت معلوم ہوتی تو یا تو اس کا نام کہنے کی ممانعت کہاں سے نکل آتی پھر یہ کہ
بہا ملک ناموں کو سمجھیں یا اگر وہ ظاہر و باطن میں مذکور ہوا ہے تو کیا اس کا ذکر جس گندی ہوگا کیا ہوا ہے گا۔

اصل مسئلہ کے صاف کیے جانے کے بعد مناسب ہے کہ فرق ثانی کے لئے بقی اصول سے یہیہ کا ہفتہ
مبارکی تسلیم کی رعایت مشکوٰۃ شریف کے حوالہ سے آجکے مباحث کہ کہ مزید نصیرت پیدا کی جائے، مفاہیم
میں یہ واقعہ ہوا کہ صلح نامہ کے مضمون پر سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کی طرف سے حضرت ہوتی علی کرم اللہ
وجہہ نے تحریر فرمایا خدا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا نقض ما قالو
فعلما انک رسول اللہ ما نقضناک و لکن فنت محمد بن عبد اللہ فقال انک رسول اللہ وانما محمد
بن عبد اللہ ثم قال صلی علیہ من الالب اس رسول اللہ قال لا و اللہ لا اعوہ ابل فاخذ رسول
اللہ و لیس یکتب کتب حد ما قاضی محمد بن عبد اللہ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۵ مطبع مجدی)
یعنی رسول اللہ کے نظام کے قمار کہ بولے کہ آپ کی رسالت تسلیم نہیں رہتا رسول اللہ نے مضمون میں
منہج ہے اس لئے کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول بولتے تو بیت الحرم میں آنے سے کیوں مدد کرتے ہاں آپ
محمد بن عبد اللہ میں تو سرکار سے فرمایا میں رسول اللہ و محمد بن عبد اللہ دونوں ہیں پھر آپ نے حضرت علی
سے فرمایا کہ رسول کا لفظ محمد پر سے مراد ہوتی علی نے عرض کیا کہ میں نہیں ہ خدا کی قسم میں آپ کو کسی نہیں

شام کا ہر گھر کا رہنے والے کے ہاؤس پر نام لکھا اس پر غیبی لکھ دیا حدیث انا قاضی علیہ
 محمد بن عبد اللہ یعنی اس شخص پر محمد بن عبد اللہ نے صلح کیا اور بعد میں صلح نامہ کے الفاظ قلم فرماتے۔
 حدیث مذکور میں مولیٰ علی کو محمد صبر اکرم کا صلح کا نام لکھا گیا تھا اس کا نتیجہ ہے کہ رسول اللہ کا
 لفظ سرکارِ قادس یا تعالیٰ صلح کو کہنے کو فرماتے ہیں مگر مولیٰ علی کا ایمان ہرگز گواہ نہیں کرتا کہ
 اس لفظ کو مائیں بلکہ اس لفظ کو انھوں نے خود حضور کے مائے سے تعبیر کی۔ حالات ضرورت صلح اس
 کو چاہتی تھی حدیث کفار صلح پر تیار نہ ہوتے جس سے مسلمانوں کو سخت دشواریاں پیش آجاتیں۔ اللہ اکبر سخت
 جرات کا مقام ہے کہ وہاں مولائے کائنات کہ رسول اللہ کا لفظ لکھ کر مائے پر کسی طرح طیارہ نہیں اور یہاں
 وہ بھی ایک لکھ کر مسلمان ہیں جو ہر ایک لفظ کو حرمت و حیا کی کے ساتھ من گھڑت دلیل حدیث و دلیل
 پیش کر کے مائے ہے۔ فریق ثانی کا یہ کہنا کہ مسجد میں انسان کے نام کی حرمت نہیں۔ اس پر حدیث طلب
 یہ امر ہے کہ کیا تو حد کا سبق صحت مسجد میں ہے یا نہیں بلکہ کہاں سے آیا کیا غلط انتہائی حکمت کی جگہ
 ہوتے ہوئے انسان کے نام کی انتہائی رکعتی ہے تو پھر حدیث مسجد سے سوا کا نام نامی اسم لائی نکال دو
 اور کیا کلام الہی انتہائی محرم ہونے کے باوجود انسان کے نام لکھنے کی حرمت تھا ہے تو پھر انبیاء کرام اور
 اولیاء و مقام علیہ السلام کا نام و عنوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام کو کہہ دو بلکہ وہ آیات جن میں کائنات
 کے نام ہیں ان کی تعداد شروع کر دو اس سے کہ ان کی طاقت مسجدوں نمازوں پائیزہ گاہوں میں ہو
 کہ نام لینے کی باعث بھی ہے یہ فریق ثانی کی کئی بڑی جہالت اور سخت شباہت ہے کہ انبیاء کرام اور اولیاء
 مقام کو نام انسان کہہ کر مقام اہانت ہے بلکہ اس سے دینی امور میں ایسی حرمت اور ہدایت کے کام لینا اور
 شریعت پر عمل کے حدود سے باہر نکلتا نئی شریعت کو مائے ہے۔ سب کا احترام میں جس سے اسے کہتا نہیں اور
 محرم شے کی ہرک مائے ہے۔ الیٰ علی۔ فریق ثانی کا یہ عمل اور رویہ کہ جس میں مقام اہانت پیدا ہوتا ہے اس
 پر شرعاً تو یہ لازم ہے ہر وہ لوگ جو فریق ثانی کے قول و فعل میں شریک ہوں تو یہ کریں۔ اور تو یہ کلمے عام ہونا
 چاہئے نیز لائی مذہبی ہوا دشمنی حاکم کریں اس لئے کہ اس عمل میں کسی اور چیز کی ہرک آ رہی ہے۔ اور
 دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ فریق ثانی کو نرمی کے ساتھ سمجھائیں ہر شخص کو لازم ہے کہ امر مستحکم میں
 اپنی عقل کو دخل نہ دے پہلے اپنے مسئلہ سے سوال کرے سمجھو جسے پھر اپنا عمل پیش کرے۔

نہیں اس لئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ شخص مذکور سے تمام اسلامی تعلقات منقطع کر لیں اور عورت مذکورہ جس نے اپنے سو تیلے لڑکے سے نکاح کیا وہ بھی اعتدال گناہ کبیرہ کی مرتکب ہے اور اس سو تیلے لڑکے کا باپ اگر عورت مذکورہ کا شوہر ہے تو وہ عورت اپنے اس شوہر پر مکوشہ کے لئے حرام ہوگی مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس عورت سے بھی اسلامی تعلقات منقطع کر لیں۔ دونوں ذاتی اور مذنیہ پر تو یہ کنفی فرم ہے اور یہ سترہ ہے کہ تجدید ایمان بھی کر لیں۔ پھر جب یہ دونوں توبہ کر لیں اور پھر نیکوئی سے رہتے ہوئے ایسا حال چلن اختیار کر لیں جس سے مسلمانوں کو ایمان نہ ہو جائے تو اس وقت ان دونوں سے اسلامی تعلقات دوبارہ قائم کئے جائیں۔ پھر اگر اس سو تیلے لڑکے کا باپ عورت مذکورہ کا شوہر ہے تو اس پر فرض ہے کہ اپنی اس بیوی کو فوراً طلاق دیدے کیونکہ عورت مذکورہ اس کے لئے حلال نہ رہی اور اگر وہ طلاق نہ دے اہل بدعتوں پر اس عورت مذکورہ کو اپنی زوجیت میں رکھے تو اس شوہر سے بھی اسلامی تعلقات منقطع کر لینا مسلمانوں پر فرض ہے۔ وادفعہ صلا للعلم۔

ک قدس اشرف الرضوی
۳۳۳ منظر النظم ۱۳۸۲ھ

مسئلہ۔ سادہ فائدہ معلوی مشیر احمد علیہ السلام اس لئے متناہی آباد
 آج کل عورتیں میلاد میں نفث شریف جلتاؤاؤ سے برہمنی ہیں اور پھر انہیں علامۃ و سلام تو اتنی نالہ ہے
 برہمنی ہیں کہ ان کی آواز گھر کے باہر دور تک پہنچ جاتی ہے تو اس طرح عورتوں کو بڑھانا یا نہ ہے یا نہیں؟
 الجواب۔ عورتوں کو اس طرح بڑھانا حرام، حرام، حرام ہے۔ عورت خود رکوع ص کی آیت کریمہ
 ولا یزنیون بکم رجلاً منکم انما تحت تفسیر روح البیان میں ہے رفع صوتہ کعبیث سے الاجانب کلامہا
 حرام یعنی عورت کا اپنی آواز کو اس طرح بلند کرنا کہ انہیں سوسیں حرام ہے اور دعا اوتار جلد اول ۲۵ میں
 ہے رفع صوتہن سحرہ یعنی عورتوں کو اپنی آواز کو اپنی کرتا حرام ہے لہذا ان پر لازم ہے کہ وہ نفث شریف
 اور صلاۃ و سلام اتنی آہستہ پڑھیں کہ گھر کے باہر آواز نہ جاسے۔ فقہ الاسلامیاد شریف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی کی بجائے ان کی تاراجی اور نفرت کی بریادی کا سبب ہوگا خدا امیکندہ
 کی جلال الدین احمد اللہدی
 دھوا علمہ بالصواب۔

مسئلہ ازید اشرف حسین ۳۳ نیانگہ کی گزروں و دودن

بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا کیسا ہے؟ بعض لوگ اسے ناجائز کہتے ہیں۔

الجواب

بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ اسے ناجائز کہنا مبالغہ است
تو ان سے کہ صحابہ کرام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک اور پائے قدس کے لیے

کئے تھے۔ حدیث شریف میں ہے عن اربع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدسنا المسیحة فبعلنا

فتبادر من ہرود ففعلنا ففعلنا علیہ السلام ففعلنا علیہ السلام ففعلنا علیہ السلام یعنی حضرت زرارہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود عبد القیس میں شامل تھے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو جلد جلد اپنی ساریاں

سے اتر پڑے اور ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں کا بوس لیا۔ (ابن کثیر، مشکوٰۃ مشاء) اس وقت

کے تحت حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (ابن کثیر، مشکوٰۃ مشاء)

معلوم شد کہ بعض اسی حدیث شریف سے پاؤں چومنے کا جائز ہونا ثابت ہوا۔ (اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۱۷۱)

اور علامہ ابن علی مکی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

بفتحیل جلد اول ص ۱۷۱) علامہ ابن کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (لاباس

ہے حدیث سے ثابت ہے۔ هذا ما اعتدى والعلم بالحق عند الله تعالى وس مولى كل مريد

ومولى الله تعالى عليه وسلم

جلال الدين احمد مجدی

۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۲۲۲ھ

مسئلہ از عبد الرحمن شہناہ پست گیش پور خلیج بستی

ایصال ثواب کرنا اور زندگوں کے مرنے والوں پر اور عام مسلمانوں کی قبروں پر فاتحہ پڑھنا کیا ہے؟ اور وہ کون سی جگہں وغیرہ کرنا جائز ہے؟ یا نہیں؟ و درہندی اسے ناجائز کہتے ہیں۔

الجواب ایصال ثواب کرنا اور فاتحہ پڑھنا یہ کہ مسلمانوں میں جائز ہے

باجہد یا نہ ہو مستحسن ہے حدیث شریف میں ہے عن سعد بن عبادۃ قال قال رسول الله ان ام سعدا

مائت فاقی الصدقة افضل من العمام فقربتہ او قال خذہ لام سعدا معنی حضرت سعد بن عبادۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ ام سعد بن عبادۃ میری ماں

کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ سرکارِ قادس نے فرمایا ہاں تو حضرت سعد بن عبادۃ

تعالیٰ عنہ نے کوئی کھانا دیا اور کہا کہ یہ کوئی صدقہ مال کے لئے ہے یعنی اس کا ثواب ان کی دوزخ کو ملے۔

و اما خیر من مال من کل ما یصلیٰ اس حدیث شریف سے پوری باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں (۱) میت کو کسی

کوئی خیر کا ثواب بخشا بہتر ہے کہ مالی مدد سولے کو ان کھانوں کے کا ثواب اپنی ماں کو ملے۔ (۲) ثواب بخشنے کے

الفاظ قرآن سے کہنا صحابی کی سنت ہے کہ کوئی کھانوں کے بعد انھوں نے فرمایا خذہ لام سعدا یہ کوئی

صدقہ مال کے لئے ہے یعنی اس کا ثواب ان کی دوزخ کو ملے۔ (۳) کھانا یا شیری وغیرہ کو سانسے رکھ کر ایصال

ثواب کرنا جائز ہے اس لئے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشاعت قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے

فرمایا خذہ لام سعدا معنی یہ کوئی صدقہ مال کے لئے ہے جس سے معلوم ہوا کہ کائنات ان کے سامنے تھلا

(۴) غریب و مسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے ہی ایصال ثواب کرنا جائز ہے جیسا کہ صحابی رسول نے کیا کہ

کونیاں تیار کئے کہ ساتھ ہی انھوں نے ایصال ثواب کیا۔ حالانکہ لوگوں کے پانی استعمال کرنے پر ثواب ملے گا

اسی طرح اگرچہ غریب و مسکین کو کھانا دینے پر ثواب مرتب ہو گا لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا بھی جائز ہے۔

اور زندگان کو دوسرے عزائت اور عامہ موتیوں کی قبروں پر فاتحہ کا جو طریقہ رائج ہے کہ مختلف جگہ سے

قرآن مجید کی چند سورتیں اور آیتیں پڑھی جاتی ہیں پھر ایصال ثواب کیا جاتا ہے باجہد یا نہ ہو مستحسن ہے اسی

طرح پانچوں وقت نمازوں سے فارغ ہو کر دعاؤں میں التماس کے بعد سورۃ اخلاص و فیر پڑھ کر ایصال ثواب
کرنے کا یہ کہ بعض جگہوں میں درج ہے پھر اس لئے کہ ایصال ثواب کرنے والے اور جن کو ایصال ثواب کیا
جائے وہ دونوں اجر و ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ حضرت علامہ ابن علی عسکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں
فی الحدیث من قرأ الاخلاص احد عشر مرة شرفه وحب اجرهما ملا موتا با علی من الاجر بعد
الاموات یعنی حدیث شریفہ میں ہے جو شخص گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر خداوند عالم سے پھر اس کا ثواب
مردوں کو بخشے تو اس کو تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (در مختار مع شامی جلد اول صفحہ ۱۷۰) اور علامہ ابن
عابدین شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی کے تحت شرح الہلب سے تحریر فرماتے ہیں یہاں من بعد آدم مائیس
لعمین التافئة واول طبقہ الی الملکوت واولیۃ انکما علی وامن لہما رسول وصورۃ لیست وبارک
الملک ووسیۃ الکلاش واول الاخلاص اقل عشر سورۃ او احد فی حشر او سبحا او تلا یا علی یا علی یا علی
او صل ثواب ما انک الی فلا تن الی علیہ یعنی جو کون پڑھ کر ان پڑھے یعنی سورۃ فاتحہ سورۃ بقرہ کی پہلی
آیتیں مظلوم تک، آیۃ الکرسی، آسن بر رسول، سورۃ شمس، سورۃ تک، سورۃ ناس، سورۃ اخلاص پڑھا
گیارہ سات یا تین بار پڑھے پھر کہے کہ یا اللہ جو کس نے پڑھا ہے اس کا ثواب خلائ کو یا لوگوں کو یا پتھرا
دے۔ (در مختار جلد اول صفحہ ۱۷۰) اور جو کون گیارہ بار فیر و بنا کر مائیس کرے کہ میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کسی دو سو بار پڑھاں گی کیا کرے یہ وہ بھی جائز اور باعث برکت ہے۔ یہاں حضرت شاہ عبدالعزیز
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ سورۃ جلد اول (صفحہ ۱۷۰) میں تحریر فرماتے ہیں۔ طالعے کہ
ثواب ان یا حضرت مائیس نہ کرے ہر گز فاحشہ دخل و درد و غم نہ ہو کہ شریک کی غیور و مخدوم بسیار خوب است
یعنی جو کون یا کہ حضرت حسین کو یا کرے اس پر فاحشہ اقل و درد و مشرب پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا
گناہ بہت اچھا ہے۔ اور اسی کو فای عزیز جلد اول (صفحہ ۱۷۰) میں ہے اگر ایسا دیر پڑھنے بنا پر فاحشہ نہ کرے
بھلا ایصال ثواب بروح الشہید کرے تو خزانہ وفاقیہ نیست جائز است یعنی اگر ایسا دیر پڑھاؤں کی کمی کرے
بزرگ کے فاحشہ کے ایصال ثواب کی نیت سے پڑھ کر کہلائے تو کوئی مضائقہ نہیں جائز ہے۔ پھر چند
سطر بعد فرمایا اگر فاحشہ تمام نہ کرے دادہ عشر اس اختیار مایوس خوردان اول یا کرے۔ یعنی اگر فاحشہ کسی بزرگ کے
تمام کیا تو اللہ اول کو کسی اس میں سے کما جائز ہے۔ اور آج کل فاحشہ دینا نہ کی جو صحت عام فیر پڑھنے
سہجہ وہ بھی جائز ہے۔ یہاں حاجی امداد صاحب ہجری کہیں دو دہری لوگ اپنا یہ سدا واپر بعد مردوں

پیراستے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ بلکہ اگر کوئی معلومت باعث تعقید ہیئت کذا تھی ہے تو کچھ حرج نہیں جیسا کہ بعضوں
 غلاموں سے سورۃ حاس میں کرنے کو فقہائے متقدمین نے جائز رکھا ہے اور جو عیسائی اکثر شرانگہ معمول ہے اور
 شامل سے لوں معلوم ہوتا ہے کہ سلف میں تو یہ عادت تھی مثلاً کھانا پک کر مسکین کو کھلا دیا اور دل سے ایسا لائق
 کی نیت کرنی متاخرین نے یہ خیال کیا کہ جیسے غلام نیت ہر خریدلے سے کافی ہے مگر موافقت قلب و
 لسان کے لئے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے اسی طرح اگر یہاں غلام سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ! اس
 کھانے کا ثواب فلاں شخص کو چھوڑ دے جائے تو میرے بچے کی کو خیال ہوا کہ لفظ اس کا مشا را لہ اگر مرد و مرد و مرد
 ہوتا تو زیادہ استفادہ قلب ہوتا کہ نہ مرد و لائے گئے کسی کو یہ خیال ہوا یہ ایک دعا ہے اس کے ساتھ اگر کچھ
 اچھی لکھا ہے اور جانے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے کہ اس کا ثواب بھی پہنچ جائے کہ جمع بین العبادین ہے
 جو خوش و بد بر تیریک کرشہ دوکار۔ قرآن کی بعض سورتیں بھی جو فضلوں میں غنیمت اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں
 پڑھی جائے گی کسی نے خیال کیا کہ دعا کے لئے رتیلہ یا رین سنت ہے یا حدیثی اللہ نے کسی نے خیال کیا کہ کھانا
 جو مسکین کو دیا جائے گا اس کے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے کہ پانی پلانا اور ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ
 رکھ لیا پس ہیئت کذا تھی حاصل ہو گئی۔ (فیصلہ حضرت مسند مدنی) ہر حاجی صاحب آگے لکھتے ہیں اور اگر چہ وہی
 شریف حضرت خورشید پاک قدس سرہ اور سوال، بیسویں، چھٹم و ششم کی وصال دعا وغیرہ اور توش حضرت شیخ
 احمد علی رحمہ اللہ کی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ اور سنی حضرت شاہ ولی علی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و علوئے شہ
 برائت و دیگر آداب کے ہم ای قاعدہ پر مبنی ہیں۔ (فیصلہ حضرت مسند مدنی) حاجی صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ
 فاتحہ و نیا کی مرحمت اور دعا سوال، بیسویں، و غیرہ جائز ہے۔ اب یہی لائق باتوں کا جائز کہنا چاہیے یا کی
 کلی پر ہی بہت دھرنی ہے اور حاجی صاحب کو کچھ گھبراہٹ ہے۔ ہذا دعا عندی و دعا علیہ بالصواب۔

جلال الدین اعجاز لاہوری

یکم رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

مسئلہ از عبد الرحمن رشوا پورٹ کشیش پور۔ ضلع بستی

ادبیائے کرام کی خدمت تکلیف ہے کہ کچھ لوگ اسے ناجائز کہتے ہیں۔

الجواب غزلی و قسیر ہیں۔ فقہی اور عرفی۔ فقہی کے معنی میں غیر ضروری
 عبادات کو اس نے ضروری کر لیا اور اندر عرفی کے معنی میں غذائہ، مہربانہ وغیرہ۔ فقہی۔ خدا کے تعلق

کے سوا کسی کی ماننا جائز نہیں۔ اور خاندان عرفی۔ جو زہر دہان دین کے لئے ان کی حیات ظاہری یا حیات باطنی میں بیش
کی جائیدادیں جائز ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبِ محدث دہلوی کے بھائی شاہ رفیع الدین صاحب اور سالہ
خاندان میں محمد فرماتے ہیں۔ نند کہ ایسے باسئل کی شہوت نہ بر مبنی شرعی است جو عرفیت سے کہ آنچویش بڑھاتا
ہی ہر نہ نند و نند و نند کی گونہ۔ یعنی لفظ نند جو کہ یہاں استعمال ہوتا ہے شرعی معنی میں ہے اس لئے کہ عرف میں جو
کچھ بڑھوں کے یہاں لے جاتے ہیں نند و نند کہتے ہیں۔ اور حضرت علامہ عبدالحی علیہ السلام قدس سرہا مدظلہ العالی نے یہاں
تحریر فرماتے ہیں۔ من هذا القبيل منبأه الغيوس وقت جوت بعضا من الخ لا وليا والصالحين والنداء لغير
بتعريف ذلك على حصول شفاء او قدوم غائب فذنه بميزان الصدقة على الفقاهين بقوس هذه معني
اس قبيل سے قبروں کی زیارت کرنا اور اولیائے کرام و زہر دہان دین کی مزارات سے برکت حاصل کرنا اور
بیماروں کو شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے گذشتہ کے لئے نند ماننا کہ وہ ان کی قبروں کی خدمت کرنے والوں پر
صدقہ کرنے سے مجاز ہے۔ اور امام اہل حنبل ابو الحسن نور الدین والدین علی بن یوسف شافعی قدس سرہا
العزیز کو شمس الدین ذری نے طبقات القراء میں امام اہل جلال الدین سیوطی نے حسن المحاضر میں امام
الادھم یعنی ابن تیمیہ نے تفسیر امام کہا ہے وہ اپنی کتاب بیچ کر لاہور شریف میں خاندان اسماعیلیہ مجتہدین سے روایت
کرتے ہیں کہ ابو اصفیاء کوئی بن شہرت نے سنیہ ام ام سے خبر لیا کہ وہیں حدیث بیان کی کہ میرے والدہ
ابو اصفیاء عثمانی کے ہیں سنیہ ام ام میں شہر دمشق میں خبر دی کہ میں دو بزرگ حضرت ابو عمرو عثمان مرقی اور
حضرت ابو عمرو عبدالحی کوئی کے ساتھ ام ام میں بغداد شریف میں خبر دی کہ ام ام میں حضرت ابو عمرو بن عبدالحی
حضرت حیدرنا حضرت انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر تھے۔ حضرت نے دستور کے کھڑا دل پہنی اور دو
رکعت نماز پڑھی سلام کے بعد ایک عظیم نوحہ اٹھایا کہ کھڑا دل چوایں چوکی۔ پھر دو نماز پڑھا مارا دوسری
کھڑا دل پہنی۔ وہ دونوں چلائی نگاہوں سے غائب ہو گئیں پھر حضرت کے تشریف لے گئے مگر بہت سے
سبب کسی کو پہنچے کہ جرات نہ ہوئی کہ ان کے بعد مجھ سے ایک حافظہ حاضر رہا وہ ہوا اور کہا ان معنی
لشجی نہ رہا۔ یعنی جا رہے ہیں حضرت کی ایک نند ہے خاستاؤنا افعال خاندانہ یعنی ہم نے حضرت
سے اس نند سے پہلے ہی اجازت طلب کی۔ حضرت نے فرمایا کہ لا۔ انھوں نے ایک من رسم ختم کے تھا
میں اور حضرت کے کھڑا دل جو اس روز چوایں چوکی تھی ہمیں کی۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ کھڑا دل تمہارے
پاس کہاں سے آئی؟ انھوں نے کہا ام ام میں رکھنا کہ بہت سے ڈاکو دوسروں کے ساتھ ہم پر

نوٹ پڑے۔ پہلے مال لوٹ گئے اور کچھ لایوں کو قتل کر دیئے پھر کچھ مالے میں مال تقسیم کرنے کے لئے تشریف
 لائے گئے کہ انارے ہم تھے فقط بلو کہنا الشیخ عبد القادر فی طہذ الوقت وندہ سالہ مشیقا من احوالنا
 ان سلیمانہ یعنی ہم نے کہا کہ بہتر ہو کہ اس وقت ہم حضرت فحش و فحلم کو یاد کریں اور نکات پائے پر کچھ مال حضرت
 کے لئے نذرانہ ہیں ہم نے حضرت کو یاد دہانی کی تاکہ اگر وہ فحش و فحلم سے گئے جن سے جنگل کو گنج اظہار اور غنیمت
 ڈاکوؤں کو دیکھ کر ان پر غور ہو گیا۔ ہم کہے کہ ان پر کوئی اور ڈاکو پڑے۔ وہ بھاگ کر جانے پاس آئے
 اور بولے اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کسی مصیبت یا بڑی سزا میں اپنے دونوں سرورادوں کے پاس لے
 گئے ہم نے دیکھا وہ سرے پر آئے اور ہم ایک کے پاس ایک کھڑوں پانی سے نہایت ہونٹ رگھی جے ڈاکو
 نے جانے سب مال ہمیں واپس کر دیئے اللہ کہ اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے۔ اور پھر الاسرار
 شریف میں ہے حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بن مسعود الانبیاء قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن
 اسماعیل قال اخبرنا الشیخ ابو محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل قال شیعنا الطیغی علی النبی
 عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقبل السند وادیا کل منہ حدیثی حدیث بیان کی ہے کہ ابو الفتح حضرت
 ابو محمد عبد القادر حسین بن ابی الفضل نے خبر دی کہ ہمارے شیخ حضرت فحش و فحلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
 فرماتے اللہ عزوجل خود اس میں متداخل فرمائے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ سند قطعی ہوگی تو حضرت فحش و فحلم رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ہر مہارت کریم ہے جس میں سے ہرگز متداخل نہ فرمائے کہ یہ بول کے لئے نذر فحش میں سے کھانا
 جائز نہیں اس لئے کہ اسے وہی کھانا ہے جو کدو لے لے سکتا ہے اور حضرت ابو العباس حضرت عبد الوہاب شعرائی
 قدس سرہ طہات کبریٰ میں حضرت ابو العباس محمد زاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں تحریر فرماتے
 ہیں وہاں یہ واقعہ متعلق عنہ فحش و فحلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم فقال اذا کان لیل حاجۃ
 فاسدت فقاموا فاندس فی غیصۃ الظلمۃ ورواھا فان حاجتہ فکفی۔ یعنی حضرت ابو العباس محمد
 زاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ جسے کہ میں نے سرکار اقدس صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور نے فرمایا
 جب ہمیں کوئی حاجت پیش آئے اور چاہو کہ وہ پوری ہو جائے تو سیدہ طاہرہ حضرت فحش و فحلم کے لئے کچھ نذر
 مال لیا کرو اگرچہ ایک پیسہ جو تمہاری حاجت پوری ہوگی۔ ثابت ہو کہ اولیاء کے کرام کی نذر فحش نہیں ہے
 بلکہ نذر فحش ہے اسے مہارت کریم اور امیر و غریب سب لوگ لے سکتے ہیں اللہ کھائے ہیں۔ وہ بول کے

روایت کو ترجیح دی جائے گی۔ یہی بات کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال اس جنگ میں ہوا کہ جس کا سپہ سالار یزید تھا تو اس میں کوئی ظلمان نہیں اس لئے کہ قسطنطینیہ کا پہلا حمل جو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں ہوا آپ اس میں شریک رہے اور پھر بعد میں جب اس لشکر میں شریک چھٹے کہ جس کا سپہ سالار یزید تھا تو قسطنطینیہ میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ اس لئے کہ قسطنطینیہ پر شہنشاہ اسلامی لشکر حملہ آور ہوا ہے۔

اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ قسطنطینیہ پر پہلا حمل کرنے والا جو لشکر تھا اس میں یزید موجود تھا پھر بھی یہ ہرگز نہیں ثابت ہو گا کہ اس کے سارے کرمات معاف ہو گئے اور وہ جنتی ہے۔ اس لئے کہ حدیث شریف میں یہ بھی ہے ما من مسلمین یقتلوا فی سبیل اللہ الا یغفر لہما قبل ان یتفرقا یعنی جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۸۱) اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے من فطر فیہ معاصی کما فی اللہ مغفیر لذنوبہ۔ یعنی جو ماہ رمضان میں روزہ دار کو افطار کرانے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۱) اور سرکارِ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث یہ بھی ہے۔ یغفر لامتہ فی آخر یدہ فی رمضان یعنی روزہ وغیرہ کے سبب ماہ رمضان کی آخری رات میں اس امت کو بخش دیا جاتا ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۱) لہذا اگر ماہِ محرم یا یونہیوں کی بات مان لی جائے تو ان احادیث کو یہ کہ یہ مطلب ہو گا کہ مسلمان سے مصافحہ کرنے والے روزہ دار کو افطار کرانے والے اور ماہ رمضان میں روزہ رکھنے والے سب بخشے جاتے جتنی ہیں۔ اب اگر وہ مرتبین طیبین کی ہے مرتبی کرمی معاف، کرمی شریف کو رمضان میں کھو کر نہ ہو کہ دیں معاف، مسجد نبوی میں ظالمت ڈالیں معاف، جنرلوں سے لگے کو قتل کر ڈالیں معاف، یہاں تک کہ اگر سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنگی یاروں کو تین دن کا بھوکا پیاسا رکھ کر ذبح کر ڈالیں تو وہ بھی معاف اور جو بھلا کہیں سب معاف۔ خود ہاتھ من ڈالو۔ خدا سے عز و جل یزید و زوارہ یوں دیو بندوں کو صحیح کج معاف فرمائے اور گمراہی و بدعتی سے بچنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین مکررۃً اللہم انکریہ والامین علیہ دخل الہ افضل الصلوات واکمل التسلیم۔

ک جلال الدین احمد امجدی تہ
۱۴۱۳ھ

مسئلہ از احمد علی اشرفی۔ مدت پورہ بھی مش

سنا گیا ہے بلکہ ایک کتاب میں لکھا ہوا بھی دیکھا گیا ہے کہ درالعلوم قمیض الرسول کے بانی شاہ یار علی صاحب نے اپنی مسجد کی تعمیر میں کسی فاسق و فاجر کو کام نہیں کرنے دیا۔ اس کے سادے کاربگر اور مزدور نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کے پابند تھے۔ پھر حاجی محمد طوف سیٹھ تانپا زوری نے اسی اہتمام کے ساتھ آپ کا روضہ بھی بنوایا۔ تو کیا اشرفی کی رو سے مسجد اور بزرگوں کا روضہ بنانے والوں کا غیر فاسق اور نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کا پابند ہونا ضروری ہے؟ یہی نواقص جو

الجواب آستانہ قمیض الرسول کے ذمہ دار ہیں بلکہ خود حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قہار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی یہ سنا گیا ہے کہ مسجد قمیض الرسول کی تعمیر میں کسی فاسق و فاجر کو کام نہیں کرنے دیا گیا۔ اس کے کاربگر اور مزدور غیر وہ سب نہ تھے تعمیر میں نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کے پابند تھے۔ لیکن سیٹھ محمد سیٹھ تانپا زوری دین کو سوال میں بھی لکھا گیا حالانکہ ایسی وہ اس قیمت سے شرف نہ چمکے ان کے متعلق یہ کہنا صحیح نہیں کہ انھوں نے حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا روضہ بھی اسی اہتمام سے بنوایا اس لئے کہ اس کی تعمیر میں فاسق و فاجر بلکہ کافروں نے بھی کام کیا ہے۔ یہ آپ کے سوال کا جواب تو مندرجہ اشرف مسجد اور بزرگوں کا روضہ بنانے والوں کا غیر فاسق اور نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کا پابند ہونا سترہ ضروری نہیں۔ خدا ماحضدی و حوق تعالیٰ اعلم یہ جواب۔

جلال الدین احمد الامجدی
روضان البانک مسئلہ ۱۱۳

مسئلہ از عبد اللہ کریمیل حنیج کانہور

آج کل لوگ ذمہ کی ہر شے میں ترقی کر رہے ہیں۔ تو بہت سے لوگ اپنے نسب میں بھی ترقی کرنے لگے ہیں۔ بعض لوگ جو حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد سے ہیں میں سکر اپنے آپ کو صدیقی، فاروقی، عثمانی اور علوی کہتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ جو سید نہیں ہیں وہ اپنے آپ کو سید کہتا چلا کر دیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اپنے پیر اور استاد کو سید نہیں ہیں عزت بڑھانے کے لئے ان کو سید بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تو ان سب کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب نسب بدلنا جو لوگ کو غلط ہے اور بعد کی اولاد سے نہ حمل ان کا پلنے

آپ کو صدیقی، فاروقی، عثمانی اور طلحی لکھنا اور جو لوگ کہ سید نہ ہوں ان کا اپنے آپ کو سید کہنا و لکھنا سخت ناجائز اور خدا کے تعالیٰ و ملائکہ و فرشتوں کی لعنت کا سبب ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی فاضل برہنہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا ہے منہ عن الی غیرہ ایہ فعلیہ لعنتہ اللہ و ملائکہ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفی و لا عدلا ہذا مختصر یعنی جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و غیر جم نے یہ حدیث مولانا کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۳۹۷) اور جو لوگ کہ اپنے پیرواں کو سید بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ بھی اس وعید کے مستحق ہیں اس لئے کہ جب اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرنے والے پیغمبر عید ہے تو ہر شخص کسی کو اس کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب کرے وہ جلد جہنم میں داخل ہوگا۔ خدا کا عہد کا مستحق ہے۔ خدا کا عہد ہی وہو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی متبہ

مسئلہ ۴۔ ایم۔ اے خان بلرام پور۔ ضلع کوئٹہ

مدرسہ فتویٰ رضویہ ضلع بستی کی سالانہ روداد مسئلہ ۳ میں چند قرآنی فتاویٰ شائع ہوئے جو میں سوال و جواب بعینہ درج ذیل ہیں۔

سوال۔ قرآن مجید کے علاوہ ادب و بیانی میں کفری عقیدہ رکھنے والے لوگ ظالم ہیں یا نہیں؟
جواب۔ لَا تَكْفُرُونَ هُمْ أَظْلَمُ لَكُمْ يَتَّبِعُونَ آيَاتَ الْكَافِرِينَ دوسرا کوٹہ) یعنی کفری عقیدہ رکھنے والے لوگ خود ہی ظالم ہیں۔

سوال۔ کفری عقائد رکھنے والے جو شرعاً ظالم ہیں کیا مسلمان ان سے میل جول، دوستی اور محبت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ لَا تَكْفُرُونَ كَيْفَ تَأْتِي الْكَافِرِينَ ظَالِمِينَ لَكُمْ يَتَّبِعُونَ آيَاتَ الْكَافِرِينَ دوسرا کوٹہ) یعنی کفری عقیدہ رکھنے والے ظالموں کا میل محبت چھوڑ دے جیسے ہم کی آگ بجھانے والے کی (پارہ بد جہاں و سوال دیکھ)

منکر میں اور رہے مرتدین و منافقین مثلاً قادیانی، نچری، رافضی، واپلی دیوبندی وغیرہ تو یہ لوگ یہود و نصاریٰ
کے کلمہ سے بہت زیادہ بدتر ہیں اس لئے کہ کلمے کا فرق سے صرف سوالات یعنی محبت و دوستی کا بہت کوڑا
ہے دنیوی معاملات منسوخ نہیں یعنی ان سے خرید و فروخت، ان کے یہاں نوکری کرنا، ان کو اپنے یہاں نوکر
رکھنا ہائز ہے لیکن مرتدین و منافقین سے دنیوی معاملات بھی منسوخ ہے۔

تو جب قرآن حکیم نے منافقان فتویٰ دے دیا کہ یہود و نصاریٰ سے قلبی محبت رکھنا کفر ہے تو قرآن ہی
کا یہ لفظ انھیں یہ بھی فتویٰ ہے کہ مرتدین و منافقین جو یہود و نصاریٰ سے بددعا بدتر ہیں ان سے
دلی محبت کن شریک کفر و اسلام ہے اب قرآن کے اس اجمالی فتویٰ کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱) جو سنی مسلمان قادیانیوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا و نہ ہند ہو کر قادیانی ہو گیا۔

(۲) جو سنی مسلمان رافضیوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا و نہ ہند ہو کر رافضی ہو گیا۔

(۳) جو سنی مسلمان نچرہلوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا و نہ ہند ہو کر نچری ہو گیا۔

(۴) جو سنی مسلمان دیوبندوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا و نہ ہند ہو کر ذہری ہو گیا۔

(۵) جو سنی مسلمان محفل میاں دشریف قائم کرے یا نذرا فتح کرے، سرکار خواجہ غریب نواز، سرکار محبوب

الہی، نظام الدین اولیاء، سرکار خندم شریف جہانگیر سہانی، سرکار لالہ مسعود غازی، سرکار خندم صاحبی

سرکار حامی ملنگ، سرکار خرف الدین بک خندم بہار، سرکار خندم مینا، سرکار بدیع الدین شاہ مدار، سرکار

حامی شاہ داہشت علی وغیرہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یادگاروں میں حاضر کی خاطر اجیر شریف

دلی، کچھوچھو قدسہ، ضلع فیض آباد، بہار، شریف، ماہ شریف، شہر سبزی، بھجین باڑی کلیان (دہلی)، بہار شریف

ضلع انارہ (پنڈت) نکھتو، مکن پور شریف، ضلع کانپور، دیوبند، ضلع بارہاٹی جاتے مگر باہر ہند دیوبندوں کی طرح

سے محبت کرے میل جول رکھے تو وہ سنی نہیں رہ گیا و نہ ہند ہو کر واپلی دیوبندی ہو گیا جیسا کہ وہ ملوہ جو

پاک اور سترہا جو، خوب لذت و لہو، اور نیچے دام کا جو، مفرح قلب و دماغ جو، خوشبودار جو لیکن باری ہر

گوہر سے دوستی کرے گوہر سے مل جائے تو وہ ملوہ نہیں رہ گیا۔ گوہر ہو گیا۔

جو ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر کوئی عرب زبان یہ کہہ کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کہ قرآن شریف

میں تو صرف یہ بیان ہے کہ جو مسلمان یہودیوں اور نصاریوں سے محبت کرے وہ مشرک ہو کر یہودی اور

نصرانی ہو جائے گا لیکن قرآن حکیم میں یہ کہاں ہے کہ سنی مسلمان اگر واپلی دیوبندی سے محبت کرے تو

صرف محبت کی وجہ سے شہنشاہِ ہند کو دہلی دیو بندی ہو جائے گا۔

حضراتِ ناظرین! مذکورہ بالا احقر میں کاجواب آسانی سے سمجھنے کے لئے ہم بطور تمہید قرآن مجید کی ایک آیت کو زیرِ غور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّا بَنَعْنَكَ عِندَنَا ذَا الَّذِي كُنْتَ تُكَلِّمُنَا
اَوْ جَاءنَا فَلَئِنْ لَمْ تَكُنْ لَمَآ أَتَى وَلَا تَنْهَضْهُمْ اَوْ قُلْ لَكُمْ مَا دَرَسْتُمْ فِي السَّعَةِ مَعِيَ اِنَّ اِسْمِي اَسَاطِرُ
اگر تم میرے سامنے ماں باپ میں کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے چوٹی نہ کہتا اور ان میں سے
کوئی نہ کہتا اور ان سے تعظیم کی بات نہ کہتا۔

محرران اور ان سے ہم ہاتھ نہیا۔
اب اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال باپ کو مال سے پہلے، مال دینے سے خوش نہیں کیا صرف پہلا
کنجے اور چھوٹے سے روکا ہے لہذا مال باپ کو مال دینا اور انھیں باہر بیٹھا منحوس نہیں تو اسے یہ جواب دیا
ہائے گا کہ آیت کریمہ مقتصد یہ ہے کہ مال باپ سے چھوٹے، بول کر انھیں ڈانٹنا کرنا اور اولاد کو نہ پڑنا
تو چونکہ مال باپ کو مال دینے اور مال دینے سے انھیں زیادہ رنج اور دکھ پہنچے گا اس لئے انھیں ماننا اور
مال دینا شدید منحوس ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جب مال باپ کو بھڑکانا جو کار بد ہے قرآن کے نزدیک حرام ہے
تو مال باپ کو مال دینا، مان لینا جو کار بد ہے وہ قرآن کے نزدیک بڑا بد اولیٰ حرام ہے اگرچہ آیت کریمہ
میں اس کار بد ترک نہ کی ہو۔ اب غور کرو اس کا جواب ملاحظہ ہو۔ یہ دو دفعہ مالی کارخانہ بد ہیں اور
ان سے بدتر مشرکین ہیں اور ان سے بدتر کلمہ گو منافقین درمغیرین ہیں اور ان میں سب سے بدتر کلمہ گو منافقین
علیہ السلام کے گستاخ اور باغی، دہائی و دیوبندی ہیں تو جب قرآن حکیم نے عداوت انھیں تحوی و لکھ اور
عداوتی سے قلبی محبت و دو دو کو ملا دیا ہے تو ای قرآن مجید کا ہمارا انھیں یہ فتویٰ بھی ہے کہ دہائی و دیوبندی
سے دلی محبت اور ملی مخالفت شدید کر کے عداوت سے دوستانہ رشتہ بکشا ہے نہ

سوال۔ اللہ تعالیٰ جو رب العالمین اور ارحم الراحمین ہے وہ کافروں کا دوست، بھائی و دشمن یا ان دونوں کا دوست؟

جواب۔ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے (ایہ اول رکوع ۱۲) مبنی علیہ اللہ کافروں کا ہرگز نہایت نہیں بلکہ دشمن ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے تو دشمنانِ خدا سے قلبی محبت رکھنا حرام ہے۔ انتہی بالفاظہ

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیت کو مردمنیتوں پر منکر فائدہ منہج کی روشنی میں کیا ذکر

بالا فتویٰ صحیح ہے کہ جو کئی قادیانی ورافضی یا دہلوی دیوبندی سے محبت کرے گا وہ مٹی نہیں رہ جائے گا بلکہ وہ منہم ہو کر قادیانی ورافضی یا دہلوی دیوبندی ہو جائے گا۔ یہ کہتا ہے کہ فتویٰ مذکور غلط ہے اس لئے کہ کافر فلول اور مرتدوں سے دوستی کرنا کفر و تہذیب نہیں بلکہ ناجائز و حرام ہے۔ اور یہ کہ کہتا ہے کہ فتویٰ مذکور صحیح ہے۔ لہذا آپ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ ان میں کس کا قول صحیح ہے؟ واضح فرما کر عند اللہ عاجز ہوں۔

الجواب۔ جس سال رد واد میں یہ فتویٰ چھاپا تھا اسی سال ہرم پور کا ایک شخص اسے پڑھ کر شرک و کفر میں شائع کرنا چاہتا تھا مگر جب ملکہ سر غوثیہ بڑھیا کے ذمہ داران ہرم پور کی گئی کہ فتویٰ مذکور غلط ہے تو انھوں نے اس کی اشاعت روک دی لیکن کئی سال لگنے کے باوجود آج تک اس کے غلط ہونے کا اعلان نہیں کیا گیا اور اس سے رجوع کیا گیا یہاں تک کہ آپ کو اس کے متعلق استفسار کرنا پڑا۔ تو واضح ہو کہ یہ کہنا کہ فتویٰ صحیح ہے۔ یہ شرک کافروں اور مرتدوں سے دوستی کرنا کفر و تہذیب نہیں بلکہ ناجائز و حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام ابنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان احکام شریعت ص ۱۹۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ سوالات مطلقاً حملہ کفار سے حرام ہے۔ اور فتاویٰ اور فتویہ جلد ششم ص ۱۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں کہ سوالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے۔ اور فتویٰ و فتویہ جلد ششم نصف آخر ص ۳۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ فہم ہم اس کے لئے ہے حکام کے دینی شعائیں بالخصوص ماہنامہ کے پندرہ کے طور پر کہلاتے۔ انہا بات کو ہمہ دین و دہلیہ ہم حکم منہم کہ یہ مطلب ہمنا غلط ہے کہ جو کئی کافر مرتد سے دوستی کرے گا وہ کافر مرتد ہو جائے گا۔ حضرت امام علی باقری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ قال من سعى الى مخالطة من ليس بمسلم لم يزل الله يذنبه الى ان يذنب ذنبا عظيما۔ یعنی حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے فرمایا آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ سے محبت کرنے والا گویا کفران کے مثل ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین اسلام کے مخالف سے اجتناب کے وجوب میں تغلیظ و تشدید ہے۔ اور اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور جو اس جہر کا پانی پیئے وہ میرا ہے۔ (پہنچ ۴۷) تفسیر کبیر طبع سوم ۴۲۵

اور حضرت علامہ سلیمان بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ہذا یعنی جیل المبالغة في الذم۔ یعنی یہ نہ جرم میں مبالغہ کے قبیل سے ہے (تفسیر جیل جلد اول ص ۲۵) اور حضرت علامہ

نفسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں من جعلہم وحکمہ حکمہم وہذا انقلیظ
 من اللہ وکشدید فی وجوب بجانبہ الخالف فی الدین یعنی یہود و نصاریٰ کی سے قربت کرنے والا
 انھیں کے گرد سے ہوگا۔ اور اس کا حکم بھی ہوگا جو ان کا حکم ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے دین الہی
 کے مخالف سے دلدہ بننے کے وجہ میں تخلیق و تشدید ہے (تفسیر دارک طحاوی ج ۲۸ ص ۲۸) اور حضرت علامہ
 ابو السور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں فیہ زحیر شدید للوعین عن افعالہ و صوۃ الموالی
 وان لم یکن موالیہ فی الحقیقۃ۔ یعنی اس آیت بہلہ کہ میں مسلمانوں کو زہر شدید ہے کافروں سے
 موالیات کی صولت پیدا کرنے سے۔ اگرچہ متبعیت میں موالیت نہ ہو (تفسیر ابو السور مع تفسیر کبیر جلد
 چہارم ص ۱۵۱) اور حضرت علامہ طحاوی قائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکن فی ما هذا اقلہ من اللہ
 تعالیٰ وکشدید عظیم فی جانبہ الیہود و النصارى وکل من خالف دین الاسلام یعنی
 یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم اور شدت عظیم ہے یہود و نصاریٰ اور ہر اس شخص سے دلدہ بننے کے
 متعلق جو دین اسلام کی مخالفت کرے (تفسیر طحاوی جلد دوم ص ۷۳)

مستمر تفسیر الیہ سے واضح ہو گیا کہ آیت مذکورہ کا یہ قسم کہ ہرگز نہیں کہ جو مسلمان کافروں سے محبت کرے
 وہ درحقیقت انھیں میں سے ہو کہ کافر ہو جائے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ گویا کائنات کے مثل ہے اللہ
 رحمہ تعالیٰ بدیش بہا لہ ہے اور سخت تاکید ہے کہ دین اسلام کے ہر مخالف سے مسلمانوں کو دلدہ و کلا واجب
 ہے۔ جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صاحب مراء وادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اسی
 کی تفسیر میں دارک و قائل کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں
 پر کہ جو اللہ تعالیٰ کی اللہ ہر مخالف دین اسلام کے پیغمبر کی اللہ جہاد مانا واجب ہے۔ اور اپنا کرم و کرم
 آیت مشا لا یخذلوا المؤمنین الکفرین اولیاء کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کفار سے دوستی و محبت منوع
 و حرام ہے انھیں را زدار بنانا ان سے موالیت کرنا یا انہیں۔ اور یہ سودہ سار آیت ہے فلا تتخذوا
 منہم اولیاء کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں کفار کے ساتھ موالیت منوع کی گئی۔ اور اسی
 سورہ ہاتھ کی آیت ۸۱ الذین یخذلون الکفرین اولیاء کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کفار کے ساتھ
 دوستی منوع اور اسی سورہ ہاتھ کی آیت ۸۱ یا ایہ الذین آمنوا لا تتخذوا الکفرین اولیاء کی
 تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست نہ بنانا متین کی فصلت

ہے۔ تم اس سے بچو۔ اور پھر سورہ مائدہ آیت ۵۱ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصری
اولیاء کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و مواصلات یعنی ان کی مدد کرنا،
ان سے مدد چاہنا اور ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا منسوخ فرمایا گیا۔ اور پتا سورتہ توبہ آیت ۲۳
ومن یتولجھم منکم فاولئکھما عدو للظالمین کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ کفار سے مواصلات
جائز نہیں چاہیے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ تفسیر ترائف العرفان کے ان حوالوں سے بھی واضح ہو گیا کہ
کافر و مرتد سے دوستی کرنا منسوخ، ناجائز اور حرام ہے کفر و ارتداد نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ در سولہ الاملی
اعلم جلالہ وحلہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ک
جلالہ الدین احمد امجدی
مکتبہ دار الفکرہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ۱۔ از محمد شاکر علی مدنی۔ مذکورہ مسجد

وہ مدارس جو یہ جوال آباد پورٹ سے ملتی ہیں وہ مدرسین و طلبہ کی تعداد اور ان کی
حاضر یاں یکو واخذ و خارجہ کے کاغذات بھی عموماً فرمشی بنا کر گورنمنٹ سے دیے جاتے ہیں تو
ان کا یہ فعل کیسا ہے؟ ان مدارس میں تدریس کی ملازمت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کہا جاتا ہے کہ ٹوٹا
ہوا لکھنؤ احمد رضوی نے الحاق کی وجہ سے فیض الرسول راؤں شریف کی ملازمت چھوڑی ہے، تو
یہ کہاں تک منجھ ہے؟ بینوا فوجو!

ال جواب۔ مدرسین و طلبہ کی قطعاً، ان کی حاضر یاں، ائمہ و ائمہ و غیرہ کے متعلق جو
کاغذات بنا کر کہاں کی گورنمنٹ سے بھی رقم حاصل کرنا جائز نہیں کہ یہ خود ہے اور خود رو بہمدی
مطلقاً سب سے حرام ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان
فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم مشن پر تحریر فرماتے ہیں کہ خود راو بہمدی مطلقاً کافر ہے بھی حرام ہے
چاہے وہ فتح القدیر وغیرہ میں ہے۔ ان ممالک میں جو معصوم ضیاع طریق اخذ المسلمہ اخذ
مالاً یا شاماً لعدو یعنی غدار، اہل مخلصانہ مگر اس فعل حرام کے ذمہ داران مدارس کے کرک
دار اکین ہیں نہ کہ علماء و مدرسین۔ لہذا ایسے مدارس میں تدریس کی ملازمت کرنا جائز ہے بشرطیکہ کرک
دار اکین کے غلط کاموں سے راضی نہ ہو اور وہ کئے برقاوہ جو تو روکے ورنہ دل سے برا جانے۔

حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذ اعلمت الخلیفۃ فی الامر من شہد حاداً فکرمھا کانت کمن یتحاب عنہا یعنی جب کسی جگہ کوئی گناہ کیا جائے تو جو شخص وہاں حاضر ہو کر اسے برا بھلا کہتا ہو تو وہ اس آدمی کے مثل ہے جو وہاں موجود نہیں۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۳)

یعنی مولانا بدر الدین احمد قدس سرہ کی بات کہ انھوں نے الحاق کی وجہ سے فیض الرسول براؤں شریف کی ملازمت چھوڑی تو یہ ان کے چند جھوٹے مریدین کا الحاقی مدارس کے علماء کی تحقیر اور اپنے پیر کی تعظیم کے لئے جھوٹا پروپیگنڈہ ہے جو بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس لئے کہ ان کے براؤں شریف چھوڑنے کی وجہ یہ کہ اور ہے جو دارالعلوم فیض الرسول کے داخلی و اندرونی حالات جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں آگئے۔ الحاق کے سبب فیض الرسول سے مستغنی ہو سکتے تو وہ ان کی میری سے بدرجہ اولیٰ استغناء سے کہ الگ ہو جاتے۔ اس لئے کہ الحاق کے متعلق ساری مکاریوں و فریب کاریوں کے ذریعہ دارالحاقی مدارس کے اراکین و ممبران ہی ہوتے ہیں۔ لہذا تا وقتیکہ وہ مستغنی ہو کر الگ نہ ہو جائیں ان مدارس کی غلط کاریوں سے وہ غریبی نہیں ہو سکتے۔ البتہ درمیان و ملازمین اس صورت میں لکچر دیتے ہیں جب کہ ان مکاریوں سے راضی ہوں یا ان میں شریک ہوں یہی وجہ ہے کہ بہت خاندان کا ممبر بننا خواہم و نہا تا کہ وہ اور بعض صورتوں میں کفر بھی ہے لیکن اس کے جائز کاموں کی ملازمت و ملازمتی جائز ہے جیسا کہ علامہ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں فی الخلیفۃ لو اصر بنفسہ و عمل فی الفتنۃ و جہو ما کان بہ لکن لا معصیۃ فی حق العسل و اجماع علیہ میں ہے۔ من اسوویتا لیتخذ فیہ بیت ناس و اکنسۃ او بیعۃ او جماع علیہ الخصر و لا یاس بہ۔ و هذا عندنا بحیثۃ و حۃ و حۃ و حۃ۔ (مکتبہ منیر علیہ ص ۱۱۱)

علامہ سے یہ کہ الحاقی مدارس کی غلط کاریوں کے ذریعہ دارالاس کے ممبران و اراکین ہیں نہ کہ مدرسین و ملازمین لہذا مولانا بدر الدین احمد رضوی اگر الحاق کے سبب فیض الرسول براؤں شریف کی مدد سے مستغنی ہوئے ہو تو اس کی میری سے استغناء و فریب کاریوں سے کہ الگ ہو جاتے۔ علامہ رضوی اپنی زندگی کے آخری لڑکچہ الحاقی مدارس میں لڑکچہ لکچر ترقی کے لئے ہے۔ خدا ہوا الحق البین و لا یغفل عن ملکۃ یمن۔ و صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی النبی و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

جلال الدین احمد امجدی

کتاب الفرائض

وراثت کا بیان

مسئلہ : اگر مکرم غلام محمد شیطری یا بازار شہر قازمی پور رہو۔ (پ ۱)

زید کا انتقال ہوا جس کی دُوبیو یاں ہیں مگر ان سے کوئی اولاد نہیں۔ متوفی زید کے ذمہ دونوں بیویوں کا مہر و مین واجب الادا ہے۔ زید کا اور کوئی وارث نہیں البتہ اس کے متعلق سوتیلے بھائیوں کی اولاد نہیں۔ زید نے کوئی وصیت نامہ نہیں لکھا ہے جس کا مضمون مختص ہے صاحب دیانت طلب بہرہ میں کفیلہ کی وصیت پوری کی جائے گی یا نہیں چلو اس کے ترکہ سے اس کی دونوں بیویوں اور سوتیلے بھائیوں کی اولاد کو کتنا کٹنا ہے گا۔ حوالہ کے ساتھ تحریر فرما کر خدا بھر دیں۔

الجواب۔ میت کے ترکہ سے پہلے حقوق ترتیب وار متعلق ہوتے ہیں۔ اول اس کے مال سے تجرید و تکفین کی جائے گی پھر باقی جو مال ہے اس کے دیون ادا کئے جائیں گے پھر باقی مال کے ثلث سے میت کی وصیت پوری کی جائے گی اس کے بعد بچہ جو مال کو میت کے ورثہ میں تقسیم کیا جائے گا۔ قادی مانگیری میں ہے۔ الترکۃ متعلق بہا حقن اربۃ جہاز المیت و دفنہ والذین من الوصیۃ والمیوۃ فیبداء اولاً بجهازہا ودفنہا ثم بالمدین۔

ان جہاز اور شافہ اکثر من الثلث ثم فی سہ الباقی بین الورثۃ اھ ملخصاً۔ لہذا صورت مستفرد میں اگر متوفی کے ذمہ بیویوں کا مہر باقی ہے تو تجرید و تکفین کے بعد سب سے پہلے اس کے ترکہ سے مہر ادا کئے جائیں گے۔

تاریخ مانگیری میں ہے اصرافاً اذعت عنی زوجہا بعد موتہ ان لہا علیہ الف و مئۃ من مہر حادہ بقول قولہا انی اقام مہر شہادۃ ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کذا فی محیط السرخسی اچھ اگر متوفی نے وصیت کی ہے اور وصیت کے جزا کی شرطیں باقی جاتی ہیں یعنی وصیت پوری کر کے میں کوئی شرعی مانع نہیں ہے تو تجرید کی ادائیگی کے بعد بقدر جزا اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔ پھر مذکورہ ورثہ کی صورت میں متوفی کے باقی مال کے آٹھ حصے کئے جائیں گے جس میں سے ایک ایک حصہ اس کی دونوں بیویوں کو ملے گا اور باقی چھ حصے سوتیلے بھائی کی اولاد کو ملیں گے۔ بشرطیکہ سوتیلے بھائی سے ملنے والی بیویاں شریک بھائی مراد ہوں۔ قال اللہ تعالیٰ ولھن الربع مما ترک نع

ان کو بیکن لکھو، ولد و پادری چھارم آیت میلث اور درخت کرمی ہے۔ فی فرض للزوجۃ فصاعدا
الفن مع ولد او ولد ابن والذین لهما عند عد مہاھ۔ وهو تعالیٰ و سبحانہ اعلم بالصواب۔

ک جلالہ دین احمد الاعجمی
شوال المکرم سنہ ۱۲۸۵

مسئلہ :- اگر اسرافیل اور خاں اشرفی معرفت پتھن بھائی پائے اعلیٰ۔ گورکھپور
اگر ان یا باپ اپنے کسی بیٹا یا بیٹی کے بارے میں کہہ دیں کہ میں نے ماق کر دیا میری جائیداد سے اس کو حصہ نہ دیا جا
میں نے اسے اپنی میراث سے محروم کر دیا تو اس صورت میں وہ لڑکا یا لڑکی اپنے ماں باپ کی وراثت سے محروم ہو جائیں
گے یا نہیں؟

الجواب :- قرینہ و تہیکم شریعت ہے میراث اپنے کسی وارث کی وراثت کو باطل
نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وارث اپنے حق وارث سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔ لہذا ماں باپ اپنے کسی بیٹا یا بیٹی کو میراث
سے محروم نہیں کر سکتے۔ ان کا یہ کہنا کہ میں نے فلان کو اپنی وراثت سے محروم کر دیا لغو ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان
بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ وہاں باپ کا اولاد اپنی میراث سے محروم کرنا وہ اگر یوں چوک نہاں سے لکھ
بار کیے کہ میں نے اسے محروم الارث کر دیا یا میرے مال میں اس کا کچھ حق نہیں یا میرے ترکہ سے اسے کچھ حصہ نہ دیا جائے یا
خاں چال کا وہ نقطہ ہے اصل کرمی نے اسے ماق کیا یا انھیں مضامین کی لاکھ تحریریں لکھ دیں یا ان کے پاس لاکھ
مال اپنے فلان وارث یا کسی غیر کو ملنے کی وصیت کر جائے ایسی ہر تہہ و تبرج میں ہوں کہ کارگر نہیں نہ ہرگز وہ ان وجوہ سے
محروم الارث ہو سکتے کہ میراث حق مفرد فرمودہ رب العزت علی و علیہ ہے جو خود چاہے والے کے اسقاط سے ساقط نہیں ہو
سکتا بلکہ جبراً دلایا جائے گا اگر چہ وہ لاکھ کہتا رہے کہ مجھے اپنی وراثت منظور نہیں میں حصہ کا مالک نہیں بننا میں نے اپنا
حق ساقط کیا۔ پھر دوسرا کیونکر ساقط کر سکتا ہے۔ قل اللہ نساق یومئذ کہ اللہ فی اولاد کہ اللہ کر مشل حظ
الا نیت میں۔ ایشاہ میں نے وقت الارث ترک حق لہو میل حق حصہ غرض بالقصد محروم کرنے کی کوئی دلیل
نہیں۔ ہاں اگر حالت محبت میں اپنا مال اپنی ملک سے ذائل کر دے تو وارث کچھ نہ پائے گا کہ جب ترکہ ہی نہیں تو میراث
کا یہ میں جاری ہو مگر اس قصد پاک سے جو فعل کرے گا نہ لکھ نہ لکھ و اخذ رہے گا حدیث میں ہے قصور پر دور
صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من خرم من میراث و امر قہ قطع اللہ میراثہ معہ الخیرۃ یوم القیامۃ۔
جو اپنے وارث کو اپنا ترکہ نہینے سے بھاگے اللہ تعالیٰ وہ ترکہ مستحق اس کی میراث جنت سے قطع فرما دے رواۃ ابن ماجہ

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه (تخاوی عقوبہ جلد ہفتم ص ۳۲۵) وهو سبحانه وتعالى اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی
تہ

مسئلہ :- از مولوی شیر محمد قصاری موصیہ نگار ہی ڈاکخانہ مرزا پور زیر امپور ضلع گوردہ
زید نے مرض الموت سے قبل مکان وغیرہ کا بیسٹاں اپنے حقیقی چھوٹے بھائی کے نام کر دیا مکان اس بھائی کو
سود کر کے گیا وہیں آتے پر مرض الموت میں دوسرے وارثوں سے وصیت فرمائی کہ میں نے سفر حج سے قبل ہی
مکان مذکور شخص مذکور کو بیسٹاں کر دیا ہے تم لوگ بھی اسے قبول کر لو کسی قسم کا اس میں حقدار نہ ہوتا۔ دوسرے بھائی نے بھی
قبول کر لیا اور آخر میری قبولیت کا مکہ دیا۔ چھوٹے بھائی کو مکان پر قبضہ کئے ہوئے پانچ سال ہو چکا۔ صورت
مذکورہ میں یہ سب درست ہے یا نہیں؟ اور چھوٹے بھائی کے ملاوہ اور وارثوں کو بعد وفات زید مکان میں حقدار
بنا جائے یا نہیں؟

الجواب :- صورت مسئلہ میں اگر بیسٹاں کے شرائط پائے گئے تو بیسٹاں ہو گیا۔ زید کی
وفات کے بعد چھوٹے بھائی کے ملاوہ دیگر ورثہ کا شیارہ سہید میں حق نہیں ہے۔ بحر الرائق جلد ہفتم ص ۳۸۸ میں ہے
ان ذهب ملکہ کلہ لواحد جائز۔ وهو تسانی اہلہ بالعقاب۔

جلال الدین احمد الامجدی
کتبہ
حضرت مولانا محمد رفیع صاحب

مسئلہ :- از جوینت کورٹ گٹ۔ سمیونڈی۔ ضلع تھانہ
زید کا انتقال ہو گیا اس نے اپنے بعد صورت وارثوں اور زمین و لکیر کو چھوڑا تو زید کا حکم ایک کو کٹاٹے گا؟
الجواب :- بعد تقدیم بالقدم زید کے ترکہ کے کل سات حصے کئے جائیں گے جن میں سے
دو دو حصے وارثوں کو ملیں گے اور ایک ایک حصہ وارثوں کو ملے گا۔ کما قالہ اللہ تعالیٰ للذکر مثل حظ الانثیین۔
جلال الدین احمد الامجدی
تہ

مسئلہ :- مولانا سید رفیع و قوی وکیل جاوہرہ و قوی منزل۔ امیر شیر پور۔
الف مولوی پانچ بھائی اور چھ بیٹیاں ہیں، حق کل گیارہ بھائی ہیں، سب کا انتقال ہو گیا جس نے بڑی جائیداد

مجبوری۔ جائداد پر الف مولوی قابض ہے باپ کے انتقال کے بعد الف مولوی کی بہن ح کا انتقال ہو گیا جس کے شوہر اور بچے موجود ہیں۔ الف مولوی کا کہنا ہے کہ ہماری بہن ح کا انتقال ہو گیا اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ تو اس کے لیے شرع کا کیا حکم ہے اور الف مولوی کے پاس باپ کی ساری امائیں موجود ہیں اگر وہ طیفہ بیان دیتے ہیں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے تو ان پر کونسا جرم مائد ہوتا ہے؟

الجواب۔ اگر واقعی الف مولوی کل پانچ بھائی اور چھ بہنیں ہیں اور باپ کے انتقال کے وقت یہ سب با حیات تھے اور ان کے علاوہ کوئی دوسرا وارث نہ تھا تو باپ کی جائداد کا کل شتو حصہ کیا جائے گا۔ جس میں سے دو دو حصے دو کوئی کوٹیں گے اور ایک ایک حصہ دو کوئی کوٹیں گے۔ قائل اللہ تعالیٰ اللہ کر مثل حظ الاشیاء اور اگر واقعی باپ کے انتقال کے بعد کوئی وارث کی فوت ہو گئی تو اس کا حصہ اس کے وارثین کو ملے گا الف مولوی پر لازم ہے کہ اپنی بہن ح کا حصہ اس کے وارثین کے سپرد کر دیں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو حقوق العباد میں گرفتار اور ترقی خطاب ہوں گے اگر واقعی باپ کی کوئی امائت الف مولوی کے پاس نہیں ہے جیسا کہ وہ با طیفہ بیان کہتے ہیں تو ان پر کوئی جرم مائد نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کے پاس ہے لیکن دوسرے بھائیوں اور بہنوں کے حقوق منصب کرنے کے لیے وہ مجبوری قسم کھاتے ہیں تو تو یہ لازم ہے اور باپ کی امائت میں بھائیوں اور بہنوں کا حصہ واجب ہے۔ قائل اللہ تعالیٰ ان اللہ یا مسر کہم ان توفوا الامانت انی اصلھا الیہ۔ خدا ما عندی و العبد عند اللہ تعالیٰ دوسرا ردہ جمل بعدہ و صحت اللہ علیہ و سلم۔

ک جلال السیدین احمد والاغتداوی

مسئلہ: از محمد علی حسن ساکن سکندریہ۔ ضلع بستی۔ متوفیہ کی دو سگی لڑکیاں اور تین سگی بھائی ہیں۔ متوفیہ کی بڑی لڑکی کا دوں حیدر متی ہے اور چھوٹی لڑکی کی میل ہیرا ہے۔ بے خلیفہ فوت ہوئی لڑکی نے کی۔ متوفیہ نے وصیت کی کہ بڑی لڑکی کے لڑکے کو جائداد کا نصف حصہ دیا جائے اور نصف جائداد میں دونوں لڑکیاں آدھا آدھا بانٹ لیں۔ آیا متوفیہ کی وصیت عند شراعیج ہے؟

الجواب۔ متوفیہ نے اگر بخش و خواں کی وصیت کی تو وصیت کی ہے تو یہ صدق مستحق و انحصار عند فی الذکر مرنے والے کے بدلے میں اس کی وصیت صحیح ہے کہ دوسرے ذوی القربی سے ہے۔ بھائیوں اور بہنوں کی موجودگی میں وارث نہیں ہیں تا لیکن مرنے والی اس کو دیا جائے گا کہ وہ لڑکی کی اجازت کے بغیر اس سے زیادہ میں وصیت ہماری نہیں ہوتی پھر باقی جائداد کا تین حصہ کیا جائے گا ایک ایک حصہ دونوں لڑکیوں کو ملے گی اور ایک حصہ میں بیٹوں

سبائی برابر کے مستحق ہوں گے۔ جو ضرورتوں میں ہے لایحیہ و معازا و عملی الشدث الا ان یجوز ان الوصیۃ اھ اور حقاً و کمالی کی مر ہے۔ للبغیۃ فمعاد الشیطان کذا فی الاختیار شرح المغتار۔ وهو

سبحانه و تعالیٰ اعلم۔

مسئله : از محمد شاعر الحق متعلم مدرسه جامع العلوم مظفر پور۔

زید کے اکلوتے بیٹے کا اس کی زندگی میں انتقال ہوا تو زید نے اپنی پوری جائیداد مرض الموت سے پہلے تقسیم کر دی اور کھانا اور کپڑا دیا۔ والدین متحیر و مدین کھنے سے رو گئی۔ پھر زید کا انتقال ہوا تو اس نے بیوی یتیم پر بے ادبانہ کو چھوڑا تو اس صورت میں زید کی جائیداد کے وارث کون لوگ ہیں؟ یتیم پر بے وارث ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو ان کے بچاں میں ناجائز تصرف کرنے والوں کے لئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب۔ اگر زید کی موت کے وقت اس کے کوئی دھارمکار، بزرگ و فیروہا جات نہیں تھے صرف بیوی، بہن اور یتیم بچے تھے تو اس صورت میں اگر زید اپنی بیوی یا نژاد یتیم بچوں کو ذریعہ ہوتا تو بعد نقصان بعد نقصان مطلقاً علی الامتثال اس کی کل جائداد کے ساتھ حصے کے ہاتھ میں جس سے سات حصے یتیم بچوں کو ملے اور ایک حصہ اس کی بیوی کو۔ اور بہن کو کچھ نہ ملتا۔ پھر چاہے میراث میں ہے خان کا مال لکھو وہ مال فلاحین المسکین۔ اور قراری مال کی جلد فارسی طبع و معرصہ ص ۲۲ میں ہے بسط الاخوان والاخوان بالابن وابن الابن وان سفل۔ لیکن جب زید نے اپنی زندگی میں مرض الموت سے پہلے بیوی یا نژاد اپنے یتیم بچوں کو دے دی تو اگرچہ اس طرح اس کی بیوی کا حق ختم ہو گیا جس کے سبب زید گنہگار ہوا مگر اس کے یتیم بچے لکھی اور فیہ لکھی ہوئی ساری جائداد کے الگ ہو گئے۔ مگر قرآن مجید ص ۲۸۸ میں ہے۔ ان ذہب ضلک کاف لواحدا جائز قضا و هو آثم کذا فی المحیط۔ اور جو لوگ کہ یتیموں کے مال میں ناجائز تصرف کریں گے وہ سخت گنہگار حق العبد میں گرفتار اور مستحق عقاب بنارہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ ان الذین یبایعون اکوث احوال الیہشی غلما انما یبایعون فی بطونہم حرانہ و سیبیلون سعدیہ۔ یعنی جو لوگ کہ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں تری آگ بھرتے ہیں۔ غنہیب وہ (جنہم کی) بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے (دیکھ ۱۷۷۹) اور حدیث شریف میں ہے کہ یتیموں کا مال کھانے والے قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے کہ ان کے مومنہ اور ان کے کاف وغیرہ سے دھواں نکلتا ہو گا تو لوگ بھیجیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والے ہیں۔

۶ حصہ کیا جائے گا جن میں سے تین حصہ اس کے شہر پر گا، دو حصہ اس کے بھائی کا اور ایک حصہ اس کا بہن کا ہے۔
 پارہ چہارم آیت میراث میں ہے۔ وکلمہ نصف ما ترک ازواج کون لہر یک لہن ولد۔ اور فادی مالکری
 جلد ششم صفحہ ۴۳۰ پر اخوات لاب و ام کے بیان میں ہے۔ مع الاغ لاب و ام لذلک کو مثل حظ الانثیین
 کذا فی الکافی۔ وھو قصائی اعلیٰ۔

ک۔ جلال اللہ علیہ السلام لا یجوز لہ

مسئلہ : از سید صفی الخن مکان نمبری ۲۳۵۲ پر سٹ آفس دھوا۔ راہی خیرم (بہاں
 ایک عورت کا خاوند انتقال کر گیا۔ اس خاوند سے عورت کو کوئی اولاد نہیں۔ اس عورت نے پھر دوسری شادی کر لی
 تو خاوند کی جائیداد میں اس کا حصہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنا؟ اگر خاوند کے درجہ خاوند کو آپس میں تقسیم کر لیں اور اس
 کی عورت کو نہ دیں تو ان کے لیے کیا حکم ہے؟ اور عورت اپنے دین پر کارروائی کر سکتی ہے یا نہیں؟
الجواب۔ دوسری شادی کرنے کے بعد بھی عورت اپنے متوفی شہر کی جائیداد میں حصہ
 پانے کی مستحق ہے۔ اگر اس کے خاوند نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو اس عورت میں اس کی کل جائیداد میں سے ۱/۴ حصہ
 بخیر کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی یا ان کا کوئی اولاد چھوڑ کر مرے تو ۱/۴ حصہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وھن العین معاتک کد
 ان لہر یکن لکم ولد۔ فان کان لکم ولد فلھن النصف وک ۱/۴ اگر خاوند کے ورثہ اس کا پورا حصہ نہیں
 دیں گے تو نصف گنہگار حق العبد میں گرفتار اور ستم خذاب نارہوں گے۔ اور اگر عورت کو اس کا بہن نہیں ملے
 اور نہ اس نے معاف کیا ہے تو وہ خاوند کی جائیداد سے اپنا بہرہ وصول کر سکتی ہے اور اس کے ورثہ نہ دیں تو ان چھوڑی
 کر سکتی ہے۔ وھو قصائی اعلیٰ بالاصواب۔

ک۔ جلال اللہ علیہ السلام لا یجوز لہ
 ۶۔ رعادی الاخری ۱۳۰۲

مسئلہ : از شکیل احمد ریاضی مسجد جگت ل ۲۴ پر گنہ (مغربی بنگال)
 نزدیک اہلبہر انتقال کر گئی اور دین بہر راقی رہ گیا۔ ایسی صورت میں خیر کیا کرے گا؟
الجواب۔ نزدیک اہلبہر انتقال کر گئی اور اس کا دین بہر راقی رہ گیا تو مذکور کے مثل اس کا
 بہر اس کے ورثہ میں تقسیم ہو گا۔ نیز اولاد کی صورت میں شہر پر اپنا جو قصائی حصہ وضع کرنے کے بعد باقی حصہ بخیر کیا
 کے ورثہ کو دے۔ اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں نصف حصہ وضع کرنے کے بعد باقی بہر اس کے ورثہ کو دے۔
 قال اللہ تعالیٰ وکلمہ نصف ما ترک ازواج کھان لہر یک لہن ولد۔ فان کان لہن ولد

تلكم الدرع ربك آيت ميراثا وهو سبحانه وتعالى اعلم بالصواب -

جلال الدين احمد الامجدی

در صغر الکلف ۱۳۰۰ھ

مسئله - ما از نسیم الدین علقہ بنحو دیگرے ایم گوش و منہ کا کٹائی گئی فلیغ بدوان (عمر بنیال) -
 - مرحوم تاجدار احمد دھرمہ ۲۰ سالہ نے وقت انتقال ذاتی جائداد کے بطور نقد رقم ستر ہزار روپے (۷۰۰۰۰) لکھ دیے۔
 ہر زور دے کے ایک زمین پورہ ہے میں کاربٹری عامہ مرحوم نے اپنی بیوی کے نام کیا ہے اس زمین کی خریدار کے سلسلے
 میں مبلغ بیست ہزار روپے مرحوم تاجدار احمد دے دیے ہیں جبکہ باقی باقی ہزار روپے ان کے بھائی نسیم الدین نے ادا
 کیے ہیں۔ لہذا صورت بالا کے مطابق مرحوم کو دیوہوان کا حق ہر مبلغ زور دے کے ادا کرنے کے بعد حسب ذیل ورثہ
 میں ہے مرحوم کی ہائداد کا کس کو کتنا حصہ ہے؟ تفصیلی وارثین مرحوم تاجدار احمد (ملا جوی دھرمہ ۲۰ سال) والا دھرمہ
 سالہ (دو لڑکیاں) ایک چار سالہ دوسری یک سالہ بچہ بنیں اور زمین بھائی - نیز بھی تحریر فرمایا کہ مرحوم کے بچوں اور
 بیوہ کی سرپرستی کا حق ان دونوں کے شریک کو حاصل ہے؟

الجواب - مرحوم تاجدار احمد کو اس کے بھائی نسیم الدین نے اگر باقی ہزار روپے بطور
 قرض دے گئے تھے اور تاجدار احمد نے مرض الموت سے پہلے زمین کی رجسٹری جری کے نام کر کے اسے مالک بنادیا تھا تو اس میں
 کسی دوسرے کا حصہ نہیں۔ اور اگر زمین کا مالک جری کو نہیں بنایا تھا بلکہ موت کسی مصلحت سے اس کے نام رجسٹری کر
 دی تھی اور مالک لاری تھا تو اس صورت میں وہ زمین میں جلاوت میں تقسیم ہوگی۔ لیکن اگر نسیم الدین نے باقی ہزار روپے
 زمین میں حصہ دار ہونے کی حیثیت سے دے گئے تھے تو اس کا پانچواں حصہ نکالنے کے بعد تقسیم ہوگی۔ اور اگر بطور قرض دے گئے
 تو بعد ازاں بھی قرض تاجدار احمد کی کل متروکہ جائداد کو تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کل جائداد کے ۲۲ حصے کے باقی
 ان میں سے ۱۱ یعنی چھٹا حصہ مرحوم کی مال کو دیا جائے اور باقی آٹھواں حصہ اس کی بیوی کو۔ پھر باقی ۱۱ حصے کے چار
 حصے جائے باقی جن میں سے دو حصے کا ستم اس کا لڑکا ہے اور ایک ایک حصہ کا تاجدار اس کی دونوں لڑکیاں ہیں اور بیٹے کی
 موجودگی میں بھائیوں اور بیٹوں کا کوئی حصہ نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولا یورثہ فکل واحد منهم الا من مائر ان کان لہ
 ولدا۔ وقال اللہ تعالیٰ ان کان لک ولد فکلہ لک ولک علیہ الشبہ۔ قال عز وجل للذکر مثل حظ الانثیین (دیکھو) اور تعالیٰ مالک گیر
 جائز شرم مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ -

بسطہ اخوات مالک اخوات بالابن بالانفاق اھ تلخیصا۔ اور بچوں کی سرپرستی کا حق مرحوم کے بھائیوں

کو پہنچ کر بچوں کے ولی اقرب وہی لوگ ہیں۔ وهو تعالى وصي صانعه اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی
۱۱ ربيع الثانی ۱۳۰۲ھ

مسئلہ: از پدر الشافعی جده المیرزا شیخ موسیٰ و پست نصرت بنده رود طبع قاضی بن ۱۳۱۶ھ ہمارا شرط زید کے پاس تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے لڑکوں اور دو لڑکیوں میں باپ کی ملکیت سے کیا حصہ ملے گا۔ اور کس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ زید کے لڑکے کا کہنا ہے کہ باپ کی ملکیت سے لڑکیوں کا اسلام کے اندر کوئی حصہ نہیں۔ اس لئے جواب طلب ہے کہ زید کے فقہی دشمنی میں سے تشکیکی بخش جواب غایت فرار کر کے یہ کاموقع رہا۔

الجواب: زید اگر اپنی موت کے بعد صرف تین لڑکے اور دو لڑکیوں کو چھوڑے گا اور ان کے علاوہ بیوی وغیرہ کوئی دوسرا وارث نہ ہو گا تو یہ تقدیم یا تقدم اس کی جائداد کے کل آٹھ حصے کئے جائیں گے جن میں سے آٹھ حصے کے خد لڑکے چوں کہ اور ایک ایک حصہ کی سون لڑکیاں چوں کہ جیسا کہ پارہ چارم سورہ نساء آیت میراث میں ہے۔ **فَیُؤْتِیْهِمْ مِّمَّا دَلَٰکَ وَکُلَّ ذَٰلِکَ لَکُم بِمِثْلِ ذَٰلِکَ** لاکھ حصہ لڑکیوں کی ملکیت سے لڑکیوں کا اسلام کے اندر کوئی حصہ نہیں بلکہ پانچ غلط ہے۔ وهو تعالى وصي صانعه اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی
۱۱ ربيع الاول ۱۳۰۲ھ

مسئلہ: سائر سیدنا ناصر قادری تاجر پٹری ضلع اشنت پور۔ بچہ کے کل چار بھائی ہیں۔ بچہ کے بڑے بھائی محمد کا انتقال بچہ کی والدہ کی موجودگی میں ہوا۔ اب والدہ طلب ہے کہ بچہ کو جو مکان بچہ کی والدہ کا تھا اس میں عمرو کے لڑکوں کا حصہ ہے یا نہیں؟

الجواب: صورت مسئلہ میں جو مکان بچہ کی والدہ کا تھا اس میں عمرو کے لڑکوں کا حصہ نہیں کہ لڑکوں کی موجودگی میں پڑے وارث نہیں جیسے کہ قادری مالک میری جائید ششم مہری مسئلہ میں ہے۔ الاقرب۔ بحسب الامجدی کالا بن یحییٰ اولاد لابن۔ وهو سبحانه اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی
۱۱ ربيع الاول ۱۳۰۲ھ

مسئلہ: از جد العزیز متولی مسجد پاکو میں گنج گندہ نگر۔ سلطان پور۔

زید و بندہ کا حجام ہوا غرض کہ باہمی تعلقات اس پر ہر گز کچھ کشیدگی کی بنا پر بندہ کے میکے والوں نے زید کو کچھ نقد دے کر طلاق حاصل کر لی پھر زید کا انتقال ہو گیا چونکہ ہندو زید کے امیر کی لڑکی تھی اس وجہ سے زید کا مال و مناعہ سب چیز زید کے سسرال ہی میں موجود تھا اور بچہ ہے۔ ایسی صورت میں واضح فرمایا جائے کہ زید کی جائیداد کا تین چہیز کرنا ملک ہوگا **الجواب**۔ از روئے شریعہ بندہ اپنے چہیز کی ملک ہے اور زید کی بقیہ جائیداد کے ملک زید کے ورثہ میں۔ واللہ تعالیٰ وسامولہ الاعلیٰ اعلم۔

ک جلال الدین محمد الاحمدی

۱۲۸۳ھ

مسلم۔ از غلام فرحت ملوئی حاکم مدرسہ عربیہ اسلامیہ ایلچیہ (دہرات)

بندہ متوفیہ کے ماں باپ دو بیٹے اور چار بھائی ہیں اس وقت باپ طلب امر ہے کہ اس کی جائیداد کے مستحق کون ہیں؟ نیز ایک ستر کو کتنا دیا جائے۔

الجواب۔ صورت مستقر میں ہر صدق مستحق و انحصار و وراثہ فی الذکورین و عدم مانع اورث چندہ متوفیہ کی کل جائیداد کے مستحق صرف اس کے ماں باپ ہیں۔ ایک ستر میں بیٹوں کو مان کر دے گا اور باقی مال باپ کو دے گا اور چار بیٹوں کو باپ کی موجودگی میں کچھ نہیں ملے گا۔ قرآن مجید پانچ چارم آیت میراث میں ہے۔
فاما کان لہ اخوة فلا تہ السدس اور ثلثی مالگیری ہلث ششم معری مشگہ میں ہے۔ ویسقط الاخوة
والاخوان بالامین و امین الامین وان سفن و بالاب بالانفاق کذا فی الفتاویٰ۔ وهو تالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین محمد الاحمدی

۱۲۸۳ھ

مسلم۔ از موصی اکبر علی۔ پرسٹ گوردکنا تھ۔ ضلع گوردکپور۔

۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متبعین مسئلہ ذیل میں کہ زید ایک آم کا باڑہ اور دو مکان چھوڑ کر انتقال کر گیا جس کے سہاگن گان میں صرف دو بچے ہیں ایک لڑکا ایک لڑکی تو زیارت طلب امر ہے کہ اس کے ہندو سے کتنا لڑکے کو ملے گا کتنا لڑکی کو۔ زید کو انتقال کے قریب سب سال بوجہ زید کے لڑکے کا نام بکر ہے اور لڑکی کا نام ہے بندہ آج کل وکیل صاحبان کہتے ہیں کہ کتنے لڑکی کا باڑہ میں حق نہیں جرتا ہے صرف مکان پلے کی باغ میں حق اس لیے نہیں ہوتا ہے کہ باغ لگانے کے لیے زمیندار کو کوئی نذرانہ دے کر زمین اس پر حاصل کی جاتی رہی کہ یہاں

پورا ہونے پر زمین کا نشان دیں گے اور جو درخت اس میں تیار ہوں گے تو اگر ہم کہیں اسے فروخت کر سکیں گے تو تم زمین کا حصہ چوگا جسے فروخت عام میں چیلہم کہتے ہیں اگر باغ کے کل درخت کاٹ لے گئے اور زمین ہوتی ہو گئی تو زمیندار پر زمین کا مالک ہو جاتا ہے اسی جائیداد میں لڑائی کا حق نہیں ہوتا تو کیا شریعت میں بھی ایسا ہے؟ چندہ ایسی ملک باجیات ہے تو باغ سے اس کو کچھ مل سکتا ہے یا نہیں؟

(۱۶) بچہ کے پاس کل جائیداد جو مالکیت چلی آ رہی ہے اب بچہ کا بھی انتقال ہو گیا جس کے پس ماندگان میں بچہ کی بیوی زینب اور تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں تو بچہ کو ترک کر میں چر جائیداد لے لی اس میں اس کی بیوی زینب کو کتنا لے گا اور تین لڑکے اور چار لڑکیوں کو کتنا کتنا لے گا باغ میں لڑکیوں کا حصہ لے گا یا نہیں جب کہ باغ کی قیمت بدل گئی ہے پہلے بچہ زمیندار کو نشان دے رہا تھا لیکن جب زمیندار کی ٹوٹی ہے نشان نہیں ملا کہ کتنا چلے ہے زمیندار کا زمیندار اور حصہ شرم ہو گیا بچہ کو کل حصہ زمین کا مالک ہو گیا ہے۔

الجواب۔ اللہ اعلم بالصواب (۱۷) زمیندار اپنے وارثین میں سے اگر صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی کو چھوڑا تو اس کی ہر قسم کی جائیداد کے تین حصے لے جائیں گے جس میں سے دو حصے لڑکے کے ہیں اور ایک حصہ لڑکی کا۔ قال اللہ تعالیٰ بعد کما انزل فی اولاد کما انزل للذکر مثل حظ الانثیین (۱۸) چاہم کرے (۱۹) اور میں بنیاد پر مالدار کو باغ میں لڑکے کا حق تسلیم ہے اسی بنیاد پر لڑکی کا حق بھی اس میں تسلیم کرنا ضروری ہے یعنی جب کہ لڑکا مالدار چھوڑے گا باغ میں لڑکوں میں بچہ کا حصہ ہے تو لڑکی لڑکی چھوڑے گا باغ میں اس میں چندہ کا بھی حصہ ہے وہ قطعاً اہم (۲۰) بچہ کے انتقال کے وقت اس کے پس ماندگان حد میں اگر صرف ایک بیوی تین لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں تو ہر ایک کی اس کی اولاد کے حصول میں کسر واقع ہے اس لیے بچہ کو ترک کر میں جو مالدار لڑکی ہے بعد تقدیم مقدم اس کا حق حصہ کیا جائے گا جس میں سے تین حصے اس کی بیوی زینب کو خلیفہ کے چوتھے حصہ کے حصول کے حصہ دار اس کے لڑکے میں اور عیالت وراثت حصے اس کی لڑکیوں کو خلیفہ کے حصے باغ اور اس کی زمین میں جتنا بچہ کو حصہ لے گا ان میں میں ہر لڑکے حصہ دار میں لڑکیاں بھی اپنے حصے کے مطابق حصہ دار ہیں۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

محمد بن عبد اللہ بن احمد بن عبد الجبار بن عبد

۱۱۔ رجب المرجب سنہ ۱۱۰۰

مسئلہ۔ اگر مرد مرال پیدا کرے۔ پوسٹ اٹھا بازار۔ ضلع بستی۔ لڑکی

زید کا انتقال ہو گیا اور وہ انتقال سے پہلے مالک تھا۔ اور اس کے دو بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ تو زید مرحوم کے ترک میں مذکور بالا وارثین کو کتنا کتنا حق ہوتا ہے۔ اور دونوں بیٹاں تقریباً دو سال کی عمر پر چھوڑ کر اس کا مالک کھاتے ہیں تو

کی کل جائداد کے آخر حصے کیے جائیں گے۔ جن میں سے دو حصے بیوہ کے ہیں اور تین تین حصے دونوں بھائیوں کے یعنی ایک چوتھائی کی مقدار بیوہ ہے اور باقی میں آدھے آدھے کے ستن چوتھائی بھائی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولھن النصف مما ترک الذکر ان لم یکن لھن ولد (نصف ما ترک الذکر ان لم یکن لھن ولد) لہذا متوفی زید کے گھر کا سب سامان صرف دونوں بھائیوں کا لے لیتا اور اس میں سے چوتھائی اس کی بیوہ کو دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر بیوہ اپنا حصہ قبل از مرض موت دونوں بھائیوں کو ہر کر کے قبضہ دیدے تو شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ دونوں بھائی بیوہ کے مالک ہو جائیں گے اور باقی بیگمہ آزمایہ جو متوفی کی ملک تھی بعد وفات پوری آزمایہ کا بیوہ کے نام رہے جو پورا پورا بیوہ سمجھے جائے گا بیوہ سے پوری آزمایہ عاید ہے جو جبراً ہی کرنا غلط ہے۔ بیوہ پر لازم ہے کہ پوری آزمایہ کی ایک چوتھائی یعنی سوا بیگمہ کے علاوہ باقی ہونے پر بیگمہ کی آدھی آدھی آزمایہ دونوں بھائیوں کو دیدے کر وہ ایسا نہیں کرے گی تو سخت گنہگار ستمی خدا کا ناراض حق العید میں گرفتار ہوگی اور مسلمانوں پر لازم ہوگا کہ اس کا بائیکاٹ کر میں بعد وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ ولما یصلن الیہن منکم فقلن بعد الذکر عذری مع القوم المظلمین (دیکھ ۱۳۷) ہاں آزمایہ میں سوا بیگمہ جو اس کا اپنا حصہ ہے اگر اسے مرض الموت سے پہلے کسی کے ہاتھ میں کر دے یا بیگمہ کے قبضہ دیدے تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا۔ ورنہ بیوہ کی موت کے بعد اس کے مال باپ یا بھائی وغیرہ اس آزمایہ کے مندرجہ شراعت حاکم ہوں گے۔ ان کی موجودگی میں متوفی زید کے بھائیوں کا بیوہ کی سوا بیگمہ آزمایہ میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اور مجھے بھائی پر لازم ہے کہ پوری باقی بیگمہ آزمایہ کا جو اپنے تمام عایدہ سچ و جبراً ہی کر لیا ہے اسے ختم کرے اور بیوہ کو سنی مسلمان اس بات پر مجبور کرے کہ وہ دونوں بھائیوں کا حصہ آزمایہ مذکور سے دیدے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اعدا حاشیہ گواہ تو یہ واستغفار کرے ورنہ اس کی اقتدا میں بھی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ وهو فانی صلیہ۔

ک جلال الدین احمد الانجلی سی

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ

مسئلہ :- از نعیم اختر قریشی۔ قریشی لاج رامپور۔

زید کے دو لڑکے خالد و محمود تھے خالد کا انتقال زید کی حیات میں ہو گیا اور خالد نے کچھ اولاد کو چھوڑی اب زید کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس طرح زید نے ایک لڑکا محمود اور خالد کی اولاد کو چھوڑا۔ ترک کر کس طرح تعمیر ہوگا۔ خالد کی اولاد کو زید کی میراث اس صورت میں ملے گی یا نہیں؟ اگر خالد کی اولاد کو ترک نہیں ملے گا تو کیوں؟ جو بھی صورت ہو برائے جو اب غایت غریب ہیں؟

الجواب

صورت مسئول میں خالد بن ولیدؓ کو زید کی میراث سے حصہ نہیں ملے گا اس لیے کہ جس طرح باپ کی موجودگی میں ولید کو حصہ نہیں ملتا اسی طرح بیٹا کی موجودگی میں زید کو حصہ نہیں ملے گا اگر جو بیٹہ پوتوں کو مال کی زیادہ ضرورت ہے کہ وراثت کا دار و مدار قربت ہے نہ کہ ضرورت ہے۔ اسی لیے بیٹے بھائی کو بیٹا کی موجودگی میں حصہ نہیں ملے گا اگرچہ اسے مال کی زیادہ ضرورت ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ششم صفحہ ۳۳۷ میں ہے۔ الا ضرب یحجب الا بعدہ کالابین یحجب اولاد الابین۔ لیکن محمود کو پائے کو وہ اپنے بیٹیوں کے ساتھ اصران کرے فدائے نقبانی اس پر اصران فرمائے گا۔ کمات دین ت دان دھر تسانی اعلام بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی
۱۳۰۲ھ رجب الاول

مسلم: از زید اعجاز احمد قادری مبنی تاثر پرسی ضلع اننت پور۔

زید کا انتقال ہوا اس نے ایک بیوی تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑا تو زید کا ترکہ ان ورثہ میں کیسے تقسیم ہوگا؟

تیسواں حصہ دے گا۔

الجواب

صورت مسئول میں بعد تقدیم ما تقدم علی الارکان منحصلا وراثۃ الاولاد کے بعد بیٹوں کے حصے پہلے جائیداد کے حصے کے جائیں گے جس میں سے زید کے حصے اس کی بیوی کے حصے میں آئے گا۔ بیٹوں کے حصے کے بعد بیٹیوں کے حصے اور سات سات حصے اس کی بیٹیوں کے حصے میں آئے گا۔ چار چار حصے میراث میں آئے گا۔ فانا صکان بکملہ لایحی السلف۔ اور اس میں ایک حصہ ہے۔ لاکر مثل حلا الاغیاب۔ وھو مالک امام بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی
۱۳۰۲ھ رجب الاول

مسلم: از زید محمد مستری و بندہ مرزاہ داری۔ ہر ماخذ پرسی ضلع گڑھ۔

اکبر، اختر، صفر تین بھائی تھے۔ موصوف کے باپ کا انتقال ہو گیا۔ سات سو روپے چاندی کا ترکہ چھوڑ گیا اور بچہ زمین کو۔ تینوں بھائیوں نے آپس کے مشورے سے یا نہ لیا ایک نقدی سکہ اصغر نے تیار کرپ کر لیا کیا شریعت میں باقی دو بھائیوں کا حصہ پورے ترکہ میں ختم ہو جائے گا؟ ہر موصوف کے ساتھ رہتے تھے۔

الجواب

باپ نے اگر مرض الموت سے پہلے جو رش دو اس کی درستگی میں اصغر کو رقم ذکر کا مالک بنا دیا تھا تو اس رقم کا تنہا مالک اصغر ہے اور اگر باپ نے رقم ذکر کا اس سے پہلے اصغر کو مالک

نہیں بتایا تھا بلکہ اس کے پاس یوں ہی دیکھ دیا تھا تو اس صورت میں بعد تقدیر و ما تقدیر علی الارث مستوفی کے قبل وارثین رقم مذکور کے مقدار میں۔ و ہوتھائی دس سولہ لاکھ اسی اعشاریہ صواب۔

حکایت الدین احمد الامجدی
مہر ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

معلمہ از رضا الدین گساہی ڈاک خانہ رزا چور لرام پور ضلع گونڈہ۔

موتی نے قبل وفات منجیلے اور چھوٹے بھائی کو وصیت نامہ تحریر کیا گساہی دنیائی بھی فرمایا اگر میری ساری جائیداد ملاوہ اسٹیا دوسرے بیوہ دونوں بھائی پر تقسیم کر لینا۔ اور میری بیوہ کی پرورش دونوں آدمی برہم کرنا۔ جو پرورش میں شریک نہ رہے گا وہ میری جائیداد میں حصہ نہیں پائے گا۔ وفات کے بعد دونوں بھائی بیوہ کی پرورش کرتے رہے اور سارا اثاثہ دونوں نے تقسیم کر لیا صرف پانچ بیگمہ آراضی جو بیوہ کے نام سے تھی وہ تقسیم نہیں ہوئی کچھ دونوں کے بعد منجیلے بھائی نے جو کہ کھانے سے اور خرچہ دینے سے انکار کر دیا اور بیوہ نے بھی منجیلے بھائی کے یہاں کھانے سے انکار کر کے پانچ بیگمہ آراضی چھوٹے بھائی کے نام معاہدہ جمع رجسٹری کر کے صرف انھیں کی پرورش میں رہنے لگی اور آٹھ بیگمہ اب چھوٹے بھائی کا یہ فیصلہ ہے کہ بیوہ صرف میری پرورش میں ہرگز نہ چاہتی ہے۔ لہذا آپ اس کی پرورش کا نصف (گذا د) کی صورت میں ادا کرنے میں اور پانچ بیگمہ آراضی کا نصف ظہر لیتے رہیں بعد وفات بیوہ دونوں بھائیوں کے نام آراضی کو لائی جائے گی۔ اگر اس طرح یا بیوہ کو رضا مند کر کے کسی طرح بھی آپ پرورش میں شرکت نہیں کرے تو آراضی مذکورہ میں حصہ نہیں پاؤ گے۔ منجیلے بھائی کہتے ہیں میں گزارہ نہیں ادا کرول گا صرف اپنے یہاں کھاؤں گا۔ وہ بھی بغیر آراضی میں میرا نام وضع ہونے پرورش میں حصہ نہیں ہوں گا۔ چھوٹے بھائی اور بیوہ دونوں وفات بیوہ سے قبل آراضی مذکورہ میں منجیلے بھائی کا نام نہیں لانا چاہتے ہیں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہیں۔

(۱۱) صورت مذکورہ میں اگر چھوٹے بھائی اکیلے پرورش کرتے رہیں اور منجیلے بھائی کسی طرح پرورش میں حصہ نہیں تو آراضی مذکورہ پانچ بیگمہ لگی کاں چھوٹے بھائی کو تنہا لینا جائز ہے کہ نہیں؟

(۱۲) منجیلے بھائی کو بیوہ کی پرورش میں کسی طرح شریک نہ ہونے کی بنا پر پانچ بیگمہ آراضی مذکورہ اور بھی کچھ موتی کی جائیداد میں حصہ پائے کا حق ہے یا نہیں؟

الجواب۔ پانچ بیگمہ آراضی جو بیوہ کے نام سے ہے اگر موتی نے یہ آراضی اپنی بیوی کو مرض الموت سے پہلے مہر میں دیا تھا یا مرض الموت سے پہلے پرہیز کے بعد خضہ دیا تھا تو بیوہ اپنے مرض الموت سے پہلے

اس کی ملکیت کے وارث اس کی بہن کے ارشاد میں۔ علامہ شیخ سراج الدین محمد بن عبد الرشید صوابی نے اپنی شہرہ
کتاب سراج میں فرماتے ہیں: یسلاً یا صاحب القرض ان شری بالمعصبات فصار الماد علی ذوال الفسوف
النسبۃ بقدر حقہ وحقہ قدر ذوی الاسام ام ملخصاً بقدر الفسوف وحقہ فی شرح الشیخ زای
یسلاً آیت ذی الاسام عند عدم اصحاب القرض فی النسبۃ وجميع المعصبات فلا شی لہم عند
خولاء والا فانکل ای الباقی لہم لا نھم لا یجھون بالزواجین ام ملخصاً۔ واللہ تعالی اعلم۔

ک جلال الدین احمد الاعجمی
ترجمہ ان المعکم ۱۳۹۶ھ

مسئلہ: از کتاب خاں مقیم گروہاں پور ضلع گندک پور
چوٹ خاں جات خاں ستان خاں تین جاتی نے چوٹیلی وارثین چوٹیلے۔
بھوان ستونی وارث خاں دھکے بھوان ستونی جہاں ستانی جہاں ستونی
جسد خاں جہاں ستانی نور حسین خاں گلاب خاں انہاں خاں عزیز حسین خاں

۱۱) دریافت طلب ہے کہ خاں خاں کی موجودگی میں جہاں ستانی خاں کا انتقال ہو چکا تو کیا انہاں جاتی خاں اور عزیز حسین خاں
جہاں ستانی ان کی اولاد کے حصہ میں حصہ پائیں گے یا نہیں؟

۱۲) جہاں ستانی خاں نور حسین خاں نے جو خاں خاں کو انکی پاکستان میں زندہ اور صاحب اولاد ہیں ان کو مرثیہ قرار دے کر
جو خاں خاں کے حصہ کہلے لیتا چاہتے ہیں تو کیا اس طرح ان کا حصہ لے لینا جائز اور درست ہے۔ وفات کے بعد جو جواب

ارشاد ہو ماور شہرہ سے اسی تک جو استدان خاں اور جہاں خاں ایک میں ہیں گویا جہاں ستانی خاں مالک اور پور پور کشتہ ہیں۔

الجواب: ۱۱) مناقہ کی موجودگی میں اگر جہاں ستانی خاں کا انتقال ہو گیا ہے اس واسطے

وقت ان کے دوسرے بیٹے جہاں ستانی خاں ذمہ دہ تھے تو ذوی القروض دہ نہ ہونے کی صورت میں بعد اس کی ذمہ دہ

جہاں ستانی خاں اپنے باپ کی کل میراث کے مالک ہوں گے۔ ما بعد مل خاں اور عزیز حسین خاں (جو زمانہ ان کے پوتے ہیں)

ان کو اس میراث میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ملے گا کہ بیٹے کی موجودگی میں پوتے محروم ہوتے ہیں۔ ایسے ہی جہاں ستانی خاں کا انتقال

کے بعد ذوی القروض دہ نہ ہونے کی صورت میں بعد اس کی ذمہ دہ ان کی کل میراث کے مالک ان کے ارشاد کے

گلاب ہوں گے۔ ما بعد مل خاں عزیز حسین خاں اس میراث میں سے نہیں پائیں گے اس لیے کہ یہ دونوں ان کے بیٹے ہیں

اور اس محروم جہاں ستانی کے بیٹے گلاب موجود ہیں بیٹے کی موجودگی میں بیٹے محروم ہوتے ہیں۔ یہ جواب ایک مسئلہ میں

میں ہے اگر اس کے سوا کوئی صورت ہوگی تو جواب کی صورت میں کچھ تبدیلی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۲) جمہور کی امتیازی ملکیت یہاں موجود ہے طلاق کی اجازت کے اس پر انکار تصرف ناجائز ہے۔ ان نے دینا فتنہ
کر دیا بلکہ وہ چاہیں تو خود آکر لے لیں یا فروخت کر دیں یا جس کو چاہیں جیسے کر دیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ غلام جیلانی قادری چشتی
۱۲۹۱ھ

مسئلہ: از جمیع الحشرات رضوی طہرہ نوشہرہ۔ برائے سید۔ کرشن

(۱) کیا محمد اولاد اپنے سنی مسلمان باپ کے انتقال کے بعد جائداد کا وارث بن کر ایسا ہاں چکا اور بعد اس کے؟
(۲) ایک شخص نے اپنے انتقال سے پہلے اپنے بیٹوں میں اور رضوی بیٹے کے بیٹے (پوتے) میں اپنی جائداد کا کچھ حصہ
تقسیم کر دیا ہے کچھ اپنے لئے رکھ چکا ہے اور وصیت کر دیا ہے کہ میرے انتقال کے بعد میری جائداد میرے پوتے یعنی رضوی
بیٹے کے بیٹے میں برابر برابر تقسیم ہو گا ایسی صورت میں اس شخص کے پوتے کو جائداد کا حصہ سب سے کم کیا جائے گا یا نہیں؟
الجواب: اللہ عذابہ العین والحق والصواب۔ (۱) کوئی فرد کسی سنی مسلمان کو چاہے وہ
باپ ہی کیوں نہ ہو اس کی جائداد کا وارث نہ ہو سکتا ہے بلکہ اگر کسی سنی مسلمان کو چاہے وہ
لاصب مسلمہ ولا من صورتہ مثله۔

(۲) صورت مسئلہ میں اگر مرنے والے نے قیادت سے زیادہ بیٹے اور ایک پوتا چھوڑا تب تربیت الہیہ میں سب سے کم
سب برابر برابر حصہ پائیں گے۔ اور اگر ایک بیٹا اور ایک پوتا چھوڑا تو کل مال کا ایک تہائی پوتے کو ملے گا اور دو تہائی
بیٹے کو۔ خدا اعلم رضوی واللہ بالحق عند الحق والحق والکون والکون والکون۔

محمد الیاس ستانی
در صفر المظفر ۱۲۹۱ھ
الجواب صحیح

ہمدانی احمد القادری

مسئلہ: از صورت شہادہ اور پور۔ ضلع فیض آباد

زید نے انتقال کیا۔ اس نے ایک بیوی کو ایک لڑکی اور ایک بیٹا چھوڑا جس کی بیوی ہند کا انتقال ہوا اس
نے ایک بیٹا چھوڑا۔ بیانات حسب صریح زید کے وارثان کو ان میں اور ہر ایک کا حصہ کتنا ہے اور ہند کو کتنا

کا بیان کرتا ہے کہ گاہیکہ کا یہ بیجا بندہ کے پہلے شوہر سے ہے۔ زیر بندہ کا دوسرا شوہر تھا۔

الجواب صورت مستقر میں یہ تقدیر صدق مستغنی وانحصار و درث فی الذکر میں زید

کی کل جائداد کے آٹھ حصے کے جائیں گے۔ جس میں سے چار حصے اس کی بیوی کو ایک حصہ اس کی بیوی کو اور جب بیوی بچہ میں

مرگئی تو وہ حصہ اس کے لڑکے کو لے گا اور باقی تین حصے زید کے بھائی کو ملیں گے۔ خدا اما غفر لی والعلم عند اللہ

درہ معلوم۔

ک جلال الدین احمد الامجدی

۲۵۔ ۲۴۔ ۲۳۔ ۲۲۔ ۲۱۔ ۲۰۔ ۱۹۔ ۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

مسئلہ از زیارت علی صدیق دوسرا سلام زینبواں پر صحت پڑے۔ بستی

فلانک انتقال ہوا۔ اس نے بیوی کی بیٹی اور بچہ محمد و طہر تین بچے ہیں کہ محمد زینبواں کی بیوی کا انتقال ہوا ہے اس کی سب کو

کے لے لے گا۔ بیجا قرعہ۔

الجواب صورت مسئلہ میں یہ صدق مستغنی وانحصار و درث فی الذکر میں علی الاثر فلانک

موقوفہ جائداد کے آٹھ حصے کے جائیں گے جس میں سے ایک حصہ اس کی بیوی کو لے گا چار حصے اس کی بیوی کو اور ایک ایک حصے

اس کے بچے کو لے گا۔ چار حصے اس کی بیوی کے بچے کو لے گا۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ اور لڑکے کے بارے میں ہے۔

فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔

ک جلال الدین احمد الامجدی

۲۵۔ ۲۴۔ ۲۳۔ ۲۲۔ ۲۱۔ ۲۰۔ ۱۹۔ ۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

مسئلہ از سیدہ امنا زمرہ قادری۔ ناوشہ پری (آدم مراد پری)

زید ایک بیوی سے نکاح کیا اور ایک بیوی سے نکاح کر گیا اس کی جائداد سے ان لوگوں کو کتنا حصہ لے گا؟

الجواب صورت مستقر میں یہ تقدیر صدق مستغنی وانحصار و درث فی الذکر میں

زید کی کل جائداد کے چھ حصے کے جائیں گے جس میں سے تین حصے اس کی بیوی کو ملیں گے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔

علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔

علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔

علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔ علی الاثر فلانک انتقال ہوا ہے۔

مُتَلَب: از دوست محمد پیرای چوکی ضلع گنڈہ۔

زیب کا انتقال ہوا۔ اس نے شوہر دلا کا ایک لڑکی، ماں، تین بہن اور ایک بھائی کو چھوڑا تو اس کے ماں میں سے ان لوگوں کو کتنا کٹھن ملے گا۔

۶۰/۵۸۱۴

الجواب زینب بی مسئلہ ۶۰/۵۸۱۲

اس، شوہر، لڑکا، لڑکی، بہن، بہن، بہن، بہن،

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

صورت مستطو میں برآمدی مستطی و انحصار و شدت فی الذکر دین و عدم مانع الی شایعہ کے مال کا کل ساتھ

کے کیا جانے گا اس میں سے دین حصہ لی کہ، پنڈت حصہ شوہر کو، چوٹ حصہ دونوں لڑکوں کو اور سات حصہ

اکوٹے کا اور سجائی پہنوں کو کچھ نہیں ملے گا جیسا کہ مذکور بالا نقشہ سے ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدين محمد احمد الاجتدي

الموسم في القديس

فلام جیلا فی الاعطی

مقدمہ :- ازینافت خاں محمد ذیل جامع مسجد شاہ آباد - ہرودئی

۱۱) خاندان کی پہلی بیوی سے چار لڑکے اور ایک لڑکی ہے اور دوسری بیوی سے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے خلیفہ

لی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے۔ خالد نے مجھ کو یہ بیوی کو مہر میں ایک مکان دیا ہے، خالد کا ترکہ اس کی اولاد میں کس طرح

تیسیم چوکا، غالباً اپنے چار بڑوں میں سے ایک بڑے سے ناراض ہے اس کو جائداد میں حصہ دینا نہیں چاہتا تو کیا غالب

اس طرح کرنا شرعی یا درست ہے؟

(۳) بجائے دولہائے جس دونوں ملکوں کی اولاد موجود ہے اچانک بکیر کے بڑے بڑے ٹکڑے کا استعمال ہو جاتا ہے تو کیا از روئے

مرحوم کی جائیداد میں اس کے بڑے لڑکے کی اولاد کو حصہ مل سکتا ہے جب کہ اس اولاد کا باپ فوت ہو چکا ہے اور داد

وجود ہے تو کیا باب کے منتقل ہونے پر داد اکی جائے گا اور میں پوچھتا ہوں کہ کیا حق سرفراہ ہے یا نہیں؟ اور جواب

الجواب في هذه المسألة هو الحق والصواب

(۱۱) اگر خالد کی موت کے وقت اس کے کل باجوں کے پادروں کو لگایا اور بیوی زندہ ہو چے اور اس کے ملاوہ ماں

پروفیرو کوئی دوسرا اولٹ نہ ہو تو جو مکان ایک مہر میں دے چکے اس کے بعد خالد کی کل جائیداد کے سولہ حصے گئے جائیز

کئے جن میں سے دو حصے اس کی جڑ کو طہریت اور دواؤں سے حصے کے اعتبار اس کے ہاچھلے لٹکے ہیں اور ایک ایک حصہ

مستحق اس کی چاروں لڑکیاں ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فی آیت المیراث۔ فان کان لکرمول فلھن النش۔ وقال تعالیٰ لکرمول مثل حق التثلیثین۔ اور کسی لڑکے کو وراثت سے محروم کر دینا ناجائز و گناہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ سرکار ابد قرآن علی ہذا تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنة يوم القيمة۔ یعنی جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا تو قیامت کے دن خدا نے تعالیٰ جنت سے اس کی میراث کاٹے گا یعنی اسے جنت میں نہ جائے و بیکار رہے گا۔ یہی جگہ حدیث میں ہے کہ اگر لڑکا قاسم ہے اور گناہ ہے کہ لڑکے کو بدکاری اور شراب نوشی وغیرہ ایسی چیزیں کر ڈالے گا تو اس صورت میں اسے میراث سے محروم کرنے میں گناہ نہیں کہ یہ حقیقت میں میراث سے محروم کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے مال اور اپنی کائی کو وام میں خرچ ہونے سے بچانا ہے۔ قتادی مالگیری کی جلد چہارم ص ۳۵۳ میں ہے۔ فان کان مولدک فاسکافا صلیدا ان یصرف مالہ الی وجوہ الخلیفہ و یصرفہ عن السیرات خذ الخیر من ترکہ کذا فی الخصال ص ۱۸۷ بھو خالد اپنی جائداد کا مالک ہے بحالت صحت میں اگر اپنا مال بعض رطلوں کو دے دے اور بعض کو نہ دے تو اس کا یہ تصرف اس کی ملک میں نافذ ہو جائے گا جیسے دے دیا وہ پا جائے گا اور جیسے محروم کر دیا وہ محروم ہو جائے گا لیکن بلا درجہ اگر گناہ ہے وہ نقصان کتاب الدوبہ میں ہے کہ وہ جب فی صحت کل المال لولہ جائد اعشارہ اور بحر الرافق جلد ہفتم ص ۳۵۳ میں ہے ان وہب مالہ کلمہ لو اخلد جاز قضا و نہی انک کذا فی الخصال ص ۱۸۷ بھو خالد اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا کسی کو مالک نہ بنائے بلکہ بطور وصیت لکھ دے یا زانی کہدے کہ فلاں کو میراث نہ دے تو یہ کھتا اور کھتا فقیر لیو کیا ہے وہ محروم ہوگا۔ قالہ کی موت کے بعد جسے کہہ جائے اس کی میراث ملے گی۔ و ہر نفسانی اعلم۔

۱۲۱) جب کہ بزرگ لڑکا فوت ہو چکا ہے تو بزرگی صحت کے وقت اس کا چھوٹا لڑکا اگر با حیات رہے تو بزرگ کے بڑے لڑکے کی اولاد بزرگ کا جائداد کے وارث نہ ہوں گے۔ اگرچہ چھوٹے بزرگ کو مال کی زیادہ ضرورت ہے کہ وراثت کی بنیاد قرابت پر ہے نہ کہ ضرورت پر۔ لہذا پیش کی وجوہ میں ہوتا وراثت نہ ہوگا۔ قتادی مالگیری جلد ششم ص ۳۶۱ میں ہے انصافات الامین شمار میں الامین اور شیخ سرالدرین محمد بن عبد الرشید السجادی تحریر فرماتے ہیں۔ الا نوب فالاقرب یرجعون ہنہا ہنا لوجہ تافہی اولہم ہذا فی الخصال ص ۱۸۷ بھو خالد اپنی جائداد کو کسی کو مالک نہ بنائے نہ ہر (سزا میں صحت) لیکن چچا اگر بطور صلہ دے تو یہ بھول کو اپنے باپ کی جائداد سے کچھ دے تو بہت ثواب پائے گا۔

و ہر نفسانی اعلم بالصواب۔
جلال الدین احمد الاحمدی
۱۴۲۹ھ

مسئلہ :- ازسليم الدين نقوی چندویہ جلیکے پوسٹ بیگم گنج (مہوپال)

(۱) مسماۃ ذاکیرہ بی بی کے انتقال کے بعد متعدد ذیل وصتا و شوہر نعیم اللہ و بیٹے کے علم الشرع نفعی اللہ و سلام اللہ نعیم اللہ سے تو شرعاً ہر ایک کا کیا حق ہوتا ہے ؟

(۲) علم الشرع نفعی اللہ و سلام اللہ کا بچے بعد بچے کے انتقال ہو گیا اب وصتا میں والد نعیم اللہ اور سگ بھائی نعیم اللہ اور ایک سوتیلی بھائی نعیم اللہ ہے متوفیوں کا کچھ جائداد نعیم اللہ کو مستقل ہوئی کیا علم الشرع کا شرعاً اپنے سوتیلی بھائی کی جائداد میں کچھ حق ہوتا ہے یا نہیں ؟ جیسا تو ہوا ۔

الجواب ----- بدون التسلک والقصاب جب مسماۃ ذاکیرہ بی بی نے انتقال کیا اس

وقت اس کے شوہر اور دو بیٹوں کے علاوہ اگر باپ یا بیٹی وغیرہ کوئی وصتا وراثت نہ تھا تو بعد تقدم علی الاثر کے ذاکیرہ بی بی کی کل متروکہ جائداد کا تہا حصہ کیا جائے گا جس میں سے چاروں حصہ اس کے شوہر نعیم اللہ کا ہے اور تین میں حصہ اس کے چاروں لڑکوں کا قال اللہ تعالیٰ فان کان ذین ولد ملکک و امرح الایہ وهو تعالیٰ اعلم ۔

(۲) جب علم الشرع نفعی اللہ اور سلام اللہ نے بچے بعد بچے کے انتقال کیا اس وقت ان کے وصتا میں باپ اور سگ بھائی کے علاوہ اگر بیوی اور بیٹی یا بیٹی وغیرہ کوئی وصتا وراثت نہ تھا تو تقدم علی الاثر کے بعد کل جائداد اس کے باپ کی ہے اور متوفیوں کی کچھ جائداد نعیم اللہ کو مستقل ہونا غلط ہے کہ باپ کی موجودگی میں نعیم اللہ اور نعیم اللہ بی بی حقیقی اور سوتیلی بھائی کا شرعاً کوئی حصہ نہیں ۔ فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ مصر جلد ششم صفحہ ۳۳ میں ہے ۔ یسقط الاخوة والاخوات بالاب

بالانقطاع اھ وهو تعالیٰ وحجۃنا علیہ

ک جلال اللہ علیہ احمد الانجستہ

۲۱۔ روح البیہ سلسلہ

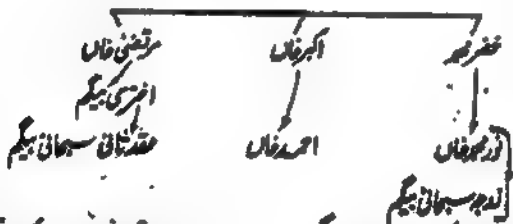
مسئلہ :- از محمد الجید رشتی مولیٰ گھنڈی ٹراوی دائرہ سورت (گجرات)

تاسم بھائی کے تین لڑکے تھے (۱) چھوٹے بیٹا (۲) نور محمد (۳) کاظم بیٹا ۔ چھوٹے بیٹا اور نور محمد کا تاسم بیٹا کے حیات میں انتقال ہو گیا اس وقت کاظم بیٹا ایک لڑکا بنا لیکن چھوٹے بیٹا اور نور محمد کے لڑکے کے فیض محمد اور بیٹا محمد تو تاسم بھائی کے لڑکے کاظم بیٹا نے اپنے بھائی کے لڑکے کے فیض محمد اور بیٹا محمد کا نام اپنی ملکیت میں شامل کر لیا اب کاظم بیٹا کے لڑکے کے کہتے ہیں کہ تھلہ کے پادری کی گواہی گئے ہیں اس لئے تھلہ کی گواہی میں ہے تو شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے وہ تحریر فرمائیں ۔

ایک بڑی اگر مریض ہوئی دیکھتے تو چھ نیکو نام کا یہاں وصیت بھی نہیں جیسا کہ تقدیر سے ما تقدم علی الارض
اس نیکو کے ۳۳ سے کہے جائیں گے۔ جن سے آتش آتش سے دوڑوں لگیں گے یہی ہیں جس سے اس کی بڑی کے ہیں اور ابی
پانی سے تیزوں بستیوں کے ہیں۔ لایب الشعلین الاختیار بقولہ تعالیٰ ظلوہما الشعلان معا تزلہ فہما الاول
ولان البیت تستحق الشعل مع ال ذکر قمع الاستی اونی۔ وقال اللہ تعالیٰ فان کانت لکم ولد فظہوا لکم
دیکھ آیت میلاد) وہی اولاد سے انصافیت کافی فکتب الفتحة بان قاسم کے ترک میں بقنا حداس کی بڑی کا
تھا اتنے میں حالت مرض وصیت دفری کی شرطوں کے ساتھ چار بزرگوں کو وصیت کیا گیا ہے۔ اور اگر وصیت د
پیر میس نہ ہوئے یا مرن وصیت بھی ہوئی تو باقی مال بڑی کے والد باپ بھائی اور بھتیجہ و فریضہ تقسیم ہوگا۔ وهو تعالیٰ
و رسولہ الامنی جل جلالہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال اللہ بن احمد الاجندی
مرکزى الحجۃ ۱۳۱۵ھ

مسئلہ :- نور محمد خاں بمقام بازو پور پست ڈال یہاں ضلع گڑھ



غفر محمد کے لڑکے نور محمد خاں کی والدہ سہانی بیگم نے بعد وفات شوہر نور محمد خاں سے مقتضی خاں سے مقتضی خاں نے اپنی
ہاں والدہ دینہ بہک کے لڑکے میں مکان سہانی بیگم کو سے دیا اب سوال یہ ہے کہ نور محمد خاں والد غفر محمد خاں اور انگریزی بیگم
ملائی ہیں ہے ان دونوں کے مابین مکان کی تقسیم کیوں کر ہوگی احمد خاں والد اکبر خاں جو چار مقتضی خاں کی بیات میں
والدہ مر گئے ان کے حصہ کے لئے میری سہانی بیگم سے تفصیل سے آگاہ فرما کہ منور و مشکور فرمائیں

الجواب :- سہانی بیگم کے انتقال کے وقت اگر اس کے مال باپ اور شوہر ضرور نہ

تھے مرن اس کا لڑکا نور محمد خاں تھا اور انگریزی بیگم نور محمد کی ملائی ہیں ہے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے یعنی وہ سہانی بیگم کی
لڑکی نہیں بلکہ اس کے سہانی شوہر غفر محمد کی کسی دوسری عورت سے ہے تو اس وصیت میں سہانی بیگم کی کل ہاں والد کا وارث

مسئلہ۔ از جہد العزیز فردی بنگان شاپی مسجد و مدرسہ پر (دہلی)
 نے زید اور کریم کو بھائی تھے بڑا انتقال ہو گیا ان کی اہلیہ ایک سال قبل انتقال کر گئی تھی بڑی ایک لڑکی مٹا دی شدہ
 ہے دونوں بھائی کا مکان ایک ہی آگ میں ہے لڑکی باپ کا حصہ لینا چاہتی ہے از نوئے شریعت لڑکی کو حصہ دیا جائے
 نہ یہ بات مشہور ہے بڑی کے جنازہ کو کامرہا نہیں لگے تا چاہئے اور نماز جنازہ کے لیے شہر سے اجازت نہیں لی جائے گی
 کیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

الجواب۔ اگر بڑی فوت ایک ہی لڑکی ہے اور کوئی لڑکا دھیر نہیں ہے تو جہد العزیز
 مقدم علی الارث بڑی کی کل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا نصف حصہ لڑکی کو ملے گا اور باقی نصف بڑی کے بھائی کا ہے بشرطیکہ
 کوئی دوسرا اس سے قریبی حصہ نہ ہو۔ پانچ چارم سے مراد آیت میراث میں ہے ان کا نصف واحد کا نصف یعنی
 لڑکی کو اس کا حصہ نصف ہے۔

حکم یہ بات جو عوام میں مشہور ہے کہ بڑی کے جنازہ کو شہر پر کاندھا نہیں دے سکتا یہ محض غلط ہے۔ صرف نہایت نادانوں
 کے ہرمان کو بلا حائل یا پتہ لگانے کی غاصت ہے۔ (زید شریعت)۔ (از احمدیہ صفحہ ۱۲۹) اور نماز جنازہ کے لیے میت کی کل
 سے اجازت لی جائے گی ورنہ میت کے حصہ میں بی بی باپ۔ بیٹا۔ دادا۔ پر جانا بھائی یا چاچا وغیرہ الاقرب فالاقرب
 ہے کہ جنازہ کرنا کہ جنازہ کے بارے میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم حاصل ہے اور جب کوئی ولی نہ ہو تو شہر سے اجازت
 لی جائے۔ کسی ولی کی موجودگی میں شہر سے اجازت لینا غلط ہے۔ درختار میں ہے ولی جنتی قیام عصوۃ الانساج
 الا الاہل یقدم علی الاہل وینقضوا اور فتاویٰ مالگیری جلد اول مصری ص ۱۸۷ میں ہے الاہل اولیٰ ترتیب
 النصبات الاقرب فالاقرب الا الاہل فاختارہ یقدم علی الابن کذا فی خزائنہ العفتابین اور درختار میں
 ان لم یکن لہ ولی فاختارہ۔ ہذا عندی والحمد للہ بالحق عند اللہ تعالیٰ۔

ک جلال الدین احمد الامجدی
 ۳۳ رجب المرجب ۱۳۰۰ھ

مسئلہ۔ از تصدق حسین بنگال پورہ سمیٹری ستانہ۔
 زید نے اپنے چچے باں۔ چچی دو بیٹیں اور ایک چچا اور کریم کو انتقال کیا۔ دریافت طلب امر ہے کہ زید
 کے ترکہ سے ذکرین میں سے کون کس قدر حصہ پونے گا؟ بیٹھا تو ہوا۔
الجواب۔ میت کے ترکہ سے پہلو حقوق ترقیب وار متعلق ہوتے ہیں۔ اول

سمیت کے ترکہ سے بغیر افراد و تفریق کے اس کی تجزیہ و تکفین کی جائے گی پھر اگر سمیت تفرق دار و دیون پر تو باقی بیع مال ہے
 اس کے فرض و دیون لدا لئے جائیں گے پھر دیون ادا کرنے کے بعد اگر کچھ مال بچے اور اس نے وصیت کی ہے تو باقی
 کے ثلث سے اس کی وصیت نافذ کی جائے گی پھر باقی مال کو اس کے ورثہ میں تقسیم کیا جائے گا جیسا کہ تادی عالم گیری طر
 مشتم مصری ص ۳۳۳ میں ہے۔ التركة متعلقہ و ماحقوق اربعۃ حصہ فی العیة و حصة والدین و الوصیة و البیعة
 فیبد اولاً بچہ ہارز و مکلف و شری والدین شری تفرق و عیالہ اس ثلث میں باقی بعد از انفس و البیعة
 شری فیصد الباقی بین الخیرات ۱۴ ملخصاً لہذا صورت مستفسرہ میں بعد تقدیم یا تقدم علی الاراثہ فیصد مال
 متروک کے ترکہ حصے کئے جائیں گے جس میں سے ورثے اس کی مال کو ملیں گے۔ ثلث حصے کی سنی اس کی بیوی ہے اور
 ہار ہر حصے اس کی دونوں بیویوں کو ملیں گے اور صورت مستورہ میں بچا کو کچھ نہ ملے۔ پادہ چہام سورۃ نساء و کورہ دوم
 میں ہے فاما کافلہ اخوة و اخواتہ السدان اور تادی عالم گیری جلد ششم مصری ص ۳۳۳ میں ہے لام السدان
 مع الولد و ولدہ الا ان یورثن من الاخوة و الاخوات مع اسی جہۃ کا خواہ۔ اور تادی عالم گیری نے بیوی
 کے لئے میں ارشاد فرمایا و لیس الرابع معاً ترکہ بعد ان لوریک و کور ولد و پادہ چہام آیت میراث اور دونوں بیویوں
 کے بارے میں ارشاد فرمایا فان کانما اثنتین فلھما الثلثین معاً ترکہ و پادہ چہام آیت سورۃ نساء۔

وہ تادی عالم گیری۔
 ک جلال الدین احمد الانجلی

۱۲۳۰۰ھ تادی عالم گیری

مسئلہ ۱۲ حکیم اشرف بستی پست مقام بیہوش اطفال سانچہ کشا۔ گجرات۔

ایک عورت ماں باپ دو بیٹے ایک بیٹی اور شوہر کو چھڑ کر مر گئی جس کا ہر شوہر نے نہیں دیا اور عورت نے ماں
 کا قرب اس ہر کا عقد کر گئی ہے یا نہیں؟ اور شوہر پر ہر لدا کر کا لازم ہے یا نہیں؟

الجواب۔ شوہر پر ہر لدا کر کا لازم ہے جس کے عقد عورت کے ورثہ میں ہے پادہ چہام تقدیم
 یا تقدم علی الارث و انفرادہ ورثہ فی الذکر و دیون عورت کے کسی ہر کا ہر عقد کیا جائے گا جس میں سے ثلث حصے کا عقد فرود
 شری ہے اور دودھ حصے کے عقد میں باپ والدین بیٹے ہیں اور ایک حصہ کا عقد اس کی لڑکی ہے قال اللہ تعالیٰ
 فان کان لیس ولد فلکم الرابع معاً ترکہ من بعد وصیة یوصی بہا اور دین۔ وقال اللہ تعالیٰ ولا یزید
 لکن واحد منھما السدان۔ وقال اللہ تعالیٰ و قال یوصی اللہ فی اولادکم فلکم مثل حظ الانثیین و پادہ چہام آیت
 ک جلال الدین احمد الانجلی

۱۲۳۰۰ھ تادی عالم گیری

مسئلہ : از محمد ضیعت جان مسیور مجیدی - ضلع خٹاہ
 زید کا انتقال ہوا اس نے اپنے دو لڑکے اور تین لڑکیاں وارث چھوڑے تو زید کا ترکہ ہر ایک کو کتنا ملے گا۔ برائے کرم
 بلکہ شفی بخش جواب مرحمت فرمائیں۔

مسئلہ / ۷

الجواب

ابن ابن بنت بنت بنت

صورت منفسوسین برمدق مستغنی و انحصار و در ثقی الذکر و بین و دم مانع ارث نہد کے ترکہ کے کی سات
 حصے مکے جائیں گے۔ مسیور میں سے دو دو حصے دونوں لڑکے جائیں گے اور ایک ایک حصہ بیویوں کو لگیاں
 جائیں گی کما قالہ اللہ تعالیٰ علیٰ کلمہ شکر عجل اکتبہ علیہ۔ ہذا ما اعتدای والعلہم بالحق عند اللہ تعالیٰ
 و رسولہ الامام علیہ السلام و علی الصلوٰۃ علیہ و علیہ السلام و علیہم السلام۔

جلال الدین احمد الامجدی

الحجۃ ابی سحیح

زید

خلا جلا فی القادسی

۱۳۸۹ھ

مسئلہ : از مقام عید پور پست و خند و گاہ ضلع گوردہ پور مرہا۔ محمد عید الحیدر
 محمد شفیق نے انتقال کیا اس نے دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑیں جس میں سے ایک کو انعام الدین محمد شفیق مرحوم
 کی حیات میں انتقال کر گیا۔ دو لڑکوں کے نام یہ ہیں کلثب حسین شہنشاہ حسین۔ دو لڑکیوں کے نام یہ ہیں۔ امیر النساء ،
 شاکر النساء ، طاہر النساء ، جمیل النساء۔ پھر کلثب حسین نے انتقال کیا تو اس نے ایک لڑکا تاکر شہین ایک لڑکی
 مسٹر النساء اور ایک بیوی شہینہ فاقون کو چھوڑا اور شہینہ فاقون نے دوسرے کے حیات میں ہی نہ دریافت طلب اس پر ہے کہ
 بتکر شہینہ فاقون کے ایک ایک حصے ہوں گے جب کہ سب اپنا اپنا حق پاؤں رہے ہیں۔

مسئلہ / ۸ / ۱۳۸۹ھ

محمد شفیق

ابن ابن بنت بنت بنت
 شہینہ امیر النساء شاکر النساء طاہر النساء جمیل النساء
 $\frac{1}{16}$ $\frac{1}{16}$ $\frac{1}{16}$ $\frac{1}{16}$ $\frac{1}{16}$

ابن
 کلثب حسین
 ۲

مسئلہ ۳۳/۳۸۸۱ بینہما قرآن فی التصفیۃ کتاب صحت - مانی الہدیہ ۲

زوجہ
درین قانون
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

الاحیاء

مشہدین ، امیر النساء ، مشاکر النساء ، طاهر النساء ، جمیل النساء ، درین قانون ، تبارک صحت ، صغیر النساء

۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

الجواب در تقدیر یسقط مستفیض و انحصار در حق الذکور بہ و عدم مانع ارث و تقدیم بایسب ان بقدم (نمبر شصت و ہجتم کے مندرجہ کے کل چھ آیتوں سے) جائیں گے جن میں جو پیش سے عشر الدین کو طیس گے اور ان کی پہلو کیوں اور امیر النساء ، مشاکر النساء ، طاهر النساء ، جمیل النساء ، امیر سے ہر ایک کو بارہ بارہ سے طیس گے۔ اور مسماۃ درین قانون کو تین اور تبارک صحت کو پچیس اور صغیر النساء کو سات سے طیس گے جساکہ حد الاحیاء میں ہر ایک وارث کے نام کے نیچے درج ہے واللہ اعلم بالصواب۔

ک او میں حسن صورت غلام حبیب لانی

۳۳ صغیر المغفر ۳۸۲

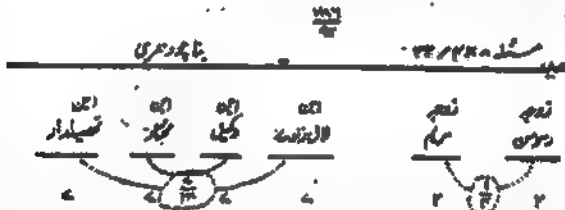
مسئلہ الذہب الصدق علیہما ناگہ کھنڈر - مشہدین گدگد

محدث اعلیٰ و ذیلہ بی بی زوجہ علیٰ شخص مرحوم نے ایک قطہ مکان پر سینہ شکستہ خیمہ اور دو لڑکیاں موسومہ خیمہ و خیمہ اور ایک لڑکا جلد الشکور اور ایک نابالغ لڑکا جلد الغفور کو خیمہ زیدہ مکان زندہ کی تعمیر اور زیدہ الشکور کو زیدہ کے لڑکے علی رضا ، قاسم ، صاحب نے اپنی کمائی سے کرائی۔ اور جلد الغفور کو مکان سے نکال کر ترکہ میرے کو بھی نہیں دیا بخود دونوں کے بعد جلد الغفور نے اپنی کمائی سے زمین خرید کر اس پر مکان بنوایا شروع کیا اعلیٰ تعمیر اکمل ہی ہوئی کہ مرض الموت میں گرفتار ہو گیا تو تین ہفتہ ایک صاحب ملازمہ کے گھر کو دوا علاج کیا لیکن باتیمہ ہوسکا بالآخر طلع کر گیا۔ جلد الغفور نے مرض الموت کے دوران اپنا مکمل مکان اور زمین غنیمت کے لیے جلد وصیت کر دی حالانکہ اس کی لڑکی محمد النساء بقید حیات اپنے سرسراہتی وصیت نامہ کی نقل منسلک استقامت ہے۔ محمد النساء کو اپنے باپ کے مرنے کی اطلاع چھٹی تو وہ آئی اور

نہیکر جائز اور اسے کچھ نہیں دینا چاہتا تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ نیزاً توجہ دیا
الجواب۔ صورت مسئلہ میں برصِ مستفیق بعد تقدیم یا تقدم علی الارث زید کی
 جائز اور اس کی لڑکی زیدہ کا نصف حصہ ہے اور نصف اس کے بیٹے خالد کا۔ پھر چارم آیت میراث میں ہے۔
 وان كانت واحدة فلهما النصف اور شرح وقایہ طبرہ دم محمدی ص ۱۲۳ میں سے الاموات نصفان بین ابست
 و ابن الابن لہذا خالد پر لازم ہے کہ وہ وارث کی جائز اور اسے اپنی بیوی زیدہ کو آدھا حصہ دے۔ اگر وہ ایسا نہیں
 کرے گا تو نسبت گنہگار حق العبد میں گرفتار ہوگا اور میراث شریف کے مطابق قیامت کے دن تین حصے کے بدلے میں
 سات سو ناز با جماعت کا قراپ دینا پڑے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ (المعروفہ)۔ اعلیٰ حضرت) وہو سبحانہ
 و تعالیٰ اعلم۔

جلال احمد بن احمد الاحمدی

مسئلہ۔ ان مقام سوا تحصیل ظیل آباد ضلع بستی محلہ لال زادے
 پناچہ دھری نے اتفاق کیا انھوں نے مدد کی مساعی دھرم اور شہادہ کیم اور چار لکے لال زادے کو کھل، و تیار
 تحصیلدار کو چھڑا لال زادے مساعی دھرم کے بلوں سے جہاں اور قبیلہ تین لکے مساعی دھرم کے بلوں سے ہیں۔ دریافت
 طلب امر ہے کہ پناچہ دھری کی جائز کس طرح تقسیم ہوگی؟



الجواب۔ (بر تقدیر صدق مستفیق وانحصار و شرفی لکھنؤ دھرم و دھرم مانع ارث) پناچہ دھری
 دھرم کے لڑکے (جہاں دوائے دین و فیو اگر وہ دیوان جو اس جیسے حصے کیے جائیں گے جہاں سے دھرم سے ان کی دونوں زو
 دھرم اور دھرم کو ملیں گے اور باقی اٹھائیس حصوں میں سے سات سات حصے ان کے چاروں لڑکوں کو ملیں گے یعنی ایک مدد
 میں سے ایک ایک آمد ان کی دونوں بیویوں کو ملیں گے اور قبیلہ چودہ آؤں میں سے سات سات حصے تین تین حصے ان کے چاروں لڑکوں
 میں سے ہر ایک کو ملیں گے جب اگر نقشہ مذکور بالا سے ظاہر ہے۔

ادب) زید کی بیوی نے اپنا حصہ جو کسی دینی ادارے میں دیا ہے اس ادارہ کو زید کے متروکہ میراث سے جو معافی اور زید و بکر کے مشترکہ مال میں سے آٹھواں حصہ یعنی دو سو آٹے ملیں گے۔

(ج) اور زید کی بہن کے متروکہ حصہ کا چوتھائی — اور زید و بکر کے باہرین کل مشترکہ مال کا آٹھواں حصہ یعنی دو سو آٹے ملیں گے۔

خلاصہ یہ ہے کہ زید و بکر کا مشترکہ مال جتنا بھی ہے اس کے مجموعے میں سے وہ حصہ میں ہمارے آئے اس شخص کے حصے جس کو بکر نے اپنا کل حصہ دیا ہے۔ اور وہ آئے اس دینی ادارے کو ملیں گے جس کو زید کی بیوی نے دیا ہے۔ اور وہ آئے زید کی بہن کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ک اوٹیں مس غلام جیلا فی جہاننگیری

۲۲ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

مسئلہ۔ لڑ سربا پست بیکہ کوری ضلع بیتی مریطہ لال زادہ و محمد کرل، خٹا صاحب و تحصیلدار

ظام محمد خانی نے اپنی حیات میں اپنی بیوی یا ناماد کو دو حصے میں منقسم کر کے ایک حصہ اپنے ایک لڑکا سسی لال زادہ کو جو زید و اولیٰ ہے دیا اور ایک حصہ اپنے بیٹوں لاکرں مسیان محمد کرل و فقیر احمد اور تحصیلدار میں تقسیم کیا اور مکان کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ہر ایک حصے کے حصے میں کر دیا۔ اور خود اپنا گھر دوسرے حصے کے لڑکے مسنی لال زادہ کے چارہ کرتا ہے اس طرح تقریباً پندرہ سال کا عرصہ گزرا سال گذشتہ ظام محمد خانی نے انتقال کیا اور اپنے وصارے میں انھیں چار لوگوں کو اور اللہ دلاور محمد کو چھوڑا۔ وصارے طلبہ میں سے چار لڑکے یا ناماد کو دیا تقسیم کیا باقی بچے کی یا کہ ہر ایک لڑکے کو کل یا ناماد میں مساویانہ حصہ ملے گا؟

الجواب۔ ہندوستان و پاکستان کے مشفق مسلمانوں کی مستطابہ مشہور کتاب بہار شریعت جلد چہارم طبعہ دوم ۲۱۴ میں ہے۔ ”کسی چیز کا دوسرے کو بلا عرض مالک کو دینا جہد ہے“ پھر اس میں فرماتے ہیں کہ ”بچے کے صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں واجب کا مائل چونا دیا بلانہ چونا، مالک چونا پھر جلد مذکورہ ۲۱۳ میں فرماتے ہیں ”پھر تمام ہونے کے لیے قبضہ کی بھی ضرورت ہے نیز اس کے بعد تمام نہیں ہوتا“ پھر مذکورہ ۲۱۵ میں فرماتے ہیں۔ ”اور قضاء کا حکم یہ ہے کہ وہ (یعنی باپ) اپنے مال کا مالک ہے حالت صحت میں اپنا مساویانہ مال ایک ہی لڑکے کو دے دے اور دوسروں کو کچھ نہ دے یہ کہہ سکتا ہے دوسرے لڑکے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کر سکتے گویا اگر تے میں گتہ مجھ سے پھر مذکورہ ۲۱۵ میں فرماتے ہیں کہ ”میراث صرف ثلث مال سے ہے کہ سکتا ہے اور یہ بھی اس وقت صحیح ہے کہ اس کی زندگی میں جو عہد و فہدہ کرے قبضہ سے پہلے میراث مرگ تو میراث باطل ہو گیا۔“ ان حوالہ جات کی روشنی میں ثابت ہے کہ اگر کوئی باپ حالت صحت و

مکالت پرش و اس کا اپنی جائداد و مکان تقسیم کر کے اپنے بزرگوں کو دے اور اس کے لڑکے اپنے حصے پر قابض ہو جائیں تو
 جولوہا اپنے باپ کی تقسیم کے مطابق جتنا حصہ پائے گا اتنے کا وہ مالک ہو جائے گا اگرچہ باپ کی تقسیم مساویانہ طور پر ہو جو ہر
 باپ کے انتقال کے بعد وہ جائداد و مکان خود باپ کا مال نہیں رہی اگر اس میں وراثت کے طور پر دوبان تقسیم کی جائے
 اور ہر لڑکا مساویانہ حصہ پائے۔

اگر غلام محمد بنی نے مکالت و مکالت پرش و اس کا اپنی جائداد و مکان کو تقسیم کر کے جائداد کا نصف حصہ اور
 مکان کا چوتھائی حصہ اپنے لڑکے لال زادہ کو اور جائداد کا دوسرا نصف حصہ اور مکان کا تین چوتھائی حصہ لال زادہ کے
 بھائیوں کو دیا اور لال زادہ اپنے حصہ پر اور اس کے بھائی اپنے حصہ پر قابض ہو گئے تو لال زادہ اپنے حصہ کا مالک ہو گیا۔
 اور اس کے بھائی اپنے حصہ کے مالک ہو گئے اب غلام محمد بنی کے انتقال کے بعد جائداد و مکان لکڑوں میں وہی تقسیم
 جاتی رہے گی جو غلام محمد بنی نے اپنی زندگی میں کر دی تھی۔ کیونکہ وہ تقسیم خودہ جائداد و مکان غلام محمد بنی کا ترکہ نہیں رہا کیونکہ اس
 میں وراثت کے طور پر دوبان تقسیم ہو چکا اور اس کے لڑکے مساویانہ حصہ پائیں جو اس طرح لال زادہ اپنے باپ کی زندگی میں اس کی
 تقسیم کے مطابق نصف جائداد کا مالک تھا اس طرح اپنے باپ غلام محمد بنی کے انتقال کے بعد بھی وہ مالک رہے گا۔ اب دیا یہ
 امر کہ غلام محمد بنی کا تقسیم میں کسی کو بیع کرنا درست تھا یا نہیں تو اس تقسیم مذکور بالا سے غلام محمد بنی کا یہ مقصد تھا کہ لال زادہ کے
 بھائیوں کو ضرورت نقصان پہنچے تو تقسیم میں کسی بیع کی درست تھی جیسا کہ فتاویٰ مالکی میں جلد چہارم الباب السادس فی الہبۃ
 للصفیاء مطبوعہ مصر ۱۲۵۲ میں ہے۔ وروید المصلیٰ عن ابی یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انہ لا باس
 د بافتضیل بہین الاولاد کاغذ المقصد بہ للاضرار۔ یعنی اپنی اولاد کے درمیان تقسیم میں کسی بیع سے جب ضرر کا
 مقصد نہ ہو تو کسی بیع میں حرج نہیں ہے اور اگر اس تقسیم سے لال زادہ کے بھائیوں کو ضرورت نقصان پہنچا سکے تو وہ
 گناہ ہے جیسا کہ جلد شریعت جلد چہارم صفحہ ۱۲۵۲ میں ہے۔ اور علیہ میں اگر یہ اولاد ہے کہ بعض کو ضرر پہنچا دے تو حسب
 میں ہر امر کی کریم و بیع مذکور سے کہ یہ مکروہ ہے۔ اور اس صورت میں کہ باپ نے ضرر کا قصد کیا تھا اس کو گناہ سے بچانے
 کے لیے بہتر یہ ہے کہ باپ کو باقی تقسیم مذکور پر لال زادہ کے بیٹوں کو اپنی راضی ہو جائیں یا ہر چاہ لال زادہ اور اس کے بھائی آپس
 میں رضامند ہو کر نیا تقسیم کریں۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

محمد بن محمد بن احمد الزمزمی

تہ

یکم رجب الثانی ۱۲۸۳ھ

مسئلہ: فقہ محمد اسماعیل متعلم دارالعلوم ہند

زید نے انتقال کیا چھوڑا اپنی جائداد کو اور چچا زاد بھائی اور چاند لڑکے کو بھانج کے نام وصیت کر دیا اور خود مفروض تھا

ایسی صورت میں پہلے اس کا قرضہ ادا کیا جائے گا یا اس کی وصیت پوری کی جائے گی ؟

الجواب۔ صورت مسئلہ میں قرض کی ادائیگی مقدم ہے فقط واللہ ورسولہ اعلیٰ

بدرالدین احمد قبادری راضوی

۲۹

مسئلہ: لڑکشی عابد علی محلہ بھتری قصبہ جھڑا دل بستی

فریاد کا انتقال ہو گیا اس نے ایک ہی ایک لڑکی اور چوڑی کو چھوڑا چوڑی نے بدھت نکال کر کیا تو عورت کو کھینچے گا کہ نہیں مگرے گا تو کتنا بے بیوقوف رہا۔

الجواب — صحت مسئلہ میں زید کی بیوی کو زید کے ترکہ میں سے اسٹورں حصہ ملے گا خواہ اس

بلا محمد الدین احمد القادی انگریزی

۴۴۰

مسئلہ: از تشہ تری باندا ضلع بستی مرحلہ ماہی نقیض دار میاں

ایک صورت ہے اس کے عشق کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہے اس کے پاس وہی مہر کی جادو ہے اس کی وفات کے بعد اس کا نکاح میں کسی کو نہیں کیا جاتا۔ اگرچہ اس کا جہان کی سرحدوں سے دور ہے۔

الجواب۔ سویت مستفسو میں بعد تقریم مایجب ان یقدم علی الاربث عورت کی جائداد کا

الک حرف اس کا سہاؤ ہے سمیت کے لڑکے کو حیرت کی بات دے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ك. قد رزق الله الرضوى

١٣٨٢

مسئله: مسئله محو در مکتب ساکن شد و از خلع بستی.

نہایت محنت و کوشش کے بعد یہ فریاد کیا کہ اس کا انتقال ہو گیا اس لیے اپنی دعا کو اپنے دل میں لکھ کر اس کا انتقال
 ہو گیا۔ یہی اپنی دعا تھا۔ مگر ایک شخص کو یہ بات سمجھا کہ یہ دعا ہے کہ میں سو کروں۔

الجواب۔ میں متفق ہوں وہ روپیہ میری شہزادی کے وارثی کو پہنچا کر دیں۔ واللہ تعالیٰ

جلال الدین احمد الاچمدی

حقہ

۱۳۸۴

مسئلہ ہے از محمد آدم فوق موضع ٹیسرے پرست کرتی۔ ضلع بستی۔

زید نے انتقال کیا۔ اس نے ایک بیوی، دو بیٹی بھائی، ایک بیٹی بہن، تین علاتی بھائی اور دو علاتی بہن کو چھوڑا۔ تو اس کی مٹر وکڑ جائیداد ان لوگوں میں کس طرح تقسیم ہوگی۔ جینوا تو فرما۔

الجواب

بد صورت مسئلہ میں برصق مستحق و اخصار ورثہ فی الذکر میں بعد تقدیم ما یقدم کا لہر والدین و وصیت۔ اس کی جائیداد کے پیش حصے کے جائیں گے جن میں سے پانچ حصے اس کی بیوی کے ہیں، چھ حصے اس کے بیٹی بھائیوں کے ہیں اور تین حصے اس کی بیٹی بہن کے ہیں۔ اور آسان صورت یہ ہے کہ کل جائیداد کے چار حصے کہنے جائیں جن میں سے دو دو حصے دونوں بیٹی بھائیوں کو دے جائیں اور ایک حصہ بیٹی بہن کو۔ اور علاتی بھائیوں و بیٹیوں کا کوئی حصہ نہیں۔ بارہ چہدام آیت میراث میں ہے۔ و لھن العرج مما ترکتم لھن لعلہ یک لکھ ولد۔ اور قاضی عالمگیری جلد ششم مصری ص ۴۳ پر اخوات اب وام کے بیان میں ہے۔ مع الاغ لاب وام للذکر مثلہ۔ نا الاختیاب کذا فی الکافی۔ پھر اس کتاب کے اسی سفر پر ہے۔ یسقط اولاد الاب بلاغ لاب وام کذا فی الکافی۔ ہذا اما عادی و ہوا علم بالوصی کجلال الدین احمد الاچندی

مسئلہ۔ مسئلہ بیوی و مرد و عورت و عورت و عورت۔

زید کا انتقال ہو گیا اس کی دو بیٹی بہنیں زندہ ہیں۔ اور باپ شریک ایک بھائی اور ایک بہن موجود ہیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی زید کا وارث نہیں ہے۔ تو ان کو زید کے ترکہ سے کتنا کتنا دیا جائے؟

الجواب

بد صورت مسئلہ میں اگر واقعی مذکورہ لوگوں کے علاوہ کوئی اور وارث نہیں ہے تو زید کی جائیداد کے نو حصے کیے جائیں۔ جن میں سے تین تین حصے اس کی بیٹی بہنوں کو دے جائیں، دو حصے اس کے باپ شریک بھائی کو اور ایک حصہ اس کی باپ شریک بہن کو دیا جائے۔ سو کہ کتنا اس کی آخری آیت میں ہے فان کاننا اثنتین فلیھما الثلثان مما ترک۔ اور قاضی عالمگیری جلد ششم مصری ص ۴۳ پر بیان اخوات لاب میں ہے۔ لایرثن مع الاختیاب لاب وام الا ان یكون معھن اغ لاب فیمعہن فیکون للاختیاب لاب وام الثلثان و لای بیین اولاد الاب للذکر مثل حظ الاختیاب۔ ہذا اما عندی و ہوا علم بالاصواب۔

کجلال الدین احمد الاچندی

مسئله از خورشید احمد خاں رفعتی و مولانا محمد پور خرم پور صاحب گڑھا کپتان گج۔ بستی

عبدالوحید کا انتقال چوتھوں نے اپنے بعد پڑھا تھا۔ عبداللطیف مودودی، الرشید مودودی، حمید الد
ودا، لکڑیاں، تول، ذمیر، کچھوڑا۔ پھر ان کے بعد عبدالغنی کا انتقال چوتھوں نے مذکورہ تین بھائیوں اور دو
بھتیجیوں کو پڑھا۔

دریافت، طالب یہ امر ہے کہ عبد الوہید اور عبد الحمید کی متروک جائیداد میں سے ان صاحب کائنات کتنا حصہ ہے؟ نیز متولی کے اسٹے والہ عبد الحمید کی مراد کی جائیداد پر قبضہ کر لیا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً يضيء القلب ويهدي السبيل
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر هذا الاجتماع
مدرسة الخليلي

مسئله در سید عبدالحق قادری نیربخت اشرفی ضلع انتہی در (آندھرا پردیش)

نید کے دو بیٹے خالد و بکر خالد کے اولاد نذر نہیں موف لڑکیاں ہیں۔ بکر کے بیٹے بھی ہیں۔ نید بکر کو وفات پا چکے لیکن بکر کے بیٹے خالد وغیرہ کہتے ہیں کہ کچا خالد کو دادا نید کے مکان میں حبس پانے کا شرفنا کوئی حق نہیں ہے۔ اس وجہ سے کئی لڑکیاں اپنے گھر کی گئیں اور ان کے کوئی اولاد نذر نہیں لہذا دادا نے شکر مریا

جو مکان چھوڑا ہے اس میں ان کا کوئی حق نہیں۔ تو کیا اولاد فرزند ہونے کی وجہ سے خالہ کو شرفیاب کی جائیداد میں ترکہ پانے سے محروم قرار دیا جائے گا؟ یا خالہ کو ترکہ والے مکان میں حصہ ملے گا اور خالہ پانے کے لئے مکان میں کوئی شرفیاب جو آپ مادہ فرمائیں۔ اور اولاد شرعی سے سزا و سبب میں فرمائیں۔ بیخود و جہاد

الجواب صورت مسئلہ میں بعد تقدیم یا تقدم علی الاطلاق و انحصار و ثانی الذکرین اگر نیکہ کا انتقال بعد ہی ہوا اور بیکہ پہلے فوت ہوا تو نیکہ کی چھوڑی ہوئی کل جائیداد مکان وغیرہ کا مالک تبہا خالہ ہے بیکہ کے ورثہ کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اگر نیکہ کو نیکہ کی مالکیری مطلوبہ مہر چلے شتم بنت پر ہے۔ الاصل یہ عجب الاصل کا لا بن عجب اولاد الامین۔ اور اگر نیکہ پہلے فوت ہوا پھر بیکہ کا انتقال ہوا تو نیکہ کی کل جائیداد کا اودھا حصہ بیکہ کا ہے اور اس کے فوت ہونے پر اس کے ورثہ مادہ وغیرہ کو حصہ خالہ کا ہے پھر حال کسی صورت میں فرزند اولاد نہ ہونے کے سبب و طے ہے آپ کی جائیداد سے محروم نہ ہوگا۔ مادہ وغیرہ کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ خالہ کو فرزند اولاد نہ ہونے کے سبب خالہ نیکہ کے مکان میں حصہ پانے کا شرطاً کوئی حق نہیں۔ خدا انا عندی و هو اعلم بالصواب۔

کے جلال الدین احمد لاهیجی
۲۷ رجب الثانی ۱۲۱۳ھ

مسئلہ از عظام احمد و ولید باندا۔ ضلع بستی

(۱) نیکہ کی پہلی بیوی کا انتقال ہوا اس سے ایک لڑکے اور ایک لڑکی ہیں پھر اس نے دوسری شادی کی اس سے دو لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں جب نیکہ کا انتقال ہوا تو اس نے دوسری بیوی احمد کو لہ بالا لڑکے اور لڑکیوں کو چھوڑا احادیث طلب امر ہے کہ نیکہ کی متحولہ و غیر متحولہ کل جائیداد سے ان کے بیوی بچوں کو کتنا حصہ ملے گا؟ اور چھوٹے لڑکے کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی ہے تو شادی کے عوض اس کو کچھ زیادہ حصہ ملے گا یا نہیں؟ (۲) نیکہ کی دوسری بیوی نے اپنا کس قدر اپنی زندگی میں اپنے چھوٹے لڑکے کو دے دیا تھا نیکہ کے دونوں بڑے لڑکوں کی شادی ہو چکی ہے جن کی عورتوں کے پاس زیادہ تر یہ کیا اس میں سے چھوٹے لڑکے کو حصہ ملے گا یا نہیں؟

الجواب (۱) صورت مسئلہ میں بعد تقدیم یا تقدم علی الاطلاق و انحصار و ثانی الذکرین نیکہ کی جائیداد متحولہ و غیر متحولہ میں کل اثاثاتی سے عدلی کے من میں بیکہ کے گیارہ حصے دوسری بیوی کو ملیں

گئے۔ کہ خالق اللہ تعالیٰ خاص کائنات کو خلق کرنے والا ہے۔ (سورہ نساء آیت ۱۲)۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے
 مرنے کے بعد تیار کوئی بیٹا نہیں یا پوتا پڑتی ہو تو تیار کے ترکہ میں سے تیار کی بیویوں کا انھوں حصہ ہے اور
 چودہ چودہ بیٹوں لڑکوں کو اور سات سات حصے پانچوں لڑکیوں کو دیں گے۔ کہ خالق تعالیٰ پر یہ کہ اللہ
 فی اولاد کمال ہے مثلاً حق تعالیٰ نے (سورہ نساء آیت ۱۲) یعنی حکم دیا ہے کہ جس اللہ تعالیٰ تیار کی بیوی
 (کی میراث) کے بارے میں کہ ایک لڑکے کا حصہ برابر ہے دو لڑکیوں کے حصے کے۔ صورت مسئلہ یوں ہوگی

نزد
 مسئلہ ۸ ۱۱۸۸ حصہ
 بیوی ہر لڑکے ۵ لڑکیاں ۱۰

اور چھ لڑکے کو شادی کے عوض باپ کی میراث میں حصے نہیں ملے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
 (۲) لڑکے اپنے دونوں بڑے لڑکوں کی بیویوں کو شادی میں جو زیورات دیئے گئے اگر ان میں سے
 کمال بنا دیا گیا کہ ان کو علاقہ آزادی کی برادری میں مالک بنا دیئے جائیں گے جب تو اس میں سے
 چھ لڑکے کو کچھ نہیں ملے گا نہ وہ زیورات بھی نہ لڑکے کے ترکہ میں شامل ہو کر بھی وارثین پر ان کے حصوں
 کی مقدار تقسیم ہو جائیں گے۔ فقط واللہ اعلم فی ذلک تعالیٰ اعلم و علیہ استعوا حکم

کے محمد قلی علی رضا رضوی غفرلہ
 مدرسہ فقہ النور سہ ماہ ۱۳۳۸ھ

الجواب صحیح۔ تقسیم جائداد کی ایک صورت یہ بھی ہے جو اسان ہے کہ لڑکے کے
 ترکہ کا آٹھ حصہ کیا جائے۔ ان میں سے ایک حصہ دوسری بیوی کو دیا جائے گا اور جب کہ بعد میں وہ بھی
 فوت ہو گئی تو اس کا حصہ اس کے ورثہ کو دیا جائے گا اور باقی سات حصوں کے گیارہ حصے کر دیئے
 جائیں جن میں سے دو دو بیٹوں لڑکوں کو اور ایک ایک حصے پانچوں لڑکیوں کو دیئے جائیں گے۔ فقط
 اللہ اعلم و علیہ استعوا حکم

کے جلال الدین احمد مجیدی
 مدرسہ فقہ النور سہ ماہ ۱۳۳۸ھ

مسئلہ۔ ازجلہ مسلمان اہلسنت و ابوہریرہؓ کہ پست کوڑی کوئی کہت ان کی ضلع بستی۔
 جلد فی ایک صورت لکھے ہوتے ساتھ پیشہ شریک لاکالائی اس لڑکا کا نام محمد شفیق تھا جو عبد العفیٰ کی پرورش
 میں رہا بعد العفیٰ کی اس بیوی سے جا رہے تھے عیسیٰ علی رضا۔ محمد صدیق۔ عیسیٰ علی رضا۔ احمد و لڑکیاں پیدا
 ہوئیں جب جلد فی کا انتقال ہوا تو مذکورہ بالا سب لڑکے لڑکیاں زندہ تھیں ایک بچی کے موقع پر جلد فی کے
 حقیقی لڑکوں نے اپنے ماں شریکی بھائی کو برہنہ دیا پھر محمد صدیق کی بیوی کا انتقال ہو گیا اس کے بعد صدیق
 ایک لڑکی چھوڑ کر فوت ہوئے ان کی جائیداد عبد العفیٰ کے بیٹوں حقیقی لڑکوں اور محمد شفیق نے بانٹ لیا اس کے بعد
 محمد شفیق کا انتقال ہوا جنھوں نے ایک بیوی چار لڑکیاں تین ماں شریکی بھائی عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا
 چھوڑا اور وہ ماں شریکی بیویوں کو۔ محمد شفیق کی شہرہ کہ جائیداد میں ان سب کا کتنا کتنا حصہ ہے، محمد شفیق کا انتقال
 کے بعد ان کی کل جائیداد عیسیٰ علی رضا نے ان کی بیوی کے نام وراثت کرادی۔ جب محمد شفیق کی بیوی نے لوگوں
 سے یہ کہنا شروع کیا کہ ہم کل جائیداد اپنی بہن کے نام وراثت کر دیں گے۔ تو عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا کی طرف
 سے گھٹ میں یہ درخواست آئی کہ محمد شفیق کی بیوی کوئی جائیداد ہم لوگوں کی ہے اس پر ہم لوگوں کا نام
 درج ہونا چاہیے تو یہ درخواست کچھ لوگوں نے خارج کرادی اس کے بعد محمد شفیق کی بیوی نے کل جائیداد اپنی
 بہن کے نام وراثت کر دی۔ عیسیٰ علی رضا کے لڑکے مولانا عیسیٰ الدین اور علی رضا کے لڑکے جمال الدین نے محمد شفیق
 کی طرف سے ایک فرضی وصیت نامہ جو ان کو رش میں داخل کیا کہ بھائی کل جائیداد ہمارے مرنے کے بعد عیسیٰ علی رضا
 اور علی رضا کو ملے چونکہ عیسیٰ علی رضا محمد شفیق کے سارے مرنے والے تھے وہ وصیت نامہ جو کوشت میں داخل کیا گیا
 ہے اس کے جواب میں انھوں نے یہ درخواست کی ہے کہ محمد شفیق کی بیوی کے نام مسئلہ وراثت پر قرار دھمی
 ملے تو مذکورہ بالا معاملات میں جو غلطی ہوئی ان کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں
 فصل طبر پر تحریر عیسیٰ علی رضا ابوہریرہؓ

ال جواب۔ صورت مستقر میں جب کہ محمد شفیق کے وراثت میں لڑکیاں باہیات ہیں تو محمد شفیق کے
 ماں شریکی بھائی عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا عیسیٰ علی رضا
 جیسا کہ سرانجام پڑا لادام کے بیان میں ہے ویسے قون بالولد وولد الابن وان سفل وبالاب
 والجد بالانفاق اور تویرا لایبصار ودرخت ارتعاشی جلد پریم ۹۹ میں ہے۔ ویسے قون بالانفاق
 وھذا الاخوة والاخوات لامر بالولد وولد الابن وان سفل وبالاب والجد بالانفاق

لانہم من قبیل الکحلانہ کما بطلہ السید۔ اور دہانت میں ہے (قولہ بالولدۃ) ای ول
انفی فہم فطون بستہ بالابین والہنت و ابن الابین و بنت الابین والاب والجد و ججدہم
قولک الفرع الواریث والاحول الذکور اور ذلت اوی عالمگیری جلد پنجم مطبوعہ مصر ص ۳۳ میں
ہے ویسقط اولاد بالولہ وان کان بنتا و ولد الابین والاب والجد بالانصاف کذا
فی الصحافی۔ لہذا بعض ائمہ علی معاکے لڑکے محسن الدین اور مسال الدین یا نابت احمد کا محمد شیخ
کی جائداد سے حصہ کا مطالبہ کرنا ہر گز جائز نہیں کہ یہ مطالبہ حقیقت میں دوسرے کا مال غصب کرنے کی
کوشش کرنا ہے جو بلاشبہ حرام و ناجائز ہے۔

یہی بات کہ پیر محمد شیخ کی متروکہ جائداد آراستی وغیرہ کے وارث کون لوگ ہیں۔ تو سوال میں
جن ورثہ کا ذکر کیا گیا ہے یعنی بیوی اور چار لڑکیوں کے علاوہ اگر دوسرا کوئی وارث باپ، حقیقی بھائی یا
حقیقی بہن وغیرہ نہیں ہیں تو قسم ترک کی آسان صورت یہ ہے کہ پوری جائداد کے ائمہ حصے کے جائز
جن میں سے ایک حصہ بیوی کو دیا جائے اور باقی سات حصے کے چار حصے بنا کر ہر لڑکی کو ایک ایک
حصہ دیا جائے۔ لہذا محمد شیخ کی بیوی اگر کل جائداد اپنے نام وراثت کرانے پر راضی رہی تو وہ لڑکیوں کا حق
غصب کر لینے کے سبب اور عنایت احمد وراثت اس کے نام کرانے کے سبب سخت گنہگار اور حق العباد
میں گرفتار ہو سکے۔ البتہ اگر لڑکیاں پوری جائداد مال کے نام وراثت ہو جائیں تو محمد شیخ کی
بیوی اور عنایت احمد ہر کوئی موافقہ نہیں۔ پھر اس صورت میں اگر محمد شیخ کی بیوی نے کل جائداد اپنی
بہن کے نام رجسٹر کی کر دی تو درست ہے اور اگر لڑکیاں راضی نہ ہوں تو صرف بیوی کے حصہ کی رجسٹر
درست ہے اور بقیہ حصے لڑکیوں کو وصول کر لینے کا اختیار ہے۔

اور محسن الدین و جمال الدین نے جو وصیت نامہ کوٹ میں پیش کیا ہے جبکہ وہ فرضی ہے جیسا
کہ سوال میں ظاہر کیا گیا ہے تو ان دونوں پر لازم ہے کہ کوٹ سے وصیت نامہ واپس لے کر مقدمہ
اٹھالیں۔ اور جو باقی دوسرے کا مال لینے کی کوشش کی اور یا پیسہ خرچ کیا اس سے تو پر کریں۔
اور جو دوسرے کو پریشان کیا اور اس کا پیسہ خرچ کروایا اس سے معذرت کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے ولا تأکلوا اموالکم بیکم بالباطل و تذاوا بها الی الحکمۃ لتاکلوا غرقمان اموال الی
بالاشہد و انتہ تعلوہ یعنی اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ کھاؤ کے پاس

مقدمہ اس لئے ہینیاؤ کو لوگوں کا کچھ مال نبھانے پر جان بوجھ کر کھالوٹ دے گا، اور بخاری شریف کی حدیث ہے کہ اگر افسوس علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ من اخذ من الارض شیئاً بغیر حقہ خسف بہ یوم القیامۃ الی سبع ارضین۔ یعنی جو شخص دوسرے کی زمین کا کچھ بھی حصہ لئے یا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک جھنسا دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور بخاری و مسلم دونوں میں حدیث شریف مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من اخذ شیئاً من الارض ظلماً فانہ یتوقفہ یوم القیامۃ من سبع ارضین یعنی جس نے ایک البت زمین ظلم سے لینی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ بطریق برائے اس کے لے میں ڈال دیا جائے گا (ظلم لغت میں) اور بخاری کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص دوسرے کا مال لئے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر لے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ابی ہریرہؓ لہذا ینزل الدین و مال الدین اللہ واحد قہار کے مقابلے میں اور دوسرے کا مال ناحق لے کر اپنی مالیت برباد کر لے گی کوشش نہ کریں۔

سوال میں معین الدین کے نام کے ساتھ شاید غلطی سے مولانا نکھر گیا ہے اس لئے کہ جو مولانا ہوگا اللہ سے ڈرے گا فرضی وصیت نامہ بنا کر وہ دوسرے کی جائیداد لینے کی کوشش نہیں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ انما عشی اللہ من عباده المصلوۃ یعنی اللہ سے اس کے بندوں میں وہی دوست ہے جو علم دانہ میں مدد دے گا۔ حضرت علامہ امام قمر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ دلالت هذا الاية على ان العالم يكون صاحب الخشية۔ یعنی اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ خشیت اور خوف الہی عالموں کا خاصہ ہے۔ تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۴۴ اور حضرت علامہ قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں حاصلہ ان العلماء و اولاد الخشیۃ وہی صحیح التقویٰ و هو موجب الاحکامیۃ و الافغلیۃ و فیہ اشارۃ اثنی ان من لم یکن علمہ کذلک فہو یحکم فی شئ علی ہوا الماہل یعنی آیت مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ علم دین خشیت الہی پیدا کرنا ہے جس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور وہی عالم کی اکریمیت و افغلیت کا سبب ہے اور آیت میں اس بات کا اشارہ ہے کہ جس شخص کا علم ایسا نہ ہو وہ جاہل کے مثل ہے بلکہ وہ جاہل ہے (مرقاۃ مشکوٰۃ ص ۱۵) اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انما العالم من خشی اللہ عز و جل۔

یعنی عالم صرف وہ ہے جسے قدرتے تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت حاصل ہو اور خیر خلائق وہ عالم النور ہی ہے۔
 نجم ۳۲ اور امام ربیع بن انس علیہ الرحمۃ والرضوان سے فرمایا میں نے عرض کیا کہ اللہ جل جلالہ
 میں جیسے اللہ کا خوف اللہ اس کی خشیت حاصل ہے (وہ عالم نہیں) (تنبیخانی جلد ۱۲ ص ۳۲)
 غلامبرہ کہ عین الدین و جمال الدین اگر کوئی سے فریضی وصیت نامہ واپس لے کر مقدمہ نہ اٹھائیں
 تو وہ ظالم تھا کہ حق العبد میں گرفتار اور مستحق عذاب ناسی۔ سب مسئلوں پر لازم ہے کہ ایسے ظالموں
 کا شقی کے ساتھ بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا و اما یسبکت
 الشیطان فلا تقصد بعد الذکر فی مع القوم انظروا صریحاً دہجہ اور ارشاد فرمایا ولا تدرکوا
 الی اللہ من ظلموا افقتکم التار۔ (پت ع ۱۰) ہذا اما عندی و هو تعالیٰ اعلم بالصواب و
 الیہ المرجع والمآب۔

کنز جلال الدین احمد امجدی

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

مسئلہ - از عہد مناف ساکن برہمنی تحصیل ڈوسرا گج۔ ضلع سدھاوتہ نگر

زید کا انتقال ہوا اس نے اپنے بیٹے بیوی و دو لڑکیاں اور دو بھائی چھوٹے اور ایک بہن بھی زید کی
 آراستی مکان اور بارغ وغیرہ کی تقسیم کی کیا صورت ہوگی بہر ایک کا حصہ مطابق شرع مطہر و مع حوالہ جہانگیر
 الجواد صحت مسئلہ میں بعد تقدیم مقدمہ علی اللہ زید کی آراستی مکان اور
 بارغ وغیرہ منقولہ اور غیر منقولہ کل جائداد کے ۲۴ حصے کئے جائیں گے میں میں سے تین حصے اس کی بیوی کے
 ہیں جیسا کہ بارغ چہارم آیت میراث میں ہے۔ فان کان حکم و ذلک من المثلث اور آٹھ حصے اس
 کی دو لڑکیوں کے ہیں۔ جیسا کہ قانونی مالگیری کا ششم مطبوعہ معروف ۱۳۱۲ میں ہے و لکن میں نے یہاں
 انصافان کذا فی الاختیار شرح المختار۔ اور باقی پانچ حصوں میں سے دو دو حصے اس کے بھائیوں
 کے ہیں اور ایک حصہ اس کی بہن کا ہے جیسا کہ بارغ ششم سوا آیت میراث کی آخری آیت میں ہے فان کان
 اسوة من سبائہ و نسائہ قلل ذکر مثل حلالا شہین۔ و هو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی
 کتبہ
 عمارت الاول سنہ ۱۳۱۳ھ